اُذکُرُوا مَحَاسِنَ مَوتَاکُم

سوانح حیات ابوالخیر

۹۴ — ھ — ۱۳

معروف بہ

مقاماتِ اخیار

۹۴ — ھ — ۱۳

دَر احوال

مخدوم جہان حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین فاروقی نقشبندی دہلوی

رَضِیَ اللہُ جَلَّ وَعَلَا عَنہُ

۴۱ — ھ — ۱۳

تصنیفِ لطیف

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی نقشبندی دہلوی

ناشر
شاہ ابوالخیر اکیڈمی۔ شاہ ابوالخیر مارکٹ دہلی

قیمت بر چالیس روپے

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات شاہ ابوالخیرؒ اکاڈمی

ناشر	شاہ ابوالخیر اکیڈمی شاہ ابوالخیرؒ مارگ۔ دہلی ۶
مطبع	گلوب آفسٹ پرنٹرس ٹوکریوالان دہلی
اشاعت	ہنشا پلیٹ پروسس کلاں محل دہلی بارِ اوّل
تعداد	یک ہزار
تاریخ	ماہ ربیع الاوّل ۱۳۹۵ھ
مؤلف	حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی
حقوقِ ملکیت محفوظ برائے	(ڈاکٹر) ابوالفضل محمد فاروقی
عنوان	درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر (رحمۃ اللہ) شاہ ابوالخیرؒ مارگ، دہلی ۶

Marfat.com

نقشہ خانقاہ ارشاد پناہ

المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی ۶

Plan Showing The Mosque and Dargah Shareef Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi

Situated at Chitli Qabar, Delhi, 6.

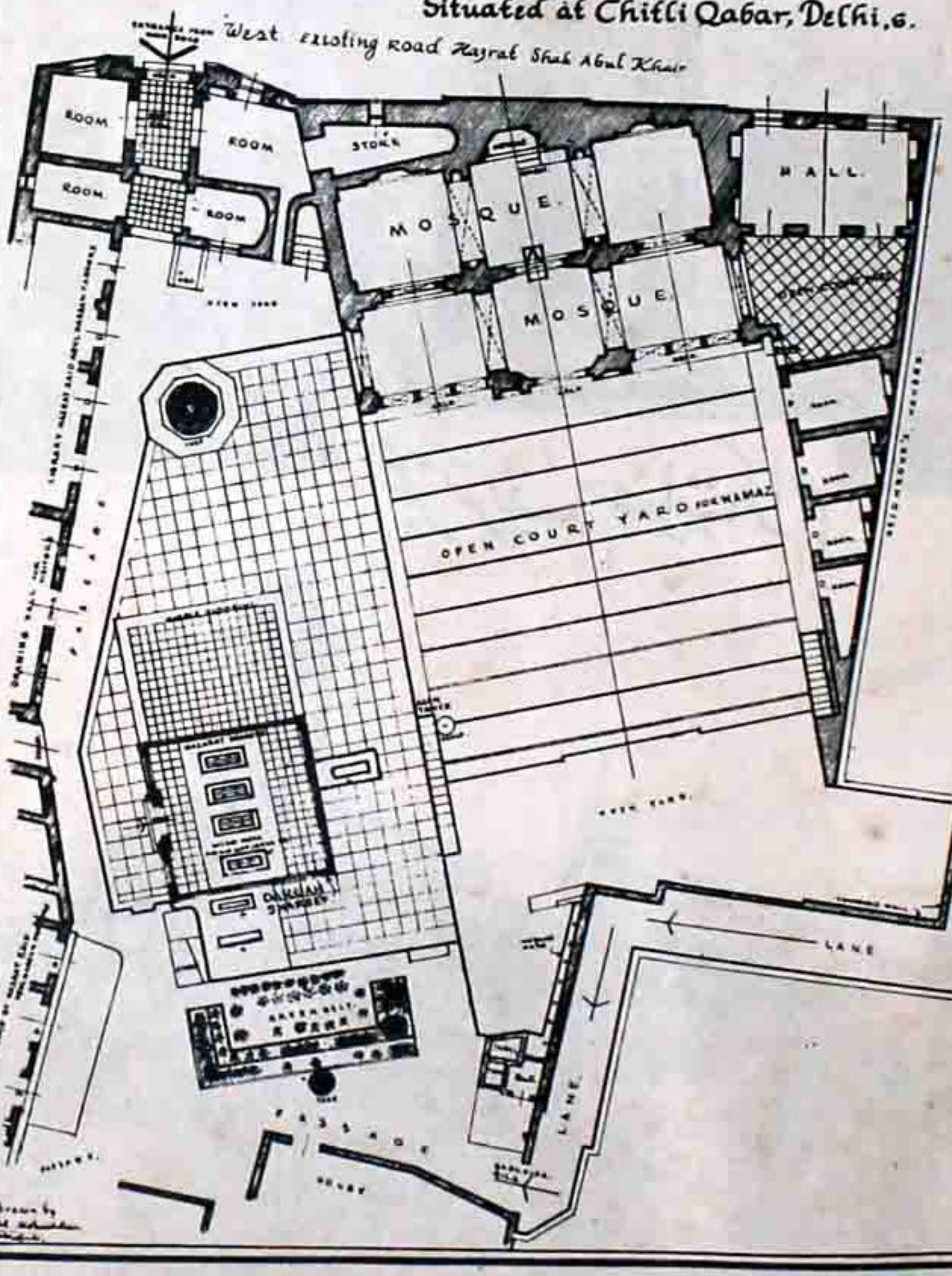

Marfat.com

مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ

مجرّہ شریف حضراتِ کرام

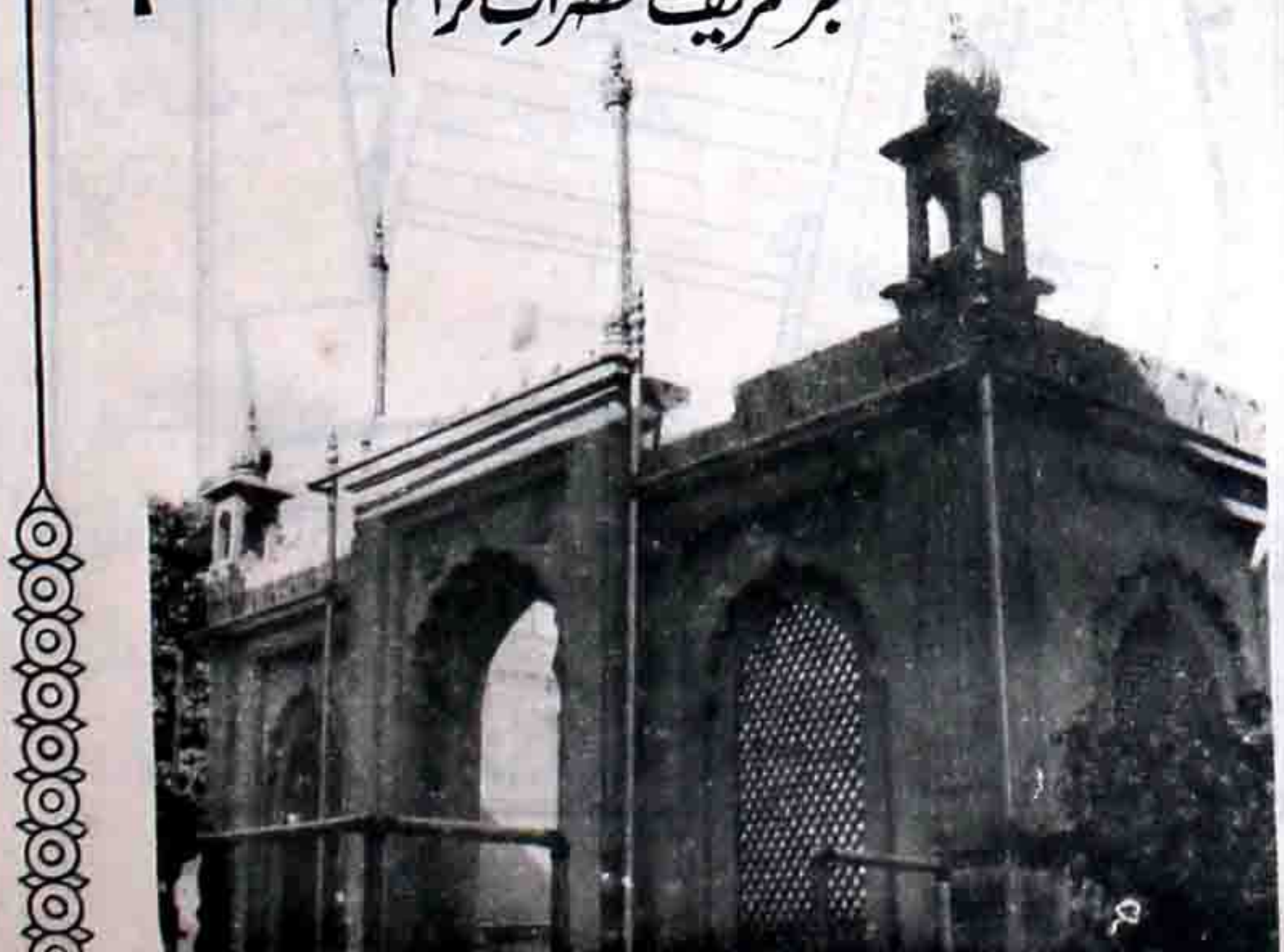

Marfat.com

فہرست مطالبُ

مقاماتِ اخیَار

مطلب	صفحہ
قصیدۂ نعتیہ میر اَوحَدِی	۱۵
دیباچہ	۱۷
مُقدّمہ	۱۹
بابائے نہم حضرت مجدّد	۱۹
نسب مبارک	۱۹
خواجہ ہاشم کشمی (حاشیہ)	۱۹
جدُول نسب از زبدۃ المقامات	۲۱
اشکال	۲۳
جدول درست	۲۴
مخدوم عبدالاَحد	۲۵
احوال حضرت مجدد	۲۶
وصول بہ خدمت حضرت خواجہ	۲۶
بنائے مسجد در سرہند	۲۷
یک شبہہ و جواب آن	۲۷
الطافِ حضرت خواجہ	۲۸
احیائے دین	۲۹
در سبحۃ المرجان نوشتہ	۳۰
در ابجد العلوم نوشتہ	۳۱
متابعت نبوی	۳۲
واقعۂ شیخین جلیلین	۳۳
دسائس علمائے سوء	۳۵
تحریر سفینۃ الاولیاء	۳۶
عجب است از شیخ عبدالحق	۳۸
قاضی ثناء اللہ نوشتہ	۴۲
اعتراف شیخ عبدالحق	۴۲
تالیفات حضرت ایشان	۴۴
اولاد امجاد	۴۵
حضرت محمد صادق	۴۵
تعمیر گنبد	۴۷
الوصال	۴۷
خطاب مجدد الفِ ثانی	۴۷
بالرفیق الاعلیٰ	۴۷
عشق نبوی	۴۸
بابائے ہشتم حضرت محمد معصوم	۵۱
قیّوم	۵۵
اولاد مبارک	۵۶
مکاتیب شریفہ	۵۶
نماز جنازہ	۵۶
بابائے ہفتم حضرت سیف الدین	۵۷
اولاد ایشان	۶۱
بابائے ششم حضرت محمد عیسیٰ	۶۲
بابائے پنجم حضرت عزیز القدر	۶۲
بابائے چہارم حضرت صفی القدر	۶۳
بابائے سوم حضرت شاہ ابوسعید	۶۴
حضرت شاہ عبدالغنی	۶۸
کتاب "القول السنی"	۷۰
تالیفات ایشان	۷۱
مکتوبات ایشان	۷۲
اجازت	۷۳
میلاد شریف	۷۴
اولاد	۷۴
خلفاء	۷۵
حضرت شاہ عبدالغنی	۷۵
بابائے دوم حضرت شاہ احمد سعید	۷۶
مسندِ ارشاد	۷۹
غدّاری فرنگ	۷۹
ابتلائے عظیم	۸۰

Marfat.com

مطلب	صفحہ
تفویض خانقاہ	۸۱
سفر بہ حرمین محترمین	۸۲
مولوی رحیم بخش (حاشیہ)	۸۲
قصیدۂ برّادہ	۸۴
تالیفات	۸۵
ذوقِ سخن	۸۶
خلفار	۸۶
اولاد	۸۶
حضرت شاہ عبدالرشید	۸۶
حضرت شاہ محمد معصوم	۸۷
شیخ ابوالطاہر	۸۷
حضرت ابوالشرف	۸۸
شیخ ابوالفیض	۸۹
حضرت محمد ابوسعید	۸۹
قاری عبدالحمید	۹۰
عبدالمجید	۹۰
حضرت شاہ محمد مظہر	۹۰
شیخ احمد بہاء الدین	۹۱
شیخ محمد مظہر	۹۲
شیخ عیسیٰ	۹۲
امۃ الجمیل (بی بی جمیلہ)	۹۲
بابائے اوّل حضرت شاہ محمد عمر	۹۳
دعا در اماکنِ مقدسہ	۹۴
سفرِ قدس	۹۵
وفات اہلیہ و دو پسر	۹۶
سفر ہند	۹۷
رسالہ در احوال سفر	۹۸
کمالِ استغنا	۱۰۴
حجرۂ مسجد	۱۰۵
حُلیۂ مبارکہ	۱۰۶
تحریرات ایشان	۱۰۷
کلام منظوم	۱۱۱
الوصال والتدفین	۱۱۲
قطعات تاریخ	۱۱۳
ذکرِ خیرِ چراغِ نبوی	۱۱۶
فصل اوّل در احوال مبارکہ	۱۱۷
ولادت باسعادت	۱۱۷
حضرت والدہ	۱۱۸
عہد طفلی	۱۱۸
بیعت و خلافتِ خاصہ	۱۱۹
اسباب سعادت	۱۱۹
خلافت خاصہ	۱۲۰
آثار سعادت	۱۲۱
وفات جدّ امجد	۱۲۲
جوار بیتُ اللہ	۱۲۲
حفظِ کلام الٰہی	۱۲۲
وفات والدہ و برادران	۱۲۲
سفر بہ طابۂ طیبہ	۱۲۲
تحصیل علم و اساتذہ	۱۲۳
پایۂ علمیت و تدریس	۱۲۵
تدریس در مدرسۂ صولتیہ	۱۲۶
مدرسۂ صولتیہ	۱۲۶
بیان اوقاف کلام الٰہی	۱۲۶
تدریس و حلقہ	۱۲۷
بیان تفسیر اکلیل	۱۲۸
سیرِ سلوک	۱۲۸
تحریرِ مبارک	۱۲۹
قوتِ حافظہ	۱۳۰
سرعت سیرِ سلوک	۱۳۱
سلوک نقشبندیہ مجددیہ	۱۳۲
راہ سلوک ہفت قسمت	۱۳۵
رابطہ	۱۳۸
عنایتِ شاہِ عبدالغنی	۱۳۹
برکات طابۂ طیبہ	۱۳۹
مراجعت بہ مکّہ	۱۳۹
رسالۂ عربی	۱۴۰
لائحۂ عمل	۱۴۰
رونق بزم صاف کیشان	۱۴۱

Marfat.com

مطلب	صفحہ
نمازِ شام	۱۴۲
رحلۃ الہند	۱۴۲
کرامتُ النساء	۱۴۲
بعض مفسدین	۱۴۳
وفات حضرت والدہ و خطوط	۱۴۴
عقد زواجِ اوّل	۱۴۶
قیام در دہلی و سرہند	۱۴۶
ملاقات با سائین توکل شاہ	۱۴۸
معاودت بہ حرمین شریفین	۱۴۸
نکاح دوم	۱۴۹
شوق زیارت	۱۴۹
دیارِ حبیب	۱۵۰
بر مزار ابنِ عباس	۱۵۰
مراجعت بہ ہند	۱۵۱
خانقاہ ارشاد پناہ	۱۵۱
مولوی رحیم بخش	۱۵۱
شاہ ولی النبی	۱۵۲
مُلّا محمد عثمان دامانی	۱۵۲
آمدِ مُلّا محمد عثمان	۱۵۲
حق بہ حقدار رسید	۱۵۳
مراجعت ولی النبی و ردِّ مشاہرہ	۱۵۳
آثار خلافتِ خاصّہ	۱۵۳
جماعت معاندین	۱۵۵

مطلب	صفحہ
فتوی الکفر	۱۵۵
فتنۂ قبر	۱۵۶
غم مسجد شریف	۱۵۶
گزاشتن زوجۂ اولیٰ	۱۵۶
سکونتِ خانقاہ	۱۵۷
انقطاع از اہلِ دنیا	۱۵۷
احتیاط در قبول ہدایا	۱۵۸
تفریح و تمشیہ	۱۵۹
قصّۂ نقاب	۱۶۰
ہوش در دم نظر بر قدم	۱۶۰
مصیف کوئٹہ	۱۶۱
نورِ ہدایت دمید	۱۶۲
بہ گلستان رفتن	۱۶۳
واقعۂ مُلّا عبد الحمید	۱۶۳
مفتی کفایت اللہ	۱۶۴
پیر مردے	۱۶۴
نظامِ دکن	۱۶۴
امیر حبیبُ اللہ خان	۱۶۵
قیام در سکھّر	۱۶۵
خانہ در کوئٹہ	۱۶۶
قیام در میرٹھ	۱۶۶
شیعانِ علی	۱۶۷
دستۂ فوج پنجابیان	۱۶۷

مطلب	صفحہ
بہ سردھنہ	۱۶۷
نظم اصغر علی شاہ	۱۶۸
در بلند شہر	۱۷۰
گلاوٹھی	۱۷۰
مسجد شریف حضرت بلال	۱۷۰
سُنّت بابائے نہم	۱۷۱
اسباب تربیتِ جلالی	۱۷۱
نظر بندی	۱۷۳
مہمانی	۱۷۴
واقعہ النشر	۱۷۵
پیشکشِ یک ہزار روپیہ	۱۷۵
نمازِ جمعہ	۱۷۶
شوقِ دید نواب صاحب	۱۷۶
مولانا عبد الغفار خان	۱۷۷
یک منکر و محمد حسن خان	۱۷۸
یک مُلزم	۱۷۸
یک حالِ بے مثال	۱۷۹
بر مزار حضرت والد بزرگوار	۱۷۹
تدریسِ شاطبیہ	۱۸۰
خاتمۂ نظر بندی	۱۸۰
وصُول بہ کوئٹہ	۱۸۱
آمدِ بی ٹی	۱۸۲
آمدِ مہدی حسن	۱۸۲

Marfat.com

مطلب	صفحہ
آخوندجی شاہ محمد عمر	۱۸۳
روحے پروازمی کند	۱۸۴
بہ خورجہ	۱۸۵
نمائش گاہ بلند شہر	۱۸۵
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	۱۸۵
ملحدے مسلمان می شود	۱۸۶
حادثۂ ریل	۱۸۸
میاں شیر محمد شرقپوری	۱۸۸
رؤف احمد شاہ امام	۱۸۸
حضرت طاہر بندگی	۱۸۹
مقبرۂ جہانگیر	۱۹۰
بہ امرتسر	۲۱۱
بہ دھوراجی	۱۹۱
دعوتِ راجہ	۱۹۲
بہ پانی پت	۱۹۲
بہ سعد آباد	۱۹۳
بہ اکبرآباد (آگرہ)	۱۹۴
محفل مبارک میلاد شریف	۱۹۴
مراجعت وشکار	۱۹۵
سفر آخرین کوئٹہ	۱۹۵
اشعار مبارکہ	۱۹۵
خان قبیلۂ بختیار	۱۹۷
سفیر محمد اسماعیل خان	۱۹۸

مطلب	صفحہ
میر اعظم خان	۱۹۸
سفیر گل محمد	۱۹۹
سردار امیر احمد	۱۹۹
امیر امان اللہ خان	۲۰۰
ایام آخرین	۲۰۰
پیر عبدالخالق ہوشیارپوری	۲۰۱
تحریر ڈاکٹر اشفاق محمد	۲۰۲
مرد پیر	۲۰۳
وصول بہ مسقط راس	۲۰۴
بنائے مسجد وارادۂ حج	۲۰۴
بہ مستشفی رفتن	۲۰۴
یک کشف	۲۰۵
اجازت یک قبر	۲۰۵
طلب کردن میلاد خوانان	۲۰۷
کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ	۲۰۷
کتاب مقدمۃ الکتاب	۲۰۷
کتاب آثارِ رحمت	۲۰۸
تحفۃ الاخیار	۲۰۸
فصل دوم در معمولات	۲۱۲
خواندن بسم اللہ	۲۱۲
طہارت	۲۱۳
لباس	۲۱۳
اطعمہ واشربہ	۲۱۴

مطلب	صفحہ
قیلولہ	۲۱۶
وضو	۲۱۶
نماز بانیاز	۲۱۶
حضور قلب	۲۱۷
حسنات الابرار	۲۱۸
ادعیۂ ماثورہ	۲۱۸
قنوت نازلہ	۲۱۹
اذان	۲۲۰
جماعت	۲۲۱
نظر براحوال مقتدیان	۲۲۱
اعتراض بے خردان	۲۲۱
احادیث مبارکہ	۲۲۲
درمرقات نوشتہ	۲۲۴
شیخ عبدالحق نوشتہ	۲۲۴
امامت	۲۲۴
ختم قرآن مجید	۲۲۶
بعد از سلام دادن	۲۲۶
نمازِ جمعہ	۲۲۷
مساجد شریفہ	۲۲۸
نماز عید	۲۲۹
تراویح	۲۳۰
حافظ نیاز احمد	۲۳۰
امامت نیاز احمد	۲۳۲

Marfat.com

مطلب	صفحہ
حافظ پنجاب ویک کشف	۲۳۴
گلدستہ	۲۳۵
صلاۃ تسبیح	۲۳۵
سُنن ونوافل	۲۳۸
روزہ کُشائی	۲۳۸
فطرہ	۲۳۸
اضحیہ	۲۳۸
زکات	۲۳۸
بیعت وارشاد	۲۳۹
بیان مولوی عبدالشکور	۲۳۹
مہابتِ سیدنا عمرؓ	۲۴۱
اِلیٰ ماکُنّا فیہ	۲۴۲
مکتوب مبارک	۲۴۳
صرفہ گویان	۲۴۴
مقامِ مرشد	۲۴۵
بیعت زنان	۲۴۷
حلقہ وتوجّہ	۲۴۷
تدریس وتذکیر	۲۵۱
متعلق بہ حلقہ	۲۵۱
تربیت مخلصین	۲۵۲
اجتناب از واعظان	۲۵۳
اجتناب از صُوفیۂ ناتمام	۲۵۳
از عزیمت بہ رخصت	۲۵۴

مطلب	صفحہ
واقعہ حافظ عبدالحکیم	۲۵۴
واقعہ مولانا سیف الرحمٰن	۲۵۵
واقعہ مُلّا عبدالحلیم	۲۵۶
واقعہ مُلّا عبداللہ	۲۵۶
واقعہ مُلّا جمعہ خان	۲۵۶
واقعہ ملا عبدالحنّان ترکی	۲۵۹
واقعہ ملا نیک نظر ترکی	۲۶۰
واقعہ محمد اسحاق وزاہد حسین	۲۶۱
واقعہ مُلّا احمد خان	۲۶۲
واقعہ محمد رفیع	۲۶۳
مولانا حبیبُ الرحمٰن ردولوی	۲۶۳
بقیہ از احوال محمد رفیع	۲۶۴
خلاصۃ القول	۲۶۴
اجازت وخلافت	۲۶۵
محفل میلاد شریف	۲۶۶
ورفعنا لک ذکرک	۲۶۸
الشیٔ بالشیٔ یذکر	۲۷۰
رجوع بہ حدیثِ میلاد	۲۷۰
بعض لطائف ذکر مبارک	۲۷۲
رسیدن صوت بہ ہر یک	۲۷۳
خطاب بہ عبیدالرحمٰن خان	۲۷۳
سید بشیر علی	۲۷۴
بیان مرد پیر	۲۷۴

مطلب	صفحہ
مولوی اشفاق الرحمٰن	۲۷۵
یک اہلِ حدیث	۲۷۵
مسئلہ میلاد وقیام	۲۷۵
مکتوب مبارک	۲۷۵
تحریر مولوی رشید احمد	۲۷۷
عبارت ابن حجر	۲۷۷
عاجز گوید	۲۷۹
بعض معاندین ومخالفین	۲۸۰
مآل یک معترض	۲۸۰
وہابیہ واذناب وہابیہ	۲۸۱
ابیات قصیدۂ ہمزیہ	۲۸۱
درود کبریت احمر	۲۸۲
حرف آخر از مولد	۲۸۵
زیارت قبور	۲۸۵
امام رازی گفتہ	۲۸۶
حضرت خواجہ باقی باللہ	۲۸۷
حضرت سید نور محمد	۲۸۸
حضرت حافظ سعداللہ	۲۹۰
حضرت گلشن	۲۹۰
حضرت عبدالعدل	۲۹۱
حضرت محمد آفاق	۲۹۱
حضرات محدثین دہلویہ	۲۹۳
واقعہ حضرت اُسَید	۲۹۴

Marfat.com

مطلب	صفحہ
قبر فتح اللہ	۲۹۴
حضرات عندلیب و درد	۲۹۵
حضرت قطب الاقطاب	۲۹۵
حضرت سلطان المشائخ	۲۹۷
نوبت دیگر	۲۹۸
حضرت چراغ دہلی	۲۹۹
سید محمود بحار	۲۹۹
شاہ کلیم اللہ	۲۹۹
شاہ عبد السلام	۳۰۰
بندۂ عالم الغیب	۳۰۰
چتلی قبر	۳۰۱
مایتعلق بالزیارہ	۳۰۱
بعض اوراد و وظائف	۳۰۲
ختمِ خواجگان	۳۰۲
مسبّعات عشر	۳۰۳
سید الاستغفار	۳۰۳
اسماءِ حسنیٰ	۳۰۳
المزدوجۃ الغرّا	۳۰۵
شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ	۳۰۸
اشعار مالقی	۳۱۱
صلاۃ حاجت	۳۱۲
تعویذات	۳۱۳
برائے مرض صُراع	۳۱۳

مطلب	صفحہ
کتاب القول الجمیل	۳۱۴
دعا و دم کردن	۳۱۴
والدۂ شوکت علی محمد علی	۳۱۴
معظم علی شاہ	۳۱۴
دم بر مریضان	۳۱۵
علالت اولاد	۳۱۵
برائے ایصال ثواب	۳۱۶
برائے دفع اثرِ چشم بد	۳۱۶
برائے حاجت براری	۳۱۶
برائے اوجاع	۳۱۶
دعا ر ماہِ نو	۳۱۷
دعا ر سالِ نو	۳۱۷
رویت سبیلِ نجات	۳۱۷
ختمِ مقدس	۳۱۸
بہترین اوقات و ایام	۳۱۸
لطفِ خفی	۳۱۸
داروئے دلِ عاشق	۳۱۹
اجازت اوراد و صلوات	۳۱۹
تحریر بر شجرہ	۳۲۰
اشتراک در مجلسِ نکاح	۳۲۰
عقیقہ	۳۲۱
مسألہ فقہیہ در لباس	۳۲۱
منقبت غوث دہلوی	۳۲۱

مطلب	صفحہ
فصل سوم در اکرامات الٰہیہ	۳۲۴
راہ اجتبا	۳۲۵
مولانا عبد الحق الہ آبادی	۳۲۷
سائین توکل شاہ	۳۲۷
پیر سید جماعت علی شاہ	۳۲۸
میان شیر محمد شرقپوری	۳۲۸
مولانا رؤف احمد شاہ	۳۲۸
پیر عبد الخالق	۳۲۸
مفتی محمود مدراسی	۳۲۸
پیر جی مظفر علی خان	۳۲۹
حافظ انور علی رہتکی	۳۲۹
مولوی جعفر شاہ	۳۲۹
شاہ سلیمان کنگن پوری	۳۳۰
مولانا مشتاق احمد	۳۳۰
مولانا رکن الدین الوری	۳۳۱
مفتی مظہر اللہ	۳۳۲
سید ظہور الحسن	۳۳۳
سید محمد شاہ قصوری	۳۳۳
سید ممتاز علی شاہ	۳۳۳
سید ابو الخیرات	۳۳۴
شاہ محمد شعیب	۳۳۴
حکیم فرید احمد	۳۳۵
مولوی امداد اللہ خان	۳۳۶

Marfat.com

مطلب	صفحہ
محمد حسن خان رامپوری	۳۳۶
محمد حسن خان کرتپوری	۳۳۷
پیر ابوالخیر غازی پوری	۳۳۷
مولانا کرامت اللہ خان	۳۳۸
استادی مولانا عبدالعلی	۳۳۸
آمدیک ولی کامل	۳۳۹
صاحبزادہ ملّا پیر محمد	۳۴۱
خلیفۂ طریقۂ بنوریہ	۳۴۲
مقبولیت این را گویند	۳۴۲
اشاراتِ غیبیہ	۳۴۳
اختر مشکی	۳۴۳
مرد ولی فتح اللہ اندڑی	۳۴۳
اکبر توخی	۳۴۵
قاری عبدالغنی شامی	۳۴۵
سید یوسف زداوی	۳۴۶
سید علی زداوی	۳۴۶
سید عبداللہ دھلان	۳۴۶
مقبولیتِ تامہ	۳۴۷
آہوئے سیاہ شاخدار	۳۴۷
یک غزال	۳۴۸
کبوتر	۳۴۸
طوطی و کنجشک	۳۴۸
حضرات ذوی المجد والاحترام	۳۴۹
حضرت شاہ محمد معصوم	۳۴۹
حضرت شاہ ابو احمد	۳۵۰
حضرت غلام قیوم	۳۵۰
حضرت محمد حسن	۳۵۱
مولانا اعجاز حسین	۳۵۱
حافظ محمد یعقوب	۳۵۲
ابوذکار مولانا سلامت اللہ	۳۵۲
مولانا ظہور الحسین	۳۵۳
مولانا ریاست علی خان	۳۵۳
محمد امیر خان	۳۵۳
مولانا محمد میان کاندھلوی	۳۵۴
ملا کمال دہلوی	۳۵۵
مولانا حبیب الرحمٰن شروانی	۳۵۶
مولانا عبید الرحمٰن شروانی	۳۵۷
حکیم محمد مسعود احمد	۳۵۷
مولانا رشید احمد گنگوہی	۳۵۷
مولانا محمد قاسم نانوتوی	۳۵۸
قاضی سید محمد اسماعیل	۳۵۹
حافظ سید محمد امام جامع دہلی	۳۵۹
سید احمد شمس العلماء امام جامع	۳۵۹
سید محمد امام عیدگاہ	۳۵۹
مولانا محمود الحسن	۳۶۰
مولانا مفتی عزیز الرحمٰن	۳۶۰
مولانا احمد حسین خان امروہوی	۳۶۰
مولانا عبدالکافی الہ آبادی	۳۶۱
قاری عبدالرحمٰن الہ آبادی	۳۶۱
مولانا نور احمد لسپروری	۳۶۱
حکیمان خاندان شریفی	۳۶۱
خاندان خانان	۳۶۲
زائرین آخرین	۳۶۴
نبذۃ من الکرامات	۳۶۴
یک پادری وزن وے	۳۶۶
یک انگلیزی	۳۶۶
منتحرے راتو بیخ کردن	۳۶۷
ملّا صاحب خان قمبرانی	۳۶۷
ملّا طیّب کٹوازی	۳۶۸
ذکر اضحیہ ومنی	۳۶۸
عبداللہ خرکار	۳۶۸
روح فتح اللہ	۳۶۹
مولانا محمد اسماعیل کاندھلوی	۳۶۹
یک پہلوان شناور	۳۶۹
حکیم نورالدین قادیانی	۳۶۹
قاری فضل الرحمٰن	۳۷۰
مولوی محمد یونس	۳۷۰
ملّا سبزل	۳۷۱
شاکر احمد خان انصاری	۳۷۱

Marfat.com

مطلب	صفحہ
فرخ علی شاہ	۳۷۲
سفید باز	۳۷۲
احمداللہ خان	۳۷۳
میمنان بمبئی	۳۷۳
مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی	۳۷۴
مولانا احمد سعید دہلوی	۳۷۴
محمد شاہ گفتہ	۳۷۵
نغمہ ہجران	۳۷۵
فصل چہارم در ملفوظات	۳۷۸
فصل پنجم در تحریرات و مکاتیب	۴۰۲
مولد سعیدیہ	۴۰۲
الدر المنظم	۴۰۲
حمائل اعجاز صنعت	۴۰۳
اجازت طریقت	۴۰۳
اجازت دلائل	۴۰۴
نصیحت نامہ	۴۰۴
نصائح	۴۰۵
مکاتیب مبارکہ	۴۰۶
فصل ششم در شعر و سخن	۴۶۶
کلام عربی	۴۷۱
کلام فارسی	۴۷۳
فصل ہفتم در بیان سلاسل سبعہ	۴۷۸
۱۔ سلسلۂ نقشبندیہ	۴۷۸
۲۔ سلسلۂ قادریہ	۴۸۰
۳۔ سلسلۂ چشتیہ	۴۸۲
۴۔ سلسلۂ سہروردیہ	۴۸۵
۵۔ سلسلۂ کبرویہ	۴۸۷
۶۔ سلسلۂ مداریہ	۴۸۹
۷۔ سلسلۂ قلندریہ	۴۹۰
فصل ہشتم در علالت و وصال	۴۹۲
علالت	۴۹۳
وصال	۴۹۷
تغسیل و تکفین	۴۹۸
قبر مبارک	۴۹۹
ارشاد مبارک بہ مُلّا احمد	۴۹۹
بہ کار آمدنِ تحریر	۵۰۰
تحفیر و درستی قبر	۵۰۱
نماز جنازہ	۵۰۱
تدفین	۵۰۲
فاتحہ	۵۰۳
جلسۂ صغریٰ	۵۰۴
جلسۂ کبریٰ	۵۰۵
فصل نہم در بعض تواریخ و قصائد	۵۰۸
خاتمہ	۵۱۶
اولادِ معنوی	۵۱۶
۱۔ شیخ عماد الدین بلغاری	۵۱۷
۲۔ مولانا مختار سمرقندی	۵۱۷
۳۔ شیخ محمد حسن	۵۱۷
۴۔ قاری عبدالغنی انطاکی	۵۱۷
۵۔ مولوی عبداللہ قندہاری	۵۱۷
۶۔ حاجی نور احمد مَقُری	۵۱۸
۷۔ مُلّا گل محمد اَدِنخیل	۵۱۸
۸۔ مُلّا حاجی گل	۵۱۹
۹۔ مُلّا جمعہ خان	۵۱۹
۱۰۔ مُلّا عبداللہ علیزی	۵۱۹
۱۱۔ یار محمد خروئی	۵۱۹
۱۲۔ غلام اکبر ملیزی	۵۱۹
۱۳۔ طِلّا مَشُوڑی	۵۲۰
۱۴۔ مُلّا ذاکر علی خیل	۵۲۰
۱۵۔ عبدالحکیم دفتانی	۵۲۰
۱۶۔ عبدالقادر احمدزی	۵۲۰
۱۷۔ مُلّا حاجی احمد مٹاخیل	۵۲۱
۱۸۔ مُلّا اسلم کبیر اندڑی	۵۲۱
۱۹۔ سید محمد سعید	۵۲۱
۲۰۔ مُلّا پیر احمد تَرَکی	۵۲۱
۲۱۔ مُلّا سید باز نیازی	۵۲۲
۲۲۔ مُلّا لعل محمد جانی خیل	۵۲۲
۲۳۔ مُلّا سید رحمت نیازی	۵۲۲

Marfat.com

مطلب	صفحہ
۲۴-مُلّا عبدالحق صاحبزادہ	۵۲۲
۲۵-مُلّا احسان اللہ صاحبزادہ	۵۲۲
۲۶-مُلّا غلام احرار صاحبزادہ	۵۲۲
۲۷-حسین اللہ صاحبزادہ	۵۲۴
۲۸-خدائے مہرگل صاحبزادہ	۵۲۵
۲۹-مُلّا سید احمد جان	۵۲۵
۳۰-مُلّا خیر اللہ انڈڑی	۵۲۶
۳۱-شرف الدین مہمند	۵۲۶
۳۲-حاجی کلاخان خروئی	۵۲۷
۳۳-مُلّا امیر میچن خیل	۵۲۷
۳۴-مُلّا حسن بابی	۵۲۷
۳۵-مُلّا محمد آفاق مروت	۵۲۸
۳۶-قاضی لعل محمد نورزی	۵۲۸
۳۷-مُلّا عبدالحلیم آخوندزادہ	۵۲۸
۳۸-مُلّا عبدالرشید آخوندزادہ	۵۳۰
۳۹-سید عبدالحق پشینی	۵۳۰
۴۰-خدائے رحم کاکڑ	۵۳۱
۴۱-سید اکرم شاہ	۵۳۱
۴۲-مولوی صحاب الدین چاٹگامی	۵۳۱
۴۳-حاجی فیض اللہ سرسوی	۵۳۲
۴۴-مولوی برکت اللہ ہانسوی	۵۳۲
۴۵-مولوی سید عبدالجلیل	۵۳۲
۴۶-میر واحد دہلوی	۵۳۲
۴۷-مولوی محمد عمر مداپوری	۵۳۳
۴۸-قاری ولی محمد میرٹھی	۵۳۳
۴۹-فتح محمد گجراتی	۵۳۴
۵۰-حافظ سکندر	۵۳۴
۵۱-مولوی سعید احمد سنبھلی	۵۳۴
۵۲-سردار عدالت خان	۵۳۴
۵۳-محمد ہاشم کوسی کلان	۵۳۵
۵۴-مولوی عبدالعزیز بنگالی	۵۳۶
بیان مولوی عبدالشکور	۵۳۹
حضرت والدۂ ماجدہ	۵۴۲
اَولادِ صُلبی	۵۴۵
بی بی صدیقی	۵۴۶
بی بی فاروقی	۵۴۷
بی بی امۃ اللہ	۵۴۹
حضرت ابُوالفیض بلال	۵۵۰
ولادت وتسمیہ	۵۵۰
زواج	۵۵۴
زلزال کوئٹہ	۵۵۵
توطّن کوئٹہ	۵۵۸
اولاد	۵۶۱
۱-برخوردار ابوالمجد عبدالرحمٰن	۵۶۱
۲-بی بی خدیجہ	۵۶۲
۳-بی بی عائشہ	۵۶۲
۴-برخوردار عبیدالرحمٰن	۵۶۲
۵-بی بی زینب-	۵۶۲
۶-برخوردار عبداللہ	۵۶۲
۷-برخوردار عبیداللہ	۵۶۳
۸-بی بی رابعہ	۵۶۳
۹-بی بی ہاجرہ	۵۶۳
۱۰-بی بی فاطمہ	۵۶۳
وفات اہلیہ	۵۶۳
خلفاء	۵۶۴
حضرت ابوالسعد سالم	۵۶۴
ولادت وتسمیہ	۵۶۴
زواج واولاد	۵۶۵
۱-برخوردار ابوبکر	۵۶۶
۲-بی بی سُعاد	۵۶۶
۳-برخوردار ابوحفص عمر	۵۶۶
۴-برخوردار عاصم	۵۶۶
۵-برخوردار جعفر	۵۶۶
۶-برخوردار عبداللہ عامر	۵۶۶
۷-برخوردار عبدالعزیز شیخ دوران	۵۶۶
۸-بی بی فوزیہ	۵۶۶
۹-بی بی فائزہ	۵۶۶
خُلفاء	۵۶۷
ذوقِ مطالعہ	۵۶۷

Marfat.com

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
مؤلفِ کتاب ابُوالحسن زید	۵۶۷	سلسلۂ مبارکہ	۵۷۸	بی بی سنیہ	۵۸۷
ولادت	۵۶۷	مسلک عاجز	۵۷۹	بی بی عطیہ	۵۸۸
عہدِ طفلی	۵۶۸	حج وزیارت	۵۸۲	بی بی نقیہ	۵۸۸
اشتغال بہ علم	۵۶۸	امامت عیدگاہ	۵۸۴	بی بی زکیہ	۵۸۸
مولانا عبدالعلی فرمودہ	۵۷۰	زواج	۵۸۶	بی بی خیریہ	۵۸۸
سفر مصر	۵۷۱	اولاد	۵۸۷	برخوردار ابوالفضل محمد	۵۸۸
مراجعت	۵۷۱	بی بی صفیہ	۵۸۷	زواج واولاد	۵۸۹
تالیفات	۵۷۲	ابوتراب حامد	۵۸۷	سلسلۂ نسب	۵۹۰
شعروسخن	۵۷۵	ابوالخیر احمد	۵۸۷	سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ	۵۹۱

قطعۂ تاریخ

بہ فضلِ خداوند کون ومکان — نوشتم چو احوالِ خیرِ جہان
چہ خیرِ جہان است ابُوالخیر خیر — فدایش دلم باد وہم جسم وجان
پئے سالِ تالیف گوشم شنید
"مقامات اخیار" سالش بدان

۱۳۹۴ھ

Marfat.com

قصیدۂ نعتیہ میر اوحدالدین اوحدی کرمانی

رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوش آن کہ بندم در رہت برناقۂ محمل از وطن — خیزم چو گرد افتم چو اشک آیم بہ سر غلطم بہ تن

چون پا نہم در راہِ تو باشد پیے قطعِ رہم — پارا حلہ کف آبلہ چشمم قدم غم زاد من

آیم برین دارالشفا گویم بہ زاری دم بہ دم — کاے شمع دین ختمِ رسل مطلوبِ حق فخرِ زمن

شاہِ سریرِ سلطنت سلطانِ اوادنیٰ لقب — مکی نسب امی حسب بطحا مکان یثرب وطن

از گفتنِ نعتت بود ساعت بہ ساعت تازہ تر — باغِ امل شاخِ طرب گلزارِ جان نخلِ بدن

از شوقِ باغِ عارضت وز دستِ حسرت چاک زد — لالہ گریبان غنچہ دل نسرین قبا گل پیرہن

از شرمِ خاکِ درگہت بر خاک و خواری ریختہ — رنگ گل و آب مل و تاب چمن بوے سمن

سحر آفرینِ عقل را در وقتِ وصفت اوفتد — کلک از بنان حرف از بیان نطق از زبان لطف از دہن

کمتر گدائے درگہت بر مسندِ شاہی بود — خسرو صفت دارا محل خاقان مکان جمشید فن

بعدِ وفاتم بس بود گردے ز راہِ مقدمت — زادِ سفر زیبِ عمل شمعِ لحد عطرِ کفن

یا رحمۃ للعالمین برخیز تا خیزد دگر — شور از فلک حور از فلک زنگ از زحل سر از علن

از سطوتِ چشمت سمرد گر روے تا بد تا ابد — آب از زمین تاب از شرر بلبل ز گل باد از چمن

از سنگِ کین بد گوہران خستند دندانِ ترا — محرابِ دین لعلِ ختن دُرجِ گہر دُرِّ عدن

عیسیٰ و صالح در رہت با خضر و موسیٰ آمدہ — او چتر دار این ناقہ کش آن خاک بوس این بادزن

عقل و دل و دین و خرد گردند گردِ روضہ ات — آن شادمان این جان فشان آن طوف کن این چرخ زن

شمشیرِ شرعِ اَزہرت از بہرِ دفعِ کفر شد — گیتی ستان آتش فشان کشور کشا اعدا فگن

از ہیبتِ شرعت عجب نبود اگر دُوری کند — چشم از غضب ابرو ز چین خال از فسون لب از شکن

ہم از طفیلِ ذاتِ تو موجود گشتہ از عدم — چرخ و فلک ملک و ملک لوح و قلم سر و علن

Marfat.com

کِلکِ بدائع سنجِ من در صفحۂ نعتت بود
دستان سرا معنی نما عیسیٰ نفس عنبر فگن

پے ناقہ آت ہر جا نہد از دولتِ گامش بود
باغِ اِرم مُلکِ بقا صحرائے چین دشتِ ختن

وقتِ چریدن از دہن خالے کہ اُفتد بر زمین
سوسن شود نسرین دَمَد خیزد گل آرد نسترن

بستہ میانِ بندگی در پیش خُدّامِ درت
عِلم و ادب فضل و ہنر ذہن و ذکا خُرد و مہن

بنمائے روئے نازنین تا بر زمین افتد ز شرم
زہرہ ز بام ماہ از افق مہر از تُتق شمع از لگن

از حجرہ بیرون نہ قدم برکَن درختِ ظلم را
برباد دہ آتش بزن در ہم شکن از پا فگن

جمعِ خطا اندیشہ را از برقِ تیغِ آبدار
از پا برآر از جا فشان در خاک کش گردن بزن

فرمان برِ حکمِ ترا در زیرِ فرمان آمدہ
چین و خطا مصر و حلب روم و ری و شام و یمن

گر ضبط تو مانع شود گردد گریزان تا ابد
مرگ از مرض رنگ از عرض گرگ از غنم داغ از زغن

از بہرِ دفعِ دشمنت ایام تعیین ساختہ
تیر و کمان گرز و سنان تیغ و تبر دار و رسن

بادشمنت روز ازل زائندہ است از یک شکم
داغِ برص رنجِ بہق گندِ بغل بوئے دہن

از دولتِ نعتِ شما لحظہ بہ لحظہ تازہ تر
فیضِ ازل عمرِ ابد روز نو و عیش کہن

اے آفتابِ شرعِ دین چُون مہ کہ پایانِ توام
دامن نگر بر من گزر سایہ فگن بر فرقِ من

ہستی شفیع المذنبیں خویت شفاعت کردن است
بیچارہ من نامہ سیاہ عالم تباہ دل پر حزن

باداز ما بر آلِ تو پیوستہ صلوات و سلام
در آشکارا در نہان در خلوت و در انجمن

صدیق اکبر با عمر عثمان چہارم حیدر است
آن صادق و این عادل و آن جامع و این بوالحسن

باذکر و فکرِ نعتِ تو خُرّم نشستہ اَوحَدی
آسُودہ جان آزادہ وش بے فکرِ دل اندر بدن

دارم اُمیدِ مغفرت از دولتِ نعتِ شُمَا
بَا این عمَل بَا این گنہ بَا این جَفَا اے ذوالمنن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَۃُ وَالْبَرَکَۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَصَفِیِّہِ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ مُعَلِّمًا وَمُزَکِّیًا وَرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُوَ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعُنَا مُحَمَّدٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰہِ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ وَبَعْدُ۔

بندۂ عاجز ابوالحسن زید فاروقی عرض می دارد کہ عاجز دو سال پیشتر بہ زبانِ اُردو در احوالِ پیر و مرشد برحق، سیّدی وسندی و والدی حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین قُدِّسَ سرہٗ کتابِ "مقاماتِ خیر" نوشتہ بود۔ تا ذکرِ مبارکِ ایشان بر صفحاتِ روزگار بماند۔

ذکر باقی را حکیمان عمر ثانی گفتہ اند این ذخیرہ پس ترا کالباقیات الصالحات

چُونکہ مخلصین حضرت ایشان در بلادِ افغانستان بیش از بیش اند، برائے ایشان عاجز بہ تالیف این کتاب کہ موسوم بہ "سوانحِ حیات ابوالخیر" و معروف بہ "مَقَامَاتِ اَخْیَار" است پرداخت۔ و این ہر دو نام تاریخی اند۔ وَفَّقَہُ اللّٰہُ لِلْاِتْمَامِ۔

آوردہ اند کہ از سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ سوال کردند کہ در حکایات و روایاتِ صالحین برائے مریدان چہ فائدہ بود۔ فرمودند سخن ایشان لشکرے است از لشکرہائے خدائے تعالیٰ۔ کہ اگر مریدے دل شکستہ بود بہ آن قوی گردد و بہ آن لشکر مدد یابد۔ پروردگار بہ حبیبِ خود صلوات اللہ وسلامہ علیہ می فرماید۔ وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ۔ یعنی قصہائے انبیائے گزشتہ با تو می گوئیم تا دلِ تو بہ آن آرام گیرد و قوی تر گردد۔ اگر برائے سرورِ عالمیان حکایاتِ انبیا سببِ تثبیتِ دل گشتہ برائے ما عاجزان حکایاتِ اولیا باعثِ تقویۂ قلب می باشد۔

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ فرمودہ کہ پروردگار گفتہ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ یعنی اے مومنان بترسید از اللہ و باشید با راست گویان۔ لہٰذا رفاقت صادقین مطلوب است۔ بہ خدمتِ ایشان رسیدن و در صحبتِ ایشان بودن کینونت و رفاقتِ

Marfat.com

ظاہری است و بہ خیال ایشان ماندن و بہ ذکر ایشان مصروف بودن کینونتِ باطنی است۔

محبتِ این طائفہ کلیدِ رحمتِ الٰہی است۔ در صحیحین از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرویست کہ مردے بہ خدمت سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم رسید و گفت۔ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ۔ یعنی چہ می فرمائی در مردے کہ گروہے را دوست داشتہ است و لاحق بہ ایشان نہ شدہ۔ آن سرورِ عالمیان فرمود۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دیرا دوست داشتہ۔ سبحان اللہ چہ بشارتیست عظیم برائے امثالِ ما دون ہمتان۔ کہ اگر در اعمال قاصر ماندہ ایم در محبتِ خاصانِ حق تقصیر نہ نمائیم تا رفاقتِ ایشان در۔ رَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّۃُ نَعِیْمٍ۔ دست دہد۔

و این کتابِ مقامات اخیار مشتمل است بر مقدمہ و فصولِ تسعہ و خاتمہ۔

مقدمہ در بیان سلسلۂ نسب تا امیر المومنین، امام الاعدلین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و در ذکر آبائے کرام از حضرت امام ربانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی تا حضرت والد بزرگوار ایشان قدس اللہ اسرارہم العلیہ۔

فصل اول در احوال مبارکۂ حضرتِ ایشان از روزِ ولادت تا اولِ روزِ علالت۔

فصل دوم در معمولاتِ شریفۂ حضرتِ ایشان۔

فصل سوم در بیانِ اکراماتِ الٰہیہ بر حضرتِ ایشان۔

فصل چہارم در بیانِ ملفوظاتِ حضرتِ ایشان۔

فصل پنجم در بعض تحریرات و مکاتیب شریفۂ حضرتِ ایشان۔

فصل ششم در بیانِ ذوقِ شعر و سخنِ حضرتِ ایشان۔

فصل ہفتم در بیانِ سلاسلِ مبارکۂ سبعہ۔

فصل ہشتم در بیانِ علالت و وصال بہ حضرتِ ذوالجلال۔

فصل نہم در بیانِ بعض قصائد و تواریخ وصالِ حضرتِ ایشان۔

خاتمہ در بیانِ اولادِ معنوی و صلبی حضرتِ ایشان۔

غرض نقشے است کز ما یاد ماند کہ ہستی را نہ می بینم بقائے

Marfat.com

مُقدّمہ

دربیان نسب و ذکر آبائے کرام تا حضرت مجدّد قدس اللہ اسرار ہم

فِی الذَّاھِبِیْنَ الْاَوَّلِیْ..... نَ مِنَ الْکِرَامِ لَنَا بَصَائِرُ

بابائے نہم۔ حضرت امام ربّانی مجدّد و منوّرِ الفِ ثانی قدّس سرّہٗ

اسم گرامی ایشان احمد، کنیت ابوالبرکات، لقب بدرالدین، خطاب امام ربّانی مجدّد و منوّرِ الفِ ثانی، فرزند چہارم حضرت عبدالاحد المشتہر بہ مخدوم۔ ولادتِ بابرکت بہ شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ کہ کلمۂ "خاشع" دال بران سال است در بلدۂ سرہند بودہ، بہ حساب تقویم شمسی، ہجری ۱۵ جوزا ۹۴۳ھ مطابق ۵ ماہ جون ۱۵۶۴ء بود، و وفات شریف بہ روز سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ در سرہند شریف شد۔ بعض افراد ۲۷ و بعض ۲۹ از صفر نوشتہ اند بنا بر اختلافِ مطالع، در روز اختلاف نیست کہ آن سہ شنبہ بود۔ بہ حساب شمسی ۵ قوس ۱۰۰۳ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۶۲۴ء بود۔ عمر شریف بہ حساب قمری ۶۲ سال ۴ ماہ ۴ روز، و بہ حساب شمسی ۶۰ سال، ۵ ماہ، ۲۱ روز بودہ۔

والد بزرگوار ایشان را ہفت پسر بودہ و ایشان خیر الامور اوسطہا بودند۔ اسم مبارک ایشان چہار حرفی و وجود ایشان چہارم در برادران۔

نسبِ مبارکِ ایشان

حسبِ نوشتۂ خواجہ محمد ہاشم[1] کشمی در زبدۃ المقامات بہ ۲۶ واسطہ بہ صحابی جلیل ابن جلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما می رسد۔ خواجہ ہاشم نوشتہ اند۔ شہاب الدین علی المقلب بہ فرخ شاہ جدِّ پانزدہم حضرت ایشان است و اُو بہ یازدہ واسطہ بہ حضرت عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما می پیوندد۔

---

[1] سرمستِ جامِ احمدی حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی قدّس سرّہٗ از بزرگ زادہائے کشمِ بدخشان است، والد ایشان خواجہ قاسم از علما اعلام و اکابر آن ولایت بودہ، آبا و اجداد ایشان از منتسبانِ سلسلۂ کبرویہ بودہ اند۔ ایشان در عنفوانِ شباب بہ واسطۂ اشارات و بشارات دل بہ سلسلۂ خواجگان نقشبندیہ بستہ بودند و در خواب بہ زیارت بزرگے مشرف شدہ بودند۔ چنانچہ بہ تلاشِ مرشدِ کامل از وطن خود روان شدند تا آنکہ در ہندوستان بہ برہان پور رسیدند و آنجا آن بزرگ را کہ در خواب

باقی بر صـ۲۰

Marfat.com

سلسلۂ نسب را شیخ بدرُالدین سہرندی نیز در حضرات القدس نوشتہ، در بیان حضرت خواجہ و جناب شیخ بہ دو جا اختلاف است۔ چُونکہ خواجہ محمد ہاشم اکتفا بہ سَردِ اسامی مبارکہ نہ کردہ بلکہ بیان وسائط ہم کردہ و گفتہ است کہ "امام رفیع الدین جد ششم حضرت ایشان است، و امام رفیع الدین بہ ہشت واسطہ بہ فرخ شاہ می پیوندد۔ و شہاب الدین علی المقلب بہ فرخ شاہ الفاروقی الکابلی جدّ پانزدہم۔ حضرت ایشان است و او بہ یازدہ واسطہ بہ حضرت عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہما می پیوندد۔" لہذا عاجز از زبدۃ المقامات سلسلۂ نسب را در جدول نقل می کند۔

باقی از ص ۱۹

دیدہ بودند یا فتند و آن بزرگ حضرت سید میر محمد نعمان قدس سرہٗ بودند، چنانچہ بر دست حق پرست ایشان داخل سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ شدند و عریضہا بہ حضرت مجدد قدس سرہٗ نوشتند۔ حضرت ایشان بہ حضرت میر نوشتند۔ "خواجہ محمد ہاشم را فرستند کہ چند روز در صحبت باشد و اخذ بعض علوم و معارف نماید کہ جوان قابل ظاہر می شود، مُشَارٌ اِلَیہِ مُرَبّائے شما است و مذاق دان شما، استفسار ہا را بہ اُو حوالہ فرمایند کہ جواب گرفتہ بہ خدمتِ شما رساند، والسلام۔" چنانچہ حضرت میر ایشان را بہ سرہند شریف فرستادند۔ حضرت خواجہ چُون بہ سرہند رسیدند و جمالِ باکمال حضرت مجدد را دیدند از دل و جان عاشقِ آن جناب شدند و مدت دو سال بہ ذوق و شوق تمام در حضر و سفر ملازم خدمت بابرکت ماندہ از محرمان اسرار شدند و بہ اجازت و خلافت مشرف شدند۔ دفتر ثالثِ مکتوبات را ایشان جمع کردہ اند و در سنہ ۱۰۳۷ھ کتاب "برکات الاحمدیۃ الباقیہ" معروف بہ اسم تاریخی "ہوز بدۃ المقامات" تالیف نمودند و قبل از سنہ ۱۰۵۰ھ در برہان پور رحلت فرمودند، چرا کہ شیخ بدرالدین سرہندی در حضرات القدس از وفات ایشان نوشتہ اند، و تالیف حضرات القدس در حدود سنہ ۱۰۵۰ھ بودہ۔ مزار ایشان در قبرستانِ دائی عُکّہ بود کہ بر راہے واقع است کہ از شہر برہانپور بہ اسٹیشنِ ریل می رود، متصل بہ قبرستان مَسِیل است کہ آن را "پنڈرول" گویند، عرصہ شصت سال می شود کہ حضرت خواجہ در خواب بر نیک مردے ظاہر شدہ گفتند۔ قریب است آبِ سیل قبرِ مرا نقصان رساند لہذا جسدِ مرا در جائے دیگر دفن کنید۔ آن مرد صالح اہالی برہانپور را از خواب آگاہ کرد۔ اہالی از حکومت برائے قبر ایشان نزدِ رابرٹ سَن اسکول در میدان جائے طلب کردند جثمان ایشان را از قبر قدیم برداشتہ در قبرِ جدید دفن کردند۔ بعد از سہ صد سال جسدِ مبارکِ ایشان را برآوردہ بودند، جسد مبارک از سر تا پا بالکل سالم بود۔ معلوم می شد کہ حالا فوت کردہ اند و کفن ہمچو نو بود۔ خوش نصیبانِ برہانپور کیفیتِ نِعْمَ کَنُوْمِ الْعَرُوْسِ را بہ چشمہائے سر ملاحظہ کردند۔ و بر آن ولی پروردگار نماز جنازہ خواندہ دفن کردند ؎

ہرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شد بہ عشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

در تحقیق این واقعہ قطعًا محلِّ رَیب نیست، فَلَا تَکُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔

Marfat.com

شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام
۱	مخدوم عبدالاحد	۱۱	عبداللہ	۲۱	عبداللہ الواعظ الاصغر	واسطہ ۶	
۲	زین العابدین	۱۲	شعیب	۲۲	عبداللہ الواعظ الاکبر	۷	
۳	عبدالحیٔ	۱۳	احمد	۲۳	ابوالفتح	۸	
۴	محمد	۱۴	یوسف	۲۴	اسحاق	۹	
۵	حبیب اللہ	۱۵	شہاب الدین علی فرخ شاہ	۲۵	ابراہیم	۱۰	
۶	امام رفیع الدین	۱۶		واسطہ ۱	۲۶ ناصر	۱۱	
۷	نصیر الدین	۱۷	نصیر الدین	۲	۲۷ حضرت عبداللہ صحابی		
۸	سلیمان	۱۸	محمود	۳	۲۸ حضرت عمر امیر المومنین		
۹	یوسف	۱۹	سلیمان	۴	رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ		
۱۰	اسحاق	۲۰	مسعود	۵	وَعَنَّا مَعَہُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ		

درین جدول نام پدر شہاب الدین علی فرخ شاہ نوشتہ نہ شد۔ اگر پدر فرخ شاہ نصیر الدین باشد۔ پس وسائط تا حضرت عبداللہ دہ می باشند حالانکہ خواجہ ہاشم ذکر یازدہ واسطہ می کند۔

شیخ بدر الدین در حضرات القدس اضافۂ دو نام کردہ۔ یک نام نور الدین است کہ مابین امام رفیع الدین و نصیر الدین واقع شدہ۔ و دیگر نام عبداللہ است۔ کہ بعد از نام مسعود است و عبداللہ را فرزند واعظ اصغر و واعظ اصغر را فرزند واعظ اکبر نوشتہ۔

عاجز گوید کہ این ہر دو بزرگواران از خلفائے جلیل القدر حضرت مجدد اند و در احوال حضرت مجدّد کتابہائے ایشان را امتیاز خاص حاصل است۔ بعد از ایشان ہر کہ از احوال حضرت مجدد نوشتہ اعتماد بر کتابہائے ایشان کردہ۔ مع ہذا کلہ عاجز گوید اگر بہ نظر دقیق مطالعہ ہر دو کتاب کردہ شود فرقے مابین ہر دو کتاب ظاہر خواہد شد۔ خواجہ ہاشم در سنہ ۱۰۳۱ھ بہ خدمت حضرت مجدد رسید و دو سال خدمات شائستہ بہ انجام رسانید۔ محرم اسرار گشت و دفتر ثالث را از مکتوبات جمع کرد و بعد از ارتحال حضرت مجدد قدس سرہ برائے تسکین قلب راہے نہ یافت بجز آنکہ احوال مبارکۂ پیر و مرشد را نوشتہ کند۔ چنانچہ در دیباچۂ زبدۃ المقامات می نویسد۔

"از مقتضیات تقدیر و قضا این حقیر را دوری ضروری از ان سدّہ سنیّہ روے نمود۔ دران دوری جہت تسکین ملالتِ مہجوری پیش از پیش بہ تحریر آن نمیقۂ مذکورہ مامورہ پرداخت، ہنوز ورقے چند از سواد مداد سیاہ نہ گردیدہ بود کہ واقعۂ ہائلۂ انتقال حضرت ایشان در ویشانِ دلریشان را سیاہ پوش ساخت، پس از ارتحال آنحضرت

Marfat.com

خود لازم ترگشت تسلّی جستن به ذکر احوال و اقوال ایشان، الخ" چنانچه در ظرف سه سال به کمال تحقیق این کتاب را نوشتند۔ نزد این عاجز از کتاب حضرات القدس دو نسخه است۔ یکے در ۹۹۰ھ نوشته شده و دیگرے در ۱۰۱۵ھ، در هر دو از یوسفِ اوّل (رقم ۹)، تا یوسفِ دوم (رقم ۱۴)، اسقاطِ پنج نامها است یعنی اسحاق و عبد الله و شعیب و احمد و یوسف نوشته نه شده و فیما بعد کسانیکه مطالعهٔ این نسخها کرده اند بر هامش کتاب این نامها نوشته اند معلوم می شود که شیخ بدر الدین این کتاب را به دقتِ تمام نه نوشته اند۔ اضافهٔ نام نور الدین را بعد از امام رفیع الدین گنجائش نیست۔ زیرا که خواجه هاشم نوشته اند" امام رفیع الدین به هشت واسطه به فرخ شاه مذکور می پیوندد۔" اگر اضافهٔ نور الدین کرده شود تعدادِ وسائط نه می شود۔

نزد عاجز از کتاب زبدة المقامات سه نسخ اند۔ یک نسخه را حضرت سیدی الوالد در ۱۳۰۱ھ نویسانیده اند، و تصحیح آن فرموده، و نسخه دیگر را احمد علی نقشبندی مجددی در ۱۲۸۹ھ نوشته، و نسخه سوم از وسط و آخر ناقص است از کاغذ و سیاهی معلوم می شود که این نسخه در اواخرِ قرنِ حادی عشر نوشته شده۔ در کتابت این نسخه استعمال شنگرف نیز شده۔ عناوین و اسمائے فُہمہ را کاتب به شنگرف نوشته و جا بجا خطوط به شنگرف کشیده، ع شنگرف بر قرطاس بیں لعلِ مصفّیٰ ریختہ۔ را مصداق شده۔ درین نسخه وسائطے را که مابین فرخ شاه و حضرت عبد الله بن عمر اند به این نهج نوشته۔

"زیرا که او (فرخ شاه)، فرزند نصیر الدین[۲] بن محمود[۳] بن سلیمان[۴] بن مسعود[۵] بن عبد الله الواعظ الاکبرین[۶-۷] بن ابو الفتح[۸] بن اسحاق[۹] بن ابراهیم[۱۰] بن ناصر[۱۱] بن عبد الله بن عمر الخطاب رضی الله عنهما" فیما بعد کسے تصحیح ارقام کرده در رقم ۷ را که بر عبد الله بود زده و در رقم ۸ را که بر ابو الفتح بود ۸ کرده و باز ۹ را ۸ و ده را نه و یازده را ده کرده و باز بر عبد الله بن عمر رقمِ یازده نهاده، اصلاح کننده این قدر خیال نه کرده که تعدادِ وسائط یازده است و در وسائط نه فرخ شاه شامل است و نه عبد الله۔ لهذا بر عبد الله رقم یازده نهادن غلط است، و این مصلح عبد الله الواعظ الاکبرین را یک نام پنداشته۔ لهذا رقم ۶ را گزاشته و رقم ۷ را زده، و ے لفظ الاکبرین را نه سنجیده که صیغهٔ تثنیه است و دلالت بر دو می کند، خواجه هاشم عاشقِ صادقِ حضرت مجدد بود، عاشق اکابرِ محبوب را توصیف به اصغر کے می تواند کرد، لهذا خواجه هاشم بیان این هر دو حضرات به تعبیرِ بلیغِ علمی کرد۔ والاکبرین نوشت که صیغهٔ تغلیبی تثنیه است۔ تا فهمیده شود که عبد الله الواعظ دو نفر اند، و امتیاز ایشان به اکبر و اصغر کرده می شود۔

نسخهٔ حضرات القدس که در ۹۹۰ھ نوشته شده، نام عبد الله الواعظ را به این نهج نوشته "خواجه عبد الله بن خواجه واعظ اکبر" یعنی نام واعظ اصغر نیاورده۔ و فیما بعد کسے بر هامش "ابنِ خواجه واعظ اصغر" افزوده۔ از مطالعه حضرات القدس معلوم می شود که شیخ بدر الدین از کتاب زبدة المقامات استفاده ها کرده و

Marfat.com

بعض واقعات واحوال رالفظاً نقل فرمودہ است وبعض رابہ تغییر تیسیر۔ معلوم می شود کہ جناب بدرالدین درخواندن۔ عبداللہ الواعظ الاکبرین سہو کردہ والواعظ الاکبرین رالواعظ الاکبر۔ ابنِ، خواندہ۔ لہذا واعظ اصغر رانہ نوشتہ وعبداللہ راجداگانہ اسم قرار دادہ است۔

شیخ بدرالدین نام نورالدین یانور بعدازامام رفیع الدین آوردہ۔ بہ خیال عاجز این نام بعدازشہاب الدین فرخ شاہ است چونکہ نورالدین فرزند نصیرالدین است کہ نامِ والدِ امام رفیع الدین ونامِ جدِ فرخ شاہ است۔ بہ مناسبت نصیرالدین سہواً بعدازامام رفیع الدین نوشتہ شدہ۔ درنسخہ قدیمہ زبدۃ المقامات برنصیرالدین رقم ۲ نوشتہ شدہ ورقم ۱ وجود ندارد معلوم می شود کہ رقم ۱ عندالکتابہ درفروگزاشت آمدہ وآن نورالدین بن نصیرالدین است۔ ھٰذَا مَاظَھَرَلِیْ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

اشکال اشکالے کہ درسلسلۂ نسب واقع است آن غیرازبحث نورالدین است، وبیانش این است کہ درکتب اسمارِ رجال اولادِ حضرت عمروا ولادِ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما را بہ تفصیل ذکرکردہ اند۔ حضرت عمررانہ پسربود۔ ۱۔ زیداکبر، ۲۔ زیداصغر، ۳۔ عبداللہ، ۴۔ عاصم، ۵۔ عبدالرحمٰن اکبر، ۶۔ عبدالرحمٰن اوسط،، ۔ عبدالرحمٰن اصغر، ۸۔ عبیداللہ، ۹۔ عیاض، وحضرت عبداللہ راسیزدہ پسربود، ۱۔ ابوبکر، ۲۔ ابوعبیدہ، ۳۔ واقد، ۴۔ عبداللہ، ۵۔ عبیداللہ، ۶۔ عمر،، ۔ عبدالرحمٰن، ۸۔ سالم، ۹۔ حمزہ، ۱۰۔ زید، ۱۱۔ بلال، ۱۲۔ ابوسلمہ، ۱۳۔ عاصم۔ دراولادِ این ہردو حضرات ناصرنام کسے نیست۔ حالانکہ شہاب الدین فرخ شاہ فاروقی است وازاولادِ ایشان جماعتے بہ ہند آمدہ ہمچو شیخ فریدالدین گنج شکر وامام رفیع الدین قدس اللہ اسرارہما، واین بزرگواران کہ ازاصحاب علم ظاہر وباطن وازگروہ۔ اَلَّذِیْنَ یَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ بودند۔ خودرافاروقی می گفتند ونسب این بزرگواران بہ ناصربن عبداللہ بن عمرمی رسد۔

بعض فاروقیان ازاولادِ حضرت فرخ شاہ کہ درہند قیام دارند، خودرااز فاروقی گفتن بازداشتند۔ جناب رشیداحمد امروہوی مخلص سہیل اختیارکرد وحضرت فرخ شاہ کابلی رااز سادات شمارکرد ودرین مسئلہ رسالہ "سیادتِ فریدی" نوشت۔ ع فکرہرکس بہ قدرہمتِ اوست۔

این عاجزازسالہا درحلّ این اشکال ساعی بود، کتب اسمارِ رجال رامطالعہ کرد۔ وبہ این نتیجہ رسید کہ ازاول سلسلہ بعض حلقات درفروگزاشت آمدہ۔ وعبداللہ فرزندعمر، نہ حضرت عبداللہ بن عمرالخطاب است، بلکہ توافقِ اسمی برائے کاتبان وبیان کنندگانِ نسب مغلطہ واقع شدہ، درایامِ تفحص، کتاب "عمدۃ المقامات" بہ دست رسید، این کتاب راحضرت فضل اللہ مجددی در ۱۲۳۲ھ تالیف کردہ وبہ مساعی حضرات سندھ درلاہور تقریباً چہل سال قبل طبع شدہ۔ برصفحہ ۹۸ بیانِ سلسلۂ نسب است، کمافی زبدۃ المقامات۔

Marfat.com

و برحاشیہ عبارت جناب عبدالقیوم المتوفی سنہ ۱۲۷۱ھ تحریر یافتہ۔ نوشتہ اند "مخفی نماند کہ تمامِ نسبِ مبارک تا امیر المومنین رضی اللہ عنہ از روئے انتخاب سی و دو نفر می شوند"۔ حالانکہ در سلسلۂ نسب از حضرت مجدد تا حضرت عمر بست و نہ نفر اند۔ این عاجز کلمۂ "از روئے انتخاب" را نہ فہمیدہ کہ انتخاب نام کتاب است یا بہ معنی مختار و پسند کردہ شدہ، است۔ از این عبارت ظاہر می شود کہ اگر در سلسلۂ نسب شمارِ حضرت مجدد کردہ شود کمی سہ افراد است و اگر شمار ایشان نہ باشد پس کمی چہار افراد است۔

این عاجز بہ حضرت محمد ہاشم مجددی سندھی تذکرہ این عبارت کرد۔ ایشان نقلِ تحریرِ حضرتِ والد خود بہ عاجز دادند کہ برحاشیہ حضرات القدس نوشتہ اند۔ تحریرِ حضرت محمد ہاشم درج ذیل است۔

"برحاشیۂ حضرات القدس از دفتر دوم صفحہ ہفتم جناب حضرت قبلہ محمد حسن مجددی قدس اللہ سرہٗ تحریر فرمودہ اند۔ شیخ عبداللہ بن شیخ عمر بن شیخ حفص بن شیخ عاصم بن شیخ عبداللہ بن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم ہکذا مذکور فی کتب الانساب"۔

ازین عبارت ظاہر است کہ حضرت محمد حسن از کتب انساب اضافۂ این چہار نامہا کردہ اند ممکن است۔ "انتخاب" در بیان انساب کتابے باشد و ازان کتاب این نامہا نقل کردہ باشند۔

در کتاب جواہر معصومی احمد حسین خان امروہوی درین باب تنقیح خوب کردہ اند۔ و در آخرِ بحث نوشتہ اند کہ قولِ فیصل بہ موجبِ کتبِ تواریخ این است کہ حضرت ایشان نسباً فاروقی اند و ناصر فرزند عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین می باشند۔

شیخ محمود احمد عباسی امروہوی در جلد چہارم از تاریخ امروہہ کہ موسوم بہ تحقیق الانساب است نوشتہ اند کہ بہ تحقیق خاکسار مؤلفِ کتاب سلسلۂ نسب بہ این طور است کہ ناصر فرزند عبداللہ است و ایشان فرزند عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ عنہم اند۔

نظر بر تحقیقاتے کہ عاجز کردہ و تصریحاتے کہ از بزرگواران ذکر شدہ سلسلۂ نسبِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ بہ این نہج است۔

شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام
۱	مخدوم عبدالاحد	۵	حبیب اللہ	۹	یوسف
۲	زین العابدین	۶	امام رفیع الدین	۱۰	اسحاق
۳	عبدالحی	۷	نصیر الدین	۱۱	عبداللہ
۴	محمد	۸	سلیمان	۱۲	شعیب

Marfat.com

شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام
۱۳	احمد	۲۰	مسعود	۲۷	عبداللہ
۱۴	یوسف	۲۱	عبداللہ الواعظ الاصغر	۲۸	عمر
۱۵	شہاب الدین علی فرخ شاہ	۲۲	عبداللہ الواعظ الاکبر	۲۹	حفص
۱۶	نورالدین	۲۳	ابوالفتح	۳۰	عاصم
۱۷	نصیرالدین	۲۴	اسحاق	۳۱	حضرت عبداللہ صحابی
۱۸	محمود	۲۵	ابراہیم	۳۲	حضرت عمر الفاروق امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ
۱۹	سلیمان	۲۶	ناصر		

مناسب است کہ در ینجا قدرے از احوال حضرت مخدوم قدس سرہ ہم بیاں کردہ شود۔

حضرت مخدوم عبدالاحد

خواجہ ہاشم نوشتہ کہ حضرت مخدوم را در عنفوانِ جوانی در اوانِ تحصیلِ علم شوق این راہ پیدا شد و بہ خدمتِ حضرت عبدالقدوس رسید و بیعت شدند۔ ایشان قصدِ قیام در آن استان کردند، حضرت شیخ فرمود اولاً علوم دین حاصل کنید و باز بہ تحصیل این معاملہ کمر ہمت بندید۔ ایشان عرض کردند ترسم کہ صحبتِ گرامی نہ یابم، حضرت شیخ فرمود۔ فرزندم رکن الدین موجود است۔ چنانچہ ایشان بہ تحصیلِ علوم مشغول شدند و باز از شیخ رکن الدین معارفِ باطنی حاصل نمودند۔ در طریقہ قادریہ و چشتیہ بہ اجازت و خلافت مشرف شدند۔ حضرت مخدوم بہ غرض استفادہ و استفاضہ ممالکِ ہند را سیر کردہ اند و بہ صحبت ارباب علم و معرفت رسیدہ اند۔ بالآخر بہ وطن مراجعت فرمودہ بہ درس و تدریس و مطالعہ کتب تصوف چون عوارف و فصوص مشغول بودہ اند ایشان را کتب شائستہ و رسائل خجستہ در علومِ دین و اسرارِ یقین انداز ان جملہ کنوز الحقائق و اسرار التشہد مشہور اند، چون جنازہ حیات را بہ دروازہ حدود ثمانین رسانیدند ندائے اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً را لبیک گفتہ در ۱۰۰۷ھ بہ ہفدہم ماہ رحلت فرمودند خواجہ ہاشم نام ماہ نہ نوشتہ اند۔ و نوشتہ اند فقیرے تاریخ انتقال ایشان را چنیں یافتہ۔

آں شیخ کہ بود اعلم اندر ہر فن — جانش گہرے سرِ ازل را معدن
چوں شیخ زمانہ بود در علم و عمل — تاریخ وصال او بگو "شیخ زمن"

در حالت سکرات فرمودند۔ حقیقتِ او سبحانہ ہستی مطلق است، اما کسوتِ کونیہ خاک در چشم محجوبان می افگند و دور و مہجور می دارد۔" و بہ فرزند خود حضرت مجدد فرمودند۔" ترا بر ہمین سخن وصیت می کنیم۔" چون کہ حضرت مجدد بارہا از حضرتِ ایشان شنیدہ بودند کہ محبتِ اہلِ بیتِ حضرتِ خاتمیت علیہ و علیہم الصلوٰت والتحیۃ را در حرزِ ایمان و حسن خاتمہ مدخلے عظیم است، لہذا ہنگامِ نزع آن را فرا یادِ ایشان دادند۔ حضرت مخدوم فرمودند

Marfat.com

کہ سرشارِ آن محبتیم وغرقِ آن دریائے نعمت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ وَقَدَّسَ سِرَّہُ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہُ۔

احوال حضرت مجدّد

چُون حضرت ایشان بہ دبستان شدند بہ اندک روز حفظِ قرآن مجید نمودہ بہ تحصیلِ علُوم دین مشغول شدند۔ بیشتر علُوم را نزد پدرِ بزرگوار خود واندکے را پیش علمائے کبار آن روزگار گزرانندہ بہ سیالکوٹ رفتہ نزد مولانا کمال کشمیری کہ از فحولِ دانشوران متورع بود واز علم باطن نیز نصیبہ داشت بعضے کتب معقولہ خواندہ اند واز شیخ یعقوب کشمیری بعض کتب احادیث خواندہ اند ــــ شیخ یعقوب از خلفائے بزرگِ قطب معظم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرہ بودہ، و روایت واجازت کتب تفاسیر واحادیث وحدیث مسلسل بالاولیّہ وقصیدۂ بُردہ از عالمِ ربّانی قاضی بہلول بدخشانی دارند ــــــــ بعد از تحصیل علُوم دین یک بار بہ آگرہ کہ اندران ایام بہ اکبر آباد مشہور بود تشریف بردہ اند چونکہ آگرہ در آن روزگار دار السلطنت بود جمعے از علماء وفضلا آنجا قیام داشتند، صحبتِ ایشان حضرت ایشان را بہ خود کشید چنانچہ مدتے آنجا قیام فرمودند۔ حضرت مخدوم را شوق دیدار فرزند دلبند بے قرار کرد وجناب ایشان باوجودِ کبرِ سن بہ آگرہ تشریف بردند، یکے از فضلائے آن دیار از حضرت مخدوم پرسید، باعث این تصدیع چہ بود فرمودند شوق ملاقات فرزندم شیخ احمد مرا اینجا رسانیدہ ؎ یُوسف نہ رود کنعان یعقوب برون آید۔ حضرت ایشان باقبلہ گاہ خود از آگرہ بہ سرہند تشریف آوردند و ملتزم خدمت وصحبت حضرت والد شدہ فوائد ہا حاصل کردہ اند۔ در رسالہ مبدا و معاد تحریر می فرمایند "این درویش را مایۂ نسبتِ فردیّت از پدرِ بزرگوارِ خود حاصل شدہ بود" حضرت مخدوم باوجود کثرت تلامذہ و معتقدین بجز حضرت مجدّد کسے را بیعت نہ فرمودہ۔ حضرت مجدد نسبتہائے سلاسل حاصل کردہ بہ اجازت و خلافت ممتاز گشتہ اند واز والد بزرگوار خود بیان کردہ اند "چنان معلُوم ما گردیدہ کہ مرکزِ این دائرہ وشاہراہِ این بادیہ بہ دستِ طائفۂ علیۂ نقشبندیہ افتادہ، نسبت ایشان فوق ہمہ نسبتہا ظاہر می گردد" ونیز حضرت والد ماجد فرمودہ اند۔ باوجودیکہ از رسائلِ اکابرِ این طریقۂ سنیّہ براد ضاع واطوار واسرارِ ایشان اطلاع دست دادہ وحظہا فراگرفتہ واز نسبت شریفۂ ایشان بہرہ یافتہ امّا ہموارہ خواہانیم کہ یکے از کارشناسان راہ نمایان این سلسلہ راحق سبحانہ بہ دیارِ ما برساند یا ما را بہ دیار او برد تا از برکات صحبتِ او اقتباسِ انوارِ ایشان نمائیم۔

وصول بہ خدمت حضرت خواجہ

از مدتے حضرت ایشان را شوقِ زیارتِ حرمین شریفین بے آرام می داشت لیکن از وجہِ حضرت مخدوم قصدِ سفر نہ کردہ اند۔ چُون حضرتِ مخدوم در سال ہزار و ہفت رحلت فرمود، حضرت ایشان در ہزار و ہشت بہ قصدِ سفرِ حرمین

Marfat.com

محرّمین از خانہ برآمدند۔ چُون بہ شہر دہلی رسیدند، مولانا حسن کشمیری کہ یکے از فضلا و آشنایانِ ایستان و از مخلصانِ حضرت خواجہ بودہ ایشان را بہ دریافتِ حضرتِ خواجہ دلالت نمودہ و گفتند کہ امروز از سلسلۂ عُلیّہ نقشبندیہ این چُنین گوہرے بہ چہار سُوئے این دیار آمدہ کہ طلّاب از یک نظرش آن دولت یابند کہ از اَربَعِینَات متکاثرہ و ریاضاتِ متوافرہ نہ یابند ؎

آن کہ بہ تبریز دید یک نظرِ شمسِ دین سخرہ کند بر دَہَہ طعنہ زند بر چِلَہ

چُون کہ حضرت ایشان از والدِ بزرگوارِ خود فضائل و اوصافِ سلسلہ نقشبندیہ شنیدہ بودند بہ شوق تمام متوجہ اعتابِ عالیۂ حضرتِ خواجہ شدند و فرمودند کہ توشۂ این سفر مبارک بہ از این چہ باشد کہ ذکر و مراقبۂ حضرات خواجگان از حضرت خواجہ اخذ نمایم ؎

بہ گیریم زادِ رہِ این سُراغ زشورا بہ اشک و زقُرصِ داغ

چُون بہ خدمتِ حضرت خواجہ رسیدند لطفہا و مہربانیہا یافتند، حضرت خواجہ از قصدِ ایشان پرسیدند، ایشان عزمے کہ در پیش داشتند بہ عرض رسانیدند۔ اگرچہ شیوۂ حضرتِ خواجہ نبود کہ از طلّاب کسے را دلالت بر اخذ طریقہ یا التزام صحبت خویش نمایند یا از مثلِ این سفر مبارک بہ سکونت خانقاہ اشارت فرمایند۔ اَمّا حضرت ایشان را فرمودند۔ ہر چند سفر مبارک در پیش دارید اَمّا چند روزی توان بہ فقرا صحبت داشت لَا اَقلّ ماہے یا ہفتہ چہ مانع است۔ حضرت ایشاں اختیارِ بودن ہفتہ نمودند۔ ہنوز دو روز بران نہ رفتہ بود کہ آثارِ تصرفِ حضرتِ خواجہ بر ایشان استیلا نمود۔ چنانچہ بہ خدمت حضرت خواجہ معروض داشتند و حضرت خواجہ بلا تأمّل ایشان را بہ خلوت بردہ بہ ذکر دلالت نمودند۔ جناب ایشان در مکتوب ۲۶۶ از دفتر اول نوشتہ اند "توجہ شریف ایشان در دو و نیم ماہ این ناقابل را بہ نسبتِ نقشبندیہ رسانیدہ و حضورِ خاص این اکابر را عطا فرمودہ"۔ حضرت خواجہ ایشان را بشارتِ دولت کمال و تکمیل دادہ مرخص کردند۔

بنائے مسجد شریف در سرہند

حضرت ایشان از خدمتِ حضرت خواجہ مرخص شدہ معاودت بہ سرہند شریف نمودند و آنجا پیشِ دروازۂ حویلی خود مسجد شریف نوساختہ مشغول کار شدند۔ شیخ بدرالدین در حضرتِ تاسعہ در بیان تصرف ۳۸ واقعۂ تعمیر مسجد شریف را ذکر کردہ اند۔ این مسجد شریف کہ فی مابعد سرچشمۂ فیوضات و برکات گشتہ در سنۂ ہزار و ہشت تعمیر شدہ۔ این عاجز از "مَسجِدِ مَردانِ خُدا" سالِ بنا یافتہ ہزاران ہزار بندگانِ خدا از ان ارض مبارکہ بہ درجات ولایت رسیدہ اند و عالمہا را روشن کردہ اند۔

یک شبہہ و جواب آن

اینجا بعض افراد را یک شبہہ پیدا شدہ است کہ حج فرض است و

Marfat.com

حضرت ایشان از خانہ برائے حج برآمدہ بودند و در راہ بہ خدمت حضرت خواجہ رسیدند و سفر حج ملتوی شد و باز تا آخر ایام بہ حج نہ رفتند۔ برائے حاصل کردن کمال باطنی فریضۂ حج را چہ گونہ گزاشتند۔

عاجز گوید، حضرت ایشان ارادۂ سفر حرمین شریفین از وجہ شوق و راہِ توکل کردہ بودند نہ از وجہ فرضیت، چہ احوال مالیۂ ایشان مقتضی آن نہ بود کہ قصد حرمین شریفین فرمایند، و اکبر شاہد برین مدعا آن مکتوب گرامی است کہ حضرت خواجہ اندر آں ایام بہ مخلصے نوشتہ اند۔ در مکاتیب مبارکۂ ایشان تحت رقم ۱۶۵ اندراج دارد، نوشتہ اند "شیخ احمد نام مردے است در سرہند، کثیر العلم و قوی العمل، روزے چند فقیر با او نشست و برخاست کردہ، عجائب بسیار از روزگار و اوقات او مشاہدہ کردہ، بہ آن می ماند کہ چراغے شود کہ عالمہا از و روشن گردند، بحمد اللہ تعالیٰ احوال کاملۂ او مرا بہ یقین پیوستہ، این شیخ مشار الیہ برادران و اقربا دارد، ہمہ مردم صالح و از طبقۂ علماء، چندے را دعا گو ملازمت کردہ، از جواہر عالیہ دانستہ، استعدادہائے عجب دارند، فرزندانِ آن شیخ کہ اطفال و اسرارِ الٰہی اند، بالجملہ شجرۂ طیبہ اند۔ اَنْبَتَهَا اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا۔ الغرض بہ جہت کثرتِ عیال و عُلُوِّ فقر و بے معاشی تفرقہ در اوقات آن جماعت ہست۔ اگر از وجہ چہل یک ہر سال قدرے معین بہ آن خانوادہ برسد چنانچہ کاتب قسمتے در میانِ ایشاں قرار دہد بہ غایت مستحسن است، مورثِ خیر بسیار، ہر چند کہ اندکے باشد، رکنِ عظیم از خیرات خواہد بود، فقرائے باب اللہ اند، دلہائے عجب دارند، زیادہ جرأت است۔" از ین مکتوب گرامی حقیقت حال ظاہر و باہر است کہ حضرت ایشان از جماعتِ "وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا" بودہ اند کہ شانِ اولیائے پروردگار است كَمَا اَخْبَرَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وقتیکہ حضرتِ ایشان بہ خدمتِ قبلۂ حق پرستان رسیدند اَبْوَابِ عزیمت عَلَى مِصْرَاعَيْهَا بر ایشان مفتوح شد، مقام حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ دریافتند، لہٰذا وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى را نصب العینِ خود ساختہ راہِ توکل را بہ امرِ رب العالمین وا ماندند۔ اگر سعی بود از شوقِ او سبحانہ و تعالیٰ بود و اگر صبر بود بہ امرِ وے بود۔ در ہر حال رضائے وے مطلوب بود۔

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

الطاف حضرت خواجہ

حضرت ایشان بہ خدمت حضرت خواجہ سہ بار رسیدہ اند۔ نوبتِ اوّل بہ بشارتِ حصولِ دولتِ کمال و تکمیل و خلعتِ اجازت و خلافت مشرف شدند، حضرت خواجہ از طالبان جمعے را حوالۂ ایشان کردند تا تربیت آنہا نمایند۔ و نوبتِ دوم کارخانۂ ارشاد بہ حوالہ ایشان کردند۔ درین ضمن آن خدمتِ جلیلہ نیز بہ ایشان تعلق یافت کہ برائے انسدادِ اِلحادِ اکبری حضرت خواجہ بران طریقہ عمل پیرا بودند وَذٰلِكَ اَصْلَحُ اَحْوَالِ الْاُمَرَاءِ وَالْوُزَرَاءِ۔ حضرت

Marfat.com

خواجہ بہ جناب حضرت ایشان نوشتہ اند۔ کما فی المکتوب ، اِمنَ المَکَاتِیبِ المُبَارَکَۃِ۔ "اَبقَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ خدمت میان صدر جہان استدعائے تعلیمِ ذکر و مراقبہ کردند۔ تعلیمِ ذکر کردہ شد۔ چُون مراقبۂ خاصّۂ این طبقہ از مقولۂ درس و بیان نیست و ایشان ارادہ ہمان داشتند مصلحت چُنان دید کہ در خدمتِ شما تصحیح آن نمایند۔ حصول آن بے ظہورِ تصرف متعذر است ، انشاء اللّٰہ العزیز وجہ اتم ظاہر شود ، درین اوقات ضعف کاتب قوی است فرصتِ صحبت و سر و برگِ توجہ نہ ماندہ۔" و نوبتِ سوم چُون بہ مسامع مبارکۂ حضرت خواجہ خبرِ قدوم حضرت ایشان رسید ، حضرت خواجہ از فرطِ محبت و شفقت باوجود ضعفِ قوی از مسکنِ مبارک کہ در قلعۂ فیروزی بود تا دروازۂ کابلی بہ استقبال ایشان پیادہ آمدہ اند و فرزندان خود را کہ عبید اللّٰہ خواجۂ کلان و محمد عبد اللّٰہ خواجۂ خوردی باشند و در ایّام شیر خوارگی بودہ اند طلب فرمودہ از ایشان التماس توجہ کردند۔ چنانچہ امتثالاً لِلأمرہ حضرتِ ایشان بہ آن ہر دو نور دیدہا توجہات دادند۔ حضرت خواجہ بہ نسبتِ ایشان فرمودہ اند۔ ایشان از کملِ مردان و محبُوبان اند۔ و نیز فرمودہ اند کہ امروز زیرِ فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان کسے نیست۔ و وقتے بر زبان مبارک راندند۔ بعد از صحابہ و کملِ تابعین و مجتہدین چُون ایشان معدودے چند از اخصّ الخواص بہ نظر می در آیند۔ و نیز فرمودہ اند۔ ما درین سہ چہار سال شیخی نہ کردیم چند روز بازی کردیم اما الحمد للّٰہ کہ این بازیِ ما و این دکّان پردازیِ ما بے فائدہ نہ شدہ کہ چُون ایشانے بَرُوئے کار آمد۔" حضرت خواجہ قدس اللّٰہ سرہٗ الاقدس خوب دانستند کہ آن طوطیِ مُنتَظَرِ ذاتِ فرخندہ صفات حضرتِ ایشان است لہذا خود را از کارِ شیخت کشیدند و تمام کار را بہ حضرت ایشان حوالہ نمودند و فرمودند۔ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمین برکت آئین ہند کشتیم۔

احیائے دین

ظہورِ حضرت ایشان قدس سرہٗ در زمانے شدہ کہ از تصرفات علماء سُوء و از اقوالِ جاہل صُوفیہ اسلام در زبون حالی و الحاد در تروتازگی بود۔ خدا ناشناسے برائے اکبرِ جاہل محضر نامۂ نوشت کہ مرتبۂ سلطانِ عادل زیادہ از مرتبۂ مجتہد است و دیگرے اکبر را خلیفۃ الزمان قرار دادو گفت کہ وے انسان کامل است و برایش سجدۂ تعظیمی تجویز کرد۔ یکے ہنگام ملاقات "اللّٰہ اکبر" می گفت و دیگرے در جوابش "جَلَّ جَلَالُہٗ" می سرائید۔

فَجَائِعُ الدَّھرِ اَنوَاعٌ مُنَوَّعَۃٌ ۔۔۔ وَلِلزَّمَانِ مَسَرَّاتٌ وَ اَحزَانٌ

وَلِلحَوَادِثِ سُلوَانٌ یُسَھِّلُھَا ۔۔۔ وَمَا لِمَا حَلَّ بِالْاِسلَامِ سُلوَانُ

قبلۂ حق پرستان حضرت خواجہ باقی باللّٰہ قدس سرہٗ چند سال پیشتر فرمودہ بودند۔ شیخ احمد نام مردے است در سرہند ، کثیر العلم و قوی العمل۔ بہ آن می ماند کہ چراغ شود کہ عالمہا از و روشن گردد۔ آن چہ حضرت

Marfat.com

خواجہ بہ نورِ الٰہی دریافتہ بُود نذ ظہورِ آن بہ وجہِ اتم واکمل شد۔ ع کہ عالم زندہ شد بارِدگر از فیضِ ربانی۔

علامہ سیّد غلام علی آزاد بلگرامی رحمہ اللہ در ۱۱۸۱ھ کتاب سُبحَۃُ المَرجَانِ فِی آثارِ ہندوستان بہ عربی نوشتہ۔ درین کتاب احوال حضرت مجدد را قدس سرہٗ در ہفت اوراق تحریر نمودہ۔ نزد عاجز ازین کتاب نسخہ خطی موجود است، قدرے ازان می نویسد۔

مَولَانَا الشَّیخُ اَحمَدُ بنُ الشَّیخِ عَبدِ الاَحَدِ الفَارُوقِیُّ السَّھرَندِیُّ مِن مَفَاخِرِ اَھلِ الھِندِ المُجَدِّدِ لِلاَلفِ الثَّانِی وَالبُرھَانِ السَّاطِعِ عَلَی اَشرَفِیَّۃِ النَّوعِ الاِنسَانِیِّ، سَحَابٌ ھَاطِلٌ رَوَی العَرَبَ وَالعَجَمَ اَمطَارُہٗ، نَیِّرٌ اَعظَمٌ بَلَغَ المَشَارِقَ وَالمَغَارِبَ اَنوَارُہٗ، جَامِعُ العُلُومِ الظَّاھِرَۃِ وَالبَاطِنَۃِ خَازِنُ الکُنُوزِ البَارِزَۃِ وَالکَامِنَۃِ، نَسَبُہٗ یَنتَھِی اِلَی الفَارُوقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، مِیلَادُہٗ سَنَۃَ اِحدَی وَسَبعِینَ وَتِسعِمَائَۃٍ وَھُوَ فِی صِغرِ سِنِّہٖ حَفِظَ القُرآنَ وَفِی عُمرِ سَبعَۃَ عَشَرَ سَنَۃً فَرَغَ مِن تَحصِیلِ العُلُومِ الدَّرسِیَّۃِ وَاشتَغَلَ بِالتَّدرِیسِ وَالتَّصنِیفِ فَصَنَّفَ فِی تِلکَ الاَیَّامِ رَسَائِلَ لَطِیفَۃً بِاللِّسَانِ العَرَبِیِّ وَالفَارِسِیِّ۔ ثُمَّ ارتَحَلَ مِن سَھرَندَ اِلَی دِھلِی وَاَخَذَ الطَّرِیقَۃَ النَّقشَبَندِیَّۃَ عَنِ الخَوَاجَہ عَبدِ البَاقِی وَاَخَذَ الطَّرِیقَۃَ الچِشتِیَّۃَ عَن اَبِیہِ مَولَانَا الشَّیخِ عَبدِ الاَحَدِ وَالطَّرِیقَۃَ القَادِرِیَّۃَ عَنِ الشَّیخِ سِکَندَرَ عَن جَدِّہٖ کَمَالِ الکَیتَلِیِّ وَلِلخَوَاجَہ عَبدِ البَاقِی فِی حَقِّ المُجَدِّدِ عِنَایَاتٌ عَظِیمَۃٌ وَکَلِمَاتٌ کَرِیمَۃٌ، مِنھَا مَا کَتَبَ فِی اَوَائِلِ مُلَازَمَۃِ المُجَدِّدِ لَہٗ اِلَی بَعضِ الاَکَابِرِ بِالفَارِسِیَّۃِ۔ مَا تَرجَمَتُہٗ ھٰذَا الشَّیخُ اَحمَدُ رَجُلٌ مِن سَھرَندَ کَثِیرُ العِلمِ قَوِیُّ العَمَلِ جَالَسَہُ الفَقِیرُ عِدَّۃَ اَیَّامٍ وَشَاھَدَ عَجَائِبَ کَثِیرَۃً فِی اَوقَاتِہٖ وَیَرَاہُ سَیَصِیرُ شَمسًا یُنَوِّرُ بِھَا العَوَالِمَ ثُمَّ جَلَسَ المُجَدِّدُ عَلَی مَسنَدِ الاِرشَادِ وَالتَّلقِینِ وَمَلَأَ مِن فَیضِہِ السَّمَاوَاتِ وَالاَرضِینَ وَنَشَأَ فِی حِجرِ تَربِیَتِہِ الخُلَفَاءُ الاَجِلَّاءُ، کُلُّ وَاحِدٍ مِنھُم مَرکَزٌ لِدَائِرَۃِ الوِلَایَۃِ وَوَصَلَت سِلسِلَتُہٗ مِنَ الھِندِ اِلَی مَا وَرَاءَ النَّھرِ وَالرُّومِ وَالشَّامِ وَالمَغرِبِ وَلَہٗ مَکتُوبَاتٌ فِی ثَلَاثِ مُجَلَّدَاتٍ ھِیَ حُجَجٌ قَوَاطِعُ عَلَی تَبَحُّرِہٖ وَبَرَاھِینُ سَوَاطِعُ عَلَی بَصِیرَتِہٖ وَسَمِعتُ اَنَّ عَرَّبَھَا بَعضُ العُلَمَاءِ لٰکِن مَا رَاَیتُ المَکتُوبَاتِ المُعَرَّبَۃَ[1]۔ وبعد ازین

---

[1] غالباً در اواخرِ قرن حادی عشر یا اوائل قرن ثانی عشر کسے تعریب مکتوبات شریفہ کردہ بود۔ لیکن آن نسخہ ناپید شدہ و باز در ۱۳۱۶ھ شیخ محمد مراد المنزاوی تعریب مکتوبات شریفہ کردہ در مطبع میریہ، در مکہ مکرمہ طبع کردہ و ہامش را بہ سائل نافعہ و تقریظات و تحریرات علمائے اعلام آراستہ و پیراستہ کردہ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیرَ الجَزَاءِ۔ شیخ منزاوی از مخلصین سید ابو عبداللہ محمد صالح بن عبدالرحمٰن الزواوی است و ایشان خلیفہ حضرت شاہ محمد مظہر عم اصغرِ حضرتِ سیدی الوالد ند چون کہ این کتاب (مکتوبات مُعَرَّبَہ) ناپید شدہ بود۔ پروردگار از اتراک صاحبِ نسبت و مَوَدَّت شیخ حسین حلمی (باقی بر صـ۳۱)

Marfat.com

واقعۂ حبسِ حضرتِ ایشان نوشتہ و باز این دو شعر گفتہ۔

لَقَدْ بَرَعَ الْاَقْرَانَ فِی الْهِنْدِ سَاجِدٌ وَجَدَّدَ فَنَّ الْعِشْقِ یَا لِلْمُغَرِّدِ
فَلَا عَجَبَ اِنْ صَادَهٗ مُتَقَنِّصٌ اَلَمْ تَرَ فِی الْاَسْلَافِ قَیْدَ الْمُجَدِّدِ

و تاریخ وفات حضرت ایشاں را از "رَفِیْعُ الْمَرَاتِب" دریافتہ کہ ۱۰۳۴ھ می باشد، و در احوال ملا محمود الفاروقی صاحب شمس بازغہ۔ نوشتہ "لَا رَیْبَ اَنَّهٗ لَمْ یَظْهَرْ بِالْهِنْدِ مِثْلُ الْفَارُوْقِیَّیْنِ، اَحَدُهُمَا فِی عِلْمِ الْحَقَائِقِ وَهُوَ مَوْلَانَا الشَّیْخُ اَحْمَدُ السَّهْرَنْدِیُّ الْمُتَقَدِّمُ ذِکْرُهٗ وَالثَّانِیْ فِی عُلُوْمِ الْحِکْمَةِ وَالْاَدَبِیَّةِ وَهُوَ الْمُلَّا مَحْمُوْدُ صَاحِبُ التَّرْجُمَةِ۔

و سید صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی در کتاب اَبْجَدُ الْعُلُوْم قدرے از کلام علامہ آزاد بلگرامی نقل کردہ نوشتہ اند۔ "وَمِنْ اِفَادَاتِهٖ اَنَّهٗ اَوْضَحَ الْفَرْقَ بَیْنَ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ وَبَیْنَ وَحْدَةِ الشُّهُوْدِ وَبَیَّنَ اَنَّ وَحْدَةَ الْوُجُوْدِ تَعْتَرِی السَّالِکَ فِی اَثْنَاءِ سُلُوْکِهٖ فَمَنْ تَرَقّٰی مَقَامًا اَعْلٰی مِنْ ذٰلِکَ تَتَجَلّٰی لَهٗ حَقِیْقَةُ الشُّهُوْدِ فَسَدَّ بِذٰلِکَ طَرِیْقَ الْاِلْحَادِ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ کَانَ یَتَسَتَّرُ بِزِیِّ الصُّوْفِیَّةِ۔ ثُمَّ اِنَّهٗ بَاحَثَ الْمُلَاحِدَةَ فِیْ زَمَانِهٖ وَجَادَلَهُمْ بِقَلَمِهٖ وَلِسَانِهٖ وَرَدَّ عَلَی الرَّوَافِضِ وَحَقَّقَ الْفَرْقَ بَیْنَ الْبِدْعَةِ وَالسُّنَّةِ وَاَقْیِسَةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَاسْتِحْسَانَاتِ الْمُتَاَخِّرِیْنَ وَالتَّعَارُفِ عَنِ الْقُرُوْنِ الْمَشْهُوْدِ لَهَا بِالْخَیْرِ وَمَا اَحْدَثَهُ النَّاسُ فِی الْقُرُوْنِ الْمُتَاَخِّرَةِ وَتَعَارَفُوْهُ فِیْمَا بَیْنَهُمْ فَرَدَّ بِذٰلِکَ مَسَائِلَ مِمَّا اسْتَحْسَنَهَا الْمُتَاَخِّرُوْنَ مِنْ فُقَهَاءِ مَذْهَبِهٖ وَکَانَ فَقِیْهًا مَا تُرِیْدِیًّا حَرِیْصًا عَلٰی اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ مُجْتَهِدًا فِیْهِ قَلِیْلَ الْخَطَاءِ فِیْ دَرْکِهٖ وَالْمَسَائِلُ الْمَعْدُوْدَةُ الَّتِیْ شَدَّدَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّکِیْرَ بِهَا عَلَیْهِ فَالصَّوَابُ اَنَّ لَهَا تَاوِیْلًا وَقَدْ شَارَکَهٗ فِیْهَا غَیْرُهٗ مِمَّنْ لَا یُحْصٰی کَثْرَةً، فَلَیْسَ اِذًا یَخُصُّهُ الْاِنْکَارُ۔ (ه)

(باقی از ص۳۰) عشق و رفقائے ایشان را توفیق داد کہ ایشان تصویر عکسی گرفتہ مکتوباتِ معربہ را بار دگر طبع نمودہ اند، عشق خلیفۂ سید عبد الحکیم ارواسی اند و ایشان خلیفۂ سید فہیم ارواسی خلیفۂ سید طٰہٰ ہکاری، خلیفۂ مولانا خالد کردی اند کہ از اجلّ خلفائے حضرت شاہ عبد اللہ غلام علی بودند قدس اللہ اسرارہم، بہ چہار شنبہ پانزدہم شعبان ۱۳۹۱ھ (۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء) از ترکیہ برائے زیارت مقابر حضرات مشائخ کرام قدس اللہ اسرارہم آمدہ بودند و ملاقاتہا با عاجز کردند، شیخ حسین حلمی عشق در کلیۂ عسکری استاد اند بہ سہ شنبہ ۱۲ شعبان ۱۳۹۳ھ (۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء) سہ نفر از تلامیذ ایشان، انور اُورَن، احمد تنجر۔ ابراہیم سرمد آلتن آیار بہ ایمائے ایشان بہ خانقاہ شریف دہلی آمدند و بہ سرہند شریف نیز رفتند و بہ زیارت حضرات کرام مشرف شدند۔ زَادَ اللّٰهُ فِیْ مَحَبَّتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ وَوَفَّقَهُمْ لِخِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔ انور غیر از رشتۂ تلمذ رشتۂ دامادی نیز دارد، حَفِظَهُمُ اللّٰهُ وَسَلَّمَهُمْ۔

Marfat.com

عاجز گوید در احوال مبارکہ ایشان کتابِ ولی کامل خواجہ محمد ہاشم و کتاب شیخ بدر الدین سرہندی از بہترین کتب اند۔ اگر کسے بہ نظرِ انصاف مطالعۂ این دو کتاب کند بروے ظاہر می شود کہ آنچہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ فرمودہ اند، حقیقت واقعہ است کہ در وے ہیچ جائے قیل و قال نیست، لانہٗ نظر بنورِ اللہِ ثُمَّ قَالَ کہ "ایشان از کمّل مرادان و محبوبان اند۔ امروز زیر فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان کسے نیست، بعد از صحابہ و کمّل تابعین و مجتہدین چُون ایشان معدودے چند از اخص الخواص بہ نظر می در آیند"۔ عاجز چند واقعات رامی نویسد تا حقیقتِ حال واضح تر گردد۔

در فصل ششم زبدۃ المقامات نوشتہ کہ از زبان مبارک حضرت ایشان بہ کرات استماع نمودہ کہ فرمودند اگرچہ عمل و کار ما چہ باشد، و ہر چہ بہ ما عطا کردہ اند بہ مَحْض فضل و صِرف کرم می دانیم آما اگر مثلاً امرے بہانۂ کرم باشد آن متابعتِ سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم خواہد بود کہ مدارِ کارِ خود در ایران می دانیم، در روزے در تحریر معارف بودند ناگاہ بہ سرعت بہ متوضا رفتہ بودند و باز بہ سرعت برآمدند۔ ابریقِ آب طلبیدہ ناخنِ ابہامِ یسار را شستہ باز بہ خلا در آمدند۔ چون فارغ شدہ برآمدند فرمودند نقطہ سیاہی بر پشتِ ناخن یافتم کہ از اسباب کتابت حروف قرآنی است، لہذا آنجا نشستن را لائق نہ دیدم۔ و وقتے مولانا صالح ختلانی را امر نمودند کہ چند قرنفل از خریطہ برآوردہ حاضر کن و بے شش قرنفل حاضر ساخت، در عتاب رفتہ فرمودند، اینک صوفی ما، آن قدر نہ شنیدہ کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ۔ رعایت وتر از مستحبات است، مستحب را مردم چہ دانستہ اند مستحب دوست داشتۂ اوست سبحانہ و تعالیٰ۔ اگر دنیا و آخرت را بہ یک عملے کہ دوست داشتۂ حق عز و جل باشد بدہند ہیچ نہ دادہ باشند، و میفرمودند کہ از علمائے دین احکام شرع متین را تحقیق می کردہ باشند کہ کدام مُفْتَیٰ بہ است و کدام مسنون و معمول و کدام بدعت و مردود کہ زمانہ از عہد آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بس دور افتادہ و فاسد شدہ ظلماتِ بدع و فجور شمول یافتہ درین ظلمات جز بہ چراغ سنتِ سنیہ راہ نجات نہ توان یافت، و فرمودند غیر از متابعت سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات ہیچ چیز منظور نیست و ہیچ فضیلت را بہ متابعت عدیل نہ می انداز دو فرمودند ہزار احیای لیالی را بہ نیم متابعت نہ خریم، عشرۂ اخیرۂ ماہ رمضان را اعتکاف نشستیم یاران را جمع کردہ گفتیم کہ غیر از متابعت نیت نہ کنید کہ تبتل و انقطاع ما چہ خواہد بود۔ صد گرفتاری بہ حصول متابعت قبول داریم اما ہزار تبتل و انقطاع بے توسلِ متابعت قبول نہ داریم و فرمودند مردم ہوسِ ریاضتہا و مجاہدہا می نمایند و ہیچ ریاضت و مجاہدہ برابر رعایت آداب نماز نیست لاسیّما نمازہائے فرض، و میفرمودند احوال تابع شریعت است نہ شریعت تابع احوال، کہ شریعت قطعی است بہ وحی ثابت شدہ و احوال ظنی است از کشف و

Marfat.com

الہام ثابت گشتہ، شیخ بدرالدین در حضرت خامسہ نوشتہ اند کہ طلبۂ علم را تحریص و ترغیب بر علم می نمودند و تحصیلِ علم را بر سلوکِ طریقۂ صوفیہ تقدیم می دادند، این حقیر را در ایام عنفوان جوانی اکثر اوقات از استبلائے حال ذوق خواندن نہ می شد بہ مہربانی تمام می فرمودند کہ سبق بیار و بخوان کہ صوفی جاہل مسخرۂ شیطان است، و در حضرت سادسہ نوشتہ اند، روزے حضرت ایشان بہ جہت تقاضائے حاجت بہ مستراح در آمدند، دیدند کہ در آں جا کاسۂ ناتمام از سفالین است کہ کُنّاس بہ آن نجاسات برمی داشت و اسم اللہ بر اں نقش کردہ اند و ملوّث بہ قاذورات شدہ، آنحضرت کاسہ را بہ دست خود گرفتہ از آنجا برآمدند و خادم را فرمودند کہ آفتابہ بہ آب بیار، آوردہ آن کاسہ را بہ دست خود از قاذورات پاک ساختند ہر چند خدام التماس نمودند کہ ما آن را پاک کنیم قبول نہ فرمودند، بعد از پاک کردن آن را بر طاق بلند بہ جائے سفید پیچیدہ بہ تعظیم تمام نگاہ داشتند و ہر گاہ می خواستند کہ آب بیاشامند در ہمان کاسہ می آشامیدند و در فصل ششم زبدۃ المقامات نوشتہ است، شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ را بس بزرگ می دانستند و نیک یاد می کردند و می گفتند باوجود این محبت کہ مرا بہ شیخ است قدس سرہٗ بعضے علومِ کشفی شیخ را نہ می پسندم و حق بر خلاف آن معلوم می شود امّا چون این خطا خطائے کشفی است از مواخذہ دور است مانند خطائے اجتہادی الخ و حضرت ایشان قدس سرہ در مکتوب ۳۶ از دفتر اول نوشتہ اند شریعت متکفلِ جمیعِ سعاداتِ دنیویہ و اخرویہ آمد و مطلبے نہ ماند کہ بہ ماورائے شریعت در آں مطلب احتیاج افتد، طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بہ آن ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیلِ جزوِ ثالث کہ اخلاص است، پس مقصود از تحصیل آن ہر دو تکمیلِ شریعت است نہ امرِ دیگر ورائے شریعت۔ الخ و در مکتوب ۱۱۲ از دفتر اول نوشتہ اند۔ احوال و مواجید کہ بے تحقّق بہ حقیقت معتقدات این فرقۂ ناجیہ میسّر شود جز استدراج ہیچ نہ می دانیم و جز خرابی ہیچ نہ می انگاریم۔ الخ

عاجز چند اقوال را نقل کردہ کہ بہ منزلۂ غرفۂ از بحرِ بے کنار است۔ عشقے کہ بہ شریعتِ مطہرہ و سنتِ مبارکہ ایشان را بود شاید کم کسے دیگر این گونہ عشق داشتہ باشد و بصیرتے کہ حق تعالیٰ در طریقت و حقیقت بہ ایشان عطا کردہ بود بیانش چہ کردہ آید، این عاجز در کتاب مرآت الجنان از امام یافعی و در نفحات الانس از عارفِ جامی و در شذرات الذہب از ابن عمادِ حنبلی واقعۂ شیخینِ جلیلین حضرت شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی۔ دیدہ است کہ اتفاقاً ملاقات این دو اولیائے پروردگار باہم شد۔ ہر یک از ایں ہر دو بزرگوار نظرے در دیگرے کرد و بدون تکلّم بہ راہ خود روان گشت۔ فیما بعد کسے از شیخ اکبر حالِ شیخ شہابُ الدین پرسید۔ حضرت ایشاں فرمودند۔ رَجُلٌ مَمْلُوٌّ مِنْ فَرْقِہٖ اِلٰی قَدَمِہٖ مِنَ السُّنَّۃِ۔ یعنی مردے است کہ از سر تا قدم پُر بہ سُنّتِ مُطہّرہ است۔ و باز از شیخ شہاب الدین حال

Marfat.com

شیخ اکبر پرسید۔ حضرت ایشان فرمودند۔ هُوَ بَحْرُ الْحَقَائِقِ۔ کہ وے دریائے بے کنارِ حقائق است، این عاجز چُون احوالِ مبارکہ و رسائل و مکتوبات شریفہ حضرتِ مجدد قدس سرہٗ را مطالعہ می کند حضرت ایشان را جامع این ہر دو وصف می یابد۔ سَرمَستِ بادۂ احمدیہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی گفتہ و چہادُرَرِ غُرَر سفتہ، بَلْ اَنْطَقَهُ اللّٰهُ بِالْحَقِّ۔

زہر یک نقطہ اش چُون نافہ تر — شمیمِ وصلِ جانان می زند سر
ولے آن کز بُرُودَت در زکام است — چہ داند نافہ اش گر در مشام است
سرایم مدح آن سیّاحِ غوّاص — کنم خورشید را چُون ذرّہ رقّاص
مَہین فرزندِ فاروق است چُون آب — کنون نطق از زبانِ او کند رَبُ
سراپا نسخۂ اخلاق فاروق — ز بہرِ منقصت تریاقِ فاروق
چراغِ نقشبندِ ہفت محفل — نگاہش نقشِ بندِ غیر از دِل

مراد از ہفت محفل طرق سبعہ ہم می توان شد کہ حضرت ایشان دران منسلک بودہ اند۔ وہی النقشبندیۃ والقادریۃ والچشتیۃ والسہروردیۃ والکبرویۃ والمداریۃ والقلندریۃ، وممکن است مراد از ہفت کثرتِ زائدہ بود، چہ عند العرب عددِ سَبْعَہ جمع الجمعین است جمعِ طاق عَدَدِ سہ است و جمعِ زوج عَدَدِ چہار۔ وسبعہ جامع ہر دو جمع است، لہذا دال بر کثرتِ زائد می باشد وکَذٰلِكَ السَّبْعِيْنَ وَالسَّبْعِمِائَةَ ——— پروردگار جل شانہ وعم احسانہ حضرت ایشان را برائے تابانی شریعتِ مطہّرہ و برائے تصفیہ و تزکیہ طریقہ صوفیہ صافیہ ظاہر کردہ بود، وحضرت ایشان قلباً ولساناً وقلماً مصروف این کار بودہ اند وحق تعالیٰ از اطراف واکنافِ عالم قلوب عباد را بسوئے دار الارشاد سرہند متوجہ کرد۔ شاعرے گفتہ۔

سرہند مگو کہ رشکِ طور است — خار و خسِ او ہمہ ز نور است

و دیگرے گفتہ۔

سرہند مگو کہ رشکِ چین است — خلدے است بریں کہ بر زمین است

حضرت ایشان قدس سرہٗ بہ برادر خوردِ خود شیخ مودود رحمہ اللہ در مکتوب ۲۲۶ از دفتر اول نوشتہ اند۔ اے برادر مردم از اطراف وجوانب ترک اسباب دنیوی نمودہ در رنگِ مور و ملخ می ریزند و شما قدرِ دولتِ خانگی را نا شناختہ در مطلبِ دنیائے دَنِیّہ بہ ذوق می دوید و بہ شوق خواہان حصول آیند۔ اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ حدیث نبوی است عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ

Marfat.com

اَکْمَلُھَا۔ اے برادر این نوع اجتماع اہل اللہ واین قسم جَمْعِیَّت لِلّٰہِ وَفِی اللّٰہِ کہ امروز در سرہند میسّر است اگر گردِ عالم گردید معلوم نیست کہ عُشرِ عَشِیرِ این دولت پیدا آرید وشمہِ ازین ماجرا حاصل کنید، شما این چنین دولت را مفت از دست دادید واز جواہر نفیس بہ جوز و مویز در رنگ طفلان اکتفا نمودید ع

شرمت باد اہزار شرمت باد ۱۰الخ

حضرت ایشان در سرہند شریف مشغول کار و علمائے سُوء واعدائے دین مصروفِ دسائس و آزار، این گروہِ باطن سقیم نزد جہانگیر شکایتہا بردند، چنانچہ جہانگیر حضرت ایشان را بہ ۲۲ خورداد سنہ ۱۴ جلوس کہ مطابق ۹ جمادی الآخرہ سنہ ۱۰۲۸ھ و ۲۲ ماہ مئی سنہ ۱۶۱۹ء می باشد در حضور خود طلب کرد و بہ ایشان گفت، شنیدہ ایم کہ شما نوشتہ اید کہ مرتبۂ من از مرتبۂ صدیقِ اکبر افضل است، حضرت ایشان بادشاہ را از حقیقت امر آگاہ کردند، شیخ بدرالدین در حضرت سابعہ از حضرات القدس نوشتہ اند۔ "سلطان بدین جواب از سرِ عتاب درگزشت، درین اثنا مردے دور از خداشناسی بہ سلطان گفت کہ دیدید تکبر این شیخ را کہ بہ شما کہ ظل اللہ و خلیفۂ او تعالیٰ اید سجدہ نہ کرد بلکہ تواضع بہ رسمے کہ بایک دیگر می کنند ہم بجا نیاورد، سلطان ازین سخن بشورید و حکم بہ قید گوالیار نمود۔" مفتی غلام سرور فرزند غلام محمد بن رحیم اللہ القریشی الاَسَدِی الہاشمی لاہوری در کتاب خزینۃ الاصفیا کہ در سنہ ۱۲۸۰ھ تالیف شدہ نوشتہ اند "چون در عہد بادشاہ نورالدین جہانگیر بہ دربار شاہی بہ سبب اختیار نور جہان بیگم مردمان اہل مذہب رافضہ را بسیار دخل بود و حضرت مجدّد در ردِّ عقائدِ این طائفہ رسالہ ہا و کتابہا تصنیف کردہ بود و این قوم دشمنانِ جانی آن امام رَبّانی بودند فرصتِ وقت غنیمت دانستہ این مکتوب را بہ نظر بادشاہ گزرانیدند" و باز قِصّۂ مکالمۂ حضرت ایشان با بادشاہ نوشتہ و باز تحریر کردہ "حضرت مجدّد بادشاہ را بہ این چنین دلائل و براہین تسلّی داد۔ بادشاہ از سرِ عتاب درگزشت و بہ اکرام رخصت فرمود۔ بہ وقوع این واردات حضرات شیعہ دانستند کہ کار بہ مطلب ایشان نہ شد بعد چندے موقع وقت دریافتہ بہ عرضے بادشاہ رسانیدند کہ شیخ احمد جماعتے کثیر بہم رسانیدہ و ہزار در ہزار مریدان جان نثار نزد وے جمع اند و نزدیک است کہ فتنہ برانگیزد و بر مملکت شاہی دست تصرف دراز کند و بادشاہ را برین آوردند کہ شاہان را سجدۂ تحیّت جائز است و اگر شیخ احمد ہم در حضور شاہی حاضر شدہ سجدۂ تحیّت ادا نماید مخالف نیست پس بادشاہ باز شیخ را نزد خود خواند و سجدۂ تحیّت خواست" و شیخ بدرالدین در حضرت سابعہ نوشتہ "و قبل ازین شاہزادۂ دین پناہ شاہجہان کہ با ایشان را اخلاصِ تمام داشت عَلّامی فہّامی افضل خان و خواجہ عبدالرحمٰن مفتی را با کتبِ فقہ پیش ایشان فرستادہ بود کہ سجدۂ تحیّت برائے سلاطین آمدہ است اگر شما سجدہ کنید ہیچ گزندے از پادشاہ بہ شما نہ خواہد رسید من ضامن و

Marfat.com

متعہّدی شوم۔ ایشان فرمودند کہ این رخصت است عزیمت آن است کہ غیر حق را سجدہ نہ کنند۔"
مفتی غلام سرور نوشتہ "چون شیخ مرتکب این امر نہ شد (یعنی سجدہ نہ کرد) معاندان سر بہ شورش برداشتند
و بر مضمون مکتوب کہ سابق ذکر کردہ شدہ بود دیگر مضامین مکاتیب کہ فہم ظاہر بینان بہ آن نہ می رسد
اعتراضہا بہ وقوع آوردند خصوصاً مولوی عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ہم درین بحث مکتوبہا نوشت و
جوابہائے شافی یافت پس ہمہ علماء بہ خاطرداری امرائے دربار فتویٰ بر قتل شیخ نوشتند و بادشاہ آن جناب را
در محبس حبس نمود و حضرت شیخ تا دو سال در حبس بماند۔"

عاجز گوید جہانگیر حضرت ایشاں را بہ ۲۲ ماہ خورداد سنہ ۱۴ جلوس حبس کردہ و بہ ۲۱ خورداد سنہ ۱۵ جلوس
از حبس خلاص کردہ، کمافی تزک جہانگیری۔ پس مدت حبس یک سال می باشد۔

نزد عاجز نسخہ از سفینۃ الاولیا است کہ در سنہ ۱۱۰۶ھ تحریر شدہ، در آن نوشتہ است۔ شیخ احمد
کابلی قدس اللہ سرہ از اولاد امیر المومنین عمر فاروق اند۔ در سرہند سکونت ورزیدند۔ مرید حضرت خواجہ
باقی اند در سلسلۂ نقشبندیہ و از مشائخ قادریہ و چشتیہ نیز اجازت ارشاد دارند و صاحب ریاضت و مجاہدت
بودہ اند۔ در اواخر حال بعضے بر شیخ تہمت کردہ اند کہ می گوید مرتبۂ من زیادہ است از مراتب خلفائے راشدین
رضی اللہ عنہم اما این محض بہتان و افترائے مخالفان است بر شیخ، چرا کہ این فقیر خود شنیدہ از سیادت و
نقابت پناہ فضائل و کمالات دستگاہ افضلِ فضلائے عصر علامی فہامی استادی میرک شیخ بن شیخ
فصیح الدین می فرمودند کہ وقتے ما را بہ سرہند عبور افتاد و ملاقات شیخ احمد روئے داد۔ در اثنائے ملاقات بہ خاطر
گزشت کہ اگر شیخ را بہ خداشناسی است این سہ چیز کہ در دل من گزرانیدہ ام می باید کہ این ہر سہ امر بہ
فعل آید پس آنچہ مردم از ایشان بیان می کنند محض دروغ و افترا است۔ آن ہر سہ سوال کہ در خاطر آخوند
گزشتہ بود شیخ بعینہ جواب دادند و بہ عمل آوردند۔ حضرت آخوند بہ شیخ مذکور معتقد شدند و فقیر را از فرمودۂ
ایشان یقین شد کہ شیخ احمد سرہندی صاحب حال بودند۔ وفات ایشان در سال یک ہزار و سی و چہار
ہجری بودہ و قبر در سرہند است۔ انتہی۔

در نسخۂ سفینۃ الاولیاء کہ در سنہ ۱۸۷۲ء در مطبع منشی نول کشور طبع شدہ۔ بیان این واقعہ قدرے
بہ تفصیل اندراج یافتہ۔ "در اثنائے ملاقات بہ خاطر گزشت کہ اگر شیخ را کرامتے است باید کہ مردم آنچہ
از ایشان بیان می کنند خاطر نشان من سازند۔ و دیگر آن کہ شنیدہ بودم کہ خواجہ باقی کہ پیرِ ایشان است
بے اجازت مولانا خواجگی مرید می گرفتند۔ و دیگر آن کہ بہ خواجہ محمود چہ اعتقاد دارند، چون ساعتے پیش شیخ
نشستم جزوے کہ از زیر مسند خود بہ من دادند کہ مطالعہ نمایند۔ چون آن را تمام بدیدم، بہ من گفتند، از ین

چیزے ظاہر می شود، گفتم ازین خود ہیچ ظاہر نہ می شود و آنچہ درین جا است درست است، گفتند پس بدانید کہ آنچہ از ما واقع شدہ ہمین است و باقی افترا است، و باز بعد از ساعتے گفتند کہ روزے خواجہ خاوند محمود بہ اینجا آمدہ بودند گفتند کہ خواجہ باقی اجازتِ صریح از پیر خود ندارد، بہ جہت آن کہ روزے مولانا خواجگی امکنگی خربزہ میخوردند و قاچ قاچ را خود بریدہ بہ دست حاضران و مریدان می دادند و بہ خواجہ باقی نہ دادند، اصحاب گفتند کہ خواجہ نیز حاضر اند، مولانا خواجگی امکنگی فرمودند ما خربوزہ بہ او درست دادیم، خواجہ باقی ازین استنباط کردند کہ مرا اجازت ارشاد دادند من گفتم این چنین نیست چرا کہ ما ہرگز این چنین سخنے از پیر خود و از دیگر مردم نہ شنیدہ ایم، بلکہ خواجہ باقی اِبا می کردند کہ این کار زدستِ من نہ می آید و این بار را من نہ می توانم برداشت و مولانا خواجگی می فرمودند کہ ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد و درین اثنا چندے از ریش سفیدان نیز گفتہ اند کہ ما دران مجلس حاضر بودیم کہ مولانا خواجگی اجازت ارشاد بہ خواجہ باقی دادند، خواجہ خاوند محمود گفتند، پس ما غلط شنیدہ بودیم، و بعد ازان شیخ احمد فرمودند کہ آنچہ از مریدان خواجہ خاوند محمود بہ ایشان اعتقاد دارند خواجہ آن چنان نیستند و من آن اعتقاد بہ خواجہ نہ دارم"۔

علامہ میرک شیخ کہ از اکابر فضلائے روزگار بودہ صفائے حضرت ایشان را دیدہ مخلص و معتقد حضرت ایشان شدند و فرمودند۔ آنچہ مردم از ایشان بیان می کنند محض دروغ و افترا است۔

علامہ آزاد بلگرامی نوشتہ اند۔ ثم اخرجہ السلطان عن السجن بشرط ان یقیم فی عسکرہ دید و رمعہ فاقام الشیخ قدس سرہٗ فی العسکر ثم رخصہ السلطان والعود احمد الی سہرند و عطرھا و اھالیھا بعرف الرّند"۔ یعنی بادشاہ حضرت ایشان را از حبس بہ این شرط کشید کہ اقامت ایشان در عسکر باشد، ہر جائیکہ عسکر رود ایشان ہمراہ عسکر روند، و پس بادشاہ ایشان را مرخص کرد۔ عودت ایشان بہ سہرند احمد بودہ چہ مشام جانِ سہرند، و اہالی سہرند از نفحات بوے خوشِ عود و رند مُعطر گردید۔ اَیْ بِالنَّفَحَاتِ الرَّحْمَانِیَّۃِ وَبِالنَّسَمَاتِ الرَّبَّانِیَّۃِ اَحْیَی الْبِلَادَ وَاَھَالِیَھَا۔

از عبارت علامہ آزاد ظاہر است کہ حضرت ایشان اگر از حبس گوالیار برآمدند اما آزاد و خود مختار نہ بودند بلکہ زیر رقابت بودند حضرت ایشان در مکتوب ۲، از دفتر سوم بیان این حقیقت فرمودہ اند۔ نوشتہ اند صحیفۂ شریفہ و ملاطفۂ منیفہ کہ از روے کرم و شفقت نامزد این فقیر ساختہ بودند بہ مطالعۂ آن مشرف گشت، لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بہ صحت و عافیت اند و از تفقد احوال دوستان دور اُفتادہ فارغ نیستند، احوال و اوضاع فقرائے این حدود مستوجب حمد است کہ در عین بلا عافیت است و در مَظانِّ تفرقہ جمعیت، فرزندان و دوستان کہ ہمراہ اند، اوقات شان بہ جمعیّت است و احوال ایشان در

Marfat.com

ترقی و تزاید، عسکر در حق ایشان خانقاہ مشخص است کہ در عین تلونیاتِ لشکریان تمکین نصیبِ شان است و در عینِ گرفتاریہائے شتّی کہ از لوازم این موطن است گرفتار یک مطلب اند، نہ کسے را با ایشان کارے و نہ ایشان را از کسے بارے، مع ذلک مسلوب الاختیار اند، و بہ لوازم حبس و قید گرفتار، عجب حبسے است کہ رہائی را در عوضِ آن بہ جوے نہ خرند و طرفہ قیدے است کہ اطلاق را ازان جا بہ پشیزے (ای دانگے) نہ ستانند۔ الحمدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہ والمنّۃُ عَلٰی ذٰلِکَ وَعَلٰی جَمِیعِ نِعَمِہِ العِظَامِ"۔ الخ حضرت ایشان درین مکتوب بہ صراحت بیانِ حبس و قید کردہ اند۔ فَالصَّوَابُ مَاقَالَہُ السَّیِّدُ البَلگرامیُ۔ و مدتِ این حبس کمتر از چہار سال نہ بودہ، جہانگیر بہ ۱۹ رجب سنہ ۱۰۳۲ھ کہ نہم ماہ خورداد بودہ بہ اجمیر رسیدہ بود۔ خواجہ محمد ہاشم در فصل نہم نوشتہ "در سال ہزار و سی و دوم در بلدۂ اجمیر فرمودند کہ آثار قرب انتقال ظاہر می شود"۔ و در فصل دہم در احوال حضرت خواجہ محمد معصوم آن مکالمہ را نقل کردہ کہ مابین حضرت مجدد و حضرت محمد معصوم قدس اللہ اسرارہما بودہ و نوشتہ "چہ این گفتگو در عشرۂ اولیٰ ذی الحجہ سنہ یک ہزار و سی و دو بود و ارتحال آن ہادیٔ کمال بہ بیست و ہشتم صفر سنہ یک ہزار و سی و چہار بودہ"۔ و شیخ بدرُالدین در حضرت تاسعہ از حضرات القدس در بیان کرامت ۸۵ نوشتہ "بعد ازان بہ وطن مالوف رسیدند و برائے خود خلوت خانۂ جدا مقرر کردند و دران خلوت می بودند تا آنکہ در مُدّتِ قلیلہ رحلتِ آخرت فرمودند"۔ نزد این عاجز امتدادِ این مدتِ قلیلہ بیشتر از سالے ہرگز نہ بودہ، بلکہ مظنّہ آن است کہ این مدت کمتر از سالے بودہ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

از عبارت خزینۃ الاصفیا ظاہر است کہ ہمہ علماء بہ خاطرداری امرائے دربار فتویٰ بر قتلِ حضرت ایشان دادہ بودند و شیخ عبدالحق دہلوی ہم درین بحث مکتوبہا نوشتہ و جوابہائے شافی یافتہ۔ اگر علماء سُوء برائے قتل کردنِ ایشان سعیہا کردہ اند جائے تعجب نیست فَاِنَّہُمْ مِثْلُ کَبِیرِ الحَدَّادِ یَحْرِقُ بَیْتَکَ اَوْ ثَوْبَکَ اَوْ تَجِدُ مِنْہُ رِیحًا خَبِیثَۃً۔ البتہ عجب از جناب شیخ است کہ از اقوال گروہ باطن سقیم متاثر شدہ اعتراضاتِ واہیہ بر حضرت مجدد قدس سرہ کردند و برائے کور باطنان مزید اسباب شقاوت فراہم آوردند۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ در اواخر ایامِ خود بہ خواجہ حسام الدین مکتوبے نوشتہ اند کہ در دفتر سوم مکتوب ۱۲۱ است۔ درین مکتوب مبارک تحریر فرمودند۔

گر عشق نہ بودے و غم عشق نہ بودے　　چندین سخن نغز کہ گفتے کہ شنودے

صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول "قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیٍّ"۔ را کہ از حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ صادر شدہ است بر بقیۂ سکر محمول داشتہ است مرادش قصورِ این قول نیست کَمَا تَوَھَّمَ کہ آن عینِ محمدت اوست بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدور این قسم سخن کہ منبی از مباہات و افتخار

Marfat.com

است بے بقیۂ سکر کائن نیست کہ در صحوِ خالص بہ امثال این سخنان تکلم نمودن دشوار است این فقیر کہ این ہمہ دفاتر در بیان علوم و اسرار این طائفۂ علیہ نوشتہ است ظاہراً بہ خاطر شما قرار یافتہ است کہ از روے صحوِ خالص نوشتہ است بے مزج سُکر، حاشا و کلاّ، کہ آن حرام و منکر است و گزاف و سخن بافی است، سخن بافان کہ بہ صحوِ خالص متصف اند بسیار اند چرا این قسم سخنان نہ بافند و دلہائے مردم را از جا نہ برند ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

مخدوما این قسم سخنان کہ مبنی از افشائے اسرار باشد و از ظاہر مصروف بود در ہر وقتے از مشائخ طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم بہ ظہور آمدہ است و عادت مستمرۂ این بزرگواران گشتہ، امرے نیست کہ فقیر آن را ابتدا کردہ باشد و اختراع نمودہ، لَیْسَ ھٰذَا اَوَّلَ قَارُوْرَۃٍ کُسِرَتْ فِی الْاِسْلَامِ۔ پس این ہمہ شور و غوغا چیست، اگر لفظے صادر شدہ است کہ ظاہرش مطابقت بہ علوم شرعیہ نہ دارد آن را بہ اندک توجہ از ظاہر صرف نمودہ مطابق باید ساخت و مسلمانے را متہم نہ باید کرد۔ اشاعتِ فاحشہ و تفضیح فاسق ہرگاہ در شریعت حرام و منکر باشد تفضیح مسلمانے بہ مجرد اشتباہ چہ مناسب بود و شہر بہ شہر بہ آن منادی کردن کدام تدیّن باشد طریق مسلمانی و مہربانی آن است کہ کلمۂ کہ ظاہرش مخالفِ علوم شرعیہ است اگر از شخصے ظاہر شود باید دید کہ قائل آن کیست اگر ملحد و زندیق بود در ردِّ آن باید کرد و در اصلاح آن نہ باید کوشید، و اگر قائل آن کلمہ از مسلمانان بود و ایمانے بہ خدا و رسول داشتہ باشد در اصلاحِ سخن او باید کوشید و محملِ صحیح از برائے آن پیدا باید نمود یا از آن قائل حلِ آن باید طلبید، و اگر در حلّ آن عاجز آید نصیحتش باید کرد و امر معروف و نہی منکر بہ رفق اولیٰ است کہ بہ اجابت نزدیک است، و اگر مقصود اجابت نہ باشد و تفضیح مطلوب بود امرِ دیگر است، اللہ تعالیٰ توفیق دہاد۔ و عجب تر آن کہ از مکتوب شریف مفہوم می شود کہ بعد از استماع کتابت فقیر از ان عزیز اشتباہے و انحراف در ملازمانِ شما نیز طاری شدہ بود، مانا کہ انعکاسی باشد، بایستے کہ مظان اشتباہ را ایشان خود حل می کردند و بریں فقیر نہ می انداختند و تسکین فتنہ می فرمودند، از یاران چہ گلہ نماید کہ بعضے از ایشان با وجودِ قدرت دفعِ اشتباہ خود را معاف داشتند و سکوت ورزیدند ع ما زیاران چشم یاری داشتیم۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا، وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔ اھ۔ سبحان اللہ چہ مکتوب مبارک پُر از مودّت و اخلاص است چسان طریقۂ مسلمانی را بیان فرمودہ اند کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ و چہ نصیحتہا فرمودہ اند کہ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ۔ این مکتوب مبارک را شیخ عبد الحق مطالعہ نمودہ، می بایست کہ در حدّتِ و جفائے ایشان تخفیفے پیدا شدے و جواب "ما زیاں اِن چشم یاری داشتیم" را بہ "ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" دادے لیکن آنجا مزید شدت پیدا شد و حساب

Marfat.com

شیخ مکتوبے از بس طویل بہ حضرت مجدد قدس سرہ نوشت، ازین مکتوب طولانی ظاہر می شود کہ اعتراضات جناب شیخ از ایام حیاتِ حضرت خواجہ قدس سرہ شروع شدہ و بر مکتوبے کہ بہ خواجہ حسام الدین احمد نوشتہ شدہ انجام یافتہ یعنی از ۱۰۰۸ھ تا ۱۰۳۲ھ، غلام معین الدین در کتاب "معارج الولایت" مکتوب شیخ را نقل نمودہ و خلیق احمد نظامی در تالیف خود "حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی" از صفحہ ۳۱۲ تا آخر صفحہ ۳۴۴ آن را نقل نمودہ۔ عاجز این مکتوب را مطالعہ کردہ۔ اعتراضات جناب شیخ از تدبر و تفکر معریٰ می نمایند۔ عاجز دو اعتراض ایشان نقل می کند یکے از ابتدائے مکتوب و دیگرے از انتہا، تا قدر و قیمت اعتراضات ظاہر شود۔

اعتراض اول۔ بعد ازان کہ در خدمت خواجہ محمد باقی افتادند و از صحبت شریف ایشان استفادہ این نسبت کردند رو بہ ترقی نہادند در حیات و بعد از وفات ایشان از حالات و کمالات خود خبر دادن گرفتند زیادہ از حصر و قیاس"۔ الخ

اعتراض آخر "در آخر سکر را بہانہ ساختہ اند کہ منتہی گردیدند و بے قید یہا نمودند، چہ چیزہا بر سرِ ایشان گزشتہ و ہنوز زبانہا بہ طعن و تشنیع ایشان دراز است، و قول شریف "وَلَيْسَ هٰذَا أَوَّلَ قَارُورَةٍ كُسِرَتْ فِي الْإِسْلَامِ" عجب واقع شدہ است در اعتراف بہ شناعتِ آن کافی است و شیشہ شکستہ چون باز بہم نہ می آید۔ وَكَذٰلِكَ لَا يَلْتَئِمُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ و آیہ کریمہ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ"، و حدیث شریف، كُفَّ هٰذَا يعنی اللِّسَانَ درین باب کافی است وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

عجب است جناب شیخ بر عریضہ یازدہم ایرادہا گرفتہ و فکر نہ کردہ کہ اگر در عریضہ مرید پاک نہاد صاحب استعداد جائے قیل و قال بودے حضرت پیر روشن ضمیر آگاہ کردے۔ از رضائے خواجہ ظاہر است کہ در عریضہ مبارکہ ہیچ عیب نیست۔ حضرت ایشاں بیانِ کمالات کردند زیرا کہ حق تعالیٰ فرمودہ است۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ و قاضی ثناء اللہ نوشتہ۔ در حدیث آمدہ "اَلتَّحَدُّثُ بِالنِّعْمَةِ شُكْرٌ"۔ و جناب شیخ تحدیث بالنعمہ را خوش نہ داشتہ۔ زیرا کہ ایشان را ازانِ نعم خبرے نہ بودہ و نہ این گونہ معارف را بیانے از نظرشان گزشتہ۔ واللہ اعلم کہ جناب شیخ نسبت بہ حضرت محمد صادق قدس سرہٗ چہ خیال داشتہ باشند کہ بہ عمر نہ سالگی حضرت خواجہ قدس سرہ ہموارہ ایشان را طلب داشتہ از امورِ کونیہ غیبیہ می پرسیدند و ایشان از روئے کشفِ خود جواب می دادند۔ یقیناً این احوال برائے ظاہر بینان مقامِ صد حیرت است اما اہل بصیرت می دانند کہ فوق کل ذی علمٍ علیم۔

فَإِذَا كُنْتَ فِي الْمَدَارِجِ غِرًّا ثُمَّ أَبْصَرْتَ حَاذِقًا لَا تُمَارِ
لَا تَكُنْ مُنْكِرًا فَثَمَّ أُمُورٌ لِطِوَالِ الرِّجَالِ لَا لِلْقِصَارِ

Marfat.com

فَاذَا لَمْ تَرَ الْهِلَالَ فَسَلِّمْ لِاُنَاسٍ رَأَوْهُ بِالْاَبْصَارِ

جناب مجدد قدس سرہٗ در آخر مکتوب نوشتہ اند "فقیر کہ این ہمہ دفاتر در بیان علوم و اسرار این طائفہ علیہ نوشتہ است ظاہراً بہ خاطرِ شما قرار یافتہ است کہ از روئے صحو خالص نوشتہ است بے مزج سکر۔ حاشا و کلا کہ آن حرام و منکر است و گزاف و سخن بافی" الخ۔ شیخ بر این قول نوشتہ است "در آخر سکر را بہانہ ساختہ اند" وقتیکہ شیخ این الفاظ می نوشت۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ را فراموش کردہ بود۔ سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ محبوب و فرزندِ محبوبِ خود ارشاد فرمودہ۔ اَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهٗ۔ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ۔ قَالَ اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰی تَعْلَمَ قَالَهَا اَمْ لَا، فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ اَسْلَمْتُ یَوْمَئِذٍ۔ یعنی حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ در میدانِ قتال شخصے را کہ چون تیغ بے نیام دید و کلمہ خواند قتل نمود و در بارگاہ رسالت عرض کرد کہ وے از خوف سلاح کلمہ خواندہ بود۔ آنحضرت فرمودند چرا دلش را چاک کردہ نہ دیدی کہ وے از وجہ خوف گفتہ یا نہ۔ و آنحضرت این قول را آن قدر تکرار کردند کہ حضرت اُسامہ تمنا کرد کاش امروز مسلمان می شدم" از روے این ارشاد مبارک شیخ را می بایست کہ قلب مبارک حضرت مجدد را شق کردہ می دید کہ آیا از روے بہانہ این قول نوشتہ اند یا از روئے حقیقت۔ و شیخ گفتہ۔ و قولِ شریف وَلَیْسَ هٰذَا اَوَّلَ قَارُوْرَةٍ کُسِرَتْ فِی الْاِسْلَامِ عجب واقع شدہ است۔ الخ۔ قول حضرت الیشان قدس سرہ عجب واقع نہ شدہ بلکہ قولِ جناب شیخ عجب واقع شدہ، فکر نہ کردہ کہ مَا مِنْ عَامٍّ اِلَّا وَقَدْ خُصِّصَ این جا نیز تخصیص است کہ از ارباب بصیرت پوشیدہ نیست وَذٰلِكَ وَلَیْسَ هٰذَا اَوَّلَ قَارُوْرَةٍ کُسِرَتْ فِی الْاِسْلَامِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ بہ امر الٰہی صدہا قوارير مکنونہ را شکستہ اسرار و معارف ربانیہ برآوردہ بر صفحات قلوب و اوراقِ کُتُب ثبت نمودہ کہ برائے اہلِ قلوب از اسباب تقویت قلوب و تسکین جنان شدہ۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی در رسالہ احقاق الحق نوشتہ اند "علمائے ظاہر این بزرگواران را مثل خود دانستہ و در خوردن و آشامیدن شریکِ حالِ خود شناختہ و از باطن شان عمی و رزیدہ بر اعاظمِ اولیاء کلام شان نافہمیدہ سخن چینی نمودند و از دریافت فضائلِ شان محروم ماندند چنانچہ بر کلام امام العارفین۔ (در شش سطور القاب و اسم مبارک حضرت مجدد نوشتہ) اکثر اعتراضات نوشتہ و بہ خلق اللہ ضرر عظیم اخروی رسانیدہ کہ ہر کہ آن اعتراضات را می بیند از جناب حضرت الیشان بغض پیدا می کند و در ضلالتِ ابدی گرفتار می ماند اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔ از برائے آنکہ اِمَاطَةِ اَذًی عَنِ الطَّرِیْقِ را سَیِّدُ الْاَنَامِ عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالسَّلَامُ از ایمان فرمودہ پس دفع این ضرر کہ در امور یقینی است از واجبات باشد ؎

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است اگر خاموش بنشینی گناہ است

Marfat.com

حضرت قاضی ثناء اللہ کہ محلّی و مُجلّی بہ علم ظاہر و باطن بودہ اند برائے رد کردن چنین اقوال فاسدہ استدلال بہ حدیث شریف کردہ اند و درجۂ وجوب دادہ اند۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْراً۔ این امر واقعی است کہ تا این وقت اہلِ اَہوا رمکتوب شیخ را منزلتے می دہند گویا کہ آن صحیفۂ آسمانی است۔ حالانکہ آن خط از لیس لا یعنی است علماء کرام در ردِّ آن رسالہا نوشتہ اند۔ ازان جملہ چند رسائل را عاجز ذکر می کند۔

رسالۂ حضرت محمد یحییٰ فرزند حضرت امام ربانی قدس اللہ اسرارہما۔

رسالۂ حضرت محمد فرخ شاہ فرزند حضرت محمد سعید قدس اللہ اسرارہما موسومہ بہ کشف الغطا عن وجوہ الخطا ——— تعلیقات حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ بر مکتوب جناب شیخ رحمہ اللہ۔

رسالۂ قاضی ثناء اللہ پانی پتی احقاق الحق در ردِّ اعتراضات شیخ عبد الحق کہ بہ پنجشنبہ ۲۵ شوال ۱۱۶۰ھ بہ اتمام رسیدہ ——— رسائل حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ۔

رسالۂ شیخ محمد بک اوزبکی "عطیۃ الوہاب الفاصلۃ بین الخطأ و الصواب" کہ بہ عربی در مکہ مکرمہ نوشتہ شدہ و بہ دوم ماہ ربیع الاوّل ۱۰۹۴ھ از تالیف رسالہ فارغ شدہ و مفتیٔ مکہ مکرمہ عتاقی زادہ و شیخ حسن تونسی و شیخ احمد بشبیشی و شیخ قاسم سنجقدار و شیخ حرم مکی السید محمد و شیخ سید علی کلازادہ الدیار بکری و شیخ مرشد الدین مرشدی و مفتی مدینہ منورہ سید اسعد و غیرہم بر این رسالہ تقریظات شائقہ نوشتہ اند و شیخ محمد مراد المنزاوی مُعَرِّبِ مکتوبات در ۱۳۱۶ھ تقریظات علماء کرام را بر ہامش دفتر اول از مکتوبات مُعَرَّبہ و رسالہ عَطِیَّۃُ الْوَہَّابِ را در ۱۳۱۷ھ بر ہامش دفتر ثالث طبع کردہ۔ جَزَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی کتاب بشارات مظہریہ در حیات پیر و مرشد خود حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس اللہ اسرارہما نوشتہ بودند و بعد از شہید شدن حضرت پیر و مرشد اضافہ بعض ابواب کردہ۔ از این کتاب نسخہ کہ در ۱۲۰۷ھ نوشتہ شدہ۔ در اِنڈیا آفس لَنْدَن محفوظ است۔ عاجز عکس این نسخہ از انجا طلب کردہ است بر ہامش این کتاب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ بہ قلم خود بعض جا حواشی نوشتہ اند۔ در باب پنجم از مقصد اول این کتاب بر ورق ۳۵ آن مکتوب نوشتہ شدہ است کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی بہ جناب خواجہ حسام الدین خلیفۂ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہم نوشتہ اند۔ عاجز آں مکتوب را نقل می کند۔ شاہ نعیم اللہ این مکتوب را بہ نام اخلاص نامہ نوشتہ اند۔

سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ وَاَبْقَاکُمْ عَلٰی رُؤُسِ الْمُحِبِّیْنَ الطَّالِبِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ درین سہ روز کہ از احوالِ شریف خبر نہ گرفت بہ جہت تقصیرے کہ در جبلّتِ بشر است یا بہ قصدِ آن کہ مطلقاً از آلائش ضعف و فترت پاک شدہ باشند تا بہ خبر مسرت اثر صحتِ کلّی و عافیتِ تام مُشرف و مسرور گردد، امید کہ بہ اعلام آن مشرف

Marfat.com

گردانند، دیدۂ محبت در راہِ انتظار وصولِ اخبارِ مسرت آثار بندگی حضرت میاں شیخ احمد دوچار است، امیدوار است کہ دعائے محبان بہ اجابت رسیدہ اثر عظیم آرد، نسبتِ این فقیر در این ایام وصفائے باطن بہ خدمتِ ایشان از حدِ عد متجاوز است و اصلا پردۂ بشریت و غشاوۂ جبلت در میان نہ ماندہ، نہ می داند کہ از کجا است، باقطعِ نظر از رعایتِ طریقۂ انصاف و حکمِ عقل کہ بہ این چنین عزیزان و بزرگان بدن نہ باید بود و در باطن بہ طریق ذوق و وجدان و غلبہ چیزے افتادہ است کہ زبان از تقریر آن لال است۔ سُبْحَانَ اللّٰہ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَمُبَدِّلِ الْاَحْوَالِ، شاید کہ ظاہر بینان در اینجا استبعاد کنند من نہ می دانم کہ حال چیست و بہ چہ منوال است، زیادہ چہ گوید و چہ نویسد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ۔ اھ۔

حضرت غلام علی شاہ بر قول۔ و اصلا پردۂ بشریت۔ الخ۔ درج ذیل حاشیہ نوشتہ اند۔

"ازین قول معلوم می شود کہ اعتراضات سابقہ از بشریت و نفسانیت بود نہ از حقیقت۔ این احوال علما راست وائے برین صرفہ گویان"

مجموعۂ مکاتیب حضرت مرزا مظہر جانِ جانان قدس سرہٗ نزد عاجز موجود است شیخ عبدالرزاق قریشی آن مکاتیب شریفہ را نقل گرفتہ در ۱۹۶۶ء طبع کردہ اند۔ در مکتوب شانزدہم کہ بہ نام حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی است تحریر فرمودہ اند "نفس علما را افعالِ خود بہ زور و قوت علم مزین در نظر خود می دارد و متصدیِ جواب می شود عند الحساب مشکل خواہد شد"

این ہر دو حضرات قدس اللہ اسرارہما حقیقتِ امر را بیان فرمودہ اند۔ جناب شیخ از حضرت خواجہ بیعت شدہ بودند دیدند کہ حضرت مجدد از سرہند آمدند و در دو و نیم ماہ بکمال رسیدند و خلافت یافتند و بعد از یک سال حضرت خواجہ مریدان خود را بہ حضرتِ ایشان تسلیم کردند لہذا رگِ بشریت و نفسانیت بہ حرکت در آمد وَالَّذِیْ نَزَادَ فِی الطِّیْنِ بَلَّۃً۔ معاندینِ حضرت مجدد و گردہِ ظاہر بینان سخنان دروغ و بیجا بہ شیخ رسانیدند۔ لہذا شیخ در سوءِ ظن مبتلا شد۔ تشریحات حضرت مجدد بے قدر شدند و نوشتند "در آخر سکر را بہانہ ساختہ اند"۔ عجب است کہ عاشق بے چارہ ذکر محبوب کند و در کلامش اثرے از سوز و محبت نہ بود۔ حضرت شاہ غلام علی در رسالۂ خود نوشتہ اند "مبنائے رسالہ بر استماع اخبار بے صرفہ گویان است کاش حضرت شیخ مکتوبات شریفہ را مطالعہ می فرمودند و از سرِ تامل و تحقیق سخن می نمودند تا مردم نافہم زبان بہ طعن اکابر نہ می کشودند" و نوشتہ اند "مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی از اجلۂ فضلائے ہندوستان و ارادتمندان ایشان است، در جواب معترضان مجملا ارقام نمودہ کہ قدح کردن در سخن بزرگان بے علم بہ مراد ایشان جہل است نتیجۂ نیک نہ دارد غیبت عوام گناہ است چہ جائے غیبت خواص، پس رد کلام مشیخت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد از جہل و

Marfat.com

نافہمیدگی است۔ انتہی۔ دست آویز مُفکران رسالۂ حضرت شیخ عبدالحق محدث است رحمۃ اللہ علیہ کہ اعتراضات بہ طریق علمائے ظاہر بر بعضے معارف ایشان نمودہ"۔ وعلامۂ روزگار جناب میرک شیخ رحمہ اللہ فرمودہ اند، آنچہ مردم از ایشان بیان می کنند محض دروغ وافترا است، وجناب میرک شیخ صفائے حضرت ایشان را دیدہ معتقد ایشان شدند، کما کتب دارا شکوہ۔

چون کہ حضرت ایشان جوابِ مکتوب طولانی کہ سراسر لایعنی بودہ نہ نوشتند و در خلوت خانۂ خاص مشغول بہ امورِ یقینیہ شدند و فرمودند چہ باشد حال آن کس کہ معانیہ می بیند کہ نام او را از صفحۂ زندگانی این جہان محو ساختند۔ وَكَانَتْ مُدَّةُ تِلْكَ الْفَتْرَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ۔ غالباً درین مدت ہفت ماہہ جناب شیخ را حالتے روے دادہ کہ نوشتہ اند "من نہ می دانم کہ حال چیست و بہ چہ منوال است"۔ واخلاص نامہ بہ خواجہ حسام الدین نوشتہ باشند ——— جناب شیخ در لجۂ انکار گرفتار ماندند و حضرت ایشان قدس سرہ دین متین را رونق تازہ بخشیدند و طریقۂ حضرات صوفیۂ صافیہ را از بدعات صاف کردہ بر طریقۂ مبارکۂ نبویۂ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ راست فرمودند و ارشاد کردند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَةً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَ مُصْلِحًا بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ۔ گویا کہ حضرت ایشان قدس سرہ اشارہ بہ آن حدیث شریف کردہ اند کہ ابن سعد در طبقات خود در جلد ہفتم صفحہ ۱۳۴ طبع بیروت بہ این لفظ راویت کردہ۔ عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِیْ أُمَّتِیْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ كَذَا وَكَذَا۔" حضرت ایشان بہ فرزند گرامی حضرت خواجہ محمد معصوم در مکتوب ششم از دفتر دوم نوشتہ اند" اے فرزند باوجود این معاملہ کہ بہ خلقتِ من مربوط بودہ است کارخانۂ دیگر عظیم بہ من حوالہ فرمودہ اند، برائے پیری و مریدی مرا نیاوردہ اند و مقصود از خلقت من تکمیل و ارشاد خلق نیست معاملۂ دیگر است و کارخانۂ دیگر۔ الخ" راست است علیٰ قدرِ اہلِ العزمِ تاتی العزائمُ۔

تالیفات حضرت ایشان

شیخ صفر احمد مخدومی نواسۂ حضرت خواجہ معصوم در برکاتِ معصومی ذکر ہفت رسائل حضرت ایشان کردہ۔ (۱) رسالۂ تہلیلیۃ (تحقیق کلمۂ طیبہ)۔ (۲) رسالۂ اثباتِ نبوت (۳) رسالۂ ردِّ شیعہ (۴) رسالۂ معارفِ لدنیہ (۵) شرح الشرح رباعیاتِ حضرت خواجہ باقی باللہ (۶) مبدا و معاد (۷) مکاشفاتِ غیبیہ۔ ونوشتہ "مکاشفات غیبیہ را حضرت ایشان (یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم) و مبدا و معاد را خواجہ محمد صدیق بدخشی جمع نمودہ اند یعنی خطبہ آنہا از خود ساختہ اند و رسائل باقیہ من البدایت الی النہایت از حضرت مجدد الف ثانی است رضی اللہ عنہ"۔ در زبدۃ المقامات نام اثبات نبوت نیست بلکہ نام۔ جذبہ و سلوک۔ آمدہ و در حضرات القدس نام رسالۂ

Marfat.com

تہلیلیہ نیست بلکہ نامُ "آداب المریدین" ذکر کردہ شدہ۔۔۔ ایں ہر دو کتاب نام رسالۂ تعلیقات عوارف میر آمدہ و نوشتہ اند کہ آن ناتمام ماندہ، غیر ازیں رسائل حضرتِ ایشان را سہ دفتر مکتوبات اند۔ در دفتر اول ۳۱۳ مکاتیب اند۔ این دفتر را خواجہ یار محمد جدید بدخشی جمع کردہ و در سنہ ۱۰۲۵ھ از جمع فارغ شدہ، خواجہ محمد ہاشم برائے این دفتر نام تاریخی۔ در معرفت۔ تجویز کردند۔ حضرت ایشاں قدس سرہ فرمودند۔ ناسش نیز ہمیں باشد۔ در دفتر دوم ۹۹ مکاتیب اند و این دفتر را خواجہ عبدالحی حصاری جمع کردہ۔ در سنہ ۱۰۲۸ھ از جمع فارغ شدہ، و نور الخلائق نام تاریخی است۔ دفتر سوم را سرِ مسندِ جامِ احمدی خواجہ محمد ہاشم کشمی جمع نمودہ۔

در مقدمۂ این دفتر نوشتہ اند:۔ "این ضعیف کہ نام او در آخرِ مکتوبِ اولِ این جلد بر قلم شریف رفتہ در سنہ کہ از لفظ خاک نشین (سنہ ۱۰۳۱ھ) مبرہن است بہ خاک نشینی عتبۂ علیہ استسعاد یافت۔ مقارن آن در یائے لسان الغیب و انبوب بنان حضرت ایشان در تموّجِ تقریر و جوششِ تحریر آمد و از غایتِ رحمت و عنایت آن غریب نواز این کمترین بہ جمع آن مسودات و نقل آن از سواد بہ بیاض ممتاز گردید و بہ اتمام جلد ثالث در ہمان سال کہ از لفظ "ثالث" نیز معین است سرفراز شدہ و چُون شمار مکاتیب بہ صد و سیزدہ رسید کہ موافقت آن بہ عدد حروف "باقی" ہویدا است و بہ سہ اعتبار تقریر بر آن بہ غایتِ شان وَ بیا، بر ہماں انجام یافت در سالے کہ "کاس الراسخین" (سنہ ۱۰۳۳) ملوّح آن است۔ بعد ازان مکتوبے را کہ بہ تازگی علوم جدیدہ و اسرار غریبہ ظہور یافتہ بود فرمودند کہ مسکۃ الختام گردد و چنان شد کہ بہ الحاق آن تطابق عددِ سورِ قرآنی عیان شد۔" عاجز گوید بعد ازیں اضافۂ نہ مکاتیبِ شریفۂ دیگر ہم کردہ شدہ چنانچہ تعداد مکاتیب این دفتر بہ یک صد و بیست و سہ رسیدہ۔ کل مکاتیبِ شریفہ پنجصد و سی و پنج اند۔

زہر یک نقطہ اش چُون سُنبلِ تر شمیمِ وَصلِ جانان می زَند سر

اولادِ امجاد

پروردگار جل شانہ حضرت ایشان را ہفت پسر و سہ دختر عنایت فرمود۔

فرزندان = (۱) محمد صادق (۲) محمد سعید (۳) محمد معصُوم (۴) محمد یحییٰ (۵) محمد عیسیٰ۔ (۶) محمد فرخ (۷) محمد اشرف۔ مؤخر الذکر سہ فرزندان در طفولیّت رحلت فرمودند۔

دُختران = (۱) خدیجہ (۲) رقیہ (۳) ام کلثوم۔

حضرت محمد صادق

ولادتِ ایشان در ہزار بوقوع آمد۔ تا حیات حضرت مخدوم در کنف تربیت ایشان ماندند چُون در ہزار و ہشت حضرت مجدد بہ خدمت حضرت خواجہ رسیدند، حضرت محمد صادق بہ نظرِ قبول حضرت خواجہ در آمدند و اخذ ذکر و مراقبہ و نسبت نمودند۔ حضرت خواجہ در مکتوبے نوشتہ اند۔ قرۃ العین محمد صادق برخوردارِ ظاہر و باطن گردد۔ احوال او چنانچہ ظاہر است

Marfat.com

مستوجب حمد است۔ بر ہمان حضور خود باشد، از غیبت و استغراق اندیشہ نیست، انشاء اللہ العزیز از سُکر بہ صَحو آید و فنا در شعور اندراج یابد۔ الخ۔ در سن بست و یک سالگی بہ خلعتِ خلافت مشرف شدند۔ در زبدۃ المقامات و حضرات القدس در احوال حضرت میر محمد نعمان نوشتہ است کہ نوبتے حضرت ایشان را ضعفے روے نمود بہ خاطر اشرف آمد کہ امانت حضرات خواجگان بہ اہلِ آن باید سپرد چنانچہ آن را بہ حضرت محمد صادق و حضرت میر محمد نعمان سپردند، چون بہ سن بیست و چہار رسیدند در سر ہند وبائے عظیم روے نمود۔ بہ روز شنبہ ہفتم ماہ ربیع الاول ۱۰۲۴ھ محمد عیسٰی و ہمان روز وقتِ شام محمد فرخ و یک روز عقب یعنی بہ ہشتم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ ام کلثوم رحلت نمود و بہ روز دوشنبہ نہم ربیع الاول حضرت محمد صادق رحلت فرمودند۔ در ظرف سہ روز چہار جگر گوشہا جدا شدند۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ نسبت بہ محمد صادق بہ یکے از دوستان بزرگ داشتہ اند۔ کما فی الزبدہ۔ "فرزندی مرحومی آیتے بود از آیاتِ حق جلّ و علا و رحمتے بود از رحمتہائے رب العالمین۔ در سن بیست و چہار سالگی آن یافت کہ کم کسے یافت، پایۂ مولویت و تدریسِ علوم نقلیہ و عقلیہ را بہ حد کمال رسانیدہ بود حتّٰی کہ تلامذۂ ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال اینہا را بہ قدرتِ تام درس دادند و حکایات معرفت و عرفان و قصصِ شہود و کشوفِ ایشان مستغنی است از آن کہ در بیان آرد، معلوم شما است کہ در سنِ ہشت سالگی بر نہجے مغلوب حال شدہ بودند کہ حضرت خواجۂ ما قدس سرہٗ معالجۂ تسکینِ حال ایشان را بہ طعامہائے بازار کہ مشکوک و مُشتبہ است می نمودند و می فرمودند کہ مجبتے کہ مرا بہ محمد صادق است بہ ہیچ کس نیست و ہم چنین محبتے کہ او را با ما است بہ ہیچ کس نیست، از ین سخن بزرگی ایشان را باید دریافت، ولایت موسوی را بہ نقطۂ آخر رسانیدہ بود، عجائب و غرائب آن ولایت بیان می فرمود و ہموارہ خاضع و خاشع و ملتجی و متضرّع و متذلل و منکسر بودہ و می فرمودہ کہ ہر یکے از اولیا از حضرتِ حق سبحانہ و تعالیٰ چیزے خواستہ است و من التجا و تضرع خواستہ ام"۔ الخ

در سیر الکاملین تاریخ وفات ایشاں "وَكَانَ ذٰلِكَ لِتِسْعٍ خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَلْفٍ وَاَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ"۔ نوشتہ است و خواجہ ہاشم در زبدۃ المقامات نوشتہ۔ انتقال حضرت مخدوم زادۂ بزرگ روز دوشنبہ نہم ربیع الاوّل بہ وقوع پیوستہ بود و از لفظ۔ روز دوشنبہ نہم ربیع الاول۔ تاریخ سال وصال ایشاں نیز می برآید۔ خواجہ ہاشم بہ صراحت ذکر سال نہ کردہ۔ شیخ بدر الدین ہم روز و تاریخ ماہ را بیاں کردہ و سن را نہ نوشتہ و از لفظ۔ روز ۲۱۳، دوشنبہ ۳۶۰، نہم ۹۵، ربیع ۲۸۲، الاول ۶۸ کہ ۱۰۲۵ می شود می برآید۔ یعنی بیشی یک سال واقع می شود۔ وَالصَّوَابُ مَا فِيْ سِيَرِ الْكَامِلِيْنَ زیرا کہ وفات ایشان در عمر ۲۴ سال شدہ۔

Marfat.com

تعمیرِ گنبد

حضرت ایشان فرزند گرامی خود را در صحن حویلی مدفون ساختند۔ در حضرت حادیہ عشر شیخ بدرالدین نوشتہ۔ مدتے قبر ایشان را خام ماندہ بودند و محاوطہ گردِ آن کردہ بعد ازاں بہ خاطر اشرفِ حضرت ایشان گزشت کہ چوں قبر فرزندی درمیان عمارات واقع شدہ است بہتر آں است کہ درین مقام گنبد ساختہ شود و متابعت بہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ نمودہ آید۔ بناءً عَلٰی ذٰلِکَ بران قبرِ قرۃ العین خود گنبد بنا فرمودند۔"

الوصال

حضرت ایشان قدس سرہ چوں بفضل اللہ وکرمہ از تطہیر الحاد اکبری و از ترویج سُنت مطہرہ وتصفیۂ طرق صوفیۂ صافیہ فارغ شدند روزے فرمودند۔" شریعت را دیدم کہ در محلہ ما فرود آمدہ چنان کہ کاروانے در سرائے فرود آید۔ و فرمودند۔" ہر کمالے کہ در نوع بشر ممکن است مرا عطا فرمودند و بہ وراثت و تبعیت سید البشر علیہ الصلوٰت والسلام بدان متحقق ساختند۔" و تحریر فرمودند۔" اے فرزند این آں وقت است کہ در امم سابقہ درین طور وقتے کہ پر از ظلمت است پیغمبر اولوالعزم مبعوث می گشت و بنائے شریعتِ جدیدہ می کرد و درین امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات علماء را مرتبۂ انبیائے بنی اسرائیل دادہ اند و بہ وجودِ علما از وجود انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر مایہ از علماء این امت مجددے تعیّن می نمایند کہ احیائے شریعت فرماید علی الخصوص بعد از مضی الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولوالعزم است و بہ ہر پیغمبرے دران وقت اکتفا نہ نمودہ اند درین طور وقت عالمے عارفے تام المعرفہ از این امت درکار است کہ قائم مقام اولوالعزم امم سابقہ باشد۔"

فیضِ روحُ القدس ار باز مدد فرماید — دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

خطابِ مُجدِّدِ الفِ ثانی

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کہ در علوم عقلیہ و نقلیہ یکتائے روزگار بودہ حضرت ایشان قدس سرہٗ را بہ خطاب مجدد الف ثانی یاد کرد و زبان زدِ عالمیان گشت۔ کَمَا فِی الْفَصْلِ الْخَامِسِ مِنَ الزُّبْدَۃِ۔

بالرفیق الاعلیٰ

حضرت ایشان از حبسِ عسکری خلاص شدہ بہ سرہند رسیدند و در ماہِ شعبان سنہ ہزار و سی و سہ خلوت اختیار کردند، در شب برات از زبان عصمت پناہ شنیدند خدا داند کہ امشب نام کرا از ورقِ ہستی محو کردہ باشند۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ فرمودند چہ باشد حالِ کسے کہ می بیند و می داند کہ نام او را از نامۂ وجود محو کردہ اند و اشارت بہ خود نمودہ اند، و بہ عصمت پناہ فرمودہ اند کہ از مبلغ مہر خود کفن من سازی، و وصیّت فرمودند کہ التزام متابعت سنت و اجتناب از بدعت نمائید و مشغول بہ دوام ذکر و مراقبہ باشید۔ حضرت ایشان بہ روز پنجشنبہ ۲۳ صفر بہ دستِ مبارک خود جامہا قسمت نمودند و بہ

Marfat.com

کثرت تصدق وخیرات کردند و برزبان مبارک این مصراع را از اشعار ہندی راندند و سرشک مسرت را از دیدہ برافشاندند ع آج بلاوا کنتھ سون سکھی جگ دینون وار۔ یعنی امروز روز وصالِ دوست است اے محرم ہمہ عالم را از شادی این دولت ونعمت نثاری کنم۔ واز انجا کہ حضرت ایشان را شوق لقائے او سبحانہ استیلا نمودہ بود از کمال شوق گریہ بر ایشان غالب می شد و ہمیشہ دران ضعف بہ دعائے ماثورہ "اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی" رَطْبُ اللِّسَان می بودند و بہ وقتِ اشراق فرمودند کہ بہ جہت بول طشت حاضر کنید۔ چنانچہ طشت آوردند کہ دران ریگ نہ بود فرمودند طشت ریگ نہ دارد احتمال جستن قطرات است۔ لہذا ترک بول فرمودند و بر طریقۂ مسنونہ دست راست زیر خدّ راست نہادہ بہ ذکر پرداختند۔ حضرت محمد سعید سُرعتِ نفس در ایشان دیدہ معروض داشتند کہ حال شریف چون است، فرمودند آن دو رکعت نماز کہ کردیم کافی است و بعد ازین سخن نہ فرمودند و بہ طہارت در حال ذکر پروردگار بہ وقت چاشت روز سہ شنبہ قریب یک پاس روز، بیست و ہشتم صفر و بہ حساب شمسی منتصف جدی گویند در سنہ ہزار و سی و چہار از ہجرت سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازین جہان رحلت فرمودند امامتِ نماز حضرت محمد سعید نمود و در قبۂ مبارکۂ حضرت محمد صادق سمت قبلہ پیش روئے ایشان در آغوشِ مادرِ خاک بیار امیدند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قَدَّسَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَعَطَّرَ قَبْرَہٗ وَاَفَاضَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ مَعَارِفَہٗ وَاَسْرَارَہٗ وَفُیُوْضَہٗ۔

عشق نبوی

عشقے کہ بہ بارگاہِ رسالت حضرت ایشان را بود محتاج بیان نیست۔ ہر حرف مکتوبات شریف دال بر این معنی است خواجہ محمد ہاشم کشمی در فصل ششم زبدۃ المقامات این ملفوظ مبارک نوشتہ اند کہ فرمودند "وقتے از اوقات جمعے از درویشان نشستہ بودند۔ این فقیر از محبت خود کہ نسبت بہ غلامان آن سرور داشت عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّھَا وَاَکْمَلُھَا چنین گفت کہ محبت آن سرور بہ ہیچ مستولی شدہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ را بہ واسطۂ آن دوست می دارم کہ ربِّ محمد است"۔ صلی اللہ علیہ وسلم، عاجز گوید حضرت خواجہ قدس سرہٗ فرمودہ اند۔ ایشان از کمل مردان و محبوبانند "عشق نبوی علیٰ صاحبہ التحیات والتسلیمات کہ حضرت ایشان داشتند موہبتی بودہ۔ کسب و عمل را دران دخلے نبودہ سنِ شریف ایشان چون بہ چہل رسید ناگاہ بہ خدمت شریف حضرت خواجہ قدس سرہ رسیدند و بہ درجات ولایت رسیدند سردارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را درین عمر شریف خلعت نبوت عطا شد و حضرت ایشان را خلعت ولایت مدت نبوت بیست و سہ سال بودہ و مدت ارشاد حضرت ایشان نیز بیست و سہ سال وَکَذٰلِکَ الْاِتِّفَاقُ فِیْ مُدَّۃِ الْحَیَاتِ۔ موافقتے کہ درین امور حضرت ایشان را حاصل شدہ شاید کہ بہ کسے دیگر حاصل شدہ باشد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ حضرت ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در مکتوب صدم از دفترِ سوم بہ شیخ نورالحق

Marfat.com

فرزند مولوی عبدالحق نوشتہ اند۔ ازان دولتِ خاصۂ او علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از تخلیق و تکمیل او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات بقیہ ماندہ بود کہ در خوانِ دولتِ ضیافتِ کریماں زیادتیہا لازم است کہ اولش گویان نصیبِ خادمان بود آن بقیہ را بہ یکے از دولتمندانِ امتِ او عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اولش گویان عطا فرمودہ اند و آن را خمیر مایہ ساختہ تخمیر طینت او نمودہ و بہ تبعیت و وراثت شریکِ دولتِ خاصۂ او گردانیدہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام ع باکریماں کارہا دشوار نیست۔ این بقیہ در رنگ آن بقیۂ طینت حضرت آدم است علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کہ نصیب خلقت درخت خرما آمدہ است کما قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَکْرِمُوا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّہَا خُلِقَتْ مِنْ طِیْنَۃِ اٰدَمَ۔ بَلٰی۔ وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ۔ الخ۔ حضرت ایشان حقیقت امر را بیان فرمودہ اند۔ اگرچہ بعض نافہمان وصرفہ گویان از ین عبارتِ مبارکہ بعض مفاہیم فاسدہ بیان کردہ اند کہ دولتِ خاصۂ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت است و تشریک در دولتِ خاصہ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ از حد قبیح است۔ این صرفہ گویان وہ نافہمان فکر نہ کردند کہ مراد از تخمیر تخلق بہ اخلاق نبویہ است علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ بہ نوعے کہ آن اخلاق از امور طبیعیہ گردد۔ این کور باطنان فکر نہ کردند کہ حق تعالیٰ جل شانہ وعم احسانہ حضرت ایشان را بہ آن اوصافِ نبویہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَتَحِیَّۃٍ متصف کردہ کہ کسب را دران دخل نیست و بیانش این عاجز کردہ، واز وجہ تعشق وارتباطِ تام بہ بارگاہِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام اوصاف کسبیہ ہم اوصاف طبیعیہ گشتہ بودند۔ شیخ بدرالدین سرہندی در اواخر حضرت خامسہ از حضرات القدس صفت نماز خواندن حضرت ایشان قدس سرہٗ نوشتہ۔ کہ "آثار خضوع وخشوع از استیلائے باطن بر ظاہر ایشان پیدا و ہویدا می شد و جمیع اصحاب ایشان در ..... صورت بہ نماز ایشان تقلید می کردند۔ این حقیر پیش از انتظام در زمرۂ خدام آن امام ہمام گاہ گاہ در نمازہائے جمعہ بہ مسجد ایشان می رسید و نماز گزاردن ایشان را ہر کہ می دید بے اختیار از جا می رفت و بہ یقین می دانست کہ ایشان ہمواره با سرورِ کائنات محبت می دارند و نماز کردن آن حضرت علیہ السلام والتحیہ را می بینند، بر وفق آن نماز می گزارند"۔ دولت خاصہ این احوال اند کہ حضرت ایشان قدس سرہٗ قلباً و روحاً و شوقاً و جسداً بدان متصف بودند۔ دیلمی از ابنِ عباس روایت کردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ خُلِقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ مِنْ طِیْنَۃٍ وَاحِدَۃٍ۔ وحدیثے را کہ حضرت ایشان قدس سرہٗ بیان کردہ اند آن را بخاری در "تاریخ" خود و دیگران روایت کردہ اند۔

عاجز گوید لقبہ طینت مبارکہ نبویہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَتَحِیَّۃٍ کہ در طینت طیبہ حضرت ایشان بودہ اثر آن بِفَضْلِ اللّٰہِ وَاِحْسَانِہٖ تا امروز در اولش خواران مائدہ کرم حضرت ایشان موجود است

Marfat.com

وَاِنْشَاءَاللّٰہ سَیَبْقٰی ھٰذَا الْاَثَرُ الْمُبَارَکُ وَھٰذِہِ النِّسْبَۃُ الطَّیِّبَۃُ اِلٰی اٰخِرِ الدُّھُوْرِ۔ آرے۔

سرشتند از نورِ حق خاک او　　بود چُون نبی طینتِ پاک او
نبی نیست لیکن بہ رنگ نبی　　بجوشد زکویش ہزاران ولی

جدامجدِ اکبر حضرت شاہ ابوسعید زکی القدر قدس اللہ سرہٗ در رسالہ ہدایۃ الطالبین ومرقاۃ السالکین تحریر فرمودہ اند۔ "قربان پیرانِ خود شوم کہ چہ راہ سہلے وآسانے برائے ما پست فطرتان وکم استعدادان مقرر ساختہ اند واین احسان حضرت شاہ نقشبند است رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ پانزدہ روز سر بہ سجدہ نہادہ دعا وتضرع در جنابِ الٰہی کردہ اند وعرض کردند الٰہی مرا طریقہ دہ کہ البتہ موصل باشد۔ اللہ تعالیٰ دعائے ایشان مستجاب فرمود وایشان را طریقہ عنایت کرد کہ اقربِ طرق است والبتہ موصل"۔ این راہ مبارک کہ در اطرافِ بخارا دائر بود بہ برکت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ شاہراہ عظیم شدہ مُحیطِ عالم شد۔ ہزاران ہزار افراد کہ در بادیۂ غفلت سرگردان بودند بر این شاہراہ قدم نہادہ از واصلین وکاملین واولیائے رَبّ العالمین شدہ اند۔ صرفہ گویان ہرچہ گویند گویند، پاک نہادان می سرایند۔

مَضَتِ الدُّھُوْرُ وَمَا اَتَیْنَ بِمِثْلِہٖ　　وَلَقَدْ اَتٰی فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِہٖ

قطب شام حضرت عبدالغنی نابلسی قدس سرہ در ایضاح الدلالات نوشتہ "یَا وَیْحَ ھٰذَا الزَّمَانِ الَّذِیْ صَارَتْ فِیْہِ الْفُقَھَاءُ ھُمُ الَّذِیْنَ یَتَحَکَّمُوْنَ بِمَا یَقَعُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْمَمْلُوْءَۃِ بِحُبِّ الدُّنْیَا وَالْغُرُوْرِ فَیُنْکِرُوْنَ بِالظُّنُوْنِ السَّیِّئَۃِ الْمَنَاکِرَ الْمَوْھُوْمَۃَ فِی الشَّرْعِ وَیَسْتَدِلُّوْنَ عَلَیْھَا بِالْمَسَائِلِ الصَّحِیْحَۃِ فَغَالِبُ الْوَقَائِعِ بَاطِلَۃٌ لِاَنَّھَا رَمَوْھَا عَلَی الْاَوْھَامِ الْعَاطِلَۃِ" الخ۔

ملا علی بن سین کاشفی رحمہ اللہ در "رشحات" این قول عارف نامی حضرت نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ نقل کردہ "مردم بدنفس چوخواہند کہ عیب کسے برشمارند اول بدیہائے کہ در ذات ایشان موجود است بر زبان جاری می شود کہ آن بہ فہم ایشاں نزدیک تر است"۔

بر این قول مبارک عاجز این بحث را بند می کند۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

Marfat.com

بابائے ہشتم حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ

اسم گرامی ایشاں محمد معصوم، کنیت ابوالخیرات، لقب مجدالدین وخطاب العروۃ الوثقیٰ بود در زبدۃ المقامات نوشتہ، ولادت شریف ایشان در سنہ ہزار و ہفت ہجری یازدہم شہر شوال بودہ۔ مطابق، مئی سنہ ۱۵۹۹ء و در سیر کاملین نوشتہ "در بلدۂ سہرند در سنہ ہزار و ہفت ہجری بہ ظہور رسیدہ"۔ و در برکاتِ معصومی نوشتہ "در بستی ملک حیدر کہ قریب بہ دو میل خام از بلدہ متبرکہ دار الارشاد حضرت سرہند واقع است در ماہ شوال سنہ یک ہزار و ہفت ہجری اتفاق افتاد"۔ و در حضرات القدس نوشتہ "ولادت باسعادت ایشان در سنہ ہزار و نہ بودہ۔ حضرتِ ایشان می فرمودند کہ قدوم میمنت لزوم فرزندی محمد معصوم مارا بسیار مبارک آمد۔ بعد ولادت ایشان بہ چند ماہ ملازمت حضرت خواجہ قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ الاقدس نصیب گشت۔ عاجز گوید در کتابت سن از شیخ بدر الدین سہو واقع شدہ۔ چہ خود ایشان در حضرت ثانیہ این کتاب نوشتہ اند۔ پدر بزرگوار آن حضرت در سنہ یک ہزار و ہفت ارتحال فرمودند۔ آن عزم (عزم حج) سر کشید و شوق غالب گردید، بہ تجرید و تفرید بہ سفر مبارک بیرون آمدند"۔ و این امر متحقق است کہ ولادت شریف ایشاں قبل از وصول بہ خدمت اقدس حضرت خواجہ قدس سرہٗ بود۔ چنانچہ شیخ بدر الدین قول حضرت ایشان نوشتہ۔ کما تقدم و خواجہ ہاشم نیز آن قول مبارک را نقل کردہ، لہذا صواب آن است کہ در زبدۃ المقامات و برکات معصومی و سیر الکاملین اندراج یافتہ، اصحاب خزینۃ الاصفیا و جواہر علویہ و مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ اتباع شیخ بدر الدین کردہ سنہ یک ہزار و نہ در کتابہائے خود نوشتہ اند۔ فکثیراً ما یُقَلِّدُ السَّاھُوْنَ السَّاھِیْنَ۔ و وفات ایشان بہ روز شنبہ عند نصفِ النہار۔ نہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ مطابق، ۱۱ اگست سنہ ۱۶۶۸ء در سرہند شریف اتفاق افتاد۔ عمر شریف ایشان بہ حسابِ تقویم قمری ۷۱ سال، ۴ ماہ، ۲۸ روز و بہ حسابِ شمسی ۶۹ سال، ۳ ماہ و دہ روز بودہ۔

خواجہ محمد ہاشم نوشتہ کہ آن حضرت قدس سرہٗ در مکتوبے بر نگاشتہ اند کہ از فرزندی محمد معصوم چہ نویسید کہ وے بالذات قابلِ این دولت است یعنی ولایتِ خاصہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام والتحیۃ، وقت دیگر بر زبان شریف راندند کہ از اقتضائے علوِ استعداد او بود کہ در ایام سہ سالگی بہ جامعیت استعداد و حقیقت تجلی ذات و حرف توحید لب کشود و می گفت من آسمانم و من زمینم و من فلانم و من فلان"۔ و نیز نوشتہ کہ "می فرمودند باباز و دتر از تحصیل این علوم فارغ شوید کہ مارا با شما کارہائے عظیم است۔ در شانزدہ سالگی از تحصیل علوم فراغ یافت در برکات معصومی نوشتہ۔ اکثر این علوم از جناب حضرت مجدد الف ثانی استفادہ نمودند و برخے از عالم ربانی

Marfat.com

عارف سبحانی برادر کلان خود خواجہ محمد صادق خواندہ اند و پارۂ از شیخ محمد طاہر لاہوری کہ از فحول علماء و از اعاظم خلفائے مجدد الف ثانی بودہ اند حاصل نمودند ہمچنین از بعضے علماء دیندار ذو الاعتبار نیز اخذ کردہ اند۔ و در زبدۃ المقامات نوشتہ۔ و ہم از عنایات الٰہی در حق این مخدوم زادۂ ثالث آنکہ درین ایام باوجود مشاغل از افادہ طلبہ علم و افاضۂ طالبانِ حق و التزام اوراد و مراقبات در اندک روز حفظ قرآن مجید نمودہ وَمَا هٰذَا اِلَّا مِنْ اَعْطَافِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ اَلْطَافِهٖ۔" شیخ بدر الدین در حضرات القدس نوشتہ۔ و فرقان مجید را بہ سند عالی تجوید نمودہ اند و در مدت سہ ماہ حفظ کردہ و بر تلاوت آن مداومت دارند۔" و نوشتہ۔ "در سن شانزدہ سالگی از تحصیل علوم متداولہ فراغ شان حاصل گشت و در اثنائے تحصیل در سنِ یازدہ سالگی طریقہ فرمودہ بودند (یعنی بیعت فرمودہ بودند) و جمع میان تحصیل قال و حال نمودہ بعد حصول ملکۂ مولویت ہر چند بہ درسِ علوم و افادۂ طلبۂ علم نیز اشتغال داشتند اما کارخانۂ حال بر قال غالب گشت۔ و خواجہ محمد ہاشم نوشتہ اند روزے از زبان مبارک حضرت ایشان قدس سرہ شنودم کہ فرمودند، اقتباس محمد معصوم نسبتہائے مارا یومًا فیومًا بہ صاحبِ شرح وقایہ می نماید در حفظ و تعلیمِ وقایہ از جد بزرگوارش چنانچہ در آن کتاب آوردہ اَلْفَهَا اَیْ جَدِّی الْوِقَایَةَ سَبَقًا سَبَقًا وَکُنْتُ اَجْرِیْ فِیْ مَیْدَانِ حِفْظِهَا طَلَقًا طَلَقًا حَتّٰی اتَّفَقَ اِتْمَامُ تَالِیْفِهٖ مَعَ اِتْمَامِ حِفْظِیْ۔ الخ۔

حضرت ایشان قدس سرہٗ یک و نیم سال پیشتر از ارتحال خود بہ فرزندانِ گرامی حضرت محمد سعید و حضرت محمد معصوم مکتوبے نوشتہ اند کہ آن مکتوب ۱۰۵ از دفتر سوم است۔ و اندران مکتوب تحریر فرمودہ اند۔ دیروز بعد از نماز بامداد مجلس سکوت داشتم، ظاہر شد کہ خلعتے کہ داشتم از من جدا شد و خلعتِ دیگر بہ من متوجہ شد کہ بہ جائے آن خلعت نشیند، بہ خاطر آمد کہ این خلعتِ زائلہ را بہ کسے خواہند داد یا نہ و آرزوئے آن شد کہ اگر آن را بہ فرزندی ارشدی محمد معصوم بدہند، بعد از لمحہ دیدم کہ بہ فرزندی مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بتمام پوشانیدند، و این خلعتِ زائلہ کنایت از معاملہ قیومیت بودہ است کہ بہ تربیت و تکمیل تعلق داشتہ و باعثِ ارتباط بہ این عرصہ مجتمعۂ او بودہ و این خلعتِ جدیدہ را چون معاملہ بہ انجام برسد و مستحقِ خلع گردد امید است کہ از کمال کرم آن را بہ فرزندی اعزی محمد سعید عطا فرمایند۔ این فقیر ہموارہ بہ تضرع این مسألت می نماید و اثرِ اجابت می فہمد و فرزندی را مستحق این دولت می یابد۔ الخ۔ در زبدۃ المقامات نوشتہ کہ بعد ازین بہ مدتِ قلیلہ چون حضرت مخدوم زادہا بشرف ملازمت رسیدند خلعت ثانیہ موعودۂ مذکورہ را فرمودند کہ بہ فرزندی محمد سعید عطا کردند حمد اللہ سبحانہ علیٰ ذلک چہ آن خلعت ثانیہ کنایت از خلت است۔ الخ۔ خواجہ محمد ہاشم از بیاض حضرت ایشان آن مکالمہ را ہم نقل کردہ اند کہ اندران ایام در میان ایشان و حضرت مجدد قدس اللہ اسرارہما بودہ است۔ حضرت ایشان در آخر بیان خود نوشتہ اند۔" بعد ازین گفتگو بہ یک سال

Marfat.com

دسہ ماہ چند روز کم واقعہ حضرت ایشان روے داد چہ این گفتگو در عشرۂ اولیٰ ذی الحجہ سنہ یک ہزار وسی و دو بود و ارتحال آن ہادی کمال بہ بلیست و ہشتم صفر سنہ یک ہزار وسی و چہار بودہ "

حضرت مجدد قدس سرہٗ مکاشفہ خود بیان فرمودہ فرزند ثالث خود را کہ حضرت محمد معصوم اند کارخانۂ ارشاد سپرد کردہ فرمودہ اند مکونات بہ شوق تمام بہ تو رو آوردند خواجہ محمد ہاشم می نویسند " آثار تکمیل و ارشاد در رنگ پدر عالی مقدار بر وجہ کمال از ایشاں بہ ظہور پیوست و نور ہدایت ایشان اطراف و اکناف عالم را در گرفت چنانچہ این نوشتۂ آن مخدوم زادہ بریں مدعا شاہد عدل است ۔ ب ۔ بہ کرم خداوندی جل سلطانہ و بہ طفیل رسول او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و بہ یمن توجہ حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس معاملۂ تسلیک و تکمیل بہ غایت سہولت پذیرفتہ و راہ وصول اقرب گشتہ و کار دُہُور بہ ایام و شہور مقرر شدہ ، ہر چند بہ حسب کمیت مسترشدان این معاملہ قلت دارد چہ این وقت کثرتِ آن را بر نہ تابد لیکن از روئے کیفیت و ذوق افزون و بیش از بیش است ، یکے از مسترشدان بہ واسطہ در ہفت روز از ابتدائے تعلیم طریقہ از فنائے قلبی در خود نشان می داد و چیزہا بیان می نمود کہ گویا بہ حوالی فنائے نفس رسیدہ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔ و اکثر مجازان فقیر کہ از احوال مسترشدانِ خود بیان می کنند و قصص سرعت وصول کہ می گویند عقل عقیل در تحیر می ماند " الخ ۔ در سیر الکاملین نوشتہ " سلطان اورنگ زیب عالمگیر از جملہ مریدان و نیازمندان آستانہ فیض کاشانۂ حضرت ایشان است وقتیکہ بہ عزم حرمین شریفین برخواستند سلطان عرض کردہ کہ سلطنت ملک ہندوستان از حضرتِ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات استدعا فرمایند کہ بہ من عنایت شود ۔ فرمودند تا تو بادشاہ نہ شوی بہ ہندوستان مراجعت نہ خواہم کرد ۔ ہمچناں بہ وقوع آمد " الخ ۔

عاجز گوید شیخ محمد شاکر سرہندی پسر شیخ بدر الدین سرہندی از خلفائے عالی قدر حضرت ایشان است و کتاب حسنات الحرمین المعروف بہ یواقیت الحرمین در احوال سفر حرمین شریفین تحریر فرمودہ ۔ نوشتہ اند ۔ در سنہ ہزار و شصت و ہشت کہ از کلمہ محمد ۱۹۲ المعصوم ۲۷۷ زار ۲۰۸ الشفیع ۴۹۱ = ۶۸ ۱۰ ۔ نیز معلوم می گردد بہ عنایت خداوندی جل و علا طواف بیت اللہ و روضۂ رسول اللہ و زیارت اصحاب کبار و مزار متبرکہ میسر گشت ۔ و سلطان اورنگ زیب بر دست حق پرست حضرت شیخ سیف الدین بیعت شدہ بود ۔ غالباً ایں بیعت بعد از سفر حرمین شریفین بودہ ۔

حضرت ایشان قدس سرہ از مُرادان و فضلیان بودہ اند ۔ در حضرات القدس نوشتہ است یکے از خادمان حضرت ایشان کہ در سفر و حضر ملازم آنحضرت می بود پیش این فقیر نقل می کرد کہ دران ایام کہ حضرت ایشاں قدس سرہ بعد از ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہٗ بہ دار الخلافہ دہلی تشریف برده اند آن مخدوم زادۂ برجادہ

راہمراہ گرفتہ بودند روزے حضرت ایشان بعد فراغ از حلقہ بہ حجرہ درآمدند کہ ساعتے استراحت نمایند و دیدند کہ آن مخدوم زادہ کونین برباد دادہ بر فراش آن حضرت خوابیدہ است، بہ سرعت تمام رجع القہقری نمودند خدام بہ عرض آن امام ہمام رسانیدند کہ حضرت چرا باز گشتند اگر حکم فرمایند مخدوم زادہ را بیدار کنیم تا ایشان دراز کشند فرمودند کہ از غیرت خداوندی بترسیدم و بر خود بلرزیدم ناچار بہ اضطراب بگردیدم کہ دوست خدا جل وعلا در استراحت است مبادا موجب ملال وکلال وے گردم۔" الخ۔ در زبدۃ المقامات نوشتہ است۔ روزے ایں مخدوم زادہ دران وقت کہ در سن چہاردہ سالگی بودند بہ عرض اشرف حضرت ایشان رسانیدند کہ من از خود نورے یافتم کہ تمام عالم از ان نور منور است وآن نور در ہر ذرہ از ذرّاتِ عالم ساری است چون آفتاب اگر آن فُرُوْرَوَدْ عالم ظلمانی است حضرت ایشان بشارت دادہ فرمودند کہ تو قطب وقت خویش می شوی و ایں سخن را از من یاد دار۔" الخ۔ آنچہ حضرت مجدد قدس سرہٗ بشارت دادہ بودند ظہور آن بہ اتم وجہ شد در اطراف عالم فیوضات و برکات ایشان رسیدند۔ در مناقب احمدیہ نوشتہ است "خلفا و مستفیدان جناب ایشان بیشمار، کثرت ہدایت و افاضاتِ کمالات باطنی کہ از توجہ علیا بہ ظہور آمدہ دلیلے است واضح بر علوِ شان، گویند نہ صد ہزار کس بر دستِ حضرتِ ایشان مرید شدند و ہفت ہزار آدم را خلافت دادہ اند۔"

شاعر مشہور ناصر علی سرہندی گفتہ و دُرَرُ ہا سفتہ۔

چراغِ ہفت محفل خواجہ معصُوم — منور از فروغش ہند تا رُوم
رَوَد جائے کہ جا آن جا نہ گُنجد — نظر بے کار ماند پا نہ گُنجد
ردائے ماہتابی شرع بر دوش — چو صبح از پاکیِ باطن قطب پوش
دو عالم کرد خود را فرش راہش — کہ شاید زیر پا افتد نگاہش
سریرِ معرفت را بادشاہے — بہ فرق از فرقِ درویشی کُلاہے
ستونِ بارگاہِ شرعِ اسلام — بہ افعالِ پیمبر گام بر گام
زہے عزّت کہ ربُّ العِزّتش داد — کہ بر سر تاج قیّومیش بنہاد
جہان قائم بہ او، او با خداوند — زخود بگسستہ باحق کرد پیوند
جہان در سایۂ احسان او باد — فلک قائم بہ فرزندانِ او باد
بزرگ و خورد این پاکیزہ رویان — بہ خلوت گاہ عصمت پار سایان
زصاحبزادہائے پاک گوہر — چہ گویم چُون زہر وصف اندر برتر
فلک را گرچہ در عصمت رسائی است — از ایشان کردہ کسبِ پارسائی است

Marfat.com

قیّوم اشتہار حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم بہ قیّوم بود۔ وقیّوم درین عالم خلیفۂ حق است جل وعلا و نائب مناب او، اقطاب وابدال در دائرۂ ظلال او مندرج اند وافراد واوتاد در محیط کمال او مندمج، افراد عالم ہمہ بہ وے روئے دارند وقبلۂ توجہ جہانیان اوست دانند یا نہ دانند بلکہ قیام عالم بہ ذات اوست، چونکہ افراد عالم مظاہرِ اسماء وصفات اند۔ وذاتے درمیان شان کاین نیست ہمگی اعراض اوصاف اند واعراض واوصاف را از ذات و جوہر چارہ نیست تا قیام شان بہ آن بود۔ لہٰذا سنۃ اللہ جاری است کہ عارفے را نصیبے از ذات ارزانی داشتہ دیرا ذاتے عطا می فرمایند کہ بہ حکم نیابت وخلافت قیّوم اشیاء می گردد واشیاء بہ وے قائم می باشند۔ این چنین ذات عارف را حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نام قطب الاقطاب دادہ وحضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ویرا قیوم فرمودہ اند۔ مولوی محمد اسماعیل بن عبد الغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ جمیعاً در عبقہ بیستم از مقدمہ کتاب "عبقات" نوشتہ اند۔ اِتَّفَقَ اَھْلُ الْکَشْفِ وَالْوِجْدَانِ وَاَرْبَابُ الشُّھُوْدِ وَالْعِرْفَانِ الْمُؤَیَّدِیْنَ بِالْبَرَاھِیْنِ الْعَقْلِیَّۃِ وَالْاِشَارَاتِ النَّقْلِیَّۃِ عَلٰی اَنَّ الْقَیُّوْمَ لِلْکَثْرَاتِ الْکَوْنِیَّۃِ وَاحِدٌ شَخْصِیٌّ۔ الخ۔ یعنی اصحاب کشف ووجدان وخداوندان شہود وعرفان کہ بہ براہین عقلیہ واشارات نقلیہ مؤید اند بریں امر متفق اند کہ برائے کثرات کونیہ شخص واحد قیّوم است۔ ہر چہ این دو بزرگواران فرمودہ اند آن مسلک اہلِ عرفان است قاطبتہً۔

بعض افراد را بر تسمیہ حضرت مجدد قُدِّسَ سِرُّہٗ اعتراض است۔ کہ قیوم از اسمائے الٰہیہ است۔ دیگرے را بہ این نام وصفت موسوم کردن بے ادبی است۔ لہٰذا بعضے از معترضین چُون بیان حضرت مجدد قدس سرہ می شنوند حوقلہ می خوانند وبعضے را کلمۂ استرجاع بر زبان می آید۔ چونکہ این افراد از دقائقِ علمیہ بے خبر اند معذور اند۔ ایشاں فکر نہ کردند کہ غنی، علیم، قادر، قہّار، جبّار، رؤف۔ رحیم، سمیع، بصیر وغیرہا من الاسماء المبارکہ۔ از اسماء الٰہیہ اند وبدونِ ادنیٰ تردد بندگان را بہ این اوصاف واسماء متصف می کنند۔ اگر در اتصاف بہ این اسماء مبارکہ قباحتے نیست در اتصاف بہ اسم مبارک قیوم قباحت از چہ آمد۔ اگر این جماعت معترضین تفسیر آیت شریفہ۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ را مطالعہ کنند، از دل وجان معترف فضل وکمال حضرت مجدد شوند قدس اللہ سرہٗ ——— عاجز گوید من حیث المعنی ونظراً الیٰ۔ تخلّقوا باخلاقِ اللّٰہِ۔ تسمیہ حضرتِ مجدد نہایت درست وصواب است۔

حق تعالیٰ حضرت مجدد را این مقام اعلیٰ کہ مقام خلافت است بخشیدہ بود در اواخر ۱۰۳۲ھ این مقام بہ حضرت خواجہ محمد معصوم عطا کردہ شد کما اَخْبَرَ السَّیِّدُ الْمُجَدِّدُ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمَا وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ۔

آں کہ نامش بہ زبان بردنم از بے ادبی است ؛ گرچہ ذرّاتِ تنم جملہ بہ نامش گویا است
لیک زانجا کہ زبان نیز سعادت طلب است ؛ گر بہ این نام شریفش نہ رسانم زجفا است

Marfat.com

قطبِ حق ہادیِ دین خواجہ محمّد معصوم ؛ آن کہ پیشش بہ تواضع قدِ افلاک دوتا است
ظاہرش جملہ بہ انوارِ شریعت روشن ؛ باطنش جملہ بہ اسرارِ حقیقت دانا است
قطع شد بر قدِ اُو خِلعتِ قیُّومیّت ؛ آرے این خِلعتِ فاخر بہ چُنیں قد زیبا است

قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس وافاض علینا من فیوضاتہ وفتوحاتہ وبرکاتہ۔

اولادِ مُبارک حق تعالیٰ حضرت ایشان را شش پسر ا۔صبغتہ اللہ۔۲۔حجتہ اللہ (نقشبند ثانی)، ۳۔عبید اللہ (مروج شریعت)، ۴۔محمد اشرف، ۵۔شیخ سیف الدین، ۶۔محمد صدیق و پنج دختر، ۱۔امۃ اللہ ۲۔عائشہ، ۳۔عارفہ، ۴۔عاقلہ، ۵۔صفیہ۔عنایت کردہ بود۔

مکاتیب شریفہ در زبدۃ المقامات نوشتہ مخفی نماند کہ این مخدوم زادہ را غایت اطلاع است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار خود چہ آن معارف کہ داخلِ مکتوبات گردیدہ و چہ غیر آن اسرار خاصّہ کہ در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنودہ اند" الخ۔ و شیخ بدر الدین این مضمون را بہ تغییر یسیر در حضرت القدس نوشتہ۔ حضرت ایشان معارف حضرت مجدد را در مکتوبات خود بیان فرمودہ اند مکتوبات ایشان نیز سہ دفتر است در دفتر اول ۲۳۹ مکاتیب اند و این دفتر در مطبع نظامی کانپور در سنہ ۱۳۰۴ھ طبع شدہ۔ و در دفتر دوم ۵۸ ا مکاتیب اند و این دفتر در سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق سنہ ۱۹۰۶ء در ظہور پریس لدھیانہ طبع شدہ، و در دفتر سوم ۲۵۲ مکاتیب اند و این دفتر تقریباً پنجاہ سال پیشتر مولوی نور احمد امرتسری طالع مکتوباتِ قدسی آیات حضرت امام ربّانی۔ طبع کردہ۔

نمازِ جنازہ امامت نمازِ جنازۂ ایشان حضرت محمد یحییٰ برادر خورد حضرت ایشان کرد۔ اجتماعِ خلائق بہ حدے بودہ کہ در تعداد نیاید۔ و بہ وقتِ دفن آسمان بہ شدت اشکبار بود۔ و بہ جہت غرب قبۂ حضرت مجدد قدس سرہ تدرے بہ فاصلہ حضرت ایشان را دفن نمودند۔ و فیما بعد قبۂ عالی بر مزارِ مبارک ایشان ساختہ شدہ

تواریخ وصال: سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ گفتہ۔

قیوم جہان خلیفۃ اللہ ؛ دانندۂ راز ہائے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود ؛ بودش بہ جہان مثالِ معدوم
تاریخ وصالِ او خرد گفت ؛ رفتہ ز جہان امامِ معصوم ۱۰۷۹ھ

ناصر علی رحمہ اللہ گفتہ

چراغِ خاندانِ نقشبندان ؛ فروغِ دینِ احمد خواجۂ معصوم
بہ سوئے گلشنِ جنّت قدم زد ؛ ازین ویران رباطِ کہنہ بوم
طلب کردم ز دل سالِ وصالش ؛ ندا آمد۔ ز عالم رفتہ معصوم ۱۰۷۹ھ

Marfat.com

بابائے ہفتم حضرت شیخ سیف الدین قدس سرہٗ

اسم گرامی ایشان سیف الدین است، چونکہ از خورد سالی امر بہ معروف و نہی از منکر می فرمودند لہذا قبلہ گاہِ ایشان بہ خطاب مُحتَسِب لامہ ایشان را نواختند و چونکہ در حیاتِ حضرت والد بزرگوار خود مرجع خاص و عام شدند بر زبان خلائق بہ سلطان الاولیاء اشتہار یافتند۔ ولادت حضرت ایشان در دار الارشاد سرہند بود۔ در سال ولادت و وفات اختلاف است۔ شیخ صفر احمد کہ خواہر زادۂ ایشان است در کتاب برکات معصومی و شاہ رؤف احمد در جواہر علویہ سال ولادت را ۱۰۴۹ھ (۱۶۳۹ء) نوشتہ اند۔ و در روضۂ قیومیہ و مناقب احمدیہ و انساب الطاہرین و سیر الکاملین ۱۰۵۵ھ (۱۶۴۵ء) نوشتہ۔ و وفات حضرت ایشان در سرہند بودہ۔ در برکات معصومی و جواہر علویہ نوشتہ اند۔ شب بستم شہر جمادی الاولیٰ در ۱۰۹۶ھ (۲۵ اپریل ۱۶۸۵ء) ازین دارِ پُر ملال در گزشتند۔ در جواہر علویہ بجائے جمادی الاولیٰ۔ ماہ جمادی الآخرہ تحریر یافتہ است۔ در تاریخ وصال اختلاف نیست و در روضہ قیومیہ و مناقبِ احمدیہ و انساب الطاہرین و سیر الکاملین صرف سال وفات ۱۰۹۵ھ نوشتہ۔ بہ حساب برکات معصومی عمر شریف ایشان چہل و ہفت سال بود و مادۂ تاریخ وفات "ہے ہے ستون دین اُفتاد" است، و بہ حساب روضۂ قیومیہ و مَن تبعہ عمر شریف ایشان چہل سال بودہ، نزد عاجز روایت برکات معصومی شایان اعتماد است، چہ مؤلف این کتاب خواہر زادۂ حضرت ایشان بودہ و "صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ" مشہور مقولہ است ——— قیوم جہان حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ را پروردگار شش پسر عنایت فرمود ہر یکش از کُمّل اولیائے پروردگار و مصداقِ "لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ" بودہ قدس اللہ اسرارہم۔

حضرت ایشان فرزند پنجم حضرت خواجہ محمد معصوم بودند، سیمائے رشد و ہدایت و آثار قیومیت از خوردی بر جبین مبارک ایشان ظاہر بود۔ در برکات معصومی نوشتہ۔ بعد ازین کہ مخدوم زادۂ مذکور بہ سنّ تعلیم و تعلم رسیدند در اندک مدت قرآن مجید را خواندہ بہ کتبِ متداولہ پرداختند و معاملہ حال از ایامِ طفولیت بہ کمال رسانیدند گویند یازدہ سالہ بودند کہ حضرت ایشان بہ بشارت فنائے قلب و ولایت صغریٰ کہ درجۂ اولی است از درجات ولایت مشرف ساختند بہ حدے کہ در ہم سالانِ ایشان کہ بنی اعمام و عماتِ ایشان بودند موجبِ غبطہ گردیدند و پیش از ایامِ بلوغت بشارت فنائے نفس و ولایتِ کبریٰ گردیدند"۔ و نوشتہ "در عنفوانِ شباب مقبولِ مولائے ذی الجلال گردانیدہ ہمتِ ایشان مصروف بہ اجرائے احکامِ شریعت و از دیادِ رونقِ دین و ملت گردیدہ، حضرتِ حق سبحانہ بہ موافق ہمون ہمت کہ مقرونِ نیتِ صالحہ بودہ ایشان را در حضورِ والدِ بزرگوارِ ایشان

Marfat.com

بہ اعلیٰ رتبہ ارشاد رسانیدہ"۔ دنوشتہ۔ بعدازیں کہ حضرت ایشان بعدِ الحاح وطلبِ بادشاہ خلد مکان بلکہ بہ موجبِ الہامِ رحمان آن مخدوم زادہ را رخصت واجازتِ حضور لازم السرور برائے ارشادِ خلیفۂ وقت ودیگر طالبان فرمودند ——— حضرت ایشان رایک دفتر مکتوبات است کہ فرزند اکبر ایشان حضرت محمد اعظم قدس اللہ اسرارہما جمع نمودہ ودیباچہ نوشتہ اند، اختتام دیباجہ برایں اشعار است۔

زہے ایں نامہ ہائے رشد فرجام — کہ در آغاز او پیداست انجام
معارف آن چُنان دروے ہجوم است — کہ گوئی آسمانے پُر نجوم است
درو تابندہ انوارِ الٰہ است — کہ ازوے مقتبس خورشید وماہ است
طریقِ احمدی از وے مُنوّر — مَشامِ طالِبان ازوے مُعطّر
لباسِ رہنمائی دربرِ او — رجُوعِ پارسائی بر درِ او
نہ می گویم کہ مدحِ او نمودم — زمدحش اعتبارِ خود فزودم
امامے کو بود معصوم از عیب — کتابٌ مستطابٌ فِیہِ لَا رَیبْ
حقائق از مضامینش شگفتہ — رموزش از مخالف رُو نہفتہ
زسیفش دین احمد راست نصرت — وَرَا اِنَّا فَتَحْنَا ہست مدحت
حقائق اندرو گردیدہ مستور — بہ رنگِ اسمِ اعظم گشتہ مستور
بود تا گرم بازارِ ہدایت — بہ دوران تا رسد فیضِ عنایت
الٰہی بادہا دی طالبان را — حیاتِ تازہ مر روح و رَوان را

جناب ایشان در مکتوب ہشتاد وسوم بہ صوفی سعد اللہ کابلی تحریر فرمودہ اند۔ بادشاہ بہ دخول طریقۂ علیہ مشرف گشتہ بسیار متاثر گشت، سہ صحبت با حضرت ایشان داشت چُون شاہِ جہان وفات یافت، بہ جہت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت دیگر از ہجوم اہلِ طلب کہ مانند مور وملخ غلو دارند چہ نویسد کہ از حیطۂ نوشتن خارج است"۔ الخ۔ ودر مکتوب صد و چہل ودوم بہ شیخ محمد باقر لاہوری تحریر فرمودہ اند۔ پادشاہِ دین پناہ شب شنبہ کہ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمۂ بے تکلفانہ آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت ومجلس سکوت نیز درمیان آمد۔ معاملۂ بقارا بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد ومبدأ تعیّن خود را صفت علم یافتہ، وسعتے در لطیفۂ اخفی ومناسبت بہ آن وازلحوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر می سازند، شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب ودلالتِ بادشاہ بہ دخول طریقۂ علیہ مستسعد گشتہ واحوالش بہ غایت بلند است از ذکر لطائف وذکر سلطانی ووسعتے در قلب نشان می دہد، بادشاہ اظہار شکر این معنی می نماید

Marfat.com

دازاحوال شاہزادہ خبرگیران است"۔ الخ۔ ودر مکتوب پنجاہ ودوم بہ شاہزادہ سلطان محمد معظم بیان فضیلت ذکر خفی ومزیت دوام حضور کردہ اند ودرین خط نوشتہ اند۔ ذکرِ اسم ذات وطریقہ آن بالمشافہہ بیان کردہ شُد ازکیفیت آن اطلاع نبخشند۔ عمدہ آن است کہ ذکر ملکہ دل می گردد وصفتِ لازمہ او شود۔ چنانچہ سمع صفتِ سامعہ وبصر صفتِ باصرہ"۔ الخ۔ ودر برکات معصومی نوشتہ "غلبہ ارشاد بہ حدے محیط الآفاق گردیدہ کہ بادشاہ زادہ محمد اعظم شاہ کہ بہ اخلاص تمام مرید شدہ بود روزے بر دروازہ شریفہ از کثرت ازدحام دستار از سر اُفتاد چُون این مقدمہ بہ عرض بادشاہی رسیدہ شکرانہ الٰہی بہ تقدیم رسانیدند کہ در عہد مبارک ما این چنین شیخ صاحبِ کمال بہ منصہ ظہور آمدہ"۔ الخ۔ ونوشتہ "روزے محمد اعظم شاہ دعوت آنحضرت نمودہ انداز غایت اخلاص آفتابہ بہ دست خود آوردہ ایشان برادر بزرگ خود را حضرت محمد اشرف را قدس سرہٗ۔ کہ دران ایام نیز تشریف ایشان در حضور بودہ در دعوت شریک خود فرمودند۔ ہرگاہ شاہزادہ بہ فکر شستاندن دست ایشان بہ دست خود گشت، ایشان آن آفتابہ را از دست بادشاہ زادہ گرفتہ خود اوّلاً دستِ برادر خود شستاندند بعد ازان بہ بادشاہ زادہ مرحمت کردند تا دستِ ایشان شستاند"۔ الخ۔ ونوشتہ اند "حضرت ایشان (قیوم جہاں خواجہ محمد معصوم) را غلبہ ارشاد مخدوم زادہ عالی نژاد خیلے مرغوب الطبع گردیدہ، در ایام بودنِ ایشان در شاہجہان آباد حضرت وحدت قدس اللہ سرہٗ کہ فرزند رشید حضرت خازن الرحمہ قدسنا اللہ بسرہ الاقدس وبہ کمالات بلند و معنی ارجمند پیراستہ وبہ زبان آوری ولب ولہجہ وشیرین گفتار آراستہ نیز درین بلدہ بودند۔ حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہا در حرم محترم می فرمودند کہ سبحان اللہ عبد الاحد بہ این شیرینی کلام موصوف است وسیف الدین بہ این تمکین ووقار معروف وقبولیت بہ این نصیب گشتہ۔ خوش گفت ؎

بہ مقبولی کسے را دسترس نیست قبولِ خاطر اندر دستِ کس نیست

وبعد از تشریف بہ وطن مالوف دیگر از خدمت حضرت ایشان جُدا نہ گردیدند ودر حضور لامع النور اخذ کمالات صحبت کہ ہر روز در ترقی بود بہ کمال حلاوت وسرمی نمودند وبعد از ایام وصال حضرت ایشان بانی روضہ منورہ فی الحقیقت ایشان اند ہر چند بنا بہ اعتبار ظاہر روشن آرا بیگم رحمہا اللہ سبحانہ نمودہ است اما چُون بادشاہ زادہ مذکورہ بہ توسلِ ایشان انتساب داشتہ ودر محبت ایشان بے نظیر بودہ وبہ اشاراتِ ایشان بہ این دولت رسیدہ، پس بہ حکم "اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ" این کار از ایشان استوار است چنانچہ بالائے روضہ معظمہ نیز بیتے از ان ابیات مرقوم شاہد این مدعا است ؎

او ز سَیفُ الدِّین مُحَمَّد مُقتدا یَافت سوئے ایں سعادت اہتدا

وعُرسہائے حضرت ایشان بہ شانِ تمام در ہر عام بہ شوق مالا کلام بہ خود متعلق گردانید حتی المقدور شرکت غیرے درین امر

Marfat.com

رفیع القدر تجویز نہ می فرمودند بالجملہ در جمیع اطوار و افعال جالشینی حضرت ایشان کما ینبغی نمودند و بعد ازان ہم صحبت ہائے شائستہ بہ بادشاہ دست دادہ و بہ موجب طلب در حضور رسیدند و باز بہ وطن مراجعت نمودند و خدمت حضرت والدہ کریمۂ خود بعد وصال حضرت ایشان بہ وجہِ اَلیق بہ تقدیم رسانیدند۔" الخ۔ در سیر الکاملین نوشتہ "حضرت ایشان را شوکت ظاہری بسیار بود۔ مجال سلاطین و امرا نہ بود کہ بہ حضرت ایشان لب کشایند یا حرف زنند، دست بستہ بہ آداب تمام استادہ می بودند آن قدر ہجوم مردم در حلقات ذکر و مراقبہ می شد کہ از نشستن نظر بہ ہر کس نہ می رسید۔ حضرت ایشاں بر کرسی نشستہ انظار قدسیہ بہ حالِ مستفیدین می فرمودند یک ہزار و چہار صد کس در خانقاہ شریف طالبین حق سبحانہ می بودند ہر کسے را موافق فرمائش طعام می رسید۔" نوشتہ اند کہ شوکتِ ظاہری ایشان را دیدہ بعض افراد گفتند حضرت شیخ تکبر دارند۔ چون این قول بہ مسامع شریفہ حضرت ایشان رسید فرمودند تکبر ما از کبریائی اوست جَلَّ جَلَالُہٗ وگرنہ من ہمان خاکم کہ بودم۔ در برکات معصومی نوشتہ۔ جماعتِ کثیر از صغیر و کبیر و رجال و نساء و امراد فقراء از فیض آن حضرت شاداب گردیدہ، ہر کسے بہ موافق نصیبۂ خود نعمت برداشتہ و کام روائی اہلِ حوائج علی الخصوص کہ از اہلِ حقوق باشند دران مدت بہ نوعے بہ حصول پیوستہ کہ تا امروز رطب اللسانِ شکرِ عطیات و تفضلات ایشانند و صلۂ رحمی بر بنات و اخوات و دیگر قریبات زیادہ از آنچہ مشروح قلم تواند شد بہ کار می بردند و آداب بزرگان و برادران خود غیر متوقع بہ وقوع پیوستہ۔" و نوشتہ۔ "تشریف حضرت حجۃ اللہ قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ جانب سفر حجاز اتفاق یافتہ و آن حضرت بہ جہت مشایعت یک مرحلہ کاملہ ہمراہ آمدند وقت وداع حضرت حجۃ اللہ فرمودند کہ عمر بہ اخیر رسیدہ است باید کہ بر احوال فرزندان این جانب البتہ مہربانی مبذول خواہند داشت۔ بہ ایشان در جواب گفتند کہ امید از فضلِ چنان است کہ عمر حضرت بہ سن کثیرہ وفا نماید آمار خود این امید مطلق نہ ماندہ است، فرزندانم رجا مند عنایت شمایند، ہمچنان شد کہ ملاقات اخوین کہ باز دست نہ داد و واقعہ آن حضرت بہ وقوع پیوست و حضرت حجۃ اللہ نوزدہ سال بعد از وصال ایشان بہ قید حیات بودند سبحان اللہ طرفہ اندامے جلوہ گر گشتہ است و دو احمر اکابر را برابر ہر دو کف خود برداشتہ است فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَاصِرِيْنَ۔" الخ۔ عاجز گوید کہ ایں قصد دوم از سفر حجاز بودہ کہ حضرت محمد نقشبند حجۃ اللہ در ۱۰۹۵ھ کردہ بود و از وجہ غیر مامون بودنِ سفر آبی از حیدر آباد مُعاودت فرمودہ بودند مؤلف برکات معصومی ہر واقعہ را بہ عنوان احمری نویسد لہذا مراد از دو احمر دو واقعہ است در عمدۃ المقامات در احوال قیوم جہان حضرت محمد معصوم قدس سرہٗ نوشتہ کہ عبد الملک از فقرائے مبتدع تسخیرات از خواندنِ اسمائے سیفی بہم رسانیدہ بود، حضرت ایشان یک روز قبل از رحلت خود فرمودند عنقریب فرزندی سَیفُ الدین او را منہدم و ناچیز خواہد نمود۔ فَوَقَعَ كَمَا اَخْبَرَ انتہی مُلَخَّصًا۔ در برکات معصومی نوشتہ۔ وضع

Marfat.com

شریف آں حضرت از مدتے چُنان بودہ کہ در نصفِ شب جریدہ بہ روضۂ مقدسۂ حضرت مجددِ الفِ ثانی بہ شوقِ تمام می رفتند و گردِ آن مرقدِ مطہر نورہ اللہ می گشتند و می فرمودند۔ سگِ درگاہ مجدد الف ثانی ام"۔ وگاہے بہ این عبارت می گفتند کہ "سگ درگاہ بندگی شیخ احمد کابلی سرہندی ام"۔ وہنگامے بہ روضۂ معظمہ حضرت ایشان بہ ہمان وقت لیل رفتہ این بیت بہ شورش تمام می خواندند۔

من کیستم کہ باتو دمے بندگی کنم　　چندیں سگان کوے تو یک کمترین منم

قاعدۂ شریفہ چُنان بود کہ بین الظہر والعصر اخولت کریمات را جمع فرمودہ بہ دستور حضرت ایشان قدس سرہ حدیث شریف می خواندند، روزے کہ مقدمۂ موت ایشان بود چُون کتاب را غلاف کردند یکے از حاضرات معروض داشت کہ بیشتر ہم بخوانید۔ فرمودند کہ بیشتر از محمد اعظم خواہند شنید چنانچہ ہمچنان شد کہ آن روز گزشت و بہ شب آن حضرت ارتحال فرمود ——— شیخ صفر احمد بن فضل اللہ مخدومی ہمشیرہ زادۂ حضرت ایشان قدس سرہ در برکات معصومی نوشتہ "فقیر باوجود خوردسالی آن معرکہ را بہ وجہِ احسن در خاطر دارم و شہرتے کہ در ہمان وقت بین الناس انتشار یافتہ بود ذہن نشین است، امّا بعد از کلان سالیہا ہم از اکثرِ مردم شنیدم کہ جنازۂ آن حضرت قدس سرہ بالائے ہَوا می رفت و ہر چند مردم بہ قصدِ می جستند دست کم کسے بہ آن می رسید و بعد از رسیدن بہ روضہ خود بہ خود فرود آمد"۔ روضۂ منورۂ ایشان از روضۂ حضرت مجدد بہ سمت جنوب قدرے بہ فاصلہ در یک باغ واقع است۔ طُوبیٰ لِمَنْ زَارَهَا۔ مادۂ تاریخ ایشان را کسے چُنیں نظم کردہ است۔

مصدرِ ورع شیخ سیفُ الدین　　بُود سلطانِ عالمِ ارشاد
چُون بہ جنّت برفت از دُنیا　　آب تقویٰ و زہد شد بر باد
سالِ تاریخِ وصلِ آن حضرت　　گشت، ہے ہے ستونِ دین افتاد = ۱۰۹۶ھ

حق تعالیٰ حضرت ایشان را ہشت پسر و شش دُختر عنایت فرمود۔

اولاد ایشان

فرزندان = (۱) محمد اعظم (۲) محمد شعیب (۳) محمد حسین (۴) محمد عیسیٰ (۵) محمد موسیٰ (۶) محمد کلمۃ اللہ (۷) محمد عثمان (۸) عبد الرحمٰن۔

دُختران = (۱) جنت (۲) حلیہ (۳) سائرہ (۴) شہری (۵) رفیع النساء (۶) زہرا، رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

Marfat.com

بابائے ششم حضرت محمد عیسیٰ قدس سرہٗ

حضرت ایشان فرزند چہارم سلطان الاولیا حضرت شیخ سیف الدین اند۔ برخے از علوم پیشِ حضرت والد ماجد خواندہ بودند کہ حضرت ایشان رحلت فرمودند۔ فیما بعد از حضرت برادر کلان محمد اعظم استکمال علم ظاہر و باطن فرمودند۔ در برکات معصومی نوشتہ۔ شاعر و فاضل اند و در جودت طبع مشہور۔ ہر کجا باشد خدایا بہ سلامت دارش و در جواہر علویہ نوشتہ است۔ عالم و شاعر و ذہین و صوفی و اہلِ نسبت بودند۔ در سنہ ہزار و صد و پنجاہ وفات یافتند۔ و در رسالہ سیر الکاملین نوشتہ است۔ ولادت ایشان در مایۂ یازدہم است بعد ہزار و ہفتاد، عالم بودند بہ علم ظاہر و باطن، تحصیل علوم از خدمت والد ماجد و برادر کلاں شیخ محمد اعظم فرمودہ بودند، در حلم و علم و فضل و تقویٰ مستثنیٰ روزگار بودند، روزے عالمگیر بادشاہ در خدمت حضرت ایشان حاضر شد، دید کہ جامۂ باریک پوشیدہ اند۔ عرض نمود کہ در میان مردم این حدیث مشہور است۔ مَنْ رَقَّ ثَوْبُہٗ رَقَّ دِیْنُہٗ۔ حضرت ایشان در تحقیق این حدیث رسالہ نوشتند و مَوْضُوْعِیَّتِ این حدیث را از کتب معتبرہ اثبات کردند، و پیش سلطانِ وقت فرستادند، سلطان بہ کمالِ علمیّتِ ایشان مقر شد۔ در سہرند در سنہ ہزار و یک صد و پنجاہ و سہ وفات یافتند و در قُبّہ والد ماجد خود مدفون شدند۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَہٗ فِیْ اَعْلَی الْجِنَانِ۔

اولاد حضرت ایشان را سہ پسر و یک دختر بودہ۔ (۱) رفیع القدر (۲) عزیز القدر (۳) عظیم القدر و عمدۃ النساء۔

بابائے پنجم حضرت عزیز القدر قدس سرہٗ

ولادت حضرت ایشان در سرہند شریف بودہ، در سیر الکاملین نوشتہ۔ ولادت ایشان در آخر مایۂ یازدہم بود و وفات در مایۂ دوازدہم، عالم و عامل و فاضل و اکمل بودند، تلمذ در ظاہر و باطن از والد ماجد خود داشتند و بر طریقۂ شریفۂ آباء کرام بہ کمالِ استقامت مستقیم بودند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَرَّبَہٗ لَدَیْہِ۔ و حضرت جد امجد در انساب الطاہرین نوشتہ اند۔ بہ پنجم ربیع الاول ۱۱۸۳ھ ہزار و یک صد و ہشتاد و سہ رحلت فرمودہ۔ و شاہ رؤف احمد در جواہر علویہ سال وفات یک ہزار و یک صد و ہشتاد و ہفت نوشتہ و بر ہامش کتاب ہدیۂ احمدیہ در انساب حضرات مجددیہ نوشتہ است مسموع شدہ است کہ ایشان در قصبۂ نجیب آباد از اضلاع بجنور مدفون اند۔

اولاد حضرت ایشاں را از دو زوجہ یکے عشرت دختر انوار اللہ سعیدی و دیگر اکرام النساء بنتِ ابنِ عمِ ایشان سہ پسر و سہ دختر بودہ۔ (۱) حفیظ القدر از زوجۂ اولیٰ (۲) احمد معصوم (۳) صفی القدر از زوجۂ ثانیہ۔

Marfat.com

(۱) سمرہ (۲) جمیلہ (۳) فصیح النسار۔ احوال بنات معلوم نہ شد کہ از بطن کدامین زوجہ اند۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا۔

بابائے چہارم حضرت صفی القدر قدس سرہٗ

در سیر الکاملین نوشتہ است۔ "حضرت شیخ محمد صفی القدر فرزند رشید حضرت شیخ عزیز القدر ہستند، ولادت شریفِ ایشان در سہرند در سنۂ یک ہزار و یک صد و شصت و شش بہ وقوع آمد تحصیلِ علم ظاہری از علمائے وقت واز والدِ ماجد فرمودہ اند وکسبِ سلوکِ باطنی نیز از خدمت پدرِ عالی قدر کردہ اند، عالمِ باعمل کثیر العبادات والطاعات والوظائف والاوراد بہ حدّے بودند کہ یک لمحہ از ان فراغت نہ داشتند واستقامت بر شریعت و طریقت تا حدِّ نہایت داشتند، اَمْر بِالْمَعْرُوْف وَنَهْی عَنِ الْمُنْكَرِ بلا خوف، خواہ امیر باشد خواہ فقیر می فرمودند۔ كَانَ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ ہر کس را کہ خلافِ جادۂ شریعت می دیدند، بے تحاشی و بے تامل، خواہ بہ دست خواہ بہ زبان، زجر می کردند و در زہد و تقویٰ عدیم النظیر فی الامثال بودند، نواب نصر اللہ خان رئیسِ رامپور ہر چند خواست کہ منصبِ نیابت قبول کنند، از کثرت ورع جواب صاف دادند، وقت رحلت بہ فرزند خود (حضرت شاہ ابو سعید) فرمودند "حجب بالکل مرتفع گشتند" وچوں قاری بہ آیۂ شریفہ "فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" رسید، جان باجانان سپردند، وَكَانَ ذٰلِكَ لِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ خَلَتْ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَلْفٍ وَمِائَتَيْنِ وَسِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ، تُوُفِّيَ فِيْ بَلْدَةِ لَكْهنَو وَدُفِنَ فِيْهَا۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ "

ومحدّث دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی در رسالۂ "هُوَ الْغَنِيُّ" ضمیمہ مقامات مظہری بر صفحہ ۱۵۹ نوشتہ اند۔ اوّل ارادت بہ خدمتِ والد ماجد خود (حضرت صفی القدر) آوردند، اوشان بر طریقۂ آبائے کرام خود مستقیم بودند۔ وترکِ دنیا وانقطاعِ غالب داشتند بہ حدیکہ نواب نصر اللہ خاں آرزو نمود کہ عہدۂ بخشیگری قبول فرمایند مگر بہ مَعْرَضِ قبول نیفتاد، دائما در اشتغال واورادِ خود مصروف بودند، ذوقے بہ علم حدیث شریف داشتند از اہل فسق وفجور معروض بودند، وفات شان دوشنبہ بست و پنجم شعبان سنۂ یک ہزار و دو صد و سی و شش ہجری در بلدۂ لکھنو واقع شد، تاریخِ وفات آن حضرت فَازَ رِضْوَانَ الْمَوْدُوْدِ (۱۲۳۶ھ) است، سید احمد صاحب ومولوی اسماعیل شہید و دیگر اَعِزّہ تجہیز وتکفین بر خود گرفتند، در راہ عریشے یعنی چھپّر کسے سوختہ افتادہ بود نعش شریف را بر آتش بردند کسے را آسیب نہ رسید۔" حضرت جد امجد در انسابُ الطاہرین نوشتہ اند کہ حضرت ایشاں چوں از تہجد فارغ می شدند اہل خانہ را بیدار می کردند تا نماز تہجد بخوانند۔ در توکل بے نظیر بودند۔" مزارِ مبارک ایشان بیرونِ دروازۂ اکبری کہ اندرین روزہا آن جائے را چوک گویند بالائے تپّے در زاویۂ مسجد صغیر واقع است رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدَّسَ سِرَّهٗ۔

Marfat.com

زوجۂ حضرت ایشاں فیض جہاں بنت مولوی محمد مرشد بن محمد ارشد بن فرخ شاہ سعیدی مجددی بودہ قدس اللہ اسرارہم۔ واز بطن ایشاں یک پسر ابوسعید زکی القدر و دو دختر صفیہ دامۃ العزیز پروردگار عطا فرمود۔

بابائے سوم حضرت شاہ ابوسعید زکی القدر قدس سرہٗ

اسم گرامی ایشاں زکی القدر است کما فی انساب الطاہرین وکنیت ابوسعید۔ ولادت باسعادت بہ دوم ذی العقدہ ۱۱۹۶ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۷۸۲ء در مصطفٰے آباد رامپور بودہ۔ سال ولادت از "حافظ و عالم و ولی باد" ظاہر است ووفات بہ روز شنبہ یکم شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۸۳۵ء شدہ، عمر شریف بہ اعتبار سنین قمریہ ۵۳ سال، دہ ماہ، بست و ہشت روز و بہ اعتبار سنینِ شمسیہ پنجاہ و دو سال و سہ ماہ و بست و دو روز بودہ۔

دہ سالہ بودند کہ قرآن مجید را حفظ کردند چون بہ عمر نوزدہ سال رسیدند از تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ یعنی فقہ و حدیث و تفسیر و منطق وغیرہا از علمائے زمانہ مثل مفتی شرف الدین و مولوی رفیع الدین فرزند شاہ ولی اللہ و خال خود مولوی سراج احمد بن مولوی محمد مرشد حاصل نمودند و اجازتِ علم حدیث شریف از خال خود و از حضرت شاہ عبدالعزیز حاصل فرمودند۔ و از قاری نسیم علیہ الرحمۃ فنِ تجوید حاصل کردہ در تلاوت قرآن مجید یکتائے وقت گشتند۔ می فرمودند مرا بر حسنِ تجوید خود چندان اعتماد نہ بود تا آنکہ در حرم محترم اہل مکہ تحسین قرأت من نمودند و مشق خطاطی از کاتب شہیر کلو خاں کردند۔ چنانچہ قرآن مجید را نوشتہ وقف می فرمودند۔ عاجز بہ روز شنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۸ اپریل ۱۹۶۷ء در رباط حضرت شیخ محمد مظہر قدس سرہٗ در مدینۂ منورہ بہ زیارت آن مصحف مبارک مشرف شد کہ حضرت ایشان قدس سرہ بہ ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۲۴۴ھ از کتابت آن فارغ شدہ اند کل صفحات آن ہشت صد و ہشتاد و ہشت اند و در ہر صفحہ نہ سطور اند۔

کیفیتِ کمالاتِ ظاہر و باطن از ایامِ صبا در ذاتِ شریف مرئی می گشت۔ شاہ عبدالغنی از حضرت ایشان نقل فرمودہ کہ "در اوائل عمر بہ حسب اتفاق در بلدۂ لکھنؤ معیت میان ضیاء النبی کہ از اقارب بودند گزر واقع شد، در مکانے فروکش شدیم در راہِ آمد و رفت کہ در مسجد برائے نماز می رفتیم درویشے بود کہ اکثر ستر برہنہ می داشت۔ مگر بہ وقت آمد و شد من ستر عورتِ خود می کرد۔ کسے پرسید کہ ترا چہ شد چون ایشان را می بینی ستر می کنی، گفت وقتے باشد کہ ایشان را منصبے حاصل شود کہ مرجع اقارب خود گردند۔ حضرت ایشان را در زمانہ تحصیل علم ظاہر ارادۂ خدا طلبی پیدا شد، از والد بزرگوار خود کمالاتِ باطنی حاصل کردند۔ حضرت والد بہ حضرت ایشان فرمودند اے فرزند مرغ ہمت تو بلند پرواز افتادہ است لہذا از خلفائے خاندان خویش تکمیل نسبت نمائید۔ لہذا حضرت ایشان رجوع در خدمت حضرت شاہ درگاہی کردند کہ در رامپور بر مسند ارشاد حضرت حافظ جمال اللہ

خلیفۂ حضرت سید قطبُ الدین خلیفۂ حضرت خواجہ محمد زبیر قبلۂ عالم قدس اللہ اسرارہم بودند، در طریقۂ قادریہ مجددیہ بیعت کردند۔ تا دوازدہ سال ملازم خدمت بابرکت شاہی درگاہی بُودند۔ درین ایام ریاضات و مجاہدات شاقہ کَدَوَامِ الصَّوْمِ ولُزُوْمِ السَّهْرِ وَتَرْكِ اللَّذَّاتِ۔ برخود لازم گرفتہ بودند۔ شاہ درگاہی ایشان را بخلعتِ خلافتِ خاصۂ خود و اجازتِ مُطلَقہ نواختند و قائم مقام خود فرمودند صدہا افراد بہ توجہاتِ عالیہ ایشان بہ درجاتِ عُلیا رسیدند مع ذلک می فرمودند چون مکتوبات شریف را مطالعہ می کردم می یافتم کہ تا این دم کمالاتِ نسبت احمدی مجددی حاصل نہ شدہ است، چنانچہ بہ دہلی تشریف آوردند و مکتوبے بہ پانی پت در خدمت حضرت قاضی ثناء اللہ فرستادند کہ خواہش استفادۂ باطنی دارم حضرت ایشان بہ ایشان نوشتند کہ شما بہ خدمت حضرت شاہ غلام علی برسید چنانچہ جنابِ ایشان بہ خدمت حضرتِ شاہ صاحب رسیدند و بیعت شدند و خلافت یافتند۔ حضرت شاہ صاحب می فرمودند۔ طلب خدا چنین باید کہ ایشان را ہمّت، شیخی گزاشتہ بہ مریدی شتافتند۔ چند ماہ نہ گزشتہ بود کہ بہ خلافتِ مُطلَقہ در طُرُقِ سَبْعَہ نواختند، حضرت ایشان از صحبتِ حضرت شاہ صاحب تا پانزدہ سال استفادہ کردند و بہ بشاراتِ عالیۂ این خاندان مثلِ ضمنیّت و قیّومیّت مشرف گردیدند۔

حضرت شاہ صاحب مُریدانِ خود را احوالۂ ایشان می کردند، در مناقب احمدیہ نوشتہ است کہ "مولانا خالد کُردی و سید اسماعیل مدنی وغیرہما از ایشان توجّہات گرفتہ اند۔ و شاہ سعد اللہ حیدر آبادی و مُلّا عبدالکریم ترکستانی از حضرت شاہ صاحب شروع سلوک کردند و بعدہٗ از حضرت ایشان اتمام سلوک کردند و حضرت ایشاں اجازت دادند۔ چونکہ ایشان بیعت از شاہ صاحب کردہ بُودند ازیں جہت تصدیر اجازت نامہ از اسم مبارک حضرت شاہ صاحب است و مہر ایشاں نیز عند البسملہ ثبت است و در آخر مہر حضرت ایشان اعنی شاہ ابو سعید است۔ حضرت شاہ صاحب در اجازت نامۂ کہ بہ حضرت ایشان تحریر کردہ عطا فرمودہ اند، نوشتہ اند" و مشاہدہ کردہ ام بہ عنایت الٰہی کہ بہ توجہات ایشان درویشان از نسبت قلبی و نسبت فوقانی بہرہ ور می گردند" در ضمیمۂ مقاماتِ مظہری حضرت شاہ عبدالغنی نوشتہ اند۔ شاہ سعد اللہ صاحب در خدمت حضرتِ ایشان رسیدند، شروع سلوک از حضرت ایشان کردند بعدہ از ایشان توجّہات گرفتند و اجازت و خلافت یافتند، بہ حرمین شریفین رفتند آنجا شرف اندوز شدہ در حیدر آباد دکن رفتند و ارشادِ تمام یافتند، صغیر و کبیر آن مُلک بہ اخلاص تمام پیش آمدند، صد و پنجاہ کس در خانقاہ ایشان وظیفہ خوار اند، عرس حضرتین بہ تکلف می کنند، انقطاع از اہلِ دنیا و سخاوت نہایت دارند، مُلّا عبدالکریم ترکستانی نیز بہ خدمت حضرت ایشان حاضر آمدند، نسبتے برداشتند، بعد ازان توجّہات از ایشان گرفتہ اجازت یافتہ رخصت شدند، در شہر سبز طریقۂ ایشان رواج تمام یافتہ ہزارہا کس حلقہ بگوش شدند، خانقاہ و دیہات

Marfat.com

ولنگر خانۂ عظیم بر پا دارند، امیر شہر اخلاص تمام دارد" الخ۔ عاجز گوید مراد از "حضرت ایشان" حضرت شاہ غلام علی، واز "ایشان" حضرت شاہ ابو سعید اند، قدس اللہ اسرارہما۔

سیّد احمد خان مؤسّسِ جامعۂ اسلامیّہ علی گڑھ ہمراہ پدر بزرگوار خود سید محمد متقی بہ خدمت حضرت شاہ صاحب در خورد سالی می آمد، وے در کتاب "آثار صنادید" نوشتہ۔ "حضرت شاہ صاحب بارہا بہ یارانِ طریقت فرمودہ اند۔ ابو سعید برائے من فخر است، اگر من فقیری اختیار کردم غم کسے نہ داشتم، ابو سعید را بہ بینند کہ باوصفِ علائقِ دُنیویّہ (یعنی باوجودے کہ اہل وعیال دارند) در عبادتِ پروردگار این گونہ مصروف است گویا کہ علائقِ دنیویہ نہ دارد"۔ در سیر الکاملین نوشتہ۔ "جناب ایشان در ترویجِ شریعتِ محمدی وطریقۂ مجددی مانند آباواجداد سرگرم شدند وتلخی وسختی وفقر وفاقہ کہ شیوۂ محمودۂ طریقۂ علیہ ہست بہ سبب کمال ایثار خیلے زیاد چشیدند، واوصاف حمیدہ واخلاق نبویّہ جناب ایشان از شکست ومسکنت وحفظ مراتب ہر کس بانہایت مشغولی وتحمل وصبر وبُردباری بہ این حد رسیدہ بود کہ منکر حضرت شاہ صاحب بُودہ بہ جناب ایشان رو بہ اعتقاد آورد"۔ وحضرت شاہ رؤف احمد در جواہر علویّہ نوشتہ اند۔ "اوّل مصافحۂ بیعت در خاندان قادریّہ بر دست زبدۂ اصفیا قدوۂ اولیا محبُوب الٰہی حضرت مولانا شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ داشتند، ونسبت باطن ہم از آن حضرت کسب نمودہ بہ مرتبۂ اجازت وخلافت رسیدہ بودند باز بحضور حضرت ایشان (حضرت شاہ غلام علی) حاضر شدہ مصافحۂ بیعت در خاندان نقشبندیّہ کردند وسلوک مقاماتِ مجددیّہ تا آخر رسانیدہ اعجوبۂ روزگار گردیدند۔ از آیام طفولیّتِ آثار۔ اَلسَّعِیْدُ مَنْ سُعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ"۔ از جبین مبینش ظاہر بود برادر خالہ زاد این احقر اند ——— ۔ در مناقب احمدیّہ نوشتہ است۔ ہر گاہ ایشان (شاہ ابو سعید) از سفر تشریف می آوردند (حضرت شاہ صاحب) استقبال ایشان می فرمودند حتّٰی کہ یک بار آن حضرت مریض بُودند وایشان تشریف آوردند، بر چہار پائی خود نشستہ مردمان را فرمودند کہ مرا برداشتہ برید تا کہ استقبال فوت نہ شود وتا مسجد حکیم قدرت اللہ کہ بیرون خانقاہ بہ فاصلۂ قلیلہ واقع است تشریف بردند وبہ نواز شہائے بسیار سرفراز ساختند ——— حضرت شاہ صاحب در ماہ مبارک رمضان ۱۲۳۰ھ حضرت ایشان را بہ ضمنیّت خود سرفراز فرمودند، ودر نصفِ ماہ جمادی الاولی ۱۲۳۲ھ بشارت بہ منصب قیّومیّت دادند وچون حضرت شاہ صاحب را مرض موت لاحق شد۔ قیام حضرت ایشان در لکھنؤ بود۔ بہ ایشان تحریر فرمُودند۔ می بینم کہ منصبِ آخرِ مقاماتِ این خاندانِ عالی شان بہ شما متعلق ووابستہ شد وپیش ازین در بیماری سابق دیدہ بودم کہ شما برجائے ما نشستہ اید وقیّومیّت بہ شما عطا کردند۔ وتحریر فرمودند۔ از غیب القا می شود کہ ابو سعید را باید طلبید وروح مبارک حضرت مجدد رضی اللہ عنہ برین باعث است ودیدہ ام کہ شما را بر ران راست خود

Marfat.com

بنشاندہ ام ومنصبے کہ آثار آن عنقریب عاید بہ شما می شود مفوض نمودہ۔ خانقاہ شما را مبارک باد۔ جلد تر بیائید، توکلا علی اللہ اینجا آمدہ بنشینید۔ الخ۔

درسال یک ہزار و دو صد و چہل و نہ عزم حرمین شریفین کردند۔ فرزند اکبر حضرت شاہ احمد سعید را سجادہ نشین خانقاہ ساختند و فرزند اوسط حضرت شاہ عبدالغنی را رفیق خود ساختہ متوجہ آن دیار برکت آثار شدند۔ در حرمین محترمین علماء فضلاء اقتباس انوار از حضرت ایشان کردند و بعض بہ دخول طریقہ ممتاز شدند۔ بعد از حج در ماہ محرم و در بلد محترم مرض اسہال وحمی شروع شد چون مرض قدرے تخفیف کرد در ماہ ربیع الاول بہ مدینہ منورہ سفر کردند۔ ایام مولد شریف ہمونجا بودند، بہ دوران قیام مدینہ منورہ در شدتِ مرض تخفیفے بود۔ چون بہ جانب وطن رجوع فرمودند در مرض شدت شروع شد۔ باوجودیکہ علیل و مسافر بودند بہ اوّلِ ماہِ صیام سنہ ۱۲۵۰ھ روزہ داشتند۔ دران روزہ شدتِ مرض زیادہ شد لہذا حکم بہ فدیہ دادند بہ بست و دوم رمضان داخل بلدۂ ٹونک شدند۔ نواب وزیر الدولہ بسیار تکریم و تعظیم نمود۔ مرض شدت اختیار کرد۔ روز شنبہ کہ یکم شوال و روز عید بود در احوال تغیر پیدا شد بہ فرزند خود حضرت عبدالغنی وصیت بہ اتباع سنت و اجتناب از اہلِ دنیا فرمودند و ارشاد کردند۔ اگر بر در اہلِ دنیا خواہی رفت ذلیل خواہی شد و الّا ایشان چون سگان بر دروازۂ تو خواہند غلطید و فرمودند ہر چہ مارا از اشغال و اوراد رسیدہ ترا بلکہ عبدالمغنی را اجازت دادم۔ و فرمودند وقتِ کدام نماز ہست مولوی حبیب اللہ عرض کردند۔ ہر نماز کہ حضرت خواہند ادا فرمایند۔ فرمودند امشب تمام شب در نماز گزشتہ است۔ بعد از نمازِ ظہر حافظ را بہ قرأت سورۂ یٰسٓ حکم کردند۔ سہ بار شنیدند فرمودند بس کنید کہ وقت کم ماندہ است و فرمودند امروز نواب در خانہ نیاید۔ پیشتر از اُمرا کسے آمدہ بود فرمودند۔ از آمدن اُمرا ظلمت می آید۔ بین الظہر و العصر از روز شنبہ یکم شوال سنہ ۱۲۵۰ھ کہ روز عید بود انتقال فرمودند۔ مولوی حبیب اللہ و اہلِ قافلہ متکفل غسل شدند۔ مولوی خلیل اللہ قاضی ٹونک امامتِ نماز کردند۔ علماء، فضلاء، عمائدین، اُمرا و نوّاب ٹونک و جمیع اہالی در نمازِ جنازہ شریک بودند۔ در تابوت پنبہ نہادہ جسدِ مبارک را بران نہادند۔ و بعد از چہل روز از صندوق برآوردند۔ چنان معلوم می شد کہ ہمین وقت غسل دادہ اند۔ ہیچ تغیر در حضرت ایشان نبودہ، پنبہ کہ زیر ایشان در تابوت بود نہایت معطر بود، مردم آن را تبرکاً بردند۔ حضرت ایشان را در خانقاہ شریف دہلی، بہ پہلوے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب بہ جہتِ غرب سپرد خاک کردند۔ کسے گفتہ و خوب گفتہ ؎

سعیدِ ازل آمدہ نامِ او سعادت بود اوّلین کامِ او
زرحمت کہ بودہ خزائن ہزار کلیدش بدو دادہ پروردگار

Marfat.com

به مُلکِ طریقت شہِ بے نظیر — به کوئے حقیقت فقیرِ کبیر
چو جبریل در راہِ عرفان دلیل — نبی را حبیب و خدا را خلیل
به محبوبیش برگزیدہ خُدا — به قرب و بیش برستودہ قضا
ز بہرِ غریبانِ بے اعتبار — بود آیتِ رحمتِ کردگار
امینِ جہان پردہ دارِ زمین — به رُوئے زمین آسمانِ برین
به ہندوستان گرچہ دارد مقام — به بالائے ہفتم فلک راندہ گام
گزشتہ به یک گام زین نہ طبق — ز قُدّوسیان بردہ گوئے سبق
به مُلکِ امارت ولایت ببُرد — به کُوئے نبوّت وراثت ببُرد
مُربّع نشینِ مُسدّس سرا — به راہش جبین سودہ ہفتم سما

مولوی خلیل احمد مُضطرب یحیوی مجددی رامپُوری از مخلصین حضرت شاہ صاحب و از محبّین حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ اسرارہم تاریخِ وفات حضرت ایشان گفتہ ؎

امام و مُرشدِ ما شاہ بو سعیدِ سعید — به روز عید چو شد واصلِ جنابِ خُدا
دِل شکستہ و مغموم گفت تاریخش — "ستونِ محکمِ دینِ نبی فتادہ زپا" = ۱۲۵۰

حضرت ایشاں قدس سرہٗ در بیان سلوک مجددیہ رسالہ "ھِدَایَۃُ الطَّالِبِیْنَ وَمِرْقَاۃُ السَّالِکِیْنَ" نوشتہ اند۔ از بہترین رسائل است درین باب۔ در سِیَرُ الْکَامِلِیْنَ نوشتہ "بعض مخلصین در مکہ معظمہ آن را مترجم بہ زبان عربی کردہ اند"۔

اولاد

حضرت ایشان را دو زوجہ بود و از ہر دو اولاد شدہ۔ اُولیٰ زبدہ دختر غلام صدیق فرزند عظیم القدر از بطن ایشان یک پسر احمد سعید و یک دُختر مجیدہ۔ دُخریٰ حسینی بنت میر بادشاہ بن میر احمد مجددی۔ و از بطن ایشان دو پسر عبدالغنی و عبدالمغنی ـــــ تذییل۔ عاجز در دیباچہ کتاب ذکر کردہ کہ از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہٗ ذکر جمیع افراد این فرعِ مبارک انشاء اللہ کردہ خواہد شد۔ تا نامہائے ایشان محفوظ ماند و سلسلۂ تعارف گسستہ نہ شود۔ لہٰذا عاجز بیان جمیع اولاد حضرت ایشان می کند۔

حضرت شاہ عبدُالغنی

ولادتِ ایشان بہ شب شنبہ ۲۵ شعبان ۱۲۳۴ھ مطابق ۱۹ جون ۱۸۱۹ء در محلۂ مغلپُورہ نزد خانقاہ حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ بہ ظہور رسیدہ۔ نام تاریخی "مظاہرِ حلیم" است۔ و وفات ایشان در مدینہ منورہ بہ روز سہ شنبہ، محرم ۱۲۹۶ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۸۷۸ء بہ وقوع آمد، و در جنت البقیع بہ پہلوے حضرت برادر خود شاہ احمد سعید متصل گنبدِ مبارکِ حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مدفون شدند و به مراد خود رسیدند چنان که در مکتوب دوم ظاہر فرمودہ اند۔ سَالِ وفات از "شد اندر زمین آفتابِ علوم" ظاہر است۔ این مادۂ تاریخی را عاجز از حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ شنیدہ بودہ چنانچہ این مصرع نفیسہ را عاجز در سلکِ نظم سفتہ و گفتہ ؎

امامِ زمن شاہ عبدالغنی شریعت پناہ و طریقت اروم[1]
چو ہفتِ محرم سہ شنبہ رسید بہ جنّت برفت و برست از ہموم
چہا والدم گفت سالِ وصال "شد اندر زمین آفتابِ علوم" = ۱۲۹۶

قرآن مجید در خوردسالی حفظ کردند و علوم ظاہری از مولانا حبیبُ اللہ و علوم باطنی از حضرت والد بزرگوار خود کسب می کردند۔ ہنوز از تحصیل علوم فارغ نہ شدہ بودند کہ در سنہ ۱۲۴۹ھ ہمراہِ والد بزرگوار خود بہ سفر حرمین شریفین روانہ شدند۔ مولانا حبیبُ اللہ کہ اُستاد ایشان بودند نیز درین مبارک سفر رفیق ایشان بودند، این سفر برائے حضرت ایشان از بس مبارک واقع۔ آنچہ از فوائد باطنی نصیبِ ایشان شد، غیر ازیں چہ گفتہ آید کہ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا اللّٰہُ۔ البتہ فوائد علوم ظاہری جناب ایشان را بہ درجۂ علیا رسانید و سند حدیث شریف ایشان از اعلیٰ اسانید عالم شد۔ جناب ایشان از شیخ محمد عابد سندھی و از شیخ اسماعیل رُومی سند حدیث حاصل کردند۔ علماء کرام در بیانِ سند ایشان رسالہا نوشتہ اند۔ شیخ محمد محسن بن یحیی التیمی ثم البکری (ای الصدیقی)، الترھٹی ثم الفرہنی رسالۂ اَلْیَانِعُ الْجَنِی فِی اَسَانِیْدِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْغَنِی بہ عربی نوشتہ اند، این رسالہ طبع شدہ است۔ شیخ محمد محسن در موضع مظفرہ، متصل پیگوسرائے ضلع مونگیر، بہار، قیام داشتند، و رسالہ دیگر از جناب شیخ عبدالوہاب صاحب بن خدایار (حبیبُ اللہ) بن عظیم حسین یار صدیقی مہاجر مکہ مکرمہ است کہ نامش اَلْمَوْرِدُ الْھَنِی فِی اَسَانِیْدِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْغَنِی، است، این رسالہ نیز بہ عربی است و طبع نہ شدہ، نزد عاجز نسخۂ قلمی موجود است ——— حضرت ایشان چون بہ ہند مراجعت فرمودند بہ تکمیل علوم ظاہری و باطنی مشغول گشتند۔ از شاہ محمد اسحاق ابن بنت حضرت شاہ عبدالعزیز و شاگرد و جانشین ایشان حدیث شریف و علم باطن چندے از برادرِ کلان حضرت شاہ احمد سعید و سپس از مرزا عبدالغفور خورجوی کہ از اعاظم خلفائے حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ اسرارہم بودند و حاصل کردہ بہ تدریس و تعلیم علوم ظاہر و باطن مصروف گشتند۔ اشتغال حضرت ایشان بہ علم حدیث بیشتر بودہ، در ہندوستان و در مدینہ منورہ صدہا افراد از علمائے کاملین بہ خدمت ایشان رسیدہ حدیث شریف از ایشاں خواندند، از کثرتِ مزاولتِ حدیث شریف در نسبت مُبارکۂ ایشان عجب لطائفے پیدا شدہ بود کہ غیر از اصحاب بصیرت کسے ادراکِ آن

---

[1] اُروم بہ ضم ہمزہ سنگے را گویند کہ برائے اہتداء در صحرا نصب کنند و اَروم بہ فتح ہمزہ اصلِ شجر را گویند۔

Marfat.com

نہ می توانست کرد، در اتباع سنّت و عمل بر عزیمت یکتائے روزگار بودند، سید احمد خاں مؤسسِ جامعۂ اسلامیہ علی گڑھ احوال ایشان را قدرے بہ تفصیل در کتاب آثار الصّنادید بہ اردو نوشتہ اند، عاجز برخے از کلام ایشان ذکر میکند، نوشتہ اند ما معناہٗ "حضرت ایشان نیز فرزند ارجمند حضرت شاہ ابو سعید اند و فی الحقیقت وجود ایشان فخرِ خاندان است، اوضاع و اطوار ایشان جداگانہ و کیفیات و احوال ایشان یگانہ اند، اوقات ایشان بہ نوعے مستحسن اند کہ شاید در زمانِ سابقہ از نیکوکاران بودہ باشند، نشستِ ایشان در مسجد شریف، و عملِ ایشان بہ ہمہ وقت در ہمہ حال بر طریقۂ محمدیہ، اے خوشا حالِ کسے کہ ہمہ وقت مراعاتِ احوالِ نبی خود را کند و از دنیا و مافیہا خبرے نہ داشتہ باشد حضرت ایشان در اتباعِ سُنت بہ نوعے سعی می کنند کہ اگر سکّانِ آسمان و زمین ایشان را بہ لقب مُحیِ السُّنۃِ وَقامعُ البِدْعَۃِ یاد کنند روا باشد، از ترکِ ادنیٰ سنت چیزے را بدتر نہ می دانند، اگر استفسار از شخصے شود کہ فنا فی السنۃ و محو در شریعت و شہسوار میدان طریقت بود۔ پس غیر از ذات فیض آیات ایشان کسے دیگر نیست، کسے کہ در امورِ تافہہ این گونہ احوال دارد پسِ خیال کنید کہ در امورِ عظیمہ بہ چہ منوال و چہ انقلابودہ باشد۔ الخ ——— سید احمد خان چہار سالہ بودند کہ ہمراہِ پدرِ بزرگوارِ خود، سید محمد متقی بہ خدمتِ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ چند بار رسیدہ اند و یادِ آن مبارک صحبت در حافظہ خیال ایشان تا دم واپسین ثبت بودہ و فیما بعد یک گونہ تعلقے با خانقاہ و اہل خانقاہ داشتند، لہذا ہر چہ کہ در بارۂ حضرات نوشتہ اند از روئے دید و معاینہ نوشتہ اند، ایشان دیدند کہ حضرت شاہ عبد الغنی میوہ اَنْبَہ را کہ از بازار گرفتہ شدہ باشد، ہیچ گاہ استعمال نہ فرمودند۔ زیرا کہ در ہندوستان بیع باغہائے اَنْبَہ بہ وقتِ ظہورِ گُل می شود، و از روئے شریعت این بیع جائز نیست۔ لہذا حضرت ایشان از استعمال انبہ پرہیز می کردند بلکہ استعمال ہر آن شے کہ در بیع آن فساد می بود، اجتناب می کردند۔ سید احمد خان مشاہدۂ این امر کردہ بودند و نوشتہ اند: "امورے را کہ ما بدبختان کمتر از موے می پنداریم، نزد ایشان از محالات بودہ لہذا از لطف و لذتِ این گونہ فواکہ حضرت ایشان آشنا نہ بودند"۔

القول السنی

خدا ناترسے دور از کارے بر رسالۂ مبارکہ ایشان کہ شفاء السائل نام دارد اعتراضات فاسدہ کردہ، چون عاجز تحریرات آن بد اندیش دید جوابش بہ صورت کتاب کبیر الموسوم بہ "القول السّنی فی الذّبِ عن الشیخ عبد الغنی" در سال ہزار و سہ صد و شصت تحریر کرد، درین کتاب این عاجز منقبتے از حضرت ایشان قدس سرہٗ نوشتہ۔ برخے ازان نقل می کند۔

چہ گویم وصفِ شہ عبد الغنی را — امام و مُرشدِ دارِ نبی را
بہ خلوت خانۂ دل داشت قرآن — بہ رِقّت ہا تلاوت کردے ہر آن

Marfat.com

عنانِ ہمتش برتافت آن پاک — علُوم دین را برخواند چالاک
حدیثِ مصطفٰے را گشت شاغِل — بسے اسنادِ عالی کرد حاصِل
زخوردی بود منظورِ خدارس — خدارس را نظر دارد اثر بس
بہ جِدّ و سَعی در اندک زمانہ — بدید از لطف مولی بے کرانہ
اجازت یافت از مردانِ یکتا — خلافت یافت از پیرانِ والا
زاخلاقِ رذیلہ شد مُبرّیٰ — بہ آدابِ رسول اللہ مُحلّٰی
زبان در ذکرِ حق ہر آن جاری — دلش معمُور از انوارِ باری
ہمہ تن پائے در راہِ رضا بود — ہمہ تن گوش برقولِ خدا بُود
ہمہ تن لب برائے ذکرِ سُبحان — ہمہ تن دیدہ بہرِ دیدجانان
نہ گفتے، نے برفتے، نے شنیدے — نہ دیدے، گر رضائے حق نہ دیدے
بہ ظاہر پیکرش از خاک بودہ — بہ باطن کُل زنورِ پاک بودہ
کُجا ہند و کُجا طَیبہ بیندیش — سعادت یاورو اقبال درپیش
بہ کوہ و دشت و دریا جادہ پیمود — بہ دارِ مصطفٰے آن گہ بیاسود
زہے قسمت کہ کامل بست و یک سال — سکونت کرد آنجا فارغ البال
گہے ذکر و گہے تدریس تنزیل — گہے بحث از حدیث و جرح و تعدیل
بدین سان عمر خود آنجا بسر کرد — ہزاران بے ہُنر را با ہُنر کرد
بہ آخر شد چو دورِ زندگانی — ملک آورد جامِ ارغوانی
بہ صد خواہش گرفت آن جامِ رنگین — نثارش کرد فوراً جانِ شیریں
سلام از ما رسد ہر دم بہ جانش — الٰہی از تو رحمت بر روانش
الٰہی آنچہ از احسان کردی — کرامتہا بہ وے ارزان کردی
ازاں فیضان یک جُرعہ عطا کُن — ازاں عرفان یک لُمعہ عطا کن
نگاہے لطف کُن دل شاد گردد — دِلائے دوستانت زید دارد

تالیفات ایشان

برسنن ابن ماجہ حاشیۂ لطیفہ نوشتہ اند کہ انجاح الحاجہ نام دارد و رسالۂ تخریج احادیثِ مکتوبات و رسالۂ شفاء السائل و رسالۂ تحفۂ تیموریہ و در اُردو ترجمۂ نصاب الاحتساب از تالیفات ایشان است۔ بجز تخریج احادیث مکتوبات ہمہ طبع شدہ اند۔

Marfat.com

مکتوبات ایشاں

مرد پاک طینت پاک باطن حافظ محمد یعقوب مجددی نسباً و مشرباً ساکن پانی پت مکاتیبِ شریفۂ حضرت ایشان را جمع کردہ بود و برائے ملاحظہ نزد حضرت سیدی الوالد قدس سرہ آوردہ بود۔ ایشان از مطالعۂ آن مجموعۂ مبارکہ بسیار محظوظ و مسرور شدہ بودند۔ حافظ محمد یعقوب قصدِ طباعت داشت لیکن اسباب فراہم نہ شد و در عقد خامس از مائہ چہاردہم بَعْدَ اَنْ نَاهَزَ الثَّمانِینَ مِنَ الْعُمرِ۔ سفر آخرت اختیار کردند رحمہ اللہ و آن مجموعۂ ثمینہ ضائع شد۔ نزد این عاجز یازدہ خطوط کہ نوشتۂ دست مبارک ایشان است محفوظ اند پنج ازاں متعلق بہ امور خانگی اند شش را این عاجز نقل می کند۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از عبد الغنی فرزند عزیز حافظ ابو الخیر و والد شان سلام خوانند۔ الحمد للہ علیٰ عَافِیَتِکُمْ وَسَلَامَتِکُمْ۔ مکتوب شما رسید۔ خوش وقت ساخت۔ رَزَقَنِیَ اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ اِتِّبَاعَ الشَّرِیْعَةِ السَّنِیَّةِ الْمَرْضِیَّةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ بِجَاهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ والسلام، ۲۵ شعبان سنہ ۱۲۸۹ھ

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از عبد الغنی ہمشیرہ محترمہ اہلِ خانۂ نواب قطب الدین خان صاحب سلام مطالعہ فرمایند، از استماعِ رحلتِ دوست قدیم خود صدمہ بر دل رسید۔ لیکن چون مراد او شان و مراد ما موت در حرمین شریفین ہست و ازین معنی حمد خدا بہ جا آوردہ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنَا بِفُرُطِنَا الصَّالِحِیْنَ بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَالسَّلَام ۲۵ شعبان سنہ ۱۲۸۹ھ

۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از عبد الغنی فرزند عزیز میان ابو الخیر و والدِ ایشان سلام خوانند، مکتوب ایشان مُشعر وفاتِ میان خورشید احمد صاحب رسید۔ دعاہائے مغفرت در حق ایشان نمودہ شد۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔ باید کہ بسماندگان عبرت بگیرند و موت را نصب العین دارند۔ ع اگرچہ ماند خضر لیک جاودانہ نہ ماند ؎

نہ ماند امروز کس غمخوارِ این بیمارِ سودائی ؛ فغان از بے کسی فریاد از بیدادِ تنہائی

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَالسَّلَام ۲۵ رجب سنہ ۱۲۹۰ھ

۴۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از عبد الغنی فرزند عزیز مولوی ابو الخیر و والد ایشان سلام خوانند مکتوب شما رسید۔ از اشتغال ایشان بہ علومِ دینیہ و امورِ یقینیہ مسرور شدم، طُوْبٰی لِمَنْ اَنْزَرَ مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی۔ سَبْعَةٌ[1] یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔ اَلْحَدِیْث۔

---

[1] وَنَسْاَلُ مَوْلَانَا الْکَرِیْمَ اِلٰهَنَا ؛ یُصَیِّرُنَا مِمَّنْ یَظِلُّ بِظِلِّهٖ
بِجَاهِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَصْحَابِهِمْ، وَیَرْحَمُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ قَالَ اٰمِیْن ۔ زید۔

Marfat.com

بہ کدام آئینہ مائلی کہ ز فرصت ہمہ غافلی — تو نگاہ دیدۂ بسملی مژہ واکن و بہ کفن درا

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ ۲۶ رجب ۱۲۹۲ھ

۵۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ از عبدالغنی فرزندی عزیزی مولوی محمد عمر و مولوی ابوالخیر سلام مطالعہ نمایند مکتوب ایشان در باب عزائے فرزندی نور اللہ مرقدہ رسید۔ الحمد للہ علی کل حال ؎

ہرچہ بر تو آید از شادی و غم — ہم ز گستاخیست و بیباکیست ہم

وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی، اگر ایمانست ہمہ احسانست۔ والسلام ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ

۶۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ از عبدالغنی عزیز از جان و دل مولوی محمد عمر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام سنتِ اسلام مکشوف باد مکتوب محبت اسلوب در عین انتظار رسید مسرور ساخت۔ درین جا دو حادثۂ عظیم در پیش آمدند، یعنی بتاریخ ۹ ماہ ربیع الآخر امتِ کریم انتقال کرد کہ از چند ماہ مریض بود و بعد پانزدہ روز شب جمعہ محمد موسیٰ انتقال کرد۔ روز چہار شنبہ برائے سبق ترمذی بہ خانۂ حاجی صاحب رفتہ بود، بعد سبق سردی معلوم شد۔ بہ خانہ آمد، بیخار شد، شب دوم انتقال کرد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، او سبحانہٗ مغفرت فرماید۔ ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ

اِجازت = حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ از ایشان جامع ترمذی خواندند حضرت ایشان قدس سرہٗ درج ذیل اجازت نامہ نوشتہ و مہر کردہ بہ ایشان عنایت کردند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ دَائِمًا کَثِیْرًا، اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَرَأَ عَلَیَّ الْوَلَدُ الْاَعَزُّ اَبُو الْخَیْرِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الصَّحِیْحَ لِلْاِمَامِ اَبِیْ عِیْسٰی مُحَمَّدِ بْنِ سَوْرَۃَ التِّرْمِذِیِّ مِنَ الْاَوَّلِ اِلَی الْاٰخِرِ اِلَّا اَنَّہٗ فَاتَ مِنْہُ نُبْذٌ اٍ مِنَ الْکِتَابِ وَاَسْأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَہُ الصَّوَابَ وَاَنْ یُّوَفِّقَہٗ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّیَّۃِ وَالْھُدٰی وَاَجَزْتُ لَہٗ بِمَا یَجُوْزُ الرِّوَایَۃُ عَنِّیْ عَلَی الْعُمُوْمِ وَاُوْصِیْہِ بِالْوَرَعِ وَالتَّقْوٰی وَاجْتِنَابِ اَھْلِ الْھَوٰی وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ۔ کَتَبَہُ الْمُلْتَجِیْ اِلٰی حَرَمِ النَّبِیِّ عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمُجَدِّدِیُّ سَامَحَھُمَا اللّٰہُ بِلُطْفِہِ الْخَفِیِّ سنہ ۱۲۹۱ھ مہر

(اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ)

حضرت ایشاں قدس سرہ بر اجازت نامۂ سید احمد حسن عرشی قنوجی برادر سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی درج ذیل عبارت نوشتہ اند۔

وَالْوَاجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَّسْلُکَ بِسِیْرَۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ مِنَ الصُّوْفِیَّۃِ وَالْفُقَھَاءِ الْقَادَۃِ وَالْمُحَدِّثِیْنَ الْمُسْتَقِیْمِیْنَ عَلَی الْجَادَّۃِ لَا کَابْنِ حَزْمٍ وَابْنِ تَیْمِیَّۃَ۔ الخ۔

Marfat.com

چونکہ صدیق حسن خاں بھوپالی از ربقۂ تقلید جید خود را کشیدہ بود و ہوائے اجتہاد بہ دماغش رسیدہ بود و بہ اتباع ابنِ تیمیہ و ابن عبدالوہاب قدم نہادہ بود۔ و مشہور است کہ الجنس الی الجنس یمیل۔ لہذا حضرت ایشان بہ سید عرشی نصیحت کردند و راہ صواب نشان دادند۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

ازین عبارت مسلک حضرت ایشان بہ خوب وجہ ظاہر است کہ مراد از اتباع سنت آن نیست کہ مسلک و مذہبِ ائمہ دین را کسے بگزارد۔ چہ اتباع ائمہ دین عینِ اتباعِ سنتِ مطہرہ است۔ این بزرگواران از خود چیزے نہ گفتہ اند بلکہ ارشادات مختلفۂ نبویہ را عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ بہ وجہِ نیک مطالعہ کردہ اند و آن چہ اصلح بودہ آن را گرفتہ اند ؎

نیاوردم از خانہ چیزے نخست تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

میلاد شریف

در ہندوستان بعض افراد می گویند کہ حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ در محافل میلاد شریف کہ خاص در شب دوازدہم ماہ مبارک ربیع انور انعقاد یابند و بہ وقت ذکر ولادت شریف قیام کردہ شود شریک نہ می شدند۔ این قول سراسر ناصواب و خلاف واقع است حضرت سیدی الوالد قدس سرہ بارہا می فرمودند کہ طریقۂ حضرت شاہ عبدالغنی ما را پسند است بلکہ حضرت ایشان بہ حافظ احمد صاحب فرزند مولانا قاسم رحمہما اللہ مکتوبے نوشتہ اند و در ان این عبارت تحریر کردہ اند، شیخ الدلائل مولانا مولوی عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکۂ مکرمہ از خلفائے عالی مرتبتِ حضرت شاہ عبدالغنی اند۔ ایشان بہ فارسی کتاب "الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم" نوشتہ اند و این کتاب حسب ارشاد حضرت حاجی امداد اللہ در مطبع محمود المطابع دہلی در ۱۳۰۷ھ طبع شدہ بر صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ طریقۂ حضرت شاہ عبدالغنی را و ارشاد ایشان را نقل کردہ اند کہ بہ یکشنبہ دوازدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ در صحنِ مسجدِ نبوی محفلِ مبارکِ میلادِ شریف منعقد شد حضرت ایشان در ین محفلِ مبارک شریک بودند و بہ وقت ذکرِ ولادت شریف چون برائے قیام ہمہ استادند حضرت ایشان نیز قیام کردند۔ مولوی عبدالحق نیز شریک این مبارک محفل بودند و بعد ازین چون مولوی صاحب را حضرت ایشان اجازت و خلافت عنایت کردند، در باب میلاد شریف بہ تصریح تمام امر کردند و برائے ابلاغ این امر تاکید فرمودند۔ چنانچہ امتثالاً لامرہ الکریم مولوی صاحب این کتاب نوشتند و حاجی صاحب را طباعت آن سعی فرمودند۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اولاد

پروردگار ایشان را شش فرزند ۱ عبداللہ ۲ عبدالرحمٰن ۳ اسماعیل ۴ عبدالقادر ۵ عبدالاحد ۶ صالح، و دہ دختر ۱ زینب ۲ ام الفضل ۳ ام کلثوم ۴ امۃ اللہ کبریٰ ۵ رقیہ ۶ رابعہ ۷ تقیہ ۸ امۃ اللہ صغریٰ ۹ میمونہ ۱۰ امۃ الرحمٰن۔ از زوجاتِ ثلاثہ، اولیٰ مجددیہ، ثانیہ، افغانیہ، ثالثہ مغربیہ عنایت فرمود۔ جمیع فرزندان و جمیع دختران بجز امۃ اللہ صغریٰ در حیات ایشان رحلت نمودند۔ از سہ دختر

Marfat.com

سلسلۂ اولاد جاری است ـــــــــ **خُلَفَاء**۔ احوال خلفاء بہ تفصیل معلوم نہ شدہ۔ نامہائے ہفت افراد بہ عاجز معلوم شدہ است و آن را می نویسد۔

ا مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکہ مکرمہ صاحب علم و تالیفات بود۔ از تالیفات ایشان است۔ اَلْاِکْلِیْل عَلٰی مَدَارِکِ التَّنْزِیْل کہ در ہفت جلد طبع شدہ۔ و۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم کہ بہ طبع رسیدہ۔ و۔ الفقہ الاکبر شرح الکنز الاصغر کہ غیر مطبوع است و نزد عاجز موجود است۔

۲۔ حضرت شاہ ابو احمد مجددی بھوپالی۔
۳۔ شاہ رفیع الدین دیوبندی
۴۔ مولوی امین الدین نانوتوی۔
۵۔ نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ۔
۶۔ میاں احمد جان دہلوی۔
، ۔ قاری رحیم بیگ دہلوی۔

از سابق الذکر چہار افراد اشاعت سلسلۂ شریفہ شدہ۔

حضرت شاہ عبدُالمغنی

حضرت ایشان فرزند ثالث حضرت شاہ ابو سعید اند۔ ولادت ایشان بہ ہفدہم ربیع الآخر ۱۲۳۹ھ در لکھنؤ بودہ فضل الرحمٰن نام تاریخی است و وفات بہ دوازدہم ربیع الاول ۱۲۹۲ھ در مدینہ منورہ شدہ و در جنت بقیع نزد قبۂ حضرت عثمان ذوالنورین مدفون شدند۔ اَبْرَدَ اللّٰہُ قَبْرَہٗ وَ ثَرَاہُ۔ مادۂ تاریخ وفات است۔ یازدہ سالہ بودند کہ حضرت والد ایشاں رحلت فرمودند، در خوردسالی قرآن مجید را حفظ کردند۔ حضرت والد، ایشان را بسیار دوست می داشتند۔ گویند کہ در ایام خوردسالی روزے چند افراد حضرت ایشان را گفتند کہ طلبگارِ توجہ شما ہستیم۔ حضرت ایشان مسبحہ را در دست گرفتہ بہ شِدَّت ھُوْ گفتند، بر حاضرین عجب تاثیرے شُد۔ از مولوی عبدالقیوم و مولوی حبیبُ اللہ و حضرت شاہ عبدُالغنی علم ظاہری خواندند و از حضرت شاہ احمد سعید علم باطن حاصل کردند و از حضرت شاہ خطیب احمد فرزند حضرت شاہ رؤف احمد نیز استفادہ کردند۔ ذات مبارک ایشان جامع اوصافِ جمیلہ و اخلاق حسنہ بودہ، در تواضع و شکست و مسکنت و تحمُّل و دیدِ قصور۔ بر سیرتِ آبائے کرام و بر طریقۂ مشائخِ عظام مستقیم بودند۔ بعد از تسلُّط فرنگ خذلہم اللہ بر دہلی، چند سال در ہندوستان قیام کردند، شبے در خواب بہ دیدار ربُّ العزت جل شانہٗ و عمَّ احسانہٗ مشرف شدند، عرض کردند، بار خدایا تمنائے سکونتِ طابہ طیبہ و آرزوئے موت در ان بلدہ منورہ دارم۔ دعائے ایشاں مقبول شد۔ حضرت ایشان مع اہل و عیال بہ مدینۂ منورہ ہجرت کردند و در جنت بقیع آرام فرمودند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

اولاد

حضرت ایشان را سہ پسر و سہ دُختر شدہ بود، محمد و عائشہ و ابراہیم و نامہائے بقیہ معلوم نہ شد بجز محمد ہمہ در خوردسالی وفات یافتند۔ ولادت شیخ محمد در ماہ ربیع الاول ۱۲۷۲ھ در خانقاہ شریف

Marfat.com

دہلی بودہ۔ مصباحُ المغنی، تاریخی نام است و بہ ہمین نام اشتہار داشتند۔ مصباح تخلص ایشان بود۔ درخُردسالی حفظ قرآن مجید کردند و برخے از کتب خواندند۔ از حضرت شاہ محمد مظہر استفادۂ علُوم باطنی فرمودند۔ عجب مردِ پاک طینت، پاکیزہ مسلک بودند۔ از اہلِ دنیا دُور و از احوال خود مَسرُور۔ نہ با کسے کارے و نہ از شخصے بارے۔ یادگار ایشان یک دُختر حبیبہ و یک دیوانِ ضخیم از اشعار بودہ۔ در حربِ عمومیِ اَوّلین چون از وجہ فقدانِ غلّہ اہلِ مدینہ را حکومت ترکیّہ بہ اطراف شام و مصر و ترکیہ بُرد حضرتِ ایشان بہ شام رفتند و در ۱۳۳۷ھ در حمص وفات یافتند و در جوار سیف اللہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ مدفون شدند قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیحَہٗ۔

بابائے دوم حضرتُ شاہ احمد سَعِید قدس سرہٗ

اسم گرامی حضرت ایشان احمد سعید و کنیت ابو المکارم و لقب کما کتبہ جدّی سراج الاولیا و تخلص سعید بود۔ ولادت بابرکت ایشان در مصطفٰے آباد (ریاست رامپور) بہ یکم ماہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء بہ ظہور رسیدہ و وفات شریف بین الظہر و العصر از روز سہ شنبہ دوم ماہ مبارک ربیع النور ۱۲۷۷ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۸۶۰ء در مدینۂ منوّرۂ طابہ و طیبہ بہ وقوع پیوست، و در محرابِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلَاۃُ وَ التَّحِیَّۃُ در جائے کہ نماز جنازۂ جدّ اکبر حضرتِ ایشان امیر المومنین و امام الاعدلین حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ خواندہ شدہ بود۔ نماز جنازۂ حضرت ایشان خواندہ شد و در جوارِ قبۂ حضرت ذو النورین آرام پذیر شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَعَطَّرَ ضَرِیحَہٗ وَرَفَعَ مَکَانَہٗ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

احوالِ مبارکۂ حضرت ایشان را فرزندِ اصغرِ ایشان حضرت شاہ محمد مظہر در کتاب "مناقبِ احمدیہ مقاماتِ سعیدیہ" بہ تفصیل نوشتہ اند، این کتاب بہ فارسی است و در ۱۲۷۷ھ تالیف شدہ "مظاہرِ حِکَمِ احمدی" نام تاریخی کتاب است و این کتاب را جناب حاجی دوست محمد قندہاری بہ توسطِ احمد مرزا خان در اکمل المطابع واقع شہر دہلی طبع نمودند، و فیما بعد حضرت مؤلف این کتاب را بہ عربی تحریر کردند کہ بعد از ارتحالِ حضرت ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در ۱۳۱۳ھ در قِران طبع شدہ، و حضرت شاہ محمد معصوم فرزند حضرت شاہ عبد الرشید احوال مبارکۂ حضرت والد ماجدِ خود و احوالِ حضرت جد امجد شاہ احمد سعید را در کتاب "ذکر السعیدین" بہ صورتِ اختصار نوشتہ اند، این کتاب بہ لسانِ اردو است و بہ یازدہم ماہ شعبان ۱۳۰۸ھ در مطبع مظہر النور متصلِ مسجدِ سرخ واقع مصطفٰے آباد، رامپور، بہ طبع رسیدہ، و جدِّ این عاجز حضرت شاہ محمد عمر در کتاب انساب الطاہرین بہ صورتِ مختصرہ احوال مبارکۂ حضرت والدِ خود نوشتہ اند و این کتاب نزد عاجز موجود است۔

دگے رسالۂ بہ فارسی نوشتہ است و درین رسالہ ذکر حضرت مخدوم عبد الاحد و حضرت امام ربّانی مجدّدِ

Marfat.com

الفِ ثانی وحضرت خواجہ باقی باللہ وہر دو فرزندانِ ایشان وذکر کاملین از اولادِ حضرت مجدّدِ تا زمانہ تالیف رسالہ بصورتِ اختصار نوشتہ است وذکرِ حضرتِ مرزا مظہرِ جانِ جانان وحضرتِ شاہِ غلام علی نیز آمدہ۔ درین رسالہ ذکر حضرت جدی آمدہ ونوشتہ شدہ کہ حضرت ایشان در سنہ ۱۲۹۸ھ وفات یافتہ اند وذکر حضرت شاہ محمد مظہر نیز آمدہ ونوشتہ شدہ کہ ایشان بہ حیات اند۔ ووفات حضرت ایشان بہ یازدہم محرم سنہ ۱۳۰۱ھ بہ وقوع آمدہ۔ ازین جا معلوم می شود کہ این رسالہ بعد از وفات حضرت جدی وقبل از وفات حضرت شاہ محمد مظہر نوشتہ شدہ۔ نزد عاجز مسودہِ این رسالہ موجود است رسالہ اگرچہ مختصر است اما قیمہ است چونکہ مؤلف اکتفا بر ذکر اہلِ کمال کردہ ازین جہت عاجز این رسالہ را بہ سیر الکاملین نام زد کردہ تا در حوالہ دقتے نہ ماند۔ عاجز احوال حضرت ایشان قدّس سرّہٗ از مذکورہ بالا کتب می نویسد ——— آثار رشد وہدایت از خورد سالی بر جبینِ مبین ظاہر بود حضرت شاہ غلام صدیق کہ والد بزرگوار حضرت والدہ ایشان بودند نہایت عابد وزاہد وعالمِ باعمل وپاک نفس بودند۔ حضرت ایشان را بسیار دوست می داشتند بمشربِ حضرتِ ایشان را دریافتہ موسوم بہ غلام غوث کردند۔ یعنی این فرزند ارجمند را از غوثیت نصیبے خواہد بود۔ تا نوزدہ سال در کنفِ عاطفتِ جدِّ بزرگوار حضرت صفی القدر پرورش یافتند۔ احیاناً ہمراہ قبلہ گاہِ خود بہ خدمت ارشاد پناہی حضرت شاہ درگاہی می رفتند۔ حضرت درگاہی از روئے لطف حضرتِ ایشان را بہ پہلوئے خود جائے می دادند واحیاناً از ایشان استماعِ کلام پاک می نمودند۔ ودستِ شفقت بر سرِ ایشان نہادہ فرومی آوردند، چون قبلہ گاہِ ایشان بہ خدمتِ قیومِ جہان حضرتِ شاہِ غلام علی بہ دہلی رسیدند جنابِ ایشان ہمراہ ایشاں بودند۔ دران وقت سن مبارک دہ سالہ بود کہ وابستۂ سلسلۂ عالیۂ نقشبندیہ مجددیہ شدند۔ لطف ومرحمتِ حضرتِ شاہ صاحب بر احوالِ حضرتِ ایشان بے غایت بود حتیٰ کہ حضرت شاہ صاحب ایشان را بہ فرزندیتِ خود گرفتند۔ فَیَالَهَا مِنْ کَرَامَةٍ وَسَعَادَةٍ۔ حضرت شاہ صاحب از فرطِ مسرت بر زبان خود می راندند "ما از مخلصین فرزندے طلب کردیم، کسے بہ ما نہ داد ابو سعید طلبِ ما را قبول کردہ لختِ جگرِ خود را بہ من دادہ"۔ شاہ صاحب ایشان را داخلِ سلسلہ کردہ فرمودند "اے فرزند حال را با قال جمع کنید۔ از علمائے کرام علم ظاہر بخوانید ودر اوقاتِ فراغ شاملِ حلقہ شوید"۔ چنانچہ حضرتِ ایشان بہ تحصیل علومِ ظاہری پرداختند وہر گاہ کہ فرصت می یافتند شریکِ حلقۂ مبارکہ می شدند۔ حضرتِ ایشان بیان کردہ اند۔ کہ در حلقہ حضرت شاہ صاحب کثرتِ متوسلین بہ حدّے می بود کہ برائے نشستنِ خود جائے نہ می یافتم وبر کنارۂ حلقہ استادہ فرجہ را تلاش می کردم کہ نظرِ مبارکِ حضرت شاہ صاحب بر من می افتاد ومرا طلب کردہ نزدِ خود بر مسندِ ارشاد می نشاندند۔ عاجز گوید عفی اللہ عنہ کہ درین جا اشارہ است بہ آنکہ این مسندِ ارشاد وراثتہً بہ این فرزند خواہد رسید وہمچناں واقع شد۔

حضرت ایشان رسالہ قشیریہ، عوارف المعارف، احیاء العلوم، نفحات الانس، اشعۃ اللمعات، عین الحیاۃ

Marfat.com

مکتوبات قدسی آیاتِ حضرت امام ربانی، مثنوی معنوی، مشکاۃ المصابیح، وجامع ترمذی از حضرت شاہ صاحب وکتب معقول از مولوی فضل امام وبقیہ کتب از مولوی رشید الدین خان تلمیذِ رشیدِ شاہ عبدالعزیز خواندند و به خدمت حضرات ثلاثہ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر حاضر می شدند۔ گاہے برائے زیارت وگاہے برائے استفادہ حضرتِ ایشان می فرمودند کہ این ہر سہ برادر در علوم دینیہ بحر بے کنار بودند و در تفسیر کلام الٰہی حضرت شاہ عبدالعزیز آیتے بود از آیاتِ الٰہیہ۔ ہر سہ برادر اصحاب نسبت وکشف صحیح بودند البتہ کشف شاہ عبدالقادر بغایت اعلیٰ و درست بودہ۔ ایشان دوازدہ سال ریاضات ومجاہدات کردہ بودند و از بعض خلفائے این طریقہ (یعنی طریقۂ مجددیہ معصومیہ) استفادہ نمودہ اند۔ جنابِ ایشان بسیار احترام و تکریم ما می کردند و بہ نہایت محبت پیش می آمدند۔

حضرت ایشان در مصطفےٰ آباد رامپور از مفتی شرف الدین و از خالِ والدِ بزرگوارِ خود مولوی سراج احمد سعیدی مجددی نیز تحصیلِ علم کردہ اند و از مؤخر الذکر اجازت حدیثِ رحمت المسلسل بالاولیہ عن طریق حضرۃ المجدد حاصل کردند۔ و در لکھنؤ از مولوی محمد اشرف و مولوی نور نیز تحصیل علم کردہ اند۔ مولوی محمد اشرف بہ غایت محقق و مدقق بودند و مولوی نور صاحبِ نسبت بودند۔ و حضرتِ ایشان اجازۂ عامہ از حدیث شریف از حضرت شاہ عبدالعزیز حاصل کردہ اند ——— حضرت ایشان کسبِ سلوک از ابتدا تا انتہا از حضرت شاہ صاحب کردہ اند حضرت شاہ صاحب در رسالۂ[1] خود کہ در حدود ۱۲۳۷ھ تالیف فرمودہ اند نسبت بہ ایشان نوشتہ اند "حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوالِ نسبتِ شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود" و در حاشیۂ این رسالہ از حضرات کرام کسے نوشتہ "و نیز در جائے ارقام نمودہ اند فرزندِ ایشان (یعنی حضرت ابوسعید) حضرت احمد سعید حافظ و عالم از پدر خود کم نیست اجازتِ تعلیم طریقہ از ین فقیر دارد۔ انتہی منقول از عینِ مسودۂ حضرت شاہ صاحب و قبلہ است۔"

در روز عید قربان در مجمع عام حضرت شاہ صاحب بہ دستِ مبارک خود ملبوسِ خاص از قسم کلاہ و دستار و پیراہنِ مبارک حضرت ایشان را پوشانیدند و بہ خلافتِ عامہ و اجازتِ مطلقہ سرفراز فرمودند۔

"حضرت ایشان فرمودہ اند کہ من در جمیعِ مقامات از حضرتِ والد بزرگوار خود تو جہات و فوائد حاصل کردہ ام لہذا اسمِ مبارکِ ایشان در سلسلۂ شریفہ نوشتہ ام"۔ عاجز گوید در سلسلۂ روایت ہر چند وسائط کمتر باشند خوب تر

---

[1] این بیان ما خوذ از کتاب مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ است۔ نزد عاجز از ین رسالۂ مبارکہ نسخۂ قلمی موجود است کہ قبل از تسلط فرنگ خذلہم اللہ بر دہلی نوشتہ شدہ است، این رسالہ در احوال حضرت مرزا جانِ جانان مظہر قدس سرہ نوشتہ شدہ است، از مقامات مظہری مختصر است و چیزے تفاوت دارد۔ حضرت شاہ صاحب برائے رسالہ تجویز نامے نہ فرمودہ اند۔ عاجز بر اولِ سرِ ورق نامِ "کمالاتِ مظہری" نوشتہ است۔ تسہیلاً للحوالۃ وحفظاً للرسالۃ۔

است چہ مظنۂ ضعف کمتر می باشد۔ اما در سلسلۂ طریقت حضراتِ مشائخ بہ منزلۂ شیشہائے دوربین اند۔ اتحاد شیشہا قوتِ زیاد در دُور بینی پیدا می کند۔ لہذا حضرات مشائخ نامہائے آن بزرگواران را نیز داخل سلسلہ می کنند کہ از ایشان فوائد حاصل کردہ اند، چنانچہ حضرت یعقوب چرخی اسم حضرت علاء الدین عطّار را ثبت نمودہ اند حالانکہ خود ایشان نیز خلیفۂ حضرتِ امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند اند قدس اللہ اسرارہم۔

حضرت ایشان مع والد بزرگوارِ خود در لکھنؤ بُودند کہ حضرت شاہ صاحب پدر بزرگوار ایشان را از لکھنو طلب کردند و تحریر نمودند کہ فرزند خود را بہ جائے خود بنشانید۔ چنانچہ حضرت ایشان در لکھنؤ بہ جائے قبلہ گاہِ خود مصروف کار گشتند و قبلہ گاہِ ایشان در دہلی بہ جائے حضرت شاہ صاحب مصروف عمل شدند و بعد از چند گاہ حضرت ایشان ہم بہ خانقاہ شریف دہلی تشریف آوردند۔ و بہ امامتِ نماز پنجگانہ و اِفتا و تدریسِ علوم دینیہ مصروف گشتند۔ اندرین ایّام نوبتے بہ سرہند شریف نیز رفتند و از حضرات کرام قدس اللہ اسرارہم مستفید و مستفیض شدند۔

مسندِ ارشاد

در ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۴۹ھ حضرتِ والدِ ماجدِ ایشان بہ سفرِ حج و زیارت روانہ شدند و مسندِ ارشاد و خانقاہِ شریف بہ حضرت ایشان تفویض نمودند۔ حضرت ایشان بہ حساب تقویم قمری کامل بست و چہار سال و ہفت ماہ و چند روز رونق دہِ مسندِ ارشاد در خانقاہ ارشاد پناہ ماندند۔ از اطراف و اکناف عالم بندگانِ خدا حاضر شدہ استفادہ ہا کردند۔ کسانے کہ ظرف عالی داشتند سرمست جامہائے معرفت شدہ خلعت خلافت و اجازت بر جانہائے خود آراستہ بہ اَوطانِ خود مراجعت فرمودند و در جہاتِ خود خلقِ خدا را واصل بہ حق گردانیدند۔

غدّاریِ فرنگ

فرنگ خذلہم اللہ با بادشاہِ ہند غدّاری کرد۔ در اواخر محرم سنہ ۱۲۷۴ھ افواج فرنگ در دہلی داخل شد۔ بادشاہ در قید افتاد و خون مسلمان بے قیمت شد در این ہنگامہ دار و گیر حضرت ایشان مع اہل و عیال و فقرائے باب اللہ از خانقاہ شریف و از شہر دہلی بر آمدند۔ زن و مرد، خورد و کلان یک صد نفر ہمراہ ایشان بودند۔ اگر کسے مطالعۂ مکتوبات شریفۂ ایشان بکند، معلومش خواہد شد کہ احوالِ مالیۂ حضرتِ ایشان دائماً مصداقِ۔ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا۔ بود مع ہذا در جمعیّتِ احوالِ ایشان سرِ مُو فرق نیامد۔ کارساز حقیقی از غیب سامانہائے فراہم کرد کہ بہ وہم و خیال کسے نہ آید۔ و عجب تر آن بود کہ اسم گرامی حضرتِ ایشان نزد فرنگ در زمرۂ باغیان منسلک بود و ہر وقت و ہر لحظہ خیال می رفت کہ فرنگیان ایشان را گزندے رسانند لیکن در اعمال و اوراد و وظائف و حلقہ و توجہ ہیچ فرق نیامد۔ حضرت ایشان از خانقاہ شریف بر آمدہ بہ مقبرۂ منصور تشریف بردند کہ آن را صفدر جنگ نیز گویند۔ و از انجا بہ مہرولی کہ در آنجا مزارِ پُر انوارِ حضرتِ

Marfat.com

قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ است تشریف بردند، لیکن آن جاؤ بابود لہذا بہ دقت تمام باز بہ صفدر جنگ آمدند وآن جا عیالِ مبارک ایشان امتہ الفاطمہ بنت نثار حسن بن نثار احمد یحیوی بہ شب جمعہ چہارم صفر ۱۲۷۴ھ رحلت نمود، دران اوقاتِ صعبہ واحوالِ شدیدہ بہ وجہ احسن از تغسیل وتکفین فارغ شدہ جنازۂ ایشان را بہ باغ نواب مکرم خان بردہ بہ پہلوئے حضرت سید نور محمد بدایونی قدس اللہ سرہٗ جہتِ شرق دفن کردند۔ مزار حضرت سید السادات بہ جہتِ جنوب از مزارِ حضرتِ نظام الدین قدس سرہٗ بہ فاصلۂ یک تیر پرتاب واقع است۔ رَحِمَہَا اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہَا۔

ابتلائے عظیم

در ذکر السعیدین نوشتہ کہ در دورانِ قیام صفدر جنگ روزے یک افرنجی کہ افسر بودہ مع چند سوار اسلحہ بردار رسیدو بہ حضرت ایشان گفت۔ تو از باغیان ہستی من ترا ہمراہ خود بردہ بہ سوائی ومذلت بر سرِ دار می کشم، وقتے کہ افرنجی این سخن می گفت نزد حضرت ایشان ہر دو برادران وہر سہ فرزندان ایشان ومؤلف ذکر السعیدین کہ یازدہ سالہ بود استادہ بودند، حضرت ایشان بہ افرنجی فرمودند۔ فکر نہ کنید ما ہمراہ شما می رویم۔ وبہ خادمے ارشاد کردند۔ برو بہلی بیار، یعنی آن عربہ کہ گاؤ آن را می کشد۔ چنانچہ خادم بہلی آوردو حضرت ایشان ہمراہِ خود وظیفہ شریفہ واشیائے ضروریہ گرفتہ سوار شدند۔ درین تمام مدت افرنجی استادہ احوال آن حضرت را ملاحظہ می کرد وقتیکہ آن حضرت در عربہ سوار شدہ بہ افرنجی فرمودند۔ بفرمائید، ما را کجا می برید۔ بر افرنجی از استماعِ این سخن ہیبتے طاری شد ووے مع سوارہا بہ زودی روانہ شد واز احاطۂ صفدر جنگ بیرونِ آمدہ سوارے را نزد حضرت ایشان فرستاد کہ پیر صاحب بہ جائے خود باشند۔

آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند — فرزند وعیال وخان ومان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی — دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

چون از اسبابِ دنیویہ نشانے نہ ماند، ظہورِ "بَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ" شد۔ وبیانش آنکہ در فوجِ افرنگ پنجابیہا وافغانہا نیز بودند۔ وقتے کہ حضرتِ ایشان از مہرولی مراجعت می فرمودند یک دستۂ فوج پیش آمد درین دستۂ فوج نورنگ خان نیز بود کہ از کلانچی گنڈہ پوران ضلع ڈیرہ اسماعیل خان بودہ ومرید حاجی دوست محمد قندہاری ساکن موسیٰ زی، ڈیرہ اسماعیل خان بود۔ وے قافلۂ حضرت ایشان را بہ حفاظتِ تمام بہ صفدر جنگ رسانید وخودش نزد افسرانِ فوج رفت تا برائے حضرت ایشان اجازت نامۂ سفر حاصل کند۔ عاجز از سیدی الوالد قدس سرہ شنیدہ بود کہ در حصول پروانۂ راہ داری نواب جان نثار خان سعیہا کردہ بود۔ وے در فوج منصبے عالی داشت وفیما بعد حکومت افرنگ ویرا جاگیر سردھنہ ومنصبے اعزازی دادہ بود۔ نورنگ خان وجان نثار خان در جد وجہد خود بفضل اللہ واحسانہ کامیاب شدند ونورنگ خان

Marfat.com

برائے حضرات ایشان و رفقائے حضرت ایشان اجازت نامہ سفر حاصل کردہ بہ خدمت شریف حضرت ایشان رسیدہ۔ و باز حضرت ایشان رامع قافلہ برائے سہ روز بہ مُعَسکر بُردہ مہمانی کرد۔ در معمولات حضرت ایشاں در مُعَسکر ہم تفاوتے واقع نہ شد۔ برائے نماز در اوقاتِ خمسہ اذان دادہ می شد۔ و بہ کمال سکون و خشوع جماعت کردہ می شد و حسب معمول بہ حلقہ و توجہ اشتغال بودہ۔ افرنگہا احوال ایشان را بہ نظر غائر می دیدند و تعجبہا می کردند۔

حضرات مشائخ کرام فرمودہ اند۔ اَلِاسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ کَیْفَ لَا وَقَدْ رَوَی مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ۔ سُبحان اللہ چہ مژدۂ جانفزا و روح پرور است۔ حضرتِ ایشان چون مستحق این کرامت عُلیا شُدند۔ حق تعالیٰ بہ فضل و احسان خویش برائے حضرتِ ایشان و رفقائے حضرتِ ایشان اسباب سفر بہ کمال کرامت و دار ہجرت مُہیّا کرد و بیانش این است۔

قافلۂ حضرت ایشان برائے ڈیرۂ اسماعیل خان از راہ پانی پت و کرنال و اَنبالہ و لُدھیانہ و لاہور عَلیٰ اسم اللہ از مُعَسکر روانہ شد، چون حضرتِ ایشان بہ لدھیانہ رسیدند معلوم شد۔ کہ جناب خورشید احمد مجددی کابلی محبوس شدہ اند۔ خورشید احمد از مخلصین حضرت ایشان بودہ۔ از استماعِ ایں خبر حضرتِ ایشان را تشویشے لاحق شد و دعا ہا کردند۔ کارسازِ حقیقی لطفے فرمود و یک افغانی کہ افسرِ فوج بود بہ خدمتِ حضرت ایشان رسید و باز سبب نجاتِ جناب خورشید احمد شد و خورشید احمد نیز از رفقائے سفرِ حضرتِ ایشان شد۔ وقتے کہ این قافلہ بہ لاہور رسید چند افراد بہ انتظارِ حضرت ایشان متوقف بودند۔ ایشان را جناب حاجی صاحب از ڈیرہ اسماعیل خان فرستادہ بودند۔ خود حاجی صاحب ما بین لاہور و ڈیرہ بہ استقبالِ حضرتِ ایشان رسیدند و حضرت ایشان و قافلۂ حضرتِ ایشان را بہ موسیٰ زی بردند۔ حضرت ایشان آن جا سہ ماہ قیام فرمُودند۔

خدمتے کہ حضرت حاجی دوست محمد قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ وَرَفَعَ مَکَانَہٗ درین وقتِ ہرج کردہ انداز اعظمِ حسنات و اکبرِ اعمال است، خَالِصًا لِحُبِّ اللّٰہِ وَرِضَائِہٖ تا سہ ماہ تمام اہلِ قافلہ را در خانقاہ خود خدمت کردند و برائے ہر یک سامانِ سفر مہیّا کردند و باز از ڈیرہ تا بمبئی انتظام کشتی کردند و از بمبئی تا حجازِ مقدس در باخرہ انتظام سفر کردند بلکہ برائے مصارف حجاز مقدس نیز انتظامات کردند۔ از برداشت این گونہ مصارف اُمرا قاصر ند چہ جائے فقرا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ۔

تفویضِ خانقاہ

شاہ محمد مظہر در مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ بر صفحہ دو صد و چہل و یک آن تحریر را نقل کردہ اند کہ حضرت ایشان بہ حاجی صاحب دادہ اند۔ دران تحریر نوشتہ است۔ مرقوم می سازم بہ مریدانِ خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت می دارند کہ سہ حالے من مقبولِ

Marfat.com

بارگاہ احدحاجی دوست محمد صاحب راکہ خلیفۂ من اند۔ بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند الخ۔ و شاہ محمد مظہر نوشتہ اند۔" وخانقاہ و مکانات محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالۂ ایشان نمودند و اختیار دادند کہ خواہ خود در آنجا باشند یا خلیفۂ خود را دارند۔ لہٰذا ایشان مولوی[1] رحیم بخش صاحب راکہ از زبدۂ خلفائے ایشان اند در خانقاہِ شریف بہ جہتِ خدمتِ واردین و جاروب کشی مسجد و مزارات بابرکات مقرر فرمودند رَزَقَہُ اللّٰہُ الْاِسْتِقَامَۃَ۔

سفر بہ حرمین محترمین

سہ ماہ بلکہ چیزے زائد در موسی زی قیام فرمودند و باز بہ راہِ دریا در کشتیہا بہ بمبئی تشریف بردند و در ماہ شعبان از بمبئی بہ جدّہ روانہ شدند و در ماہ شوال بہ جدّہ رسیدند حج کردند و در اوائل ماہ ربیع الاول حضرت ایشان مع دو فرزندان کلان و چند نفر مخلصین بہ مدینۂ منورہ سفر کردند و در ہمان ماہِ مبارک بہ مدینۂ منورہ رسیدند و بقیہ افراد بہ ماہ رجب از مکّہ مکرمہ بہ مدینہ منورہ رسیدند۔ جدامجد حضرت شاہ محمد عمر مکتوبے بہ فضائل و کمالات پناہ سید عبد السلام ہمسوی قدس اللہ اسرار ہما نوشتہ اند۔ اصل این خط مع خطوط اُخر نزد جناب مولانا ابو الحسن علی ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ محفوظ است۔ جناب ایشان لطف فرمودہ نقلش بہ عاجز فرستادہ اند۔ ازین مکتوب مبارک برخے را کہ متعلق بہ احوال حضرت ایشان است عاجز نقل می کند۔ نوشتہ اند۔

"اوّلاً وقتِ خروج از شاہجہان آباد، دہلی خاص، در مقبرۂ منصور علی خان جناب والدۂ محترمہ ام وفات یافتہ در مقابر خلجائی آرمیدہ۔ در جوار حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ قریب مزار حضرت سیّد صاحب مدفون شدند و ابوابِ غم و الم بر ما فرزندان کشودند، زان بعد از مقام مذکور حضرت والد مرحوم مع جمیع فرزندان و برادران و متعلقان ذکور و اناث و خورد و بزرگ از راہ پنجاب بہ بندر بمبئی و از آنجا بہ سواری مرکب، جہازِ بادی، در جدہ و از آنجا بہ مکۂ معظمہ و از بعدِ فراغِ حج بہ مدینہ منورہ تشریف آوردند۔ از ابتدائے پنجاب تا مدینہ منورہ خلقِ کثیر از عمائد و شرفاء و اُمراء و علماء و مشائخین رجوعے بہ حضرت مرحوم آوردہ مردم بے شمار بہ سعادتِ بیعت در آمدند و صدہا کس از ترک و عرب بہ قدمبوسی حاضر می شدند، چنان مرجع خاص و عام شدہ بود کہ بینندگان متحیر بودند و تصرّفات و خوارق عادات از جناب مرحوم بہ ظہور می آمد کہ عقل حیران بود۔ درین عرصہ از مکۂ شریفہ تا مدینۂ منورہ چندین مردمان از اقارب و

---

[1] مولوی رحیم بخش از پنجاب بودند، عجب مرد ولی و فرشتہ خصلت بودند، از سنہ ۱۲۷۴ھ تا سنہ ۱۳۸۳ھ خدمت خانقاہ شریف بہ وجہ احسن کردند و بہ پہلوئے حضرت مرزا جانِ جانان قدس سرہٗ جہتِ شرقی بیرونِ حجرہ مدفون شدند، بہ روز شنبہ ۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۸ نومبر سنہ ۱۹۵۸ء در قبرِ ایشان وقتے کہ مزدوراں ہا اصلاح فرش می کردند، سوراخے شد ازین سوراخ نفحات خوشبوئی بہ چہار اطراف منتشر شد۔ خود این عاجز آن بوئے خوش را شمید۔ مزدوران و زائرین متحیر بودند۔ سال وفات ایشان از "اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ" ظاہر است کہ سنہ ۱۳۸۳ھ می باشد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

Marfat.com

اہل حرمت یعنی والدۂ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب "عموئی صاحب" و دُختر درمیانی شان و جناب پھوپھی صنا حبہ، ہمشیرہ صاحبہ حضرت والد برحق، و اہلیۂ برادرم حضرت عبدالرشید صاحب و برادر اہلیۂ شان و دیگر چند کس کہ تفصیل آن دَرِغمہا کشودنست راہیِ عالم بقاشدند و ماغم زدگان راکوفت برکوفت رسانیدند۔ آخرکہ بجُز صبر چارہ نیست بہ حکم الصبر مفتاح الفرج صبر کردیم و بہ تجویز حضرت والد مرحوم عقد نکاح برادر رشیدم جناب عبدالرشید صاحب از دُخترِ ثالث عموئی حضرت عبدالغنی صاحب کردہ شد، و بعد این ہمہ قصہ ہائے اندوہ اثر جنابِ والد مرحوم بہ تاریخ دوم ماہ ربیعُ الاول ۱۲۷۷ھ ہجری صلعم، یوم سہ شنبہ مابین وقتِ نماز ظہر و عصر رحلت فرمودہ بہ سُوئے جنت عدن تشریف فرما شدند و بہ موجب وصیّتِ حضرتِ مرحوم در جنت البقیع قریب گنبد امیر المومنین خلیفۂ ثالث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا عثمان بنِ عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون شدند رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔ و نوشتہ اند حقیر بہ سبب تنہائی از خدمت والد مرحوم و زخمہائے کثیرۂ وفات یابی عزیزان و قریبان تابِ استقامت در مدینۂ منورہ نیاوردہ قبل از ایّام حج در مکۂ معظمہ مع عیال و اطفال خود رسیدہ چارۂ غم غلطیہائے خود بہ زیارتِ کعبۂ مشرفہ می نمایم و خود را تسلّیہا می دہم اما طبیعتم راوحشتے و بے قراریٔ وے دادہ است کہ در تحریر نہ می آید دعا فرمایند کہ او تعالیٰ تسکینے عطا فرماید۔" و نوشتہ اند۔ "جناب والد مرحوم قبل از رحلت خود ہیچگونہ وصیت و حکم خلافت و غیرہا آنچہ مرسوم است باوجود اثبات ہوش و حواس نہ فرمودند، بعد وفات شان بہ صلاح دُوصوابدید جناب عموی صاحب و این احقر البشر و برادرِ عزیز محمد مظہر نظر بہ فوقیّت عمر و سن برادر رشید حضرت عبدالرشید صاحب را برائے نشستن مقامِ نشستگاہ حضرت مرحوم مقرر نمودہ شد۔ الحمدللہ کہ در مدینۂ مُنوّرہ ہر سہ صاحبان یعنی حضرت عبدالغنی صاحب و برادرم عبدالرشید صاحب و محمد مظہر صاحب و در مکۂ معظمہ این احقر البشر بہ طریقۂ آبائی خود مستقیم و توجہ بر طریقۂ حلقہ و مراقبہ و شغل و اذکار و غیرۂ طریق مرسومہ مشغول است و طالبانِ نام خدا از ہر چہار حلقہ ہا بہرہ و نصیب خود می گیرند و گزران معیشتِ ما ہمہ فقراء بر طریقۂ بزرگانِ خود یعنی بر توکل محض است گاہے فراخی می شود و گاہے تنگی می آید و گاہے زیر بار قرض و گرو می شویم۔ بہ ہر حال شکر او تعالیٰ ہست البتہ اگر جناب حضرت مرحوم را حیات وفا می کرد و چندے درین بلاد بہ قید حیات می بُودند لامحال نوبتِ مریدان بہ لکوکہا می رسید، چہ حالا مردم تُرک و عَرب از دُور دُور شہرتِ ولایتِ حضرتِ مرحوم دریافتہ بہ آستانہ بوسی می آیند و بہ سنگِ حرمان و مایُوسی سرِ عقیدت و اخلاص خود مجروح می سازند۔ او تعالیٰ از فیوضات و برکاتِ حضرات پیران کبار قدس اللہ اسرارہم این عاجزانِ گمنام را سرفراز فرمودہ چراغِ خاندانِ مجددی قدس سرہٗ را برافروزد تا قیامِ قیامت این بابِ فیوضات را مفتوح دارد۔ آمین۔ تحریر سیّم محرم الحرام ۳۰ ۱۲۷۷ھ ہجری صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم از مکہ مکرمہ۔

Marfat.com

در سیر الکاملین نوشتہ "بہ عنایت الٰہی بہ مکہ معظمہ رسیدند، عظمائے شہر تا بہ جدہ بہر استقبال آمدہ بودند، بادشاہ جدہ حاضر خدمت اقدس شدہ خدمتہا نمود و اہلِ مکہ از علما و مفاتی و مشائخ بہر ملاقات حاضر شدہ بسیار کسان داخل طریقۂ شریفہ بر دست شریف شدند، چند ماہ در آنجا بودہ عزم مدینہ منورہ فرمودند و سکونت آن بقعۂ طیبہ اختیار کردند۔ اہالیِ آن بلدۂ معطرہ ہجوم آوردند و خلقِ کثیر از کبارِ اہلِ مدینہ و از علماء و مشائخ دامرا بہ توبہ و انابت بر دستِ مبارک مشرف شدند و حضرتِ ایشان و فرزندان بہ عنایات وافرہ از حضرت سرورِ دین و دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ از بیانش استتار اولیٰ، مخصوص گشتند سلطان عبد المجید خان را ار قدوم شریف خبر رسید وظیفہ بغیر درخواست مقرر ساخت و حضرت بہ کمال جمعیّت صوری و معنوی و افاضۂ فیوضات ہمچو سابق بلکہ زائد از ان سرگرم بودند۔ اہالی آن بقعۂ منیفہ می گفتند کہ ہمچون شیخے را گاہے نہ دیدہ ایم و بہ کمال اعتقاد و محبّت پیش می آمدند" الخ

قصیدۂ برّادہ

قبولیّتے کہ حضرت ایشان را در ان بلدۂ مبارکہ حاصل شدہ جناب سیّدِ نبیل و فاضلِ جلیل سیّد عبد الجلیل برّادہ رحمہ اللہ در قصیدۂ رائیّۂ خود بیان آن کردہ کہ درج ذیل است۔

كَذَا فَلْيَكُنْ سَعْيُ الْفَتَىٰ لِمَآثِرِ ... وَتَجْدِيْدِ اَعْلَامِ الْمَعَالِي الدَّوَاثِرِ

لَعُمْرُكَ هٰذَا الْفَخْرُ لَا مَا يَعُدُّهُ الْـ ... ـمُلُوْكُ ذَوُو التِّيْجَانِ يَوْمَ التَّفَاخُرِ

وَمَنْ مِثْلُ سُلْطَانِ الطَّرِيْقَةِ اَحْمَدٍ ... سَعِيْدٍ جَلَى الْاَبْصَارَ قُلْ وَالْبَصَائِرِ

مُنَوِّرُ اَقْطَارِ الْبِلَادِ بِذَاتِهِ ... وَاَوْلَادِهِ الْغُرِّ الْكِرَامِ الْاَكَابِرِ

هُوَ الشَّمْسُ فِيْ وَسَطِ السَّمَاءِ بِنُوْرِهَا ... تَبَدَّتْ وَنَجْمُ الْهُدٰى يَبْدُوْ لِنَا ظِرِ

هُوَ الطَّوْدُ حِلْمًا رَاسِخًا فِيْ وَقَارِهِ ... هُوَ الْبَحْرُ عِلْمًا زَاخِرًا بِالذَّخَائِرِ

وَكَنْزٌ لِاَهْلِ الْفَقْرِ اَصْبَحَ مُغْنِيًا ... فَيَا حَبَّذَا الْكَنْزُ لِسَدِّ الْمَفَاقِرِ

عَلٰى نَهْجِهِ اِنْ شِئْتَ تَظْفَرُ بِالْمُنٰى ... وَمِنْهَاجِهِ فَاسْلُكْ سَرِيْعًا وَبَادِرِ

عَلٰى سَيْرِهِ سِرْ اِنْ قَدِرْتَ مُشَمِّرًا ... مُجِدًّا وَعِنْدِيْ اَنْتَ لَسْتَ بِقَادِرِ

فَذَاكَ اِمَامُ الْعَصْرِ اَوْحَدُ دَهْرِهِ ... فَحَاشٰى يُضَاهٰى فِي الْمَلَا بِمَنَاظِرِ

لَهُ الرُّتْبَةُ الْعُلْيَا الَّتِيْ دُوْنَ نَيْلِهَا ... لِمَنْ رَامَهَا لَا شَكَّ شَقُّ الْمَرَائِرِ

وَكَيْفَ لِرَبَّاتِ الْخُدُوْرِ اِنْ سَمَتْ ... مُبَارَزَةَ الْاُسْدِ اللُّيُوْثِ الْخَوَادِرِ

فَكَمْ حَائِرٍ لَا يَهْتَدِيْ لِسَبِيْلِهِ ... اَتَاهُ فَوَافَاهُ الْهُدٰى بِالْبَشَائِرِ

وَكَمْ وَارِدٍ لِلْفَيْضِ يَطْلُبُ هَائِمًا ... اَتَاهُ فَاَمْسٰى حَامِلًا لِلْمَصَادِرِ

Marfat.com

وَكَمْ مُسْتَغِيْثٍ فِيْ دُجَى اللَّيْلِ اَمَّهُ ... فَصَادَفَ مِنْ اِحْسَانِهِ غَوْثَ نَاصِرِ
وَكَمْ مِنْ مُرِيْدٍ يَشْكُوْ مَرِيْدَهُ ... فَخَلَّصَهُ مِنْ شَرِّ اَخْبَثِ مَاكِرِ
تَطِيْفُ بِهِ عِنْدَ الْمَسَاءِ وَغُدْوَةً ... رِجَالٌ تَحَامَوْا عَنْ قَبِيْحِ الْمَسَاجِرِ
وَيُسْعِدُهُمْ مِنْ نَظْرَةٍ بَعْدَ نَظْرَةٍ ... بِاَعْلٰى مَقَامٍ جَلَّ عَنْ وَصْفِ شَاعِرِ
فَيَفْتَحُ مِنْ اَغْلَاقِ حِصْنِ قُلُوْبِهِمْ ... مَغَالِيْقَ تُمْلٰى مِنْ صُنُوْفِ الْجَرَاهِرِ
وَلَا زَالَ مِنْ خَمْرِ الْوِصَالِ عَلَيْهِمُوْ ... يُدِيْرُ كُئُوْسًا كَالشُّمُوْسِ السَّوَافِرِ
اِذَا جَنَّهُمْ لَيْلٌ تَجَافَتْ جُنُوْبُهُمْ ... يَسِيْلُوْنَ دَمْعًا مِنْ عُيُوْنٍ سَوَاهِرِ
سُكَارٰى وَمِنْ اَنْظَارِهِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ ... عَلَامَاتُ صَحْوٍ غُيِّبَتْ فِي السَّرَائِرِ
وَيُنْقِلُهُمْ مِنْ حَالَةٍ بَعْدَ حَالَةٍ ... يُرَقِّيْهِمُوْ فِي الْقُرْبِ اَسْنَى الْمَنَابِرِ
هُمُ الْقَوْمُ حَقًّا لَيْسَ يُشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ... وَيَسْعَدُ مَنْ يَلْقَاهُمُوْ فِي الْمَحَاضِرِ
فَبَادِرْ اِلَيْهِ وَاغْتَنِمْ قُرْبَ وَصْلِهِ ... وَنَافِسْ اِذَا مَا نِلْتَ ذَاكَ وَفَاخِرِ
وَلُذْ كُلَّمَا نَابَتْكَ فِي الْكَوْنِ حَاجَةٌ ... بِاَعْلٰى جَنَابٍ مِنْهُ فِيْ دَفْعِ ضَائِرِ
وَمِنْ حُبِّهِ كُنْ دَائِمًا مُتَمَسِّكًا ... يَفُحْ مِنْكَ عَرْفٌ فَاقَ طِيْبَ الْمَجَامِرِ

جناب برّادہ این قصیدۂ رنّانہ در حیاتِ مبارکہ حضرت ایشان گفتہ، خوش نصیب بود کہ بخدمتِ آن قیّوم جہان رسیدہ و ادراکِ حقائق کردہ از اہلِ بصیرت گشتہ، چہ خوب گفتہ وَكَمْ مِنْ مُرِيْدٍ يَشْكُوْ مَرِيْدَهُ یعنی بسیارے از مریدان و مخلصان بہ خدمتش از شرِّ شیطانِ مریدنالان می رسند و مدتے بہ سر نہ می رود کہ ایشان بہ توجّہاتِ کیمیا اثرِ حضرتِ ایشان از شرِّ آن اخبث بفضل اللہ و احسانہ رستگاری می یابند، و چہ خوب از کیفیت حلقہ و توجہ بیان کردہ وَيُنْقِلُهُمْ مِنْ حَالَةٍ بَعْدَ حَالَةٍ۔ دراندک مدت جناب برّادہ آن حقیقت را دریافتہ است کہ حضرات مشائخِ کرام گفتہ اند مَنْ اسْتَوٰى يَوْمَانِ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ۔ و چہ خوب نصیحت کردہ کہ عَلٰى سَيْرِهِ سِرْ الخ یعنی اگر می توانی بر مسلک ایشان روان شو و قدم بر قدم ایشان بنہ۔ اگرچہ من یقین دارم کہ این کار از دستت نہ خواہد برآمد، چہ از سیرِ فضلیان و مرادان بہ دیگران چہ رسد۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔ ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد۔

تالیفات حضرت ایشان را پنج رسائل اند۔ ۱۔ سعید البیان فی مولدِ سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم بہ اردو۔ ۲۔ الذکر الشریف فی اثبات المولدِ المنیف۔ بہ فارسی۔ ۳ الفوائد الضّابطہ فی اثبات الرّابطہ۔ بہ فارسی۔ ۴۔ الانہار الاربعہ، بہ فارسی۔ ۵۔ تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ

Marfat.com

المسائل الاربعین، بہ فارسی۔ دراین رسالہ حضرت ایشان قدس سرہٗ ردِّ مولانا اسحاق پسر دُختر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی وشاگرد ایشان۔ کردہ اند مولانا اسحاق دربعض مسائل خلاف مسلک جد واستادِ خود رفتہ۔ بلکہ اتباع مولانا اسماعیل دہلوی کردہ۔ حضرت ایشان بہ وجہ خوب ردّ کلام وے فرمودہ اند۔

ذوقِ سخن

حضرت ایشان را ذوق سخن بودہ۔ احیاناً اشعار می گفتند۔ وسعید تخلص می فرمودند۔ حضرت حضرت ایشان را بیاضے بود۔ درمناقب احمدیہ منقبت ایشان موجود است، این منقبت درمدحِ حضرت پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلانی است قدس سرّہٗ۔ حضرت جدِّ امجد دربیاضِ اشعار خود یک شعر ایشان نوشتہ اند ــــــــ

دو گوشۂ لعل تو سرچشمۂ حیوان است ۔۔۔ روے دلِ من زان رو ہر لحظہ سوے آن است

خُلفاء

درمناقبِ احمدیہ شاہ محمد مظہر نامہائے ہشتاد نفر نوشتہ تحریر فرمودہ اند تا بہ کے نامہا نویسم کہ بسیار اند وحضرت جدامجد درانساب الطاہرین تحریر فرمودہ اند کہ صدہا افراد بہ اجازت وخلافت مشرف شدہ اند وہر یکش درجائے خود صاحبِ ارشاد است۔

اولاد

زوجۂ حضرت ایشان امۃ الفاطمہ بنت نثار حسن بن نثار احمد یحیوی بودہ۔ از بطن ایشان حق تعالیٰ آن حضرت را چہار پسر و یک دُختر عطا فرمود۔ ۱۔ عبدالرشید، ۲۔ عبدالحمید، ۳۔ محمد عمر، ۴ محمد مظہر ودو شن آرا۔ عبدالحمید و روشن آرا در خوردی رحلت نمودند۔

حضرت شاہ عبدالرشید

ولادت ایشان بہ دوم جمادی الآخرہ ۱۲۳۷ھ در لکھنو بودہ۔ عمرِ شریف ایشان بہ دہ سال نہ رسیدہ بود کہ قرآن مجید را حفظ کردند۔ علم معقول از مولوی فیض احمد دہلوی وحدیث شریف از مولوی مخصوص اللہ ومولوی محمد اسحاق واز پدرِ بزرگوارِ خود علم تفسیر وفقہ واصول وتصوّف خواندند۔ از تحصیلِ علمِ ظاہر در بست سال فارغ شدند، از عمر پنج سالگی ملازم صحبت شریف جدِّ امجد خود بُودند، بہ شب ہمراہ ایشان بر یک بستر خواب می کردند۔ ووقتِ تہجد بمعیت ایشان برمی خواستند۔ می فرمودند کمافی سیر الکاملین۔ کہ عمر من ہفت ہشت سالہ باشد کہ حضرت جدامجد مرا وعمِّ مرا حضرت شاہ عبدالغنی را در شب لیلۃ القدر بعد تراویح طلب کردہ بر دستِ مبارک خود بیعت کنانیدند۔ اتمام سلوک از حضرت والد ماجد خود کردند وخلافت یافتند۔ در ۱۲۵۶ھ از حضرت والد خود اجازت گرفتہ بہ حجاز مقدس برائے حج وزیارت رفتند و آن جا از شیخ عبداللہ سراج اجازتِ حدیث شریف ودیگر عُلوم حاصل کردند۔ در ۱۲۷۴ھ ہمراہ حضرت والد ماجد خود ہجرت فرمودند۔ در ۱۲۸۷ھ برائے حج بہ مکۂ مکرمہ آمدند۔ بہ خیر وخوبی حج کردند۔ ودو روز بیماری کشیدہ بہ روز شنبہ بین الظہر والعصر، شانزدہ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ رحلت فرمودند۔ امامت نماز جنازہ حضرت جدامجد کردند ودر معلاہ

Marfat.com

نزدام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدفون شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔ احوال ایشان را فرزند ایشان قدرے بہ تفصیل در ذکر السعیدین نوشتہ اند۔ حضرت ایشان را از زوجاتِ مختلفہ پروردگار شش پسر و ہشت دختر عنایت فرمود۔ (۱) بدر الصیام، (۲) محمد معصوم (۳) محمد بشیر (۴) محمد وحید (۵) محمد نذیر (۶) محمد سعید و (۱) امۃ الرشید (۲) امۃ الحلیم (۳) امۃ الکریم (۴) عائشہ (۵) امۃ الرحیم (۶) حفصہ (۷) فاطمہ وَالثَّامِنَۃُ لَمْ یُعْرَفْ اِسْمُهَا۔ در فرزندان بجز ثانی کسے نہ پائید۔

حضرت شاہ محمد معصوم

ولادت ایشان بہ دہم شعبان ۱۲۶۳ھ در خانقاہ شریف دہلی بودہ و وفات بہ دہم شعبان ۱۳۴۱ھ در مکہ مکرمہ واقع شد و در مَعْلَاۃ نزد حضرت والد ماجد خود مدفون شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

در خوردسالی قرآن مجید حفظ کردند و کسبِ علومِ ظاہری از ملا محمد نواب کہ از اجلۂ علماء و از شاگردان جد ایشان بودند و بیشتر از عم اصغر حضرت شاہ محمد مظہر کردند۔ و سند حدیث از حضرت شاہ عبد الغنی و از علامہ شیخ صدیق کمال مکی حاصل کردند، در طریقت بیعت از جد امجد شدند و کسب سلوک از پدر بزرگوار خود کردند۔

ایشان را تالیفات قیمہ اند تفصیلے کہ از فرزند اصغر ایشان بہ عاجز معلوم شدہ است می نویسد۔ (۱) وضوح المعانی للکلام الربانی۔ تا سورۂ مائدہ، غیر مطبوع۔ (۲) ریاض الحکم فی معارف القدم، تالیف قیم است بہ عربی، طبع نہ شدہ۔ (۳) الادعیۃ الماثورۃ المعصومیہ۔ طبع شدہ (۴) اجازۃ الارشاد للشیخ اسعد الکردی ابن ابن مولانا خالد الکردی۔ بہ عربی غیر مطبوع (۵) افصح البیان فی مکائد الشیطان، بہ اردو مطبوع ——— (۶) شمائل العارفین فی سِیَرِ الْمُجَدِّدِیْنَ۔ عربی، غیر مطبوع، بہ فرمائش علامۂ روزگار مولانا ابو الحسنات عبد الحی لکھنوی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ نوشتہ شدہ (۷) کشف الغطا عن اہل الخطا بہ اردو مطبوع (۸) السبع الاسرار فی مدارج الاخیار، بہ اردو مطبوع (۹) ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین بہ اردو مطبوع (۱۰) الکہف المتین تہذیب الحصن الحصین۔ مطبوع (۱۱) احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام بہ اردو مطبوع (۱۲) تہذیب سعید البیان، بہ اردو مطبوع (۱۳) تعریب الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ و حضرت ایشان را بہ عربی و اردو کلام منظوم است و برخے ازاں طبع شدہ است معصوم تخلص می کردند۔ در ذکر السعیدین برخے از احوال خود و نامہائے خلفائے خود نیز نوشتہ اند۔ و حضرت ایشان را از زوجات ثلاثہ شش پسر و چار دختر بودہ (۱) صبغۃ اللہ (۲) ابو الطاہر سیف الدین (۳) ابو الطیب مجد الدین (۴) ابو الشرف عبد القادر (۵) ابو الفیض عبد الرحمٰن (۶) محمد ابو سعید، و (۱) عارفہ (۲) صادقہ (۳) طاہرہ (۴) کاملہ۔

شیخ ابو الطاہر سیف الدین

ولادت ایشان بہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ در رامپور بودہ۔ محمد عبد الغنی

Marfat.com

نام تاریخی است۔ در ۱۳۲۳ھ ہمراہ والد ماجد خود بہ حرمین شریفین رفتند۔ چندے در انجا قیام کردہ نزد والدۂ خود بہ رامپور آمدند و تا آخر الایام آنجا قیام کردند۔ بہ جمعہ ۱۸ ماہ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء رحلت فرمودند رحمہ اللہ و رضی عنہ۔ جناب ایشان شاعرِ شیوہ بیان بودند۔ طاہرؔ تخلص می کردند۔ بہ صورت یک دیوان ضخیم و بر اوراقِ مختلفہ کلام ایشان جمع شدہ بود۔ بعد وفات ایشان از دست فرزندان ایشان۔ آن دیوان و کاغذات متفرق بہ دستِ دیگران رسیدہ، در شاعری ایشان را مقام رفیع بودہ و در استادانِ سخن شمار ایشان بودہ۔ ایشان را دو پسر و یک دختر بودہ۔ پسرِ کلان ابو احمد نام دارد و دیگر چہار پسر و چہار دختر است (۱) طیب (۲) شاہد (۳) زاہد (۴) ساجد و نام دختران (۱) زہت (۲) عصمت (۳) عشرت (۴) فاطمہ سلمہم اللہ و حفظہم۔ و پسر خورد عبد الباری نام دارد، و یرا سہ پسر و دو دختر است۔ (۱) عبد الرحمٰن یوسف (۲) عبد الہادی (۳) عبد المالک و اختر عروسہ و مبارک شگفتہ۔ سلمہم اللہ و حفظہم، و دختر ایشان را نام قریشہ بود۔ عقد نکاحش با شیخ عیسیٰ مظہر شد۔ بہ مدینہ منورہ۔ رفتنش شد و در حالت نفاس بہ ۱۷ جمادی الآخرہ ۱۳۵۷ھ وفات یافت و در بقیع مدفون گشت رحمہا اللہ ؎

زہے بخت عالی کہ یابد مقام — بہ آں مورد وحی و ملکِ سعید
بود تا ابد در جوارِ رسول — فَیَا حَبَّذَا مَالَهَا مِنْ مَزِیْد
بگو سال ترحیل آن پاک جان — "قریشہ ز طیبہ بجنت رمید"

حضرت ابو الشرف عبد القادر

ولادت ایشان بہ چہارم ذی القعدہ ۱۳۰۱ھ مطابق یکم ستمبر ۱۸۸۴ء در رامپور بودہ، "مظہرِ قیوم" نام تاریخی ایشان است و رحلت بہ شب جمعہ ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء در مکہ مکرمہ واقع شد۔ و در معلاہ بہ پہلوے اب و جد مدفون شدند۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَضِیَ عَنْهُ۔

حضرت ایشان در خورد سالی قرآن مجید حفظ کردند و از علمائے اعلام علوم متداولہ خواندند و سلوکِ باطنی از حضرتِ والد بزرگوار خود حاصل کردند۔ در شعر و سخن پایۂ بلند داشتند، شرفؔ تخلص ایشان بود۔ بہ اردو دیوان ضخیم دارند کہ موسوم بہ "کلامِ شرف" است و در عربی نیز مجموعۂ نفیسہ از کلام ایشان است۔ بر مسلکِ حضرات کرام ثابت بودند۔ بعد وفات پدر بزرگوارِ خود جانشین ایشان بودند۔ ایشان را اولاد کثیر شد لیکن غیر از یک پسر عبد العزیز و یک دختر رقیہ ہمہ در خورد سالی رحلت کردند۔ عبد العزیز در خورد سالی قرآن مجید را حفظ کرد و برائے تحصیل علوم دینیہ بہ رامپور نزد عمِ اصغر خود آمد و از علمائے آن دیار کتب مروجہ خواند۔ جوان نیک و ذہین و فطین و صاحب استعدادات و شاعر شیریں کلام بودہ۔ والد ایشان بہ برادر خوردِ خود نوشتند کہ در خاندان مجددیہ با یکے از صالحات عقدِ زواج بر خوردار عبد العزیز بکنید۔ چنانچہ ہمہ انتظامات بہ تکمیل رسیدند و قریب بود کہ بعد از چند روز عقدِ نکاح

Marfat.com

الیشان شود کہ دو روز علیل شدند و بہ روز جمعہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ راہیٔ ملک بقا شدند۔ رحمہ اللہ۔ دران ایام این عاجز بہ مصر بود۔ مکتوبے کہ حضرت الیشان درین سلسلہ بہ عاجز نوشتہ اند نہایت دردانگیز است۔ در کتاب مقامات خیر عاجز آن خط را نقل کردہ است۔ و دختر الیشان رُقیہ از برادر خود کلان تر است۔ بسیار حساسہ صاحبہ استعدادات بودہ۔ در شعر گوئی نیز مہارتے داشتہ۔ اولاً غم برادر خود برداشت و باز از صدمۂ وفات پدر خود فتورے بہ دماغش لاحق شد و آخر از عقل و شعور بے نیاز گشتہ در رامپور ایام حیات خود را بہ سر می برد۔ حضرت ابو الشرف در مکتوبے کہ بہ عاجز نوشتہ بودند۔ دو شعر عربی تحریر فرمودہ بودند۔ تذکار اللواقعۃ الالیمۃ عاجز آن ہر دو شعر را نقل می کند ؎

اَرْثِیْکَ یَا وَلَدِیْ بِاَیِّ رَثَاءٍ ۔۔۔ عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعِزُّ فِیْکَ عَزَائِیْ

فَاَکُنْتُ اَحْسِبُ اَنْ تُسَابِقَنِیْ الْفَنَا ۔۔۔ بَلْ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنْ تَکُوْنَ وَرَائِیْ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً وَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ۔ ابو الشرف کان اللہ لہ، ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ سہ شنبہ۔

شیخ ابو الفیض عبد الرحمان

ولادت الیشان بہ ۸ ذی القعدہ ۱۳۰۴ھ در رامپور بودہ مظہر الحسین نام تاریخی است۔ قرآن مجید حفظ کردہ بہ علوم متداولہ مصروف شدند۔ استعداد خوب بہم رسانیدند، در فن اصول رسالۂ ناتمام "وصول المماشی الی اصول الشاشی" تالیف کردند۔ ذوقِ سخن خوب داشتند۔ فیض تخلص الیشان بود۔ مجموعۂ کلام الیشان بہ "چشمۂ فیض" موسوم است۔ متاہل شدند و پروردگار دو اولاد عنایت کرد۔ قضارا ہر دو اولاد و عیالِ الیشان رحلت نمود۔ صدمہ کہ بر دل الیشان رسید۔ شدید بود۔ فتورے بہ دماغ الیشان رسید و بعد از چند وقت اثر نام تاریخی ظاہر شد و بہ روز جمعہ دہم محرم ۱۳۳۷ھ راہیٔ ملکِ بقا شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنہ۔

حضرت محمد ابو السعید

ولادتِ الیشان در رامپور بہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۸۹۹ء واقع شدہ۔ شش سالہ بودند کہ حضرت والد الیشان ہجرت فرمودہ بہ حرمین شریفین رفتہ بودند۔ لہذا پرورش الیشان دران اماکنِ مقدسہ شدہ۔ در مدینۂ منورہ حفظِ قرآن مجید کردند و بہ تحصیل علوم دینیہ مشغول شدند۔ ذوقِ سخن خوب دارند بیشتر بہ اُردو اشعار می گویند۔ بہ عربی نیز قصائد و قطعات دارند۔ احیانا بہ فارسی نیز شوق می فرمایند۔ مجموعۂ کلام الیشان موسوم بہ "فکر سعید" است۔

در ۱۳۴۱ھ قبلہ گاہِ الیشان در مکہ مکرمہ وفات یافتند، الیشان بہ رامپور آمدند و در خانقاہِ معصومی قیام کردند۔ قبلہ گاہِ الیشان این خانقاہ را ساختہ بودند۔ در گوشۂ شمال غربی مسجد شریف است۔ چونکہ این مسجد نزدِ چوک نصر اللہ خان واقع است، معمور بہ نمازیان است۔ اگر در نماز جہری جناب الیشان امامت می فرمایند مقتدیہا بسیار محظوظ می شوند۔ لہجۂ الیشان حجازی است۔ بہ خوش الحانی و روانی تلاوت می فرمایند۔

Marfat.com

حضرت ایشان را از زوجۂ اولیٰ دو پسر، عبدالحمید و عبدالمجید و از زوجۂ ثانیہ چہار دختر سکینہ و میمونہ و عذرا، و مرشدہ حق تعالیٰ عنایت کردہ۔

قاریِ حافظ عبدُالحمید

ولادت ایشان بہ ۱۵ رمضان ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء بودہ۔ چُون عبدالعزیز فرزند حضرت ابوالشرف رحلت نمود۔ عبدالحمید را قبلہ گاہ ایشان بہ مکہ مکرمہ نزد حضرت برادر خود فرستادند۔ لہذا تربیت ایشان دران بلاد مبارکہ شدہ۔ قرآن مجید را حفظ کردہ اند و بہ لحن خوب تلاوت می کنند۔ در زبان عربی مہارت کاملہ دارند ذوق شعر و سخن دارند، مجموعۂ کلام عربی را بہ "وحی الخیال" و اُردو را بہ "آئینۂ افکار" موسُوم کردہ اند۔ اہلیہ ایشان ہاجرہ بنت نور میان ضیاء مجددی رامپوری است، پروردگار ایشان را دو[۵] دختر و سہ پسر عنایت کردہ سعدیہ کہ بہ ۱۳ رمضان ۱۳۷۳ھ مطابق، ۱۷ مئی ۱۹۵۴ء و صبیحہ بہ ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۳ فروری ۱۹۵۶ء و معصوم بہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق، اکتوبر ۱۹۵۷ء و زہیر در ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق جون ۱۹۶۰ء و امین در رمضان ۱۳۸۷ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۷ء متولد شدہ۔ سلمہم اللہ و حفظہم۔ عبدالحمید در سفارت سعودیہ بہ دہلی موظف است۔ در طریقت بر دست عم محترم حضرت ابوالشرف بیعت کردہ۔ وَفَّقَہُ اللّٰہُ لِمَرْضَاتِہٖ وَحَفِظَہٗ۔

عبدُالمجید

ولادت ایشان در ماہ شوال ۱۳۴۰ھ مطابق اواخر مئی یا اوائل جون ۱۹۲۲ء بودہ۔ در رامپور قیام دارند۔ اہلیہ ایشان راشدہ بنتِ قاری محمد اسماعیل مجددی است حق تعالیٰ سہ پسر و سہ دُختر عنایت فرمودہ، عبدالرشید بہ چہار شنبہ ۱۹ جمادی الآخرہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء و عبدالوحید بہ یکشنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۵۴ء و عبدالمعید بہ جمعہ ۲۵ ذی الحجہ مطابق ۳ اگست ۱۹۵۶ء متولد شدہ۔ دُختران ایشان لیلیٰ و نجلاء شہلاء نام دارند تاریخ ولادت ایشان معلوم نہ شُد۔ حَفِظَ اللّٰہُ جَمِیْعَھُمْ وَسَلَّمَھُمْ۔

و ہر چہار دُختران حضرت محمد ابوسعید صاحبات اولاد اند۔ سَلَّمَھُنَّ اللّٰہُ وَحَفِظَھُنَّ۔

حضرت شاہ محمد مظہر

حضرت ایشان فرزند اصغر حضرت شاہ احمد سعید اند۔ بہ سوم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۴۸ھ در خانقاہ شریف دہلی متولد شدند۔ "مظاہر محمدی" نام تاریخی ایشان است، وفات ایشان بہ یازدہم محرم سنہ ۱۳۰۱ھ در مدینۂ منورہ شدہ و در بقیع نزد قبۂ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدفون شدند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

در خوردسالی قرآن مجید حفظ کردند و علُوم متداولہ از منقول و معقول از علمائے وقت حاصل کردہ حدیث شریف از عم محترم حضرت شاہ عبدالغنی خواندند۔ و سلوک باطنی در خدمت حضرت والد بزرگوار خود بہ انتہا رسانیدہ

---

[۵] بہ ذی القعدہ سنہ ۱۳۹۴ھ پروردگار دختر سوم فائزہ عنایت کردہ سلمہا اللہ

Marfat.com

مجمع البحرین گشتند۔ بست و دو سالہ بودند کہ خلافت یافتند۔ و اندراں ایام بہ سرہند شریف رفتہ از فیوضاتِ حضراتِ کرام قدس اللہ اسرارہم دامنِ مراد پُر کردند و باز بہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً رفتند درین ایام حضرت قبلہ گاہ ایشان بہ شیخ جمال الدین کشمیری بہ بمبئی نوشتہ اند "نسخۂ فرزندی در سالہا بہ تصحیح رسیدہ است او تعالیٰ بہ اقصی الغایات رساند" الخ۔ بعد از وفاتِ قبلہ گاہِ خود در مدینۂ منورہ قیام فرمودند با وجودے کہ آں جا عم بزرگوار ایشان حضرت شاہ عبد الغنی و برادرِ اکبرِ ایشان حضرت شاہ عبد الرشید قیام داشتند لیکن رجوعِ خلائق بہ حضرتِ ایشان بیشتر بودہ، در سنہ ۱۲۹۰ھ در حارۃ الاغوات سہ منزلہ عالی شان خانقاہ ساختند۔ حضرت جدِ امجد تاریخ بنائے آں گفتہ اند۔

چُون اخ کامل محمد مظہرِ عالی ہمم — ساخت خوش بنیاد و زیبا خانقاہِ احمدی
سال تاریخش دعائیہ عمر گفت "اے الٰہ — تا ابد آباد بادا خانقاہِ احمدی" ۱۲۹۰

این خانقاہ شریف بہ نام "رِباطِ مظہر" مشہور است۔ حضرت ایشان را صد ہا خلفا بودہ اند۔ لیکن نامہائے ایشان بہ عاجز معلوم نہ شدہ۔ باوجود کثرتِ ارشاد و تکثیرِ خلفا کسے احوال مبارکۂ ایشاں نہ نوشتہ، وقتیکہ عاجز احوال مبارکۂ حضرت ایشان را و تغافل مخلصینِ ایشان را فکر می کند۔ شعر سَمَوْءَل بہ یادش می آید۔ گفتہ۔

وَمَا ضَرَّنَا اَنَّا قَلِیْلٌ وَجَارُنَا — عَزِیْزٌ وَجَارُ الْاَکْثَرِیْنَ ذَلِیْلٌ

حضرت ایشان احوالِ قبلہ گاہِ خود نوشتہ اند کہ موسوم بہ مناقبِ احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ است۔ اَوَّلاً بالفارسیَّۃِ و اٰخراً بالعربیَّۃِ، کما تقدم بیانہ فی اوّل احوال حضرۃ وَالِدِہٖ، و غیر ازیں حضرت ایشان را بہ عربی رسالہ "الدر المنظم فی القیام تجاہ القبر المکرم" است، این رسالہ در سنہ ۱۲۹۶ھ تالیف شدہ و از "الدر المنظم" سال تالیف ظاہر است۔ سید محمود مدراسی خلیفۂ حضرت ایشان بر آں شرحے نوشتہ اند و نام آں "السلک المنظم" است۔ در سنہ ۱۳۲۴ھ این رسالہ مع شرح در احسن المطابع مدارس طبع شدہ۔

اَوْلَاد = حضرت ایشان را از زوجات متفرقہ دہ پسر و پنج دختر حق تعالیٰ عنایت فرمود (۱) عبد اللہ (۲) مبشر (۳) احمد (۴) عبد اللہ ثانی (۵) احمد ثانی بہار الدین (۶) محمد، (۷) محمود (۸) عیسیٰ (۹) موسیٰ (۱۰) ابراہیم و (۱) امۃ الجمیل معروف بہ جمیلہ (۲) فاطمہ، (۳) خدیجہ (۴) امۃ العزیز (۵) ام کلثوم۔ بہ وقت وفات حضرت ایشان احمد ثانی و عیسیٰ و موسیٰ و ابراہیم از ابناء، و امۃ الجمیل از بنات حیات بودند۔ باقی رحلت کردہ بودند۔

اشیخ احمد (ثانی)، بہار الدین از بطنِ تُرکیہ اند۔ بہ وقت وفات والد ماجد خود شش سالہ بودند۔

Marfat.com

تربیتِ ایشان سید عبداللہ زواوی کردند کہ از خلفائے والدِ ایشان بودند۔ نَاهَزَ الثمانینَ وتوفی فِی المَدِینَةِ المنورةِ ودفنَ فی البقیعِ، رَحِمَهُ اللهُ وَقَدَّسَ سِرَّهُ۔ ایشان را یک پسر است، محمد مظہر۔

شیخ محمد مظہر

ولادت ایشان در ہزار و سہ صد و نوزدہ یا بیست بودہ۔ در مدینۂ منورہ قیام دارند۔ بہ کسب حلال و ذکر ذوالجلال مصروف اند۔ نہ ایشان را با کسے کارے و نہ کسے را از ایشان بارے۔ پاکیزہ زندگی بہ سر می برند۔ ہشت سال قبل بہ عاجز مکتوبے نوشتہ بودند و تفصیل اولاد خود بہ این طور تحریر کردہ بودند۔

فرزندان = (۱) احمد سعید (۲) محمد عمر (۳) محمود (۴) عدنان (۵) ہاشم (۶) ابراہیم

احمد سعید شش پسر دارند (۱) خالد (۲) عبدالعزیز (۳) عبداللہ (۴) بہاء الدین (۵) نشأت (۶) عصام

محمد عمر را یک پسر است عبدالرحمٰن۔

دنامہای دختران معلوم نہ شد۔ ایشان در مکتوب خود نوشتہ اند۔ اَمَّا الأُنَاثُ فَلَا حَاجَةَ اِلَى اَسْمَائِهِنَّ۔ سَلَّمَ اللهُ الذکور والاناث وَحَفِظَ الجمیعَ۔

۲۔ شیخ عیسیٰ

معروف بہ عیسیٰ مظہر از بطن مغربیہ۔ بہ حالتِ شیر خوارگی بودند چون حضرت والد ایشان فوت کردند۔ چوں سن ایشان مابین ستین و سبعین رسید در مدینہ منورہ رحلت فرمودند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔ سہ دختر از ایشان یادگار ماند۔ سَلَّمَهُنَّ اللهُ۔

۳۔ موسیٰ از بطنِ امۃ اللہ بنتِ حضرت شاہ عبدالغنی و ۴۔ ابراہیم از بطن بخاریہ در طفلگی رحلت نمودند۔ رَحِمَهُمَا اللهُ۔

امۃ الجمیل معروف بہ جمیلہ

از بطن ام الفضل بنت حضرت شاہ عبدالغنی، در سنہ ۱۲۶۸ھ در خانقاہ شریفِ دہلی متولد شدند و بہ شب پنجشنبہ عند العشار الآخرہ پنجم ماہ رمضان سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء در رامپور وفات یافتند و در قبرستان حضرت شاہ درگاہی مدفون شدند ——— عقدِ نکاح ایشان با ابن العم الاکبر حضرت شاہ محمد معصوم شدہ بود پروردگار یک پسر صبغۃ اللہ و یک دختر عارفہ عنایت فرمود۔ چونکہ در طبائع توافق نہ بود شوہر ایشان در سنہ ۱۲۹۱ھ بہ رامپور آمدند و متاہل شدند و ایشان نزد پدرِ بزرگوار خود در مدینۂ منورہ با دختر خود ماندند۔ دختر ایشان را حضرت جدِ امجد برائے حضرت سیدی الوالد طلب فرمودہ بودند۔ لہذا وقتیکہ در سنہ ۱۲۹۷ھ حضرت جد امجد برائے عقد زواج فرزند خود بہ رامپور آمدند جناب امۃ الجمیل و دخترش عارفہ را نیز ہمراہ خود آوردند۔ ازان روز قیام ایشان در رامپور بود۔

جناب امۃ الجمیل از حضرت والد خود و از جدہ مادری حضرت شاہ عبدالغنی کسب کمالات باطنی

Marfat.com

کردہ بودند۔ استقامتے کہ پروردگار نصیب ایشان کردہ بود کم کسے بہ آن سرفرازی شود۔ حضرت سیدی الوالدمی فرمودند کہ در خاندانِ ما ہمشیرہ صاحبہ نجیبُ الطرفین اند۔ روزے حضرت عمۂ محترمہ بہ این عاجز فرمودند "بہ فضلِ خدا از پدر و عم تو در ہیچ چیز کم نیم (یعنی از شاہ محمد معصوم و سیدی الوالد) البتہ فرقِ این است کہ من مستورہ ہستم و ایشان رجال"۔ وقد صدقت رحمہا اللہ۔ الرضا بقضاء اللہ کہ اعلیٰ تر مقامات است نقد وقتِ ایشان بودہ۔ سی سال بہ کمال استغنا در حویلی خوردِ حکیم مظہر حسین خان در محلۂ مدرسۂ کہنۂ رام پور با یک خادمۂ ضعیفہ سکونت کردند۔ چند سال حامد علی خان نواب رام پور چیزے ماہانہ بہ ایشان می داد و باز نواب حیدر آباد دکن خدمت ایشان می کرد۔ فرزند ایشان در خورد سالی فوت کردہ بود۔ دُختر ایشان ہمراہ حضرت والد خود بہ حجاز رفت و باز در شام فوت کرد۔ ایشان را این خبر رسید غیر از کلمۂ استرجاع کسے یک لفظِ دیگر از زبانِ مبارکِ ایشان نہ شنید و بعد از چند سال دخترِ دختر در مکۂ مکرمہ بہ حالت نفاس رحلت نمود۔ بجز کلمۂ استرجاع چیزے نہ فرمودند و در اعمال و اشغال ایشان ہرگز در ہیچ حال فتورے واقع نہ شد۔ بہ کمال خشوع و طمانینت نماز می خواندند۔ چُون عاجز در احوالِ مبارکہ ایشان فکر می کند، قول متنبی بیادش می آید۔

وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا ۔۔۔ لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

وَمَا التَّأْنِيثُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ ۔۔۔ وَلَا التَّذْكِيرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ

حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ ایشان را ہمشیرہ صاحبہ می فرمودند و احترام ایشان می کردند۔ و ہر سال یک سیر چائے سبز عمدہ و قدرے از بادام و یک صد و بیست و پنج روپیہ بہ ایشان می فرستادند۔

رَحِمَهَا اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهَا وَحَشَرَهَا مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔

بابائے اوّل حضرت شاہ محمد عمر قدّس سرّہٗ

اسمِ گرامی ایشان محمد عمر کنیت ابو السعادات فرزند ثالث حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہٗ ولادتِ شریف ایشان در خانقاہ شریف دہلی در ماہ شوال ۱۲۴۴ھ مطابق اپریل ۱۸۲۹ء واقع شد و وفات ایشان بہ صباح یکشنبہ دوم محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۸۸۰ء در رام پور شد و متصل گنبد حضرت شاہ جمال اللہ جہت غرب مدفون شدند عمر شریف ایشان بہ حساب تقویم قمری ۵۳ سال و سہ ماہ و بہ حساب تقویم شمسی ۵۱ سال و ہشت ماہ بودہ۔

ایشان را برادرے بود کلان کہ عبد الحمید نام داشت و حضرت شاہ احمد سعید را باوے فوق العادہ محبّت بود، بہ قضائے الٰہی وفات یافت و حضرت ایشان بسیار کبیدہ خاطر شدند۔ اندران ایام یکے از خلفائے ایشان

Marfat.com

برمزارِ پُرانوارِ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ رفت و در واقعہ حضرت خواجہ را دید کہ می فرمایند۔ بہ پیر و مرشد خود بگو کہ عنقریب پروردگار ایشان را فرزندے عطا خواہد کرد و آن فرزند مِن خواہد بود۔ نامش عُمر تجویز می کنم، اِن شاءاللہ آن بچہ عمر خواہد یافت و از اصحاب کمال خواہد بود۔ حافظ غلام رسول ویران در شجرۂ شریفہ کہ نظم کردہ است، اشارہ بہ این معنی کردہ و گفتہ۔

دلا این بشارت نہ شاید نہفت — کہ فرزندِ خود خواجہ باقیش گفت
زبس بیش بُودش بہ سُویش نظر — بہ ضمنیّتِ خود گرفتش پدر

و اندران ایام حضرتِ والدۂ ماجدۂ ایشان در خواب دید کہ مہتابے در خانۂ من ظہور یافتہ۔ حضرت شاہ احمد سعید فرمودند حق تعالیٰ شمارا فرزندے چُون بدرِ کامِل عنایت خواہد کرد۔ چون ولادت شریف ایشان بہ وقوع پیوست، حضرت ایشان نام ایشان محمد عمر نہادند، و مجتبےٰ کہ حضرت ایشان را با عبدالحمید راحِل بودہ بہ ایشان منتقل شد۔ چنانچہ حضرت ایشان را در فرزندان خود با ایشان الفت و محبتِ زائد بودہ۔

جناب ایشان قرآن مجید حفظ کردند و بیشتر کتبِ علومِ متداولہ از مولانا حبیب اللہ و احادیث از عمِ بزرگوار حضرت شاہ عبدالغنی و کتبِ تصوّف از حضرت والد خود خواندند۔

از خوردسالی حضرت ایشان مبتلائے امراض گوناگوں بودہ اند۔ در مثانۂ ایشان سنگ پیدا شد و زحمتہا کشیدند۔ آخر جراح بہ عملیۂ آن سنگ را کشید۔ و بعد از چندے باز در مثانہ سنگ پیدا شد۔ جرّاح گفت کہ عملیہ نہ می توان کرد۔ حضرت والد بزرگوار ایشان توجہات فرمودند و پروردگار آن سنگ را از راہ بول خارج کرد۔

در سنہ ۱۲۶۲ھ عقد زواج ایشان شد۔ و چند سال گزشت کہ ایشان را اولاد پیدا نہ شد۔ بعض افراد خیال بردند کہ از وجہ جراحت شاید اولاد نہ می شود، لہذا حضرت والدۂ ایشان بہ حضرت والد ایشان عرض می کردند کہ دعا فرمائید۔ تا پروردگار فرزندِ مرا اولاد عنایت کند۔ حضرت ایشان می فرمودند شما دلتنگ نہ شوید۔ پروردگار ایشان را فرزند عنایت خواہد کرد۔

دُعا در اماکنِ مُقدّسہ

حضرت ایشان در سنہ ۱۲۶۶ھ سفرِ اجمیر شریف کردند تا آنجا دعا کنند و پروردگار بہ برکتِ آن بُقعۂ مبارکہ دعائے ایشان را قبول کند و فرزند عنایت کند۔

چُون از قصد خود در حضور قبلہ گاہ خود عرض نمودند حضرت ایشان اجازت سفر دادند و قبل از سفر ایشان را خلافت دادند و دو خلفائے خود را ہمراہ ایشان کردند و ارشاد کردند صبح و شام بہ حلقہ و توجہ مصروف باشید۔

عاجز گوید امام مسلم در باب الرخصۃ فِی التخلف عن الجماعۃ بعذر۔ حدیثِ عِتبان بن مالک را روایت کردہ کہ دران آمدہ "وددتُ انک یا رسول اللہ تاتی فتصلی فِی مُصلّی فاتخذہ مُصلّی"

Marfat.com

وامام نووی در شرح گفتہ "وفی حدیث عِتبان ھٰذا فوائد کثیرہ منھا انہ یستحب لمن قال سافعل کذا ان یقول ان شاء اللہ للآیۃ والحدیث ومنھا التبرک بالصّالحین وآثارھم والصلاۃ فی المواضع التی صلوا بھا والتبرک منھم۔ الخ ۔ وحضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی در تفسیر سورۃ بقرہ در بیان آیت ۔ وادخلوا الباب سُجّدًا ۔ نوشتہ ازین آیت چند فائدہ مستنبط می شود۔ ونوشتہ، بعضے مواضع متبرکہ کہ مورد نعمت ورحمت الٰہی گشتہ اند یا بعضے خاندانہائے قدیم اہلِ صلاح وتقویٰ خاصیّتے پیدا می کنند کہ در آن ہا احداث توبہ نمودن وطاعت بجا آوردن موجب سرعت قبول وثمرات نیک می باشد۔ الخ ۔

حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی رافرزند نہ بود، روزے نزد مزارات شریفہ مصروف دعا بود کہ درین اثنا سیدی الوالد از حرم سرا برآمدند واشفاقِ الٰہی را دیدہ فرمودند۔ اشفاق چرا بہ اجمیر شریف نہ می روی وآنجا دعا نہ می کنی۔ قبلہ گاہِ ما بہ اجمیر شریف رفتند ودعا کردند وحق تعالیٰ بہ ایشان پسر داد۔ واین گفتہ فرمودند۔ ببین مراکہ من پیش روئے تو استادہ ام۔ بعد از استماع این قول حافظ اشفاق الٰہی بہ اجمیر شریف رفت وپروردگار ایشان را چہار پسر عنایت کرد۔

مردانِ خدا، خدا نہ باشند لیکن ز خدا جُدا نہ باشند

در اوائل سال ہزار ودو صد وہفتاد وچہار ہمراہِ پدر بزرگوار خود مع عیال وفرزند بہ حجاز مقدس تشریف بردند ودر کنف عاطفت قبلہ گاہ خود در طَابَہِ طیبہ قیام فرمودند۔ در ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ وصالِ قبلہ گاہ ایشان شد۔ ازین واقعۂ مؤلمہ دل ودماغ ایشان را صدمۂ سخت رسید حضرت عمۂ محترمہ اعنی امۃ الجمیل می فرمودند کہ از حزن وملال ایشان اہلِ خاندان را فکر لاحق شد کہ عقل ایشان از کار نہ رود۔ در مناقب احمدیہ نوشتہ است "بعد انتقال حضرت والد ماجد ایشان را تردد ے در مرید گرفتن بود از غلبۂ تواضع، پس در خواب دیدہ اند کہ حضرت امام الطریقہ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف آوردہ ایشان را کلاہ خود پوشانیدند خاطر ایشان جمع گردید"

سفرِ قُدس

صدمۂ کہ بہ حضرت ایشان رسیدہ بود مُدَاوَائے آن بہ علاج حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کردند، چون آن عاشقِ صادق مدینۂ منورہ را از وجود مبارکِ آن سرور عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خالی یافت تاب اقامت نہ آوردہ رُو بہ ملکِ شام نہاد، ہمچنان حضرت ایشان رختِ سفر بہ مکۂ مکرمہ بستند وحج ۱۲۷۷ھ کردہ در جوار بیت اللہ الحرام قیام فرمودند وسال دیگر حج کردہ بہ دوازدہم محرم ۱۲۷۹ھ از جدّہ بہ مصر در مرکب بخانی روانہ شدند۔ ہمراہ ایشان مولوی ابوالبرکات بہاری فرزند مولوی فضل امام ومولوی حکیم محمد اسماعیل ومولوی ابوالحسن ویک عفیفہ وچہار نفر خدام بودند ومراجعت بہ جدہ ازین سفرِ میمون بہ ۲۴ ماہ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ بودہ۔ در قاہرہ واسکندریہ وفلسطین تمام اماکن مقدسہ ومزارات مبارکہ را زیارت کردند۔

Marfat.com

درعودت بہ شب جمعہ سوم ربیع الاول رفیق سفر مولوی حکیم محمد اسماعیل در مصر رحلت نمود رحمہ اللہ حضرت ایشان ورفقاے ایشان از مسجد اقصیٰ احرام بستہ نیت عمرہ کردہ اند مولوی ابوالبرکات بہاری احوال این مبارک سفر بہ تفصیل وتقریر دلپذیر نوشتہ اند۔ نام رسالۂ ایشان "برکات الأنس لزائر القدس" است اتمام این سفر نامہ براین نظم فرمودہ اند۔

ہیچ است بہ بین نو وکہن را — بر ہیچ مپیچ خویشتن را
بر چرخ مناز و بر نعیمش — بر صبح مپیچ و بر نسیمش
سیلاب غم است در سرورش — طوفانِ بلا است در تنورش
اینجا شجرے نہ شد برومند — کش باد فنا ز پا نیفگند
اینجا ہمہ رخت خانہ نیل است — دستان ہمہ نوحۂ رحیل است
تا چند فنا پسند بودن — بر ہیچ نظارہ بند بودن
نیرنگ فنا است پردہ بشگاف — سیمرغ بقا مجو ازین قاف
تو آبلہ پا و کاروان تیز — برخیز ازین گریوہ برخیز
ہر چند مقام دل پذیر است — زین مرحلہ کوچ ناگزیر است

حضرت ایشان قدس سرہٗ تاریخ زیارت بیت المقدس گفتہ اند ومؤلف رسالہ اتمام رسالہ بر تاریخ ایشان کردہ۔ فرمودہ اند۔

بحمد اللہ دیدم روے اقصیٰ — کہ بر بنیاد تقویٰ شد مؤسس
چہ خوش تاریخ مولانا عمر گفت — "عبدت اللہ فی بیت المقدس"

سنہ ۱۲۷۹ الہجری النبوی

این رسالۂ مبارکہ کہ اندران ایام نوشتہ شدہ نزد عاجز محفوظ است۔ فالحمد للہ علیٰ نعمائہ۔

وفات اہلیہ ودو پسر

ہنوز از صدمۂ فراقِ حضرت والد ماجد قدس سرہ ایشان را تسکینے حاصل نہ شدہ بود کہ صدمۂ ثانیہ بہ حضرت ایشان رسید۔ وبیانش بہ این نہج است کہ اہلیۂ محترمۂ ایشان بی بی نواب بنت جناب احمد علی بن مولوی محمد باقر از اولاد امجاد حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہ حالت نفاس بہ ۲۴ ذی القعدہ سنہ ۱۲۸۱ھ وفات یافت، وبہ روز ہفتم نومولود ابوحفص وبہ روز ہفتمِ دیگر دو سالہ فرزند ابوبکر رحلت نمود۔ درظرف پانزدہ روز سہ صدمات شدیدہ بردا شت کردند۔ برائے تسکینِ قلب وتسلیۂ حضرت ایشان یک ذاتِ مبارکِ سیدی الوالد ماند کہ اندران ایام نہ

Marfat.com

سالہ بُودند ——— حضرت عمۂ محترمہ بہ این عاجز گفتند کہ عم محترم را (یعنی جدی المحترم) باپدر شما اُلفت ومحبّت بیش از بیش بود بلکہ ایشان عاشق فرزند خود بودند، جناب ایشان از خوردسالی تا آخر ایام در گوناگون امراض مبتلا بودند۔ چُون جدۂ شما رحلت فرمود عم اکبر (شاہ عبدالرشید) وجدِّ مادری من (شاہ عبدالغنی)، بہ ایشان گفتند شما عقد ثانی بکنید۔ ایشان گفتند۔ می ترسم کہ از مادرِ علاتی بہ لختِ جگرم آزارے نہ رسد۔ وایشان تادم واپسین نکاح دیگر نہ کردند۔

عاجز گوید چون کہ از صغرسن حضرت ایشان در گوناگون امراض مبتلا بودند واز وجہ امراض در حضوری حلقات فتوے واقع می شد۔" ایشان شکایت حال خود بہ حضرت قبلہ می نمودند۔ حضرت ایشان فرمودند اگر قدم بہ قدم من خواہید رفت مثل من خواہید شد۔ آنچہ کار من بود در حقّ شما من آن را کردم حالا استقامتِ شما درکار است۔" کَمَا فِی الْمَنَاقِبِ الْاَحْمَدِیَّہ۔

برادر زادۂ حضرتِ ایشان شاہ محمد معصوم در ذکر السعیدین نوشتہ اند۔ مامعناہ۔" ایشان را در روز و شب بجز اذکار واشغال وطاعت وعبادت ونشرِ طریقت وافادۂ سلوکِ طریقت کارے نہ بود۔ باوجودے کہ ایشان را بہ این قسم امراضِ شدیدہ لاحق بودند کہ طاقتِ نشست وبرخاست بسیار کم شدہ بود، لیکن آنچہ اشغال واوراد وتوجہ وحلقہ از معمولات ایشان بود ہیچک فتور اندران واقع نہ شدہ۔ واین آن استقامت است کہ نزد صُوفیہ فوق از کرامت است۔"

سفرِ ہند

در سیر الکاملین نوشتہ است۔ تا والد ماجد بہ قیدِ حیات بودند، سکونت در مدینۂ منورہ داشتند وبعد رحلت بہ مکہ معظمہ تشریف آوردہ توطن اختیار فرمودند، تقریبًا بست سال کابل دران بلدۂ معظمہ بودہ اند، ورواج طریقۂ شریفہ فرمودہ اند وصدہا کس را بہ نسبت حضور وآگاہی رسانیدہ اند۔ مجاہداتِ کثیرہ وریاضاتِ شاقہ از بہر تعالیٰ وقیام وصیام وقلۃ المخالطۃ مَعَ الْاَنام بر ذات شریف لازم داشتند، از اتفاقاتِ قضا وقدر در سنۂ یک ہزار دو صد ونود وہفت رونق افروز ہندوستان شدند وبلدۂ رامپور را از قدوم شریف منور ساختند، نواب صاحب رام پور نہایت بہ تعظیم وتکریم پیش آمدند وتشریف آوری آن حضرت را از مغتنمات وکمالِ عزّت وشرفِ خود دانستند وبہ خدماتِ لائقہ ممتاز گردیدند وحضرت را از مُدّت شش ہفت سال مرض سخت لاحق شدہ بود، گاہ خفیف می شد اما اکثر بہ شدّت می بود وجناب ایشان از ان بسیار نحیف وضعیف گشتہ بُودند وباوجود این کیفیّت در تو جہات واذکار واشغال واوراد مثلِ سابقہ بلکہ زائد ازان مشغول می بودند وہیچک فتورے راہ نہ یافتہ بود واین دلیلِ قوی ہست بر کمال استقامت ظاہری وباطنی آن حضرت۔"

عاجز گوید، مرضِ سخت کہ از مدت شش ہفت سال بہ حضرت ایشان لاحق شدہ بود آن مرض ناسُور بود کہ بر پُشتِ

مبارک ایشان بودہ کماسیاتی بیانہ فی المکتوب الحادی عشر من مکاتیبہ الشریفہ۔

رسالۂ در احوال سفر

یکے از مخلصین بہ عربی رسالۂ مختصرہ در احوال مبارکۂ ایشان نوشتہ است، وے ہمراہ ایشان تا رامپور آمدہ، عاجز خیال دارد کہ محرر علی افندی است، محمد اصحاب الدین کہ از خلفائے سیدی الوالد است وذکرش ان شاء اللہ خواہد آمد در مکتوب خود ذکر علی افندی کردہ۔ عاجز این رسالہ را از اوّل تا آخر نقل می کند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ الحمد للہ الذی نزہ قلوبَ اولیائِہٖ عن الالتفاتِ الی زخرفِ الدنیا ونَضُرَتِہٖ، وصفی اسرارھم من ملاحظۃِ عزحضرتِہٖ، ثم استخلصھا للعکوف علی بساط عزتہٖ ثم تجلی لھم باسمائہ وصفاتہ حتّی اشرقت بانوارِ معرفتہ ثم کشف لھم عن سَبَحاتِ وجھِہٖ حتی احترقت بنار محبتہ ثم احتجب عنھا بکنہِ جلالہ حتی تَاھَتْ فی بیداء کبریائہٖ وعظمتہ فکلما اھتزت لملاحظۃ کنہ الجلال غشھا من الدھش ما اعبر فی وجہ العقل وبصیرتہ وکلما ھَمّت بالانصراف آیِسَۃً نودیت من سرادقات الجمالِ صبراً ایھا الآیس عن نیل الحق بجھلہ وعجلتہ فبقیت بین الرد و القبول والصد والوصول، غرقی فی بحر معرفتہ ومحترقۃ بنار محبتہ، والصلاۃ علی محمد خاتم الانبیاء بکمال نبوتہ وعلی الہ واصحابہ سادۃ الخلق وأیمتہ، وقادۃ الحق وأزمتہ وسلم تسلیماً کثیراً ورضی اللہ تعالیٰ عن تابعیھم الی یوم الدین والائمۃ المجتھدین واولیاء الکون اجمعین لامیّما سادات النقشبندیین ومشائخ الاحمدیین قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم کافۃً عامۃً۔ امابعد، فھذہ نخبۃ من مناقب سیدنا وامامنا ومرشدنا ووسیلتنا الی اللہ تعالیٰ ومفتاح باب سعادتنا۔ قطب العارفین، غوث السالکین، غیاث المریدین والمستفیدین قدوۃ الکاملین المکملین وعمدۃ الواصلین، من ھو فی الزھد والتوکل والقناعۃ وحید، وفی التجرید والتفرید والاستغناء عن الاکوان فرید، قطب الحرم مولانا الشیخ ابوالسعادات محمد عمر الاحمدی النقشبندی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز وافاض علینا من برکاتہ، آمین۔

ولد رضی اللہ عنہ فی شھر شوال سنۃ الف ومائتین وأربع واربعین فی بلدۃ دھلی وحفظ القرآن وھو ابن تسع سنۃ وقرأ الصرف والنحو والمنطق والکلام علی مولانا الشیخ حبیب اللہ الملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ، والفقہ والحدیث والاخلاق والتصوف علی والدہ الماجد، امامنا وقبلتنا ومولانا الشاہ احمد سعید قدس سرہٗ وبعضا من کتب الاحادیث علی عمہ المعظم امام وقتہٖ فی الحدیث مولانا الشاہ عبد الغنی الاحمدی رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

واخذ التوجهات الی اٰخر مقامات الاحمدیة من حضرة والدہ الشریف، وکان ممتازا بین انجالہ الکرام بالمحبوبیة الخاصة لدی حضرة والدہ قدس سرہٗ۔ ولما بلغ عمرہ الشریف اثنتین وعشرین سنہ اراد السفر لزیارة امام الطریقة مولانا الشیخ المعین الچشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ، اجازہ والدہ الماجد للزیارة ولاجازہ ایضاً فی الطریقة الشریفة بالخلافة الخاصة المطلقة العامة، وارسل بمعیتہ من کبار خلفائہ اثنین وامرھما بان یکونا فی خدمتہ ویاخذا التوجہ من حضرتہ وان لا یغیبا لیلاً ونہاراً من صحبتہ، فلما وصل الی الزیارة واقام بھا مدةً قد شرفہ الامام بنسبتہ وخلافتہ الخاصة العامة واکرمہ بعنایاتہ الوافرة التی لا تعد ولا تحصی، حتّٰی فی یوم من الایام کان مراقبا عند قبرہ الشریف وحصل المخاطبة بینھما فقال رضی اللہ عنہ للامام یا سیدی ما عزمتمونی بعزیمة خاصة من جنابکم فقال لہ الامام مرحبًا بکَ، انت الیوم معزوم عندنا، فبعد الفراغ من المراقبة امر رضی اللہ عنہ خدّامہ بان لا یطبخوا الطعام وقال نحن معزومون، فلما غربت الشمس وکان رضی اللہ عنہ یصلی فی المسجدِ ومعہ اصحابہ وبعض من الخدامین قاعدون فی المنزل اذ رأوا انَّ رجلاً مھیبًا دخل الدار وعلی راسہ تبسّیٌ (صینیّةٌ) کبیر وفیہ انواع من الأطعمة، واعطی التبسّی لِلْخُدَّامِ وقال سلموا علی الحضرة (بلغوا سلامی الی الحضرة)، وقولوا لہ "ھذہ عزیمتکم من عند الامام" وکذلک رأی الخدامون انَّ بعض الرجال جاءوا بالعلف والشعیر للخیول ثم غاب القادمون ولم یعرفھم احد۔ ولما اراد رضی اللہ عنہ الرجوع الی دھلی استاذن الامام قدس سرہ وما استاذنہ الامام اِلّا بعد التضرع والالحاح، فرجع الی دھلی۔

وفی ایام سلوکہ بسبب الامراض ما کان یحضر الحلقة والمراقبة فی کثیر من الاحیان فسألہ والدہٗ الماجد عن قلة حضورہ فأجاب انی بسبب الامراض لا اقدر علی اتمام مقدار الذکر والشغل فلذا استحیی من الحضور فی حضرتکم، فقال والدہ الماجد یا ولدی لا تھتم بقلة الذکر والشغل واحضر الحلقة کیف ما کان۔

وکان والدہ الماجد اکثر محبة ورعایة لہ من اخوانہ لانہ کان لہ اخ کبیر واسمہ عبد الحمید وکان والدہ الماجد یحبہ کثیرا فلما توفی عبد الحمید حزن الوالد علی وفاتہ اشد الحزن وأرسل احد خلفائہ الی ضریح امام الطریقة حضرة الشیخ باقی باللہ شیخ سیدنا المجدد قدس سرھما مستمدّاً للانشراح۔ فبعد

Marfat.com

وصول الخليفة الى الضريح الشريف والمراقبة لديه خاطبه حضرة الشيخ قدس سره بأن لبشر شيخك بأن ربنا سيمن عليه ويرزقه ولداً صالحاً معمراً وتفاولاً سميناه عمرو بعد هذه البشارة ولد رضى الله عنه وسمى بالاسم الذى سماه به الشيخ قدس سره۔ وهذا كان سبب محبوبيته الخاصة من بين اخوانه الكرام قدس الله اسرارهم۔

كتب العارف الشهير اخوه الصغير سيدنا ومولانا وامامنا الشيخ محمد مظهر الاحمدى قدس الله تعالىٰ سره وافاض علينا من بركاته فى المقامات السعيديه والمناقب الاحمديه۔ فى مناقبه رضى الله عنه ان قبل ولادته رأت والدته الشريفة فى الرؤيا انّ القمر طلع فى بيتها فقصت على والده الماجد قدس سره فعبرها بأن ربنا سيعطيك مثل القمر ولداً، وكتب انّ والده الماجد قال له فى يوم من الايام لو وضعت القدم على قدمى ستكون مثلى، وكتب ان بعد وفات والده الماجد لغلبة التواضع والاستغناء عن الاكوان كان متردداً فى التوجه الى المريدين حتّٰى رأى امام الطريقة السيد محمد بهاء الدين نقشبند قدس سره وافاض علينا من بركاته فى المنام انه شرفه بالمجئ عنده ووضع قلنسوته على راسه وامره بالتوجه الى المريدين، اهـ۔ وكذلك امره الامام الربانى المجدد للألف الثانى بالتوجه الى المريدين فبعد ذلك جلس على مسند الارشاد والهداية۔

بعد غلبة الكفار على بلدة دهلى هاجر مع والده الماجد والاخوان الى الحرمين الشريفين وبعد الحج ذهب الجميع من مكة المكرمة الى المدينة المنورة۔ فلما وقفوا عند المواجهة الشريفة شاهدوا من عنايات سيد الاولين والآخرين صلوٰت الله عليه وعلى اله واصحابه اجمعين مالا حد له ولا نهاية، وقد بشره والده الماجد بخلعة فاخرة خاصة من حضرة الرسالة، فاية نعمة تكون فوقها واية خلعة تعادل ذوقها۔ هنيئاً له۔

وبعد وفات الوالد الماجد استوطن مكة المكرمة واشتغل بالرياضات الشاقة حتّٰى كان يراقب تجاه الكعبة الشريفة من بعد العشاء الى الصباح، وفى النهار يشتغل بتربية المريدين ثلاثة اوقات۔ بعد الاشراق وبعد الظهر وبعد المغرب الى العشاء وكان رضى الله عنه يزيد فى الرياضات فى شهر رمضان من كثرة تلاوة القران

Marfat.com

وثلاثۃ ختمات القرآن فی التراویح والمراقبات والاوراد والأذکار وغیر ذلک من الطاعات مع ضعف بدنہ وکثرۃ امراضہ بحیث لو رآہ احد لقال انہ لا یقدر علی الکلام فضلاً عن القیام والصیام۔ وھو لم یبال بشئ من الامراضِ والآلامِ واشتغل بانواع من الطاعات الی اٰخر الایام۔ وکان یصلی التراویح قائماً مع طول القراءۃ فیہ۔ وقد ذھب لزیارت المسجد الأقصیٰ وزار الانبیاء علی نبینا وعلیھم الصلاۃ والسلام فی سنۃ الف ومائتین وتسع وسبعین واَحرَمَ من بیت المقدس من المسجد الاقصیٰ الی المسجد الحرام۔

وکراماتہ رضی اللہ عنہ کثیرۃ والاستقامۃ التی ھی فوق الکرامۃ کانت ظاھرۃ باھرۃ شھیرۃ من حضرتہ لا ینکرھا احد وفی اٰخر عمرہ استھلک فی مشھودہ حق الاستھلاک بحیث صار اَجنَبِیاً من الأقارب والأجانب وانقطع تعلق ماسوی اللہ من ساحۃ صدرہ المنور۔ واضمحل نقش الغیر من قلبہ الأنور، وکان سیماہ "ھم الذین اذا رأوا ذکر اللہ" وکان فی جبینہ من الشمس اظھر، مع ذلک اذکر بعض کراماتہ لاطمینان قلب بعض الذ اھلین ——— منھا اَنّ فی لیلۃ من لیالی رمضان المبارک فی الحرم المحترم وقت التراویح اخبر جمیع المریدین بأن فی ھذہ اللیلۃ مَنّ اللہ علیٰ صاحبزادہ محمد یوسف بولد اسمہ محمد حسن، فتعجب المریدون من سماع ھذا الخبر وکتبوا الیوم والتاریخ ولما جاء البابور (الباخرۃ) ووصل الکتاب من رامفور وکان فیہ۔ ان فی لیلۃ کذا من رمضان رزق اللہ لصاحبزادہ محمد یوسف ابناً وقد سمیناہ محمد حسن، فلما قابلوا ھذا الخبر بما کتبوہ من الیوم والتاریخ وجدوہ مطابقاً لما قال حضرتہ۔

ومنھا ان الفاضل الجلیل مولانا الحکیم محمد نواب جاء یوماً عندہ وقال لہ بأن امیر مکۃ المشرفہ الشریف عبد اللہ باشا امرنی بعلاج اخیہ الشریف سلطان لانہ مریض وانا استأذن منکم فأن اذنتم لی شرعت فی العلاج والّا اعتذرت، فقال لہ اعتذر ولا تقرب المریض للعلاج، فاعتذر الحکیم من سیدنا المرحوم الشریف عبد اللہ باشا وتوفی اخوہُ سُلطان بعد ثلاثۃ ایام۔

ومنھا انہ فی یوم من الایام کان رضی اللہ عنہ یتناول الطعام اذ دخل علیہ احد من المریدین واخبرہ بأن السفینۃ التی فیھا عمکم الصغیر الشاہ عبد المغنی قد انغرقت وھذا الخبر مشھور فی البلد۔ ولما سمع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

هذا الخبر ترك الطعام وحزن كثيراً ثم راقب مدة ساعة وبعد المراقبة رفع راسه الشريف وقال۔ انی قد توجهت الی حضرة رب العزة لانکشاف الحال فالحمد لله قد رفع الحجاب عنی ورأیت السفینة فی تلاطم الامواج فبمشاهدة هذه الحالة زاد فی حزنی و اضطرابی فدعوت الله عزوجل بالتضرع والعجز والانکسار والالحاح فوقع الدعاء فی معرض القبول وامرت من الملك القدوس باخراج السفینة من التلاطم فاخذت عنان السفینة بقوة الله وتوفیقه وعنایته واخرجتها من تلاطم الامواج وفی حین اشتغالی باخراج السفینة وقع نظری علی احد من جماعتنا فرأیت علی وجهه آثار التعزیة ربما احد من اقاربه قد مات۔ والسفینة قد نجت من التلاطم والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات۔ ولما اخبر حضرته عن هذه المشاهدة کتب المریدون ما قاله رضی الله عنه ولما وصلت السفینة وجاء عمه الصغیر مع جماعته ظهر صدق مقالته عن احوال تلاطم الامواج ووفات واحد من جماعتهم۔

ومنها أنه رضی الله عنه مرض فی مکة المکرمة واشتد مرضه واضطرب نجله الکریم الفاضل الفخیم سیدنا ومولانا وامامنا الشیخ محی الدین ابو الخیر عبد الله الاحمدی غایة الاضطراب ولما شاهد رضی الله عنه اضطراب نجله الکریم قال له لاتحزن لانی لا اموت من هذ المرض فقل من اضطرابه شیئاً ما ولکن خطر فی قلبه ان المرض شدید ویمکن أن یکون کلامه من قبیل الهجر فقال رضی الله عنه له قد عرفت ما یختلج فی قلبك وقد جاء عندی سیدی الوالد قدس سره وقد قلت له الآن ان مرامی الذهاب عنده فقال "لا فان علیك تربیة واحدٍ" والظاهر ان المراد من ذاك الواحد هو نجله الکریم۔ وشفاه الله من ذلك المرض وعاش بعده سنین۔

وفی اخر عمره رضی الله عنه فی سنة الف ومائتین وسبع وتسعین شرفت ازدانت خطّة الهند لقدومه الشریف، فبحکم القضاء والقدر توجه من مکة المشرفة الی بندر جدة ومنها رکب الباخرة ومعه الاهل وذهب جماعة الیمن الی الباخرة وعینوا المحلات لحضرته واصحابه وللحریم وتوجهت الباخرة الی الهند وکان رضی الله عنه مدة یوم ولیلة فی استغراقه، لم یبال بما فی الباخرة من الحر والزحمة وتحرکت مادة الصفراء فی جمیع الرفقاء وخصوصاً فی الحریم، فحضر عند حضرته بعض المریدین

Marfat.com

وقالوا یاسیدنا، اشتد الحر وازدادت الزحمة والحریم فی ضیق شدید ولا یقدر احد مِنّا ان یمشی او یتحرك، فسکت رضی الله عنه وبعد قلیل جاء القفتان وهو رجل انجلیزی نصرانی، یسأل بلسانه ولا یعرف احد منّا لسانه اِلّا اننا سمعنا انه یردد کلمة حضرت کثیراً فعرفنا انه یسأل عنه رضی الله عنه، فبمجرد ما وقع بصره علی طلعته المبارکه الشریفة خلع طربوشه (ملبس الرأس) ووقف بغایة التعظیم والتکریم بین یدیه وطلب الترجمان ودعی الخدامین وفتح مخزنا اللالواح والمسامیر واخرج منه کل شئ واعده لمولانا الامام رضی الله عنه واعد محلا مخصوصاً للنساء، فاستراح المریدون واسترحن النساء۔ وکان القفتان یحضر کل یوم فی حضرته رضی الله عنه ویقف امامه قدر نصف ساعة عاری الراس ویقوم بالخدمة والتعظیم الی ان وصلت الباخرة الی کلکتّه۔ وقبل النزول من الباخرة بنصف ساعة تخلّی القفتان مع حضرته فی المحل الذی کان مخصوصاً له ومنع جمیع اهل الباخرة من الدخول علیه وکانت هذه التخلیة قدر نصف ساعة، لم یعرف احد منّا ماذا عمل القفتان فی هذه المدة غیر أن المریدین قالوا أنه اسلم علی یده وهل أخذ الطریقة ام لا، لا یعرفه احد منا ولم نستطع لهیبة حضرته أن نسأله، والله اعلم بحقیقة الأمر۔

وبعد أن تشرف اهل کلکته بقدومه توجه فی قطار سکة الحدید الی بلدة رامفور۔ فیا لله من هذا التجلی فی هذا السفر، قطار سکة الحدید یقف علی المحطات لبضع الدقائق۔ وجدنا فی الطریق کل محطة مملوءةً من الزائرین وکان الزائرون یقفون صفوفا وکان یود کل واحد منهم ان یقبل ایدیه المبارکة ففی بعض المحطات ینالون ببغیتهم وفی البعض لا یقدرون علی ذلك، وابنه الفخیم کان یفتح الشباك کی یسعد الزائرون بزیارة طلعته المبارکة فکان الزائرون یرونه من رصیف المحطة ویستبشرون بهذه النعمة البهیة، وکان بعض الزائرین یقدم الهدایا فالبعض منها کانت تصل الی حضرته والبعض تقع علی سکة الحدید وکان صاحبها یبکی ویتحسر۔ فبهذه الکیفیة قطعنا الطریق من کلکته الی رامفور۔ ولما وصلنا الی رامفور وجدنا حضرة النواب فی اول المتقدمین۔ فاستقبله حضرة النواب بغایة التعظیم والتکریم وکان یعدّ وُرُودَه فی امارته من اعظم الغنائم واسنی النعم

Marfat.com

وکان یفتخر علی ذلک وکان یقوم بالخدمات اللائقة له رضی الله عنه۔

ولما کان رضی الله عنه مریضاً من مدة سبع سنین، والمرض (الناسور) یشتد احیاناً ویخفف حیناً آخر وهو رضی الله عنه فی الشدة والخفة مستغرق فی مقصوده و مشتغل بالتوجهات والاوراد والمراقبات والاذکار۔ لم یقع فی معمولاته فتور أبداً، وهذا اکبر دلیل علی کمال استقامته، فی الظاهر والباطن، وبعد ان اقام فی رامفور ستة اشهر اشتد مرضه وفی صباح یوم الأحد الثانی من شهر محرم الحرام سنة الف وماتین وثمانیة وتسعین طار طائر روحِهِ الاقدسِ الی حظیرةِ القُدسِ واستقر علی اَغصانِ اَشجارِ حدیقةِ الأُنسِ وسَکَنَ فی اعلیٰ علیین مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

چیست ازین خوبتر در ہمہ آفاق کار　　دوست برد دوست رفت یار بہ نزدیک یار

کان رضی الله عنه معتدل القامة، معتدل الاعضاء، معتدل المزاج و کان عیسوی المشرب علی مشرب والده الماجد قدس سره وکان رضی الله عنه کثیر التلاوة ودائم الذکر والفکر وکثیر الهیبة وشدید الخشیة والخضوع وخصوصاً فی سجدتی الرکعة الأخیرة والقعدة الأخیرة، یحمر عیناه ویصفر لونه۔ وکان قوی الحضور فی جمیع الطاعات وکان متصفا بالصفات الألهیة ومتحلیا بالاخلاق النبویة وکانت جمیع اخلاقه مرضیة۔ رضی الله عنه ونفعنا ببرکاته وافاض علینا من انواره وفیوضاته آمین۔ وقد سقاهم ربهم شراباً طهوراً۔ سنة ۱۲۹۸ھ۔

کمال استغنا

حضرت ایشان قدس سره به کمال استغنا متصف بودند به این عاجز حضرت ابو الشرف فرزند حضرت محمد معصوم فرزند حضرت عبدالرشید بیان کردند که حضرت عبدالرشید در اواخر احوال هر سال از مدینهٔ منوره برائے حج می آمدند و نزد برادر خود فروکش می شدند و هر دو برادران عالی قدر بہ معیتِ یک دیگرے به عرفات و مزدلفه و منی می رفتند۔ اتفاقاً نوبتے حضرت ایشان رفاقتِ برادر محترم از وجه تنگیِ دست نه کردند۔ بعد از حج چون حضرت برادر کلان برین امر آگاه شدند فرمودند۔ اے برادر چرا اظهار این امر نه کردی، نزدم آن قدر مال بوده که شما هم حج می کردید۔ حضرت ایشان عرض کردند وچه خوب ارشاد کردند۔ "لذتے که در صورتِ نه گفتن است در صورت گفتن کجا باشد"۔ وقتیکه حضرت ایشان این کلام فرمودند۔ برادرزادهٔ حضرت ایشان نیز حاضر بودند وفیما بعد به فرزند خود حضرت ابو الشرف بیان کردند۔

Marfat.com

قیام حضرت ایشان در مکہ مکرمہ از اواخر ۱۲۷۷ھ تا اوائل ۱۲۹۷ھ بودہ یعنی نوزدہ سال و سہ یا چہار ماہ۔ نزد باب العتیق در خانہ کہ بہ ایجار گرفتہ بودند۔ گاہ بہ یُسیر و گاہ بہ عُسر زندگانی بہ سر می بردند۔ وقتیکہ حضرت ایشان بہ ہندوستان آمدند در کلکتہ تقریباً چہل روز قیام فرمودند، آنجا یک میمن دو ہزار روپیہ بہ حضرت ایشان ہدیہ داد۔ حضرت ایشان آن ہدیہ قبول فرمودہ بہ میمن گفتند شما این روپیہ را نزد خود اَمَانَۃً نگاہ دارید، عندالاحتضار حضرت ایشان بہ فرزند عالی مقدار خود وصیّت و نصیحت کردہ فرمودند حافظ و ناصر و معین و کارسازِ شما ربّ العالمین است۔ ہرچہ از کتابہا دارم آن از شما است و آنچہ دو ہزار روپیہ در کلکتہ نزدِ میمن است آن را در ازدواج کرامت النساء صرف کنید، (کما سیاتی التفصیل فی احوال سیدی الوالد قدس سرہٗ) غیر ازین روپیہ حضرتِ ایشان را از مال و متاع چیزے نہ بود۔

حجرۂ مسجد

نواب کلب علی خان والی رامپور برائے قیام حضرت ایشان محلِّ نواب احمد یار خان را تجویز کردہ بودند چنانچہ قیام حضرت سیدی الوالد و حضرت عمۂ محترمہ اندران محل بود، امّا خودِ حضرت ایشان در حجرۂ مسجد شریف قیام فرمودند۔ آن مسجد شریف متصل حویلی بود و ہمدران حجرۂ مبارکہ داعیٔ حق را لبیک فرمودند اگر از جوار بیت اللہ الحرام بہ ظاہر دوری افتاد، از جوار خانۂ خدا تا دم واپسین جُدا نہ شدند۔ حضرت ایشان قدس سرہ می فرمایند۔

آخر شدہ عُمر و بہ لب آمد نفسِ ما — صد حیف کہ از دل نہ برون شد ہوسِ ما
گہ گریہ کنم گاہ فغان گاہ دعاہا — دیگر چہ کنم چُون نہ بود دسترسِ ما
بلبل بہ فغان گفت دمِ صید بہ صیّاد — کز گل نہ کنی دور خدارا قفسِ ما
زحمت مکش اے بحر کہ آلودۂ ذنبم — جز اشکِ ندامت نہ برد این دنسِ ما
اے طائرِ جان صبر نما لحظہ درین قید — مہمان دو سہ روزہ بود این قفسِ ما

حضرت ایشان قصد نہ داشتند کہ بہ ہندوستان تشریف آرند امّا از برائے ازدواج فرزند محبوبِ خود برائے چند وقت قصد این دیار کردند۔ کما سیاتی بیانہ فی احوال سیدی الوالد۔ و نواب کلب علی خان از دل و جان در راحت رسانی حضرت ایشان می کوشیدند، برائے معالجۂ امراضِ جسمانی اطبائے حذّاق را جمع کرد۔ امّا، گرفتِ سلطان عشق از دسترس نواب صاحب بالاتر بود، آتشِ شوق لمحہ بہ لمحہ تیز تر می شد، اندرین احوال حضرت ایشان بہ زبانِ اردو غزلے گفتہ اند۔ عاجز ترجمہ چند ابیات می نویسد۔

دلم در جستجوئے کوچۂ دلدار است — و بلبل ناشاد در آرزوے گلزار است
بر آستانش چساں جبینِ خود را بنہم — کہ من بہ خونِ دل ہنوز وضو نہ کردہ ام

Marfat.com

بہ مستسقیان حرم خبر کنید کہ از چشمِ من جوئے آب روان است۔

اگرچہ تو از رگِ جانم بہ من قریب تر ہستی و لیکن من در جستجوے تو می پویم
در ستمِ وے نیز لذّت الطاف است ، من در ہمہ حال گرویدۂ خصالِ دَیَم

حضرت عمۂ محترمہ می فرمودند کہ حضرت ایشان نہایت منکسر المزاج و حلیم الطبع بودند اما تابِ استماعِ سخنِ نادرست و دیدنِ احوالِ نامشروع نہ داشتند، در چنین احوال شانِ فاروقی بہ وجہِ اتم ظاہر می شد۔ در امورِ نامشروعہ مراعات ہیچ کس نہ می کردند غیر از حلقہ و توجہ و ذکر و فکر کارے نہ داشتند۔

عاجز گوید انکسار حضرت ایشان از این ظاہر است کہ در کتاب "انسابُ الطاہرین" ذکرِ خود بہ این طور فرمودہ اند۔ محمد عمر فرزند سیوم حضرت سراج الاولیا، تاریخ ولادتش از "احقر البشر محمد عمر" ظاہر است و حضرت ایشان را سہ مُہر است۔ مہر اول در ۱۲۶۲ھ کندہ شدہ، بسیار خورد است و بران "محمد عمر" کندہ است۔ مہر دوم در ۱۲۶۸ھ ساختہ شدہ و بران "محمد عمر ابن احمد سعید" کندہ است و مہر سیوم بسیار نفیس است۔ عاجز خیال دارد کہ این مہر در ترکیہ ساختہ شدہ ، برین مہر این شعر کندہ است۔

عمر نام و فعلش ہمہ ناپسند سگِ خانقاہِ شہِ نقشبند

روزے سکندر علی خاں و اصل متوطن خالص پور، علاقۂ ملیح آباد، از توابع لکھنؤ کہ از خلفائے سیادت و شرافت پناہ فضائل و کمالات دستگاہ مولانا سید عبد السلام متوطن ہسوہ، علاقۂ فتحپور، نزد کانپور، بہ خدمت شریف ایشان وقتے رسید کہ حضرت ایشان عند البیت الحرام از حلقہ فارغ شدند، حضرت ایشان سوئے بیت اللہ اشارہ کردہ فرمودند۔

سکندر یکے از غلامانِ تست بکن رحم بر روئے کہ شایانِ تست

از اشیائے مستعملۂ حضرتِ ایشان مثلاً قلمدان ، مِقَط، مَحّایہ، پرکار، مقراض، مُہر، مسبحہ، معلوم می شود کہ نفاست را خوش داشتند، حضرت ایشان دعائے حزب البحر و درودِ کبریت احمر را بر کاغذ نفیس بہ تقطیع خورد بسیار خوشخط نویسانیدہ اند و بر اول ورق در دائرۂ "وظیفۂ عمر بے بدل است" تحریر کنانیدہ اند و باز آن را در جلدِ نفیس و جلد را در غلاف لطیف محفوظ کردہ اند۔

حُلیۂ مبارکہ حضرت ایشان معتدل الاعضاء و خفیف الشّعر بودند، سر مبارک میانہ، و درازی زلف تا نرمۂ گوش، لحیۂ مبارکہ بہ قدر یک مُشت، چہرۂ مبارک بیضوی، بینی معریٰ از خود بینی قدرے بلند۔ چشمان گہر افشان فراخ و پُر از انوار، چون از حلقہ و توجہ فارغ شدے بر سپیدی چشم سُرخی غالب بودے۔ دست و پا نازک، قلیلُ الکلام، شیرین مقال، باہر کہ صحبت کردے، گرفتار محبتش گشتے، در خانہ استعمالِ "عرق چین"

Marfat.com

(کلاہ پارچہ) می کردند و وقتے کہ بیرون رفتے، دستار بر سرِ نہادے۔ ہوش در دم و نظر بر قدم داشتے، طبیعت ایشان موزون بود و احیاناً شعر گفتے، چنانچہ یک دیوان خورد از فارسی و یک از اُردو دارند در دیوانِ فارسی ۲۵ غزل و یک مُثلّث و چہار مخمسات دارند، و شجراتِ مبارکہ سلاسلِ سبعہ را مطوّلاً و مختصراً در سیزدہ قطعات نظم فرمودہ اند، و اعداد آیات مبارکہ سُوَرِ قرآن مجید را نظم کردہ "اعداد الآیات" نام نہادہ اند و ۳۶ قطعاتِ تاریخ دارند۔ و دیوانِ اُردو تقریباً مساوی دیوان فارسی است، علاوہ ازین رسالۂ کنز المصلّی را در ۱۲۹۱ھ بہ اردو نظم کردہ اند و از لفظ "اصغر" تاریخ برآوردہ نام رسالہ "فقہ اصغر" نہادہ اند، جناب مولانا عبد الحق الہ آبادی، شیخ الدلائل و مہاجر مکّی تجاہ البیت الحرام بر آن رسالہ شرحے لطیف بہ اُردو نوشتہ اند و نامش "الکنز الاکبر شرح الفقہ الاصغر" نہادہ اند۔ نزد عاجز نسخہ از آن موجود است کہ خود مؤلف رحمہ اللہ آن را نوشتہ اند۔

تحریرات ایشان

غیر از کلام منظوم حضرت ایشان را کتاب "انساب الطاہرین" است کہ در آن ذکر اولاد حضرت مجدد قدس سرہٗ است، ذکوراً کانوا و اناثاً الی وقتنا لتالیف۔ و حضرت ایشان از رسالۂ "انہار اربعہ" کہ تالیف لطیف حضرت والدِ ایشان است، سلوک نقشبندیہ را بہ فارسی نوشتہ اند و نام آں "الجدول المنتخبہ من النہر المادمن الانہار الاربعہ" تجویز کردہ اند۔ و حضرت ایشان بیان ذکر قلبی و ختمِ خواجگان و شجرۂ شریفہ نقشبندیہ و بیان مراقبات۔ از مراقبۂ احدیت کہ اوّل مراقبات است تا دائرۂ لاتعین کہ آخر مراقبات است، بہ صورتِ اختصار بہ عربی کردہ اند۔ قدس اللہ سرہٗ۔

در اواخر ماہ صفر ۱۲۹۶ھ حضرت سیدی الوالد قصد مدینہ منورہ کردند و از مکہ مکرمہ بہ جدہ تشریف بردند و از آنجا بہ حضرتِ طابۂ طیبہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ و تحیۃ۔ حضرت ایشان بہ فرزندِ عالی قدرِ خود در مدتِ این سفرِ میمون ہفدہ خطوط نوشتہ اند۔ ابتدائے یک خط بہ "اعزی ارشدی قرۃ عینی" و ابتدائے دو خطوط بہ "اعزی ارشدی قرۃ عینی ثمرۃ فوادی" و ابتدائے چہاردہ خطوط بہ "فرزندی اعزی قرۃ عینی ثمرۃ فوادی" کردہ اند، درین خطوط جوابِ ما سألَ عنہُ حضرۃُ سیدی الوالدؒ۔ و بعض نصائح، اندراج یافتہ، عاجز برخے ازان می نویسد ——— حضرت سیدی الوالد از جدّہ تحریر فرمودند کہ از ظلمت اسواق، نماز در خانہ ادا می نمایم۔ حضرت ایشان نوشتند۔

(۱) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط شما رسید، بہ قول عبد العزیز، در نگ کار کردن، کارِ ناتجربہ گان است، بلکہ آن بغلہ امروز نہ رفتہ باشد، بسم اللہ کردہ سوار شوید، خوبی و بدی بہ دستِ دیگر، عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا۔ یاد دارید و در مدینہ طیبہ، ہم بہ عمِ بزرگوار و خواہر خود گویند کہ درین کار لیت و لعل کردن از مقصود ماندن است، وَالْحُکْمُ حُکْمُہٗ وَالْاَمْرُ اَمْرُہٗ۔ ظاہر است کہ اگر قافلہ روانہ شد و شما نہ رسیدید محنت برباد۔ و از ظلمتِ اسواق

Marfat.com

معمولِ حضراتِ مانیست کہ نماز در خانہ ادا نمایند، اگرچہ بہ جماعت باشد، وصبح وشام در حلقہ کہ بعدِ ساعۃ از لیل و نہار می شود اول توجہ بہ شما می شود، بعدہ بہ یاران دیگر، الخ، ۲ ربیع اول روز یکشنبہ ۱۲۹۶ھ

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب مع چار رأس ماہی رسید، بہ زنہا تقسیم کردم، دماغ پختن در خانہ نہ دارم وسامان ہم نابود ہست، حکمتِ الٰہی است کہ در رفتن شما ہر روز تاخیر می بینم، بلکہ ہمین خوب وافضل است، فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ (ونوشتہ اند) حق سبحانہ شما را بہ منزلِ مقصود بہ خوبی برساند، رجوع در ہر کار بہ فاعل دارید، کارسازِ ما بہ فکرِ کارِ ما، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، کبریتِ احمر صبح وشام معمول فقیر است ودر جمعہ بعد صلاۃ جمعہ ہم، شما ہم اختیار کنید، فوائد بسیار دارد، الخ، ۲ ربیع الاول

(۳) مکتوب محررہ احد رسید، بلکہ تاخیر بہ رفتن اولیٰ باشد، ما وشما بے چارگان چہ واقفِ امورِ اُو باشند، فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ۔ راضی بہ افعالِ او باید بود۔ اَللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ، ھُوَ النَّاصِرُ وَالْحَافِظُ وَالْمُعِیْنُ۔ اثنین از کمہ معظمہ

(۴) حال السُن کارندگان بحری ازین زائد کہ پیش آمدہ خواہد آمد، مَاشَآءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ کَانَ وَمَالَمْ یَشَالَمْ یکن۔ ومقام شما در مراقبہ ولایت کبریٰ ہست۔ صبح وشام بعد ساعت یک تا یکنیم تخمیناً اول از ہمہ یارانِ طریقہ بہ شما توجہ کردہ می شود، پس بہ دیگران، اکثر خیال شما بہ مراقبۂ خود باید لیل ونہار، مگر بعضے وقت بہ خیال ذوق مراقبۂ لطیفۂ از لطائف امر شود، ساعت، نیم ساعت، مضائقہ ندارد، فرح بر فرح می افزاید، رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم نظر العنایۃ بجاہ خاتم الرسالۃ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا حال اوراد ومراقبہ معلوم گردید، الحمد للہ، وذکر اذکار لطائف سبعہ ونفی واثبات نہ گردید، این ہم ضرور ہست بہ قدر طاقت در سفر وحضر۔ ۶ ماہ میلاد پنجشنبہ ۱۲۹۶

(۵) از وعدہ خلافی مردم نہ رنجند، ہر چیز بر وقت خود معین است، دران ہیچ تبدل وتغیر را مدخل نیست حق سبحانہ تعالیٰ تمامِ کار بہ خیر انجامد، بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فی امان اللہ تعالیٰ۔ اللہ معکم اینما کنت۔ احد ۸ ماہ میلاد ۱۲۹۶ھ

(۶) بہ اذکار واشغال مشائخ رضی اللہ عنہم سرگرم باشند ہر جا کہ باشند۔

اوقات ہمان است کہ با یار بہ سر رفت باقی ہمہ بے حاصلی وبے خبری بود

سورۂ یٰسٓ ہم معمول حضرات ماہست وبرائے انجاح کار نہایت مفید، اقل آن در شب وروز یک یک بار، زیادہ ہر قدر کنند زیادہ تر فائدہ مند است۔ ۱۱ پنجشنبہ میلاد ۱۲۹۶ھ

(۷) الحمد للہ علیٰ سلامتکم۔ برجیون بیگ وفضل اللہ بہ سبب طبع کتاب فیروز آبادی مردم

Marfat.com

بلدۂ طیبہ شورش بسیار کردند و مولوی رحمت نہایت زجر کردہ حکم اخراج کتب نمودند و حاجی صاحب درمیان آمدند وگرنہ فساد زیادہ می شُد۔

جمعہ ۱۳ میلاد

(۸) الحمدللہ سبحانہ علیٰ سلامتکم وعافیتکم۔ عجب از رنجش بیجا۔ ہنوز در سفر شمارا شمار نہ می کنم۔ گویا درخانہ ہستید، واگر صعوبت در سفر نہ می شد قصرِ صلاۃ کے می شد۔ وہر چیز موقوف بر وقت ہست۔ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ ومولد عربی معرب کہ حکیم عظیم آبادی فرستادہ بود کجا است کہ کرامۃً می خواند۔ وکتاب فیروز آبادی کہ برائے عم مرحوم فرستادہ بودید بہ اوشان نہ رسید اَن را واپس آرید۔

۱۴ ماہ میلاد روز شنبہ ۱۲۹۶ھ

(۹) زیارت بلدۂ طیبہ وعتبہ بوسی قبلہ اعظم مبارکباد۔ مکتوب شما پری روز رسید، بر مضامین او آگاہی یافتم۔ الاَمر بید اللہ تعالیٰ وتقدس۔ کلّ امرٍ مَرھون بوقتہ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ قریب است کہ کار بہ انجام رسد۔ شما متوجہ کارِ اُخروی خود باشید۔ کار دنیوی ضمناً بہ وقت خود، خود بخود بہ حصول می انجامد۔ اگر بہ دل جمعیت در نشستن یا بید چندے اقامت نمائید۔ کہ خبر فردا نیست کہ چہ خواہد شد و شب و روز از فیض یابی مواجہۂ شریف و مزار پُر انوار جد خویش و صحبتِ بزرگوارِ عم سرگرم باشید و اگر بہ طواف بیت اللہ و دیدنِ ما و یارانِ طریقہ و سلسلہ طبیعت مائل باشد اینجا بیائید و بہ درس و تدریس و ذکر و اذکار صرف اوقات خود نمائید، مردمان اینجا منتظر شما ہستند، و فقیر را این حوصلہ کجا کہ بہ ہند برائے آوردن میان معصوم رود بہ این ضعف و امراض کہ در حرم دو بار، وگاہے یک بار بہ ہمت تمام رفتن می شود۔ آن ہم روز وجع راس یا مفاصل ترک می شود البتہ مکتوب نوشتہ می کنم۔ ہر چہ در مقدر باشد ضرور خواہد شد، خواہ من روم یا نہ روم تحریر ۱۱ جمادی الاولیٰ روز شنبہ ۱۲۹۶ھ مکہ معظمہ قریب بابُ العتیق۔

(۱۰) ہمراہ قافلۂ رَجَبِیَّہ ارادۂ آمدن کنید، اگرچہ گرمی شدید است، اما بہ سبب نہ بودن شما قرآن تراویح ما بے لُطف خواہد شد، لیکن قبل از آمدن اجازت از سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خواستن و استخارۂ مسنونہ کردن ضرور است۔ من سعادۃ ابن آدم استخارۃ اللہ لجمیع صغیر وکبیر۔ واز مثنوی حضرت خواجہ بیرنگ (خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ باقی باللہ المعروف بہ خواجہ بیرنگ قدس سرہٗ) دو سہ ورقِ اوّل کہ معمولِ شنیدن حضرتِ ما بود۔ در عرسِ ایشان نقل کردہ ہمراہ بیارند، یا ملّا فقیر را بگوئید تا روانگی شما یک یک ورق یا صفحہ کہ در شغلِ او حرج نہ شود نوشتہ باشد، از کلیاتِ خواجہ۔ تحریر ۲۵ جمادی الاولیٰ۔

(۱۱) بہ برادر زادۂ خود تحریر فرمودہ اند۔ عزیز الصدر عزیز از جان شریعت و طریقت نشان مولوی شاہ محمد معصوم سلمہ اللہ القیوم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پریروز خطِ شیخ ابو الخیر از مدینہ طیبہ مکتوب

Marfat.com

شمار سیدہ فالحمد للہ علی صحتکما وسلامتکما واستقامتکما علی الطریقۃ المرضیۃ، نوشتہ بودند (شیخ ابوالخیر) کہ باز در خانہ برادر صاحب (شاہ محمد معصوم)، از مکان عم اکرم (شاہ محمد مظہر) کہ اوشان بہ جد شدہ بردہ بودند، بہ سبب قیودات کہ طبیعت آزادانہ دارم آمدم و بی بی عائشہ بیگم (خواہر شاہ محمد معصوم)، وزوجِ او (شیخ حافظ مصباح المغنی)، نہایت خدمت گزاری و مسافر پروری می کنند حتیٰ کہ خانہ خویش گزاشتہ در ہمین مکان سکونت اختیار نمودہ جزاھما اللہ سبحانہ۔ وارادۂ آمدن ہمراہ شریف عبداللہ کردم۔ استخارۂ مسنونہ راہ نہ داد، وفیوضات وبرکات وعنایات اشرف الخلائق نہ می گزارد۔ الحق کہ در راہ جنگ وجدل بدوان باشریف کردند وچند کس از بیشہ وسہ شتر واسپ وقاطرِ شریف بہ قتل وقتال ضائع شدند، بعد رَجبیّہ خواہند آمدان شاء اللہ تعالیٰ ——— حالانکہ شیخ ابوالخیر را نوشتہ ام کہ بعد رَجبیّہ اینجا بیایند اگرچہ گرمی شدید و ایام رطب است اما بہ سببِ اوشان سہ ختم قرآں شنیدن می شود و مردومان اہلِ ذوق وشوق حاضر می شوند تا تذکیر یعنی مدفع اوّل، تراویح ایشان تمام می شود و در عشرۂ اخیرہ بہ جائے فقیر اعتکاف می کنند، یک گوشۂ حرم بہ سبب اوشان آباد می شود، وفقیر بے کار محض گردیدہ، نمازِ فرض آں ہم بہ دقت ایستادہ می گزارم بہ سبب ناسورِ مکروہ وجعِ مفاصل وضعفِ دماغ دو وقت در حرم حاضر می شوم بہ مشکل تمام، این ہم بہ سفرِ شیخ ابوالخیر وگرنہ اوشان بار فقیر برداشتہ اند، خانہ نشین وصاحبِ فراش گردیدہ ام وحال شیخ مظہر، ہم شیخ ابوالخیر قریب این نوشتہ اند کہ روز دہم پانزدہم باز تپ عود می کند باز ضعیف می شوند، عمر بایان آخر شدہ۔ خداوند کریم شما ہر دو را سلامت باکرامت دارد، بر شریعت و طریقت مستقیم ورواجِ طریقۂ شریفہ عنایت کند کہ بقیۂ سلف وجود ہر دو شما است سلمکما ربکما۔

وحال ختم وحلقۂ خویش کہ اگر یک ساعت از نہار ویک ساعت از لیل مشغولی کردہ شود نقصان بہ باطن از فیوض وبرکات نہ خواہد شد ان شاء اللہ تعالیٰ در روز بروز از فضلِ الٰہی قوت نسبت وذوق وشوق و حرارت زیادہ خواہد شد، برنگارند۔ واینجا از شیخ ابوالخیر طالبان را فائدہ بسیار بہ زودی میسر می شود و در شغل خود سرگرم اند وہر دو وقت حلقہ ومراقبہ می کنند، در مکہ معظمہ ہم ودر مدینہ منورہ ہم۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيمَا اَعْطَاكُمَا وَسَلَّمَكُمَا رَبُّكُمَا وَجَعَلَكُمَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ اَجْمَعِيْنَ۔ تحریر ۲۷ ماہ جمادی الآخرہ روز چہار شنبہ سنہ ۱۲۹۶ ہجرت از مکہ معظمہ قریب باب العتیق۔

ازین مکتوبِ مبارک آخرین احوالِ امراضِ مزمنۂ مولمہ ظاہر است۔ باوجود این تکالیف شاقہ تا دم واپسین در اوراد وظائف وصوم وصلاۃ وحلقہ وتوجہ فتورے واقع نہ شد۔ افرادے کہ در رامپور در خدمتِ ایشان بودند بیان استغراق وعبادات ایشاں می کردند۔ قدس اللہ سرہ الانور۔

Marfat.com

کلامِ منظوم

تیمناً وتبرکاً قدرے از کلام حضرت ایشان نوشتہ می شود۔ فرمودہ اند۔

دہانے کو کہ در مدحت سرایم حرفِ زیبا را
نمایم ہر بنِ مو را زبانِ صد بیان آرا

چو شد پرتو فگن عکسِ جمالت بر رخِ یوسف
ببرد آخر بہ حسنش طاقت و تابِ زلیخا را

زدامِ جورِ چرخ و دانۂ مکرِ زمین رستم
بلا گردان شوم صیادیِ زلفِ چلیپا را

جنونم بہ زہشیاری است گر بینند گہے سویم
کہ دانم دوست دارد طفلِ شوخِ من تماشا را

ہمین است آرزو در دل کہ گر روزے بہ کف آرم
کنم در دیدہ جائے تو تیا خاکِ بخارا را

در دلِ بیا خوش خلوت است اے مہ جبین خورشید رو
ہرگز نہ می باشد درین منزل گزر اغیار را

اے سروِ قد نسرین قبا اے غنچہ لب اے گل بدن
بنما جمالِ خویشتن سیرے کنم گلزار را

بگزار مارا بر زمین آرام من بے تابی است
غلطم بہ خاک و خون نہ می خواہیم ننگ و عار را

مسکین عمر می گویدت للہ سعید الطف کن
از من سلامے عرض فرما سیدِ ابرار را

تا گلوگیر من این زلفِ چلیپا شدہ است
بر سرِ غمزدہ جانم چہ بلاہا شدہ است

رونق افزا است کدامی شہِ خوبان یارب
کز قدومش دلِ پر زنگ مصفا شدہ است

باش خود یارِ خود و گوشۂ خود گیر دلا
یارِ غمخوار درین دہر چو عنقا شدہ است

مژدہ اے خارش پا، خارِ مغیلان در پیش
باز در دل ہوسِ یثرب و بطحا شدہ است

ہر مرض را دوا و درمان است
مرضِ عشق لا دوا باشد

جز لقائے حبیب در عالم
خستہ دل را چہ مدعا باشد

خوبیِ عافیت از و پرسید
کہ در آلام مبتلا باشد

اہلِ حرفہ بہ کسب دارد ناز
کار درویش بر خدا باشد

چہ حسن است این کہ پایانے نہ دارد
مہ و خور پیش آن شانے نہ دارد

متاعے بود جان، شد نذرِ جانان
دلم زین بیش سامانے نہ دارد

چہ گونہ گوہرِ مقصود یابد
چو عاشق چشمِ گریانے نہ دارد

بود صد گونہ سنگ بہتر ازان دل
کہ زخمِ تیرِ مژگانے نہ دارد

بہ فراقِ ماہ پیکر دلم اضطرار دارد
بہ امید وصل لیکن قدرے قرار دارد

تو غریقِ بحرِ عصیان چہ روی بہ کوئے جانان
سگِ تر شدہ بہ باران بہ حرم چہ کار دارد

Marfat.com

به هزار ادب نمایم دل و جان فدائے سالک — که به کارِ خویش دست و دلِ خود به یار دارد
زِ جمالِ آن دل آرا نه توان نمود املا — که خزان نه دارد اصلا چه بلا بهار دارد

غلام شاهِ سعیدم دگر نمی دانم — نیاز مند و مریدم دگر نه می دانم
نه دید ذات فرشته صفات تو به جهان — به عمرِ خویش نه دیدم دگر نه می دانم
تُرا چو دیدم و گردِ قدِ تو گردیدم — به گردِ کعبه دو دیدم دگر نه می دانم
ز جام نسبتِ تو، آب و شیر و شهد و شراب — ز چار نهر چشیدم دگر نه می دانم
به اولیائے جهان گشت در دلم تصدیق — تُرا به چشم چو دیدم، دگر نه می دانم
اسیرِ سلسلهِ نقشبند تا شده ام — ز قیدِ دهر رهیدم دگر نه می دانم
غزال دشت فیوضِ مجدّدِ الفم — ز جمله خلق ممیدم دگر نه می دانم
فراخ دامن گل چون به شش جهت دیدم — ز خار دست کشیدم دگر نه می دانم
گناه راز سیه کار یم بود صد عار — درین جریده فریدم دگر نه می دانم
خراب چشم کسے شد چو اے عمر دل من — خرابه جائے گزینم دگر نه می دانم

باز در سرِ هوسِ کوچهِ جانان دارم — بلبل تفته دلم میل گلستان دارم
شاهم امروز که سنگ درِ تو یافته ام — گرچه مورم مگر اورنگ سلیمان دارم

گرچه باشم سمتِ کعبه در نماز — سجده ام هر وقت باشد سوئے تو
رو عمر در خدمت پیر سعید — تا نکو گردد رذیله خوئے تو

بر چهرهٔ تو نقاب تا کے — از بندهٔ خود حجاب تا کے
گه اختر و گه نفس شمارم — در هجرِ تو این حساب تا کے
خود گریه کنیم و خود سرائیم — این چنگ و نے و رباب تا کے
اے دل به جهانِ بیخ روزه — بیهوده کنی تو خواب تا کے

به جوشِ عشقِ آن دلدادهٔ حق — که شد احمد سعید اسمش محقّق
امام و مقتدائے اهلِ عالم — ولیِّ کامل و قطبِ معظم
عمر درویش و مسکین عرض دارد — به عجز و انکسار این عرض دارد

الوصال والتدفین

به صباح روز یکشنبه دوم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۹۸ھ صدائے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

Marfat.com

بہ گوش حق نیوش شنیدہ جان بہ جانان سپردند، امامت نمازِ جنازہ حضرت مولانا ارشاد حسین یحیوی مُجدّدی خلیفۂ حضرت شاہ احمد سعید قدس اللہ اسرارہم کردند و متصل گنبد حضرت شاہ جمال اللہ بالائے مِصطَبہ جہتِ غرب مدفون شدند، نواب کلب علی خان با حضرت ایشان اخلاصِ تمام داشتند، این موقع را برائے سعادتِ اُخروی خود غنیمت شمردہ مزار شریفِ حضرتِ ایشان را از گنبد مبارک بہ فاصلۂ جائے یک قبر تجویز کردو بعد از چند سال تدفین نواب صاحب دران جائے واقع شد۔

اے خوشا مردے کہ باشد خاک او　　در حریمِ دوستانِ کردگار

قطعات تاریخ | حضرت سیّدی الوالد گفتہ

جناب شاہِ محمد عمر شہِ عرفان　　امرشدِ حرم و ہادیِ طریقت بود
دوم زماہِ محرم صباح یکشنبہ　　وداعِ خلق و لقائے حق اختیار نمود
برائے سالِ وصالش بہ خیر گفت "عمر　　مکینِ مقعدِ صدقست" ہاتفِ مسعود

ولہ

نورِ لمعاتِ احمدیّان　　شمع مشکاتِ نقشبندان
بودی چو سمّی شاہِ فاروق　　از ظلِّ تو می گرخیت شیطان
اے نورِ مجسّم الٰہی　　مرآتِ جمالِ ذاتِ یزدان
نورِ نبوی صفائے صدیق　　عدل عمر و حیائے عثمان
پروانہ نمط بہ شمع محفل　　مردانہ سپردی جان بہ جانان
آئینۂ فکر شد مکدّر　　جمعیّتِ ذکر شد پریشان
صد داغ بہ ہر دلے است مضمر　　صد زخم بہ ہر سرے نمایان
تاریخِ وصال گفت ہاتف　　"افسوس فتاد برج عرفان"

ولہ

محمد عمر آسمان پایگاہ　　منوّر ز خاکِ درش مہر و ماہ
مؤدّب بہ آدابِ ختمِ رسل　　مہذّب بہ اوصافِ مردانِ راہ
شبِ اَلَف را بود لختے جگر　　ہم احرار را بود نورِ نگاہ
ز فوتش نہ گردید چرا عالمے　　کہ غوثِ زمان بود بے اشتباہ

Marfat.com

زِ ماہِ شہادت محرم لقب — دُوُم بود دو یکشنبہ و صبح گاہ
بکن ماتم اے نسبتِ احمدی — کزین خاکدان مونست رفت آہ
بیا معرفت گریہ کُن بر سرش — کہ فرقِ تو زین مرگ شد بے کلاہ
کجائی کجا رُوحِ پاکِ سعید — کہ فرزندِ تو رفت نزدِ الٰہ
مگر کُشتہ شد شمعِ دین کز غمش — زماہی است ماتم کُنان تا بہ ماہ
گُلے بود در گلشن معرفت — کہ پژمرد از صَرصَرِ دہر آہ
خدارا کُن اے نورِ چشمِ سعید — بہ حالِ منِ خستہ دل یک نگاہ
کہ مستِ نگاہِ خدا بینِ تو — نہ سنجد نگینِ سلیمان بہ کاہ
هَلُمُّوا اَحِبَّایَ نَنظُرِ اِلیٰ — ضَرِیحٍ کَرِیمٍ وَمَاقَدْ حَوَاہ
مِنَ انوارِ اَحْمَدَ خَیْرِ الْوَرٰی — وَصِدِّیْقِہٖ وَکَذَا مُرْتَضَاہ
وَاَسْرَارِ مَنْ جَدَّدَ الْاَلْفَ اِذْ — بِہِمْ وَبِاَصْحَابِہِمْ مُنْتَمَاہ
بِنَفْسِیْ فَدَیْتُکَ مِنْ مَدْفَنٍ — وَمَنْ حَلَّ فِی الْقَبْرِ رُوْحِیْ فِدَاہ
بگو خیر تاریخ این صدمہ ہائے — بمرد نِ شاہِ حقیقت پناہ

منشی امیر احمد مینائی گفتہ

چُون محمد را کنی ضم با عمر پیدا شود — نامِ آن شاہے کہ حق در فقر اورا شاہ کرد
مصرعِ سالِ وفاتش ریخت از طبعِ امیر — "اللہ اللہ کردنش اینک فنا فی اللہ کرد"

مولوی محمد سعید حسرت عظیم آبادی گفتہ

آن کہ نامِ نامیش باشد محمد با عُمر — وارثِ علمِ نبی، شیخِ مُکرّم آہ آہ
کرد رحلت زین جہان سُوئے بہشتِ جاودان — دیدہا شُد پُر نم و دلہا پُر از غم آہ آہ
مصرعِ تاریخ شد حاوی بہ روز و ماہ و سال — "یومِ یکشنبہ دُوُم شہرِ محرّم آہ آہ"

جلال لکھنوی گفتہ

یک بزرگے بُد ملائک صورت و قدسی صفات — کز غمِ اُو سینۂ قُدّوسیان ہم شق شُدہ
مصرعِ سالِ وفاتش گفت ہاتف از جلال — "جان بحق تسلیم و ے الحق بہ یادِ حق شُدہ"

شاہ محمد معصوم گفتہ

جنابِ محمد عمر عمِّ اکبر — ز فوتش شکستہ دلم شد جگر ہم

Marfat.com

همہ خلق در گریہ مصروف کشتند — زمین و سمار و نجُوم و قمر ہم
چو معصُوم گفتہ بہ رضوان چہ گوئی — بہ تاریخِ آن شیخِ جنّ و بشر ہم
اَلَم رازِ سر دور کردہ بفرمودہ — "بجنّات باشد مقامِ عمر ہم"

وحضرت ایشان از "رَضِیَ اللہ الوکیل عنہ" نیز سال وفات برآوردہ اند۔

مزارِ پُرانوارِ حضرتِ ایشان مَہبَطِ انوار وتجلیّات الٰہیّہ ومطلعِ فیوضات وبرکاتِ نامُتناہیّہ است برزائرین عجب لطفہا می فرمایند، اثرِ مَشرَبِ حضرت ایشان ظاہر است۔ وَکَانَ عِیسَوِیَ المشرَبِ، رَحِمَہُ اللہُ وَرَضِیَ عَنہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ وَعَطَّرَ ضَرِیحَہُ وَاَفَاضَ عَلَینَا مِن فُیُوضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ۔

Marfat.com

ذکرِ خیرِ

چراغِ نبوی

۱۲۷۲ھ

سیدی و مرشدی و وسیلتی الی اللہ

حضرت شاہِ ابوالخیر عبداللہ محی الدین خیر

فاروقی مجددی دہلوی

رضی اللہ جل وعلا عنہ

۱۳۴۱ھ

به سروِ ریاضِ سعید و عمر — ابوالخیر برندۂ بیخِ شر

وجودش همه خیر آمد پدید — به این شکل خیرِ مجسم که دید

محبِّ خدا دوستدارِ رسول — فدائے رہِ حق نثارِ رسول

دلش پُر ز توحیدِ باری چنان — که وہمِ دگر ہم نہ گنجد دران

به مشغولیِ خالقِ انس و جان — شده فارغ از شغلِ خلقِ جہان

فتد چشمِ لطفش به ناقص اگر — کند کاملِ دہر از یک نظر

(غلام رسول دیرآن)

Marfat.com

فصل اوّل

در

احوال مُبارکہ حضرتِ ایشان از روز ولادت تا اوّل روز علالت

ولادت باسعادت وتسمیہ روز یکشنبہ ۲۷ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۷۲ھ مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۸۵۶ء در خانقاہ ارشاد پناہ دہلی حضرت ایشان متولد شدند، والد بزرگوار ایشان می فرمایند ــــــــ

چو ابوالخیر شدہ نور فگن — مہر بُنیاد چراغِ نبوی
سال میلادِ عمر خواست زدل — کرد ارشاد چراغِ نبوی

از کلمہ "چراغ نبوی" سال میلاد ظاہر است۔ حضرت شاہ محمد مظہر در مناقب احمدیہ بر صفحہ ۱۶۴ نوشتہ اند "فقیر یک بار بہ کمال التجاد تضرع عرض نمود کہ اولیا را از جناب الٰہی قدرتہا است، حضرت قبلہ (شاہ احمد سعید) ارشاد کردند کہ انشاء اللہ تعالیٰ فرزند خواہد شد، خدائے کریم قادر است، اگر نوشتہ ہم نہ باشد، می تواند کہ عطا کند، تغیر و تبدل بہ دست اوست، بہ او یقین باید نمود، پس از ہمت باطن و قوت تصرف آن نائب حق یک پسر نیک اختر بعد دہ سال کامل از تزویج ایشان (شاہ محمد عمر) پیدا شد، پس حضرت ایشان نہایت مسرور گشتند و نامش محی الدین نہادند و از دیگر نبیرہا او را دوست تر می داشتند کہ تولد این پسر محض از کرامتِ حضرتِ ایشان بودہ است"۔ در احوال حضرت شاہ احمد سعید گزشتہ کہ جدِ مادری ایشان مشرب ایشان را دریافتہ نام ایشان "غلام غوث" نہادہ بودند، اَیْ لِیَظْهَرَ اَنَّ لِهٰذَا الْوَلَدِ نَصِیْبٌ مِنَ الْغَوْثِیَّةِ۔ والآن حضرت ایشان نام نبیرۂ محبوب خود محی الدین تجویز کردند کہ لقب پیران پیر غوث دستگیر است تفاؤلاً و اظہاراً منہ بِاَنَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَیَکُوْنُ لِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ شَاْنٌ عَظِیْمٌ مِنَ الْغَوْثِیَّةِ، وَقَدْ کَانَ مَا تَمَنّٰی، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَفِی الْاُخْرٰی

چونکہ پدر بزرگوار حضرت ایشان سمی امام العادلین امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند و فرزند جلیل القدر حضرت ایشان عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ می نامید لہذا جناب ایشان لخت جگر و دلبندِ خود را عبداللہ نام نہادند و تفاؤلاً مکنّی بہ ابوالخیر کردند، واللہ قد صدق تفاؤلہ بمنہ العظیم و لطفہ العمیم وجعل ابنہ مصدراً للخیراتِ والحسنات والمکرمات، واللہ یختصّ برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

Marfat.com

حضرت والدہ

والدہ ماجدۂ ایشان از اولاد حضرت عثمان ہارُونی رحمہ اللہ بودہ، وھی نواب بیگم بنت احمد علی بن محمد باقر بن کلیم اللہ بن صبغۃ اللہ بن افضل شاہ بن عبداللہ سنامی رحمہم اللہ، خانۂ جناب احمد علی نزدِ "سہ راہۂ بہرام خان" بودہ کہ مابین دروازۂ دہلی وچتلی گور واقع است احمد علی را یک پسر اشرف علی شرف بود کہ در سنہ ۱۲۸۹ھ برائے حج رفتہ بودند وملاقات باسیدی الوالد وسیدی الجد قدس اللہ اسرارہما کردہ بودند۔ درعنفوان جوانی بہ غیر آن کہ از خود یادگارے بگزارند، بہ آخرت شتافتند رح۔

والدۂ حضرت ایشان بہ ۲۴ ذی القعدہ سنہ ۱۲۸۰ھ بحالتِ نفاس در مکہ مکرمہ رحلت نمودہ۔ حضرت ایشان اندران وقت نہ سالہ بودند۔ دران عمر خورد سالگی تاریخِ وفات حضرت والدۂ خود را از "اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ مَضْجَعَھَا" دریافت نمودہ اند۔

عہدِ طفلی

ہنوز عمر ایشان بہ دو سال نہ رسیدہ بود کہ انگلیسہا بر دہلی متصرف شدند۔ کَمَا تَقَدَّمَ بَیَانُہٗ فِی اَحْوَالِ جَدِہٖ۔ حضرت ایشان بیان دو واقعات کہ دران وقت پیش آمدہ بود کردہ اند، عاجز آن را بیان می کند۔

حضرت ایشان چُون بہ مزار پُر انوارِ قطبُ الاقطاب قدس سرہٗ بہ مہرولی تشریف می بردند در راہ در سبزہ زارِ مقبرۂ منصور قدرے توقف می فرمودند۔ روزے چُون نزد تالاب رسیدند کہ متصل بہ عمارت مقبرہ واقع است، فرمودند کہ در زمانۂ غدرِ فرنگیان (سنہ ۱۲۷۴ھ سنہ ۱۸۵۷ء) چون حضرتِ کلان مع اولاد ومتعلقین درین مقبرہ قیام داشتند من یک روز درینجا استادہ بودم۔ وحضرت ایشان آن جائے را نشان دادند۔ کہ یک فرنگی با چند جوانان فوجی آمد ودریافت کرد کہ در ینجا عبداللہ نام کسے ہست؟ کسے گفت کہ این بچہ عبداللہ نام دارد۔ افرنگی بہ سوے من دید وخندید، در دست وے بیدے بود وآن بید را بہ نرمی بر پُشت من نہاد وباز گشت ——— در سنہ ۱۳۴۰ھ برائے سہ شب حضرت ایشان بہ پانی پت تشریف بردند، نواب زادہ فاخر احمد خان انصاری در خانۂ خود انتظام قیام حضرت ایشان کردہ بودند۔ آن خانہ مسکنِ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی بودہ کہ خلیفۂ اجل واعظم حضرت مرزا جانِ جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرارھما بُودند۔ ودر سنہ ۱۲۷۴ھ چُون حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہٗ مع متعلقین از دہلی بہ موسی زی تشریف می بردند دو سہ شب درین خانہ قیام کردہ بودند۔ چُون حضرت ایشان اندرون خانہ رسیدند۔ بسیار بہ وقتِ نظر چار اطراف را معائنہ کردند وفرمودند، مایاد داریم کہ در سنہ ۱۲۷۴ھ حضرت کلان درین خانہ فروکش شدہ بودند واشارہ بہ یک گوشۂ آن خانہ کردہ فرمودند کہ جائے حضرتِ کلان درینجا بودہ ——— حضرت ایشان دو ونیم سالہ بودند کہ ہمراہ ابوین کریمین بہ معیّت حضرت

Marfat.com

جدامجد بہ اوائل ذی القعدہ ۱۲۷۴ھ بہ مکہ مکرمہ و بعد از ہفت ہشت ماہ بہ مدینہ منورہ نزد جدامجد خود رسیدند کہ سہ چار ماہ پیشتر بہ آن ارض مقدسہ رسیدہ بودند۔

بیعت و خلافتِ خاصہ

حضرت ایشان پنج سالہ بودند کہ روزے قبلہ گاہ ایشان، ایشان را بہ حرم نبوی نزد حضرت والدِ خود بردہ عرض نمودند کہ این فرزند خود را بیعت کنید۔ چنانچہ حضرت جدامجد دران بقعۂ مبارکہ دست ایشان را گرفتہ الفاظ بیعت خواندہ ایشان را بیعت کردند و باز دستہائے مبارک برداشتہ تادیر برائے ایشان دعا ہا کردند و اہل حلقہ آمین گویان بودند ——— عاجز گوید حضرت ایشان چون چہار سالہ شدند در حرم محترم نبوی تقریب بسم اللہ انجام یافت حضرت جدامجد سورۂ اقرأ۔ تا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ تعلیم دادند۔ بر صفحہ ۱۱۲ از جزءِ اوّلِ طبقات ابنِ سعد نوشتہ۔ ولما بلغ اربع سِنِین کان یغدو مع اخِیہ واختہ فی البَھْمِ (ای فی رَعْیِ الغنم) قریبا من الحی، فاتاہ الملکان ھناک فشقا بطنہ واستخرجا علقۃ سوداءَ فطرحاھا وغسلا بطنہ بماء الثلج فی طست من ذھب۔ الخ۔ ابتدائے تعلیم حضرت ایشان بہ آن عمر شدہ کہ شق صدر سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شدہ بود و باز بعد از چند ماہ بہ سعادت بیعت مشرف شدہ داخلِ سلاسلِ مبارکۂ اولیاء اللہ شدند۔

اسباب سعادت

پروردگار بہ فضل و کرم خویش چہ اسباب سعادت از نعومت اظفار برائے حضرت ایشان مہیّا کردہ۔ در خانۂ اولیائے کاملین ولادت شد، قطبُ الاقطاب قیوم جہان شاہ احمد سعید بعد الولادہ در گوشہائے ایشان اذان و اقامت گفتہ تحنیک فرمودند باز در مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰت والتسلیمات در سلسلہ درس و تدریس داخل کردند و بعد چندے بہ سلاسل مبارکۂ اولیاء اللہ وابستہ کردند۔ نظراً اِلیٰ ھذہ السعادات، عاجز در رسالہ "بزم خیر از زید۔ در جواب بزم جمشید" بہ اردو نوشتہ کہ حضرت ایشان صرف مخدوم نہ بودند بلکہ از اب و جد مخدوم ابنِ مخدوم ابنِ مخدوم بودند، در خانۂ علم و فضل چشمانِ مبارک وا کردند، دایۂ شریعت پرورش فرمودہ و از پستان طریقت تربیت شدہ معلّمِ فطرت در دبستان معرفت از خیابانہائے اسرار و حقائق ایشان را گزرانیدہ بہ مقام مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ رسانید۔

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ خَیْرَ مُعَلِّمٍ — عَلَّمْتَ بِالْقَلَمِ الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی
اَخْرَجْتَ ھٰذَا الْعَقْلَ مِنْ ظُلُمَاتِہٖ — وَھَدَیْتَہُ النُّوْرَ الْمُبِیْنَ سَبِیْلَا
فَسَمِعَ مَا سَمِعَ وَرَأٰی مَا رَأٰی وَحَفِظَ مَا حَفِظَ وَوَعٰی مَا وَعٰی وَکَانَ صَدْرُہُ الشَّرِیْفُ

Marfat.com

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، رَحمةُ اللهِ عَلَيهِ فِی كُلِّ حِيْنٍ وَاٰنٍ"۔

خلافتِ خاصّہ حضرتِ ایشان محبوب جدِ بزرگوار بودند و اکثر اوقات ہمراہ ایشان بہ حرمِ نبوی می رفتند و آنجا بر مسندِ ارشاد بہ پہلوے جدِ امجد و احیاناً در آغوشِ مبارک می نشستند، حضرت جدِ امجد بہ توجہ و القائے نسبت بہ طالبانِ مصروف می شدند و ایشان از نَمِ رَشحاتِ فُیُوضَاتِ رَبَّانِیَّہ و از نَفَحَاتِ توجہاتِ مبارکہ آرام و راحت می یافتند، روزے حضرت ایشان بہ پہلوے جدِ بزرگوار خویش نشستہ بودند کہ از اہلِ حلقہ کسے عرض کرد کہ از فرزندانِ گرامی جانشین شما کدام یکے است حضرت ایشان فرمودند فضلِ پروردگار است کہ ہر یک از فرزندانِ ثلاثہ من حافظِ قرآنِ مجید، عالمِ شریعت، عارفِ طریقت و صاحبِ تقویٰ است، و سلوکِ نقشبندیہ مجددیہ را از ابتدا تا انتہا بہ وجہِ خوب حاصل کردہ، و خلافت یافتہ، و شایانِ این امر است کہ جانشینِ من باشد۔ اما ہر چہ خلافتِ خاصّہ من است پس بہ نصیبِ این فرزندِ عزیز است و آن حضرت دستِ مبارکِ خود را بر سرِ مبارک ایشان نہادند و برائے ایشان دعا ہا کردند ——— والد بزرگوار ایشان در کتاب انساب الطاہرین نوشتہ اند، ما معنا این فرزند ارجمند ارادت بہ حضرت سراج الاولیا دشاہ احمد سعید، دارند۔ حضرت سراج الاولیا در نبیرہا ایشان را بسیار عزیز می داشتند و بشارت خلافت خاصّہ خود دادہ اند و الحمد للہ کہ آثارِ آن ظاہر است۔ در سن نہ دہ سال قرآن مجید حفظ کردہ بہ تحصیل کتب درسیہ مشغول اند کافیہ می خوانند۔ سَلَّمَهُ رَبُّهُ وَبَلَّغَهُ اِلٰی مَرَاتِبِ الْكَمَالِ وَالتَّكْمِيْلِ۔

و در "سیر الکاملین" نوشتہ است۔ "شیخ ابو الخیر فرزند حضرت شیخ محمد عمر ہستند، ولادت ایشان در ربیع الثانی سنہ ہزار و دو صد و ہفتاد و دو در دہلی رو داد، در عمر نہ سالگی حفظِ قرآن شریف کردند و تحصیل علم از علمائے زمانہ مثل مولوی رحمۃ اللہ و سید مولوی حبیب الرحمٰن الکاظمی و مولانا محمد نواب و حدیث شریف از عم والد خود حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ خواندند و در جمیع علوم استعداد خوب حاصل کردہ اند، بسیار ذہین و طباع، شعر عربی و فارسی و ہندی خوب نظم می کنند حضرت جدِ ایشان را در نبیرہا دوست می داشتند پنج سالہ بودند کہ بر دست شریف آن حضرت، والد ایشان، ایشان را بیعت کنایند، والدِ ایشان می فرمودند۔ در حق این فرزند خویش بشارت خلافت خود دادہ اند۔ کسب کمالات باطنی و سلوک از حضرت والد خود کردہ اند و از نسبت آبائے خود بہرۂ تمام دارند، زاد اللہ رشدہ، آمین"۔

عمِ اصغر ایشان حضرت شاہ محمد مظہر در "مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ" نوشتہ اند۔ "قرۃ العین ابو الخیر محی الدین این وقت ہفت سالہ است و بہ حفظِ قرآن مشغول است، آثار سعادت و فہم و سلامت

عقل وعلم از پیشانی او آشکارا است، حق سبحانہٗ عمر وصالح کند و در صورت و معنی مانند سلف کبار گرداند، بمنہ وکمال کرمہ! امین"۔

آثارِ سعادت

حضرت عمۂ محترمہ بہ این عاجز فرمودند: "پدر شما از ایام خورد سالی بہ نوعے خوش اطوار و پاکیزہ طلعت بودند کہ اہلِ خاندان، چہ مرد و چہ زن، ایشان را دوست می داشتند، جد بزرگوار را با ایشان ارتباط و الفت زیاد بود۔ ایشان را طلب کردہ احیانا بہ پہلوئے خود و احیانا در آغوش خود می نشاندند و وقتے کہ حضرت ایشان بہ حرم تشریف می بردند۔ احیاناً پدر شما نیز ہمراہ ایشان می رفت و در حرم محترم بہ پہلوئے ایشان بر مسند می نشست، و جدّ مادری من (حضرت شاہ عبد الغنی، و عم اکبر (حضرت شاہ عبد الرشید) و والد بزرگوار من ایشان را بسیار دوست می داشتند، و والد بزرگوار ایشان عاشق ایشان بودند ——— حضرت ایشان بعد از وفات قبلہ گاہ خود بہ جناب سیادت و معارف پناہ مولانا سید عبد السلام ہمسوی خلیفۂ اجلِّ حضرتِ شاہ احمد سعید قدس اللہ اسرارہما مکتوبے نوشتہ اند و آں مکتوب نزدِ سیادت پناہ مولانا ابو الحسن علی ندوی محفوظ است۔ ایشان نقل آں مکتوب عاجز دادہ اند۔ در آن مکتوب تحریر یافتہ است "فللہ سبحانہ المنۃ والحمد والشکر علی ما انعم وعلی ما ابلی، ہر چند این مصیبتِ عظمیٰ فوت چنین مربی و مرشد و مشفق و عاشق و معلّم مرہمے و دارو ئے نہ دارد" الخ۔ حضرت ایشان بہ صراحت عاشقی حضرت والد را بیان کردہ اند۔ کہ حضرت عمۂ محترمہ بیان آن بہ عاجز کردہ، و حضرت شاہ محمد مظہر در مناقب احمدیہ ذکر چہار گلہائے نورس کردہ، از فرزند خود، و فرزندِ برادر کلان (حضرت شاہ محمد معصوم)، و فرزندِ برادر اوسط (حضرت سیّدی الوالد)، و فرزند عم اصغر (حضرت مصباح المغنی) لیکن بیانے کہ از حضرت ایشان کردہ اند، دیگرے را نہ کردہ اند، با آثار سعادت، اضافہ فہم و سلامت عقل و علم فرمودہ اند، وَالحَقُّ أنہ کَانَ مُمتَازاً بِھٰذِہِ الاوصافِ وَذٰلِکَ الفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ۔

حضرت شاہ محمد معصوم کہ ابن عم اکبر و نہ سال بہ عمر کلان تر از حضرت ایشان بودند، در کتاب "ذکر السعیدین" کہ بہ زبانِ اُردو است نوشتہ اند۔ ما معناہ "مولوی ابو الخیر عبد اللہ سلمہ اللہ وابقاہ، بہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۲ھ بہ دہلی اندرون خانقاہ شریف متولد شدند، والد بزرگوار ایشان بہ عمر چہار سال ایشان را در حضور حضرت جدّ امجد آوردہ عرض کردند کہ ایں فرزند را بہ بیعت مشرف سازید۔ چنانچہ حضرت ایشان الفاظِ بیعت بہ ایشان تلقین کردند، قرآن مجید را حفظ کردہ تحصیل علوم مروجہ از مولوی رحمۃ اللہ مہاجر و مولوی سید حبیب الرحمٰن مہاجر و سید احمد دہانِ مکی وغیرہم کردند، در علوم ظاہری استعداد خوب دارند، فطین و ذہین اند و طبع موزون دارند، شعرِ خوب می گویند۔ سلوکِ طریقۂ آبا کرام از والد ماجد خود طے

کردہ بہ اجازت وخلافت مشرف شدند و بعد از انتقال پدر بزرگوار خود قائم مقام ایشان شدند، بہ توجہات ایشان مستفیدین بہرہ مندی شوند، پروردگار در عمر ایشان برکت افزاید و بہ رنگ آباواجداد در ظاہر و باطن مکمل فرماید آمین ــــــــــــ"

وفات جدامجد

حضرت ایشان بر دست حق پرست جدامجد خود، در خیر لقاع، عند المواجہۃ الشریفۃ بیعت شدند و بہ بشارتِ خلافتِ خاصہ ممتاز گشتند، وھو آخر من دخل فی سلک الخلفاء الکرام۔ و بعد چندے بہ دوم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ جد بزرگوار ایشان رحلت فرمودند۔

جوار بیت اللہ

والد بزرگوار ایشان تابِ فراقِ حضرتِ والدِ خود نیاوردہ در اواخرِ ۱۲۷۷ھ مع اہل و عیال از مدینۂ منورہ بہ مکۂ مکرمہ تشریف بردہ عند باب العتیق قیام پذیر شدند۔ و قیام ایشان تا آخر ایام در مکہ مکرمہ بُودہ۔

حفظ کلامِ الٰہی

نہ سالہ بودند کہ قرآن مجید را حفظ کردند۔ روزے در کوئٹہ بلوچستان بہ عاجز فرمودند کہ "آباواجداد شما، از پدرِ شما تا حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم بہ فضلِ پروردگار ہمہ حُفاظ قرآن مجید و دانایان اسرارِ شریعت و رموزِ طریقت و اصحاب نسبت بودہ اند"

ای تلک عشرۃ کاملۃ ولو اضفنا الیھم حضرۃ المخدوم فاحد عشر کوکبا۔

دیوار و در و بام آفتاب است این خانہ تمام آفتاب است

وفات حضرت والدہ و برادرانِ عزیز

چُوں عمر شریف ایشان بہ نہ سال و ہفت ماہ رسید حضرت والدۂ ماجدۂ ایشان بہ ۲۴ ذی القعدہ ۱۲۸۱ھ بہ حالت نفاس رحلت فرمودند، و بعد از ہفت روز نومولود ابوحفص و بہ روز پانزدہم دوسالہ ابوبکر رحلت نمود، یعنی در ظرف پانزدہ روز حضرت والدہ و دو برادر سفر آخرت اختیار فرمودند۔ حضرت ایشان دران عمر خورد سالگی تاریخ وفات حضرت والدہ، از "اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ مَضْجَعَھَا" برآوردہ اند۔ در آن عمر چُنین تاریخ گفتن یکے از عجائبات است۔

سفر بہ طابۂ طیبہ

چُوں سن شریف بہ یازدہ سال و دو ماہ رسید برائے زیارت مبارکہ و ملاقات اعمام و اعمام الاعمام بہ مدینہ منورہ تشریف بردند، اندران ایام در نحو کافیہ می خواندند، بر ورق سادہ از مجلد نسخہ خطیہ "شرح المنتقی علی منسک متن الملتقی" نوشتہ اند ــ پنجشنبہ ۲۶ جمادی الاولیٰ قافلہ شیخ العلماء و مفتی مکہ شیخ جمال روانہ می شود، فقط۔" و باز از "لبنی الخیر

Marfat.com

عَبْدُاللهِ زار" تاریخ زیارت مبارکہ برآوردہ اند کہ سنہ ۱۲۸۳ھ می باشد، واین تاریخ بے مثال را در چہار شعر نظم فرمودہ اند۔ گفتہ اند۔

اَیُّ شَخْصٍ قَدْ حَوٰی کُلَّ الفَخَار ۔۔۔ مِثْلُ مَخْدُوْمٍ لَهُ طَابَ النِّجَار
زَارَ طٰهٰ وَکَذَا جَدًّا لَه ۔۔۔ عُمَرَ الْفَارُوْقَ مَنْ طَابَ الْجِوَار
وَامَامَ الصَّحْبِ مَنْ یُنْمٰی ۔۔۔ طرقنا الصِدِّیْقَ مَوْفُوْرَ الوقار
قلتُ لَمَّا طَابَ سَعْیًا اَرِّخُوْا ۔۔۔ لِنَبِیِّ الْخَیْرِ عَبْدُ اللهِ زار

المراد من المخدوم جدّہ شاہ احمد سعید والنجار بکسر النون وضمہا الاصل والحسب۔

آنچہ حضرت ایشان گفتہ اند نقل کردہ شد۔ در عمر یازدہ سالگی چنین افکارِ عالیہ واین گونہ تاریخ بے مثال نوشتن بلاشک وشبہہ از اَعْجَبُ الْعُجَاب است، حضرات کرام قدس اللہ اسرارہم آثار این گونہ صلاحیتہا را از ایامِ نُعُومتِ اظفار در جبینِ مبینِ ایشان دریافتہ بودند و بہ دعاہا و بشارات خصوصیہ ایشان را سرفراز فرمودند۔ وکان الامر کما قال سَعْدِی رَحِمَهُ اللهُ ؎

بالائے سرش ز ہوش مندی ۔۔۔ می تاخت ستارۂ سربلندی

تحصیل علم واساتذۂ کرام

حضرت ایشان علوم عقلیہ ونقلیہ از درج ذیل اساتذۂ کرام خواندہ اند۔ (۱) حافظ عبداللہ الضریر (۲) قطب مکہ سید احمد دَحْلَان (۳) شیخ الاسلام سیّد احمد دَحْلَان مُفتی شافعیّہ (۴) مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی مہاجر مکہ ومؤسّس مدرسہ صَوْلَتِیّہ ومصنّف اظہار الحق در رَدِّ نصاریٰ (۵) سرشارِ بادۂ عشقِ نبوی مولانا سید حبیب الرحمٰن رَدُّوْلَوِی مہاجرِ مکّی (۶) عَمِّ اصغر قطب زمان حضرت شاہ محمد مظہر (۷) عَمِّ حضرت والدِ بزرگوار، وَلِیِّ حضرت پروردگار، محدث دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی قَدَّسَ اللهُ اَسْرَارَهُمُ العالیّہ۔

در سیر الکاملین بیان ملا محمد نواب نیز آمدہ۔ ملا محمد نواب شاگرد ومرید حضرت جدّ امجدِ ایشان بودند واز فحول علماء بودند ممکن است در خوردسالی حضرت ایشان چیزے از جناب ملا صاحب خواندہ باشند۔ چونکہ عاجز از حضرت ایشان درین باب چیزے نہ شنیدہ ونہ در تحریرے چیزے دیدہ۔ ازین جہت نام ایشان را نہ نوشتہ ——— حضرت ایشان را در اساتذۂ کرام ارتباط زیاد با سید حبیبُ الرحمٰن کاظمی ردولوی بودہ۔ وآن را دو سبب بودہ۔ اولاً آنکہ حضرت مولانا را در جمیع علُوم یدِ طولیٰ بود ایشان عُلُوم مروجہ در لکھنؤ خواندند وباز برائے استکمال در عُلُومِ عربیہ وفنّ قرأت بہ مصر رفتند ودر ازہر شریف استکمال این علوم کردند۔ ثانیاً آنکہ مشرب ہر دو حضرات یکے بودہ، ہر دو از بادۂ عشقِ نبوی

سرشار بودند بلکہ در اوضاع واطوار وعادات ہر دو یک دیگر را مثیل بُودند۔ شیخ محمد رفیع برادر حاجی محمد اسمٰعیل مشہور بہ "پٹنہ والے" از مخلصین اولین حضرت سیدی الوالد بودند، بہ این عاجز می گفتند کہ برائے حج رفتم و برائے ملاقات بہ خدمت حضرت مولانا رسیدم، خدمت گار اطلاع کرد۔ حضرت ایشان التفات نہ فرمُودند، بہ خدمت گار گفتم کہ ایشان را بگوئید کہ از دہلی آمدہ ام، و از خادمان حضرت شاہ ابوالخیرم، چُون اسمِ مبارک حضرت صاحب شنیدند طلب فرمودند و محبتہا و نوازشہا کردند و فرمودند۔ "خود ایشان نہ می آیند و بہ دستِ مریدان تحیۂ سلام می فرستند"۔ محمد رفیع رحمہ اللہ گفتند کہ چُون حضرت مولانا را دیدم، حضرت پیر و مرشدم بہ یاد آمدند، ہر دو را در اوضاع و احوال و استغنا و جلال شبیہ یک دگر یافتم۔

حضرت ایشان بیشتر کتبِ علوم و فنون از حضرتِ مولانا حبیبُ الرحمٰن خواندہ اند و در ۱۲۹۱ھ بہ مدینۂ منورہ رفتہ جامع ترمذی از عمِ حضرتِ والد خود خواندہ اجازۂ حدیث شریف از ایشان حاصل کردہ اند۔ نقل اجازت نامہ در احوال مبارکۂ ایشان در ذیل تذکرۂ بابائے سوم نوشتہ شدہ است، پروردگار حضرت ایشان را چُنین اساتذۂ کرام عنایت فرمودہ کہ از بادۂ عشقِ نبوی سرشار بودہ اند۔ لہٰذا عشق نبوی وراثتہً و دراستہ بہ حضرت ایشان رسیدہ

این سعادت بہ زورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت ایشان یازدہ سالہ بودند کہ کافیہ لابن الحاجب می خواندند، و سیزدہ سالہ بودند کہ بہ روز چہار شنبہ ۲۶ ذی القعدہ ۱۲۸۵ھ از حافظ عبداللہ الضریر شافیہ خواندند۔ کَمَا کَتَبَہُ بِالعَرَبِی فِی اٰخرِ الشافیۃِ، و حضرت ایشان بر مختصر ابن سعد نوشتہ اند۔ کَانَ ابتداءُ قرائتی لمختصرِ السعدِ علی العلامۃ ادیب الزمان سیدی حبیب الرحمٰن الکاظمی جزاہ اللہ تعالیٰ عنی خیر الجزاء وادام لہ الافاضۃ والبقاء، یوم الاثنین عاشر شوال واختتامہ یوم الخمیس الخامس والعشرین من ذی القعدۃ سنۃ الف ومائتین وخمس وتسعین وانا المرتجی شفاعۃ خیر البشر ابو الخیر عبد اللہ بن عمر خادمُ السادۃِ النقشبندیۃِ ومقلدُ الائمۃِ الحنفیۃِ الحقہما اللہُ لِسَلَفِہما الکرامِ۔ اٰمین۔

حضرت ایشان بر ورقِ سادہ در اوّلِ مجلدِ دلائلِ الخیرات تحریر فرمودہ اند۔ "بیدار شدن قبل تحریم (قبل ندائے تہجد کہ یک ساعت پیشتر از صبح صادق می بود) و چند رکعت خواندن، پس ازان قدرے ذکر نمودن و نماز در اسفار با امامِ حنفی خواندن و ادعیۂ ماثورہ خواندن و بہ خلوۃ رفتہ مطالعۂ کتبِ تصوف، مکتوباتِ قدسی آیاتِ امام الطریقہ (امام ربّانی)، رَحِمَہُ اللہُ و مثنوی مولوی رَحِمَہُ اللہُ

Marfat.com

واحیاے غزالی رَحِمَہُ اللہ ونفحات عارف جامی رَحِمَہُ اللہ وطریقۂ محمدیہ برکوی رَحِمَہُ اللہ خصوصًا از محلِ درس، بعد ازان طعام خوردہ برائے قیلولہ نزدیک نزد سید حبیب اللہ رفتن وقبل از زوال وضو کردہ چار رکعت بعد زوال خواندن وسنتِ قبلیہ نیز گزاردہ برائے نماز حاضر مسجد شدہ باتکبیر تحریمہ ظہر خواندن پس ازان بہ خلوۃ رفتہ سُنتِ بَعْدِیَہ خواندہ قدرے ذکر نمودن بعدہٗ بہ حلقہ حاضر شدن بعدہ شش سیپارہ قرآن شریف کہ روحِ من وروحِ جمیع آباواجدادِ من فدائے نامِ مبارکش باد واسبوعۂ دلائل الخیرات والحزب الاعظم باکمالِ ترتیل و تفکر وخشوع ولحاظ معنی خواندن۔"

نزدِ عاجز این تحریر ولائحہ عمل در سنہ ۱۲۹۴ھ نوشتہ شدہ است وقتے کہ حضرتِ ایشان ہمہ تن مصروفِ کسبِ کمالاتِ باطنیہ شدہ اند۔ کَمَاسَیَاتِی بَیَانُہٗ عَنْ قَرِیبٍ۔

پایۂ علمیّت وتدریس

حضرت ایشان مروجہ علوم را، چہ علومِ نقلیہ وچہ علومِ عقلیہ۔ بہ تحقیق وبہ تدقیق تمام خواندہ اند، در زمانے کہ عاجز در ہند بہ طلبِ علم مصروف بود در علم منطق تحریرے از حضرت ایشان فراپیش داشت۔ یکے از فضلا نزد فقیر بُودہ۔ وے تحریر حضرت ایشان را مطالعہ کرد وگفت، ما خیال داشتیم کہ حضرت ایشان را کمال در علومِ دینیہ است، امروز معلوم شد کہ حضرت ایشان را در منطق وفلسفہ نیز دخلے تام بود۔

مولانا مفتی محمد مظہر اللہ امام جامع فتحپوری دہلی بہ عاجز گفتند کہ جناب مولانا رکن الدین اَلْوَرِی رسالۂ "توضیح العقائد" تالیف کردند وخواہش ظاہر کردند کہ از حضرت ایشان برین رسالہ تقریظے حاصل کنند، وبہ من این کار سپردند کہ رسالہ را بہ خدمتِ حضرتِ ایشان ببرم وبرائے تقریظ عرض نمایم۔ چنانچہ من رسالہ را بہ خدمت ایشان آوردم وبرائے تقریظ عرض کردم۔ آن وقت مولانا سیف الرحمٰن صدرِ مدرسِ مدرسۂ عالیہ فتحپوری ودیگر افراد نیز حاضر بودند، حضرت ایشان آن رسالہ را گرفتہ کُشادند، از اتفاقات نظر مبارک حضرت ایشان بر بیانِ میزانِ آخرت افتاد۔ در رسالہ نوشتہ بود کہ در میزانِ اُخروی ومیزانِ دنیوی فرقے است۔ در میزانِ دنیوی کَفَّہ کہ ثقیل می باشد مائل بہ زمین وکَفَّہ کہ خفیف می باشد مائل بہ آسمان می باشد ودر میزانِ اُخروی معاملہ بالعکس است۔ کَفَّہ خفیف زیر وکَفَّہ ثقیل بالا خواہد بود۔ حضرت ایشان این بیان را مطالعہ کردہ ارشاد کردند، مولوی مظہر دلیلِ این کلام چیست۔ وباز فرمودند مولوی مظہر، شما ومولوی سیف الرحمٰن این رسالہ را از اول تا آخر پیش ما نجوانید، بعدہ تقریظ نوشتہ بہ شما می دہیم۔ چون حلقۂ شریفہ ختم شد من با مولوی سیف الرحمٰن روانہ شدم مولوی صاحب بہ من گفتند "مولوی صاحب، نسبت بہ علمِ باطنِ جنابِ حضرت صاحب من چیزے نہ می توانم گفت، درین امر مولوی رکن الدین وشما

Marfat.com

چیزے گفتنہ می توانید۔ البتہ بہ نسبتِ علمِ ظاہرِ حضرتِ ایشان می گویم کہ علم ایشان بس وسیع وکامل است، جوابِ سوالِ ایشان دادن امرِ سہل نیست، بہ خیالِ من عافیت درین امر است کہ ازین امر صرفِ نظر نمائید۔" این قول را بیان کردہ مفتی صاحب گفتند، مشورۂ مولانا سیف الرحمٰن درست وصحیح بودہ ومن راہِ تجویز کردۂ ایشان را اختیار کردم۔

عاجز گوید، مولانا سیف الرحمٰن از اصحابِ قدماء وارباب علم وصاحبِ فضل بودند، سالہا سال تدریس حضرت ایشان را دیدہ بودند کہ بہ جماعت علماء درسِ بخاری ومسلم می دادند وباز حضرت ایشان را دیدہ بودند کہ در اوقافِ قرآن مجید تحقیقات می فرمودند۔ کَمَا سَیَاتِی بَیَانُہٗ۔ لہٰذا عافیت درین امر یافتند کہ خود را از سوالِ ایشان محفوظ دارند۔

تدریس در مدرسۂ صَوْلَتِیَہ

حضرت ایشان در مکہ مکرمہ سالہا درس دادہ اند ودر مدرسۂ مولانا رحمت اللہ کہ استاد مشفق ومہربان ایشان بودند ونام مدرسۂ ایشان مدرسۂ صولتیہ است، تاسیس این مدرسہ در سنہ ۱۲۹۰ھ بہ ماہ رمضان شریف شدہ۔ وحضرت ایشان از اولین اساتذۂ این مدرسۂ مبارکہ بودند، روزے فرمودند کہ قاری عبداللہ کہ درین ایام در مکۂ مکرمہ شیخ القراء اند تلمیذ من اند، مدتے از من سبق خواندہ اند۔

مدرسۂ صَوْلَتِیَہ

تعمیرِ این مدرسۂ مبارکہ بہ معاونت واموالِ صولت النساء بودہ ازین جہت حضرت مولانا نام این مدرسۂ "صَوْلَتِیَہ" تجویز فرمودند۔ حضرت جدامجد شاہ محمد عمر قدس سرہٗ در ضمنِ ذیل قطعۂ تاریخ گفتہ اند۔

از سعیِ مرجع العلماء رحمت اللہ — صاحبِ سخا بمکہ بنا کرد مدرسہ
سال بنائے او عمرِ احمدی نوشت — صَوْلَتُ النِّسَا بمکہ بنا کرد مدرسہ

بیانِ اوقافِ کلامِ الٰہی

مولوی حکیم غلام محی الدین "زینت رقم" بہ روز دوشنبہ نہم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ بہ خدمت ایشان از لاہور رسیدند ویک نسخہ از حمائل شریف اعجاز صنعت پیش کردند حضرتِ ایشان حمائل شریف را دیدہ از فرطِ انبساط در وصفِ حمائل شریف تحریرے نوشتہ بہ حکیم صاحب دادند (در فصل پنجم این تحریر نقل کردہ خواہد شد) وبہ حکیم صاحب گفتند، ما در بیانِ اوقافِ قرآنِ مجید سالہا تحقیقات کردہ ایم وبر مصاحفِ شریفہ بہ حبرِ احمر رموزِ اوقاف نوشتہ ایم۔ بہ شما یک نسخہ ازان مصاحفِ شریفہ می دہیم، وحضرت ایشان یک نسخہ بہ حکیم صاحب دادند۔ حکیم صاحب عرض کردند کہ ان شاء اللہ بارِ دگر این مصحفِ شریف را با این رموز طبع خواہم کرد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ تحقیقے کہ ما کردہ ایم، بیانِ آن نوشتہ بہ شما می دہیم تا کہ شما با حمائل شریف طبع کُنید وباز حضرتِ ایشان

Marfat.com

به همان وقت املا نمودند و مولانا مولوی سید عبد الجلیل در حِ ذیل بیان تحریر نموده به حکیم صاحب دادند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ واضح باد کہ اساتذۂ ما کہ در سلسلۂ قرأتِ ما مذکور اند و قرآن مجید از ایشان بہ ما رسیدہ است منجملۂ ایشان شیخ الاسلام زکریا انصاری و امام جزری و امام ابو عمرو دانی، ہر سہ ائمہ برین اوقاف کہ ما ذکر کردہ ایم اتفاق دارند، یعنی اوقافِ تامّہ و اوقافِ کافیہ و اوقافِ حسنہ، مطابق تحقیقِ ایشان ما نوشتہ ایم، مگر بعضے جا بر اصول و قواعدِ ایشان قیاس کردہ وقف جائز زیادہ کردہ ایم۔ مثلاً اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ ۔ در اینجا ما وقف جائز نوشتیم۔ زیرا کہ جملۂ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ ، صفت، یا حال، یا متعلق بہ زُجَاجَۃٌ یا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ نیست، پس کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ را موصول خواندن با یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ لازم نہ شد، ازین سبب بر کوکب دری وقف کردن جائز شد۔ ہرگاہ شیوخِ ما وقفِ لازم و وقفِ مطلق را ہیچ ذکر نہ می کنند بلکہ بہ خلاف آن می گویند۔

وَلَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ وَقْفٍ وَجَبْ وَلَا حَرَامٌ غَیْرُ مَا لَہٗ سَبَبْ

یعنی در قرآن ہیچ وقف لازم نیست و نہ ہیچ وقف حرام است۔ الیٰ آخرہ۔ و اوقافِ تامّہ و اوقاف کافیہ و اوقافِ حسنہ را ثابت می کنند و در اثبات این وقوف کتابہا تصنیف کردہ اند، پس ما شاگردان را مناسب نیست کہ مخالفتِ ایشان کنیم و وقوفِ لازمہ و وقوف مطلقہ را ثابت کنیم و استعمال کنیم و وقوفِ تامّہ و وقوفِ کافیہ و وقوفِ حسنہ را بگزاریم و ترک کنیم، کسیکہ انصاف دارد و مرتبہ امام جزری، و امام ابو عمرو دانی را می داند و حد منتہائے قرآنیہ ایشان را می شناسد و رسالۂ شیخ الاسلام را و منار الہدیٰ را می فہمد این تحقیقات را کہ در بارۂ وقف کردہ ایم پسند خواہد کرد و السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

اَمَرَ بِکَتْبِہِ الْعَبْدُ الطَّالِبُ مِنْ رَّبِّہٖ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ عَبْدُ اللّٰہِ اَبُو الْخَیْرِ الْفَارُوْقِیُّ النَّقْشَبَنْدِیُّ الْحَنَفِیُّ غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَذُنُوْبَ اَبَوَیْہِ وَاَحْسَنَ اِلَیْھِمَا وَاِلَیْہِ یَوْمَ الْاَثْنَیْنِ تَاسِعَ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ اَلْفٍ وَثَلَاثَ مِائَۃٍ وَثَمَانٍ وَعِشْرِیْنَ مِنْ ھِجْرَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

تدریس و حلقہ چند سال حضرت ایشان در تحقیق اوقاف سعیہا کردہ اند۔ عاجز یاد دارد کہ جماعتے از علماء مصاحف شریفہ را روبروئے خود نہادہ حسب ہدایتِ حضرت ایشان تا از تمام، ک از کافی، ح از حسن، و ج از جائز، می نوشت، از ساعتِ نہ صبح تا ساعتِ دوازدہ، بلکہ بعد ازین ہم مشغول این کار می بود۔ این جماعتِ سعداء بہ ظاہر احوال اوقاف مبارکہ را می نوشت لیکن بہ باطن

Marfat.com

طے مدارج قرب می نمود، و رفقائے پاک نہادِ ایشان کہ از دولت علم تہی دامن بودند پسِ پشتِ ایشان دائرہ در دائرہ نشستہ لطفہا بر می داشتند و سغراقہائے بادۂ وحدت نوشیدہ از دنیا و مافیہا بے خبر می گشتند۔

در سفالین کاسۂ رندان بخواری منگرید — کین عزیزان خدمتِ جامِ جہان بیں کردہ اند
قدسیان بے بہرہ انداز جرعۂ کاس الکرام — این تطاول بین کہ با عشاقِ مسکین کردہ اند

علاوہ از صحیحین حضرت ایشان درس شاطبیہ شریفہ نیز دادہ اند در ۱۳۲۴ھ وقتیکہ حضرت ایشان در ریاست رامپور بہ ایمائے حکومت انگلیسیہ نظر بند بودند۔ بہ مولوی وحید اللہ خاں و مولوی سردار احمد مجددی و مولوی نظام الدین درسِ شاطبیہ دادہ اند و در کوئٹہ بلوچستان قاری نیاز احمد سالہا سال در ماہ مبارک رمضان بہ این سعادت مشرف شدہ اند۔ حضرتِ برادر کلان و جناب مولانا مولوی محمد عمر باقاری نیاز احمد در سبق شریک بودند و این عاجز نحو میر، و برخے از کافیہ لابن الحاجب و رقعات عالمگیری از حضرت ایشان خواندہ، و کیفیت تحقیق و تدقیق و تدریسِ حضرت ایشان را دریافتہ۔ عاجز یقین دارد کہ از حضرت ایشان یک کتاب در یک فن برائے فتح بابِ آن فن کافی و وافی بودہ۔ و سبقِ رقعاتِ عالمگیری دارائے کیفیاتِ عجیبہ می بود، روزے در سبق آمد۔ آہستہ خرام بلکہ مخرام زیرِ قدمت ہزار جان است۔ حضرت ایشان دو سہ بار تکرار این جملہ کردند و بعد از چند دقائق فرمودند "حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ از جد کلانِ شما حضرت عروۃ وثقیٰ و فرزند ایشان حضرت سیف الدین بیعت بودند و صاحبِ نسبت و ولایت بودند"۔ از تدریس حضرت ایشان معلوم می شد کہ آنجناب مالکِ آن فن اند۔ ہر گونہ کہ می خواہند بیان می کنند مؤلفِ سیر الکاملین نوشتہ۔ "و در جمیع علوم استعداد خوب حاصل کردہ اند"۔ جناب مؤلف رحمہ اللہ قطعًا درست نوشتہ، ممکن است کہ وے احوال تدریس ایشان را دیدہ باشد۔

بیان اکلیل روزے حضرت ایشان ذکر مولوی عبد الحق الہ آبادی کردند کہ مہاجر و شیخ الدلائل مکہ مکرمہ بودند۔ و فرمودند، مولوی صاحب در تالیف اکلیل علی مدارک التنزیل مصروف بودند۔ من مطالعہ بعض تحریرات ایشان کردم و بہ مولوی صاحب گفتم، مولوی صاحب شما اکتفا بر نقلِ عباراتِ علماء می کنید، و از خود بیانے و تحقیقے نہ می کنید، باید کہ تحقیقاتِ خود را ہم بیان کنید"۔ مولوی صاحب از خلفائے عالی قدرِ حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہٗ بودند، نشستِ ایشان در حرم محترم نزد بیت اللہ مبارک متصل بہ رکنِ شامی می بود۔ عجب مرد پاک طینت بودند۔ بہ خلیفہ خود مولوی نور محمد بہرائچی فرمودند "در ہندوستان یک مبارک ذات حضرتِ شاہِ ابو الخیر است کہ ایشان را مثیلے نیست"۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

سیر سلوک سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ، کما فی الصحیحین۔ مثال ہمنشین نیک و بد مثل بردارندہ

Marfat.com

مشک دنافخ گیراست۔ بردارندۂ مشک یا ترا ازان مشک قدرے بخشش می کند یا تو ازوے مشک می خری یا بوے خوش ازان مشک بہ تو می رسد۔ وازدمندۂ کورۂ آہنگران یا جامہ ہائے ترا می سوزد یا بوئے بد ازوے بہ تو خواہد رسید یعنی صحبتِ صالح سراسر خیر و برکت است شیخ سَعدِی رحمہ اللہ معنی این حدیث شریف را بہ وَجہِ خوب نظم کردہ و گفتہ:۔

گلے خوشبوے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بہ دستم
بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری — کہ از بوے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مُدّتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

حضرت ایشان از یومِ ولادت تا یومِ وفاتِ والدِ بزرگوارِ خود ہر وقت و ہر آن از نسماتِ فیوضِ رحمانیہ و نفحاتِ نفوسِ قدسیہ مستفید بودند، بوئے مشکِ دل آویز دل و دماغ ایشان را معطر ساختہ بود و چُون وقت آن رسید کہ وجُودِ مبارکِ ایشان سراسر مشک گردد تا از بوئے خوش ایشان چار اطراف عالم معطر گردد۔ پروردگار اسباب آن پیدا کرد۔ روزے در اَوّلِ وقتِ پیشین در کوٹہ بہ این عاجز فرمودند۔ "روزے از سیر و تفریح چُون بہ خانہ باز گشتیم۔ حضرت والد ماجد را نشستہ یافتیم۔ چون از تحیۂ سلام و تقبیلِ ایادی فارغ شدیم حضرت ایشان بہ من گفتند۔ برخوردار وقتِ کار ہمین روزہا است۔ باید کہ علم آبا و اجدادِ خود را حاصل کنی۔ ارشاد مبارک ایشان را تاثیرے عجیب بود۔ من بہ ذکر شریف مشغول گشتم۔ و دیگر مشاغل را ترک دادم۔ حتّٰی کہ حضرت والد ماجد بہ جائے تشریف می بردند و اصحاب آن جا استفسار می کردند کہ صاحبزادہ کجا ہستند۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ ایشان بہ کسبِ علم باطن مصروف اند۔" این بیان ارشاد کردہ بہ عاجز فرمودند "اے زید تو ہم بہ علم باطن خود را مشغول کُن۔"

تحریرِ مبارک در شبے از سال ہزار و سہ صد و چہل حضرت ایشان قدس سرہ در خانقاہ شریف حلقہ می فرمودند۔ حکیم فرید احمد عباسی امروہوی عرض نمودند۔ اگر از احوال کسبِ سلوک آگاہ فرمائید برائے ما یان مشعلے بُود۔ حضرتِ ایشان فرمودند۔ کاغذ و قلم دوات بیارید و بہ مجردِ یادداشت خود بہ فارسی درج ذیل بیان را املاء نمودند۔

"یومِ جمعہ اول ماہ صفر سنہ ۱۲۹۴ھ بہ حضورِ ایشان مشرف شدم (یعنی بحضورِ حضرتِ والد) تعلیم مراقبۂ اَحَدِیّت و اسم ذات از قلب و نفس دو دو ہزار و از سائر لطائف یک یک ہزار و نفی و اثبات یازدہ صد و دو ساعت انتظارِ فیض و دو رکعت اشراق و دو رکعت صلاۃ الاستخارہ اول النہار و

Marfat.com

چار رکعت چاشت و مداومت نمودن سورۂ یاسین صبح و شام وصیت فرمودند و تاکید ہمہ امور کردند و ارشاد شد کہ موسمِ کار ہمین روزہا است، ہر کارے کہ مانع این کارہا باشد از جملہ لہو و لعب است۔ وَکَانَ ذٰلِکَ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ۔ و در رمضان سنۂ مذکورہ مراقبہ معیت عنایت شد و در شوال ۱۲۹۵ھ ہمہ اوست بہ مراقبۂ اقربیت سرفراز کردند و در اوسطِ ذی القعدۂ سنہ مذکورہ قبل از انتقال خود حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ امر بہ حلقۂ ظہر و توجہ یاران نمودند۔ صبح و شام حضرت ایشان حلقہ خود می کردند۔ للہ سبحانہ الحمد۔

واقعۂ وصال حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ بہ ہفتم محرم ۱۲۹۶ھ واقع شد۔ و در صفر سن مذکور مراقبات لطائف خمسہ تعلیم فرمودند، علیحدہ علیحدہ فیض گرفتہ مراقبہ کنند و در ہمان ماہ اتفاق سفر طیبہ واقع شد، برائے نکاح صاحبزادی حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ، دران جا حلقہ می شد و عم بزرگوار جناب حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ موجود بودند و بہ عنایات سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدم و در شعبان سنۂ مذکورہ مراجعت واقع شد۔ فرمودند۔ ترا محمدی المشرب یافتم و تعلیم دائرۂ ثانیہ ولایت کبریٰ نمودند۔ و در رمضان سنۂ مذکورہ بر دائرۂ ثالثہ عنایتہا فرمودند۔ للہ سبحانہ الحمد والمنۃ۔

و در ابتدائے سال یک ہزار و دو صد و نود و ہفت بہ حلقۂ مغرب و توجہ دادن مریدان در مسجد الحرام امر فرمودند و در اوسط ماہ صفر از سنۂ مذکورہ مراقبۂ ولایتِ عُلیا کہ ولایت ملائکہ کرام است تلقین فرمودند ——"

قوت حافظہ

عاجز گوید، واقعاتے کہ چہل و شش، و چہل و پنج سال قبل گزشتہ بودند۔ حضرت ایشان مِنْ غَیْرِ رَوِیَّۃٍ وَاَدْنیٰ تَمَہُّلٍ بابیانِ روز و تاریخ و سال ذکر نمودند حکیم فرید احمد و دیگر کسانے کہ حاضر بودند از قوتِ حافظہ حضرتِ ایشان متعجب بودند۔ عاجز گوید ..... کہ در امورِ دینیہ و احوالِ یقینیہ کیفیتِ حضرتِ ایشان بہ ہمین طور بودہ کہ ہر امر و ہر حال در حافظۂ حضرت ایشان ثبت بودہ۔ چونکہ توجہ ایشان بہ این امور بالکلیہ بود فراموشی را گنجائشے نہ بودہ۔ در مشکات از احمد و بیہقی نقل کردہ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمِقْرَۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا۔

یعنی یقیناً فلاح و رستگاری یافت کسے کہ دلِ او را اللہ تعالیٰ برائے ایمان خالص کردہ است،

Marfat.com

(یعنی در دل وے غیر از ایمان چیزے دیگر را آمیزش نیست) و دل او را از آفات سالم گردانیدہ (یعنی غیر از امور یقینیہ دیگر امرے را در وے گنجائش نہ ماندہ) و زبانِ او را راست گو و نفسِ او را مطمئنہ و خلقتِ او را درست و راست و گوش او را شنوا و چشم او را بینا گردانیدہ، اَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ. و ہر چہ گوش است پس وے قمع است یعنی قیف است۔ کہ از جانبے فراخ و از دیگر جانب تنگ می باشد، و ذریعہ رسانیدن اشیائے سیّالہ در مرتبانہا و بوتلہا می باشد، چونکہ کلمہ حق بہ واسطہ گوش بہ دل می رسد۔ مشابہ قمع است و وے قیفِ قلب است۔ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ، و ہر چہ کہ چشم است پس وے قرار دہندۂ آن چیز است کہ دل آن را نگاہ می دارد۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا۔ بہ تحقیق نجات یافت کسیکہ قلب خود را واعی دارد یعنی فلاح یافت کسیکہ کلمہ حق را در دل خود محفوظ دارد۔

قلب مبارک ایشان برائے ایمان و کلام حق خالص شدہ بود۔ برائے چیزے دیگر در وے گنجائش نہ بودہ، ہر چہ در رادِ حق پیش آمدہ بود۔ در خانۂ دل محفوظ بود لہذا عند الکتابہ حاجت بہ یاد داشتے و تفکرے نہ بودہ۔

سُرعَتِ سیرِ سلُوک

سُرعَتِ سیرِ سلُوک حضرتِ ایشان را باید دید۔ کہ در اوّلِ امر، ابتدائے سلوک از لطائفِ سبعہ کردہ اند، یعنی از لطائفِ عالم امر و لطائفِ عالمِ خلق۔ کسانیکہ از راہ و رسم سلوک واقف اند می دانند کہ ابتدائے کار از لطیفۂ قلبی می باشد، و در ہزاران یکے پیدا می شود کہ بالطیفۂ قلب، بقیہ لطائفِ اربعہ از لطائفِ عالم امر نیز جاری شوند۔ و کسیکہ لطیفۂ نفس وے نیز ذاکر شود از اَقَلِّ قَلِیْل و از نوادر است، این گونہ شخص در قدمِ اول دائرۂ عالمِ امکان را قطع کردہ، در حدودِ ولایتِ صغریٰ قدم نہادہ است۔

عمرہا باید کہ تا یک بندۂ صاحب کمال بایزیدے در خُراسان یا اُوَیس اندر قَرَن

مخفی نہ ماند کہ بیان حضرت ایشان را دو نفر نوشتہ بودند، یکے حکیم فرید احمد عباسی امروہوی و دیگرے مولوی بخش اللہ دہلوی، چونکہ بیان حضرت ایشان بہ فارسی است، لہذا جُزوی اختلاف در تحریرات واقع شدہ، اگر از یکے لفظے ساقط شدہ دیگرے نوشتہ، مثلاً یکے نوشتہ "و در ہماں ماہ اتفاق سفر طیبہ واقع شد، دراں جا حلقہ می شد" و دیگرے بعد از واقع شد، اضافہ "برائے نکاح صاحبزادی حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ" کردہ، حق تعالیٰ ہر دو پاک نہاد افراد را اجرہا دہد کہ این بیان را محفوظ کردند۔

امروز گر از رفتہ عزیزاں خبرے نیست فردا است درین بزم ز ما ہم اثرے نیست

Marfat.com

سلوکِ نقشبندیہ مجددیہ

حضراتِ کرام قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا من برکاتہم بیان سلوک مجددیہ بروجہِ اتم در رسائل خود کردہ اند۔ حضرت شاہ ابوسعید رسالہ "ہدایۃ الطالبین" وحضرت شاہ احمد سعید رسالہ "اربع انہار" وحضرت شاہ رؤف احمد رسالہ "مراتب الوصول" بہ کمال تحقیق وتدقیق نوشتہ اند، واین عاجز کہ ؎

خوشہ چینِ خرمنِ اہلِ دل است　　خاکِ پائے رہ روانِ کامل است

برخے از کلام حضرات برداشتہ بہ "مناہج السیر ومدارج الخیر" موسوم کردہ کہ مرۃً بعد اخری طبع شدہ در ینجا بہ صورت اختصار می نویسد۔ واللہ الموفق والمعین۔

حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی قدس اللہ سرہ فرمودہ اند کہ عالم امکان دو حصہ دارد، یکے عالمِ امر ودیگرے عالمِ خلق، از فرش تا آخر عرش عالمِ خلق است وبالائے عرش عالمِ امر، ہرچہ در عالمِ خلق است ویرا اصلے است در عالم امر، چون پروردگار جل جلالہ حکمتہً ارادہ فرمود کہ عالم وعالمیان را پیدا کند تا معرفت وے خلائق را حاصل شود، نمودِ این عالم شد، ارادہ فرمود کہ بہ مخلوقے تفویضِ امانت نماید۔ ہیچ مخلوق تاب وتحملِ امانت نہ داشت۔ چنانچہ تخلیق اشرف الکائنات بہ وجود آمد۔ تخلیق وے از اجزائے ہر دو عالم شدہ: پنج از عالمِ خلق کہ باد وآب وآتش وخاک ونفس اند، وپنج از عالم امر کہ روح وسر وخفی واخفی وقلب اند۔ لطیفۂ نفس از لطائفِ عالم خلق ولطیفۂ قلب از لطائفِ عالم امر بہ منزلۂ معجون اند کہ از لطائف اربعۂ اخری بہ ظہور آمدہ اند۔ لطیفۂ قلب اصل لطیفۂ نفس است ولطیفۂ روح اصلِ لطیفۂ باد ولطیفۂ سر اصلِ لطیفۂ آب ولطیفۂ خفی اصلِ لطیفۂ آتش ولطیفۂ اخفی اصلِ لطیفۂ خاک، وفرمودہ اند نورِ قلب زرد است ونورِ روح سرخ ونورِ سر سفید ونورِ خفی سیاہ ونورِ اخفی سبز وفرمودہ اند کہ این لطائفِ خمسۂ مبارکہ از درجاتِ ولایت پنج درجات اند، ہر درجہ موصل الی اللہ وزیرِ قدمِ یکے از انبیاء الوالعزم است، لطیفۂ قلب زیرِ قدمِ حضرت آدم علیہ السلام است ولطیفۂ روح زیرِ قدمِ حضرت ابراہیم علیہ السلام، ولطیفۂ سر زیرِ قدمِ حضرت موسیٰ علیہ السلام ولطیفۂ خفی زیرِ قدمِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولطیفۂ اخفی زیرِ قدمِ سردارِ کل کائنات سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سالکانِ راہ طریقت اگرچہ از لطائفِ خمسہ ذکر شریف می کنند امّا مشاربِ ایشان مختلف است۔ ہر سالک را بہ یکے ازین لطائف خمسہ مناسبتے وارتباطے می باشد۔ کسے کہ مناسبت بہ لطیفۂ قلب دارد ویرا آدمی المشرب گویند کسے کہ بہ لطیفۂ روح دارد ویرا ابراہیمی المشرب وصاحبِ سر را موسوی المشرب وصاحبِ خفی را عیسوی المشرب وصاحبِ اخفیٰ را محمدی المشرب گویند، وفرمودہ اند اصلِ مقام

Marfat.com

این لطائفِ خمسہ فوق العرش است واینہا مُجلّٰی ومصفّٰی ومنوّر بودہ اند حق تعالیٰ اینہارا درساحتِ سینہ جائے دادہ، قلب رازیرِ پستانِ چپ بہ فاصلۂ دوانگشت مائل بہ پہلُو، وروح رازیرِ پستانِ راست بہ فاصلہ دوانگشت مائل بہ پہلو، وسِر رابہ محاذات پستانِ چپ بہ جہتِ وسطِ سینہ، وخَفی رابہ محاذات پستانِ راست بہ جہتِ وسطِ سینہ، واخفی رادروسطِ سینہ۔ ابتدائے ذکراز لطیفۂ قلب است وبازاز روح، بازاز خفی، بازاز اخفی۔

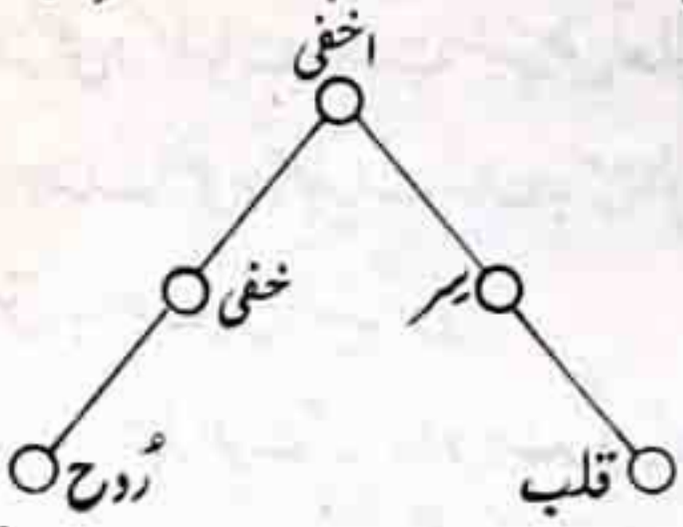

حضرت سیدی الوالد قدس سرہ می فرمودند کہ دربست وچہار ساعتِ شب وروز بست وچہارہزار بار ذکر شریف کردن ضروری است ومی فرمودند، اگرسالک بہ کمال جمعیّت وعاجزی تاچہل روز ذکر شریف بست وچہارہزار بار ہر روز بکند آثار رادریابد ولازم است کہ بہ اکلِ حلال وصدقِ مقال متصف باشد واز صحبت جلیس سُوء خود را نگاہ دارد کہ وے مثل کیر حدّاد است کما اخبر الصادق المصدوقُ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وسلامُہٗ عَلَیہِ۔

بعداز تصفیہ وتزکیۂ لطائفِ عالمِ امر بہ تصفیہ وتزکیۂ لطائفِ عالمِ خلق مشغول می شوند و ابتدا از لطیفۂ نفس می کنند کہ محل آن دروسطِ پیشانی است۔ چُون این لطیفہ ذاکر وشاغل می گردد۔ ذکر شریف از لطیفۂ قالبیہ می کنند کہ آن راسلطان الاذکار می نامند تاآنکہ ہر جزو بدن بہ نامِ پاک پروردگار گویا شود۔ درین مقام سالک از سرِّ "وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ" آگاہ می گردد ہر صدائے کہ بہ گوش دے می رسد، چہ صَرِیرِ ہَوا وچہ زیرِ آب وچہ شورِ آتش وچہ آوازِ طیور ووحوش وچہ صدائے رعد وبرق، ذکرِ الٰہی معلوم می شود۔

کسانے کہ یزداں پرستی کنند — بہ آوازِ دولاب مستی کنند

باید دانست کہ لطیفۂ نفس چون بہ ذکرِ پروردگار اُنس پیدا می کند از آمارگی بہ طُمَانِینَت می رسد تاآنکہ سزاوارِ "یٰٓاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً" می گردد۔ آن گہ از مقامِ خود نزول فرمودہ برتختِ صدرِ اجلال می فرماید تالطائفِ خمسۂ عالمِ امر بہ اصولِ خود بہ پیوندند، ورو جاہائے فنا وبقا نبوشند، اصولِ لطائفِ خمسہ تجلیاتِ صفاتِ الٰہیہ اند۔ فنائے لطیفۂ قلب در تجلیاتِ افعالِ الٰہیہ می باشد وبقایش آن کہ افعالِ خود را وافعالِ جمیعِ ممکنات را ناشی از فعل حق تعالیٰ می بیند، وفنائے لطیفۂ روحِ در تجلّیاتِ صفاتِ ثبوتیہ حق تعالیٰ می باشد وبقایش آن کہ صفاتِ خود را وصفاتِ جمیع ممکنات را صفاتِ حق تعالیٰ می بیند، وفنائے لطیفۂ سِر در تجلیاتِ شیونات

Marfat.com

ذاتیہ حق تعالیٰ می باشد و بقایش آن کہ سالک خود را و تمام ممکنات را در ذات حق مستہلک و مضمحل می بیند، و فنائے لطیفۂ خفی در تجلیاتِ صفاتِ سلبیۂ حق تعالیٰ می باشد و بقایش آن کہ از جمیع مظاہر تفرید جناب کبریا جل شانہ بیند، و فنائے اخفی در تجلیاتِ شانِ جامعِ الٰہیہ می باشد کہ جامع مراتب سابقہ است و بقایش آن کہ سالک متخلق بہ اخلاقِ الٰہیہ شود۔

حبذا قومے کہ دادِ بندگی را دادہ اند ترکِ دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند
روزہا با روزہا در گوشۂ بنشستہ اند باز شبہا در مقامِ بندگی استادہ اند
طرفۃ العینے نہ بودہ غافل از حضرت دلے سیلہا با این ہمہ از چشمِ خود بکشادہ اند
راحتے دیدند ذوقے یافتند از این و آن روز شب در کنجِ محنت بر سرِ سجّادہ اند
پیرِ انصاری تو میدانی کہ ایشان کیستند فرقۂ بے کر و فر زمرۂ دل سادہ اند

در وقت ذکر شریف رعایت نگہداشت و وقوفِ قلبی لازم است۔ طالب ساحتِ سینۂ خود را از خطرات و حدیثِ نفس خالی کند و توجہ طالب بہ سوئے قلب باشد و توجہ قلب بہ سوئے پروردگار کہ مسمّی بہ اسم مبارک اللہ است۔ چہ ذکر بے رعایتِ نگہداشت و وقوفِ قلبی داخل حدیثِ نفس است۔ چون سیاہ خانۂ دل از برکت ذکر منور می شود شعلۂ نور از قلبِ طالب بلند می شود، حضرات مجددیہ مظہریہ آن را فتح باب می گویند ——— بعد ازین تعلیم نفی و اثبات می فرمایند کہ با حبسِ دم

مفید تر است از ناف کلمۂ لا را کشیدہ از لطیفۂ نفس گزرانیدہ بہ اُم الدماغ برساند و از انجا بر کتفِ راست پائین آرد و از کتفِ راست بر لطیفۂ اخفی و سر گزرانیدہ بر لطیفۂ قلب ضرب رساند، ابتدا از سہ بار بہ یک نفس کند و تا بست و یک بار بہ یک نفس خود را رساند۔ اگر ثمرہ ظاہر نہ شد باز ابتدا از سہ کند تا آن کہ ثمرہ ظاہر گردد۔ وَاللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ۔ چون ذراتِ تن بہ ذکرِ پاکِ رب العالمین گویا شوند سالک در زمرۂ الذاکرین اللہ کثیراً و الذاکراتِ داخل می شود، و را باید کہ دامنِ مراد از اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ پر کند حضراتِ مشائخ قدس اللہ اسرارہم و افاض علینا من برکاتہم و را مشغول بہ مراقبات می کنند، تا از گلستانِ عالمِ امر گل چینی کند و باطنِ خود را مشابہ ملک سازد۔ ذراتِ خاک را منور ساختہ از فلک بگزراند ——— مراقبہ ماخوذ از رقوبت و رقابت است بمعنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن۔ و بہ اصطلاح حضرات مشائخ انتظارِ ورودِ فیض از حضرتِ مبدأ فیاض است۔ بہ اعتبار صفتے از صفات یا وجہے از وجوہ یا بدون اعتبار، بر لطیفۂ از لطائف یا بر ہیئتِ وحدانی، بہ نوعے کہ خطرۂ ماسوی را در حریمِ دل جائے نہ باشد۔

Marfat.com

از سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ منقول است کہ فرمودہ، استاد من در مراقبہ گربہ است۔ روزے گربۂ را بر سُوراخ موشے نشستہ دیدم بہ نوعے کہ از بدنش موے را حرکت نہ بودہ من از احوالش در تعجب ماندم کہ از غیب در گوشم صدائے رسید کہ اے پَست ہِمَّت، در مقصود و مطلوبِ خود کمتر از گربہ مباش۔ ازان پس در مراقبہ افتادم۔

یارب زرہِ راست نشانے خواہم — از بادۂ آب و خاک جانے خواہم
از نعمت خود چو بہرہ مندم کردی — در شکر گزاریت زبانے خواہم

راہِ سلوک ہفت قسمت است

حضرت امامِ ربّانی مُجَدِّدِ و مُنَوِّرِ الفِ ثانی قدس سرہٗ راہِ سلوک را ہفت قسمت نمودہ اند و ہر قسمت را بہ دائرۂ تعبیر فرمودہ اند۔ چہ دائرۂ را نہ نشانِ ابتدا است و نہ نشانِ انتہا، ہر حصۂ وے از بلندی و پستی بے پروا است، نہ یمین وارد و نہ یسار۔

زِ فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم — کرشمۂ دامنِ دل می کشد کہ جا این جا است

قسمتِ اول دائرۂ امکان است و این دائرۂ دو حصہ دارد۔ از عرش تا اسفلِ سافلین عالمِ خلق است۔ و این عالم نیز بہ دو قسم منقسم است۔ از عرش تا سماء دنیا قسمے است و آن را عالمِ ملکوت گویند و از زیر آسمان دنیا تا اسفلِ سافلین قسمِ دیگر است کہ ویرا عالمِ ملک گویند، و ہر چہ فوق العرش است آن را عالمِ امر گویند، حقائق و اصول تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد۔ و تعلق عالمِ ارواح و عالمِ مثال بہ ہمین عالم است، و این عالمِ نور است، این عالم از مقامِ اصلِ لطیفۂ قلب شروع شدہ تا آخرِ مقامِ اصلِ لطیفۂ اخفی رسیدہ بہ لامکانیّت متحقق می شود۔

دائرۂ امکان یک مراقبہ دارد کہ آن را مراقبۂ اَحَدِیَّت گویند۔ سالک متوجہ می شود۔ بہ ذاتِ پاکِ احد کہ متصف بہ صفاتِ کمال و منزہ از سماتِ نقصان است۔ و موردِ فیض یعنی جائے ورودِ فیض لطیفۂ قلب است ——— قسمتِ دوم دائرۂ ولایتِ صغریٰ است کہ دائرۂ ظلالِ تجلیّاتِ اسماء و صفات است و مراد از ظلِ ظہورِ شے است در مرتبۂ دوم یا سوم یا چہارم یا در مراتبِ اُخَر مثلاً صورتے کہ در آئینہ ظاہر شدہ ظل است وَاِلَّا فَالْاَمْرُ کَمَا قَالَ الْحَضْرَۃُ الْاِمَامُ الربانی قُدِّسَ سِرُّہٗ ——— "ہر گاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را از لطافت ظل نہ بود خدائے محمد را چہ گونہ ظل باشد" درین دائرہ یک مراقبہ است کہ آن را مراقبۂ مَعِیَّت خوانند۔ سالک بہ ذاتِ پاک ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ متوجہ می شود۔ و وُرودِ فیض بر لطیفۂ قلب است۔

Marfat.com

قسمت سوم دائرۂ ولایتِ کبریٰ است۔ و این دائرۂ تجلیاتِ اسماء و صفات است۔ و دائرۂ ولایت حضرات انبیا است علیہم الصلوٰت والتسلیمات۔ وقتیکہ آن حضرات علیہم السلام براین مقام فائز می شدند نبوتِ ایشان ظاہر می شد، چون سالک بہ این مقام می رسد حضراتِ مشائخ دیرا اجازتِ ارشاد می دہند۔ درین دائرہ از ظل اثرے نیست، وسکر و غیبوبت را گنجائشے نہ، و این دائرہ مشتمل است بر سہ دوائر و یک قوس،

ابتدا از دائرۂ اولیٰ می کنند و درین دائرہ مراقبۂ اقربیت است، سالک بہ آن ذات پاک کہ فرمودہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ، متوجہ می شود و می گوید کہ فیض وارد می شود از ان پاک ذات کہ بہ ما از رگِ جانِ ما قریب تر است، مورد فیض لطیفۂ نفس است مع لطائفِ خمسہ۔ درین دائرہ لطائفِ خمسہ را عروجِ تام حاصل می شود، در نصفِ سافل سیر در تجلیاتِ اسماء و صفاتِ زائدہ و در نصفِ عالی سیر در تجلیاتِ شیونات و اعتبارات می شود۔ و در دائرۂ دوم و سوم و در قوس مراقبۂ محبت می کنند۔ مفہوم۔ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را سالک در لحاظ می دارد یعنی فیض وارد می شود از ان ذاتِ پاک کہ وے مرا دوست می دارد و من ویرا دوست می دارم و مورد فیض لطیفۂ نفس است۔

در قسمتِ دوم کہ دائرۂ ولایتِ صغریٰ بود مراقبۂ معیت است رغایت معیت مشعر بہ اتحاد است، لہذا داران دائرہ اظہارِ اسرارِ توحیدِ وجودی می شود و در قسمتِ سوم کہ دائرۂ ولایتِ کبریٰ است۔ در اوّلِ دائرہ وے مراقبۂ اقربیت است کہ مُشعر بر اثنینیت می باشد، چہ کمال قرب در دوئی است، درین جا اسرارِ توحیدِ شہودی منکشف می شوند و باز سالک قدم در شاہراہِ محبت نہادہ از کیفیاتِ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ حظہا می بردارد، و طریقۂ مراقبہ در دائرۂ دوم و سوم و قوس آن است کہ سالک خود را بہ خیال در دائرہ یا در قوس داخل می کند و آن دائرہ بہ منزلۂ قرصِ آفتاب و قوس بہ منزلۂ نیم قرصِ آفتاب بر سالک ظاہر می شود۔ حصہ را کہ سالک قطع می کند نورانی ظاہر می شود و باقی حصہ کہ ہنوز قطع نہ شد مثلِ قرصِ آفتاب ہنگام کسوف بے نور ظاہر می شود۔ و از ابتدائے ولایت کبریٰ مورد فیض لطیفۂ نفس می باشد و معاملۂ فیض بہ دماغ متعلق می باشد، و تا وقتیکہ معاملۂ فیض بہ دماغ تعلق دارد، باید دانست کہ معاملۂ ولایتِ کبریٰ بہ انجام نہ رسیدہ است،

Marfat.com

وقتیکہ نفس مُطمئنّہ می گردد از دماغ نزول کردہ در ایوانِ صدر می نشیند تا لطائفِ خمسہ بہ اصول خود پرواز نمایند و آن گاہ سیرِ ولایتِ کبریٰ بہ انجام می رسد و شرحِ صدر حاصل می شود و سینہ را وسعتِ بے اندازہ پیدا می شود ـــــــ در ولایت کبریٰ سیر در اسما و صفات الٰہیّہ است بے آن کہ در ضمن آنہا ذاتِ اُو تعالیٰ و تقدس ملحوظ گردد، مثلاً سیر در قدرت و ارادت و علم۔ این سیر را حضرتِ امامِ ربانی مجدد اَلفِ ثانی قدس سرہٗ سیر در اسم الظاہر بیان کردہ اند و حضراتِ مشائخِ کرام قدس اللہ اسرارہم درین جا سالک را بہ مراقبۂ اسم الظاہر مشغول می سازند و درین مراقبہ مورد فیض لطیفۂ نفس مع لطائف خمسہ می باشد، وچون کہ درین موطن شرحِ صدر نقدِ وقت می گردد، لہذا سالک را بہ مراقبۂ شرحِ صدر نیز اَمر می فرمایند کہ سالک صدر خود را مقابل صدرِ مبارکِ رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بہ جنابِ الٰہی متضرع شود کہ فیضِ انشراحِ صدر از صدرِ مبارک سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ صدرِ من برسان سُورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ را از اول تا آخر بخواند و مراقب شود۔

قسمتِ چہارم دائرۂ ولایتِ علیا است کہ ولایتِ ملاءِ اعلیٰ و مبادی تعیّناتِ ملائکۂ کرام است علیہم السلام درین موطن سیر در تجلیاتِ اسماءِ صفاتیۂ الٰہیّہ می باشد کہ گاہے بہ تجلیاتِ ذاتیہ ہم مشہود می گردد۔ در ولایتِ کبریٰ سیرِ سالک در تجلیاتِ صفات بود کہ سیرِ مظاہرِ اسم الظاہر است و درین موطن سیرِ سالک در اسماءِ صفاتیہ است کہ سیر در مظاہرِ اسم الباطن است مثلاً سیر در علیم و قدیر، زیرا کہ ذاتِ او تعالیٰ در پردہائے اسما و صفات باطن است۔ فالسیر فی العلم سیر فی الاسم الظاہر والسیر فی العلیم سیر فی الاسم الباطن، چون سالک بہ آخرِ این موطن می رسد دو بازوے قوی برائے طیرانِ عالمِ قدس پیدا می کند، درین موطن مورد فیض عناصرِ ثلاثہ باد و آب و آتش اند۔ و حضرات مشائخ سالک را بہ مراقبۂ اسم الباطن نیز مشغول می سازند۔

قسمتِ پنجم دائرۂ کمالاتِ ثلاثہ یعنی دائرۂ تجلیاتِ ذاتیۂ الٰہیّہ است۔ درین موطن سہ دوائر اند، دائرۂ کمالاتِ نبوت و دائرۂ کمالاتِ رسالت و دائرۂ کمالاتِ اُولوالعزم و درین دوائر ثلاثہ مَنشاءِ فیض ذاتِ بحت است۔ و مورد فیض در دائرۂ کمالاتِ نبوت لطیفۂ خاک و در دائرۂ کمالاتِ رسالت و در دائرۂ کمالاتِ اولوالعزم ہیئتِ وحدانی سالک است کہ از مجموعِ عالم خلق و عالمِ امر ناشی گشتہ مع ہذا رئیس ہمہ عنصرِ خاک است۔

باید دانست بعد ازین راہِ سلوک بر دو شعب است۔ یکے راہ معبودیتِ صِرفہ کہ آن را حقائقِ الٰہیّہ گویند، و دیگرے راہِ لاتعیّن و حضرتِ اِطلاق کہ آن را حقائقِ انبیاء گویند۔ از مشائخِ کرام

Marfat.com

بعضے حقائقِ الٰہیہ را اوّلاً اختیار می کنند و بعضے حقائقِ انبیارا۔ مَسلکِ قیّم طریقۂ احمدیۂ مجدّدیہ حضرت مرزا مظہرِ جانِ جانان قدس سرہٗ۔ اولاً اختیار حقائقِ الٰہیہ است لہذا عاجز اولاً حقائقِ الٰہیہ را بیان می کند و باز حقائقِ انبیارا۔ و باید دانست کہ منشاءِ فیض در جمیعِ این مقامات ذاتِ بحت و موردِ فیض ہیئت وحدانی سالک است کما فی دائرۂ کمالاتِ رسالت و دائرۂ کمالاتِ اولی العزمِ۔

قسمت ششم حقائقِ الٰہیہ۔ و این قسمت چار دوائر دارد، (۱) دائرۂ حقیقتِ کعبہ (۲) دائرۂ حقیقتِ قرآن (۳) دائرۂ حقیقتِ صلاۃ (۴) دائرۂ معبودیّتِ صرفہ۔

قسمت ہفتم۔ حقائق انبیاء و این قسمت شش دوائر دارد (۱) دائرۂ حقیقتِ ابراہیمی (۲) دائرۂ حقیقتِ موسوی (۳) دائرۂ حقیقتِ محمدی (۴) دائرۂ حقیقتِ احمدی (۵) دائرۂ حُبِّ صِرفۂ ذاتیّہ (۶) دائرۂ لاتعیّن و حضرتِ اطلاق جَلّ مَجدُہٗ۔

اے برادر بے نہایت در گہیست ہر چہ بر وے می رسی بر وے مئیست

رابطہ مخفی نہ ماند کہ در سلسلۂ مبارکۂ نقشبندیہ مجددیہ رابطہ را مدخلے است عظیم اے صورت و خیالِ مرشد را در مُدرِکۂ خیالِ خود محفوظ داشتن حضراتِ مشائخ فرمودہ اند۔ آب در جُو بہ مددِ یار می رود تنہا ذکرِ شریف بے رابطہ موصل نیست و تنہا رابطہ بارعایتِ آدابِ صحبت البتہ موصل است ؎

بے رفیقے ہر کہ شد در راہِ عشق ؎ عمر بگزشت و نہ شد آگاہِ عشق

حق تعالیٰ فرمودہ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ می فرماید کہ معیّت عام است در صحبتِ ایشان بودن کہ معیّتِ ظاہری است و در خیالِ ایشان ماندن کہ معیّتِ معنوی است۔ عاجز گوید حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیانِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می کردند و می فرمودند کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔ و ترمذی روایت این مبارک دعا کردہ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ۔ الخ۔ محبّت ارتباطِ قلب را گویند۔

بہ چہ تسکین دہم این دیدۂ و دل را کہ مدام دل ترا می طلبد دیدہ ترا می خواہد

حضرتِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ از ہند بن ابی ہالۃ کہ از اخوالِ کرامِ ایشان بود وصف و شمائلِ مبارکۂ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می پرسید لِاَنَّہٗ کَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و حضرت حسن می فرمود۔ اَنَا اَشْتَھِیْ اَنْ یَّصِفَ لِیْ مِنْھَا شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِہٖ۔ مُلّا علی قاری بیانش بہ این لفظ کردہ۔ اَتَعَلَّقُ بِہٖ اَیْ اَتَشَبَّثُ بِذٰلِکَ الْوَصْفِ وَاَجْعَلُہٗ مَحْفُوْظًا فِیْ خِزَانَۃِ خَیَالِیْ۔

Marfat.com

از دل برو کن این غمِ دنیا و آخرت یا خانہ جائے رخت بود یا خیالِ دوست

عنایت شاہ عبدالغنی

در ہزار و نود و پنج در عشرۂ دوم از ماہ ذی القعدۃ عَمِّ بزرگوارِ حضرتِ والدِ ایشان محدثِ دار الہجرہ حضرت شاہ عبدالغنی سُرعتِ سَیر و کمالاتِ ایشان را دیدہ امر بہ حلقۂ ظہر و توجہ یارانِ طریقت نمودند۔ چنانچہ حلقۂ صبح و شام حضرت والد ایشان می کردند و حلقۂ ظہر تفویض بہ حضرت ایشان شد۔

برکاتِ طابہ طیبہ

بہ ہفتم محرم سنہ ۱۲۹۶ھ وفاتِ حضرت شاہِ عبدالغنی شد۔ و نکاح دُختر ایشان بود حضرت ایشان بہ ماہ صفر ۱۲۹۶ھ درین سلسلہ بہ مدینۂ منورہ تشریف بردند تقریباً شش ماہ دران دیارِ مبارکہ قیام فرمودند۔ حضرتِ ایشان در حرمِ نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والتحیۃ حلقہ می فرمودند، روزے مصروفِ حلقہ و مراقبہ بودند کہ عَمِّ اَصغرِ ایشان آمدند و احوالِ مبارکۂ ایشان دیدہ بہ مواجہۂ مبارکہ رفتند و عرضِ صلاۃ و سلام کردند۔ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودند۔ برو و از جانبِ من چادرِ خود را بہ برادر زادۂ خود بپوشان۔ و بگو کہ بہ ہندوستان سفر بکنید۔ چنانچہ عم بزرگوارِ ایشان نزد ایشان رسیدہ چادرِ خود را بہ ایشان پوشانیدند و ارشاد نبوی بہ ایشان رسانیدند۔

روزے حضرت ایشان بہ بعض افراد فرمودہ بودند، چون این حکم بہ بندہ رسید، از ہجرانِ آن بُقعۂ مبارکہ بسیار متألم گردیدم و بہ این احوال بہ مواجہۂ شریفہ رفتم و بعد از عرضِ صلاۃ و تحیّہ از دردِ ہجران بیان نمودم۔ ارشاد شد۔ رفتنِ شما بہ ہندوستان بہتر است۔ آنجا ضرورت شما است۔

فَاِنْ قَالَ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَطَاعَۃً وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَھْلًا وَمَرْحَبًا

حضرت ایشان از احوال و کیفیاتِ خود و از فیوضات و عنایاتِ نبویہ عَلٰی صَاحِبِھَا اَلْفُ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَتَحِیَّۃٍ حضرتِ والدِ بزرگوارِ خود را بہ تفصیل می نوشتند، چنانچہ والدِ بزرگوارِ ایشان بہ برادر زادۂ خود حضرت شاہ محمد معصوم مکتوبے بہ چہار شنبہ ۲۷ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۹۶ھ نوشتہ اند و عاجز آن مکتوب را در احوالِ مُبارکۂ ایشان نقل کردہ، دران از فیوضات و برکات و عنایاتِ اشرف الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم مذکور است و نیز تحریر است "اینجا از شیخ ابُوالخیر طالبان را فائدۂ بسیار بہ زودی میسّر می شود"

مراجعت بہ مکۂ مکرمہ

حضرت ایشان از اُمورِ یقینیہ باقیہ دامنِ مراد پُر کردہ بہ خدمتِ حضرتِ والدِ محترم در ماہِ شعبان رسیدند۔ حضرت والدِ بزرگوار

Marfat.com

ایشان را بشارت دادند کہ شمارا محمدی المشرب یافتم وحلقہ مغرب نیز حوالۂ ایشان نمودند، کمالاتِ حضرت ایشان را دیدہ حضرتِ والدِ ماجد مُنشَرِحَ الصَّدرِ، مُطمَئِنَّ البَالِ، قَرِیرَ العَینِ شدند و مخلصین را حوالۂ ایشان کردند۔

رسالۂ عربی

دراحوالِ مبارکِ حضرتِ والدِ بزرگوارِ ایشان عاجز رسالۂ عربی را نقل کردہ، دراں رسالہ نوشتہ است۔ مَامَعنَاہُ، کہ حضرتِ والدِ بزرگوارِ ایشان را علالتِ شدیدہ در پیش آمد، حضرتِ عمۂ محترمہ نیز بیان این علالت می کردند و می فرمودند کہ مرض بہ نوعے شدّت اختیار کرد کہ کسے را امید شفا نہ ماند۔ این مرض از سنہ ۱۲۹۴ھ پیشتر بود کہ ہنوز حضرت سیدی الوالد ہمہ تن متوجہ بہ علمِ باطن نہ شدہ بودند۔ از مرضِ حضرتِ والد بزرگوار، حضرتِ ایشان بسیار مضطرب و متألم شدند، تألمِ جگر پارۂ خود را دیدہ حضرتِ والدِ بزرگوار بہ ایشان فرمودند شما غمگین نہ شوید، درین مرض موت مرا نیست، حضرتِ ایشان خیال کردند، شاید حضرتِ والد بزرگوار برائے تسکینِ خاطرِ من یا از وجہ شدتِ مرض از قبیلِ ہجر چیزے فرمودہ اند، اندیشۂ ایشان را حضرتِ والدِ بزرگوار دریافتند و فرمودند۔ نزدِ من حضرت والدِ بزرگوارم آمدہ بودند۔ من عرض کردم کہ خواہش دارم کہ نزدِ شما برسم۔ فرمودند، نے، ہنوز شما را تربیتِ یکے کردن است۔ مؤلفِ رسالہ نوشتہ۔ المُرادُ مِن ذَالکَ الوَاحِدِ ھُوَ نَجلُہُ الکَرِیمُ۔ یعنی، ظاہر است کہ مراد ازان یک فرد، فرزندِ عزیزِ ایشان است۔

عاجز گوید، راست است۔ السَّعِیدُ مَن سُعِدَ فِی بَطنِ اُمِّہِ۔ برائے مرادان و محبوبان پروردگار خود اسباب سعادت مہیّا می کند۔ چہار سالہ بودند کہ در حرم محترم نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ اَلفُ اَلفِ صَلَاۃٍ وَتَحِیَّۃٍ داخلِ سلسلۂ عالیہ اولیاے کاملین شدند و بشارتِ خلافتِ خاصّہ یافتند، و بہ والد بزرگوار ایشان گفتہ شد کہ ہنوز تربیتِ یک فردِ مُنتَظَر باقی است۔ و فخرِ خاندانِ حضرات شاہ عبدالغنی برائے حلقہ و توجہ یاران امر کردند و قطبِ زمان حضرت شاہ محمد مظہر ردائے خود را بہ فرمانِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایشان را پوشانیدند۔ و از الطاف و عنایاتِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برومند شدند۔ چون ہمتِ خود را بہ لَمِّ سلوک برگماشتند۔ بمنزلۂ یَکَادُ زَیتُھَا یُضِیءُ وَلَو لَم تَمسَسہُ نَارٌ، نُورٌ عَلٰی نُورٍ بودند و در اوّلِ قدم دائرۂ امکان را قطع فرمودند۔ فَنَالَ مَانَالَ وَفَازَ عَلٰی مَافَازَ۔ وَاللّٰہُ یَجتَبِی اِلَیہِ مَن یَّشَآءُ وَیَھدِی اِلَیہِ مَن یُّنِیبُ۔

لائحۂ عمل

حضرت ایشان قدس سرہٗ از معمولات خود کہ اندران ایام داشتند بر ورقِ سادہ از مجلدِ دلائل الخیرات نوشتہ اند، عاجز آن را نقل می کند۔

بیدار شدن قبلِ تحریم و چند رکعت خواندن، پس ازان قدرے ذکر نمودن و نماز در اسفار

Marfat.com

با امامِ حنفی خواندن و ادعیۂ ماثورہ خواندن بعد ازان در حرم یا ذکر کردن یا بہ حلقہ رفتن و بعد از شروق دو رکعت خواندن و بہ خلوت رفتہ مطالعۂ کتبِ تصوف مکتوبات قدسی آیات امام الطریقہ رحمہ اللہ و مثنوی مولوی رحمہ اللہ و احیائے غزالی رحمہ اللہ و نفحات عارفِ جامی رحمہ اللہ و طریقۂ محمدیہ برکوی رحمہ اللہ خصوصاً از محلِ درس بعد ازان طعام خوردہ برائے قیلولہ نزد حبیب اللہ رفتن و قبل از زوال وضو کردہ چار رکعتِ بعدِ زوال خواندن و سنتِ قَبلیہ نیز گزاردہ برائے نماز حاضر مسجد شدہ با تکبیر تحریمہ ظہر خواندن پس ازان بہ خلوۃ رفتہ سنتِ بَعدِیہ خواندہ قدرے ذکر نمودن بعدہ بہ حلقہ حاضر شدن و بعد آن شش سیپارہِ قرآن شریف کہ روحِ من و روحِ جمیعِ آبا و اجدادِ من فدائے نامِ مبارکش باد و اسبوعۂ دلائلِ الخیرات والحزب الاعظم باکمال ترتیل و تفکر و خشوع و لحاظِ معنی خواندن۔

روزے حضرتِ ایشاں قدس سرہٗ فرمودند کہ ما احیاء العلوم و طریقۂ محمدیہ از شیخ الاسلام سیّد احمد دَحلَان خواندہ ایم۔

حضرت ایشان ذکر تحریم کردہ اند۔ در حجاز مقدس از صدہا سال مروج بود کہ بہ یک ساعت قبل از صبح صادق مؤذنین از سرِ منائر صلاۃ و سلام بہ آواز بلند می خواندند و آگاہ می کردند کہ وقت تہجّد شدہ است۔ و این را تحریم می گفتند، نجدیّہ و ہابیہ این را بدعت دانستہ بند کردند۔ و بعد از مدتے برائے تہجد نیز اذان را رائج کردند۔ حالا جائے تحریم تاذین گرفتہ تحریم عَمَلِ محبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ و تاذین عمل مدعیانِ سنت تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاس۔

رونقِ بزمِ صَاف کیشان

در مکۂ مکرمہ جناب حاجی امداد اللہ شیخ طریقۂ چشتیہ و مولانا سید حبیب الرحمٰن و مولانا رحمۃ اللہ و مولانا عبد الحق الٰہ آبادی خلیفۂ شاہ عبد الغنی و بعض دیگر پاک باطن افراد بودند کہ احیاناً بہ یک جا جمع می شدند و حضرت جدِ امجد قدس سرہ نیز درین مبارک محفل شرکت می کردند۔ چون حضرت سیدی الوالد قدس سرہ مجلّٰی بہ علمِ ظاہر و مُزکّٰی بہ اسرارِ باطن شدند درین مبارک محفل شریک می شدند۔ اگر گفتہ شود کہ وجودِ حضرتِ ایشان بہ منزلۂ شمع بود برائے این بزمِ صاف کیشان، درست باشد۔ اگر وقت نماز می رسید و این بزرگواران بہ جائے می بودند، حضرتِ ایشان را برائے امامت می گفتند۔ چنانچہ حضرتِ ایشان امامت می کردند و حاجی صاحب و مولانا حبیب الرحمٰن و دیگران حظہا می برداشتند۔ این بزرگواران احیاناً نو گفتہ اشعارِ خود را می خواندند۔ حضرت ایشاں نسبت بہ دو شعرِ خود کہ در دو غزلہائے متفرق واقع اند می فرمودند۔ کہ از استماع ایں شعرہا حاجی صاحب را لطف زیاد حاصل شد کہ اشبہ بہ صورت وجد بود۔ چونکہ ہر دو شعر

Marfat.com

به زبان اُردو انداز ینجہت بیان کردہ نہ شد۔

نمازِ شام

در مکہ مکرمہ یک بخاری قیام داشت کہ از مخلصینِ حضرت ایشان بود وے بیان می کرد کہ روزے حضرت ایشان در جائے مہمان بودند۔ چون بہ حرم محترم رسیدند نماز جماعت شدہ بود۔ حضرت ایشان بہ جہت بابُ العمرہ جماعتِ ثانیہ کردند و در رکعتِ ثانیہ سورۂ لِاِیْلٰفِ خواندند، چون بہ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ رسیدند چنان انوار و برکات را ظہور شد کہ مقتدیان تاب آن نیاوردہ بہ سجدہ افتادند۔ در جائے کہ حضرت ایشان امامت کردہ بودند و آن بخاری نشان دادہ بود بہ یادِ عاجز محفوظ است۔ اِشَارَۃً اِلٰی ھٰذِہِ الْکَمَالَاتِ حضرتِ والدِ بزرگوارِ ایشان بہ برادر زادۂ خود نوشتہ اند۔ کَمَا تَقَدَّمَ فِیْ اَحْوَالِہِ الْمُبَارَکَۃِ فِی الْمَکْتُوْبِ الْحَادِیْ عَشَرَ "بہ سببِ اوشان سہ ختمِ قرآن شنیدن می شود و مردمانِ اہلِ ذوق و شوق حاضر می شوند" و نوشتہ اند "از شیخ ابو الخیر طالبان را فائدۂ بسیار بہ زودی میسر می شود و در شغل خود سرگرم اند"۔

رحلۃ الہند

در احوالِ والدِ بزرگوارِ ایشان قدس اللہ اسرارہما بیان شدہ کہ در اوائل سنہ ۱۲۹۷ھ حضرتِ ایشان مع والدِ بزرگوارِ خود سفرِ ہند اختیار کردند و تا اواخرِ ماہ جمادی الآخرہ از راہ کلکتہ بہ رامپور رسیدند، بعد از شش ماہ بہ یکشنبہ دوم محرم سنہ ۱۲۹۸ھ حضرتِ والدِ بزرگوارِ ایشان رحلت فرمائے خلد برین شدند۔ عند الوفات بہ حضرت ایشان وصیت فرمودند کہ بر طریقۂ مبارکۂ حضرات کرام ثابت قدم باشید متکفل شما پروردگار است۔ بہ کسے محتاج نہ خواہید شد۔ آن دو ہزار روپیہ کہ در کلکتہ یک میمن ہدیہ دادہ بود و من آن روپیہ را باز نزد وے امانت نہادم در نکاح کرامت النساء صرف کنید"۔ حضرت والدِ بزرگوارِ ایشان را بہ جُز این دو ہزار روپیہ از متاعِ دنیویہ چیزے نہ بود۔

کرامتُ النساء

برائے خدمت حضرت جدامجد قدس سرہ کسے از بازار کنیزے را خریدہ پیش کرد کرامتُ النساء دُختر آن کنیز بود۔ حضرت جدامجد می فرمودند من دُخترے نہ داشتم۔ پروردگار این دختر بہ من عنایت کردہ۔ حضرتِ ایشان کرامتُ النساء را بسیار عزیز داشتند۔ و دو ہزار روپیہ کہ در کلکتہ نزدِ پیش کنندۂ ہدیہ محفوظ بود، برائے مصارفِ نکاح کرامتُ النساء مقرر فرمودند۔ حضرتِ عمۂ محترمہ می فرمودند کہ کرامتُ النساء از پدرِ شما سیزدہ سال خورد بود۔ گویا در سنہ ۱۲۸۵ھ ولادتِ کرامت النساء شدہ بود و عند ارتحالِ حضرۃ الجد عُمرِ کرامتُ النساء سیزدہ سالہ بود۔

حضرۃ سیدی الوالد قدس سرہ مولوی عبید الرحمٰن معروف بہ مولوی سردار احمد مجددی رامپوری

Marfat.com

رادر رامپور بہ منزلِ اولاد عزیزی داشتند وارادہ فرمودند کہ عقدِ نکاح کرامت النساء بایشان بکنند، لیکن ابوینِ سردار احمد این عقدِ زواج راخوش نہ کردند۔ حضرتِ عمۂ محترمہ می فرمودند۔ وقتیکہ در خاندان کسے رضامند بر عقدِ نکاحِ کرامت النساء نہ شد، پدرِ شما نکاحِ وے بانیک عالم کشمیری کردند کہ از مخلصینِ ایشان بود، وبعد از چند وقت چُون نیک عالم بر حقیقتِ حال آگاہ شد رقعہ نوشتہ زیر بالین نہاد ورو پوش شد۔ در رقعہ نوشتہ بود کہ گمان می کردم کہ کرامت النساء نسباً مجددیہ است لہٰذا عقدِ زواج کردم وچُون بہ حقیقت امر آگاہ شدہ ام رو پوشی اختیار می کنم۔

تایید بیانِ حضرت عمۂ محترمہ از مکتوب محمد اصحاب الدین چٹگامی نیز می شود کہ از خلفائے حضرت ایشان است ودر سنہ ۱۳۰۲ھ از چاٹگام مکتوبے ارسال کردہ، ودران نوشتہ است "حالِ جناب علی آفندی صاحب معلوم نہ شد کہ بہ خدمت شریف حاضر اندیانہ، وہم معلوم نہ شد کہ حالِ میان عبید الرحمٰن کہ باوے تزویج عفیفہ مسلمہ شد یانہ" اگر نیک عالم طلاق دادہ می رفت برائے حضرت ایشان قدس سرہٗ زحمتے پیدا نہ می شد۔ نیک عالم طلاق نہ داد و رو پوشی اختیار کرد۔ لہٰذا کرامت النساء تا سنہ ۱۳۰۹ھ ہمراہ حضرت ایشان قیام نمود و باز بہ وجہ ناملائم جُدائی اختیار نمود وفیما بعد حاجی عبد الغنی دہلوی را علم شد کہ نیک عالم در پنجاب قیام دارد چنانچہ ایشان بہ پنجاب رفتند واز نیک عالم طلاق نامہ حاصل کردہ بہ دہلی آمدند وفیما بعد بہ معاونت حاجی محمد اسحاق نکاح کرامت النساء باڈاکٹر ولی اللہ صدیقی ساکن رَٹول ضلع میرٹھ کردند۔ پروردگار کرامت النساء را فرزندے عنایت کرد کہ نامش ابو الفیض بودہ۔ وفات ابو الفیض در حیات والدۂ خود بعد از قیام مملکت پاکستان در کراچی شد۔ ایشان را یک پسر ابو نصر محمد عزیز است۔ سَلَّمَہُ اللّٰہُ وَحَفِظَہٗ۔

بعض مفسدین

بعد از وفات حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ بعض مفسدین کرامت النساء را آلۂ کار خود ساختہ فتنہ بر پا کردند کہ کرامت النساء دُختر حضرت صاحب است و وِیرا میراث می رسد۔ حجتِ این گروہ رسالۂ "ہدیۂ احمدیہ" بودہ کہ احمد ابو الخیر العطار المکی در سنہ ۱۳۱۲ھ تالیف کردہ و در سنہ ۱۳۱۳ھ در مطبعِ انتظامی کانپور طبع شدہ۔ درین رسالہ کرامت النساء را دُختر حضرت سیدی الوالد ظاہر کردہ۔ برائے نافہمان این رسالہ حجتے می تواند شد لیکن کسانے کہ بہ احکامِ شریعت واقف اند می دانند اثبات نسب بہ نوشتن دیگران نہ می شود بلکہ اقرار والد لازمی است۔ حضرت سیدی الولد قدس سرہٗ بہ کسے نہ فرمودہ کہ کرامت النساء دُخترِ من است۔ بلکہ از حضرت سیدی الوالد میر اعظم خاں پسر خداداد خاں در کوئٹہ و صدر الدین کیفی غازیپوری در دہلی استفسارِ اولاد کردند۔

حضرت ایشان فرمودند که سه دختر و سه پسر دارم و باز از نامهائے ہمہ آگاہ کردند۔ وحضرت ایشان قبل از وفات خود بہ یک سال قبالہائے جائداد بہ چودھری مولاداد خان خورجوی و سید امجد علی شاہ سردھنوی و شیخ غلام احمد ہانسوی دادند و فرمودند جائداد مرا بہ نام اولادِ ما بکنید و نام مایان سہ برادر و سہ خواہر بیان فرمودند۔ بعد از چند روز چودھری مولاداد خان عرض کردند کہ بہ کرامت النساء چیزے دادہ شود یا نے۔ حضرت ایشان فرمودند کہ کرامت النساء را از میراث ما چہ واسطہ۔ وکہ می گوید کہ وے دختر ما است۔ وے دختر کنیزے است ——— تا ماہ رجب ۱۳۳۹ھ مایان برادران و خواہران را علم نہ بود کہ کرامت النساء وجودے دارد۔ و نہ گاہے حضرت سیدی الوالد بہ مایان فرمودہ کہ کرامت النساء خواہر شما است۔ کرامت النساء را فرزندے بود کہ از حضرتِ برادرِ کلان یک دو سال کلان بود۔ در ۱۳۳۹ھ و در ۱۳۴۰ھ چند بار بہ خدمت حضرت ایشان رسید۔ لیکن اندرون خانہ قدم نہ نہاد۔ جناب ہمشیرگان و حضرت والدہ صاحبہ از وے پردہ می کردند۔ اگر کرامت النساء دختر حضرت ایشان بودے۔ جناب ہمشیرگان خالہ وے می بودند و خالہ را پردہ نیست ——— یکے از مخلصینِ قدماکہ ہمنوائے مفسدین شدہ بود۔ روزے باعاجز ملاقات کرد۔ عاجز بہ وے گفت۔ آیا از زبان حضرت صاحب شنیدہ ئی کہ کرامت النساء دختر من است گفت۔ این سخن نہ شنیدہ ام۔ عاجز گفت۔ اگر کرامت النساء دختر حضرت صاحب بودے، ہمشیرگان پردہ نہ کردے۔ آن مرد پیر رحمہ اللہ چون این سخن شنید گفت من غلط کردم کہ از وجہ رسالۂ "ہدیۂ احمدیہ" ہمنوائے دیگران شدم و شمایان را پریشان کردم۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

کرامت النساء حضرت سیدی الوالد قدس سرہ را آزارے شدید رسانیدہ بود لذا از لطفہا و عنایات حضرت ایشان محروم ماند۔ چونکہ پروردہ و تربیت یافتۂ حضرت جد امجد قدس سرہ بودہ از نسبت شریفہ معریٰ نہ بود، در اوائلِ شعبان ۱۳۷۹ھ این عاجز ہمراہ حضرت برادر کلان نزد کرامت النساء در کراچی رفتہ بود۔ بہ دورانِ کلام حضرت برادر کلان حدیثے مبارک خواندند۔ کرامت النساء حظّہا برداشتند۔ بعد از دو سال بہ وقت صبح صادق روز پنجشنبہ دہم ماہ ربیع الآخر ۱۳۸۱ھ (۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء) بہ عمر نود و ہفت سال در کراچی رحلت نمود۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَرَحِمَہَا وَرَضِیَ عَنْہَا۔

وفات حضرت والد و دو خطوط

بہ روز یکشنبہ دوم محرم ۱۲۹۸ھ حضرت پدر بزرگوار ایشان قدس سرہٗ سفرِ آخرت اختیار فرمودند۔ کَمَا تَقَدَّمَ الْبَیَانُ فِی اَحْوَالِہِ الْمُبَارَکَۃِ۔ حضرت ابشان مکتوبے بہ حضرت اعم حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ نوشتہ اند۔ صرف حصۂ اولش محفوظ ماندہ و آن حصہ درج ذیل است۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ بہ خدمت شریف جناب عمومی صاحب، مخدوم مکرم قبلۂ اعظم

دل بہ چاہ ذقن اُفتاد حریفان مددے یُوسفم گم شدہ ارواحِ عزیزان مددے

بلے چو فضل الٰہی طبیبِ من گردد۔

و مکتوبے بہ سیادت و معارف دستگاہ مولانا سید عبدالسلام ہسوی کہ از اجل خلفائے جدامجدِ ایشان بودند قدّس اللّٰہُ اَسْرَارَھُمَا۔ نوشتہ اند۔ اصل خط نزد فضائل و سیادت پناہ سید ابوالحسن ندوی موجود است۔ ایشان نقل آن گرامی نامہ بہ عاجز دادہ اند کہ درج ذیل است۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ از ابوالخیر عبداللہ بن عمر کان اللّٰہُ لہٗ بہ خدمت حقائق پناہی معارفِ دستگاہی مولانا سید عبدالسلام جَعَلَہُ اللّٰہُ لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا وَّکَثَّرَ اَمْثَالَہٗ وَبَارَکَ فِیْ عُلُوْمِہٖ وَمَعَارِفِہٖ وَعُمُرِہٖ، السلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وبرکاتہ وَبَعْدُ، فَلِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْمِنَّۃُ وَالْحَمْدُ وَالشُّکْرُ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَعَلٰی مَا اَبْلٰی۔ ہر چند این مصیبتِ عظمیٰ فوت چنین مربی و مرشد و شفیق و عاشق و معلّم مرہمے و داروئے نہ دارد۔ می دانم کہ تالبِ گور این داغ مونسِ من است۔ اما بعدِ وفات شریف عنایتہا و نوازشہا بیش از ایامِ حیات مشہود اند و دل را بہ تصور صورت مبارکہ خورسندی دارم۔ اِنَّا لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ مِلْکًا وَّعُبُوْدِیَّۃً وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بعد چندے اِنْ شَآءَ اللّٰہ دران عالم قدمبوسی حاصل خواہد شد رَحِمَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ وَاَکْرَمَ مَنْزِلَہٗ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ وَرَضِیَ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ فُیُوْضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ۔ عنایت نامہ رسید، شرفہا بخشید جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ در حینِ حیاتِ قبلہ گاہی ارشاد پناہی قدس سرہ نیز مکتوب گرامی رسیدہ بود، لیکن بہ سبب اشتغال بہ تداوی حضرت ایشان اتفاق تحریر جواب نیفتاد، بعد وصول مکتوب سامی حضرت ایشان رحمہ اللّٰہ فرمودند کہ مولوی صاحب بہ ما گفتہ بودند کہ اگر در ہندوستان آئی بہ خانۂ ما ہم بیائی۔ لیکن میان معصوم ما را نہ گزاشتند و بہ خطِ مستقیم بہ رامپور آوردند۔ انتہیٰ کَلَامُہُ الشَّرِیْفُ۔ عقدِ نکاح فقیر بادختر جناب مولانا محمد معصوم در منتصف ماہ گزشتہ، جمادی الاولیٰ، شد، و وداع در آخر این ماہ قصد دارند۔ دعا کنند کہ حق سبحانہ مبارک کند و موجب جمعیت و اطمینان کند نہ پریشانی، باقی احوال مستوجب حمدِ الٰہی است، ختمہا صبح و شام خواندہ می شود، و قصدِ حرمین ہنوز ہیچ موہوم نیست، ہر چہ مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ۔ اگر گاہ گاہ بہ مکاتیب خوش می فرمودہ باشند بعید از محبت نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

Marfat.com

حرر فی ۱۲ جمادی الاخرۃ یوم الربوع (الاربعاء) سنہ ۱۲۹۸ھ از رام پور متصل قلعہ

عقد زواج اوّل

ازین مکتوب گرامی تایید بیان حضرت عمۂ محترمہ شد کہ در بیانِ آثارِ سعادت گزشتہ کہ والد بزرگوار ایشان عاشق ایشان بودند۔ چہ حضرت ایشان صراحۃً تحریر می فرمایند "فوت چنین مربّی و مرشد و شفیق و عاشق" الخ

ازین مکتوب گرامی معلوم شد کہ عقدِ زواجِ اول در وسطِ ماہِ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۹۸ھ با محترمہ عارفہ بنت حضرت شاہ محمد معصوم و حضرت امۃ الجمیل ولبعد از چہل روز در اواخرِ ماہ جمادی الآخرہ وداع شد۔ در ہندوستان بعض اوقات این صورت پیدا می شود کہ نکاح می کنند۔ لیکن دختر را بعد از مدتے بہ خانہ زوج می فرستند۔ وازین مکتوب ظاہر می شود کہ ازین عقد نکاح حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ چندان مطمئن نہ بودند۔ لہذا بہ حضرت سید نوشتہ اند۔ دعا کنند کہ حق سبحانہٗ مبارک کند و موجب جمعیت و اطمینان کند نہ پریشانی"

از بطن محترمہ عارفہ پروردگار حضرت ایشان را در ظرف چہار سال سہ بنات، عابدہ، صابرہ، کاملہ عنایت فرمود۔ اگرچہ ہر سہ در ایام رضاعت رحلت کردند۔ مع ہذا در طبائع زوجین توافق نہ بود لہذا بعد از چند سال جدائی واقع شد۔ وَكَانَ ذٰلِكَ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔

قیام در دہلی و سرہند

از روزے کہ حضرت ایشان متوجہ بہ سلوک نقشبندیہ مجددیہ شدند از جمیع مشاغل اعراض نمودہ مصروف کار شدند۔ اندران ایام حضرت ایشان بر ورقے نوشتہ اند۔ می فرمودند ہر کرا ہیضۂ قابلیت بہ صحبتہائے مختلف فاسد شد، تدبیر کارا و دشوار است، جز بہ صحبتِ اہل تدبیر کہ کبریت احمر است بہ اصلاح نہ می آید۔

جز صحبتِ عاشقانِ مستان نپیوند — در دل ہوسِ قوم فرومایہ مبند
ہر طائفہ ات بہ جانبِ خویش کشد — چُغدت سوئے ویرانہ و طوطی سوئے قند

می فرمودند۔ دور افتادگیہائے خلق ازان است کہ خود را دور می اندازند و بہ اختیار بار بر خود زیادت می گردانند وگرنہ قصور در فیض الٰہی نیست، می فرمودند، عادت اُنس می شود و اُنس طبیعت سالک را ترکِ نوافل عبادت گاہ گاہے از برائے ترکِ استیناس روا است۔ می فرمودند۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند کہ اِغْبابُ الزیارۃِ مع حضورِ القلبِ خیر من دوامِہا بلا حضورٍ۔ و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مر ابو ہریرہ را رضی اللہ عنہ فرمودند۔ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ وے از پس ستونے در گشت و گفت۔ یا رسول اللہ بیش ازین طاقت نہ دارم، اگرچہ اظہار کمال محبت خود کرد، امّا اگر متابعتِ امر کردے بہتر بودے"

سبحان اللہ چہ معارف بیان فرمودہ اند۔ کسے کہ در صددِ تحصیلِ این گونہ معارف باشد و برا بہ خوش وقتیہائے دوستان و صحبتہائے بے فکران چہ ارتباط خواہد بود۔ در رامپور اجتماع صاحبزادگان زندہ دل و خوش طبع بود۔ حضرت ایشان متلاشی سوختہ دلان و جگر ریشان لہ دند کہ۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ مصداقِ حالِ ایشان بُود۔ و طلبگار کنجے بودند کہ بہ ذکر و فکرِ خود مشغول گردند۔

بہ فراغ دل زمانے نظرے بہ ماہ روئے بہ ازان کہ چتر شاہی ہمہ روزہائے ہوئے

لہذا از برائے دریافتِ این گونہ احوال حضرتِ ایشان بہ خانقاہِ ارشاد پناہِ دہلی تشریف می آوردند و از اوقاتِ خود بیشتر را درین جا در ذکر و فکر بہ سر می بردند، در مکتوباتِ شریفہ حضرتِ ایشان مکتوبے است بہ نام سیادت و معارف پناہ سید عبد اللہ زَوَاوِی خلیفہ حضرت شاہ محمد مظہر قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمَا کہ تعلق بہ آوردنِ شیخ احمد بہار الدین دارد۔ ازین مکتوبِ گرامی کیفیات و احوالِ حضرت ایشان ظاہر می شود حضرت ایشان درین مکتوب یک شعر نوشتہ اند کہ نزد عاجز خلاصۂ تمامِ مکتوب است، کہ

دل اندر زلف لیلیٰ بند و کار از عقل مجنون کُن کہ سالک را زیان دارد مقالاتِ خرد مندی

حضرت ایشان در ظرف چہار سال (تا جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ) دو بار بہ سرہند شریف رفتند و آنجا تقریباً چہل روز یک بار و یک ماہ بار دگر قیام فرمودند۔ از فیوضاتِ حضراتِ اجدادِ کرام لطفہا برداشتند و جماعتے را بہ فیوضاتِ الٰہیہ سرشار کردند۔ از اوراقِ قدیمہ نامہائے بعض افراد معلوم شد۔ تذکاراً نوشتہ می شود۔ شیخ عبد الرحمٰن عرف غلام بھیک مخدومی، شیخ محمد معصوم مخدومی، حاجی عبد اللہ، پیر جی حسین شاہ عرف سوندھے شاہ منتظم آستانہ عالیہ حضرت مجدد قدس سرہٗ و متولی آن بقعۂ مبارکہ، عبد الشکور خاں، قادر بخش کشمیری، اللہ بخش، احمد بخش، نبی بخش، خدا بخش، مولا بخش، پیراں بخش، حکیم عبد السبحان، شیر خان، اعظم خان، محمد حسین خان، حافظ غلام رسول ویرآن، حافظ محمد وزیر خان وزیر شاگرد ویران، قدرت اللہ، فیض اللہ، برکت اللہ حاجی محمد سرہندی، محمد اصحاب الدین چاٹگامی و غیرہم اصحاب الدین مدتے در خدمت حضرت ایشان ماندو کسب سلوک کردہ بہ خلافت و اجازت ممتاز گشتہ بہ وطن مراجعت کرد و خلقے را وابستۂ سلسلۂ عالیہ فرمود۔ در اولادِ معنوی ان شاء اللہ بیان ایشان فی الخاتمہ خواہد آمد، و حافظ غلام رسول ویرآن شاگرد خاقانیٔ ہند اُستاد ذوق بودہ، چُون داخل سلسلۂ عالیہ شد، سلسلۂ پیرانِ طریقت را بہ فارسی نظم کردہ، تعدادِ ابیات یک صد و ہشتاد و چہار است، شش ابیات کہ در ابتدائے "ذکرِ خیر" نوشتہ شدہ از کلامِ ایشان است، ابتدائے نظم بہ این دو شعر کردہ۔

Marfat.com

الٰہی بہ حقِّ رسُولِ کریم — کہ پابوس او گشت عرشِ عظیم
محمّدؐ کہ محمود دارد مقام — محمّد کہ ہست انبیارا امام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ حافظ غلام رسُول ویرآن در قبرستان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ آرمیدہ است۔ قبل از وفات خود تاریخ وفات خود از "خاکِ سدۂ خواجہ" استخراج کردہ کہ ۱۳۰۵ھ می باشد۔ حافظ محمد وزیر خان وزیر بہ خدمت حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ عریضہ بہ مکہ مکرمہ نوشتہ۔ و این کیفیت را بیان کردہ۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اُسْتَاذِہٖ۔

مُلاقات باسائین توکّل شاہ

ملاقات حضرت ایشان با سائین توکل شاہ انبالوی شد، احوال سائین صاحب را دیدہ حضرت ایشان بسیار خوش شدند و فرمودند۔ سائین صاحب، این دولت از کجا فراہم کردہ ئی، سائین صاحب دست بستہ واشک ریزان عرض کردند۔ حضور، ہر چہ ہست از خانہ شما است، سائین توکل شاہ خلیفۂ مُلّا محمود جالندھری والیشاں خلیفۂ ملا محمد شریف والیشاں خلیفۂ حضرت شاہ ابُوسعید قدس اللہ اسرارہم بودہ اند، چند سال می شود کہ مولوی احمد سعید فرزند عصمت اللہ سرحدی بہ عاجز گفتہ کہ ملاقات حضرت ایشان با سائین صاحب در انبالہ شدہ بود۔ عاجز گوید کہ غالباً ملاقات اول در سرہند شریف بودہ۔ و در سرہند شریف چند نفر از انبالہ داخلِ سلسلہ مبارک شدند۔ و این جماعت در ۱۳۰۱ھ حضرت ایشان را برائے چند یوم بہ انبالہ برد۔ مولوی سراج الدین در محلّہ مفتی والان علاقۂ سہ راہۂ بہرام خان، دہلی۔ قیام داشتند، ایشان بہ سائین صاحب کہ پیرِ و مرشد ایشان بود مکتوبے نوشت و از قصدِ حضرت ایشان بہ انبالہ تحریر کرد۔ سائین صاحب بہ مولوی سراج الدین بہ اُردو مامَعْنَاہٗ نوشتند۔ "اے مُلّا تو چہ تعریف آفتاب می کُنی حضرت ایشان بہ مثل آفتاب اند"۔ مولوی سراج الدین رحمہ اللہ این مکتوب را بہ حفاظت نگاہ داشتہ بودند و بہ دوستانِ خود نشان می دادند، از جواب سائین صاحب ظاہر می شود کہ ملاقات سائین توکّل شاہ قبل از تحریر مولوی سراج الدین شدہ بود۔

معاودت بہ حرمینِ شریفین

حضرت ایشان تا اواخرِ ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۷ھ بہ رامپور رسیدہ بودند، تقریباً پنج سال در رامپور و دہلی قیام فرمودند۔ درین دوران خط و کتابتِ حضرت ایشان با مُلّا محمد عثمان دامانی خلیفۂ و جانشین جناب حاجی دوست محمد قندھاری در امرِ خانقاہ ارشاد پناہِ دہلی شدہ، چونکہ حیات از دواجیِ حضرت ایشان خوشگوار نہ بود و بعد از ولادت دُختر ثالثہ کاملہ محترمۂ عارفہ در خانۂ ابوین قیام داشت، حضرت ایشان قدس سرہٗ باکرامتُ النسار کہ در احوالِ مُعلّقہ بودہ قصد حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً فرمودند، غالباً رفیقِ سفرِ

Marfat.com

ایشان علی افندی بود۔ بہ اواخر ماہ جمادی الآخرہ حضرت ایشان بہ بمبئی روانہ شدند۔ نوبتِ اول ورودِ حضرت ایشان بہ بمبئی بود۔ نہ با کسے تعارف داشتند و نہ از مُعرّفین کسے رفیقِ ایشان، البتہ آثارِ۔ سِیمَاهُمْ فِی وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ ۔ و مصداقِ۔ هُمُ الَّذِینَ اِذَا رُؤا ذُکِرَ اللّٰه از سیمائے مبارک ظاہر بود۔ بر شمعِ فروزاں پروانہا از خود می ریزند و بوئے گلہا دماغ را از خود معطر می کند۔ فَمَا بَالُکُمْ اَیُّهَا الْاِخْوَانُ بِنُورِ اللّٰهِ وَاٰثَارِ رَحْمَتِهِ۔ لہٰذا جماعتے از پاک دلان بر دست حق پرست در سلسلۂ عالیہ داخل شدند۔ ازین سعادت مندان حاجی محمد ایوب و محمد اسماعیل اند، این ہر دو افراد بہ ۲۵ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ مکتوبے بہ خدمتِ ایشان ارسال داشتہ اند، درین خط نوشتہ اند "بعد از انفصالِ صحبتِ صُوری دل بسیار مغموم و متفکر شد، گویا آدم از ملاک الأمر و ضالۃ المومن مہجور شدہ باشد۔ بعدِ عصر ارادہ کردیم کہ یک بار از مطالعۂ آفتابِ عالم تابِ روئے انور و چہرۂ منور کہ نقوشِ ماسوا از دیدنش سوختہ شوند و جمال محبوب حقیقی بہ وساطتِ او دیدہ شود مشرف شویم لکن اگبوٹ روانہ شدہ بود بہ جز حسرت و غم بر غم، ہیچ حاصل نہ شد۔

فراقے کافتد از دوران دوری بہ از وصلِ بدین تلخی و شوری

این خط دربارۂ امرے ضروری بعد از روانگی جہاز بہ روز سوم نوشتہ شدہ است۔ لہٰذا حضرت ایشان قدس سرہٗ از بمبئی بہ جدہ بہ بلیست و دوم رجب سنہ ۱۳۰۲ھ روانہ شدہ اند۔

نکاح دوم

در مکہ مکرمہ جناب امجد حسین "شال والا" صدیقی نسباً شاہجہانپوری وطناً مہاجر مکہ و برادر خورد ایشان از مخلصین حضرتِ جد امجد و حضرت سیدی الوالد قدس اللہ اسرارہم قیام داشتند، چونکہ تجارت شال می کردند مشہور بہ شال والا (صاحبِ شال) شدند، برادر خورد چون برائے زیارت نزدِ حضرتین جلیلین می آمد، استیذان بہ این شعر می خواست۔

بر در آمد بندۂ بگریختہ آبروئے خود ز عصیان ریختہ

جناب امجد حسین را دخترے بود کہ ہاجرہ نام داشت حضرت سیدی الوالد طلبگارِ آن عفیفۂ طاہرہ شدند۔ حضرات ابوین کریمین این رشتہ را بہ خوشی منظور فرمودند چنانچہ در اواخرِ ذی القعدہ یا اوائل ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۲ھ عقد نکاح شد۔

شوقِ زیارت

حضرت ایشان اندرین ایام مکتوبے بہ مُلّا عبد الحکیم کولابی نوشتہ اند کہ در مدینۂ منورہ قیام داشتند۔ دران مکتوب تحریر فرمودہ اند "عرض غلامی ازین اسیرِ ہوا و ہوس بہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بہ ہزاران ادب نمایند"۔ و نوشتہ اند "لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِی رَبِّی لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّینَ ۔ یَا رَسُولَ اللّٰه چشم رحمت بکشا سوئے من

Marfat.com

اندازِ نظر، سَلَامٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلٰى خَادِمَيْكَ سَعِيْدٍ وَعُمَرَ، رحمہم اللہ سبحانہ،

اِلَيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَثَّتْ مَطِيَّتِيْ ۔۔۔ فَقَدْ كُنْتُ مُشْتَاقًا اِلَيْكَ اشْتِيَاقِيَا
وَمَا كُنْتُ قَبْلَ الْيَوْمِ اَحْسَبُ اَنَّنِيْ ۔۔۔ اُلَاقِيْكَ لٰكِنْ كَانَ لِيْ اَنْ اُلَاقِيَا

دیارِ حبیبؐ

حضرت ایشان در ماہ رجب ۱۳۰۳ھ بہ مدینہ منورہ تشریف بردند و شش ماہ آنجا قیام فرمودہ اند و در ۱۳۰۵ھ نیز بہ آن ارضِ مبارکہ قصد فرمودہ اند۔ و در آن وقت آنجا حضرت ایشان، را علالتے در پیش آمد و علالت شدت پیدا کرد۔ حضرت ایشان بہ بارگاہِ بے نیاز خداوندی عرض نمودند کہ اگر شفا یابم، حج کنم و شترے را نحر کنم۔ پروردگار ایشان را شفا داد و ایشان حج و نحر کردند ——— در مدینہ منورہ بہ الطاف و عنایات نبویہ مشرف شدند و ایشان را از بارگاہِ نبوت اشارتے شد کہ بہ ہندوستان سفر باید کرد۔

بر مزار ابن عباس

حضرت ایشان در ایامِ گرما بہ طائف تشریف بردند و آنجا بہ روز جمعہ بر مزار حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حاضر شدند۔ چون از فیوضات و برکات صاحب مزار مستفید شدند۔ صاحب مزار رضی اللہ عنہ بہ حضرت ایشان ارشاد کرد۔ امروز امامت نماز جمعہ شما بکنید۔ حضرت ایشان می فرمودند۔ ما حیران ماندیم کہ حضرت چنین ارشاد می فرمایند و این مسجد شریف امام دارد۔ اندریں اثنا خبر آمد کہ امام علیل است و مؤذن نزد من آمد و استدعائے امامت کرد۔ و من امامت کردم ——— روزے حضرت ایشان در کوئٹہ بہ حلقہ و توجہ مصروف بودند۔ شخصے استفسار کرد۔ آیا بغیر صحبت پیر کامل کسے بہ ولایت می رسد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ اگر فضلِ پروردگار شامل حال وے گردد بدون شیخ کامل بہ درجۂ ولایت فائز می گردد۔ بعد ازاین ارشاد حضرت ایشان واقعۂ حاضر شدن بر مزار ابن عباس و امامت نمودن را بیان فرمودند و باز ارشاد کردند۔ چون از مسجدِ شریف برآمدیم یک مردِ سفید ریش کہ بہ وضع افغانی بود پیشم آمد و گفت۔ اگر ناگوارِ خاطر نہ شود سخنے عرض کنم۔ آن وقت جوانی من بود در طبیعتم حدّت و قہر بود۔ من بہ آن پیر مرد گفتم کہ از استماع قول حق خاطرم ملول نہ می شود۔ پیر مرد گفت۔ شما بہ وقتِ افتتاحِ صلاۃ تا نرمۂ گوش دست خود نہ می رسانید۔ اگر تا نرمۂ گوش دستِ خود برسانید خوب تر باشد۔ زیرا کہ پروردگار شما را مقتدا ساختہ۔" بعد از بیانِ این واقعہ حضرت ایشان فرمودند۔ یاد نہ دارم کہ بعد ازین در افتتاحِ صلاۃ تا نرمۂ گوش دست نہ رسانده باشم و قتے کہ قصدِ افتتاحِ صلاۃ می کنم صورتِ آن پیر مرد بر من ظاہر می شود۔ اگر آن شخص کہ بہ صحبتِ کاملے نہ رسیدہ بود ولی نہ بود دے چرا خیالش عند افتتاح صلاۃ بہ دلم آمدے۔

Marfat.com

مراجعت به ہند

حضرت ایشان حج ۱۳۰۵ھ کردند و کتاب بہار انزدِ مولانا عبدالحق الہ آبادی شیخِ دلائلِ حرمِ مکی و خلیفۂ حضرت شاہ عبدالغنی رحمہما اللہ و سامان نزدِ مخلصِ خوقندی امانت نہادہ در اوائلِ ۱۳۰۶ھ یعنی در اواخرِ ستمبر ۱۸۸۸ء عن طریق البحر مع اہلیۂ محترمہ و یک دُختر دو سالہ کہ احمدی نام داشت و کرامت النساء، از جدہ بہ بمبئی روانہ شدند یک مخلصِ بخاری رفیق سفر بود۔ تقریباً دو ماہ در بمبئی قیام فرمودند۔ و جماعتے از آن دیار داخلِ سلسلۂ مبارکہ گشت از آن جملہ حاجی عبداللہ عمر وطیب و ایوب کھتری را عاجز دیدہ است۔ باوجودے کہ در امورِ دنیویہ مصروف بودند از نسبتِ شریفہ بے بہرہ نہ بودند۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَرَحِمَ جَمِيْعَ اِخْوَانِهِمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

خانقاہِ ارشاد پناہ

حضرت ایشان قدس سرہ در اوائلِ ماہِ ربیع الآخر ۱۳۰۶ھ از بمبئی بہ خانقاہ شریف دہلی رسیدند۔ حضرت ایشان را علم بود کہ جدِّ امجدِ ایشان خانقاہ شریف را حوالۂ جناب حاجی دوست محمد رحمہ اللہ و قدس سرہٗ کردہ اند، چنانچہ حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہٗ در مناقب احمدیہ، بر صفحہ ۲۴۱ نوشتہ اند "و خانقاہ و مکاناتِ محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالۂ ایشان نمودند و اختیار دادند کہ خواہ خود در آنجا باشند یا خلیفۂ خود را دارند۔ لہٰذا ایشان مولوی رحیم بخش صاحب را کہ از زبدۂ خلفائے ایشان اند در خانقاہ شریف بہ جہتِ خدمتِ واردین و جاروب کشی مسجد و مزارات بابرکات مقرر فرمودند۔ رَزَقَهُ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ"۔

مولوی رحیم بخش

عاجز گوید مولوی رحیم بخش عجب مرد ولی و فرشتہ خصلت بودند۔ نہ سال خدمت خانقاہ شریف بہ وَجہِ اَحْسَن کردند و در حیاتِ پیر و مرشد خود در سنہ ۱۲۸۳ھ رحلت فرمودند۔ مزارِ مبارکِ ایشان بیرونِ محجرِ مبارک بہ جہتِ شرق متصلِ مزارِ پُر انوار حضرت مرزا مظہر جانان قدس سرہٗ است، شانزدہ سال می شود کہ عاجز فرشِ حوالی محجر شریف را درست می کرد۔ بہ جہت شمال متصل بہ قبرِ مولوی رحیم بخش یک قطعۂ کلاں از سنگ خارا فرش شدہ بود۔ بہ روز شنبہ ۲۵ ماہ ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ (۸ نومبر ۱۹۵۸ء)، مزدوراں آں سنگ را از آنجا کشیدند۔ در اثنائے کشیدنِ این سنگ یک سنگِ خورد جائے خود را گزاشت و در قبرِ مولوی صاحب بہ اندازۂ بیضۂ مرغِ سوراخے پیدا شد۔ از ان سوراخ نفحات بوئے خوش بہ چہار اطراف منتشر شد۔ عاجز بہ جہت غربِ محجر شریف استادہ بود۔ بہ فاصلۂ نہ دہ گز، چون بوئے خوش شمید بہ جہت مزدوران رفت و از حقیقتِ امر آگاہ شد، بہ معمار گفت کہ قدرے از گِل بر دہان سوراخ بنہد۔ در مزدوران بعض افراد غیر مسلم بودند و از اظہار این کرامت متحیر ماندند۔ بلکہ یکے از ایشان بعدِ چند سال روزے بہ عاجز گفت کہ آن بوئے

Marfat.com

خوش از یادم نہ می رود۔ صَدَقَ اللّٰہُ العظیمُ۔ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا۔ کسے سال وصالِ مولوی رحیم بخش از۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ برآوردہ است کہ سنہ ۱۲۸۳ھ می باشد۔ وَھُوَ جَدِیْرٌ بِھٰذَا التَّارِیْخِ، رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ۔

شاہ ولی النبی

بعد از وفاتِ مولوی صاحب جناب حاجی صاحب بہ مدینۂ طیبہ خط نوشتند و از حضراتِ کرام مشورہ طلب کردند و بہ مشورۂ ایشان شاہ ولی النبی مجددی رامپوری را برائے حفاظت خانقاہ شریف مقرر کردند، و تا وقتے کہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ در سنہ ۱۳۰۶ھ بہ خانقاہ شریف رسیدہ اند قیامِ ایشان در خانقاہ شریف بودہ کہ مدتِ بست و سہ سال می باشد۔

مُلّا محمد عثمان دامانی

وفاتِ جناب حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہٗ بہ دوشنبہ ۲۲ شوال سنہ ۱۲۸۴ھ بودہ۔ ایشان راسہ خانقاہ بودہ، یکے در افغانستان، دوم در موسی زئی علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان و سوم خانقاہ شریف دہلی۔ جناب ایشان قبل از وفات خود مُلّا محمد عثمان دامانی را جانشین خود منتخب کردند۔ چنانچہ تحریر فرمودند "مولوی محمد عثمان صاحب را سلمہ ربہ خلیفہ و مسند نشین خود متولی خانقاہات و کتب و اسباب متعلقۂ لنگر ساختم و بر اتباع خود اتباع اوشان مقرر نمودہ ام ——— " مُلّا صاحب سی سال بر مسندِ ارشاد فائز ماندند و بہ سہ شنبہ ۲۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۴ھ رحلت فرمودند۔ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ۔

آمد مُلّا عثمان

حضرت ایشان قدس سرہٗ را معلوم بود کہ تولیت و اختیارِ خانقاہ شریف بہ دستِ مُلّا محمد عثمان است لہٰذا حضرت ایشان پیش از سفرِ حجاز بہ مُلّا صاحب خطوط نوشتہ اند، مُلّا صاحب دران روزہا مریض بودند۔ در مکتوبے نوشتہ اند "از نافرجامی بختِ خویش در موانعِ آفاقیہ و انفسیہ در عہدہ تعویق و عقدۂ سلبِ توفیق افتاد تا این کہ روزگزشتہ از غلبۂ امراض و ضعف بُنْیَہ بہ جہتِ حضورِ جماعتِ عامّہ در مسجدِ خاصِ خانقاہِ با اختصاص توفیق حضور نیافت۔ ادراک فیض حضور برکات ظہور ہمواره غایۃ المامول و نہایت المسئول است و ہمیشہ با عجز و نیاز از درگاہ حضرت قاضی الحاجات کارفرمائے کارساز خواہان، مگر بہ برکت دعوات اجابت التزام و توجہات خاطر مکرمت ارتسام بہ حصولِ مقصود و نیل مطلوب معہود خویش فائز و بہرہ مند گردد۔ باکریمان کارہا دشوار نیست۔ حضرتِ من۔ از توالی امراضِ قدیمہ و جدیدہ از توفیقاتِ ظاہرہ و باطنہ محروم است اگر بہ دعائے شفائے عاجل و سلامت خاتمہ یاد و شاد فرمایند از بندہ پروری و عنایت گستری بعید نیست۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ الخ۔ و چون از حجازِ مقدس بہ نیّت اقامت در خانقاہ ارشاد پناہ برگشتند مکتوبے

Marfat.com

بہ مُلّاصاحب ارسال فرمودند و دران مکتوب این شعر نوشتہ اند۔

ساقیا عشرتِ امروزہ بہ فردا مفگن　　یا زدیوان قضا خط امانی بہ من آر

مُلّاصاحب در ماہ رجب سنہ ۱۳۰۶ھ بہ خدمتِ حضرت ایشان رسیدہ اند۔ کسانے کہ دران وقت حاضر بودند بیان این واقعہ می کردند۔ عاجز بیان حاجی محمد اسماعیل جوہری را قلم بند کردہ بود کہ نزد خانقاہ شریفِ دہلی سکونت داشتند و از مخلصینِ قدماء حضرت ایشان بودند۔ گفتہ اند۔

مُلّاصاحب در "پلینس" سوار بودند، یعنی بر تخت روان کہ بر اکتافِ رجال می باشد نشستہ بودند۔ و در معیت ایشان بہ اندازۂ ہفتاد نفر بودند، بیشتر از ایشان رؤسائے ضلع بلند شہر و ضلع علی گڑھ بودند۔ چوں پلینس بہ دروازۂ خانقاہ شریف رسید۔ مُلّاصاحب از پلینس برآمدند۔ سفید ریش، وضّاح الجبین، نحیف البُنیہ بودند، جناب حضرت صاحب در دروازہ استادہ بودند۔ چُون نظرِ مُلّاصاحب بر جمالِ باکمالِ حضرت صاحب افتاد بے اختیار دستہائے ایشان بہ سوئے قدمہائے حضرت صاحب دراز شد۔ جناب حضرت صاحب مُلّاصاحب را ہر دو باز گرفتہ در بر گرفتند و باز دست راست خود را بہ سُوئے محجر شریف بلند کردہ فرمودند، ملاصاحب ببینید، حضراتِ کرام چہ می فرمایند و باز مُلّاصاحب را با خود گرفتہ بہ محجر شریف رفتند۔

حق بہ حقدار رسید

چُون از محجر شریف برآمدند مُلّاصاحب بہ حاضرین گفتند کہ این خانقاہ شریف را جدِّ بزرگوارِ حضرت صاحبزادہ بہ خلیفۂ اجلِ خود حضرت حاجی دوست محمد قندھاری را در سنہ ۱۲۷۴ھ دادہ بودند و حضرت حاجی صاحب بہ این فقیر دادہ اند۔ امروز این خانقاہ شریف را فقیر بہ صاحبزادہ صاحب می دہد، و باز مُلّاصاحب بہ حاضرین گفتند باید کہ شما بہ خدمت حضرت صاحبزادہ رسیدہ باشید۔

مراجعت شاہ ولی النبی و ردّ مشاہرہ

چُون مُلّاصاحب خانقاہ شریف را بہ حضرتِ ایشان دادند و حضرت ایشان بر خانقاہ شریف متصرف شدند شاہِ ولی النبی بہ ریاستِ رامپور مراجعت نمودند، نواب کلب علی خان والی رامپور، برائے مصارفِ خانقاہ شریف ماہانہ سی رُوپیہ ارسال می کردند، حضرت ایشان آن را قبول نہ کردند گویا بہ زبانِ حال شعر حضرت والد خود می خواندند۔

اہلِ حرفہ بہ کسب دارد ناز　　کار درویش بر خدا باشد

آثارِ خلافت خاصہ

در حرم محترم نبوی عند المواجہۃ الشریفۃ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ

وَتَحِیَّۃٍ حضرتِ جدِّ بزرگوارِ ایشان بشارتِ خلافتِ خاصہ دادہ بودند۔ وقت در رسید کہ آن بشارت کَوُضُوحِ الفَجرِ ظہور نماید۔ وابتدائے آن از تعمیرِ خانقاہِ شریف شروع شد۔

از روزے کہ جدِّ بزرگوار حضرت ایشان قدم از خانقاہ شریف بیرون نہادہ بودند کسے بہ درستی واصلاح عمارات نہ پرداختہ بود۔ وقتیکہ حضرت ایشان تشریف آوردند نیم حصہ از بام مسجد شریف افتیدہ بود و آن نیم دیگر کہ باقی بود پُرخطر بود و در حجرہائے خانقاہ شریف مردم فُسّاق آباد بودند۔ شاہ ولی النبی کہ اسم بامسمّٰی بود بہ لین طبیعت مشہور بودند، لہٰذا نا اہلان جرأت پیدا کردہ بودند۔ روزے حضرت ایشان قدس سرہٗ فرمودند کہ از مسجد شریف بہ خانہ می رفتم۔ چُون از نزد حجرۂ گزشتم آواز زنے بہ گوشم رسید چُون دروازہ را وَا کردم دیدم کہ زنِ فاحشہ نشستہ است۔ من حجرہائے خانقاہ شریف را از فاسقان پاک کردم ——— بعد از تطہیرِ خانقاہ شریف بہ تعمیرِ مسجد شریف مصروف شدند۔ ابتدائے کارِ تعمیر از چہارم جمادی الاُولیٰ سنہ ۱۳۰۷ھ شدہ و بہ پنجم محرم سنہ ۱۳۱۱ھ از تعمیرِ مسجد شریف و دیوارِ خانقاہ و حجرہائے مسجد شریف فارغ شدند۔ تاریخ تعمیر مسجد شریف چنین فرمودہ اند۔

تعالی اللہ! عجب مسجد بناشد — کہ شُد اسلام را زو رونقِ تام
رقم زد خیر تاریخِ بنائش — عبادت خانہ پاکیزہ اسلام (۱۳۱۰)

اسلام الدین معمار در تعمیر مسجد شریف کار کردہ بود۔ می گفت حضرت ایشان از خانہ برآمدہ در صحن می نشستند و بہ ذکر و فکر خود مصروف می گشتند مزدوران و معماران در کار خود مصروف می بودند۔ گرد و غبار بر حضرت ایشان می آمد۔ از مخلصین کسے عرض می کرد۔ حضرت۔ این جا گرد می آید۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ تعمیر خانہ خدا می شود۔ از گرد آن دلِ من خوش می شود۔ معماران و سنگتراشان خشت و سنگ را می تراشند۔ آوازے کہ از تراشیدنِ خشت و سنگ پیدا می شود تسبیح پروردگار تعالیٰ شنودہ می شود۔" عاجز گوید کہ در فصل دوم رشحات نوشتہ۔" منتسبانِ خواجہ عبد الخالق رَوَّحَ اللہُ تعالیٰ رُوحَہٗ کہ در بازارہا می روند ہمہ آوازہا در گوش ایشان ذکر می آید و غیر ذکر ہیچ چیز نہ می شنوند و در مبادیِ حال ذکر چنان غالب شدہ بود کہ از ہر باد و از ہر آوازے کہ بہ گوش می آمد ذکر شنودہ می شد۔" حضرت ایشان قدس سرہٗ بر طریق و روشِ حضرات خواجہا قدس اللہ اسرارہم بودند و اسرار۔ تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ۔ بر ایشان مکشوف شدہ بود چنانچہ از تسبیح ہر آواز حظہا بر میداشتند۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

صحنِ مسجد شریف چہار صف داشت و در باقی حصہ حوض بود حضرت ایشان حوض را پر کردہ

Marfat.com

صحنِ مسجد را وسیع کردند و مجرِ شریف و مزاراتِ مبارکہ را نو تعمیر کردند۔ و تسبیح خانہ را نہایت عالی شان ساختند۔ چُون کہ این مبارک مکان مسکنِ حضرت شاہ غلام علی و فیما بعد جائے حضرت شاہ ابو سعید و حضرت شاہ احمد سعید و مولوی رحیم بخش و شاہ ولی النبی بودہ و این بزرگواران درین مکان حلقہ و توجہ می کردند لہٰذا حضرات کرام این مبارک مکان را تسبیح خانہ می گفتند۔ حضرت ایشان احترام تسبیح خانہ می کردند، گاہے کفش پوشیدہ دران مکان نہ رفتہ اند۔ دائما برہنہ پا می رفتند و در حیاتِ مبارکہ ایشان کسے را یارا نہ بود کہ کفش پوشیدہ دران مکان داخل شود۔ وَمَا اَحْسَنَ مَنْ قَالَ۔

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

و مجرِ شریف را بہ طرزِ جمیل بسیار خوب ساختند دیوار و جالیہا از سنگِ باسی است و فرش و تعویذات از سنگِ مَرمَر۔ در سنہ ۱۳۳۰ھ از مجرِ مبارک و در سنہ ۱۳۳۱ھ از تعمیر تسبیح خانہ فارغ شدند، این تعمیرات عالی شان را دیدہ این شعر بہ یاد می آید۔

چو فقر اندر لباسِ شاہی آمد بہ تدبیرِ عبید اللّٰہی آمد

جماعت معاندین و مفسدین

حضرت ایشان قدس سرہ بہ تطہیر قلوب و تعمیر خانقاہ مصروف بودند و معاندین و مفسدین در ایذا رسانی، چُنانچہ جماعتے از اشرار در خانقاہ شریف داخل شدہ یار محمد ولد مرزا خروئی را زدو کُوب کردند۔ یار محمد بہ عاجزی گفت۔ من تنہا بودم و ایشان بیشتر از پانزدہ نفر بودند۔ یار محمد زخمی شد و چند روز صاحبِ فراش بود، یکے از مفسدین کہ حبیب بخش نام داشت در محکمہ دعویٰ دائر کرد کہ یار محمد مرا زدہ است۔ این واقعہ از ۶ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء است (۲۶ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۱۱ھ) و بہ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۹۴ء (۷ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ) حاکم بہ برائتِ یار محمد فیصلہ کرد۔ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ۔

فتوی الکفر

چُون معاندین در دسائسِ خود کامیاب نہ شدند ایشان اشاعتِ یک فتویٰ کفر کردند کہ حضرت ایشان قدس سرہ العیاذ باللہ کافر اند، روزے حضرت ایشان فرمودند کہ نزد من حکیم عبد المجید خان (برادرِ کلانِ حکیم محمد اجمل خان) آمدند و افسوس کُنان بہ من گفتند کہ مُلّاہا فتویٰ کفر برائے شما دادہ اند۔ من بہ ایشان گفتم۔ حکیم صاحب شما چرا رنجیدہ خاطر می شوید۔ آیا من بہ فتویٰ این دو پلیسی مُلّاہا کافر می شوم چُون حکیم صاحب کلامِ حضرتِ ایشان را شنید و استقلال و استغنائے ایشان را ملاحظہ نمود در محبت و عقیدت مزید استوار شد و فی ما بعد قولِ والدِ بزرگوار خود حکیم محمود خان را نقل می کرد کہ ما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم را ندیدہ ایم۔ البتہ احوالِ آن مبارکان شنیدہ ایم۔ اگر در این زمان کسے خواہش دید

Marfat.com

آن احوال دارد بہ خانقاہِ شریف برود و احوالِ حضرت شاہ صاحب و احوالِ مریدانِ ایشان را بنگرد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ مَا اَحْسَنَ قَوْلَہٗ۔

فتنۂ قبر چُون حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ قصدِ تعمیرِ محجر شریف کردند مریدانِ مولوی رحیم بخش اصرار کردند کہ قبر مولوی صاحب را کہ بیرونِ محجر شریف است در محجر شریف داخل کردہ شود۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ فرمودند کہ مولوی صاحب خادم و محافظ خانقاہ شریف بودند۔ خادم را در صفِ مخدوم آوردن مناسب نیست جواب حضرت ایشان را شنیدہ بعضے از مریدان گمنام خطوط فرستادند و واجد علی خان رئیسِ بڈھانسی و مدار المہام ریاستِ جے پور را طرف دار خود ساختند۔ چون حضرت ایشان را اطلاع بر دسائسِ ایشان شد فرمودند۔ اگر ایشان می خواہند کہ بر تربتِ مرشد خود تعمیرے بنا کنند۔ خاک ایشان را از این جا ببرند۔ و ہر جائے کہ خواہند دفن کنند۔ و بر سرِ آن عمارت بسازند۔ لیکن در خانقاہ شریف ایشان را حق تصرف نیست۔

غم مسجد شریف چُوں واجد علی خان و رفقائے ایشان در سلسلۂ قبر پیرِ خود ناکام شدند استفتاء کردند کہ دروازۂ مسجد بستن و مردمان را از مسجد منع کردن چہ حکم دارد و این استفتاء از مفتی محمد مظہر اللہ امامِ مسجد فتحپوری دہلی کردند۔ مفتی صاحب از آیتِ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا۔ استدلال کردہ تشنیعت این امر بیان کردند۔ واجد علی خان آن فتویٰ را در ڈاک بہ خدمت حضرت ایشان ارسال کردند۔ جناب مفتی محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ و رضی عنہ در سنہ ۱۳۸۳ھ بہ عاجز گفتند کہ من حسبِ معمول بہ خدمتِ بابرکت حضرتِ ایشان بعد العشاء حاضر شدم دران وقت جناب مولانا سیف الرحمٰن صدرِ مدرسِ مدرسۂ عالیہ فتحپوری و دیگر افراد نشستہ بودند، یک کاغذ در دستِ مبارک حضرت ایشان بود۔ نظر حضرت ایشان بران کاغذ بود و فرمودند۔ "مفتی مظہر این مسجد بیت است"۔ غیر ازین حضرتِ ایشان یک حرف نہ گفتند۔ و حضرت ایشان دائماً مرا مولوی مظہر می گفتند لیکن آن شب بہ مفتی مظہر یاد فرمودند۔ چُون حضرت ایشان این سخن فرمودند مرا آن استفتاء بہ یاد آمد کہ چند روز قبل واجد علی خان گرفتہ بودند و یقینم شد کہ واجد علی خان جواب مرا بہ حضرت ایشان ارسال کردہ اند۔ و بعد از ارشاد ایشان من در احوال خانقاہ شریف و مسجد شریف نظر کردم و دیدم کہ مسجد شریف را خصوصی راہ نیست بلکہ راہ برائے دائرہ خانقاہ است و از خانقاہ بہ مسجد راہ می رود۔ لہٰذا این مسجد فی الواقع مسجدِ بیت است۔ کَمَا قَالَ حَضْرَتُہٗ قُدِّسَ سِرُّہٗ۔

گزاشتنِ زوجۂ اولیٰ چُون حضرت ایشان از حرمین شریفین تشریف آوردہ در خانقاہِ

Marfat.com

ارشاد پناہ مقیم شدند و مُلّا عثمان رَحِمَہُ اللہُ از موسیٰ زئی آمدہ خانقاہ شریف حوالۂ ایشان کردند۔ ایشان بہ رامپور بہ حضرت ابن العم و بہ حضرت بنت العم خطوط نوشتند کہ اگر دختر شما بیاید اِن شَاءَ اللہ بہ آرام خواہد ماند، حضرت عمہ محترمہ بہ عاجز گفتند کہ خواہشِ دُخترِ من بہ رفتن نہ بود۔ لہٰذا من بہ والدِ شما نوشتم کہ دُخترِ من خواہشِ رفتن نہ دارد لہٰذا شما طلاق بدہید۔ چُون این خط بہ والدِ شما رسید ایشان بہ وجہ خوب طلاق دادند۔

سکونتِ خانقاہ

از حرمین شریفین یک مخلص بخاری را آوردہ بُودند۔ دو سہ سال آن بخاری در خدمت حضرت ایشان بود۔ بعد از رفتنِ وے تقریباً سہ سال کسے نہ بود۔

حضرت ایشان بعد از حلقۂ شب دروازۂ خانقاہ شریف را از اندرون بند می کردند۔ وصبح ساعت نہ، یک دو نفر از مخلصینِ دہلی می آمدند۔ و بر دروازہ دستک می زدند۔ ایشان را ہدایت کردہ شدہ بود کہ بعد از فتح باب دو سہ دقیقہ داخلِ خانقاہ شریف نہ شوند زیرا کہ حضرتِ والدہ صاحبہ دروازہ را می کشادند۔ و اندرین ایّام واقعۂ جدائی کرامت النساء بہ وقوع آمدہ۔ کَمَا تَقَدَّمَ الْبَیَانُ۔

حضرت ایشان بہ ششمِ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ مکتوبے بہ ملا محمد عثمان رحمہ اللہ نوشتہ اند۔ در آن مکتوب است۔ حاضرین حلقہ شریفہ حاجی عیسیٰ و عبد الرسول و محمد عالم و منشی محمد رضا و مولوی سیف الرحمٰن و احسان علی و امداد حسین و عبد الرحمٰن و حافظ محمد، و دیگر خادمین حبیب بخش و عبد الحق و عبد الواحد و سید اکبر و شمس الدین و گل محمد تسلیمات عرض دارند و طلب دعوات می نمایند برخوردار محمد سراج الدین و جملہ خادمین و مخلصین خانقاہ دعا خوانند۔"

و اندرین ایام مُنشی حسین علی، نور الٰہی صندوق ساز، عبد الرحمٰن ٹین فروش، حاجی عبد الغنی منتظمِ عیدگاہ، حاجی محمد اسحاق سوداگرِ صدر بازار، حاجی فضل عمر سوداگرِ جُفت، مرزا فرخ شاہ گورگانی و منشی کرم اللہ خان معروف بہ منشی ننے خان از حضرت ایشان بیعت شدہ اند۔

انقطاع از اہل دنیا

بعد از تعمیر مسجد شریف چند سال حضرت ایشان از اہلِ دنیا بالکلیہ انقطاع ورزیدند۔ حضرت ایشان بہ اسماعیل بن عبد الرحمٰن کہ از مخلصین بمبئی بودہ اند۔ بہ روز جمعہ ششم جمادی الآخرہ ۱۳۱۱ھ مکتوبے نوشتہ اند۔ دران خط تحریر است "کتاب مستطاب رسید۔ سبحان اللہ عجب کتاب است، سالہا است کہ حقیر مشتاق زیارتِ آن بود، بہ سبب شما بہ سعادت مطالعہ اش سرفراز شد، نسبت غلامی کہ این حقیر را بہ قرآن شریف است ہر چند نہ می گزارد کہ بہ کلام کسے ذوقین شوم۔

آن را کہ در سرائے نگارے است فارغ است ؎ از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

Marfat.com

اما در تصوفِ قدیم در مدح این کتاب لَمْ یُصَنَّفْ مِثْلُہٗ گفتن رواست۔ و در آخر نوشتہ اند۔ زیادہ از یک سال است کہ از خانقاہ شریف قدیم بیرون نہ نہادہ ام۔ دروازۂ ملاقات مردم بالکل مسدود شدہ است۔ دو سہ خادم ولایتی، یک نیم ہندی بہ مشقتِ تمام حاضر می شوند۔ طالبِ خدا نیست اِلاَّ ماشاء اللہ، از آمدن مردم بے مزگی می شود بہ دعا یاد دارند۔ و نوشتہ اند۔ اے عزیز در عالم کسے نیست و چیزے نیست کہ مرا ذوق دہد بہ جز خلوتِ من، سلوکِ سالکان و جذبہ مجذوبان را در ونِ حرم دلِ منِ بار نیست، خود در فہم عنایتے کہ بر من است قاصرم، بہ دیگران چہ رسد، وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ تَحَدِّیْثًا بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ بہ شما نوشتم کہ دوست باشید و فہم کنید۔

من اگر رندم و گر شیخ چہ کارم باکس حافظِ را زِ خودم عارفِ وقت خویشم

تقریباً چار سال حضرت ایشان دروازۂ ملاقات بستہ بودند۔ در اواخرِ این دَور یار محمد ولد مرزا خروٹی از سروزہ رسیدہ بود و چند سال در خدمت حضرت ایشان ماند۔ وے بہ عاجز بیان می کرد کہ چند بار این واقعہ پیش آمدہ کہ حضرت ایشان کتابے بہ من می دادند و من آن را فروختہ قیمتش می آوردم و حضرت ایشان خرچہ خانہ از ان پول می کردند۔

احتیاط در قبول ہدایا

حضرت ایشان در قبولِ ہدایا بسیار احتیاط می کردند۔ از سُود خور و راشی و مرتکبِ حرام قطعی و بداعتقاد ہدیہ نہ می گرفتند۔ و از کسانے کہ ہدیہ گرفتہ می شُد، آن ہدیہ مع آن رقعہ کہ در ان نام مع ولدیت و بیان ہدیہ می بود در کنجے از خانۂ خصوصی حضرت ایشان نہادہ می شد۔ اگر بر مزاج اشرفِ حضرتِ ایشان چیزے از آثار کدورت ظاہر می شد، روز دیگر آن ہدیہ بہ آن شخص واپس کردہ می شد، مخلصے از افغانستان قدرے از روغن آورد۔ روز دوم آن روغن بہ آن شخص واپس کردہ شد، حضرت ایشان فرمودند درین روغن بوے حرمت می آید۔ آن شخص متحیر ماند کہ شائبۂ حرمت از کجا آمد۔ گوسفند از مال حلال خریدہ شدہ و عیالِ من از دستِ خود روغن کشیدہ۔ چون آن شخص از دہلی بہ خانہ رسید۔ تحقیق کرد و معلوم شد کہ آن گوسفند احیاناً در کشتِ دیگران رفتہ کشت می خورد، فہمید کہ بوے حرمت ازین جا پیدا است۔ مولوی برکت اللہ نسباً فاروقی بود و در ہانسی ضلع حصار قیام داشت از اصحابِ اولین و صاحبِ نسبت و برکت و اجازت بود۔ در سنہ ۱۳۱۵ھ حسب معمول بہ خدمتِ اقدس رسید دو روپیہ ہدیہ پیش کرد و یک دو روز در خدمت ماندہ بہ وطن باز گشت حضرت ایشان در ج ذیل خط بہ ایشان نوشتند (اصل خط بہ اُردو است)،

روزے کہ شمار خصمت شدید۔ بہ عصر آن روز دل را از شما بے لطفی حاصل شد۔ ما شما را دریافت

کردیم معلوم شد کہ شمار رفتہ اید۔ ہدیہ شمار دکردہ می شود۔ زیرا کہ حالت شما مشکوک شدہ است۔ اگر شما صاف می بودید چرا دلم را آن روز از شما بے لطفی پیدا شدے۔ ما ہدیہ ہر شخص نہ می توانیم گرفت و نہ از ماہر شخص بہرہ مندی می تواند شد۔ درحق شما بہتر این است کہ از بے ایمانی قلب توبہ کنید۔ ۲۷ رجب الحرام شب معراج ——— در قبول ہدایا احتیاط تام اگرچہ نادم و پسیں بودہ اما بعد از ماہ رجب ۱۳۲۹ھ از قبول کردن ہدیہ امثالِ مولوی برکت اللہ احتراز نہ می فرمودند یعنی از کسانے کہ بہ کسبِ حلال مصروف بودند و در کار طریقت از ایشان سستی واقع می شد ہدیہ می گرفتند، زیرا کہ روزے در میرٹھ درس بخاری شریف می دادند۔ چون در کتاب الوصایا بہ حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسیدند کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ حضرت سعد فرمودہ۔ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کثیر، اِنَّکَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِیْ اَیْدِیْھِمْ۔ یعنی بدہ سیوم کہ سیوم بسیار است۔ بہ تحقیق گزاشتن تو وارثانِ خود را اغنیا و بے نیاز۔ بہتر است از گزاشتنِ آنہا فقرا و بے نوا کہ دراز کنند دست ہا را پیش مردم و طلب کنند کفاف زندگانی کہ در دست مردم است۔ اھ۔ حضرت ایشان فرمودند کہ از روئے این حدیثِ صحیح برائے اولاد ارمال و متاع دنیویہ چیزے گزاشتن بہتر است۔ و بعد ازیں واقعہ حضرت ایشان در کوئٹہ و در دہلی بعض املاک خریدند۔ والّا تا آن زمان غیر از خانۂ سکونتی چیزے دیگر نہ خریدہ بودند۔

اگر قبل از ۱۳۲۹ھ احتیاط زائد اختیار کردہ بودند و ہدیہ از کسلمندان و سُستان در امور طریقت نہ می گرفتند از بہر ارضائے رب نہ می گرفتند و اگر فیما بعد قبول فرمودند از وجہ ارشاد سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبول فرمودند۔ عمل حضرت ایشان مصداق این حدیث شریف بودہ۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

نے از تو حیات جاودان می خواہم — نے عیش و تنعمِ جہان می خواہم
نے کامِ دل و راحتِ جان می خواہم — ہر چیز رضائے تست آن می خواہم

تفریح و تمشیہ

حضرت ایشان چند سال از خانقاہ شریف بیرون قدم نہ نہادند۔ از کثرت مراقبہ و نشست در احوال صحت فتورے رونما شد۔ حکیم عبدالمجید خان بہ حضرت ایشان برائے تفریح و تمشیہ عرض کردند۔ چنانچہ ازاں روز تا اولِ روز علالت حضرت ایشان تفریح و تمشیہ را ترک نہ کردند و ابتدائے تفریح بہ این طور بود کہ از خانقاہ شریف برآمدہ بہ سمتِ جنوب تا دروازۂ ترکمان می رفتند و از آنجا بر بالائے فصیل بہ سمتِ شرق و باز بہ سمتِ شمال تا زینت المساجد تشریف می بردند۔

Marfat.com

فصیل یعنی دیوار شہر پناہ از سنگ خارا بود و از بالا بہ اندازۂ یک و نیم گز ممرّ داشت۔ ڈاکٹر احمد اللہ خان شیر کوٹی از مخلصین صادقین بود۔ در فوج نوکری داشت۔ قیام گاہش نزد زینت المساجد بود۔ وے بہ انتظار حضرت ایشان استادہ می بود۔ و حضرت ایشان تقریباً یک ساعت آن جا توقف می فرمودند و ازانجا از راہِ مسجد جامع و مٹیا محل و چتلی قبر بہ خانقاہِ شریف می آمدند۔ ہمراہ ایشان یک مخلصِ افغانی می بود کہ یک قدم پس می رفت و اکثر اوقات از ہند یہا دو نفر می بودند کہ پیش ایشان می رفتند۔ یکے حافظ منیر الدین منیر و دوم مولوی عبد السبحان۔ بہ دورانِ تمشیہ حافظ منیر الدین بہ تلاوتِ کلامِ الٰہی مصروف می بود و حضرت ایشان استماع می فرمودند۔ مولوی عبد السبحان علوم دینیہ را در دیوبند خواندہ بودند۔ در ابتدائے امر قدرے در بندِ مَاهَذَا وَلِمَاذَا گرفتار بودند لیکن رفتہ رفتہ ازین بند شہا آزاد شدند و بہ دل و جان معتقدِ حضرت ایشان شدند و اگر غیر ازین دو نفر کسے می بود آن ہم بہ ادب تمام و حضورِ قلب پیش حضرت ایشان می رفت احیاناً حضرت ایشان تفسیر و بیانِ آیاتِ شریفہ می کردند و مولوی عبد السبحان لذتہا می برداشت۔ حافظ منیر الدین قرآن مجید را از اول تا آخر تلاوت می کرد۔ بہ ہر جائے کہ امروز می رسید فردایش ازان بعد تلاوت می کرد۔ روزے حافظ منیر الدین آن آیاتِ مبارکہ تلاوت کرد کہ دران بیانِ قومِ لوط بود۔ حضرت ایشان بہ نوعے بیان و تفسیر آن آیاتِ مبارکہ فرمودند کہ مولوی عبد السبحان در تحیّر بماند از خَشْیَتِ پروردگار جَلَّ مَجْدُہٗ سَیلِ اشک از چشمانِ مبارک جاری بود، و رفقا از خود بے خبر و دیگر احوال بودند۔ مولوی عبد السبحان از دل و جان ازان روز معترفِ بزرگی و طہارتِ نفس و تبحّرِ علمی حضرتِ ایشان شدند، تا وقتے کہ مولوی عبد السبحان و حافظ منیر الدین بہ قیدِ حیات بودند آن بیان را یاد می کردند۔ اگر مولوی عبد السبحان طالب آن بیان را قلم بند می کردند برائے انتفاعِ دیگران سببے مہیّا می شد، حیف صد حیف، آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔

قصۂ نقاب

چونکہ حضرت ایشان دران ایّام بہ وقتِ تمشیہ چادرے بر سرِ مبارک و بر روے انور بہ نوعے می پیچیدند کہ حضرت ایشان راہ را ببینند و نظر مبارک ایشان بر کسے نیفتد۔ اہالیان شہر دہلی آن زمان را بہ ایام نقاب یاد می کردند و می گفتند کہ حضرت شاہ صاحب بر روئے مبارک خود نقاب می انداختند حالانکہ آن نقاب نہ بود بلکہ آن را اِلتِثام می توان گفت۔ اندران ایام بہ یکے از مخلصین فرمودند۔ صورتِ بعض اشخاص مسخ شدہ بہ نظرم می آید۔ از دیدن آن کریہ اشکال خود را نگاہ می دارم ——

ہوش در دم نظر بر قدم

حضرت ایشان دائماً در احوال ہوش در دم می بودند۔ عاجز

Marfat.com

ہیچ وقت را یاد نہ دارد کہ ایشان از ہوش در دم غافل شدہ باشند و بہ وقتِ رفتار نظر بر قدم می داشتند۔ خواہ در خانہ می بودند، یا بیرونِ خانہ، یا در تفریح و تمشیہ، در ہمہ جا ناکِسُ الرَّاسِ می بُودند۔ اگر در راہ شایان دید چیزے پیش می آمد۔ کسے عرض می کرد۔ حضور، التفات فرمائید این چہ عجیب چیز است، بہ استماع این قول حضرت ایشان توقف می فرمودند، و اگر در راہِ عمومی می بُودند مُمَر را گزاشتہ بہ جہتِ چپ می ایستادند، و باز سرِ مبارک را برداشتہ آن چیز را ملاحظہ می کردند و تا وقتے کہ ملاحظہ می فرمودند از جائے خود حرکت نہ می کردند و باز کلمۂ تحسین گفتہ سر مبارک را پست کردہ براہ روان می شدند۔

در راہ با کسے ملاقات نہ می کردند۔ البتہ بعض اوقات تکلّم می فرمودند۔ اگر کسے در راہ ارادۂ مصافحہ کردن می کرد۔ خادمے کہ در پسِ حضرتِ ایشان بہ یک قدم می بود آن شخص را باز می داشت۔ پروردگار جل شانہ و عم احسانہ ہمہ وقت را برائے حضرتِ ایشان صفا فرمودہ بود۔ در کتاب الرقاقِ مشکات این حدیثِ قدسی موجود است۔ ابنَ آدَمَ تَفَرَّغ لِعِبَادَتِی اَملَأ صَدرَکَ غِنیً وَاَسُدَّ فَقرَکَ وَاِن لَّا تَفعَل مَلَأتُ یَدَکَ شُغلاً وَلَم اَسُدَّ فَقرَکَ۔ حضرت ایشان بِفَضلِ اللّٰہِ وَ اِحسَانِہٖ ساحتِ سینۂ مبارکۂ خود را بِالکُلِّیَّہ از فکرِ ماسوی اللہ پاک و صاف نمودہ بودند۔ ہر وقت ایشان صاف و ہر آنِ ایشان در ذکر۔

قَومٌ ھُمُومُھُم بِاللّٰہِ قَد عُلِقَت ۔۔۔ فَمَا لَھُم ھِمَمٌ تَسمُو اِلیٰ اَحَدِ
فَمَطلَبُ القَومِ مَولَاھُم وَسَیِّدُھُم ۔۔۔ یَا حُسنَ مَطلَبِھِم لِلوَاحِدِ الصَّمَدِ
مَا اَن تَنَازَعَھُم دُنیَا وَلَا شَرَفٌ ۔۔۔ مِنَ المَطَاعِمِ وَاللَّذَّاتِ وَالوَلَدِ
وَلَا لِبَاسٌ لِثَوبٍ فَائِقٍ اَنَقٍ ۔۔۔ وَلَا التَّزَایُدُ فِی الاَموَالِ وَالعَدَدِ

وفیما بعد حضرت ایشان برائے چہار ساعت بیرون شہر در عَرَبہ می رفتند و آنجا بہ اندازۂ دو میل می گشتند و بہ ذکر شریف مشغول می شدند یک خادم افغانی ہمراہ می بود کہ قدرے دور تر از حضرت ایشان می نشست و خیال می داشت کہ کسے نزد حضرت ایشان نہ رود۔

مصیف کوٹہ حضرت ایشان قدس سرہٗ دوازدہ سال صَیفاً وشِتَاءً در خانقاہِ شریف قیام کردند۔ اگر باطن حضرت ایشان مثل بوئے گُل معطر و لطیف بود ظاہر ایشان نیز مثلِ برگ گُل ملائم و پاکیزہ بود۔ در ایام تابستان از شدتِ حرارت تمامِ بدنِ مبارک از دانہا کہ آن را "گرمی دانہ" گویند پُر می شد۔ و با حدّتِ باطنی حدّتِ ظاہری یک جا شدہ مزاج اشرف را نازک تر می ساخت، حکیم عبدالمجید خان عرض کردند کہ شما را در تابستان بہ مقامِ خنک باید رفت۔

Marfat.com

وچونکہ مزاج شما مرطوب است لہٰذا مقام خشک مناسب تراست وحکیم صاحب تجویز کوئٹہ بلوچستان کردند۔ کوئٹہ برائے حضرت ایشان جائے نو بود ونہ آنجا کسے از متعارفین بود۔ حضرت ایشان بہ حاجی فضل عمر سودا گر حُجفت فرمودند کہ تا کوئٹہ ہمراہ روند وآن جا مسکنے بہ ایجار گرفتہ برگردند۔ حضرت ایشان یک ملازم ویک ملازمہ را با خود گرفتہ با اہل وعیال در اوائل ماہ محرم ۱۳۱۸ھ (مئی ۱۹۰۰ء) بہ کوئٹہ بلوچستان تشریف بردند۔ حاجی فضل عمر نزد جامع مسجد قندھاریان یک بالاخانہ برائے چہار ماہ بہ کرایہ گرفتند وآن جا را پاک وصاف کردہ حضرت ایشان را بہ آنجا بردند وخود شان بہ ہلی مراجعت نمودند۔

نور ہدایت دمید

حضرت ایشان با یک خدمت گار ہندی بہ کوئٹہ رسیدند۔ از افغانی واز بلوچی یک حرف نہ می دانستند۔ در بالاخانہ قیام فرمودند۔ پروردگار جلّ شانہ قلوب العباد را بہ ایشان مائل کرد۔ مشکات در باب الحُب از صحیح مسلم روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ۔ اِن اللّٰہَ اِذَا اَحبَّ عَبداً دَعَا جبرئیلَ فَقَالَ اِنی اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبہُ قَال فَیُحِبُّہُ جبرئیلُ ثُمَّ یُنَادِیُ فِی السَّمَآءِ فیقُولُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوہُ فیحبُّہُ اَھلُ السَّمَاءِ ثم یُوضَعُ لَہُ الْقُبُولُ فِی الاَرضِ۔ الخ۔ یعنی بہ تحقیق چُون اللہ تعالیٰ از بندۂ خود راضی می گردد و ویرا دوست خود می سازد می خواند جبریل را وبہ وے می گوید، بہ تحقیق من دوست می دارم فلان بندہ را پس تو او را دوست دار۔ پس جبریل آن بندہ را دوست می دارد وباز جبریل در آسمان ندا می کند وی گوید کہ اللہ تعالیٰ فلان بندہ را دوست می دارد پس اے اہلِ سَمار شما دوست دارید اُورا، پس آسمانیان اورا دوست می دارند پس نہادہ می شود مر آن بندہ را قبولی در زمین، و در دلہائے اہلِ زمین محبت آں بندہ جائے می گیرد۔ الخ۔ ظہور این حدیث شریف بہ اتم وجہ در کوئٹہ بلوچستان شد۔ روزے چند نہ گزشتہ بود کہ صلحاء واہلِ علم واصحابِ بصیرت وذوی العقول بہ خدمتِ اقدسِ حضرتِ ایشان حاضر شدہ حلقۂ غلامی بہ گوش خود انداختند وکسانے کہ دران دیار جمالِ باکمال حضرت ایشان دیدہ گرفتارِ محبّت ایشان شدہ بودند۔ نامہائے ایشان تذکار المحبتہم عاجز می نویسد۔

ملا عبدالحلیم آخوندزادہ کاکڑی از قریۂ چوہی از مضافاتِ کوئٹہ۔ ملا عبدالرشید آخوندزادہ برادرِ کلان ملا عبدالحلیم، ملا ایاز آخوند از کچلاغ، مفتی محمد جمعہ امام جامع مسجد ومفتی کوئٹہ، قاضی لعل محمد نورزی از قلات نصیر، مرزا نیاز محمد خان قندھاری تاجر۔ مرزا محمد اسلم خان حسن خان اندڑ، حاجی عبدالغنی وجلال خان از پشین وغیر ازین بعض افراد بودہ اند کہ نامہائے ایشان بہ یاد عاجز نہ ماندہ۔ ہر یکے از اینہا در فہم وفراست وعقل وجوانمردی از منتخباتِ روزگار بودہ۔ میر حسن صاحبزادہ پسر سید امان اللہ

Marfat.com

مشہور بہ میان صاحب در پشین قیام داشتند کہ بہ فاصلۂ چہل میل از کوئٹہ است معمور و صاحبِ علم و فضل بودند۔ از دست امیر عبدالرحمٰن از افغانستان جلاوطن شدہ بودند ایشان فرزند اصغر خود را کہ سید عبدالحلیم نام داشتند گفتند کہ آوازۂ حضرت صاحب دہلوی مسموع شدہ۔ و معلوم شدہ کہ ایشان بہ کوئٹہ تشریف آوردہ اند۔ شما بہ کوئٹہ بروید و از احوال و کیفیات ایشان معلوم کردہ بہ ما خبر بدہید۔ سید عبدالحلیم صاحبزادہ بہ این عاجز بیان کردند کہ من از پشین بہ کوئٹہ آمدم و سہ چار روز احوالِ حضرت صاحب را دیدم و از بعض افراد نیز پُرسیدم و بہ پشین رفتہ بہ والدِ بزرگوارِ خود گفتم۔ کہ "حضرت صاحب دہلوی عالمِ جید و حافظِ قرآن مجید ہستند۔ با ہر کس ملاقات نہ می کنند۔ از فاسقان خود را دور می دارند۔ ہدیۂ ہر کس را قبول نہ می کنند، نہ نزد کسے میروند و نہ با کسے تعرض می کنند۔ چون بر راہ می روند نظر ایشان بر قدم می باشد۔ مجلسِ ایشان مجلسِ علمی است۔ از مریدانِ ایشان ہر کہ خطائے می کند زجرش می فرمایند۔" والدِ من چون بیان مرا شنیدند فرمودند، اے پسر بالیقین این شخص از اولیائے پروردگار است بہ خدمتِ ایشان رسیدن از سعادت است۔ طُوبٰی لِمَنْ لَازَمَ عُتْبَۃَ دَارِہٖ۔ و باز میر حسن صاحبزادہ از پشین بہ کوئٹہ آمدند و تا ۱۳۳۴ھ بہ ایامِ صیف در کوئٹہ سکونت می داشتند و بہ خدمتِ حضرت ایشان رسیدہ استفادہا می کردند۔

بہ گلستان رفتن

جلال خان حضرت ایشان را در ۱۳۱۹ھ بہ گلستان بردند۔ چہل روز آنجا قیام حضرت ایشان بود۔ جماعتے از پاک نہادان داخلِ سلسلۂ مبارکہ شدند۔ چون سید کرم شاہ، سید بدل شاہ، سید عبدالحق، خدائے رحم کاکڑ، محمد یعقوب ترین وغیرہم۔

واقعۂ عبدالحمید آخوندزادہ

ملا عبدالحمید صاحبِ علم و فضل و شخصِ معمور در اطراف پشین اُستادِ کُل بودند۔ مخلصان پاک نہاد کرم شاہ، بدل شاہ، محمد یعقوب وغیرہم از تواردِ انوار و برکات بے اختیار شدہ نعرۂ اللہ اکبر در نماز بلند می کردند۔ درین باب کسے از آخوندزادہ صاحب استفسار کرد کہ آیا نماز این افراد درست است یا نہ۔ آخوندزادہ صاحب فرمودند کہ نماز این افراد نہ می شود۔ این سخن بہ حضرتِ ایشان قدس سرہٗ رسید۔ و آن وقت آخوندزادہ صاحب نیز حاضر بودند۔ حضرت ایشان بعد از استماعِ این کلام دو چار دقیقہ حسبِ معمول خاموش ماندند و باز سرِ مبارک را بالا کردہ بہ آخوندزادہ صاحب این الفاظ فرمودند "اے عزیز حلاوتِ ایمان نہ چشیدہ ئی"۔ اثرِ این قول بر صاحبزادہ بہ این اندازہ شد کہ در حیاتِ خود اعادۂ حکمِ سابق نہ کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

Marfat.com

عاجز گوید کہ در احوالِ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن جوزی نوشتہ کہ ایشان در نماز سورۂ یوسف می خواندند۔ چوں بہ۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ رسیدند بہ گریہ در آمدند۔ راوی می گوید۔ سَمِعْتُ نَشِيْجَهٗ وَاِنِّيْ لَفِيْ آخِرِ الصُّفُوْفِ۔ وابن عباس می فرماید۔ رَأَيْتُ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ يَنْشِجُ حَتّٰى اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُهٗ، وابن عمر می فرماید، غَلَبَ عَلٰى عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَسَمِعْتُ حَنِيْنَهٗ مِنْ وَرَاءِ ثَلَاثَةِ صُفُوْفٍ۔ کجا نعرۂ نخوت و تمکنت و کجا آہِ خشیت و عبودیت۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا۔

مفتی کفایت اللہ

در دہلی شخصے از مفتی کفایت اللہ استفسار کرد۔ کہ یک شخص امامت می کرد مقتدیانش مصروفِ بکا بودند و بعضے از آنہا نعرۂ اللہ می زد۔ آیا نماز این افراد شد یا نہ۔ مفتی صاحب از سائل دریافت نمودند کہ کدام شخص امامت می کرد و مقتدیانش کدام نفر بودند۔ سائل گفت۔ امامت حضرت شاہ ابوالخیر می کردند و مریدان ایشان مقتدیان بودند۔ حضرت شاہ صاحب سورۂ والشمس تلاوت می فرمودند۔ مفتی صاحب بہ سائل گفتند "کفایت اللہ چسان بگوید کہ نماز نہ شد۔ این کیفیتِ عشق و محبت است"۔ مفتی صاحب چہ جواب درست دادہ اند۔ جزاہ اللہ خیرا۔ عبدالحمید دہلوی در وقت این سوال و جواب موجود بود و بہ عاجز حکایتِ این واقعہ کردہ۔

پیر مردے

روزے حضرت ایشان در خانقاہ شریف مصروفِ حلقہ و توجہ بودند کہ صاف باطن پیر مردے آمد۔ حضرت ایشان باوے بہ محبت پیش آمدند۔ بہ دوران گفتگو آن پیر مرد عرض کرد۔ حضرتِ بزرگوار، آن وقت ہم خواہد آمد کہ عوام الناس نیز حاضر شدہ استفادہ خواہند کرد۔ حضرت ایشان از استماع این سخن قدرے متبسم شدہ بہ حاضرینِ حلقہ فرمودند۔ بشنوید این پیر مرد چہ می گوید۔

نظام دکن

در دہلی بہ یکم شوال ۱۳۲۰ھ و یکم جنوری ۱۹۰۳ء جشنِ تاج پوشی بادشاہِ انگلستان بود۔ حکومت ہند تمام نوابہا و راجاہا و اُمرا و زمینداران را از اطراف ہند مدعو کردہ بود۔ نظام دکن میر محبوب علی خان نیز بہ دہلی آمدہ بودند۔ واقعۂ آمد نظام دکن را چند افراد بہ عاجز بیان کردہ و حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ نیز بیان فرمودہ اند۔ عاجز اولاً بیان مخلصین می نویسد کہ تفصیل دارد و باز بیان حضرت ایشان قدس سرہ می نویسد۔ لِيَكُوْنَ الْخِتَامُ مِسْكًا۔

بیانِ مخلصین۔ در یک عربہ نظامِ دکن میر محبوب علی خان و فرزندِ ایشان میر عثمان علی خان سوار بودند۔ ہمراہ ایشان یک انگریز افسر بود (عاجز از بعض افراد شنیدہ کہ آن انگریز کمشنر بودہ) بر دروازۂ

خانقاہ شریف یک افغانی نشستہ بود۔ اَرْدَلی بہ افغانی گفت کہ نظام صاحب برائے ملاقات آمدہ اند۔ افغانی اطلاع کرد و باز نواب صاحب مع پسر و دو سہ نفر در خانقاہ شریف داخل شدند و انگریز افسر نزد دروازہ استادہ ماند۔ بعدِ قلیل نظامِ دکن مع فرزند و رفقا برآمدند و باز نوکرانِ نظام در طبقہائے نقرئی دنانیر زرِ سُرخ (گفتہ اند کہ مالیتی یک لکھ روپیہ بود۔ شاید از کسے شنیدہ باشند) بہ خدمتِ حضرتِ ایشان بردند و عرض کردند کہ حضورِ نظام ہدیہ ارسال کردہ اند۔ حضرت ایشان فرمودند "من بانواب صاحب ملاقات کردم۔ حاجت بہ این ہدیہ نہ دارم۔ برائے ایشان دعا می کنم"۔ چنانچہ آن طبقہا را ملازمانِ نظام واپس بردند۔

بیانِ حضرتِ ایشان۔ روزے حضرت ایشان در دہلی بہ وقت بازگشت از تفریح و تمشیہ فرمودند "در دندانِ بغلیِ ما درد بود و ما در وسطِ دالانِ بیرونِ مسجدِ شریف نشستہ بودیم (ایں دالان از جہت جنوب ہم مدخل دارد) نواب صاحب مع فرزند میر عثمان علی خان آمدند۔ چوں بہ مدخلِ دالان رسیدند سہ مرتبہ بہ ہر دو دست فرشی سلام کردند (بہ ہیئت رکوع شدہ ہر دو دست تا بہ قریب زمین سہ بار بُرون و بلند کردن) و نزد مدخل دو زانو نشستند۔ فرزند ایشان بہ پہلوئے ایشان نشستند۔ نواب صاحب استفسار احوال نمود۔ ما گفتیم حمد مر خدائے پاک راست کہ بہ عافیت ہستم۔ شما از احوال خود بفرمائید۔ ایشان گفتند۔ حمداً للہ بہ عافیت ہستم۔ و بعد از چار پنج دقیقہ سہ بار فرشی سلام کردہ مرخص شدند"۔ حضرت ایشان بیان ہدیہ نہ کردند۔

امیر حبیبُ اللہ خان

حاکم عام تمام ہند کہ آن را انگلیسہا وایسرائے می گفتند دعوتِ شاہ افغانستان امیر حبیبُ اللہ خان در ۱۹۰۷ء کرد۔ امیر صاحب بہ دعوت وایسرائے آمدند۔ بہ پنجم ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ (۲۰ جنوری ۱۹۰۷ء) سفیر محمد اسماعیل خان را امیر صاحب بہ خدمت حضرت ایشان فرستادند کہ آرزومند زیارتم۔ حضرت ایشان بہ محمد اسماعیل خان فرمودند۔ امیر صاحب را سلام ما برسانید و از جانب ما بگوئید۔ غرض و غایتِ آمدِ شما بہ دہلی ملاقاتِ فقیر نہ بود۔ لہٰذا برائے کارے کہ آمدہ اید۔ آن را بہ اتمام رسانید۔ فقیر برائے شما دعائے خیر می کند۔ البتہ اگر از کابل بہ نیتِ ملاقاتِ فقیر می آمدید۔ فقیر ملاقات می کرد۔ محمد اسماعیل خان بہ ہفتم ذی الحجہ باز حاضر شد و عرض کرد کہ امیر صاحب خواہش دارند کہ ہدیہ پیش کنند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ مرا حاجتے نیست۔ ایشان امیر مسلمانانند، خدمت اسلام بکنند۔ ہمین تحفۂ من است۔

قیام در سکھّر

در ایامِ صیف حضرت ایشان بہ کوئٹہ می رفتند و در ابتدائے خریف بہ دہلی

Marfat.com

تشریف می آورند۔ در سنہ ۱۳۲۶ھ در دہلی موسم خوب نہ بود۔ منشی ننّے خان و حکیم محمد اجمل خان بہ حضرتِ ایشان نوشتند کہ ہنوز قصدِ دہلی نہ فرمائید۔ و در کوئٹہ موسم خُنک شد۔ لہٰذا حضرتِ ایشان بہ سردار محمد علی خان پسر سردار شیر علی خان محمد زی فرمودند کہ بہ کرایہ جائے در سکھر بگیرند۔ چنانچہ محمد علی خان برلبِ دریا خانۂ عمدہ بہ کرایہ گرفتند و حضرت ایشان بہ شنبہ ۱۲ شوال سنہ ۱۳۲۶ھ (۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء) از کوئٹہ روانہ شدہ بہ روز دیگر بہ سکھر رسیدند و آنجا تقریباً دو ماہ قیام فرمودند۔

خانہ در کوئٹہ

بہ ۲۷ رجب سنہ ۱۳۲۸ھ (۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۹ء) حضرت ایشان در کوئٹہ خانہ خریدند۔ دران روزہا این خانہ درمیان کشتہا بود۔ و حالا در وسطِ شہر آمدہ و راہے کہ متصل بہ خانہ است بہ نام "شارع پیر ابوالخیر" مشہور است۔

قیام در میرٹھ

حضرت ایشان در ماہِ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ (اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء) از کوئٹہ بہ دہلی تشریف آوردند۔ در دہلی حکومتِ ہند مصروف بہ انتظامات جشنِ تاجپوشی بادشاہِ انگلستان بود۔ حضرت ایشان بہ مخلصین فرمودند کہ از اطراف و اکنافِ ہندوستان اہلِ دنیا برائے جشن بہ دہلی می آیند و از ایشان بعض افراد برائے ملاقات نزدِ من می آیند۔ و ما این کیفیت را خوش نہ داریم لہٰذا برائے ما بہتر این است کہ چند ماہ قیام در جائے دیگر کنیم تا کہ از اہلِ دُنیا کسے نزد ما نیاید۔

عاجز گوید کہ در سنہ ۱۹۰۳ء نظام دکن آمدہ بودند و در سنہ ۱۹۰۷ء امیر حبیب اللہ خان سفیر محمد اسماعیل را فرستادہ بودند۔ و غیر از ینہا بعض امرا و زمینداران خواہش ملاقات کردہ بودند چونکہ حضرت ایشان این صورتِ حال را خوش نہ داشتند لہٰذا در سنہ ۱۹۱۱ء قصد فرمودند کہ از دہلی بہ جائے دیگر بروند۔

در میرٹھ جماعتے از مخلصین کامل المحبتہ بود و خواہش داشتند کہ برائے چند وقت حضرت ایشان بہ میرٹھ تشریف برند چون از قصدِ حضرتِ ایشان واقف شدند، محلسرائے خوب کہ بر شارع ویسٹنڈ در صدر واقع بود بہ ایجار سی روپیہ ماہانہ برائے حضرتِ ایشان گرفتند۔ بہ جہت شرق و شمال شوارع بودند و متصل بہ محل زمین فراخ بود حضرت ایشان مع اہل و عیال از دہلی بہ آن جا تشریف بردند و بہ اندازۂ پنج ماہ آن جا قیام نمودند ——— در علاقۂ "لال کُرتی" از صدر، شیخ وحید الدین بشیر الدین قیام داشتند ایشان فرزندان شیخ عبد الکریم بُودند کہ از مخلصین کامل الارادۂ محدثِ دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی بود۔ ایں ہر دو برادر اگرچہ از حضرت سیدی الوالد بیعت نہ بُودند لیکن در محبّت و عقیدت از مریدان بیشتر بودند۔ چُون حضرتِ ایشان بہ میرٹھ رسیدند، ہر دو بہ خدمتِ اقدس رسیدہ عرض کردند کہ تا وقتے کہ قیام حضرتِ شما در میرٹھ باشد برائے تفریح در عربہ مایان تشریف ببرند۔ حضرت ایشان معروض ایشان را قبول

Marfat.com

فرمودند و برائے تفریح در عربۂ ایشان بہ باغ معظم علی شاہ تشریف می بردند و در عودت در جائے ہر دو برادر قدرے توقف می فرمودند و نماز عشا آن جا خواندہ بہ اقامت گاہ خود تشریف می آوردند۔ در صدر جماعتے از مخلصین بود کہ برائے اشتراکِ نمازِ با نیاز آن جا می رسیدند و لطفہا می برداشتند۔

شیعانِ علیؓ در میرٹھ جماعتِ شیعانِ علی از ایران رسید و در جائے کہ نزد قیام گاہِ حضرت ایشان بود فرود آمدند اتفاقاً کیسۂ دنانیر را گم کردند۔ ہر چند تلاش کردند سودے نہ داد بالآخر نیت کردند کہ اگر کیسہ بہ دست مایان رسد قدرے بہ حضرت ایشان نذر کنیم۔ روز دوم کیسہ یافتند، وایفاءً للنذرِ قدرے از دنانیر بہ خدمت ایشان آوردند۔ حضرت ایشان را در قبول کردنِ ہدیہ تامل شد، چون آن جماعت بیان کرد کہ مایان از حضرات صحابہ کسے را دشنام نہ می دہیم البتہ بہ افضلیتِ حضرت علی قائل ہستیم۔ حضرت ایشان ہدیۂ ایشان را قبول کردند، یکے از مجتہدین ایران در دہلی بہ خدمت ایشان رسیدہ بود۔ چند روز اقامت کرد و خواہش کرد کہ در سلسلۂ عالیہ داخل شود۔ عرض کرد کہ من از صحابۂ کرام کسے را بد نہ خواہم گفت برائے طہارتِ باطن در سلسلۂ شریفہ داخل می شوم۔ چونکہ وے در قول خود استوار بود حضرت ایشان ویرا داخلِ سلسلۂ شریفہ کردند۔

دستۂ فوج پنجابیہا در میرٹھ دستۂ اسپ سواران از پنجابیہا بود۔ اکثر افراد این دستہ از حضرت ایشان بیعت بودند نام چند نفر بہ یاد عاجز است می نویسد، عدالت خان مہتاب شاہ، بولے خان، شیر احمد، عبد اللہ خان، محبوبے خان، فضلِ الٰہی، وغیرہم۔ ایشان در محبت و اخلاص صادق بودند۔ روزے حضرت ایشان را بہ میدان اسپ دوانی بردند۔ نیزہ بازی کردند و اسپہا را دوانیدند۔ یکے ہفت اسپہا را دوانید و در حالت تافتن اسپہا از پشت یکے بر پشت دیگرے خیزی زد و دیگرے بدونِ زین اسپ رامی دوانید چون بہ پیش حضرت ایشان رسید بر پشت اسپ ایستادہ سلام عرض کرد۔ برائے تماشا افسران فوج نیز رسیدہ بودند۔ بعد از میلۂ اسپ دوانی بہ حضرت ایشان چائے دادند و دعاہا گرفتند۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا وَرَضِيَ عَنْهُمْ۔

بہ سردھنہ سردھنہ از جاگیر نواب جانفشان خان بودہ۔ پروردگار ایشان را اولادِ کثیر عنایت کردہ بود۔ بہ آیامے کہ قیام حضرت ایشان در میرٹھ بود جانفشان خان را یک پسر بہ قیدِ حیات بود و اولادِ فرزندانِ دیگر در میرٹھ و بلند شہر و در جاہائے دیگر سکونت اختیار کردہ بودند و صاحبِ املاک بودند۔ و بیشتر افراد از مریدانِ حضرتِ ایشان بودند سرکردۂ اینہا سید امجد علی شاہ بود۔ سید امجد علی شاہ و ابناءُ الاعمامِ ایشان در خدمت حضرت ایشان عرض کردند کہ برائے یک شب مع متعلقین بہ سردھنہ تشریف

بریدہ۔ حضرتِ ایشان دعوتِ ایشان را قبول فرمودند۔ از میرٹھ در قطارِ آہن بہ سردھنہ تشریف بردند۔ بعد الغروب بہ سردھنہ رسیدند آن جا جمِ غفیر بہرِ استقبال استادہ بود۔ از محطۃ القطار تا جائے قیام تمام راہ را بہ بیارق کاغذی و گلہا آراستہ کردہ بودند۔ در عربہ اسپہا نہ بودند۔ بلکہ اولادِ جانفشان خان عربہ را حرکت دادہ تکبیر گویان تا قیام گاہ بردند۔ چوں حضرتِ ایشان در محل فروکش شدند۔ جوانانِ وفا شعار تماشائے آتش بازی برپا کردند۔ دران وقت حضرت ایشان بہ تمام حاضرین خطاب کردہ فرمودند۔" وقتیکہ حضرت جدِ امجدِ ما شاہ احمد سعید قدس سرہٗ بہ حجازِ مقدس ہجرت فرمودند بزرگانِ اینہا پروانہ راہداری از حکام حاصل کردند تا کہ حضرت ایشان مع متعلقین سفر بکنند و در راہ کسے مزاحم نہ شود۔" درین موقع اصغر علی شاہ فرزند فتح علی شاہ فرزند جانفشان خان بہ سوز و گداز این نظم خواند۔

مظہرِ حق قامتِ دلجوئے تو — دیدہا محوِ رخِ نیکوئے تو
اے ہلالِ عید جود ابروئے تو — چشمِ امیدِ مریدان سوئے تو
مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
ہستم آوارہ بہ جست و جوئے تو — خضر کوتارہ نماید سوئے تو
تشنہ ام نوشم زلالِ جوئے تو — اے کلیدِ گنج فیض ابروئے تو
مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
واقفِ اسرارِ پنہانی توئی — مورِدِ الطافِ رحمانی توئی
رازدارِ سرِّ یزدانی توئی — خاصۂ درگاہِ سبحانی توئی
مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمال روئے تو
اے توئی ہر گمرہے را رہنما — منبع جودی و تو بحرِ سخا
نیست جز تو دردِ دلہا را دوا — ہان نگاہِ لطف براین بے نوا
مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً از جمالِ روئے تو
نائبِ خیر الوریٰ خوانم ترا — نفسِ دینِ مصطفےٰ خوانم ترا
وقتِ مایوسی ترا خوانم ترا — اے ستودہ رہنما خوانم ترا
مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمال روئے تو
بر درت اے شاہِ شاہان آمدم — مضطر و خاطر پریشان آمدم
ہمرہِ صد یاس و حرمان آمدم — با ہزاران شوق و ارمان آمدم

Marfat.com

مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
مُفت کردم عمرِ خود را من تلف — گشتہ ام تیرِ ملامت را ہدف
گوہرِ مقصود گم شد از صَدف — مفلسم ہیچک نہ دارم من بہ کف
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
دست من از کار رفتہ اے حبیب — کارِ من از دست گشتہ بے نصیب
بر درت افتادہ مسکین و غریب — نیست جُز تو بہر دردِ دل طبیب
مفلسانیم آمدہ در کُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
ہادیا، در پیش می دارم سفر — پائے من لنگ است و منزل پُر خطر
خوف رہزن در دلم شام و سحر — خواجۂ ما شاہِ ما بر ما نگر
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
بر سرِ کوہ آفتا بم آمدہ — وقتِ صبح و باز خوا بم آمدہ
سر زنشہا در حسابم آمدہ — وقتِ یاس و اضطرابم آمدہ
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
عُمرِ آخر گشتہ و من بے خبر — ہمرہان در منزل و من در سفر
خود نہ کردم امتیاز خیر و شر — داری اے خواجہ ز احوالم خبر
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
زادِ راہم جُز گناہان ہیچ نیست — توشۂ مَن غیرِ عصیان ہیچ نیست
در کفم جز یاس و حرمان ہیچ نیست — بے سر و برگیم و سامان ہیچ نیست
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
نیست اندر جیب و دامان یک جَو م — توشۂ تا جانب عقبیٰ روم
در قطارِ خادمانت من دو م — تا بگردم گرد و قربانت شوم
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو
نامۂ این اصغرِ گم کردہ راہ — از عملہائے زبون گشتہ سیاہ
اولیا را ہست قدرتِ ازالہ — تیرِ جستہ باز گردانند ز راہ
مُفلسانیم آمدہ درکُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

Marfat.com

بس درین عالم ہمین خیرِ من است — خواجہ ام شاہِ ابوالخیرِ من است
صد ہزاران خادمش غیرِ من است — خلد دیدارِ خش سیرِ من است
مُفلسانیم آمدہ در کُوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تو

در بلند شہر

در سنہ ۱۳۳۰ھ جناب ہمشیرۂ کلان در کوٹہ علیل شدند، چونکہ موسم دہلی خوب نہ بود۔ حضرت ایشان در اواخرِ رمضان از کوٹہ بہ میرٹھ و آن جا چند روز قیام فرمودہ بہ بلند شہر تشریف بردند و آن جا در مَحَلِ سَرائے خان شیرین خان دو ماہ قیام فرمودند۔ این محل سرا مشہور بہ کوٹھی پھونس بود کہ نزدِ کالا آم بودہ۔ اطبائے یُونانی علاج ہمشیرہ صاحبہ کردند و حق تعالیٰ ایشان را شفا بخشید ——— روزے حضرت ایشان برائے تفریح و تمشیہ برآمدند و بہ مزارِ مبارکِ ملا حسن شہید تشریف بردند کہ متصل مسجد شریف واقع است و در مسجد شریف مدرسہ احمدیہ بود و مولوی احمد اللہ درین مدرسہ مدرس بودند۔ این مسجد و مزار در محلہ فراشان است۔ حضرت ایشان چوں از فاتحہ فارغ شدند بہ مولوی احمد اللہ فرمودند۔ ملا حسن مرا بر تخت شیشہ جائے دادند۔ مولوی صاحب عرض کرد چونکہ قلب حضور آئینہ است لہذا جناب شہید حضور مبارک را بر تخت شیشہ جائے داد۔ مولوی عبدالرشید در این وقت موجود بود، چند سال قبل بیانِ این واقعہ بہ عاجز کردہ، گفت، من بیعت شدہ بودم و در ان وقت در مدرسۂ احمدیہ سبق می خواندم۔

گلاوٹھی

گلاوٹھی از توابع بلند شہر است، اہالیان آن جائے حضرت ایشان را برائے چند ساعت آن جا بردند۔ حضرتِ ایشان در آنجا بر مزار میر مہربان علی فاتحہ خواندند۔ و رُو بہ حاضرین کردہ پرسیدند آیا ریشِ میر صاحب موئے سیاہ و سفید داشت و آیا دو دندانِ پیشینۂ ایشان شکستہ بود۔ حاضرین متحیّر شدہ عرض کردند آیا ملاقاتِ میر با حضرت شما شدہ بود، فرمودند۔ در این وقت من ایشان را می بینم و ایشان پیش روئے من اند۔

مسجد شریف حضرت بلالؓ

در کوٹہ مقابل خانۂ خود بہ جہتِ شرق مسجدِ کشادہ و رفیع و بارونق در سنہ ۱۳۳۱ھ تعمیر کردند و بہ مناسبت حضرت بلالؓ مؤذنِ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ مسجد حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ موسوم ساختند۔ محمد وزیر حصاری از مخلصینِ قدما، مردِ سادہ و نیک و صاحبِ نسبت بودہ، بہ خدمت حضرت ایشان مکتوبے ارسال کرد، حضرت ایشان را بہ القاب صوفی، حاجی، مولانا وغیرہ یاد کردہ بود و مسجد شریف را مسجد بلال نوشتہ بود۔ حضرت ایشان بہ وے تحریر کردند، ما معناہ "مقصد از خط نوشتن خوش کردن

Marfat.com

مکتوبِ اِلَیہٖ است۔ اگر القاب درست می باشند دل خوش می شود، واز الفاظ تمسخر آمیز مثلاً، مولانا، مولوی صوفی، صاحب، دل ناخوش می شود و ہمچناں مسجد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ را مسجد بلال نوشتن دل را آزار می رساند، چہ در این صورت تحقیر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ است۔ اگرچہ عوام را وقعتے نیست و تحریراتِ امثالِ شما را ہیچ منزلت نیست، مع ہذا مناسب دانستہ شد کہ از راہ و رسمِ اربابِ خرد شما را آگاہ کردہ شود۔ آئندہ از نوشتن این گونہ الفاظ اجتناب کنید بلکہ با امثال شما کم بودن خط و کتابت بہتر است، والسلام۔ و اندران ایام حضرتِ ایشان این سہ شعر گفتہ اند۔

نہ جنابم نہ شہ نہ مولانا — بندۂ آستانہ عمرم
گر کنی نسبتم بہ آن در فیض — ہر چہ گفتی ازان بلند ترم
در کنی زین اضافہ فی الجملہ — زشت کردار خیر محتقرم

سُنت بابائے نہم

حضرت امام ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی قدس اللہ سرہٗ و نور ضریحہ را شاہِ ہند جہانگیر یک سال در قلعۂ گوالیار بند کرد۔ فوائدے کہ حضرت ایشان را ازان بند حاصل شد۔ در مکاتیب شریفۂ دفترِ سوم بیانش فرمودہ اند۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ را نیز حصولِ این گونہ معارف مقدّر بود، پروردگار اسباب را فراہم کرد۔

اسباب تربیت جلالی

در ایامِ حربِ عمومی اوّل حُرّیت پسندانِ ہند، امثالِ شوکت علی و محمد علی و مولانا محمود الحسن دیوبندی در افواجِ حکومتِ ہند یک فتویٰ تقسیم کردند کہ ہندوستان در تصرفِ انگلیسہا است و انگلیسہا با خلیفۃ المسلمین برسرِ حرب و عبداں اند، لہذا برائے مسلمان جائز نیست کہ در فوج حکومت نوکری کند۔ حکومت ارادہ کرد کہ در ردِّ این فتویٰ تحریرے از علماء حاصل کند و برائے این کار نظرِ انتخاب حکومت بر حضرتِ ایشان افتاد کہ حضرتِ ایشان فتویٰ دہند و دیگر علماء و مشائخ تصویب و تایید کنند۔ چونکہ حکومت از طریقۂ حضرت ایشان باخبر بود کہ با ہر کس ملاقات نہ می کنند، لہذا انتخاب جناب مصباح الدین کرد کہ اُمّ الاُمّ دے خواہرِ اَب الاُمِ حضرتِ ایشان بود۔ و ازین نسبت حضرتِ ایشان مصباح الدین را بہ برادری یاد می کردند و ہر گاہ کہ مصباح الدین برائے ملاقات می آمد حضرت ایشان بہ وجہ خوب ملاقات می کردند چون کہ جناب مصباح الدین در حکومت موظف بود۔ حکومت بہ وے گفت کہ افسرِ پولیسِ سرّی را با خود گرفتہ نزدِ حضرت صاحب بروید و دریں موضوع معاونتِ افسرِ پولیس سرّی بکنید۔ اگرچہ جناب مصباح الدین این کار را خوش نہ داشت لیکن مجبور بود و بہ ساعتِ نہ از شب مع افسر نزدِ حضرتِ ایشان حاضر شد۔

Marfat.com

افسرِ پولیسِ سرّی به حضرت ایشان گفت ما در تنہائی به شما چیزے عرض می کنیم۔ حضرت ایشان فرمودند، این افراد که نشسته اند به منزلۂ اولادِ من اند۔ ما ضعیف شده ایم۔ در تنہائی با کسے ملاقات نه می کنیم، افسرِ پولیس سرّی ازین سخن بشوریده و این گفته روان شد "ما خواهیم دید که شما چه گونه در تنہائی با کسے ملاقات نه می کنید"۔ و از روز دیگر بر هر دو دروازۂ خانقاه شریف دو دو نفر از پولیس سرّی مقرر شد۔ در بست و چهار ساعت یک لحظه از ایشان دروازه ها خالی نه می ماند نامِ هر وارد و صادر را در سجلّات می نوشتند۔ دو سه روز برین کیفیّت گزشته بود که به نامِ حضرت ایشان مکتوبے از حکومت رسید که بعد از ساعت دَهِ صبح در دفترِ افسرِ کلانِ پولیس آمده با افسر ملاقات بکنید۔ چنانچه روز دیگر حضرت ایشان به ساعت دَهِ صبح عربه طلب کردند و به دفترِ افسر تشریف بردند۔ حافظ عبدالحکیم سودا گر حُفت همراه ایشان رفت۔ آن روز در شهرِ دهلی بر زبانِ هر شخص جاری بود که امروز حکومت حضرتِ ایشان را گرفتار می کند، حافظ عبدالحکیم این کلام را شنیده بود۔ به این عاجز می گفت که من از حد کبیده خاطر بودم حضرت ایشان در عرق چین و پیرهن بودند۔ چون عَرَبَه به دروازۂ کشمیری به دفترِ افسرِ پولیس رسید۔ بوّاب دفتر پیش آمد و حضرت ایشان را گفت افسر به انتظارِ شما است و پرده از دروازه برداشت و حضرت ایشان را گفت که در آیند۔ حافظ عبدالحکیم در پسِ حضرت ایشان دست بسته روان بود۔ بوّاب به حافظ گفت که شما بیرون انتظار کنید۔ حافظ بیان کرد که آن وقت چه احوال داشتم۔ بیانش نه می توانم کرد۔ به سماعِ قولِ بوّاب بے ساخته به آواز بلند از زبانم برآمد۔ که جنابِ ایشان حضرت صاحب ماهستند۔ ما ایشان را تنہا نه می توانیم گزاشت۔ این گفته من در پسِ حضرتِ ایشان روان شدم۔ افسر چون حضرتِ ایشان را دید استاده شد و چشمانِ خود را پست کرد و به حضرتِ ایشان گفت که بر کرسی بنشینند۔ چنانچه حضرت ایشان بر کرسی نشستند۔ و افسر چشمانِ خود را پست کرده ساکت نشست و من دست بسته به پُشتِ مبارکِ ایشان استاده ماندم چار پنج دقیقه گزشت و افسر حرفے نه گفت۔ چنانچه حضرت ایشان به اُردو انگریزی را خطاب کرده فرمودند "صاحب مرا از بهرِ چه طلب کرده اید"۔ حضرت ایشان انگلیسها را صاحب می فرمودند۔ افسر گفت که به ما شکایت رسیده که شما برائے فاتحه خواندن بر مزاراتِ شریفه کسے را نه می گزارید۔ افسر این کلام گفت و نظرش بر زمین بود۔ حضرت ایشان فرمودند، برائے فاتحه هر کس را اجازت است، البته برائے ملاقاتِ من هر که می آید به اجازتِ من در خانقاه شریف داخل می شود بعد از این کلام حضرتِ ایشان را افسر گفت۔ شما به خانه می توانید رفت۔ چنانچه حضرت ایشان به خیر به خانقاه شریف تشریف آوردند۔ در راه

Marfat.com

اہالی دہلی حضرت ایشان را دیدہ شکر پروردگار بہ جا آوردند کہ حکومت حضرت ایشان را گرفتار نہ کرد۔

نظر بندی

از این واقعہ طبیعت حضرت ایشان مکدر شد۔ حضرت والدۂ محترمہ را فرمودند۔ برائے سہ روز بہ زیارتِ ہمشیرہ صاحبہ بہ رامپور می رویم۔ چنانچہ در اواخرِ محرم ۱۳۳۴ھ (نومبر ۱۹۱۵ء) مع اہل و عیال و دو نفر از مخلصین افغانستان بہ رامپور تشریف بردند۔ در رامپور کسے را خبر نہ بود کہ حضرت ایشان بہ رامپور آمدہ اند۔

ملاقات حضرت ایشان با حضرت ہمشیرہ صاحبہ محترمہ بعد از سی و دو سال صورت بست، یعنی بعد از یک قرن بہ قول کسانے کہ مدتِ سی و سہ سال را یک قرن می گویند۔ قطار آہن بہ ریاست رامپور پیش از صبح صادق رسید۔ افسر محطہ حضرت ایشان را بہ غرفۃ الانتظار بردو گفت تا آفتاب برنہ آید۔ شما درین جا آرام کنید۔ چنانچہ بعد طلوع الشمس بہ محلۂ مدرسۂ کہنہ در عربہ روانہ شدند۔ و بہ خانۂ حکیم مظہر حسین خان تشریف بردند۔ پروردگار حکیم مظہر حسین خان را اجرہائے بے شمار عنایت فرماید از مدتِ سی سال یک خانۂ خود را کاملاً بہ تصرف حضرت عمۂ محترمہ دادہ بودند۔ بدون معاوضہ بلکہ ہر سال درستی و مرمت مکان ہم حکیم صاحب می کردند۔ و اگر حضرت عمۂ محترمہ بیمار می شدند علاج و معالجہ ہم حکیم صاحب می کردند۔ تا وقتے کہ حضرت عمۂ محترمہ حیات بودند در ان خانہ قیام داشتند۔

موسم سرما بود۔ علی الصباح چون بہ خانۂ حضرت عمہ محترمہ رسیدیم و مخلص افغانی بسم اللہ خواندہ صدا داد کہ از دہلی حضرت صاحب تشریف آوردہ۔ حضرت عمۂ محترمہ از درون دروازہ کشادند، حضرت ایشان اندرون قدم نہادند و از حضرت عمۂ محترمہ کہ نزد دروازہ استادہ بودند استفسار نمودند کہ ہمشیرہ صاحبۂ من کجا ہستند، چون ایشان لفظ برادر بر زبان آوردند حضرت ایشان بہ احترام زائد نزدِ ایشان رفتہ سرِ مبارک را انحنا دادہ احترامات عرض کردند و باز تعارف مایان کردند۔ آن ہر دو مبارکان در دالان نشستہ مصروف کلام شدند و حضرت والدہ صاحبہ و ہمشیرگان بہ بندوبست چائے و فطور شدند۔ ہنوز یک ساعت نہ گزشتہ بود کہ مخلصِ افغانی از آمد عبدالصمد خان وزیر اعظم نواب صاحب، و ہادی حسن خان وزیر خصوصی نواب صاحب، و ابوالحسن خان میر توشہ خانۂ نواب صاحب و صاحبزادہ محمد علی خان معروف بہ چھٹّن خان صاحب زوجِ عمۂ نواب صاحب اطلاع داد و وقتے نہ گزشتہ بود کہ از آمد مولانا ابوذکار سلامت اللہ اسلام پوری خلیفۂ مولانا ارشاد حسین و مولانا عبدالغفار خان و مولانا ظہور الحسن و صاحبزادگانِ مجددیہ مولوی اعجاز حسین و مولوی معوان حسین و مولوی ریحان حسین و مولوی سردار احمد وکیل وغیرہم اطلاع داد۔

Marfat.com

جائے حیرت بود کہ این افراد را از آمدِ حضرت ایشان بہ چہ طور خبر شد لیکن یک روز نہ گزشتہ بود کہ جائے حیرت نہ ماند و حقیقت امر واضح شد۔ چہ روز دیگر از دہلی حافظ عبدالحکیم سودا گر حفت آمد و گفت مرا حکیم محمد اجمل خان فرستادہ۔ حکیم صاحب گفتہ اند وقتے کہ قطار آہن کہ در آن حضرت صاحب سوار بُودند۔ از دہلی حرکت کرد کمشنر دہلی در سیارہ (موٹر کار) بہ رامپور روانہ شد، حاکم اعلیٰ از ہند (وائسرائے) اورا نزدِ نواب حامد علی خان والی ریاست رامپور فرستادہ بود کہ حضرت صاحب بہ رامپور می رسند۔ نواب صاحب ایشان را مہمان خود کردہ در رامپور نگاہ دارند و نہ گزارند کہ حضرت ایشان از رامپور بہ جائے دیگر روند و حکیم صاحب بہ حافظ عبدالحکیم گفتند کہ از جانب من بہ خدمتِ حضرت صاحب بعد از احترامات زائدہ عرض کنید کہ شما مہمانی نواب صاحب قبول فرمائید و از رامپور بہ جائے دیگر نہ روید۔

ہنوز این احوال بہ حضرت ایشان نہ رسیدہ بود کہ با وزراء ملاقات کردند۔ وچون وزراء از مہمانی نواب حامد علی خان عرض کردند۔ حضرت ایشان فرمودند کہ ما بعد از سی و دو سال نزدِ ہمشیرۂ محترمہ برائے سہ روزہ آمدہ ایم، بعد از سہ روز از ہمشیرہ صاحبہ استفسار می کنیم و باز بہ شما یان جواب می دہیم۔ سیوم روز حضرت ایشان بہ وزراء فرمودند۔ نواب حامد علی خان والی رامپور با برادر صاحب ما (حضرت شاہ محمد معصوم) وضعیتِ ناشائستہ کردہ اند۔ این گونہ اطوار را ما متحمل نہ می توانیم شد۔ لہذا ما مہمانی نواب صاحب را بہ سہ شرط قبول می توانیم کرد۔ اولاً۔ نواب صاحب با ما خواہش ملاقات نہ کند۔ ثانیاً۔ در جائے کہ قیامِ ما باشد بران جا کامل تصرف از ما خواہد بود۔ بلا اجازت کسے آن جا داخل نہ خواہد شد۔ ثالثاً با مریدان و مخلصینِ ما نواب صاحب را تعلقے نہ خواہد بود و نہ بر ایشان از حکومت بند شے عائد خواہد شد۔ وزراء بیان ایشان را بہ نواب صاحب رسانیدند و نواب صاحب آن را قبول کرد۔ وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّقَالَ۔ نواب بہ نوعے پابندی این شرائط کرد و بہ نوعے مہمانداری حضرتِ ایشان تا آخر وقت کرد کہ لَا مَزِیْدَ عَلَیْہِ خلقِ خدا می گفت کہ آیا این نظر بندی است یا نوابی است۔ عاجز گوید۔ نہ دانستند لِلّٰہِ فِیْ عِبَادِہٖ شُئُوْنٌ۔ این اظہار اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا الحدیث۔ بودہ۔ دَرکِ احوالِ محبوبان و مُرادان، تہی دستان چہ توانند کرد۔ حضرتِ امام الطریقہ سید محمد بہاء الدین نقشبند قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَاَفَاضَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَاَسْرَارِہٖ فرمودہ اند۔ رحمتِ حق بہانہ می خواہد، رحمتِ حق بہانہ می خواہد۔ از نعومتِ اظفار تا زمانِ نظر بندی تربیتِ حضرتِ ایشان کاملاً جمالی بودہ، تربیت جلالی را ہیچ گاہ اثرے نہ بودہ۔ باز وے دیگر را نظر بندی بہانہ گشت۔ و حضرت ایشان قدس سرہٗ ذِی الْجَنَاحَیْنِ گشتند۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ۔

مہمانی نواب حامد علی خان برائے حضرت ایشان محل قلعہ کہنہ را مع جمیع لوازم از قسم فرش و تختہاد

Marfat.com

سررہا مہیا کردند۔ ہر دو وقت از مطبخ نوابی طعامِ پختہ می آمد۔ و ہر روز پان، چھالیا، چائے سیاہ، و شکرِ شیر و بسکٹ بہ مقدار وافر می آمد۔ و بہ وقت عصر یک عربہ برائے تفریح می آمد۔ اگر مہمانان می بودند، عربۂ دیگر می آمد و اگر حضرتِ ایشان خواہش می کردند فیلہا می آمدند و بر فیلہا سوار شدہ بہ تفریح تشریف می بردند۔ نواب صاحب از باغ خسرو تا باغ بے نظیر یک راہِ خصوصی ساختہ بودند۔ بہ ہر دو جانب این راہ کہ بہ اندازۂ سہ میل دراز بود درختانِ میوہ دار بودند کسے را اجازت نہ بود کہ برین راہ رود، و اگر کسے می رفت سزامی یافت نواب صاحب برائے حضرت ایشان اجازۂ این راہ دادند۔ چنانچہ حضرت ایشان بہ این راہ بہ باغ بے نظیر می رفتند۔ چُون موسم گرم شد، یک خسخانہ برائے حضرت ایشان در دالان ساختہ شد کہ بر دیوارہا و بامش آب افشاندہ می شد و بادکشِ آہنی ہَوا را منتشر می کرد۔ بر دروازہ محل مخلصِ افغانی مقرر بود، بلا اجازت کسے داخل نہ می تواند شد، در واقعۂ کتاب النشر فی قرآت العشر کہ تفصیلش درجِ ذیل است عبدالصمد خان و چُھٹّن خان صاحب زائد از نصفِ ساعت بیرون دروازہ انتظار کردند۔

واقعۂ النشر

النشر فی قرآت العشر تالیف امام حافظ ابوالخیر محمد بن محمد الشہیر بابن الجزری المتوفی ۸۳۳ھ طبع نہ شدہ بود، و حضرت ایشان بہ اشتیاقِ این کتاب بودند، کسے عرض کرد کہ ازین کتاب نسخۂ قلمی در کتب خانۂ نواب صاحب موجود است، حضرت ایشان شخصے را بہ کتب خانہ فرستادند تا کتاب را عاریۃً بیارد۔ مہتمم کتب خانہ بہ آن شخص گفت کہ از نواب صاحب اجازت گرفتہ کتاب ارسال خواہد شد۔ چُون این جواب بہ حضرت ایشان رسید بہ دربان فرمودند۔ چُون نان از مطبخ نواب آید گشتانندہ شود، و از موظفین نواب کسے در محل داخل نہ شود، این خبر چُون بہ نواب صاحب رسید علی الفور عبدالصمد خان و چُھٹّن صاحب را فرستادند کہ بارِ دگر چنین واقعہ پیش نہ خواہد آمد۔ حضرتِ شما مہمانی را حسبِ سابق قبول فرمائید، بہ انتظار جواب ہر دو صاحبان بیرونِ دروازہ تقریباً نصفِ ساعت استادہ ماندند، چُون حضرت ایشان معذرت قبول فرمودند ہر دو صاحبان داخل محل شدند، وَجَرَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہَا سَابِقًا، حضرت ایشان فیاض الدین خطاط را مقرر فرمودند تا کتاب النشر را نقل کند، این کتاب در دو جلد است۔ فیاض الدین جلد اول را کاملاً نقل کرد و از جلد دوم تا "بَابُ اِمَالَۃِ ھَاءِ التَّانِیْثِ وَمَا قَبْلَھَا فِی الْوَقْفِ" نقل کردہ بود کہ سفرِ حضرت ایشان از رامپور بہ کوئٹہ شد و کتاب ناتمام ماند، و آن ناتمام نسخہ نزدِ عاجز محفوظ است۔

پیشکش یک ہزار روپیہ در ہر ماہ

نواب حامد علی خان بہ توسطِ عبدالصمد خان عرض نمود کہ خواہش دارم کہ یک ہزار روپیہ ہر ماہ بہ خدمت مبارک علی الدوام پیش کنم۔ حضرت ایشان قبول نہ کردند۔ باز نواب صاحب اظہار خواہش کرد کہ این ہدیہ را برائے فرزندانِ

Marfat.com

گرامی قبول فرمائید حضرت ایشان فرمودند عزیزانِ ما از اولادِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ در رامپور قیام دارند۔ از ایشان بیشتر افراد در زبون حالی اند۔ اگر نواب صاحب اعانتِ ایشان بکنند بہتر است۔

نماز جمعہ

جامع مسجد از قیام گاہِ حضرتِ ایشان قریب بود۔ شاید فاصلہ دو صد گز داشتہ باشد۔ حضرت ایشان نماز جمعہ در جامع می خواندند۔ امامِ جامع عرض می کرد کہ حضرت ایشان امامت فرمایند، عاجز بارہا دیدہ کہ بعد از نماز جمعہ گاہے یک گاہے دو و گاہے سہ نفر بر دستِ حق پرست داخل دائرۂ اسلام می شدند، و وقتیکہ حضرت ایشان از جامع بہ قیام گاہِ خود مراجعت می فرمودند۔ مردمان خواہش می نمودند کہ بہ سعادت دست بوسی سرفراز شوند، چنانچہ گاہے می استادند و مردمان را شرف این سعادت می بخشیدند، و چون حضرت ایشان روان می شدند دو رویہ مردمان استادہ می شدند و حضرت ایشان بہ کمال عاجزی ہوش در دم و نظر بر قدم داشتہ از بین ایشان می گزشتند۔

شوق دید نواب صاحب

نواب حامد علی خان فرزندِ نواب مُشتاق علی خان فرزندِ نواب کلب علی خان بود۔ نواب کلبِ علی خان بر دستِ حضرت شاہ عبدالرشید و نواب مُشتاق علی خان بر دست حضرت شاہ محمد معصوم فرزند حضرت شاہ عبدالرشید بیعت کردہ بود۔ وقتیکہ مُشتاق علی خان وفات کرد، حامد علی خان خورد سال بود، در صحبتِ اثنا عشریہ پرورش یافت و شیعی شد، مع ہذا احیاناً اثرِ پدر و پدرِ کلان بروے ظاہر می شد و اظہارِ آن ہم می کرد، چونکہ دلدادۂ مُتعہ بود و اثنا عشریہ ابوابِ متعہ برایش کشادہ بودند، شیعی شد، روزے بہ وزراء و مصاحبین خود گفت کہ می خواہم کہ حضرت صاحب را زیارت کنم۔ چونکہ حضرت ایشان قدس سرہٗ دروازۂ ملاقات برائے نواب صاحب از اولِ روز بند کردہ بودند برائے مصاحبان و وزراء جائے تفکر پیدا شد، جناب مولوی عبید الرحمٰن معروف بہ سردار احمد مجددی وکیل حلِ این اشکال پیدا کردند۔ ایشان در قضایا محامات می کردند و محامی را در ہند وکیل می گویند۔ ایشان مشورہ دادند کہ حضرت ایشان قدس سرہٗ را گفتہ شود کہ سیر حامد منزل کُنند۔ چرا کہ این محل قابل سیر است۔ روزے کہ حضرت ایشان برائے سیر حامد منزل تشریف آرند، نواب صاحب در یک حصۂ آن محل باشند و از پس پردہا حضرت ایشان را ببینند۔ این رائے را نواب صاحب نیز پسند کردند و بہ وکیل صاحب گفتہ شد کہ انتظامِ آوردنِ حضرت صاحب بکنند۔ چنان چہ وکیل صاحب حضرت ایشان را بہ حامد منزل بردند۔ در قاعۂ کُبریٰ تصویرے آویزان بود۔ حضرتِ ایشان استفسار کردند کہ این تصویر از کیست کسے عرض کرد این تصویر از حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ است۔ حضرت ایشان چون این کلام شنیدند بہ دقتِ نظر سوئے آن تصویر دیدند و بعد از لحظہ فرمودند "نے نے این" حضرت ایشان

Marfat.com

صرف این قدر فرمودہ بودند کہ وکیل صاحب عرض کردند۔ جناب ملاحظہ فرمائید این چہ عجب چیز است۔ چنانچہ حضرت ایشان بہ آن طرف متوجہ شدند و سخن تصویر ناتمام بماند۔ فیما بعد وکیل صاحب گفت کہ آن وقت نواب صاحب پسِ پردہ بودند و احوالِ حضرت ایشان را ملاحظہ می کردند و کلام ایشان را می شنیدند۔ حضرت ایشان شاید کلامے فرمودے کہ سببِ دل آزاری نواب صاحب شدے ازین جہتِ من حضرت ایشان را بہ جانب دیگر متوجہ کردم۔

ازین دید نواب صاحب را مسرتے روے داد و ایشان ارادہ کردند کہ زیارت حضرت ایشان یک بار دیگر باز باید کرد، چنانچہ نواب صاحب بہ مصاحبین خود گفتند۔ ایشان بہ نواب صاحب گفتند کہ حضرت صاحب برائے تفریح و تمشیہ ہر روز بہ وقت عصر از راہِ خسرو باغ بہ باغ بے نظیر می روند، بلکہ حضرت ایشان بیشتر حصۂ این راہ پا پیادہ قطع می کنند۔ چنانچہ نواب صاحب یک روز بہ آن وقت کہ حضرت ایشان بر راہ خصوصی تمشیہ می کردند برائے زیارت حضرت ایشان در سیارہ روان شد۔ مولوی سردار احمد وکیل مجددی و ماہر سہ برادر پیش حضرت ایشان بودیم بلکہ ماہر سہ برادر کرۂ خورد را یکے بہ دیگرے انداختہ و بازی کردہ می رفتیم و پسِ مایان حضرت ایشان مسبحۂ سنگِ مقصودی در دست و نظر بر قدم داشتہ مشغول ذکر و فکر و خرام بودند و یک قدم پس از حضرت ایشان یک مخلصِ افغانی بود و پسترعربہ۔ چون کہ ما برادران مصروف کرہ بازی بودیم از سیارۂ نواب صاحب آوازِ اعلامیہ برآمد۔ مایان دیدیم کہ یک سیارہ می آید۔ بر شیشہائے سیارہ پردہائے باریک بودہ۔ سردار احمد صاحب وکیل بہ مایان گفتند کہ در سیارہ نواب صاحب بودند۔ و بعد از دو سہ روز معلوم شد کہ نواب صاحب از دیدار حضرت ایشان بسیار محظوظ و مسرور شدہ بودند و بہ مصاحبان خود بیانش می کردند۔

مولانا عبدُ الغفار خان

روزے ابُو الحسن میر توشہ خانۂ نواب صاحب حضرت ایشان را بہ خانۂ خود مہمانی کرد۔ بعض افراد خصوصی را ہم مدعو کردہ بود چون حضرت ایشان رسیدند حاضرین با حضرت ایشان ملاقات کردند۔ مولانا عبد الغفار خان خلیفۂ حضرت مولانا ارشاد حسین مجددی بودند۔ چون بہ خدمت حضرت ایشان رسیدند۔ حضرت ایشان دست مولوی صاحب را در دستِ خود گرفتہ فرمودند۔ از کثرتِ آمد و رفت کہ نزد نواب صاحب دارید احوالِ باطنِ خود را شما خراب کردہ اید۔ امروز نزدِ من والدۂ شوکت علی و محمد علی آمدہ بود (وے از شاہ ولی النبی مجددی بیعت بود و شاہ ولی النبی و مولانا ارشاد حسین از خلفائے جدِ بزرگوارِ حضرت ایشان بودند) قلبِ وے از قلب شما صاف تر و روشن تر بود۔" عاجز گوید شاید مولوی صاحب گفتارِ حضرتِ ایشان را در دلِ خود وقعتے نہ دادہ بود، لہذا

Marfat.com

حضرتِ ایشان قدرے بہ جلال آمدہ بہ مولوی صاحب فرمودند "شما از ما چہ می پوشانید۔ از فضل و مرحمتِ پروردگار این کیفیت و مقدرت مرا حاصل است کہ اگر شما در دل خود خیالِ خود را تبدیل کنید۔ ہمانندم بر ما ظاہر می شود۔ من بر مزارِ پیر شما رفتہ بودیم۔ ایشان از شما شاکی بودند۔ اگر باور نہ دارید بر مزارِ پیر خود رفتہ از ایشان دریافت کنید"۔ از این کلام حضرتِ ایشان بر مولوی صاحب اثرے شد۔ حاضرین آن را محسوس کردند و فیما بعد معائنہ کردند کہ مولوی صاحب از ملاقاتِ نواب صاحب خود را محفوظ کردند۔ نواب صاحب ہر چند خواہش کرد کہ ملاقات با مولوی صاحب بکند لیکن جنابِ ایشان چنین موقع فراہم نہ کردند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

یک منکر و محمد حسن خان

محمد حسن خان فرزند فاروق حسن خان رامپوری از مشائخ سلسلۂ چشتیہ بودند۔ روزے یک شخص نزد ایشان رفت و نسبت بہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ آغاز گفتگو کرد و گفت ایشان از اصحاب کمال نیستند و مہمان نواب صاحب شدہ اند۔ محمد حسن خان تابِ این سخن نیاوردہ یک لکمۂ شدیدہ بر رخسارِ وے زدند و فرمودند۔ اے خبیث اہانتِ ولی پروردگار می کنی۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا وَرَحِمَہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ این واقعہ را خود محمد حسن خان بہ فرزند خود صابر حسن خان بیان کردہ بودند و چند سال قبل صابر حسن خان بہ عاجز نقل کردند۔ و بہ شنبہ سوم رجب سنہ ۱۳۹۰ھ (پنجم ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء) رحلت نمودند و بہ موجب وصیتِ ایشان امامت نماز جنازہ این عاجز کرد۔ کَانَ رَجُلًا صَالِحًا مُسْتَقِیْمًا عَلٰی سِیْرَۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

یک مُلزم

روزے حضرت ایشان حسب معمول در عربہ برائے سیر و تفریح برآمدند۔ مولوی سردار احمد وکیل در دوران قیام رامپور بالمواظبہ ہر روز ہمراہ ایشان بہ سیر و تفریح می رفتند در راہ نزد دروازۂ قلعہ یک مُلزم بہ نظرِ مبارک ایشان درآمد کہ در ہر دو دست و در ہر دو پا یہائش قیودات آہنی بودند و چار جابنش را محافظین کہ با تفنگ بودند احاطہ کردہ بودند۔ حضرت ایشان عربہ را استادہ کردہ از محافظین دریافت نمودند چہ ماجرا است۔ جناب سردار احمد را واقعہ معلوم بود۔ عرض کردند این جوان بچۂ یک سید را کشتہ و امروز نواب صاحب حکم صادر کردہ اند کہ این جوان را بر دار بکشند۔ حضرت ایشان روئے بہ مُلزم کردہ فرمودند "اے جوان، ارتکابِ جُرمِ عظیم کردہ ئی۔ و عن قریب سزائے دُنیوی بہ تو دادہ خواہد شد کہ سزائے وقتِ قلیل است و می گزرد۔ فکرِ آخرت کن و بہ صدقِ دل در بارگاہِ ربّ العزت توبہ کن و طلبگار عفو و کرم پروردگار شو تا کہ از عذابِ آخرت نجات یابی"۔ وقتیکہ حضرت ایشان این نصیحت می کردند آن جوان بہ ادبِ تمام استادہ بود، اشک ہا از چشمانش می ریخت و محافظانِ وے نیز متاثر بودند۔

Marfat.com

چُون حضرتِ ایشان به سائقِ عربه فرمودند که حرکت کند آن جوان به عاجزی سلام عرض کرد و محافظین و نیز به طور فوجیان سلام کردند۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ بِمَنِّهٖ وَکَرَمِہٖ۔

یَکْ حَالِ بے مثال

در رامپور معمول حضرت ایشان بود که برائے سیر و تفریح به باغِ بے نظیر از راہِ خصوصی نواب صاحب می رفتند و مراجعت از راہِ عمومی می کردند و معمول داشتند که اسماء اللہ الحسنٰی و مُسَبَّعَاتِ عشر قدرے به آواز بلند در راہ می خواندند و مایان هر سه برادر نیز همراه حضرت ایشان قدرے به آواز بلند این وظائفِ مبارکه را می خواندیم۔ چونکه موسم خنک نه بود نماز مغرب خوانده از باغ بے نظیر روانه می شدند۔ مولوی سردار احمد وکیل همراه می بودند۔ روزے در اثنائے اورادِ مبارکه کیفیتے حضرت ایشان را روے داد۔ در راه آمد و رفتِ کسے نه بود، و شب تاریک بود، درین عالمِ خاموشی و تنهائی یک بارگی حضرت ایشان به آواز بلند فرمودند "اَے درختان و اَے بوتها و اَے سنگ ریزها و اَے زمین فردا به روزِ قیامت گواهی دهید که یک بنده بر این راه ذکرِ پروردگار می کرد و می رفت"۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ در احوال خود این کلام فرمودند و محسوس می شد که مخاطبان به اثبات جواب می دهند۔ عجب پُر اسرار و پُر انوار وقت بود عجب مبارک حال و مبارک قال بود بعد از دو سه سال در کوئٹه بلوچستان حضرت ایشان فرمودند "فضل پروردگار است آن کیفیت حالا هم ظاهر است، افسوس که دانندگان این امور نه ماندند"۔ عاجز گوید که برین واقعه شصت سال می گزرد اما هر وقت که آن کیفیت به یاد می آید جان تازه در بدن می دمد، و "هر زمان از غیب جانے دیگر است"۔ را ظهور می شود۔ حیف صد حیف۔ "آن قدح بشکست و آن ساقی نه ماند"۔ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰی مُحِبِّیْهِ مِنْ اَسْرَارِهٖ وَعِرْفَانِهٖ۔

بر مزار حضرت والد بزرگوار

در رامپور معمول شریف حضرت ایشان بود که به روز پنجشنبه بر مزار پُر انوار حضرت والد بزرگوار قدس سرہٗ تشریف می بردند۔ در سرما بعد صلاة الظهر او العصر و در گرما بعد صلاة المغرب۔ مزار پُر انوار حضرت ایشان کَمَا تَقَدَّمَ بَیَانُهٗ فِیْ اَحْوَالِهِ الْمُبَارَکَةِ متصلِ گنبدِ حضرت شاه جمال اللہ قدس سرہٗ جهتِ غرب بر چبوترہ است۔ واز چبوترہ دیوارِ احاطه تقریباً بست گز فاصله دارد۔ حضرت ایشان بیرون دروازهٔ احاطه کفش کشیده۔ دست بسته سرِ مبارک را انحنا داده مجسم کیفیت۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ۔ شده به کمال هدوء به مزار شریف می رفتند، بر چبوترہ بالا رفته و بر کنارهٔ چبوترہ استاده (از مزار شریف به اندازهٔ پنج گز فاصله بوده باشد) به سُوئے غرب پُشت و به سُوئے مزار مبارک رو کرده سلامِ مسنون

Marfat.com

برائے اموات قدرے بہ آواز بلند عرض می کردند و بازمی نشستند و چادرِ مبارکِ خود را بر سرِ مبارک خود انداختہ، سُورۂ یٰسٓ بہ کمال خشوع بہ آواز بلندی خواندند۔ بہ دورانِ قرارتِ سورۂ مبارکہ عجب احوال و کیفیات بر پاک باطنان و اصحابِ نسبت ظاہر می شُدند۔ از اہالیان رامپور افراد کثیر می رسیدند بلکہ از دہلی و میرٹھ بعض افراد بہ این روز خود را بہ رامپور می رساندند و از تجلیّاتِ الٰہیّہ و فیوضاتِ نامتناہیّہ سرشاری شدند۔ عاجز آن روز را یاد دارد کہ بہ دورانِ قرارتِ سورۂ مبارکہ احوالے بر حضرت ایشان ظاہر شدند کہ باوجُود آن ضَبط و تمکنت کہ ایشان را بود بر زانوہائے خود بلند شدند و یک شعر خود را کہ بہ اُردو فرمودہ اند خواندند۔ مفہُوم آن شعر این است۔ این خانہ از چراغِ فیوضِ عمر روشن است، از خود در سینۂ خیر این نور نیست۔ وقتے کہ حضرت ایشان نامِ مبارکِ عمر بر زبان مبارک آوردند بر زانوہائے خود بلند شدہ بہ ہر دو دست اشارہ بہ مزار پُر انوار کردند۔ دران وقت بر حاضرین کہ چہل یا پنجاہ نفر بودہ باشند احوالِ عجیبہ طاری شد۔ کسے نعرۂ اللہ زدہ بے ہوش افتاد کسے بہ وجد آمدہ چُون ماہی بے آب می غلطید، بعض افراد از بالائے چبوترہ کہ از یک گز بلند تر بودہ باشد زیر افتادند۔ تا زمانے کسے را از احوال خود خبر نہ بودہ۔

از حُسنِ ملیحِ خود شورے بہ جہان کردی　　بے چارۂ وبسمل را مصرُوف فُغان کردی

بعد ازیں سال عزیزے بہ عاجز گفت "آن مبارک وقت در حافظۂ خیالم ثبت است۔ ہر یک از حاضرین در دریائے فیوضات غرق بود" خوش نصیب اند کسانے کہ چُنین احوال دیدند و در طلب اعلیٰ درجۂ احسان "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ" عمرہا صرف کردند و حلاوتِ "اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ" را دریافتند۔ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْھُمْ۔

تدریسِ شاطبیّہ

در رام پور مولوی وحید اللہ خان و مولوی نظامُ الدین مدرسِ مدرسۂ عالیہ و مولوی سردار احمد مجددی وکیل از حضرت ایشان شاطبیّہ شریف شروع کردند و دو رخے ازیں کتاب خواندند۔ بہ ظاہر تدریس کتاب و بہ باطن تسلیک مقامات بود ع این چُنیں زیبا روش کم می بُود اندر جہان۔

مَضَتِ الدُّھُوْرُ وَمَا اَتَیْنَ بِمِثْلِہٖ　　وَلَقَدْ اَتَیْ فَاَعْجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِہٖ

خاتمۂ نظر بندی

جسدِ مبارک حضرت ایشان بسیار نازک بود۔ در موسمِ گرما بر تمام جسد ایشان ریزہ ریزہ دانہا برآمدند کہ آن را اہل ہند "گرمی دانہ" گویند۔ اگرچہ نواب صاحب برائے حضرت ایشان خس خانہ ساختند۔ در خس خانہ بہ وقت باد گرم راحت می باشد۔ یعنی از وقت چاشت تا اصفرارِ آفتاب۔ و در غیر این اوقات راحتے نہ دارد بلکہ تکلیف دہ می باشد۔ اگرچہ از

Marfat.com

شدتِ گرما و گرمی دانہا حضرت ایشان را از حد زحمت بود۔ امّا حرفِ شکایت گاہے بر زبانِ مبارک ایشان نیامد بلکہ کاہل نمونۂ "ہر چہ از دوست آید دوست باشد" بودند۔

زحمتے کہ بہ حضرت ایشان رسیدہ بود حضرتِ والدہ صاحبہ را بے آرام ساخت۔ ایشان عبدالرحمٰن خضر خیل را بہ کوئٹہ فرستادند تا ملا عبدالحلیم و ملا عبدالرشید و مرزا نیاز محمد خان و مرزا محمد اسلم و ملا ایاز و حسن خان انڈڑی وغیرہم را از احوالِ حضرت ایشان آگاہ کند کہ حضرت ایشان را حکومتِ ہند در رامپور نظر بند کردہ و از وجہ گرمی ایشان را بسیار آزار رسیدہ مخلصین کوئٹہ ازین احوال بے خبر بودند۔ چون از حقیقتِ امر آگاہ شدند، چند خوانین و سردارانِ قبائل را ہمراہ خود گرفتہ نزد حاکمِ اعلیٰ رفتند و گفتند کہ حضرت صاحب دہلوی یک مردِ مذہبی است ایشان را بہ حکومت و سیاست کارے نیست۔ از آزارِ حضرت ایشان تمام اہالی بلوچستان و افغانستان آزردہ و پریشان اند۔ حاکمِ اعلیٰ از بلوچستان با حاکم ہندوستان مکالمہ کرد و بعد از دو سہ روز حاکم مُلّا عبدالحلیم وغیرہ را طلب کرد و گفت برائے حضرت صاحب اجازت است کہ بہ کوئٹہ بیایند۔ و باز حاکم بلوچستان پروانہ نوشت دران پروانہ مرقوم بود کہ حاکم بلوچستان بہ اجازت حاکم کلانِ ہندوستان (وائسرائے) می نویسد کہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ دہلوی را اجازت است کہ بہ کوئٹہ تشریف بیارند و حاکم یک محافظ خصوصی نیز حوالۂ ایشان کرد کہ بہ رامپور رود و ہمراہ حضرت صاحب بیاید۔ مُلّا عبدالحلیم وغیرہ رحمۃ اللہ کاکڑ را کہ از پشین بودہ با پروانہ و محافظ بہ رامپور فرستادند چون رحمۃ اللہ کاکڑ مع محافظ و پروانہ بہ رامپور رسید حضرت ایشان عَلَی اسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَتِہٖ، برائے کوئٹہ از رامپور روانہ شدند۔ چون کہ از روانگی حضرتِ ایشان کسے مطلع نہ شد ازین جہت برائے تودیع بہ محطہ کسے نیامد و بہ خاموشی از آن جا روانگی شد۔

وصول بہ کوئٹہ

تقریباً ہفت ماہ حضرت ایشان در رامپور نظر بند بودند۔ در اواخرِ شعبان ۱۳۳۴ھ کہ اواخر جوزا ۱۲۹۵ھ بودہ (ماہ جون ۱۹۱۶ء) از رامپور روانہ شدہ بہ کوئٹہ تشریف بردند۔ اگرچہ در کوئٹہ برائے استقبال حضرت ایشان ہزارہا افراد ہر سال می رسیدند۔ لیکن درین سال اجتماعِ مردم فوق العادۃ بسیار بود۔ بعض افسرانِ انگلیزی نیز آمدہ بودند تا کیفیات و احوال را ملاحظہ کنند و وقتے کہ قطار سکۃ الحدید بہ محطہ رسید بر تنِ مبارک حضرت ایشان یک قمیص و بر سرِ مبارک عرق چین بود۔ حضرت ایشان نزدِ شُبّاک نشستہ بودند۔ اول کسیکہ بہ دست بوسی حضرت ایشان مشرف شد آن مُلّا عبدالحلیم آخوندزادہ بود۔ چون نظر مُلّا صاحب بر بازو ہائے حضرت ایشان افتاد کہ از گرمی دانہا پُر بودند ضبط نہ توانستند کرد و بہ آواز بلند مصروف گریہ شدند۔

Marfat.com

ہزارہا مخلصین کہ در محطہ بودند بہ آہ و گریہ و نعرہ مصروف شدند، و چُون حضرت ایشان در عربہ سوار شدہ بہ خانہ روانہ شدند سرمستان بادۂ وحدت اشک ریزان افتان و خیزان در چار اطراف عربہ روان و دوان بودند۔ عجب وقتے بود و عجب احوال فَسُبْحَانَ مَنْ یُّغَیِّرُ وَ لَا یَتَغَیَّرُ وَ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَقْبَلُ الزَّوَالَ۔

یک بار چُون حضرت ایشان بہ کوئٹہ رسیدند، حاجی نیاز کہ از یاران قلعہ علاقہ شلگر بود لباسِ رنگین و عمدہ پوشیدہ بہ استقبال حضرت ایشان رسیدہ بود۔ حاجی نیاز مرد پاک باطن، صاحبِ نسبت بود حضرت ایشان را نیز بر حال وے نظر مرحمت بودہ۔ چُون نظر حضرت ایشان بر وے افتاد، فرمودند "واہ واہ اے نیاز، امروز جامہ ہائے خُوب پوشیدۂ"۔ عاشقِ صادق چُون از زبان مبارک محبُوبِ خود نام خود را شنید بہ وجد آمد و مستی کُنان عرض کرد۔ این روزِ عیدِ من است کہ جمال باکمال شما را می بینم۔ احوال ہر یک ازان صاف کیشان مثلِ احوال حاجی نیاز بودہ، افتان و خیزان مستی کنان مسافاتِ صدہا میل پا پیادہ قطع کردہ بہ خدمت ایشان می رسیدند روزہا باشبہا بر نانِ خشک آن ہم بہ قدرِ کِفاف بہ سر می بردند و بہ زبانِ حال می گفتند۔

اے برادر بے نہایت در گہیست ؎ ہر چہ بر وے می رسی بر وے مَئیست

آمدِ بی ٹی افسر انجلیزی

افسرِ تمام پولیس بلوچستان، چہ بولیس ظاہری وچہ بولیس سری، بی ٹی بود۔ بعد از وصُول حضرت ایشان بہ کوئٹہ، بی ٹی بہ حضرت ایشان احوال فرستاد کہ برائے ملاقات نزد شما می آئیم۔ حضرت ایشان بہ بابو ولی محمد کہ از مجیٹھ ضلع امرتسر بود۔ واز مخلصین حضرت ایشان بود فرمودند شما و حضرت بلال دران وقت باشید۔ حضرت برادر کلان و بابو صاحب کہ فیما بعد بہ صُوفی صاحب اشتہار یافتند انتظام چائے کردند۔ بہ نواخت دہ از صبح بی ٹی آمد و بہ حضرت ایشان گفت حکومت شما را ہیچ گونہ آزار نہ می رساند، البتہ شما از اجتماعات دور باشید و در کارِ حکومت ہیچ نہ گوئید۔ بی ٹی تا چہار سال در سفر دہلی و کوئٹہ یک بولیس باوردی ہمراہ حضرت ایشان می کرد۔

آمد مہدی حسن

مہدی حسن افسر بولیس سری از پنجاب بود و مذہبًا قادیانی بود، بعد از چند روز از آمد بی ٹی وے بہ خدمت حضرت ایشان آمد، پسر جوان سال ہمراہ وے بود کہ بہمان سال از کُلّیہ فارغ شدہ بود۔ آمد مہدی حسن از کار حکومت بود۔ اما آمد پسرش غیر از دیدن حضرت ایشان چیز دیگر نہ بود۔ مہدی حسن قدرے نشست و باز رفت پسرش نیز بہ رفاقت پدر برفت لیکن روز دیگر نہ در لباس اروبائی بلکہ در لباسِ وطنی حاضر شدہ بیعت شُد۔

Marfat.com

نگاہِ مست تو آن را کہ مستفید کند ہزار پیرِ خرابات را مرید کند

عاجز آن جوان را می دید کہ ہر روز صباحًا بہ ساعت نہ و نیم می آمد و نزد دروازۂ خانۂ حضرت ایشان بر روے خاک می نشست۔ رویش بہ جہت حضرت ایشان می بود و شملۂ دستار خود را بر روے خود می انداخت و بہ ذکرِ پاک پروردگار مصروف می شد۔ بہ اندازۂ سہ ساعت مصروفِ ذکر شریف می بود۔ چون موسم خزان شروع شد، حضرت ایشان بہ دہلی تشریف آوردند و آن جوان بعد از دو ماہ رختِ سفر از دُنیا بستہ بہ رَوْحٌ وَرَیْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِیْمٍ شتافت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

آخوندجی شاہ محمد عُمَر

در "محلۂ فراشخانۂ دہلی" قیام آخوندجی بود کہ مُنسلِک بہ سلسلۂ عالیۂ قادریہ بودند۔ مرد پیر صاحب نسبت و مبارک نفس بودند۔ حضرت ایشان قدس سرہٗ بسیار بہ مودت و محبت با ایشان پیش می آمدند۔ بہ روز شنبہ دہم ماہ مُبارک میلاد ۱۳۳۶ھ (دسمبر ۱۹۱۷ء) حکیم محمد شفیع معالج چشم، حضرت ایشان را گفت کہ آخوندجی بسیار علیل اند۔ حضرت ایشان برائے عیادت تشریف بردند۔ ما ہر سہ برادران و حکیم محمد شفیع و یک مخلص افغانی در معیّت حضرت ایشان بودیم۔ آخوندجی متصل بہ مسجد شریف در حُجرہ بر سریرے دراز بُودند۔ چون از آمدِ حضرت ایشان شنیدند بہ مخلصان فرمودند کہ مرا بنشانید۔ اگرچہ حضرت ایشان فرمودند "آخوندجی شما بہ حال خود باشید" لیکن آخوندجی اصرار فرمودند و مخلصین ایشان را بنشانیدند۔ غیر از استخوان و پوست، ہیچ نہ ماندہ بود۔ آخوندجی برادر زادۂ کلانِ خود را کہ مختار احمد نام داشت طلب فرمودہ بہ حضرت ایشان گفتند۔ این برادر زادۂ من است و من این را برائے جانشینی خود تجویز کردہ ام، حضرت شما دعا فرمائید کہ صالح و قائم بر مسلک بزرگان باشد۔ چنانچہ حضرت ایشان دعا کردند و فرمودند کہ این ہا فرزندان من اند۔ و نامہائے ما ہر سہ برادر را گرفتہ فرمودند کہ شما دعا فرمائید کہ پروردگار ایشان را صالح کند، چنانچہ دران ضعف و نقاہت و علالت جناب ایشان دستہائے خود برائے دعا برداشتند و بہ خلوصِ دل و عاجزی دعا کردند۔ حضرت ایشان و سائر حاضرین آمین می گفتند۔ حاکم در کتاب الدعاء از مستدرک روایت از سلمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کردہ کہ سردارِ دو عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ۔ اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اَنْ یَبْسُطَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ ثُمَّ یَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ۔ عاجز یقین دارد کہ آن دعائے پاک نفسان مقبولِ بارگاہ شدہ۔ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا۔ و بعد از دعا جناب ایشان بہ حضرت ایشان فرمودند۔ امامتِ نمازِ جنازۂ ما حضرت شما خواہید کرد۔ حضرت ایشان بہ اثبات جواب دادہ فرمودند۔ فردا شب در خانقاہ شریف محفلِ مبارکِ میلاد منعقد خواہد شد،

Marfat.com

شما برادر زادۂ خود را بگوئید کہ وے دران مبارک محفل شریک شود و عند القیام دربارگاہِ رسالت عرض سلام کند و باز نعتے بخواند۔ حضرت آخوندجی ہمان وقت بہ برادر زادۂ خود بہ تاکید فرمودند کہ شما دران محفلِ مبارک شریک شوید و سلام و نعت بخوانید۔

یک سال قبل در قدم شریف حضرت ایشان از مختار احمد نعتے شنیدہ بودند۔ ازین جہت حضرت ایشان فرمائشِ سلام و نعت کردند۔

بنگرید کہ رُوحے پَرواز می کند

روز چارشنبہ تمام کردہ بہ شب پنجشنبہ بعد العشاء الآخرہ حسب معمول حضرت ایشان قدس سرہٗ مبارک احوال سردارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان می فرمودند چون کہ خانقاہ شریف از مردم پُر بود و جمعے کثیر بیرونِ دروازہ استادہ بود حضرت ایشان استادند و دَور کردہ جا بہ جا استادہ احوال مبارکہ بیان می کردند۔ چون از جہت مجرِ مبارک بہ سمت منارۂ جنوبی مسجد شریف تشریف می آوردند یک جائے استادند کہ از منارۂ فاصلہ سہ گز دارد۔ حضرت ایشان از روئے کتاب سعید البیان کہ از تالیفات جدِّ بزرگوارِ حضرت ایشان است احوال مبارکہ را بیان می کردند کہ مرد پیر محمد احسان کہ مرید جد بزرگوار ایشان بود و در خوردسالی حضرت ایشان را در آغوش خود گرفتہ گشت میکرد۔ پاہائے مبارک ایشان را آہستہ آہستہ مالش شروع کرد۔ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَرَی الْاِحْسَانَ، حضرت ایشان بہ آواز بلند فرمودند۔ اے احسان بگزار این پاہا را کہ در ذکرِ پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماندہ و خستہ شوند۔ عاشق صادق احسان بہ این سخن در وجد آمد و خلق خدا متحیر ماند کہ حضرت ایشان نام احسان چہ گونہ گرفتند۔ ہنوز تحیر مردمان باقی بود کہ حضرت ایشان فرمودند (روے ایشان بہ سمت شمال بود) بنگرید کہ روحے پرواز می کند۔ و بعد ازین گفتار یک دو دقیقہ خاموش ماندند، ہزارہا مردم این سخن را شنیدند و دیدند کہ حضرت ایشان اشارہ بہ جانب پرواز رُوح کردند۔ لیکن کسے را یارا نہ بود کہ استفسار کند۔ تقریباً دہ پانزدہ دقیقہ گزشتہ باشد کہ از فراش خانہ شخصے آمد و بیان کرد کہ حضرت آخوندجی شاہ محمد عمر رحلت فرمودند و بہ حساب ساعت ہمان وقت و دقیقہ را بیان کرد کہ حضرت ایشان دران وقت از پروازِ روحے خبر دادہ بودند۔ کسانے کہ حاضر بودند اکثر ذکر این واقعہ می کردند۔ چند ماہ پیش یک مرد پیر ذکر این واقعہ می کرد و وقتیکہ عاجز را این واقعہ یاد می آید این شعر می خواند۔

وَاَبِیْ حَفْصٍ وَکَرَّ اَمَتِہٖ فِیْ قِصَّۃِ سَارِیَۃَ الْجُلُجِ

حضرت ایشان قدس سرہٗ چند بار از ارواح خبر دادہ اند و بیانش در فصل ثالث انشاء اللہ خواہد آمد ——— صباح آن شب حضرت ایشان قدس سرہٗ امامت نماز جنازۂ آخوندجی

Marfat.com

نزد قبرستان حضرت خواجہ خواجگان قبلۂ حق پرستان خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کردند۔ و در ان بُقعۂ مُبارکہ مدفون گشتند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

بہ خورجہ چودھری مولاداد خان از خورجہ بودند، الٰہیہ ایشان بی بی حنیفہ صاحبۃ الاملاک و الاراضی بودہ۔ ہر دو از مخلصین صادقین حضرت ایشان بودند۔ ایشان در حفلۂ زواج فرزند خود احمد سعید خان حضرت ایشان را در سنہ ۱۳۳۶ھ (سنہ ۱۹۱۸ء) برائے یک ہفتہ بہ خورجہ بردند۔ و آن جا در محلّہ نصر اللہ خان در خانہ چودھری صاحب قیام بود۔ برائے اہالی خورجہ اسباب سعادت فراہم شد، فُرادیٰ و جماعات بہ خدمت حضرت ایشان رسیدہ فوائد ہا حاصل می کردند۔ در خورجہ مزارِ پُر انوارِ حضرت مرزا عبد الغفور است کہ از اجل خلفائے حضرت شاہ غلام علی و پیر صحبتِ حضرت شاہ عبد الغنی قدس اللہ اسرارہم بودند۔ حضرت ایشان بر مزار ایشان رفتند و لطفہا برداشتند۔ روزے برائے ملاقات مولانا عبد الملک خان خویشگی فرزند مولانا نصر اللہ خان احمدی خویشگی قادری تشریف بردند۔ ملاقات پر مودت و پُر لطف بود۔ مولانا عبد الملک بسیار ضعیف و پیر بودند۔ طاقت رفت و آمد نہ داشتند از تشریف بردنِ حضرت ایشان بسیار مسرور و محظوظ شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

بہ نمائش گاہ بلند شہر در ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۷ھ چودھری مولاداد خان عرض کردند کہ در بلند شہر ہر سال نمائش می شود۔ در نمائش گاہ زمینداران خیمہا ایستادہ می کنند چنانچہ یک خیمہ از من است۔ آن جائے تفریح است اگر حضور اقدس صاحبزادگان را اجازت دہند، ایشان سہ شب آن جا قیام بکنند۔ حضرت ایشان اجازت دادند، و چودھری صاحب مایان را مع سہ نفر افاغنہ بہ بلند شہر بردند این نمائش دائماً در ماہ مارچ می باشد یعنی در ماہ حمل۔ و آن سالِ سنہ ۱۹۱۹ء بودہ۔ بعد از رفتن مایان بہ دو روز حضرت ایشان یک موٹر کار بہ کرایہ گرفتہ با سہ نفر از مخلصین افغانستان بہ نمائش گاہ تشریف آوردند و بہ چودھری صاحب فرمودند شما بچہ ہائے مرا آوردید و ما برائے دید ایشان آمدیم

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر وقتیکہ حضرت ایشان در دہلی بہ مخلصینِ دہلی فرمودند کہ انتظام یک موٹر کار بکنید، بعض افراد خیال کردند۔ کہ نمائش گاہ جائے سیر و تفریح است و رفتن حضرت ایشان در آنجا مناسب نیست لیکن نہ دانستند کہ

کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر زانکہ ماند در نوشتن شیر شیر

حضرت ایشان بہ اول وقت ظہر رسیدند۔ وقت عصر برائے نماز بہ مصلائے نمائش گاہ تشریف بردند۔ فرشِ مصلی بہ چمن و نشانِ دیوار ہا بہ قطارِ گلہا بود۔ از دیدِ این منظر حضرت ایشان بسیار مسرور گشتند،

Marfat.com

چودھری مولاداد خان عرض کرد۔ حضور! این مصلی را به این نہج جمیل ہر سال عبدالعلی مُختار تیار می کند۔ وامسال بعض دشمنان بلاوجہ ایشان را در مقدمۂ قتل گرفتار کردہ اند و شہادت ہائے کاذبہ فراہم کردہ ایشان را متہم ساختہ اند۔ بہ ظاہرِ احوال امید حیات ایشان کم ماندہ است ایشان در محبس بودند چونکہ سخت بیمار شدند در خانہ نظر بند اند نہ می توانند کہ از خانہ بیرون آیند حضرت ایشان فرمودند ما می خواہیم کہ ایشان را عیادت کنیم۔ چودھری مولاداد خان فوراً عربہ طلب کردند۔ و حضرت ایشان و ماہر سہ برادران و چودھری صاحب در عربہ و یک مخلص افغانی نزد سائق نشست۔ بر دروازۂ نمائش گاہ چُون خلائق را علم بہ ورودِ مسعود حضرت ایشان شد برائے مصافحہ و اخذ برکت بہ نوعے ہجوم آوردند کہ عربہ حرکت نہ می توانست کرد۔ بالآخر بہ زحمت بسیار روانگی شد، چُون بہ خانہ عبدالعلی مختار رسیدیم و عبدالعلی را خبر شد کہ حضرت صاحب دہلوی تشریف آوردہ اند۔ از فرطِ مسرت آب از چشمانِ ایشان جاری شد۔ چائے آوردند۔ حضرت ایشان بہ عبدالعلی مختار فرمودند ما مصلی را دیدیم دلِ ما خوش شد۔ چودھری مولاداد خان از احوال شما خبر دادہ است۔ اگر شما این دو شعر را کہ ما نظم کردہ ایم بہ حضورِ قلب بعد از نماز پنجگانہ سہ سہ بار بخوانید، از لطفِ حق امید وارم کہ مشکل آسان خواہد شد۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ فِی الْحَیَاتِ وَ فِیْ ۔۔۔ سَکَرَاتِ الْمَمَاتِ وَا لِلَّحَدِ

وَھُوَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ یَکْلَؤُنِیْ ۔۔۔ فِیْ نَھَارِیْ وَلَیْلَتِیْ وَ غَدِ

یعنی اعتمادم ہست بر ذاتِ احد ۔۔۔ در حیات و در ممات و در لحد

کارساز و حافظم شُد کردگار ۔۔۔ زان برستم از غم لیل و نہار

چُون حضرت ایشان این دو مبارک شعر را نوشتہ بہ عبدالعلی دادند۔ ایشان آن رقعہ را بر چشمِ خود نہادہ بوسہ دادند و سہ دینار سُرخ بہ صد عاجزی پیش کردند و گفتند۔ حضرتِ والا۔ شایانِ شما ہدیہ نہ دارم۔ برائے حضرات صاحبزادگان این ہدیہ پیش می کنم۔ حضرت ایشان از آن جا آمدہ شب در نمائش گاہ بہ سر بردند و روزِ دیگر ماہر سہ برادران را با خود گرفتہ در سیارہ بہ دہلی تشریف آوردند۔

ملحدے مسلمان می شود

حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ و نور ضریحہ در ۱۳۳۷ھ بہ نمائش گاہ تشریف بردند و بعد از بست و ہفت سال بہ روز دوشنبہ ۲۵ ر رمضان ۱۳۶۴ھ (۳ ر ستمبر ۱۹۴۵ء) چودھری خدا بخش بہ خانقاہ شریف آمد۔ اولاً بر مزاراتِ مبارکہ رفت و عرض سلام کرد و فاتحہ خواند و باز نزدِ عاجز آمد و گفت۔ خانۂ من در دہے نزد بلند شہر است۔ در دہِ ما یک برہمن بود۔ من از خورد سالی نزدِ وے می رفتم مرا با وے محبت شد و مذہب وے قبول طبعم شد۔ من علی الاعلان رسُول خدا را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش مسلمانان بد می گفتم۔ عمر من بست و سہ یا بست و چہار

Marfat.com

سالہ بود کہ بر دروازۂ نمائش شخصے را در عربہ دیدم۔ با ایشان سہ فرزندان و یک شخصِ دیگر نشستہ بود، و یک افغانی نزد سائق بود۔ مردمان بر عربہ ہجوم آوردہ بودند و ہر یک خواہش می کرد کہ دست خود را بہ ایشان برساند، بہ نظرم چنین در آمد کہ از آسمان ملکے نزول کردہ در عربہ نشستہ است۔ من بسیار سعی کردم کہ دست خود را بہ ایشان برسانم لیکن نہ توانستم و عربہ روان شد۔ من از مردمان پرسیدم کہ این مردِ نورِی کہ بود۔ گفتند۔ ایشان حضرت شاہ ابوالخیر اند کہ در دہلی سکونت دارند۔ من ہمان دم در دل خود گفتم اگر بہ دہلی رفتنم شد بہ زیارتِ ایشان خواہم رفت۔ آن روز در دلِ من نورِ اسلام روشن شد۔ و پروردگار فضل فرمود کہ من مسلمان شدم، و من امروز بارِ اول بہ دہلی آمدہ ام۔ نزد جامع مسجد دربارۂ حضرت ایشان دریافت کردم۔ مردم گفتند کہ حضرت ایشان رحلت فرمودہ اند و در خانقاہ شریف مزارِ مبارک ایشان است اگرچہ من در حیاتِ مبارکہ ایشان نہ آمدم لیکن بر مزار مبارک ایشان رسیدم و فاتحہ خواندم۔ خدا بخش برائے حضرت ایشان دعا ہا می کرد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔

حادثۂ ریل

معمول حضرت ایشان بود کہ یک صالونِ قطارِ آہن را کہ چہار عجلات می داشت برائے خود از دہلی تا کوئٹہ و از کوئٹہ تا دہلی مخصوص می کردند و در راہ بہ ہیچ جائے تبدیلی نہ می شد۔ چونکہ صالون خورد می بود در قطار سریع اتصالش نہ می شد بلکہ در قطار بطئ کہ بہ راہِ سماسٹہ و بھٹنڈہ می رفت الحاق آن کردہ می شد۔ و این صالون چند ساعت در سماسٹہ و چند ساعت در روہڑی بہ انتظارِ قطار دیگر استادہ می بود۔ در سال ۱۳۳۸ھ دوم صفر یوم پنجشنبہ (۲۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء) حسبِ معمول حضرت ایشان از کوئٹہ بہ دہلی در صالونِ خوردِ مخصوص روانہ شدند۔ عند الصبح الصادق قطار بہ روہڑی رسید و صالونِ حضرت ایشان را یک قاطرہ بہ جہتے بردو استادہ کرد۔ عمّال قاطرہ را از صالون منفصل کردند و قاطرہ روان شد۔ صالون بہ جہت شرق کہ قدرے انحدار داشت غلطیدن شروع کرد۔ عمّال سنگ ریزہا بر خط آہن می نہادند تا کہ صالون برجائے خود قائم گردد۔ لیکن حرکت صالون در ازدیاد بود۔ قاطرہ کہ صالون را آوردہ بود بر خط آہن دیگر بود۔ عمّال بہ سائقِ قاطرہ گفتند تا جہتِ شرق رفتہ راہ را بگیرد۔ صالون بہ مقامِ اتصالِ خطوط قریب شدہ بود کہ قاطرہ در حرکت در آمد و سائق سعی کرد کہ قاطرہ را بہ سرعت از مقامِ اتصال بگذراند۔ چون قاطرہ بہ مقام اتصال رسید کنج شمال شرقی صالون نیز قریب رسیدہ بود لہذا اصطدامِ شدید واقع شد۔ قاطرہ از مقامِ اتصال درگذشت و صالون از خطِ آہن فرود آمدہ بر دو عجلاتِ جنوبی بنوعے قائم شد کہ پائدان زیرین حصہ جنوبی متصل بہ زمین شد و حصہ شمالی صالون بہ ہوا معلق ماند بہ نوعے کہ عجلات شمالی بہ اندازۂ یک گز از زمین بالا بود۔ این آن وقت بود کہ خیطِ ابیض از خیطِ اسود بہ امتیاز رسیدہ بود و روئے صالون شرقاً و غرباً بود۔

ماہر سہ برادر مع حاجی مُلّا احمد خان مسہ خیل در غرفۂ شرقی و حضرت ایشان مع حضرت والدۂ ماجدہ و خوہران در غرفۂ غربی بُودند نشست گاہِ حضرت ایشان بہ جہت شمال بود کہ از زمین بالا رفتہ بود و روے ایشان بہ جہتِ غرب۔ بر حضرتِ ایشان کیفیتے طاری بود و دران احوال "بڑی برکت خدا کے نام میں ہے" میخواندند۔ یعنی در نام پاک پروردگار بسے برکتہا ست۔ حضرت ایشان تبسم کُنان این مصرع می خواندند کہ محافظِ کلانِ مُحطّہ کہ انگلیزی بود مع جمعے از ملازمین و پنج شش افراد پولیس حاضر شد۔ چُون کیفیتِ صالُون را ملاحظہ کرد۔ گفت حیرانم کہ این صالون چہ گونہ بر دو عجلات قائم است۔ حضرت ایشان در جواب ہمان مصرعِ اُردو خواندند و تبسّم ہا می فرمودند۔ افسر انگلیزی از احوالِ حضرت ایشان حیران ماند۔ ہمان وقت برائے حضرت ایشان و جمیع افراد انتظامِ فطور و چائے کرد و من بعد ہر وقت کہ حضرت ایشان بہ روہڑی می رسیدند وے برائے سلام می آمد و چائے بسکٹ می آورد۔

راہ لاہور

بعد از حادثۂ ریل حضرتِ برادرِ کلان در خدمت حضرت ایشان عرض کردند اگر سفر در قطارِ سریع کردہ شود بہتر است۔ در لاہور تبدیلی ریل خواہد شد۔ چنانچہ از اواخرِ رجب سنہ ۱۳۳۸ھ (اپریل سنہ ۱۹۲۰ء) تا اوائلِ ماہ مبارک میلاد سنہ ۱۳۴۱ھ (اواخر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء) شش بار سفر بہ راہ لاہور شدہ۔ بارِ اول یک شب در مال روڈ قیام کردند از اہالیان لاہور کسے را اعلم نہ شُد۔ دبارِ دگر ہشت روز در خانہ عبدالعزیز وکیل۔ یکّی دروازہ و باز چار مرتبہ در اچھرہ در جائے میان قمرالدین و برکت علی۔ رحمہما اللہ۔

میان شیر محمد شرقپوری و مولانا رؤف احمد شاہ امام

بہ ماہ صفر سنہ ۱۳۳۹ھ (اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء) چُون حضرت ایشان از کوئٹہ بہ دہلی می آمدند، ڈاکٹر اشفاق محمد امرتسری کہ مخلصِ صادقِ حضرت ایشان بود۔ موقع را غنیمت شمردہ برائے قیام حضرت ایشان خانۂ عبدالعزیز وکیل را در لاہور مہیا کردند کہ در یکّی دروازہ بود۔ قیام حضرت ایشان ہشت روز در آن جا بود۔ از کوئٹہ چند مخلصین تا لاہور آمدند و از دہلی چند مخلصین بہ استقبال حضرت ایشان رسیدند۔ اہالی لاہور جوق در جوق برائے زیارت می رسیدند۔ روزے حضرت ایشان بر کُرسی ہندی کہ آں را "مونڈھا" گویند در صحنِ خانہ نشستہ بُودند، از زائرین خانہ پُر بود کہ مرد پاک مشرب و پاک طینت جناب شیر محمد شرقپوری تشریف آورد۔ بر سر مبارک حضرت ایشان عرق چین و بر تن قمیص خورد بود و چشمان مبارک ایشان بند بود کہ مولانا شیر محمد آمدند۔ چُون نظر ایشان بر جمال مبارک۔ اِذَا رُأُوا ذُکِرَ اللّٰہُ۔ افتاد بے خود شدہ پاہائے مبارک حضرت ایشان را کہ بر زمین آویزان بود بہ ہر دو دست

Marfat.com

خود گرفتہ چشم بند کردہ بنشستند۔ ہر دو پاک نفوس بہ سیرِ مَوَاطِنِ مقدسہ مصروف بودند و خلقِ خدا بر چہرہ ہائے مبارکہ ایشان انوار الٰہیہ را دیدہ متحیر بُود، تقریباً نصف ساعت برین کیفیت گزشت۔ چُون مولانا مُرخّص شدند حضرت ایشان بہ حاضرین گفتند "شیر محمد شیر پنجاب است"۔ ایشان خلیفۂ امیر الدین، خلیفۂ سید امام علی شاہ خلیفۂ سید حسین علی شاہ خلیفۂ حاجی احمد خلیفۂ خواجہ زمان، خلیفۂ شیخ محمد خلیفۂ خواجہ زکی خلیفۂ خواجہ حنیف خلیفۂ حضرت عبد الاحد وحدت بُودند، روزے سفر می کردند کہ یک سکھ را در مُحطّہ دیدند بے اختیار دست خود را بر ریش فرد آوردہ گفتند۔ این رِیشِ تو رِیشِ مسلمانی است۔ آن سکھ از قول ایشان برہم شد و چیزے سخت و سُست گفت، جناب ایشان در صالونے داخل شدند و آن سکھ بہ جائے دیگر نشست۔ قطار روان شد و در احوال سکھ تغیر رو نمود۔ در محطۂ دیگر جناب ایشان را تلاش کردہ بہ خدمت ایشان رسید، و مسلمان شدہ داخل سلسلہ گشت۔ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی۔ مولانا شیر محمد بعد از دو روز ہمراہ جناب رؤف احمد شاہ امام جامع قلعۂ گوجر سنگھ، برائے زیارت آمدند۔ حضرت ایشان دست مبارک خود را بر شانۂ رؤف احمد شاہ نہادہ فرمودند "شاہ صاحب عجب دل است"۔ و باز بہ مولانا شیر محمد فرمودند "شیر محمد امروز چہ شدہ"۔ ایشان عرض کردند۔ نعم یا سیدی سستی واقع شدہ۔ حضرت ایشان فرمودند "اگرچہ مشائخِ قدیمہ وار احوال نیستند تاہم مقام شکر پروردگار است و احوال غنیمت اند"۔ این فرمودہ برائے ہر دو پاک مشربان وصاف کیشان دعا ہا کردند۔ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمْ۔ مولانا شیر محمد دو بار بہ اچھرہ نیز برائے ملاقات حضرت ایشان رسیدہ اند۔

حضرت طاہر بندگی

روزے در خانۂ عبد العزیز وکیل نماز عصر خواندہ حضرت ایشان مصروف حلقہ بودند کہ یک بارگی سر مبارک برداشتہ فرمودند کہ مزار پُر انوار حضرت مولانا طاہر بندگی کجا است۔ ڈاکٹر اشفاق محمد برائے بردنِ حضرتِ ایشان بہ امرتسر ہمان روز بہ امرتسر رفتہ بودند۔ برادر کلانش ڈاکٹر شوق محمد عرض کرد کہ در قبرستان مزنگ است۔ و آن جائے بسیار دور نیست۔ حضرت ایشان فرمودند کہ آن جا رفتن است۔ شخصے عرض کرد۔ وقتِ غروب آفتاب قریب است۔ فرمودند ما نمازِ شام ہمان جا می خوانیم۔ و حضرت ایشان ہمان دم بہ ہمان عرق چین و قمیصِ خورد استادند و پا پیادہ روان گشتند۔ بہ اندازۂ صد گز رفتہ باشند کہ یک ہندو مع دوستان خود پیش روے حویلی خود بر کرسی ہندی نشستہ بود۔ چو حضرت ایشان را دید۔ دست بستہ استادہ عرض کرد۔ حضرت قدرے این جا توقف فرمایند۔ چنانچہ حضرت ایشان و ما ہر سہ برادر بر کرسی نشستیم۔ حضرت ایشان خاموش بودند و چشمان مبارک حضرت ایشان بند بود۔ بعد از لحظات عرق آمد۔ در عرق حضرت ایشان و ما ہر سہ برادر و

حافظ عبدالحکیم سوداگر حُفبت دہلوی نشستیم ونزد سائق یک مخلص افغانی۔ ڈاکٹر شوق محمد ودیگر افراد سائق عربۂ مایان را از محل وصول آگاہ کردہ برائے خود بہ تلاش عربہا شدند وعربۂ مایان روان شد، بہ نزدیکی مزارِ پُرانوار مقام اتصال چہار راہا است۔ سائق بر راہ شمال رُویہ روان شد حضرت ایشان یکبارگی چشمان مبارک خود را وا کردہ فرمودند، این (سائق) مایان را کجا می برد۔ ببینید، ببینید حضرت این جا استادہ می فرمایند۔ من بہ این سُو ہستم، صاحبزادہ شما کجا می روید۔ وقتیکہ حضرت ایشان این جا استادہ فرمودند اشارہ بہ جہت غرب کردند۔ مرد پاک طینت حافظ عبدالحکیم دہلوی کلام حضرت ایشان را بہ سائق گفتند۔ سائق گفت من بر راہِ درست می روم، حضرت ایشان کلام سائق شنیدہ خاموش شدند اما آثار اضمحلال بر بشرۂ مبارکہ ظاہر شد۔ عربہ دو صد گز یا قدرے زائد رفتہ باشد کہ سائق عربہ استادہ کرد وگفت۔ فی الواقع من راہ غلط کردہ ام۔ وعربہ را گشتاندہ بہ ہمان جائے آورد کہ حضرت ایشان از غلط روی وے آگاہ کردہ بودند و بہ ہمان جہت روان شد کہ حضرت ایشان بہ آن جہت اشارہ فرمودہ بودند و درین اثنا بر بشرۂ مبارکہ آثار مسرت ظاہر و باہر بودند و چہرۂ انور کالبدر التمام روشن ومنور بود۔ اندرین اثنا ڈاکٹر شوق محمد مع چند رفقا رسیدند و حضرت ایشان از کیفیت ایشان را آگاہ کردند۔ نزد مزار پُرانوار یک مسجد خورد است حضرت ایشان اولاً بہ مسجد شریف رفتہ نماز شام خواندند و باز بر مزار شریف حاضر شدہ۔ سلام مسنون عرض کردند و باز بہ ادب تمام دو زانو نشستہ سورۂ مُلک بہ کمالِ خشوع ونیازمندی بہ آواز بلند خواندند و قدرے مراقب نشستند و باز بہ ہر دو دستہائے خود مزارِ پُرانوار را مسح فرمودہ بر سر و روے خود مسح کردند و بہ ادب و نیازِ تمام از انجا معاودت فرمودند۔ آن وقت چشمانِ مبارک ایشان سُرخ بود و تا یک زمان حضرت ایشان در احوال خود ماندند۔

چُوں بادۂ شوق تو کند بَرّاقی — گردد تن و روح جملہ مستِ ساقی
تن مستِ شرابِ او و روح مستِ ساقی — آن گردد فانی و این بگردد باقی

مقبرۂ جہانگیر

یک بار میان قمرالدین، حضرت ایشان را بہ مقبرۂ جہانگیر بردند۔ حضرت ایشان بر بام مقبرہ کہ مسطح وجائے فرحت بخش بود قدرے مشغول بہ ذکر شریف شدند۔ اندرین اثنا از جہت جنوب مشرق آواز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ بلند شد۔ کسے بہ ذوق وشوقِ تمام بہ ذکر شریف مشغول شدہ بود۔ حضرت ایشان متوجہ بہ ذکر شریف شدند و فرمودند۔ کسے از نیک بندگانِ پروردگار بر طریق حضرات قادریہ قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَھُمْ مشغول ذکر شریف شدہ است، وحضرت ایشان برائے آن پاک نفس دعا ہا کردند۔ وَالدُّعَاءُ لِلْغَائِبِ مُسْتَجَابٌ۔

(متعلق بہ سفر امرتسر بر صفحہ ۲۱۱ ملاحظہ کنید)

Marfat.com

بہ دھوراجی

میمن ہائے بمبئی و کاٹھیاواڑ بہ عرسِ شریف حضرت امام ربّانی مجدد الفِ ثانی قدُس سرہٗ بہ سرہند شریف می رفتند و در وقت ذہاب یا ایاب بہ آستانۂ خیر جہان نیز حاضر می شدند چنانچہ در سنہ ۱۳۳۹ھ حاجی ہاشم حاجی ولی پسران حسن دادا بہ خدمت شریف رسیدند و عرض کردند کہ در ماہ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ زواج اولاد مایان است۔ از حضرت شما التجا می کنیم کہ بہ آن وقت در حفلۂ زواج شرکت فرمائید حضرت ایشان فرمودند کہ اندران ایام مادر کوئٹہ بلوچستان می باشیم۔ حاجی ہاشم عرض کرد کہ من انتظام آورد حضرت شما از کوئٹہ خواہم کرد و بعد از اختتام حفلۂ زواج حضرت شما را بہ دہلی می رسانم۔ ان شاء اللہ بہ حضرت شما تکلیفے نہ خواہد رسید۔ حضرت ایشان استدعائے حاجی ہاشم را قبول کردند و بہ چہارم صفر سنہ ۱۳۴۰ھ (۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء) سہ نفر از دھوراجی بہ کوئٹہ رسیدند و بہ دوشنبہ ہشتم صفر حضرت ایشان را مع متعلقین باخود گرفتہ از کوئٹہ روانہ شدند۔ یک شب در اچھرہ لاہور رود و شب در دہلی قیام شد و بہ روز دوشنبہ ۱۵ صفر (۱۳ اکتوبر) وصُول بہ دھوراجی بود۔ آن روز وصول را اگر یوم مشہود گفتہ شود درست باشد از دحامِ خلائق از دھوراجی چند محطات قبل شروع شد۔ دیوانہ وار مردم برائے دیدِ انسانِ کامل، خلیفۃ اللہ فی الارضین بر قطار گرد می آمدند، ہیچ جائے در قطار نہ ماند کہ از پروانہائے شمعِ انوارِ الٰہیہ پُر نہ شدہ باشد۔ در حجرۂ کہ ما ہر سہ برادر بودیم چُون از واردین پُر شد۔ در یک محطہ از ان جا پائین شدہ بہ حجرۂ حضرت کعبۃ الآمال رفتیم۔ دیدیم کہ حضرت والدۂ محترمہ و ہر سہ ہمشیرگان در کنجے نشستہ اند و مشتاقین حضرت ایشان را محاط اند۔ کسے پائے مبارک ایشان را مالش می کند، کسے دستِ مبارک ایشان را گرفتہ کسے جامہائے ایشان را بر دیدہائے خود می مالد کسے زار و قطار می گرید، کسے نعرۂ اللہ اکبر بلند می کند۔ ما یان بہ جہت زاویۂ نسبہ نشستیم۔ چُون کہ بامہائے صالُونات از خلائق پُر بود قطار سکۃ الحدید ہم بہ احتیاط سائر بود۔ در محطۂ دھوراجی از دحامِ خلائق بیش از بیش بود۔ از کثرتِ خلائق و جوش و نعرہائے ایشان منتظمین حیران ماندند۔ بالآخر۔

درین دریائے بے پایان درین طوفان شور افزا سرافگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

جماعتے از منتظمین حضرت ایشان را در دائرۂ گرفتہ بہ دقّتِ تمام تا سیّارہ رساندند۔ حضرت برادرِ کلان با حضرت ایشان بودند۔ این عاجز و برادر خورد را یک جماعت منتظمین بہ صد زحمت تقریباً در ربع ساعت بہ سیّارۂ کعبۃ الآمال رسانید۔ عاجز از منتظمین و دیگر افراد شنیدہ کہ این اجتماع مردم از صد ہزار بیش بودہ۔ از محطہ تا قیام گاہ از بام خانہا باران گلہا و در راہم بودہ۔ حاجی ہاشم و حاجی ولی یک عمارت عالی شان را کہ دو منزلہ بود برائے حضرت ایشان مُہیّا کردہ بودند در حصّۂ ارضی

Marfat.com

یک غرفۂ وسیع وکشادہ برائے نشست حضرت ایشان بود دو دو سہ غرفہا برائے مخلصین کہ از میرٹھ و دہلی ہم سفر شدہ بُودند۔ ویک مَطبخ وطباخ و پنج شش نفر منتظمین شب و روز حاضر می بودند و بالاخانہ برائے سکونت حضرت ایشان ومایان بود۔ ہشت روز قیام حضرت ایشان در انجا بود۔ و درین عرصہ مخلصین جیت پور برائے یک شب حضرت ایشان را بہ جیت پور در سَیّارَہ بردند۔ آن جا بر کنارۂ رُودِے اقامت گاہ بود۔ بسیار جائے مفرح و دلکش۔ چُون کہ ممرّ آب حِصّہ کوہی بود و آب در سنگ ریز ہا روان بود لہذا بسیار پاک صاف بود۔ علی الصباح چُون ماہر سہ برادران از خواب بیدار شدیم دیدیم کہ حضرت ایشان وضو کردہ از جہت مجری المیاہ می آیند و می فرمایند۔ بچہا ببینید چہ جائے خوب و آب روان است، بروید و وضو کردہ بیائید و چون مایان وضو کردہ آمدیم حضرت ایشان امامت کردند، دو سہ نفر دیگر ہم شریک جماعت بُودند۔ آن جائے پُرسکون و دلکش و آن وقتِ مبارک و آن نماز با نیازِ حضرت ایشان۔ سبحان اللہ چہ وقت بودہ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیحَہٗ۔

دعوت راجہ

بہ روز دوشنبہ ۲۲ صفر (۲۴ اکتوبر) حضرت ایشان از دھوراجی برائے دھلی روانہ شدند چند محطۂ قطار گزشتہ بود کہ بہ یک محطہ دستۂ فوج استادہ بود و یک جوان خوش قامت و خوش لباس پیش دستۂ فوج استادہ بود و در پہلوئے جوان یک شخص دیگر در لباسِ رسمی بود۔ چُون قطار استاد۔ دستۂ فوج بہ حضرت ایشان سلامی داد۔ و باز ہر دو افراد نزد حضرت ایشان آمدند۔ حضرت ایشان نزد شُبّاک نشستہ بودند، یکے از ایشان بہ جانب دیگرے اشارہ کردہ گفت کہ ایشان جناب ولی عہد اند و پدر ایشان راجہ صاحب اند، ولی عہد پیش آمدہ مصافحہ کرد و گفت کہ پدر من مریض اند و خواہش دارند کہ جناب شما دعوت ایشان را قبول فرمائید و یک دو شب این جا قیام کنید۔ حضرت ایشان بہ محبت و نرمی فرمودند۔ شما می بینید کہ من با اہل و عیال و رفقا و سامان روان ہستم و صالون قطار تا دہلی مخصوص شدہ۔ اندرین احوال معذورم۔ اگر شما بہ دھوراجی احوال می فرستادید از آن جا برائے یک شب آمدن آسان بود۔ از جانب من پدر خود را سلام برسانید ما دعا می کنیم کہ پروردگار ایشان را شفا دہد۔ ولی عہد این کلام شیرین ایشان شنید و سر نیاز خم کرد۔ دستۂ فوجی سلام پیش کرد و قطار روان شد۔

بہ پانی پت

غلام اکبر معروف بہ اکّرو فقیر ولد محمد ایاز قوم تنخیل ملیزی ساکن کٹوا از مخلصین پاک نہاد صاحبِ جذبہ، صاحبِ نسبت، صاحبِ ولایت را حضرت ایشان بر مزارِ مبارک بزرگانِ دین می فرستادند۔ و می گفتند۔ سلام مرا عرض کنید و ہر چہ ایشان فرمایند

Marfat.com

آمدہ بہ ما بگوئید۔ چنانچہ در سنہ ۱۳۴۰ھ حضرت ایشان غلام اکبر را بہ خدمت حضرت ابو علی قلندر بہ پانی پت فرستادند۔ غلام اکبر از پانی پت آمدہ عرض کرد۔ کہ حضرت قلندر فرمودند۔ خودش نہ می آید و مریدان را می فرستد۔ حضرت ایشان بعد از استماعِ این پیام قصدِ پانی پت کردند و آن جا در خانۂ نواب زادہ فاخر احمد خان انصاری در محلہ قاضیان سہ شب قیام فرمودند۔ این خانہ از حضرت قاضی ثناء اللہ بودہ۔ حضرت ایشان چون درین خانہ داخل شدند۔ بہ دقّتِ نظر در چار اطراف دیدند و فرمودند کہ مرا یاد است کہ حضرت جد امجد ما بہ وقت رفتن بہ حرمین شریفین این جا قیام فرمودہ بودند و آن زاویہ را نشان دادند۔ عاجز گوید کہ این واقعہ در سنہ ۱۲۷۴ھ بودہ و دران وقت سنّ مبارک ایشان دو سال بود۔ فاخر احمد خان و تمام افراد متحیر بودند۔ کہ حضرت ایشان واقعات آن سن یاد دارند۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ۔ حضرت ایشان بر مزار پُر انوار حضرت قلندر رفتند و بہ خدام حضرت قلندر دو صد روپیہ دادند۔ و بر مزار حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء و قاضی ثناء اللہ و شمس الدین ترک قدس اللہ اسرارہم حاضر شدند و با ہزاران فتوح از آن جا بہ دہلی مراجعت فرمودند۔ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَاخِرِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْآخَرِ۔

بہ سَعدآباد نواب لطافت علی خان رئیس سعدآباد مخلصِ صادقِ حضرت ایشان بود در سنہ ۱۳۳۹ھ رحلت کرد۔ قبل از ارتحال بہ فرزند خود کرامت علی خان گفت کہ اگر حضرت پیر و مرشدم را یک بار بر سرِ تربتِ ما بیاری کہ یک مبارک نظر ایشان بر تربتم افتد از حق من آزاد ہستی و پروردگار ترا اجرہا خواہد داد۔ کرامت علی خان در محفلِ مبارک میلاد شریف در سنہ ۱۳۴۰ھ حاضر شد۔ و بہ چودھری مولاداد خان خورجوی اظہار ما فی الضمیر کرد و خواہش کرد کہ حضرت ایشان را بہ نوعے برائے تشریف بردن بہ سعدآباد عرض کنند کہ حضرت ایشان رضامند شوند۔ و کرامت علی خان بہ خانۂ خود رسیدہ بہ حضرت ایشان عریضہ ارسال کرد۔ حضرت ایشان حسب معمول بعد العشاء الآخرہ از عریضہ کرامت علی خان در حلقہ بیان کردند چودھری مولاداد خان کہ مرد فہیم و مزاج دانِ حضرت ایشان بود موقع را غنیمت شمرد و عرض کرد کہ سعدآباد جائے سیر و تفریح است اگر حضور انور تشریف ببرند خوش خواہند شد۔ چنانچہ حضرت ایشان مع متعلقین و مولوی سردار احمد وکیل مجددی رامپوری و صاحبزادہ سعید الزبیر مجددی کہ در مغلپورۂ دہلی قیام داشت و مولوی بخش اللہ دہلوی و چودھری مولاداد خان خورجوی و سید امجد علی شاہ سردھنوی، و رتن لال دہلوی و سہ نفر از مخلصین افغانستان بہ روز دوشنبہ ۲۵ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۴۰ھ (۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء) قبل از زوال از دہلی روان شدہ تا عصر بہ سعدآباد رسیدند و یک ہفتہ آن جا قیام فرمودند۔ روزے در صباح چون از چائے حضرت ایشان فارغ شدند بیرون تشریف آوردند۔ و فرمودند

Marfat.com

شاید این باغ است۔ چودھری مولاداد خان عرض کردند۔ نعم یا سیدی این باغ است و روشِ خوب دارد۔ اگر حضور چند قدم سیر بفرمایند خوب است۔ چنانچہ چودھری صاحب حضرت ایشان را بہ آن راہ بردند کہ از نزد قبر لطافت علی خان می گزشت۔ حضرت ایشان حسب معمول در احوال و در کیفیات خود بہ آہستہ خرامی مصروف بودند۔ چُون بہ قربِ تربت رسیدند۔ کسے آن جناب را متوجہ کرد و چودھری صاحب عرض کرد۔ این تربت لطافت علی خان است۔ حضرت ایشان استادند و اولاً بہ سوئے تربت دیدند و باز سلام مسنون و فاتحہ مختصر خواندند و دعائے مغفرت فرمودند۔ تمنائے لطافت علی خان صورت واقعی پیدا کرد نہنیئاً لہ ثم ہنیئاً لہ۔

بر سرِ خاک ما بیا نغمۂ عشق را سَرا — کز جذباتِ شوق تو نعرہ زخاک بر زنم
بعدِ ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی — مشک شود غبار من روح شود ہمہ تنم

بہ اکبر آباد (آگرہ)

یک روز کرامت علی خان حضرت ایشان و جمیع افراد را بہ آگرہ بردند۔ حضرت ایشان تاج محل و دیگر آثارِ قدیمہ را دیدند و باز بر مزار مبارک حضرت ابو العُلیٰ حاضر شدند۔ آن جا ہمہ تنہائی بود و از مجاورین و زائرین کسے نہ بودہ حضرت ایشان بہ چودھری مولاداد خان و سردار احمد و غیرہما فرمودند "چہ سبب است کہ حضرت ابو العلیٰ مدارات ما نہ کردند"۔ کسے بہ مُدّعائے کلام حضرت ایشان نہ رسید۔ و وقتے زیادہ نہ گزشت کہ آمد مردم شروع شد، و بہ اندازۂ شصت نفر جمع شدند۔ دران وقت حضرت ایشان فرمودند "بنگرید کہ حالا حضرت ایشان مدارات ما کردند"۔ تمام رفقا متعجب ماندند۔

محفل مبارک میلاد شریف

کرامت علی خان از آگرہ دو سہ میلاد خوانان را طلب کرد و روز پنجشنبہ تمام کردہ بہ شب جمعہ بعد از عشاء آخرہ محفل مبارک منعقد شد۔ مولوی سردار احمد مجددی، سعید الزبیر مجددی، چودھری مولاداد خان و امجد علی شاہ، ورتن لال و کرامت علی خان و یک یا دو نفر از خویشان ایشان و ہر سہ افاغنہ شریک محفل مبارک بودند۔ و در غرفۂ متصلہ مستورات بودند۔ حضرت ایشان بہ کمال ادب دو زانو نشستند چشمانِ مبارک بستند و الذقن ملصق بصدرہ الشریف۔ میلاد خوانان آغاز ذکر پاک محبوبِ ربُّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کردند۔ چُون بہ ذکر مبارک ولادت باسعادت رسیدند قیام کردند و حضرت ایشان و جمیع حاضرین استادند۔ میلاد خوانان بہ عرض سلام منظوم مشغول شدند و بر حضرت ایشان کیفیتے طاری شد، دست بستہ پائے مبارک را آہستہ آہستہ می کو بیدند۔ کرامت علی خان عرق پاشی کرد۔ و عطرِ خوب بر ہمہ حاضرین مالید و خوشبوے عود و بخور کرد۔ حضرت ایشان جنوب رُو بہ استادہ بودند۔ و بعد از طاری شدن کیفیت آہستہ آہستہ قبلہ رو گشتند۔ حضرت برادر کلان و مولوی سردار احمد و چودھری مولاداد خان و کرامت علی خان چُون وارفتگی حضرت

ایشان رادیدند، دست یک دیگر مضبوط گرفتہ حضرت ایشان را در حلقہ گرفتند و چون این کیفیت طول کشید، مولوی سردار احمد بہ میلاد خوانان اشارہ کردند کہ خاموش شوند۔ از چشمان مبارک ایشان اشکہا جاری بود کہ بر رخسار غلطیدہ ریش مبارک را تر کردہ بر زمین می ریخت و بعد از لحظہ حضرت نشستند و تا یک زمان در احوالِ خود مستغرق ماندند۔

میلاد خوانان بہ صباح آن شب بہ کرامت علی خان می گفتند کہ مایان در محافل عمومیہ و خصوصیہ از مدۃ العمر میلاد شریف می خوانیم لیکن آن برکات و کیفیات کہ امشب محسوس کردیم، ہیچ گاہ نہ دیدہ ایم۔

مراجعت و شکار

بہ دوشنبہ سوم جمادی الاولیٰ، دوم جنوری ۱۹۲۲ء بعد از زوال بہ ساعت یک بہ محطہ روانگی شد۔ در راہ چند آہوان بہ نظر آمدند۔ حضرت برادر کلان و سید امجد علی شاہ تفنگہا گرفتہ از دو جانب بہ آہوان روان شدند و حضرت برادرِ کلان یک آہو زدند۔ حضرت ایشان این تماشارا می دیدند و بسیار خوش شدند و فرمودند این آہو را مسلم بہ دہلی برید۔ بہ ساعت سہ و ربع قطار از سعد آباد روان شد و بہ ساعت ہشت و نیم بہ دہلی رسید۔

سفر آخرین کوئٹہ

بہ شب پنجشنبہ یکم شعبان ۱۳۴۰ھ (۲۹ مارچ ۱۹۲۲ء) از دہلی بہ لاہور و یک شب در اچھرہ قیام کردہ بہ روز شنبہ بہ کوئٹہ رسیدند۔ در اواخر جمادی الآخرہ بقضاء اللہ و قدرہ یک واقعہ بہ ظہور رسید کہ حضرت ایشان متألم شدند و منظور پروردگار بود کہ آخر سال از حیات مبارکہ ایشان سالِ تألم بود۔ و باز در کوئٹہ علالت حضرت والدہ ماجدہ شروع شد۔ و چون مرض شدت اختیار کرد طبیبہ حاذقہ عرض کرد کہ مریضہ را در بیمارستان زنان داخل کنید، چنانچہ قیام حضرت والدہ صاحبہ در مستشفی شد۔ و ہمشیرۂ محترمہ کلان برائے تیمارداری ہمراہ ایشان در مستشفی بودند۔ چند وقت نہ گزشتہ بود کہ ہمشیرۂ محترمہ بہ رنجوری چشمان مبتلا شدند۔ طبیبہ ہر قدر علاج کرد۔ فائدہ نہ شد۔ چون خوف زوال بصارت پیدا شد۔ حضرت ایشان از دہلی حکیم محمد شفیع معالج چشم را طلب کردند۔ حکیم صاحب در علاج چشم یکتائے روزگار بود۔

حضرت ایشان در ہفتہ بہ روز یک شنبہ ساعت دہ صبح برائے عیادت حضرت والدہ صاحبہ بہ مستشفی تشریف می بردند۔ و ما ہر سہ برادر با حضرت ایشان می رفتیم۔ ہمشیرگان انتظام چائے می کردند۔ بہ اندازۂ یک ساعت آن جا توقف می کردند۔ این سلسلۂ علاج و معالجہ تا آخرِ روزِ حیات ایشان باقی ماند۔ در ہر ماہ زائد از یک ہزار روپیہ درین سلسلہ صرف می شد۔

حضرت ایشان در دو سالہائے آخر برائے تفریح "باغ تولہ" را منتخب کردند۔ این باغ

Marfat.com

به جہتِ سَرِیاَب به فاصلۂ چہار میل از کوئٹہ واقع بود۔ تولہ از قندھار آمدہ در کوئٹہ آباد شدہ بود۔ اگرچہ ہندو بود اَمّا از دل و جان معتقدِ حضرت ایشان بود۔ این باغش در یک زمان فی الواقع باغ بود لیکن فیما بعد کَارِیز خشک شد و باغ ویران گشت۔ چند درخت از زردالو ماندہ بود۔ این جائے بے گیاہ و پُر غبار چُونکہ گوشۂ سکون بود۔ مرغوبِ حضرت ایشان شد۔ تولہ مردہ بود پسرش زندہ بود۔ حضرت ایشان نزد وے احوال فرستادند کہ ما خواہش داریم کہ برائے تفریح بہ باغ شما رویم۔ وے گفت۔ خوش نصیبی ما است کہ حضرت صاحب آن جا تشریف برند۔ چنانچہ حضرت ایشان در دو سالہائے آخر بہ آن جا تشریف می بردند و می فرمودند ——

بہشت آن جا کہ آزارے نہ باشد کسے را با کسے کارے نہ باشد

ماہر سہ برادر و جناب مُلا امان اللہ و ملا مظہر شہوانی و مُلّا صاحب خان قمبرانی و حاجی نادر بڑیچ بیرون باغ در جائے می نشستیم و حضرت ایشان بہ ذکر و فکر و مشغول می بودند، برائے نماز شام مایان می رسیدیم و بعد الصلاۃ بہ خدمت ایشان می نشستیم۔ روزے بعد الصلاۃ بر مصلّی ہم چُنان بہ حال قعدہ چشم بند کردہ نشستہ بودند بہ آوازِ بلند خواندند۔

امامِ اہلِ دینی یا محمدؐ سراجُ المرسلینی یا محمدؐ
طوافت می کند اہلِ سماوات تو بر رُوئے زمینی یا محمدؐ
بہ درگاہت نیازِ اہلِ عالم تو بے شک نازنینی یا محمدؐ

وقتے کہ حضرت ایشان ایں سہ بیت خواندند و کلمۂ یا محمدؐ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) می فرمودند ہر دو دست مبارک را برداشتہ جہتِ اَمام بہ ادب و نیاز تمام اشارہ می کردند۔ محسُوس می شد کہ حجابات بالکلیّہ مرتفع شدہ اند و حضرت ایشان در بارگاہِ رسالت عرض نیاز می کنند۔ باغ تولہ اگرچہ برائے دیگران ویران و خاک دان بود اَمّا برائے حضرت ایشان دار النعیم و الراحۃ بود۔ مجلسے کہ بعد نماز شام می بود عجب شیرینی و حلاوت می داشت۔ حضرت ایشان احیاناً اشعار حضرت مولانا سید حبیبُ الرحمٰن رَدَولَوِی دگاہے اشعار حضرت والد بزرگوار خود دگاہے از اشعار خود می خواندند۔ گاہے بہ اردو گاہے بہ فارسی گاہے بہ عربی۔ در اشعار عربی گاہے از جائے استفسار می کردند و استادِ مایان جناب مُلّا امان اللہ چیزے می گفت۔ و لطفہا می برداشت۔ روزے حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند۔ اے زید بیاضِ خورد و قلم ہمراہ خود داشتہ باش۔ اشعارے را کہ می شنوی نوشتہ باش۔ چنانچہ این عاجز آن اشعار را می نوشت۔ ہر گاہ عاجز آن بیاض را مطالعہ می کند آن وقت و آن جا و آن صحبت بہ یاد می آید۔ و حلاوتے فوق العادہ در باطن

Marfat.com

خود محسوس می کند، روزے ہفت شعر عربی از حضرت اُستاد خواندند، عاجز آن اشعارِ را تبرکاً نقل می کند۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ یَصْحُوْ فُؤَادِ ۔۔۔ وَشُدَّ رِحَالُ الزَّائِرِیْنَ لِوَادِ

تَأَلَّقَ بَرْقٌ مِنْ حِمَیٰ مَنْ هَوَیْتُهُ ۔۔۔ فَلَمْ یُبْقِ لِیْ قَلْباً فَکَیْفَ اِلْتِئَادِ

وَمَعْذِرَةً مِنِّیْ اِلَیٰ مَنْ یَلُوْمُنِیْ ۔۔۔ اِذَا طَارَ بِیْ شَوْقِیْ لِاَرْضِ سُعَادِ

اَتَحْسِبُ اَنَّ الصَّبَّ یَسْتَأْمِرُ الْحِجَیٰ ۔۔۔ وَقَدْ قَادَهُ دَاعٍ وَاَطْرَبَ حَادِ

وَهَلْ یَسْتَخِیْرُ الْمَرْءُ عِنْدَ ارْتِحَالِهٖ ۔۔۔ اِلَیٰ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ زَیْنِ الْعِبَادِ

کَفَیٰ شَرَفاً اَنِّیْ اَلُوْذُ بِحَضْرَةٍ ۔۔۔ مُقَدَّسَةِ الْاِعْتَابِ ذَاتِ عِمَادِ

هِیَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَیٰ لِمَنْ ضَاقَ ذَرْعُهُ ۔۔۔ هِیَ السَّنَدُ الْاَوْفَیٰ عَلَیْهَا اِعْتِمَادِ

خان قبیلۂ بختیار

به دوران قیام کوئٹہ در سال آخر روزے خان قبیلۂ بختیار برائے ملاقات آمد اگرچہ این خان از اتباع مملکت ایران بود۔ امّا اندران ایّام آن حصّہ زیرِ تصرفِ انگلیسہا بود۔ لہذا ہمراہ خان چار پنج باوردی فوجیہا بودند و خود خان ہم در لباس رسمی بود۔ وقتِ عصر بود کہ خان آمد۔ دران وقت عَرَبَہ استادہ بود و وقت برآمدن حضرت ایشان بود تا برائے تفریح تشریف ببرند۔ مخلصان خان را از عربہ قدرے دور تر استادہ کردند چون حضرت ایشان برآمدند ملا نیک نظر بسم اللہ خواندہ عرض کرد۔ حضور خان بختیار برائے زیارت آمدہ۔ حضرت ایشان برین اطلاع توقف فرمودہ نظر برداشتہ خان را دیدند و باز "خان و سردار را نہ می شناسم من خود خانم و سردارم"۔ گفتہ در عربہ سوار شدند۔ این خان چار پنج بار برائے زیارت آمد و نوبت آخر نہ باوے فوجی بود و نہ بر تنش لباس رسمی و بیرون دروازۂ قیام گاہِ حضرت ایشان بر روئے خاک لبِ راہ نشستہ بود۔ لیکن حضرت ایشان ویرا شرف ملاقات نہ بخشیدند۔ بعد از دو سال کہ سنہ ۱۳۴۳ھ بود این عاجز در کوئٹہ بود و حضرت برادر کلان و برادر خورد از وجہ ضرورتے بہ دہلی آمدہ بودند کہ آن خان برائے ملاقات آمد۔ و باعاجز ملاقات کرد۔ عاجز بہ وے گفت۔ اے خان راست بگو۔ چہ علّت بود کہ حضرت ایشان قدس سرہٗ شمارا شرف ملاقات نہ بخشیدند۔ آیا خیال فاسدے در دل شما نہ گزشتہ بود۔ خان گفت من این خیال کردہ حاضر شدہ بودم، کہ من خان یک قبیلہ ام و با من فوجیہا اند لہذا حضرت ایشان مدارات من خواہند کرد۔ و من یقین دارم کہ از وجہ این خیالِ فاسد، حضرت ایشان بہ سُویَم التفاتے نہ کردند و فرمودند، خان و سردار را نہ می شناسم من خود خانم و سردارم۔ وقتے کہ خان این بیان می کرد از چشمانش اشکہا می ریخت و باز گفت برایم این شرف بسیار است کہ حضرت ایشان را از دور زیارت کردم و امروز در

Marfat.com

قیام گاہ حضرت ایشان دست بوسی فرزند حضرت ایشان میسر شد رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ وَاَجَازَہُ عَلیٰ حُسنِ عَقِیدَتِہٖ خَیْراً ــــــــ

سفیر محمد اسماعیل خان

محمد اسماعیل خان محمد زی در کوئٹہ املاک کثیر داشت، تقریباً یک صد خانہ برائے ایجار و یک قصر عالی شان دو منزلہ برائے خود ساختہ بُود۔ این قصر دو حصہ داشت، یکے نشست گاہ و دیگرے حرم سرا۔ محلّ وقوعِ این قصر نزدِ خانۂ حضرت ایشان بود۔ محمد اسماعیل خان بسیار کوشش کرد کہ حضرت ایشان این قصر را قبول فرمایند لیکن کامیاب نہ شُد۔ در کسب مال وزر از محمد اسماعیل خان بے احتیاطی واقع شدہ بود۔ از ین جہت حضرت ایشان ہدیۂ ایشان را قبول نہ فرمودند۔ نہ ہدیۂ قصر و نہ ہدیۂ عربہ دو اسپہ نہ زر و نقد۔

خاک نشینی است سُلیمانیم ننگ بود افسرِ سُلطانیم
ہَست چہل سال کہ می پوشمش کہنہ نہ شد جامۂ عُریانیم

میر اعظم خان

در کوئٹہ سالہا سال معمول حضرت ایشان بود کہ بروز جمعہ برائے تفریح بر مزار عثمانی و حیدری تشریف می بردند۔ بیان عثمانی و حیدری در خاتمہ در بیان اولاد صلبی خواہد آمد۔ حضرتِ والدہ صاحبہ و خواہران را نیز می بردند۔ مُلّا عبد الحلیم بر مزارات ایشان چہار دیواری ساختہ بُودند۔ و آن جا حضرت ایشان بہ ذکر و فکر مشغول می شدند۔ تا وفات مُلّا عبد الحلیم کہ در سنہ ۱۳۳۶ھ بودہ درین معمول فرق نیامد۔ چُون ملا عبد الحلیم وفات یافتند و در احاطۂ خواہران دفن شدند۔ یک بار حضرت ایشان بہ آن جا رفتہ اند و باز نہ رفتند۔ یک روز فرمودند کہ عبد الحلیم بسیار عاجزی و اظہار مسرت می کند و ما را بہ طرف خود مشغول می کند، ازین جہت ما بہ آن جا رفتن گزاشتیم۔ مسکن میر اعظم خان در راہِ مزارات واقع بود۔ اعظم خان فرزند خداداد خان بود کہ امیرِ بلوچستان بود۔ پسر کلانِ خداداد خان محمود خان نام داشت، وے رفیقِ انگلیسہا شدہ پدر و برادر خود را بہ دست انگلیس داد و خودش زیرِ سایۂ حکومت انگلیس شدہ خانِ قلات گشت۔ اعظم خان ایامِ نظر بندی خود را در کوئٹہ بہ سر می برد۔ خانہ وے از کوئٹہ بہ فاصلۂ چہار و نیم میل بہ جہتِ غرب بر راہ چمن واقع بود و از مزاراتِ عثمانی و حیدری نیم میل پیشتر بود۔ چُونکہ بہ روز جمعہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ بعد از نماز جمعہ مع متعلّقین بہ مزارات شریفہ تشریف می بردند و آن جا بہ ذکر و فکر مشغول می شدند و میر اعظم خان از دل و جان شیدائے آن جناب بود بہ روز جمعہ مع فرزندان خود اکرم خان و احمد یار خان پیش روئے خانۂ خود بر کرسی می نشستند و چُون عربۂ حضرت ایشان قریب می رسید دست بستہ بہ ادبِ تمام استادہ می شدند و سرِ خود را

Marfat.com

انحنا داده عرض تحیّہ می نمودند۔ اعظم خان اسپ سواری را خوش می داشت۔ اگر حضرت ایشان را در جائے می دید ہمان وقت از اسپ پائین شدہ دست بستہ می استاد۔ بارے بروز جمعہ حضرت ایشان بہ مزارات شریفہ در عربہ می رفتند۔ اعظم خان پیش روئے خانۂ خود حضرت ایشان را دیدہ حسب عادت دست بستہ استادہ شد۔ از ما برادران یکے عرض کرد کہ اعظم خان استادہ است حضرت ایشان بہ سائق عربہ کہ مظفر نام داشت فرمودند کہ عربہ استادہ کند و باز بہ جانبِ اعظم خان التفات فرمودند۔ اعظم خان این موقع را غنیمت دانست و مع فرزندان و خدم دویدہ بہ خدمتِ مبارک رسید و عرض کرد اگر قدرے توقف فرمائید مستوجب صد منت گردد۔ حضرت ایشان معروض ایشان را قبول فرمودند و قدرے در خانۂ ایشان نشستند۔

سفیر گل محمد و سردار امیر احمد

حضرت ایشان در باغ روشن آرا متصل سبزی منڈی، دہلی تشریف فرما بودند کہ سردار گل محمد خان سفیر کابل با سردار امیر احمد خان حاضر شدند۔ و این اولِ ملاقات ایشان بود۔ امیر احمد خان از سرِ سید عبدالرحمٰن در بغداد بیعت شدہ بود۔ خطاب سرِ حکومتِ انگلیسیّہ بہ ایشان دادہ بود۔ چہ در حرب عمومی اوّل سید عبدالرحمٰن معاونت انگلیس کردہ عراق را از دست خلیفۃ المسلمین کشیدہ بہ دست انگلیسہا داد۔ حضرت ایشان را این واقعہ معلوم بود۔ امیر احمد خان بیان بغداد و سید عبدالرحمٰن نقیب کرد، حضرت ایشان خاموش ماندند۔ چون امیر احمد نوبت دگر بہ آن ذکرِ مشغول گشت۔ حضرت ایشان سرِ مبارک خود را برداشتہ بہ قہر امیر احمد خان را فرمودند "اے خبیث پیشِ من تعریف کدام شخص می کنی۔ آن شخص کہ از سلطان المسلمین بغاوت کردہ رفیقِ انگلیسہا شدہ ملکِ اسلام را بہ دستِ کفار سپردہ، ہوش کن بار دگر ذکرِ چنین خائنانِ اسلام پیش ما نہ کنی" وقتے کہ حضرت ایشان بہ قہر تمام این کلام می فرمودند۔ گل محمد خان و امیر محمد خان از فرطِ خوف لرزان بودند و بہ عاجزی و زاری طلبگارِ عفو شدند۔ و بعد ازیں ہر روز ایشان بہ خدمت اقدس در باغ روشن آرا می رسیدند۔ زیرا کہ جائے گل محمد خان قریب باغ بود۔

بعد از پانزدہ سال امیر احمد خان بہ عاجز گفت۔ قربان حضرت صاحب شوم، ہر گاہ کہ آن نگاہ خشمگین بہ یادم می آید تنم می لرزد۔ وقتے کہ امیر احمد خان این سخن می گفت از فرطِ محبت اشکہا می ریخت سردار گل محمد خان نیز موجود بودند و دعاہا برائے حضرت ایشان می کردند۔ آن نگاہِ قہر کہ امیر احمد خان بیانش می کرد۔ پردہ ہائے غفلت را زائل کردہ بود و برائیش رحمت شدہ بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَحِمَ رَفِیْقَہُ گُل مُحَمَّد وَرَضِیَ عَنْہُمَا۔

Marfat.com

امیر امانُ اللہ خانُ شاہِ افغانِستانُ

درایامِ شاہزادگی وقتے کہ امانُ اللہ خان والی کابل بود، درخواب حضرت ایشان را دید و یک گونہ تعلّق قلبی پیدا کرد۔ وخواست کہ از احوالِ مبارکہ حضرت ایشان آگاہ شود۔ لہذا چہار نفر را از مخلصین پاک روشِ حضرت ایشان طلب کرد، یار محمد ولد مرزا خروئی از سروزہ، حاجی مُلّا احمد خان ولد عبدالکریم مٹہ خیل از کٹواز، سید احمد جان ولد سید اختر از خیر کوٹِ کٹوا از ملا خیر اللہ ولد ملا عبداللہ جلال زئی، انڈڑ، از پاچگی علاقہ شلگر۔ سہ شب با این چہار افراد، بعد العشاء الآخرہ صحبتہا کردہ از احوال وکیفیات حضرت ایشان باخبر شُد، بہ شب سیوم یک گونہ اثرے نیز بر ایشان ظاہر شد وگفت من مخلص ومرید حضرت ایشانم۔ اندرین ایام قیامِ حضرت ایشان در کوئٹہ بود۔ لہذا بہ صباح شب سیوم عریضۂ نیاز با یک تپّوے اعلیٰ ساختِ کابل وہم دو پار چہائے کشمیرہ از ساخت کابل وسہ پوست قرہ قولی بہ دست قاصدے بہ کوئٹہ فرستاد، چُون شاہ شد۔ حاجی ملا احمد خان مٹہ خیل را بہ کابل طلب کرد و بہ دست حاجی صاحب، عریضۂ نیاز با یک ساعت جیبی مع سلسلۂ طلائی وقطب نمائے اعلیٰ بہ خدمت حضرت ایشان بہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ فرستادہ، در عریضہ التجا کردہ بود کہ در اوائلِ موسم بہار، اواخرِ اپریل واوائلِ ثور بہ کابل تشریف بیارید و بلاد افغانِستان را از قدوم میمنت لزوم خود مشرف فرمائید۔ بہ حاجی صاحب نیز این سخن گفتہ بود۔ چنانچہ حاجی صاحب بہ خدمتِ حضرت ایشان عرض نمود و ساعت وعریضہ پیش کرد۔ و امیر صاحب بہ سفیر خود سردار غلام حیدر خان محمدزی ہدایت کرد کہ بہ خدمت حضرت ایشان حاضر شدہ دعوتِ کابل را عرض کند۔ چنانچہ درین سلسلہ چند بار سفیر آمد۔ حضرت ایشان حسبِ عادت مبارکہ خود بیان این امر بہ مخلصین کردند، وقرار گرفت کہ شیخ غلام احمد ہانسوی، وچودھری مولاداد خان خورجوی وحافظ اشفاق الٰہی میرٹھی وحافظ عبدالحکیم ومولوی بخش اللہ دہلویاں وچند نفر دیگر در خدمت حضرت ایشان بہ کابل خواہند رفت، سردار غلام حیدر خان بہ شاہ بشارت نوشت۔ از شاہ تا گدا ہر یک مسرور وشاداں بود و بہ خیال کس نہ گزشت کہ چُون اظہار۔ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا۔ می شود وقتِ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ می رسد، وعنقریب بہ حضرتِ ایشان نوید۔ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔ رسیدنی است۔ اَلْبَقَاءُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ۔

ایام آخرین

چُونکہ علالت حضرت والدہ محترمہ شدید بود حضرت برادر کلان بہ معیّت ایشان بہ پنجشنبہ پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ از کوئٹہ بہ راہ لاہور بہ دہلی روانہ شدند

Marfat.com

ہمراہ ایشان عیال ایشان وخواہر کلان و برادرِ خورد نیز بودند۔ معالجۂ کوئٹہ بہ معالجۂ مستشفی دہلیِ نو مکتوبے نوشتہ بود۔ چنانچہ بہ ہفتم ماہ مبارک در مستشفی داخل شدند۔ حضرت ایشان بہ روز شنبہ ششم ماہ مبارک کہ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء بود، از کوئٹہ روان شدند، عاجز در خدمت حضرتِ ایشان بود۔ و روز یکشنبہ عند العشار الآخرۃ بہ لاہور رسیدند، و بہ اچھرہ تشریف بردند۔ حکیم محمد شفیع معالجِ چشم باڈاکٹر اشفاق محمد امرتسری وغیرہ در عربۂ دو پایۂ سوار بودند کہ نزد قیام گاہ اچھرہ در حفرۂ پُر از گرد و غبار بغلطید۔ و حکیم محمد شفیع و ڈاکٹر اشفاق محمد وغیرہما خاک آلود شدند۔ درین حادثہ جُعبۂ پان کہ در دستِ حکیم بود بیفتاد و یک علبہ از جعبہ در خاک بماند۔ بہ صباح دوشنبہ کہ ہنوز وقت نماز بود حضرت ایشان از بیرون بہ خانہ داخل شدند۔ عاجز در صددِ نماز خواندن بود کہ حضرت ایشان فرمودند "زید، ببین، ما علبۂ خود را تلاش کردہ آوردیم بہ شب عربۂ دو پایۂ حکیم محمد شفیع و ڈاکٹر اشفاق محمد بغلطید و این علبہ در خاک ماندہ بود"۔ عاجز بیرون رفت، حکیم و ڈاکٹر جامہائے خود را صاف می کردند و بہ میان قمر الدین وغیرہ می گفتند۔ عجب است کہ جناب حضرت صاحب بہ جائے غلطیدنِ عربہ تشریف بردند و در جائے کہ علبہ تہِ خاک بود دست مبارک خود را در خاک داخل کردہ علبہ را کشیدند۔ عاجز گوید کہ این کرامتے بود کہ دران وقت بہ ظہور رسید۔ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ یَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰہِ جَلَّ شَانُہٗ کَمَا وَرَدَ فِی الْخَبَرِ۔

پیر عبد الخالق ہوشیار پوری

پیر عبد الخالق فرزند پیر قادر بخش اند جدِ کلانِ ایشان از گردیز بہ پنجاب آمدہ بودند۔ پدرِ ایشان خلیفۂ حاجی محمود جالندھری خلیفۂ مولوی محمد شریف خلیفۂ حضرت شاہ ابو سعید بود، تربیت ایشان ابتداءً سائین توکل شاہ کردو بالآخر بہ خدمتِ حاجی محمود جالندھری رسیدند و خلافت یافتند، ایشان در مدینۂ منورہ بہ خدمت حضرت شاہ عبد الغنی و در مکۂ مکرمہ بہ خدمت حضرت جد امجد شاہ محمد عمر قدس اللہ اسرارہم رسیدہ اند، امّا نصیبۂ ایشان نزد حاجی صاحب بود۔ لہذا ہمانجا رسیدہ بیعت شدند و نصیبۂ خود بر داشتند، حاجی صاحب بسیار مُسن و کہن سال بود بہ ہشتم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ وفات یافتہ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

پیر عبد الخالق علیل بودند و برائے معالجہ بہ لاہور آمدہ بودند، بہ وقتِ عصر عاجز نزدِ حکیم محمد شفیع نشستہ بود کہ حضرت ایشان از عاجز دریافت فرمودند خواہش سیر و تفریح داری۔ عاجز در اثبات جواب داد۔ میان قمر الدین و ڈاکٹر اشفاق محمد عرض کردند کہ پیر عبد الخالق برائے معالجہ آمدہ اند۔ اگر حضور انور عیادت ایشان بکنند بہتر باشد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ پدر پیر عبد الخالق و سائین توکل شاہ بسیار با ادب بودند و ارتباط ایشان با حضرات کرام بود۔ عربہ طلب کنید تا بہ

Marfat.com

عیادتِ ایشان برویم، چنانچہ عربہ رسید و حضرت ایشان و این عاجز و حکیم محمد شفیع و ڈاکٹر اشفاق محمد اندرون عربہ و میان قمرالدین بالا نزد سائق نشستند و بہ قیام گاہِ پیر عبدالخالق روان شدیم۔ قیام پیر عبدالخالق در "راعی بلڈنگ" بود کہ بیرون شہر در مرغزار واقع بود۔ چون عربہ بہ راعی بلڈنگ رسید، میان قمرالدین پائین شدہ نزد پیر صاحب رفتند تا ایشان را خبر دہند، ایشان بر سریرے بدون پیرہن و کلاہ در یک لنگی نشستہ بودند و نزد ایشان بر کرسی ہندی یک جوان در لباسِ اردو بائی بود و جماعتے از مخلصین بہ شکل ہلالی نشستہ بود۔ چون قمرالدین بہ ایشان از آمد حضرت ایشان خبر داد، ایشان علی الفور برہنہ سر، برہنہ تن، برہنہ پا در یک لنگی دست بستہ بہ جانبِ عربہ روان شدند و چون نظر ایشان بر حضرت ایشان افتاد از ہر دو چشمان ایشان سیلِ اشک روان شد۔ طاقت گفتار نہ ماند، در احوال جذب و بیخودی نزد حضرت ایشان رسیدہ ہر دو پائے مبارک را بہ ہر دو دست خود گرفتند۔ حضرت ایشان بہ محبت و شفقت ایشان را استادہ کردہ دست راست بر شانۂ چپ ایشان نہادہ بہ جانب سریر روانہ شدند۔ چون حضرت ایشان بر سریر نشستند پیر صاحب دو سہ قدم، دست بستہ، چشم بند کردہ، رجعت قہقری نمودہ استادند۔ و چشمان ایشان گوہر غلطان می ریخت۔

صحرانشیں ز سیلِ حذر کن کہ آستین ترمی کنم بہ گریۂ و افشردہ می روم

چند دقیقہ حضرت ایشان نیز چشم بند کردہ متوجہ بہ ایشان ماندند و باز بہ محبت تمام فرمودند کہ نزد ما بنشینید چنانچہ پیر صاحب قریب ایشان بر کرسی ہندی نشستند۔ ڈاکٹر اشفاق محمد احوال این ملاقات بہ اُردو نوشتہ۔ ابتدا را بہ بسم اللہ و یک شعر فارسی کردہ آن تحریر پیش عاجز است تذکار المحبۃ آن را می نویسد۔

تحریر ڈاکٹر اشفاق محمدؐ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیخ اشفاق، ابوالخیر چہ اکمل بود است کہ قدم بر قدمِ احمدِ مرسل بود است

وقتِ مراجعت از کوئٹہ بہ دورانِ عارضی قیامِ لاہور حضرت پیر و مرشد جناب مولانا و ہادینا و مرشدنا، حافظ، قاری، حاجی، شاہ ابوالخیر مجددی، فاروقی، دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ فرودگاہِ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہ "راعی بلڈنگ" تشریف بردند۔ حضرت مؤخر الذکر بہ نہایت محبت و ادب قدمبوسی حضرت صاحب قبلہ کردہ و بہ احترام بر جائے خود نشاندند و باز بہ مریدان خوش اعتقاد خود متوجہ شدہ فرمود۔ کجا بختِ مایان کہ بجائے مایان قدوم میمنت لزوم اولادِ حضرتِ مجدد قدس سرہٗ شود۔ سبحان اللہ کہ این چہ مبارک ساعت است۔

Marfat.com

قبلہ ام حضرت صاحب دہلوی بہ من خطاب کردہ ارشاد کردند۔ بنگر اے اشفاق بنگر کہ صاحبزادہ چہ اظہار اخلاص و محبت می کنند و پروردگار را شکر است کہ صاحبزادہ منازلِ سلوک را طی کردہ اند و طالبان حقیقت از ایشان استفادہ می توانند کرد۔ بعد ازین صاحبزادہ صاحب قبلہ ام حضرت صاحب را بہ حرم سرا بردند و آن جا "مائی صاحبہ" (عیالِ صاحبزادہ صاحب) از پس پردہ ہدیۂ سلام و نذر پیش کردند۔ و باز حضرت صاحب بیرون تشریف آوردند و چائے آوردہ شد و حضرت ایشان از صاحبزادہ استفسار صحت فرمودند و ایشان بہ جواب عرض کردند کہ عارضۂ کثرت بول (ذیابیطس) پیدا شدہ است و امید واثق دارم کہ از برکت قدوم مبارکۂ حضور صحت یاب خواہم شد، حضور پرنور دہلوی علیہ الرحمہ بہ من حکم دادند کہ تشخیص کردہ چیزے تجویز نمایم چنانچہ من بیان پرہیز و اغذیہ وغیرہ کردم، و ازان پس از آن جا مراجعت شد، چون حضرت ایشان قصد مراجعت فرمودند صاحبزادہ صاحب اقدام مبارکہ را گرفتہ بسیار گریہ کردند۔ قبلہ ام حضرت صاحب را نیز رقتے پیدا شدہ و دیدہ ہایم نیز پُر از آب شدند و معلوم می شد کہ در آن وقت آنجا ہر در و دیوار و اوراقِ اشجار بہ گریہ و زاری مصروف اند۔ و عند الوداع جناب صاحبزادہ بار دگر اقدام مبارکۂ حضرت صاحب را محکم گرفتہ بوسہ دادند۔ آن وقت بر حضرت صاحب کیفیتے طاری شد و فرمودند، اے مردمان طریقۂ ادب را از ایشان حاصل کنید، ایشان را ہزار ہا مریدان و صدہا خلفا اند و ہمان الفاظ مبارکہ فرمودند کہ بنگرید بنگرید صاحبزادہ بہ چہ اخلاص و محبّت از ما مرخص می شوند۔ و حضرت ایشان در عربہ شوار شدند۔ آن گاہ کسے از حضرتِ ایشان اجازتِ حزبُ البحر طلب کرد۔ حضرتِ ایشان فرمودند۔ اے عزیز صبر کن کہ این وقت مرا اَلَمِ جُدائی صاحبزادہ در گرفتہ است۔

یکے از غلامان (ڈاکٹر) اشفاق محمد۔ امرتسر

عاجز گوید کہ حضرت ایشان قدس سرہ در اچھرہ پیش صدہا نفر بہ اشفاق محمد و قمر الدین فرمودہ بودند کہ پدر پیر عبد الخالق و سائین توکل شاہ بسیار با ادب بُودند۔ و از اظہار ادبے کہ پیر عبد الخالق کرد ارشادِ حضرت ایشان بہ اتمِ وجہ بہ ظہور رسید۔

خُوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران گفتہ آید در حدیثِ دیگران

مَردِ پیر صباح آن روز بہ وقتِ چاشت عاجز از حضرت ایشان اجازت طلب کرد کہ برائے سیر و تفریح ہمراہ حکیم محمد شفیع برود، فرمودند کُجا می روی۔ عرض کرد کہ بہ باغ شالامار، فرمودند، عربہ طلب کن ما ہم می رویم۔ چنانچہ با حکیم و ڈاکٹر و قمر الدین بہ باغ رفتیم آن جا حضرت ایشان بر کنارِ حوض بر کرسی نشستند۔ وقتے نہ گزشتہ بود، پیر مردے کہ بہ صد سال عمرش رسیدہ

Marfat.com

باشد آمد و به پہلوئے حضرت ایشان نشست۔ حضرت ایشان در عرق چین و پیرہن بودند۔ آن پیر مرد به دقّتِ نظر در ایشان نگریست و دستِ خود را بر سرِ مبارکِ حضرت ایشان نہاد و گفت۔ سائین شمارا خدا خوش دارد۔ دو سہ بار این کلام گفت و روان شد۔ قمر الدین وغیرہ حیران بودند کہ این پیر مرد کیست و حضرت ایشان به آن پیر مرد ہیچ نہ فرمودند و خاموش و قدرے تبسّم کنان نشستہ بودند۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مَنْ ھُوَ ذَاكَ الرَّجُلُ وَلٰكِنْ كَانَ الْاَمْرُ عَجِيْبًا۔

وصول به مسقطِ راس

به روز سہ شنبہ صباحًا به ساعت ہفت و ربع به نہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ موافق ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء به دہلی رسیدند۔ حضرت برادرِ کلان و برادرِ خورد با جماعت کثیرہ از مخلصین دہلی، میرٹھ، سرسہ وغیرہ از بہرِ استقبال به محطہ رسیدہ بودند به آرام و راحت به خانقاہ ارشاد پناہ رسیدند۔ و آن جا ملاحظہ فرمودند کہ مخلصین برائے احتفال میلاد شریف به ترتیبات لازمہ مشغول اند۔ بسیار خوش شدند و دعاہا برائے ایشان کردند۔

بنائے مسجد و ارادۂ حج

وقتے کہ از کوئٹہ به دہلی روانہ می شدند سیزدہ ہزار روپیہ محفوظ کردند و فرمودند اگر حیات ماند اولاد را ہمراہ خود گرفتہ به حج می روم، چون به دہلی رسیدند بعد از میلاد شریف به حافظ غلام محمد باغ وَالا فرمودند کہ در رامپور مسجد شریف حضرت محمد مرشد جدِّ مادری حضرت شاہ ابو سعید قدس اللہ اسرارہما بوسیدہ و منہدم شدہ۔ شما آن مسجد شریف را از سرِ نو تعمیر کنید کہ سہ گنبد داشتہ باشد و بر سرِ ہر گنبد کوچک منارۂ مخروطی از مِس نصب کنید۔ کہ آں را به اُردو کَلَس گویند۔ حضرت ایشان برائے این کار دو ہزار روپیہ به حافظ غلام محمد دادند۔ در ایامِ علالت حافظ غلام محمد برائے معائنہ کَلَسہا آورد، بسیار خوش وقت شدند و مزید دو ہزار و پنجصد روپیہ به حافظ عنایت کردند۔ جزوی کار از این مسجد شریف ماندہ بود کہ حضرت ایشان از این جہان رختِ سفر بر بستند۔ و فیما بعد حافظ غلام محمد آن را به اتمام رسانید، حافظ غلام محمد از مخلصین صادق المحبتہ و الاخلاص بود۔ بروز سہ شنبہ ۲۱ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۷۴ھ (۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء) از این دار احزان به دار الجنان رحلت نمود۔ رحمہ اللہ۔

به مستشفی رفتن

در این سال معمولِ حضرت ایشان بود کہ تا ساعت یازدہِ روز به مستشفی تشریف می بردند۔ حضرتِ برادرِ کلان پیشِ شُقّہائے مَرضیٰ در زمینِ خالی خیمۂ نصب کردہ بودند۔ حضرت ایشان در ان خیمہ تا ساعتِ ہشتِ شب قیام می فرمودند و باز عیادت کردہ به خانقاہ شریف تشریف می آوردند و بعد از صلاۃ عشاء به حلقہ و توجہ مشغول می شدند و معمولِ مایان برادران بود کہ یک بار در ہر روز برائے عرض تحیّات و تسلیمات و اخذِ دعوات و برکات به خدمتِ حضرتِ ایشان می

Marfat.com

رسیدیم۔ و بیشتر رفتنِ مایان بہ خدمتِ حضرتِ ایشان بعد از خواندن سبق می بود۔ حضرت ایشان از کیفیت دروس استفساری فرمودند۔ چونکہ استفسار حضرت ایشان سطحی نہ می بود لہذا مایان بعد از خواندن دروس از اساتذہ باملا صاحب کہ بہ رفاقتِ ہر یک از مایان می بود مذاکرہ می کردیم۔ و سبق را بہ وجہ خوب یاد می کردیم وحقیقت آن است کہ آن جد و جہد کہ اندران ایام از وجہ حضرت ایشان کردہ شد تعلقے با علم پیدا کرد کہ تا این زمان بہ فضل اللہ و احسانہ ثابت است۔

مایان ہر سہ برادر بعد از نماز پیشین برائے زیارتِ حضرت ایشان بہ مستشفی می رفتیم و نمازِ دیگر ہمراہ حضرت ایشان خواندہ بہ خانقاہ شریف مراجعت می کردیم۔

یک کشف

روزے چون مایان اجازتِ مراجعت طلب کردیم حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند۔ "زید، اگر خواہش داری کہ رفاقت ما کنی پس توقف کن"۔ چنانچہ عاجز توقف نمود۔ اندران ایام شدتِ سرما بود روزہائے اوائل بنا بر وا واسط جدی بود۔ از نماز شام تا ساعت شش فراغت می شد۔ و حضرت ایشان بہ ساعتِ ہشت از آنجا حرکت می کردند۔ این وقفہ بر عاجز گران آمد۔ در صحن شقہ عاجز قدم می زد و خیال می کرد کہ چرا توقف کردی و خود را پریشان ساختی۔ عاجز درین خیال غلطان و پیچان بود کہ ناگاہ حضرت ایشان بہ استعجال تمام برہنہ پا از خیمہ اندرون شقہ داخل شدند و بہ ملاطفتِ تمام ہر دو دست مبارک را بر شانہائے عاجز نہادہ فرمودند "زید پریشان مشو، والدہ شما بسیار خدمت ما کردہ و ما میخواہیم کہ قدرے معاوضہ ادا کنیم، بہ ساعتِ، شب از شنب در مرض ایشان شدت می شود۔ و در آن وقت عیادت کردہ بہ خانہ می رویم"۔ عاجز عرض کرد، بہتر است۔ حضرت ایشان بہ خیر شریف بردند و عاجز را انفعال حاصل شد کہ چرا پریشانی پیدا کردو چرا حضرتِ ایشان را زحمت داد۔

اجازت یک قبر

حضرت ایشان در سال آخر از کوئٹہ بہ مخلصین دہلی چند خطوط نوشتند کہ در خانقاہ شریف اجازت یک قبر ساختن از حکومت حاصل کنید۔ اگرچہ حضرت ایشان تاکیدات فرمودند۔ اما مخلصین تساہل و تغافل کردند۔ روز جمعہ ۲۲ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق نہم فروری سنہ ۱۹۲۳ء حضرت ایشان بہ مستشفی نہ رفتند و بہ وقت دیگر برائے تفریح بیرون دروازہ کشمیری بہ شارع علی پور تشریف بردند و بہ سائق عربہ فرمودند بہ دفتر وائسرائے برو۔ آن جا امین الاسلام کلکتوی بہ انتظار حضرت ایشان استادہ بود۔ عاجز خیال دارد کہ یک دو روز قبل امین الاسلام بہ خدمت حضرت ایشان بہ مستشفی رسیدہ بود و از قیام گاہِ خود خبر دادہ بود۔

امین الاسلام وابستہ طریقہ نقشبندیہ بود۔ پیرش خلیفہ صوفی فتح علی و تیسی بود۔ وقتے کہ حضرت ایشان

Marfat.com

باقبلہ گاہ خود در سنہ ۱۲۹۷ھ بہ کلکتہ رسیدہ بودند۔ صوفی فتح علی بہ خدمت حضرت جدِّ امجد رسیدہ بود۔ اندران ایام ملاقات باحضرت ایشان کردہ بود۔ امین الاسلام عضو مجلسِ شوریٰ بود و برائے اشتراک در جلسات شوریٰ برائے سہ یا چار ماہ بہ دہلی می آمد۔ و بہ خدمت حضرت ایشان حاضر می شد، و دو سال قبل حضرت ایشان برائے سیر و تفریح بہ قیام گاہ وے کہ در دہلی جدید بودہ تشریف می بردند۔ خوش نصیب بود امین الاسلام کہ ہر روز دو ساعت نزد حضرت ایشان بہ ذکر شریف مشغول می گشت و چون برمیخواست اثر خمار در چشمانش ظاہر می بود لطائفِ امین الاسلام ذاکر بودند۔ با مناصبِ عالیۂ دنیویہ مقاماتِ شائستۂ باطنیہ را جمع کردہ بود۔ طُوبیٰ لَہٗ ثُمَّ طُوبیٰ لَہٗ۔

وقتے کہ حضرت ایشان بہ قیام گاہ امین الاسلام رسیدند۔ وے بہ انتظار استادہ بود، دویدہ نزد عربہ رسید و عرض کرد کہ تشریف آورید۔ حضرت ایشان دست مبارک خود را بر شانہ وے نہادہ فرمودند۔ مرا یک کار است، اگر وعدہ می کنی کہ آن کار را بہ انجام رسانی، می آیم۔ وے عرض کرد کہ بجان و دل سعی خواہم کرد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ برائے یک قبر ساختن در خانقاہ شریف از حکومت اجازت حاصل کنید۔ وے اقرار کرد و حضرت ایشان در مرغزار بہ ذکر شریف مصروف گشتند و نماز شام خواندہ از آن جا روانہ شدند۔

حضرت ایشان بہ سائقِ عربہ فرمودند کہ درین قرب و جوار "کوٹھی نواب پہاسو" ہست، آن جا نواب مزمل اللہ خان قیام دارد، پسرش داؤد احمد خان علیل است، بہ عیادتش رفتن است سائق واقف بود و بہ کوٹھی رسانید۔ حضرت ایشان بہ حضرت برادر کلان فرمودند برو و معلوم کن کہ مزمل اللہ خان موجود است یا نہ۔ حضرت برادرِ کلان نواب صاحب را نہ می شناختند، نواب صاحب با رفقائے خود در دالان نشستہ بود۔ حضرت برادر کلان استفسار فرمودند۔ این جا مزمل اللہ خان موجود است یکے از حاضرین استفسار کرد۔ چہ ماجرا است۔ ایشان فرمودند حضرت صاحب تشریف آوردہ اند و استفساری نمایند۔ بہ مجردِ استماع این سخن نواب صاحب مع رفقا علی العجل با مشعل بہ خدمت حضرت ایشان رسیدند۔ حضرت ایشان دست مبارک خود را بر شانۂ نواب صاحب نہادہ اعادۂ ہمان کلمات کردند کہ بہ امین الاسلام فرمودہ بودند۔ وقتے کہ نواب صاحب اقرار کرد، حضرت ایشان از عربہ فرود آمدہ ہمراہ ایشان نزد داؤد احمد خان تشریف بردند و بہ نہایتِ شفقت بر سرش دست مبارک نہادہ ادعیہ ماثورہ خواندہ دم کردند، نواب صاحب یک صد روپیہ ہدیہ پیش کرد و حضرت ایشان از آن جا بہ خانقاہِ شریف روانہ شدند ——— نواب مزمل اللہ خاں از حضرت ایشان بیعت نہ بود لیکن معتقد و مخلص بود داؤد احمد خان پسرِ شان بود و بیعت شدہ بود۔ بعد از عرصۂ قلیلہ از وصالِ حضرت ایشان

Marfat.com

وے نیز۔ اَنتُم سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالْاَثَرِ۔ گویان نزد مرشد خود رسید۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَحَشَرَہُ مَعَ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ وزاہدہ خاتون نزہت دختر نواب صاحب بود۔ در شعر گوئی استعداد کامل داشت۔ مجموعۂ کلام وے کہ موسوم بہ فردوسِ تخیل است در پنجاب طبع شدہ است۔ زاہدہ خاتون نیز از حضرت ایشان بیعت بود۔ ہر گاہ کہ بہ خدمت پیر و مرشد عریضہ ارسال می کرد، بہ صورتِ لآلی منظومہ می بود۔ عاجز یک عریضہ را دیدہ بود۔ شعر خوب و تخیل اعلیٰ و طرز جمیل داشت۔ در عالمِ شباب در حیات پیر و مرشد بہ ماہ مایو سنہ ۱۹۲۲ رحلت نمود۔ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہَا وَعَلیٰ اَبِیہَا وَاَخِیہَا کُلَّمَا حَنَّ الْحَمَامُ وَبَکَی الْغَمَامُ۔

ایں تفریح از آخرین تفریحاتِ ایں روز از اول روز ہائے علالتِ حضرت ایشان بود۔ واقعاتے کہ بعد مراجعت بہ خانقاہ شریف بہ ظہور رسیدند در فصل ہشتم ان شاء اللّٰہ مذکور خواہند شد۔

طلب کردنِ میلاد خوانان

حضرت ایشان را گفتہ شد کہ مرض حضرت والدہ صاحبہ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَاِحْسَانِہِ زائل شدہ، البتہ ضعف و نقاہت باقی است و در یک ماہ یا چہل روز انشاء اللّٰہ طاقت قدم زدن پیدا خواہد شد۔ از استماع این خبر حضرت ایشان را مسرت حاصل شد، و بہ کنور کرامت علی خاں رئیس سعد آباد احوال فرستادند کہ میلاد خوانانِ اکبر آباد را بیارید تا کہ این جا بہ شکرانۂ شفایابی میلاد شریف بخوانند۔ کرامت علی خان در چند روز میلاد خوانان را ہمراہ خود گرفتہ بہ روز یکشنبہ یا دوشنبہ کہ روز سوم یا چہارم از علالتِ حضرت ایشان بود حاضر شدند و یک شب بہ سر کردہ برگشتند۔ وقتے بر ایشان نہ گزشتہ بود کہ صدائے اَلرَّحِیْل، اَلرَّحِیْل، شنیدند۔ اَلْبَقَاءُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ۔

کُلُّ ابْنِ اُنْثیٰ وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُہُ یَوْمًا عَلیٰ آلَۃٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلُ

کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ

محمد حسن خان ساکن کوٹلہ کرت پور۔ علاقۂ بجنور این کتاب بہ اُردو نوشتہ محمد حسن خان بہ زیارت حضرت ایشان در حدود دہ ہزار و سہ صد و پانزدہ یا بہ تفاوت یک سال تقدیماً او تاخیراً رسیدہ بود۔ وے بیان حضرت ایشان بہ این معنی کردہ۔ اندریں ایام حضرت ایشان در خانقاہ شریف مقیم اند و نہایت انزوا و انقطاع از خلق اختیار کردہ اند۔ دنیا و اہلِ دنیا را آن جا مدخلے نیست در ورع و تقویٰ راسخ القدم و در آدابِ شریعت و طریقت از بس مستقیم اند، اللّٰہ تعالیٰ در عمر ایشان برکت عنایت کند۔

کتاب مقدمۃ الکتاب

محمد امان الرحمٰن دہلوی از برادرانِ خود جمیل الرحمٰن راشد قادری بیعت بود۔ در احوال برادر خود کتاب صال الجمیل و باز رسالہ مقدمۃ

الکتاب تالیف کردہ۔ درمقدمہ کہ در سنہ ۱۳۴۵ھ تالیف شدہ این معنی را بیان کردہ۔ درمزاجِ اقدسِ حضرتِ شاہ ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ بے شک امارت و نفاست بودہ لیکن نہایت باوضع و پابند اوقات و بزرگِ حق گو بودند تجدیدِ عماراتِ خانقاہ بہ یمنِ التفاتِ ایشان شدہ و در احوال بیشتر بندگانِ خُدا یکسر انقلاب پیدا کردہ اند۔

کتاب آثارِ رحمت

مولانا امداد صابری دہلوی در احوالِ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از اساتذۂ کرام حضرت ایشان بودند۔ این کتاب نوشتہ اند۔ واز وجہ رشتۂ تلمذ ذکرِ حضرتِ ایشان نیز کردہ اند۔ نوشتہ اند ما معناہ۔ ہر سال بہ شب دوازدہم ماہ ربیع الاول محفلِ میلاد شریف منعقد می کردند و بیانِ ذکر شریف خود حضرت ایشان می کردند۔ انوار و برکات را ہجوم می شد و از چشمہا مسلسل سیل اشک روان می بود و برائے قلوب ہر لفظِ ایشان بہ منزلہ انشتر شدہ از ہر سُو فغان و آہ و بکا برمی خاست۔ اندرین محفلِ مبارک خلقِ خدا بہ کثرت می آمد حتّٰی کہ در خانقاہ شریف جائے قدم نہادن نہ می ماند و از ہجومِ خلائق آمد و رفتِ شارع نیز بند می شد۔ حضرت ایشان بہ کمال خضوع و خشوع نماز می خواندند در نماز از وجہ فہم معنی حلاوتے کہ روے میداد رقتے بر حضرتِ ایشان طاری می شد و کسانے کہ شریک نماز می بُودند از خود رفتہ مسلسل اشکہا می ریختند۔

تحفۃ الاخیار

برادرِ طریقت، صاحبِ علم و نسبت مُلّا غلام احرار صاحبزادۂ انڈری شلگری رحمہ اللہ در بیان پیر و مرشد خود کتاب تحفۃ الاخیار نوشتہ اند۔ عاجز برخے از ان می نویسد۔

زد بہ ہمین دورِ سمک تا سماک — دمدمۂ فقر ابوالخیر پاک
خیز ز غفلت و طلب گار شو — در طلبِ خیر چو احرار پو
ترک ہمہ شرّ و ہمہ ضیر کن — فَاسْتَبِقُوْا خوان طلب خیر کن
خیر چو خور نور زمین و سماست — آئینۂ نورِ حقیقت نماست
آمدہ از قُدس یکے طیرِ پاک — جائے گرفتست درین دیر خاک
بازپس از گلخن ایں خاک دان — گشتہ سُوئے قدس، مبارک روان
از رہِ جان رفتہ، بہ جانان شدہ — طوفِ حرم کردہ و لمعان شدہ
در سفرِ عشق سُوئے گلستان — رفتہ قدم بر قدمِ دلستان
دائرہ بر دائرہ رفتہ چُنین — تا بہ درِ دائرۂ لا تَعِیْن
گشتہ طفیلش چہ حقائق شناس — تا بہ صلاۃ است دقائق شناس

Marfat.com

کار صَلاتش بہ حقیقت مدام — رفتہ برین، خواجۂ خیرُ الانام
مشربِ او مشربِ احمد شدہ — بر قدمِ پاکِ محمّد شدہ
نسبتِ او محوکنِ ہر خیال — دُور کنِ زمزمۂ قیل وقال
نفی کنِ عالمِ امکان شدہ — نسبتِ او نورِ دل وجان شدہ
گشتہ سیراب زکاسِ کرم — نُور گرفتست زشمسِ حرم
پاک دلش آئینہ سان باصفاست — شرعِ شعار است وشہِ باوفاست
قطبِ رشاد است بہ عین الیقین — دیدہ کشادست بہ حق الیقین
رطب لسان است بہ شیرین کلام — از دہنش یافتہ تمکین کلام
دل ببرد در حرکت از سکون — راہ نمامی شودت از درون
نسبتِ او قوتِ ایمان شدہ — قوتِ او مُثبتِ ایقان شدہ
قولِ مبارک ہمگی پُر اثر — لذتِ آن کے بود اندر شکر
روئے مبارک چو تجلّی کند — بینندش آن کس کہ تولّی کند
دیدۂ ناکس نہ تواند چنین — تا ز سرِ غور ببیند بہ این
رُخ بنماید زیکے سَر ہزار — نکتہ اگر دانی ازین سَر برار
دور و نزدیک ازو نُور یاب — غمزدگان گشتہ ازو سُور یاب
دست درازش کہ کَشَد می کُشَد — خنجر نازش کہ کَشَد می کُشَد
دیدۂ دل از ہمگی دوختہ — آیت لَا تُلْهِكُمْ اندوختہ
قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاتِ قدم — مقتبسِ نور و زخور دمبدم
سِرّ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ — حاصلِ اُو ہست مِنْ رَبٍّ عَلِيْمٍ
راہ روش رَاہِ محمّد شدہ — سرّ دلش نسبتِ احمد شدہ
احمدی است خواجہ بہ نسبت دوبار — کار تخلص تو بہ حکمت برار
زَجردہِ زمرۂ جدل است او — وارثِ آں درّۂ عدل است او
روشنی و نورِ دل از ضربِ او — ہرب شیاطین کند از حربِ او
گفت یکے روز کہ این خوش بکوب — تا کہ صفا خوش شود از ضربِ چوب
تازہ زضربم دل و ایمان شوند — مردم ازین در بہ گلستان شوند

Marfat.com

پاک روان بر درِ او صف بہ صف
چاشنی گیرند از و کف بہ کف

تیرِ دُعایش کہ رہاند، ز کف
حق برِ تیرش برساند ہدف

پیرِ شریعت و طریقت وے است
مرشدِ قانونِ حقیقت وے است

جملگی احرار از و دل خوش اند
عاشق او یند کہ کامل وش اند

در ہمہ اقطار زوے ہام و ہوم
خاکِ درش بادشہِ شام و روم

بادشہِ کشورِ افلاک دِل
قطب درین کرۂ املاک گِل

پیرِ وفا گنج دِہ نا قصان
زو ببرد نورِ مہِ کاملان

نے صفتش موئے بہ مو گفتہ ام
یک ز صدش خُوئے ہمو گفتہ ام

ہر نفس از صدقِ تجلّی کُند
وفقِ شریعتِ رہِ مولیٰ کُند

از سرِ جمعیتِ دل با حضور
در سخن و کار رود با سرور

ہر دمش از نفس خلاف است و جنگ
بر سرِ شیطان چہ کشاد است چنگ

دود دروغ ہم نہ شدہ در درون
مشعل صدق است درون و بروں

راست بود ہر سخنِ راستان
کامدہ از صدق بود داستان

ہر سخنش راست بہ میزان شدہ
زان کہ چنین کارِ عزیزان شدہ

باطنِ اُو صاف شہِ مستنیر
بہ کہ نگہ دارمش اندر ضمیر

ہیچ نہ باید کہ شوم مو شگاف
تا کہ نہ ریزد ہمگی خون ز ناف

ورنہ مقامات زجان برترش
برتر ازان چار قدم کشورش

خواجۂ من اوست غلامش منم
کف بہ سر استادہ سلامش منم

تا مگرم خواجہ وفائے کند
بہرِ من از رحم دعائے کند

کز ضررِ نفس و شیاطین رہم
خاتمہ بالخیر شود جان دہم

ہمرہِ او بودہ بہ جانان رسم
تا وسطِ خلد بہ احسان رسم

مقصدِ خود یابم و شادان شوم
دلبرِ خود بینم و خندان شوم

رسمِ وفا منزلِ خیر است و بس
خیر چہ گویم آب خیر است و بس

پُر ز معانی لبِ خیر است این
ہان بہ جہان دبدب خیر است این

برقدمش ہر کہ بہ سیر است بہ
کار کہ پیوستہ بہ خیر است بہ

Marfat.com

دعا برائے مرشد زادھائے خود

تیغ فرُّخ بر سرِ این سرکشان — دار خدا تا سرِ محشر کشان
ظلِّ عمر را تو اثر کم مکن — دیو ازین خوف بے غم مکن
از دلِ بوالخیر بُنِ ریو کَن — وز سرِ پاکش تو سرِ دیو کَن
دار تو مقطوع ہمہ کید و فن — از مددِ باطن خیرِ زمن
تا بہ جہان دورِ ھلالی بود — غلغلۂ رسمِ بِلَالِی بود
زَیدؔ بہ آفاق گرامی شود — بدرِ جہان ماہِ تمامی شود
سَالِمؔ از آفات سلامت بدار — نسبتِ شان تا بہ قیامت بدار

مُتعلّق بہ صفحہ ۱۹۰:-

بہ امرتسر ڈاکٹر اشفاق محمد امرتسری از بس خواہشمند بود کہ یک بار حضرت ایشان را بہ امرتسر ببرد، چُون در ماہ صفر ۱۳۳۹ ہجری (اواخر اکتوبر ۱۹۲۰ء) قیام حضرتِ ایشان برائے ہشت روز در لاہور شُد۔ ڈاکٹر صاحب موقع را غنیمت دانست و بہ امرتسر رفت و آن جا با خواجہ غلام صادق کہ از مُریدانِ حضرتِ ایشان و از رؤساء امرتسر بُود ملاقات کرد، خواجہ صاحب در فکرِ عقدِ نکاحِ دُخترِ کلانِ خود کہ ممتاز سُلطانہ نام داشت با برادر زادۂ خود میر مقبُول محمُود مصرُوف بود۔ چُون از ڈاکٹر صاحب نوید تشریف آوری حضرتِ ایشان شنید تاریخِ انعقادِ نکاح مقرر کرد و محلّ عالی شان خود را کہ بر مال روڈ واقع بود برائے حضرتِ ایشان ترتیب داد۔ نام این محل "وُڈلینڈیز" بود لیکن مشہُور است بہ "ٹھنڈ کھوی"۔ ڈاکٹر صاحب بہ لاہور آمدند و حضرت ایشان را با مُتعلّقین در سیّارات بہ امرتسر بردند و آن جا حضرت ایشان یک شب قیام کردند۔ در عقدِ نکاح ممتاز سُلطانہ شریک شدند و دعائے خیر کردند، اہالی امرتسر بہ کثرت حاضر شدہ مُستفید و مُستفیض شدند میر انور سعید محمود کہ برادرِ خوردِ میر مقبول محمُود و برادر زادۂ خواجہ غلام صادق اند نام کوٹھی و نام دُختر و زوج دُختر نوشتہ از لاہور بہ عاجز ارسال کردہ اند۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا وَّ وَفَّقَہٗ لِمَرْضَاتِہٖ۔

ے فرُّخ شاہ کابلی۔

فصل دوم

در

معمولاتِ شریفہ حضرتِ ایشان

معمولات حضرت ایشان بسیار منضبط بودند برائے ہر کار وقت مقرر بود کہ در آن وقت آن کار را بہ سرانجام می رسانیدند، ہیچ گاہ در معمول ایشان فرق واقع نہ می شد و ایں انضباط منحصر در امورِ اختیاریہ نہ بود بلکہ در امور طبیعیہ کَقَضَاءِ الْحَاجَةِ وَالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالنَّوْمِ، نیز می بود، ہر کار را وقتے مقرر بود کہ در حضر و سفر بہ یک منوال انجام می یافت۔

خواندن بسم اللہ

سرِ دفتر معمولات مبارکہ خواندنِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بود۔

ہست کلیدِ درِ گنجِ نعیم ؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائے ہر کار بہ بسم اللہ شریف می کردند و بہ مخلصینِ پاک طینت ہدایت بود کہ ابتدائے ہر کار بہ بسم اللہ کنند و ہر گاہ کہ برائے کارے بہ خدمتِ ایشان رسند بہ بلند آواز بسم اللہ خواندہ حاضر شوند۔ لہٰذا در جائے کہ حضرت ایشان قیام می داشتند از ایں مبارک صدا امواجِ اَثیر رقصان می بود۔ اگر کسے برائے ملاقات و زیارت می آمد، دربان بسم اللہ خواندہ برائے اطلاع می رفت چوں کہ وے بسم اللہ را بہ حضورِ قلب و کمالِ ارتباط می خواند، تاثیرے بر سامعین می شد و اصحابِ غفلت را ارتباطے بہ پروردگار می شد۔ و اثرِ بسم اللہ خواندن در وقت ملاقات ظاہر می شد کہ اصحاب غفلت بہ صحو آمدہ در لُجّۂ ندامت غرق می شدند و اشکہا از چشمانِ ایشان مثلِ سیل روان می شد و اصحابِ نسبت و حضور جامہائے معرفت می نوشیدند، کسانیکہ تُنک ظرف می بودند بے ہوش می شدند۔

شبے رحمتِ عالمیان بِاَنْفُسِنَا هُوَ وَبِآبَائِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برآمدند و گزر بر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کردند و دیدند کہ بہ آوازِ پست نماز می خوانند و باز گزرِ حضرتِ ایشان بر حضرت عمر رضؓ افتاد، دیدند کہ بہ آوازِ بلند نماز می خوانند۔ صباحًا بہ حضرتِ صدیق فرمودند کہ در صلاۃ اللیل بہ آوازِ پست تلاوت می کردی۔ عرض نمودند۔ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ۔ می شنوانیدم کسے را کہ بادے مناجات می کردم۔ و باز حضرت ایشان بہ حضرت فاروق فرمودند کہ تو بہ آواز بلند تلاوت می کردی۔ عرض کردند۔ اُوقِظُ

Marfat.com

الوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ خوابناکان وغافلان رابیدارمی کردم وشیطان رامی راندم۔ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ حضرت صدیقؓ فرمود قدرے آوازِ خود بلند کن و بہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود۔ قدرے آوازِ خود پست کُن۔

حضرت ایشان قدس سرہٗ برائے ازالہ غفلت وطردِ شیاطین نسخہ جدامجد خود استعمال کردہ ہزاران قلُوب راازتیہِ غفلت بہ وادیِ ایمنِ حُضور وآگاہی رساندند۔ پروردگار فرمودہ۔ وَأْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا۔ حضرت پیر ہرات قدس سرہ فرمودہ۔ کمافی کشف الاسرار۔ "و بہ خانہا کہ درآئید ازدر۔ درآئید و آزرم اللہ نگہ دارید واز خشم او بہ پرہیزید تا بہ نیکی دو جہان رسید۔" وفرمودہ۔ اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ اَھْلِہٖ۔ ہر معروفے راجائے ہست وہر کارے رارو ے وہر برّے رامحلّے واہلے، چُوں نہ بہ جائے خویش ونہ ازاہلِ خویش طلب کنی بُرنہ باشد۔ بِرآن است کہ ازاہل خویش طلب کنی۔ "جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ الْخَیْرِ وَالْبِرِّ۔

نقشبندِ چمنِ قُرب وحُضُور — غفلت از باغِ مبارک بس دُور
نقشبندِ گل و نسرینِ فَلَاح — یکسر این سلسلہ آئینِ فَلَاح

طہارت بعداز وقتِ چاشت ازخانہ خصوصی خود بہ حرم سرا تشریف می آوردند واز حوائجِ ضروریہ فارغ می شدند۔ معمول شریف ایشان بود کہ بعد البول استنجا بہ آب فرمودہ استعمالِ کیسۂ خوردمی کردند۔ وبعداز قضائے حاجت واستنجا بہ جامۂ اعضار اخشک می کردند۔ وبہ روز جمعہ بعد از معمولات صَبَاحِیَّہ وشرب چائے، غسل کردہ تبدیل لباس می کردند۔ در دہلی احیاناً بہ حمام تشریف می بردند یک روز پیشتر بہ صاحبِ حمام اطلاع دادہ می شد۔ وقتے کہ برائے حضرتِ ایشان مقرر کردہ می شد، دران وقت درعر بہ حضرت ایشان تشریف می بردند۔ دراکثر اوقات بعداز دو ہفتہ واحیاناً بعداز سہ ہفتہ موے تراش می آمد۔ وبعداز تراشیدن موئے سر، اصلاح بروت ولحیۂ مبارکہ می کرد۔ وبعض اوقات ناخنہا راہم می گرفت والّا دراکثر اوقات خود حضرت ایشان بہ سِکّینے (ناخن تراش) ناخنہارامی گرفتند۔ وبہ روز جمعہ قبل الاغتسال مویہائے بروت رابہ مقراض می تراشیدند۔ ودر دہلی احیاناً صفاکنندۂ گوشہارا طلبیدہ گوشہارا صاف می کردند۔

لِباس بر سرِ مبارک سفید پنج گوشہ عرقِ چین می بود، اگر موسم خنک می بود، یا از خانہ می برآمدند۔ بالائے عرقِ چین کلاہِ نرم پنبہ دار می پوشیدند، بالائے کلاہ دستار سفید و مختصر و مدوّر می بود، دستار رانشستہ و در حینِ بستن بر سر گردانیدہ می بستند، یک ہفتہ بلکہ دو ہفتہ آن دستار بستہ می بود، احیاناً بہ اندازۂ یک وَجَب عَذَبہ می نہادند والّا بیشتر بلا عَذَبہ دستار می بستند و بر تنِ مبارک

Marfat.com

یک پیرہنِ کوتاہ می پوشیدند، بہ نوعے کہ اگر بر ہر دو پائے خود می نشستند چنان چہ مردم برائے وضو کردن می نشینند۔ دامنِ پیرہن مس بہ زمین نہ می کرد، چاکِ پیرہن بر سینہ بودہ۔ کہ سہ تکمہ و عروہ قطنی می داشت، احیاناً خطِ آمو یہا از سینۂ مبارک ظاہر می شد۔ وِاِزار کہ چہار انگشت از شتالنگ بالاتر می بود۔ در زمستان صدیری پنبہ دار استعمال می فرمودند۔ و بالائے آن استعمالِ جُبۂ ہندیہ پنبہ دار می کردند کہ آن را بہ اُردو انگرکھا گویند درازیٔ جُبّہ تا نصف ساق می بود۔ و احیاناً استعمالِ پتّوے کابلی یا شالِ کشمیری نیز می کردند۔ و یک چادر سفید کہ بہ درازی دو گز انگلیزی، و بہ عرض یک گز بودہ ہمراہ خود می داشتند۔ اگر موسم بسیار سرد می بود یا تند باد می وزید بر سر و گلوے خود آن را می پیچیدند، و اگر بر مزاراتِ اولیائے کرام می رفتند بر سرِ مبارک در روے انور انداختہ بہ تلاوتِ قرآن مجید و مراقبہ مشغول می شدند۔ استعمال دستانہ یا جوربین نہ می کردند۔ بہ یاد عاجز حضرت ایشان دو پیزار پوشیدہ اند۔ پیزارِ اوّلینہ پشاوری زرین و آخرینہ باغبانی زرّین بودہ۔ کہ تا این زمان نزد عاجز محفوظ است۔ بہ روزِ عید عَبا استعمال می فرمودند۔ احیاناً استعمالِ عطر می کردند۔ از دیگر خوشبوہا و عطریّات، شمامۃ العنبر را دوست تر داشتند۔[1]

اَطعِمہ و اَشرِبہ حضرت ایشان چائے سبز اعلیٰ صباحاً و مساءً استعمال می فرمودند۔ در صباح بعد از وقتِ اشراق و در مساء بہ عصر یا بین العشائین۔ و بہ صباح قدرے از نان نرم یا بسکٹ و شیر نیز استعمال می کردند۔ چون کہ بہ دورانِ شربِ چائے اشتغال بہ امورِ یقینیہ نیز می داشتند۔ وقت زیاد صرف می شد و بیشتر اوقات و علی الخصوص بہ صباح ضرورت پیدا می شد کہ بارِ دیگر چائے گرم کردہ شود، اگرچہ مقدارِ چائے زائد از چہار فنجان نہ می بود۔ درین وقت حضرت ایشان بہ تغذیۂ جسم و رُوح لطفہا می برداشتند و خوش نصیبان از کاس الکرام فوائدہا می برداشتند۔

غدا بعد نیم روز بہ ساعت یک و عشاء بعد العِشاء الآخرہ بہ ساعت نُہ تناول می فرمودند۔ حضرت ایشان در رہائش گاہِ خود نان تناول می فرمودند و استعمال چائے نیز بہ ہمان جا می کردند۔ شاید چند بار اتفاق افتادہ باشد کہ کسے از اولاد با ایشان طعام خوردہ باشد و آن ہم بہ یوم الوصول از دہلی بہ کوئٹہ یا از کوئٹہ بہ دہلی۔ و اِلّا طعام حضرت ایشان بر خوانِ چیدہ بالائے مِنضَدۂ صغیرہ کہ بہ اندازۂ یک وَجب ارتفاع می داشت نہادہ می شد، و حضرت ایشان بہ خشوع و حضورِ تمام تناول می نمودہ اند۔ خواجہ ہاشم کشمی در فصل ششم از "زبدۃ المقامات" نوشتہ اند کہ حضرت امامِ ربانی مجدّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ طعام را بہ خشوع و حضورِ تمام تناول می نمودہ اند و یاران را نیز آن وقت بہ حضور و خشوع تاکید می کردند"۔ در وقت شربِ چائے و تناولِ طعام نشستِ ایشان چہار زانو بودہ۔ و حین الاکل التفات بہ چیزے یا کسے نہ می کردند، نوبتے این عاجز

[1] متعلق بہ لباس تحریرِ حضرت ایشان را بر صفحہ ۳۲۱ ملاحظہ کنید۔

Marfat.com

و برادرِ عزیز حَفِظَہُ اللہ وسَلَّمہ یوم الوصول بہ دہلی برخوانِ ایشان شریکِ طعام بودیم از مایان دانہائے برنجِ برخوان افتید۔ چُون حضرت ایشان از تناولِ طعام فارغ شدند، دانہائے برنج را برخوان ملاحظہ فرمودند و بہ مایان فرمودند "بچّہا شمایان دانہائے برنج ریختہ اید" و باز آن دانہا را جمع فرمودہ تناول نمودند۔ اگر برخوان اَچار یا چٹنی یا مُرَبّی می بود، شوق می فرمودند و شیرینی را دوست می داشتند و بعد از طعام قدرے تناول می نمودند اگر برخوان می بود۔ و اگر از فواکہہ اَنبَہ کہ بسیار مرغوبِ طبع مبارک بودہ، یا خربوزہ یا انگور می بود متصل بہ غَدا تناول می نمودند۔ و اگر بہ جائے مہمان می شدند، با میزبان و یاران بر دستارخوان شریکِ طعام می شدند۔ ما برادران متصل بہ حضرتِ ایشان می نشستیم، چون ابتدا بہ تناول طعام می کردند بہ آواز بلند می فرمودند ہر کسے مشغولِ طعام خود باشد بہ سوئے ما کسے نہ نگرد۔ دیدہ شدہ کہ اگر کسے بہ جانبِ ایشان نظر می کرد حضرت ایشان را آگاہی می شد و سر برداشتہ آن را زجر یا طرد می کردند۔ حضرت ایشان ہیچ گاہ اظہار ناپسندیدگی یا بدمزگیٔ طعام نکردہ اند۔ البتہ اگر لذتے می یافتند کلمۂ "واہ واہ" بر زبان مبارک می آمد۔

حضرت برادر کلان اَدامَ اللہ اَیّامہ عرقِ اَنبَہ کشیدہ با شیر و قدرے شکر آمیختہ در بَرّادہ یخ کردہ پیش می کردند و حضرت ایشان بہ رغبتِ زائد تناول می نمودند و کلمۂ واہ واہ بار بار بر زبانِ مبارک می آمد و دعاہا بہ برادر صاحب می دادند۔ چند نوبت بعض افراد را طلب نمودند و ایشان را شریکِ این نعمت لذیذہ کردہ فرمودند "ببینید کہ حضرت بلالِ ما چہ لذیذ شیرینی ساختہ اند"۔ حضرت برادر کلان عادت داشتند کہ ہمراہ رفقا چائے شیر یا چیزے دیگر می ساختند و احیاناً قدرے برائے حضرت ایشان می بردند کہ بہ مسرّتِ تمام قبول می کردند و تناول کردہ واہ واہ می گفتند۔ اگرچہ آن وقت گزشتہ و آن دَور رَفتہ اَما آن کیفیت در حافظۂ خیال و آن صوت در پردہائے گوش محفوظ است۔ اَلْبَقَاءُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ۔

درمیانِ اکلِ طعام آب نہ می نوشیدند۔ بلکہ کم و بیش یک ساعت بعد رغبت بہ آب می شد، اوقات شربِ میاہ مقرر بودہ، چُون بہ سیر و تفریح تشریف می بردند۔ یک صراحی آب ہمراہ می بود تا بہ وقت مقرر آب نوش فرمایند ——— استعمالِ تَنبُول کہ بہ ہندی آن را پان گویند باتمباکو می کردند و آن را ہم اوقات مقرر بود، از ہشت قطعہ زائد ہیچ گاہ استعمال نہ کردہ اند۔ و تنبول ورقے است کہ با آہک و کتّھا و سُپاری استعمال کردہ می شود۔ آہک چُون با کتّھا مزدَوِج می شود رنگِ سُرخ پیدا می کند، ورق پان مثلِ دیگر اوراق جانبے الملس و دیگرے ریشہ دار دارد و رواج آن است کہ آہک و کتّھا را کہ تر کردہ می باشند بر جانبِ چپ کہ ریشہ دار می باشد می مالند۔ لیکن برائے حضرتِ ایشان بر جانبِ راست کہ الملس است مالیدہ می شد، زیرا کہ حضرت ایشان را این عادت از آیامِ اقامت مکہ مکرمہ بودہ، مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی

Marfat.com

امروہوی بیان کردند کہ مولانا حافظ عبدالرحمٰن صدیقی مُفَسِّرِ قرآنِ عظیم وصدرِ مدرسِ مدرسہ جامع مسجد امروہہ باعزیزِ خود در خوردسالی بہ مکۂ مکرمہ رفتہ بودند وحفظِ کلام اللہ المجید بہ دیارِ مقدسہ کردہ اند۔ اندران ایام ملاقات ایشان باحضرت ایشان شدہ بود، چُون حضرت ایشان درخانقاہ شریف دہلی اقامت کردند، جناب حافظ صاحب برائے ملاقات آمدند۔ حضرت ایشان بہ وجہ خوب ملاقات کردند و بہ حافظ صاحب فرمودند "پاندان نہادہ است پان بسازید و بخورید و یک پان ساختہ بہ ما ہم بدہید" جناب حافظ صاحب برائے حضرت ایشان پان را بروجہ راست ساختہ تقدیم کردند۔ حضرت ایشان چون پان را دیدند تبسم کردہ فرمودند "این عادتِ ما را شما یاد دارید" رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ۔

روزے در کوئٹہ بلوچستان از جیبِ مُلّا عبدالعزیز کاکڑی قُطّی نسوار افتید، آن قُطّی از شاخِ حیوان بہ شکل وحجم بیضۂ مرغ بودہ۔ حضرت ایشان استفسار نمودند کہ این چیست۔ مُلّا عبدالعزیز عرض نمود کہ قطی نسوار است، فرمودند "در جوانی وقتے کہ در حرمین شریفین بودیم استعمال نسوار کردہ ایم۔ در آن جا نسوار را نُشُوق می گویند ــــــ"

قیلولہ بعد از غدا قیلولہ می کردند۔ و بعد از قیلولہ نماز پیشین می خواندند۔ **وضُو** حضرت ایشان بہ کمالِ احتیاط وضو می کردند موسم سرما باشد یا گرما، عرق چین و پیرہن می کشیدند۔ روزے فرمودند "قطراتِ آبِ مستعمل می افتد ازین جہت پیرہن می کشیم"۔ و باز بسم اللہ خواندہ ہر عضو را سہ بار می شستند، در شستن اعضا خوب دَلک می کردند۔ در اواخرِ ایام اگرچہ دندانہا نہ داشتند اما مسواک می کردند۔ مسواک ایشان از شاخ نیم می بود کہ از اشجارِ مشہورۂ ہند است، چوب نیم تلخ می باشد۔ سہ بار مسواک را بر لثہا می مالیدند۔ و مسح بر تمامِ سرِ مبارک می کردند۔ در وضو کردن کمتر از دہ دقیقہ صرف نہ می شد و بعد از وضو بہ رومالے دستہا و روے انور را خشک می کردند و باز پیرہن و عرق چین می پوشیدند۔ بعد از وضو بر بُشرۂ مبارکہ تجلیاتِ انوار ظاہر و باہر می بود و معلوم می شد کہ مصداقِ این حدیث مبارک شدہ اند کہ شیخین آن را روایت کردہ اند۔ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِہٖ "کسے کہ وضو کند و بہ وجہِ خوب بکند از بدنِ وے خطاہا خارج می شوند حتّٰی کہ از بُنِ ناخنہا جدا می شوند"۔ حضرت ایشان بہ یک وضو چند نماز را ادا می نمودند۔ دیدہ شد کہ بہ وضو، ظہر نماز عشا می خواندند و عاجز یاد نہ دارد کہ بہ این دوران بار دگر وضو کردہ باشند۔ بہ دورانِ وضو ادعیۂ مروّجہ از حضرت ایشان مسموع نہ شدہ۔

نماز بانیاز شیخ بدرُالدین سرہندی در حضرتِ خامسہ از حضرات القدس در بیانِ نماز خواندنِ حضرت امامِ ربّانی مجدّد الفِ ثانی قدس سرہٗ نوشتہ اند "آثارِ خضوع وخشوع از استیلائے باطن

بظاہر ایشان پیدا و ہویدا می شد و جمیع اصحاب ایشان در صورت بہ نمازِ ایشان تقلید می کردند، این حقیر پیش از انتظام در زمرۂ خدامِ آن امامِ ہمام گاہ گاہ در نمازہائے جمعہ بہ مسجد ایشان می رسید و نماز گزاردن ایشان را ہر کہ می دید بے اختیار از جا می رفت و بہ یقین می دانست کہ ایشان ہمواره با سرورِ کائنات صحبت می دارند و نماز کردن آن حضرت علیہ السلام والتحیہ را می بینند، بر وفقِ آن نماز می گزارند، واگرنہ این حقیر علماء و مشائخِ دیگر را ہم می دید این قسم نماز از ہیچ کس نہ می دید، ہمیشہ در اوّلِ نقطہ وقت نماز گزاردن و بہ یک نسق پیوستہ ادا کردن از غرائب روزگار است، گاہے نہ دیدم کہ از وقت خود لمحۂ تجاوز کردہ باشد یا از طریق ادائے نماز گاہے در قومہ و یا در جلسہ یاد رادے از آداب نماز گونہ تفاوت ظاہر شود، نماز ایشان اعظمِ خوارق بود کہ خرقِ عادت و عُرفِ عالم می نمود، پیداست کہ ہمواره بر یک طرز بے حصول ملالے و کلالے ہمچنان بہ تعظیم و توقیر و تمکین و وقار و خشوع و انکسار نماز گزاردن کمالِ رسوخ بر اتباع نبوی و نہایت قوت باطن می خواہد۔"

عاجز گوید، بیانے کہ شیخ بدرالدین سرہندی رحمہ اللہ و رضی عنہ از نماز بانیازِ حضرت مجدد کردہ اند گویا کہ بیان نماز حضرت ایشانِ ما است البتہ در اوقات نماز صورتے دیگر بودہ۔

حضورِ قلب

اگرچہ حضرت ایشان ہر کار بہ فراغِ دل و طُمانینۃ می کردند اما نماز راشان دیگر بودہ۔ حکیم حبیب اللہ و مولوی عزیز اللہ از سکھان پٹیالہ بودند، سعادتِ ازلی رفیق ایشان شد و مسلمان شدند و در اوائل ۱۳۰۸ھ بہ خدمتِ مبارکۂ حضرت ایشان رسیدہ داخلِ سلسلۂ مبارکہ شدند۔ حکیم حبیب اللہ بہ مولوی محمد یونس پیش امام مسجدِ شاہجہانی واقع درگاہ مبارک حضرت خواجہ اجمیری قدس سرہٗ بیان کردہ و مولوی محمد یونس بہ عاجز نقل کردہ۔ بہ ایامے کہ حضرت ایشان مسجد مبارکِ خانقاہ شریف را نو تعمیر می کردند، شبے در خدمتِ مبارکۂ حضرتِ ایشان حاضر بودم۔ حضرتِ ایشان قصدِ ادائے نماز کردند، شش یا ہفت بار برائے تکبیرِ تحریمہ ہر دو دستہا را می برداشتند و تکبیر نہ می گفتند باز رُو بہ من کردہ فرمودند "ہائے ہائے حبیب اللہ، حضورِ قلب این وقت مفقود است، ہائے این چہ شدہ"۔ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ چُون حضورِ قلب حاصل شد امامت فرمودند۔ و جناب مفتی مظہر اللہ پیش امام جامع فتحپوری دہلی بہ عاجز گفتند کہ من و مولوی سیف الرحمٰن صدرِ مدرس مدرسۂ فتحپوری و مولوی شمس الدین و دو سہ نفر دیگر حاضر بودیم کہ اذان شام شد۔ چند دقیقہ گزشت و حضرت ایشان ہیچ حرکت نہ کردند و باز فرمودند "مولوی مظہر شمایان رفتہ نماز بخوانید، نماز شمایان را تاخیر می شود"۔ حضرت ایشان بہ اندازۂ ربعِ ساعت خاموش نشستہ ماندند و باز نماز خواندند۔ عاجز گوید کہ احیاناً دیدہ شدہ کہ وقت نماز می شد۔ و حضرت ایشان در رنگِ زیادی می کردند و باز در اواخرِ اوقات نماز می خواندند، و این احوال در حیاتِ قبلہ گاہ خود حضرت ایشان را حاصل بود، در ۱۲۹۶ھ چُون بہ طابہ طیبہ می رفتند از جدّہ بہ حضرت

Marfat.com

والد بزرگوار خود درین باب چیزے تحریر کردہ بُودند و حضرت ایشان نوشتہ اند کَمَا تَقَدَّمَ فِیْ اَحْوَالِہِ الْمُبَارَکَۃِ "واز ظلمتِ اَسْوَاقِ معمولِ حضراتِ ما نیست کہ نماز در خانہ ادا نمایند اگرچہ بہ جماعت باشد" طبیعتے واحوالے وکیفیاتے کہ حضرت ایشانِ ما داشتند، مستبعد این گونہ واقعات نیست۔

حسنات الابرار مشہور مقولہ است "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ"۔ در فصلِ اول کتاب الایمان از مشکات از حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت است کہ روزے مایان نزد پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بودیم کہ ناگاہ شخصے سخت سیاہ موئے در جامہ ہائے بسیار سفید کہ بَرَوَے آثارِ سفر ظاہر نہ بودہ واز مایان کسے اورا نمی شناخت آمدہ بہ نوعے نزد رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نشست کہ ہر دو زانوے او با ہر دو زانوے آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چسپیدہ و وے ہر دو کفِ دست خود را بر افخاذِ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہادہ گفت اے محمد خبر دہ مرا از حقیقتِ اسلام۔ چُون آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیانِ اسلام کردند وے گفت راست گفتی و باز از ایمان پرسید و چُون جواب شنید گفت کہ راست گفتی و باز گفت فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ خبر دہ مرا از احسان کہ چیست؟ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودند۔ عبادت کردن است اللہ تعالیٰ را بہ وجہے کہ گویا می بینی اورا۔ واگر تو بہ این حال نیستی پس بہ این صفت کہ می بیند وے ترا۔ الخ۔ حضرت عمر می فرماید کہ چُون سائل می گفت "راست گفتی"۔ مایان متعجب بودیم بر آن شخص کہ وے می پرسد و چُون جواب می شنود تصدیق می کند، چُون آن شخص روان شد۔ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرا فرمود۔ اے عمر آیا تو می دانی کہ سائل کیست۔ عرض نمودم۔ خدا و رسولِ خدا دانا تر اند۔ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود۔ این جبریل بود کہ آمد تا تعلیم کند شمایان را دینِ شمایان"۔ کسانے کہ بہ درجۂ فوقانیہ از احسان رسیدہ اند کے جائز است کہ بہ رنگِ درجۂ تحتانیہ نماز گزارند و اصحاب درجۂ تحتانیہ را کے روا بود کہ بہ شکلِ اہلِ غفلت نماز گزارند۔ کسے کہ بر آب قادر است بہ تیمم چہ کار دارد۔ عَلٰی قَدْرِ اَھْلِ الْعَزْمِ تَاْتِی الْعَزَائِمُ۔

ادعیۂ ماثورہ حضرت ایشان در نماز بہ بسیار ذوق و شوق و اخلاص و عاجزی ادعیۂ ماثورہ می خواندند۔ بعد از اختتامِ سورۂ فاتحہ۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ آمِیْن۔ می گفتند، و در رکوع سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ گفتہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ سہ بار و احیاناً بہ رکوع فرو رفتہ می فرمودند۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ و باز تسبیحات رکوع، و احیاناً می گفتند۔ رَکَعَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ و باز تسبیحات رکوع می خواندند، و در قومہ

می گفتند رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وباز بہ سجدہ رفتہ ہمان ادعیہ رکوع وتسبیحات سجدہ می خوانند، البتہ بہ جائے لَكَ رَكَعْتُ، لَكَ سَجَدْتُ وبہ جائے رَكَعَ لَكَ، سَجَدَ لَكَ می فرمودند، وبین السجدتین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ودر قعدہ چون اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ می گفتند صورتِ اِخْفِضْ جَنَاحَكَ ظاہر می شد ومحسوس می شد کہ بہ کیفیاتِ وَاحْضُرْ فِيْ قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصُهُ الْكَرِيْمَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ لِيَصْدُقَ اَمَلُكَ فِيْ اَنَّهٗ يَبْلُغُهُ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ اَوْفٰى مِنْهُ۔ كَمَا قَالَهُ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُ فِي الْاِحْيَاءِ. سرشار اند وگویا عرض می نمایند۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَيْكَ

وچون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ می گفتند انگشتِ خِنْصِر وبِنْصِر را بند کردہ از وسطیٰ وابہام حلقہ ساختہ بہ انگشتِ مُسَبِّحَہ بہ وقت گفتن اِلَّا اللّٰهُ اِشارہ می کردند، وبہ وقتِ اشارہ انگشت را بہ شکلِ ابرو قدرے خمدار می داشتند، وبعد از اشارہ انگشتان را حسبِ سابق قبلہ رو دراز می کردند، ودر قعدۂ اخیرہ بعد از درود شریف اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وباز رَبَّنَا اٰتِنَا الخ۔ وباز اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ می خوانند، ودر وتر بعد از قنوتِ حنفی قنوتِ شافعی نیز می خوانند۔

قنوتِ نازلہ بہ زمانے کہ نصاریٰ در طرابلس وبلقان وحربِ عُمُومِیِّ اوّل با خلیفۃ المسلمین مصروف جنگ وجدال بودند، حضرت ایشان در نماز فرض در رکعت اخیرہ چون از رکوع استادہ می شدند بہ آواز بلند برائے نصرتِ اسلام دعا می کردند، گاہے ہر دو دست بہ صورتِ دعا برداشتہ وگاہے بہ صورتِ ارسال اگر دستہا را می برداشتند عند الاختتام بر روئے مبارک فرد آوردہ تکبیر گفتہ بہ سجدہ می رفتند، دعائے کہ حضرت ایشان می خواندند درج ذیل است۔

اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ

Marfat.com

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمِ الْكُفَّارَ وَانْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ وگاہے دعا را بہ این الفاظ شروع می کردند اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُوَحِّدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْكَفَرَةَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّيْنِ وباز دعائے اوّل الذکر را می خواندند و در آخیرِ دعا آمین گفتہ بہ سجدہ می رفتند۔

اذان دردہلی حضرت ایشان بہ کوہ "فتح گڑھ" کہ بہ جہت "سبزی منڈی" واقع است سالہا سال برائے تفریح رفتہ اند۔ در آن ایّام این کوہ تفریح گاہِ عامۃ النّاس نہ بودہ۔ برائے ذکر و فکر عجب جائے پُر بہار و پُر سکون بودہ۔ ماہر سہ برادر و یک مخلصِ افغانی ہمراہ ایشان می بودیم۔ حضرت ایشان در جائے بہ ذکرِ پاکِ پروردگار مشغول می شدند و مایان بہ قرب و نزدیکی ایشان بہ تفریح و بازی مشغول می شدیم۔ احیاناً حضرت ایشان آن جا اذان دادہ اند۔ صدائے حضرت ایشان نہ بسیار بلند و نہ بسیار پست بلکہ متوسط می بود۔ واز مَطّ و کشالی پاک و صاف، لحن و ترنم را اثرے نہ می بود، بہ حضور و آگاہی اذان دادہ روئے مبارک بہ سُوئے مایان کردہ می فرمودند "بیائید بچّہا کہ نماز بخوانیم"۔ و باز حضرت ایشان نماز می خواندند و باحق تعالیٰ بہ مناجات مشغول می شدند۔

در سال ہزار و سہ صد و سی و شش یا سی و ہفت خدائے رحم کہ از بلاد افغانستان بودہ خدمت می کرد آوازِ وے بسیار بلند و پُر درد بودہ۔ و آن سال در مسجد شریفِ کوٹہ وے اذان می داد۔ روزے برائے کارے بہ وقت پیشین این عاجز در خدمت حضرت ایشان رسید آن وقت خدائے رحم اذان می داد۔ عاجز دید کہ حضرت ایشان چشمانِ مبارک خود را بند کردہ متوجہ بہ آوازِ اذان ہستند، عاجز بہ خاموشی استادہ ماند و بعد از اتمامِ اذان عاجز ملاحظہ کرد کہ حضرت ایشان لطفہا برداشتہ اند و بہ عاجز خطاب کردہ فرمودند "زید، خدائے رحم اذانِ خوب می دہد"۔

حضرت ایشان چون اذان می شنیدند بہ این الفاظ دعا می کردند "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدَا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطْ بَعْدَہٗ وَارْضَہٗ عَنِّیْ۔

جماعت

حضرت ایشان در خانہ وضو کردہ، سُنن خواندہ بہ کمالِ ہُدُوء و وِقار و سکینہ برائے فرائض بہ مسجد شریف می رفتند، در صحیحین دارد است۔ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ یعنی کسے کہ بہ نیک وجہ وضو کرد و محض از برائے نماز بہ مسجد آمد، بر ہر گامے کہ وے می بردارد وی نہد یک درجہ وے بلند و یک خطائے وے ساقط می شود۔ صَدَقَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اثر این مبارک حدیث بر بشرۂ حضرت ایشان ظاہر و باہر می بود۔ دران وقت بہ نوعے ظہورِ انوار و تجلیات می شد کہ ہر کس بہ سوئے حضرت ایشان تاب نظر کردن نہ می داشت، بر مبتدیان خوف و دہشت غلبہ می کرد و کسانے کہ از حضورِ نسبت و صفائے باطن نصیبہ وربودہ اند بہ اندازۂ صفائے خود مستفید و مستفیض می شدند، بعض افراد انوار و تجلیاتِ الٰہیہ را عیانًا می دیدند و بعضے مشاہدۂ جمالِ حضرت مُحَمَّدِیْ عَلٰی صَاحِبِہِ التَّحِیَّاتُ وَالتَّسْلِیْمَات می کردند۔ کُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ۔

نظر بر احوالِ مُقتدیان

معمولِ حضرت ایشان بود کہ قبل از نماز بلکہ قبل از اقامت گفتن نظر بر احوالِ مقتدیان می کردند و طریقۂ اَش آن بود کہ از جانبِ پشتِ نمازی ہا از یک سرِ صف تا بہ سرِ دیگر گزر می کردند۔ یک مخلصِ پاک باطن با کمالِ ادب بہ پہلوئے ایشان می بود بر کسے کہ حضرت ایشان دست مبارک می نہادند، دیر آن مخلص کہ ہمراہ ایشان می بود از صفِ بیرون می کرد، دگاہے حضرتِ ایشان بہ محراب رفتہ رُو بہ جانبِ نماز یہا کردہ، چشم بند کردہ استادہ می شدند و یک مخلص از یک سر بر ہر مصلّی دست خود می نہاد و تا وقتے کہ از حضرت ایشان اشارہ نہ می یافت دست نہادہ منتظر امر می بود اگر حضرت ایشان آواز "ہُوْن" می کردند وے بہ دیگرے منتقل می شد، و اگر می فرمودند "این را دور کن" وے امتثال امر می کرد، بعض اوقات خدمتِ اختبارِ مقتدیان متعلق بہ مخلصے صاحب نسبت می شد، حسن مُتاخیل از گکوازِ افغانستان چند سال این خدمت را بہ وجہ خوب سرانجام دادہ۔

اعتراض بے خردان

اہلِ دنیا و اصحابِ پندار را در ہیچ حال قرار نیست، مقصدِ ایشان جز اعتراض کردن چیزے نیست، مُلّا علی بن حسین کاشفی در "رشحات عین الحیاۃ" قولِ عارفِ نامی مولانا عبد الرحمٰن جامی نقل کردہ کہ "مردم بد نفس چُون خواہند کہ عیب کسے بر شمارند اوّل بدیہائے کہ در ذاتِ ایشان موجود است بر زبان جاری می شود آن بہ فہمِ ایشان نزدیک تر است" و قطبِ شام شیخ عبد الغنی نابلسی در رسالۂ "ایضاح الدّلالات" بیان خوب نوشتہ اند و این شعر را آوردہ اند۔

Marfat.com

اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ وَصَدَّقَ مَا یَعْتَادُهٗ مِنْ تَوَهُّمِ

بعضے از حاسدان گفتہ اند کہ در نماز از فاسقان و اربابِ غفلت متأثر شدن از بے کمالی و قلتِ نور است چہ اصحاب کمال را بہ نوعے انوار می باشند کہ بر ہزاران ظلمات غالب آید، این بے خبران نام انوار و تجلیات شنیدہ اند و از کیفیات و حقائق بے خبر اند۔ نہ می دانند کہ مقتدی را با امامِ خود ارتباطے است، اگر ارتباط درست و کاملِ است خللے در نماز پیدا نہ می شود، و اگر نادرست و ناقص است خلل واقع است۔ عاجز چند احادیث می نویسد تا بے خردان عبرت گیرند۔

احادیثِ مبارکہ

۱۔ مشکات در باب القراءۃ از مالک و احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابنِ ماجہ روایت کردہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ھَلْ قَرَأَ مَعِیْ اَحَدٌ مِنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ۔ یعنی برگشت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از نمازے کہ جہر کرد در وے گفت، آیا کسے از شما یان اکنون چیزے با من خواندہ، یکے گفت آرے یا رسول اللہ من خواندہ ام، پس آن حضرت فرمود بمن در دلِ خود می گفتم کہ مرا چہ شدہ کہ کشاکش کردہ می شوم با قرآن مجید۔

۲۔ مشکات در باب الوسوسہ از مسلم نوشتہ۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلَاتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَتِیْ یُلَبِّسُھَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَہٗ خِنْزِبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ۔ عثمان بن ابی العاص گوید کہ من گفتم یا رسول اللہ بہ درستیکہ شیطان حائل می شود میانِ من و میانِ نمازِ من و میانِ قراءتِ من، پس فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آن شیطانے است کہ وے را خنزب گفتہ می شود۔ پس چون ویرا دریابی پناہ جوئے بہ خدا از وے و تفل کن یعنی تُف کن بر جانب چپ خود سہ بار۔ عثمان گوید کہ من آن را کردم و دور گردانید آن شیطان را اللہ تعالیٰ از من۔

۳۔ مشکات در کتاب الرقاق از احمد نقل کردہ کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گفت۔ کَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ طَیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ حَوِّلِیْہِ فَاِنِّیْ اِذَا رَاَیْتُہٗ ذَکَرْتُ الدُّنْیَا۔ مارا پردہ بود کہ در وے تصاویر پرندگان بود پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اے عائشہ این پردہ را دور کن زیرا کہ من چون می بینم این را یاد می آرم متاعِ دنیا را۔

شیخ عبد الحق در شرح نوشتہ "عزیز من چون یادِ دنیا و دیدنِ آن چہ یاد دہد از ان موجبِ تشویش دل

Marfat.com

وتکدیر صفائی وقتِ مقربان است قیاس باید کرد نفس دنیا را کہ چہ حال خواہد بود"

۴۔ مشکات در کتاب الستر از بخاری نوشتہ کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت۔ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي۔ پردۂ باریک رنگین ومنقش عائشہ را بود کہ گوشۂ خانۂ خود را بہ آں پوشیدہ بود پس گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مر عائشہ را دور کن از پیش ما پردۂ خود را پس بہ درستی کہ این صُوَر او ظاہر می گردد بر من در نمازِ من۔

۵۔ مشکات در کتابُ الستر از بخاری ومسلم نوشتہ کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گفتہ صَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي خَمِيصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ اِلٰى اَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِي جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي۔ نماز گزارد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در جامۂ کہ سیاہ علم داشت پس نگاہ کرد آن حضرت بہ جانب اعلام وے یک نگاہ کردن۔ وچُون از نماز فارغ شد فرمود کہ این خمیصہ مرا پیش ابوجہم ببرید وبیارید برائے من کلیم درشت وے۔ بہ درستی کہ این خمیصہ مرا از ذوق وحضور نماز اکنون باز داشت" ودر روایتے از بخاری آمدہ۔ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ۔ کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفت۔ من بہ جانب عَلَمِ خمیصہ نگاہ می کردم وحال آنکہ من در نماز بودم فَاَخَافُ اَنْ يَفْتِنَنِي پس ترسیدم کہ در فتنہ بیندازد مرا۔ وباز دارد از حضور ——— شیخ عبدالحق در شرح نوشتہ۔ معلوم می گردد صور ونقوش ظاہرہ را در نفوسِ طاہرہ وقلوبِ صافیہ تاثیرہائے است، باوجود عُلُوِّ مقام وکمالِ نزاہت، ونظر بہ تحقیق این تاثیر وتغیُّر ناشی از کمالِ صفا وغایت لطافت است چُنان کہ در جامۂ سفید یک نقطۂ سیاہ اگر افتد نمایان گردد وہر چند سفید تر وصاف تر، نمایان تر۔ وآلودگان وتیرہ دلان را از ان معنی آگاہی نہ بود، ونزدِ من این تعلیم است مر امت را وتنبیہ است مر ایشان را بر تثبیت واحتیاط واحتراس در مباشرت وملابستِ ملاہی مشاغل۔

۶۔ مشکات در آخرِ باب صفۃ الصلاۃ از احمد نوشتہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گفت "صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّي اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اِنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى مِنْ خَلْفِي كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ کہ پیغمبرِ خدا با ما نماز ظہر را گزارد ودر صفِ پایان از صفہا مردے بود پس نماز را بد گزارد چُون سلام داد آن مرد را پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آواز داد ونجواند وفرمود اے فلان از خدا نہ می ترسی آیا نہ می بینی کہ چہ گونہ

نماز می گزاری۔ بہ درستی کہ شمایان گمان می برید کہ پوشیدہ است برمن چیزے از آن چہ کہ شما می کنید سوگند بہ خدا۔ ہر آئینہ می بینم از پس پشت خود چنان کہ می بینم از پیش روئے خود۔"

درمرقات نوشتہ

"قال ابن حجر ای فی حال الصلاۃ لانہ علیہ الصلاۃ والسلام کان یحصل لہ فیھا قوۃ العین بما یفاض علیہ فیھا من غایات القرب وخوارق التجلیات فتنکشف لہ حقائق الموجودات علی ما ھی علیہ فیدرک من خلفہ کما یدرک من امامہ لانہ لباھر کمالہ لا یشغلہ جمعہ عن فرقہ فھو وان استغرق فی عالم الغیب لا یخفی علیہ شئ من عالم الشھادۃ۔ الخ ــــــ ابن حجر گفتہ کہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم را این کیفیت در حالِ نماز بودہ زیرا کہ در حالِ نماز از وجہ غایاتِ قرب وخوارقِ تجلیات قوتِ بصارتِ چشمِ مبارک بہ حدّے می رسید کہ بر آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم حقائقِ موجودات بہ وجہ اتم ظاہر می گشت، پس از جہت پشت ہم بہ ہمان طور ادراک می کرد کہ از پیش رُو می کرد، واز وجہ انتہائے کمالِ بے مثال دیدِ حقائقِ کائنات جمعیتِ مبارکہ را بہ خود مشغول نہ می ساخت، وباوجود استغراق در عالَمِ غیب، ہیچ شے از عالَمِ شہادہ بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نہ می ماند۔"

شیخ عبدالحق نوشتہ

"این جا محل عبرت وتذکار است مر عاقل را در تاثیر صحبت کہ سیّدِ رُسُل صلوٰۃُ اللہِ وسلامُہ علیہ بہ آن مرتبہ وجلالتِ شان در حالتِ قرأۃ قرآن در نماز کہ از اعظمِ حالات واقربِ اوقات اوست در قربِ حضرت رب العالمین از صحبتے یکے از آحادِ اُمت بہ ترکِ سُنَن وبعضِ آدابِ وضو کہ نہ عبادت مقصود لذاتہ است متاثر گردد چہ جائے دیگران کہ بہ مصاحبت ومخالطتِ اہلِ فسق وبدعت گرفتار باشند وشب وروز بہ ایشان باشند۔"

از خوانِ کریمان غلامان را نصیبے می باشد۔ حضرت امام ربّانی مجدّدِ ومُنوّرِ الفِ ثانی قُدِّسَ سرّہٗ نوشتہ اند۔ در مکتوب صدم از دفتر سوم"۔ این بزرگوار ہر چند نبی نیست اما بہ تبعیّتِ انبیا شریکِ دولتِ خاصّۂ انبیا است علیہم الصّلات والتسلیمات۔ واگرچہ طفیلی است امّا سفرہ نشینِ خوانِ نعمتِ شان است، وہر چند خادم است اما ہمنشین مخدومان است، وآن تابع است کہ مصاحب وہمرازِ متبوعان است۔ الخ۔

بے خردان از بے خردی خود چیزہائے می گویند و بہ شناعت وقباحتِ آن نہ می رسند حافظ شیراز گفتہ وچہ خُوب گفتہ رحمہ اللہ۔

جنگِ ہفتاد ودو ملّت ہمہ را عُذر بنہ — چُون نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

امامت

از حیات مبارکہ والدِ بزرگوار قدس اللہ سرہٗ تا ماہِ مبارک رمضان ۱۳۳۵ھ امامت خود

Marfat.com

حضرت ایشان می کردند، دست از ہر دو عالم افشاندہ تکبیر می گفتند۔ بہ مجردِ استماعِ اَللّٰہُ اَکبَر از مقتدیان بر اصحابِ نسبت اثرے می شد کہ اکثر افراد را تن می لرزید و قرأت ایشان بہ منزلۂ جوئے روان بود کہ بہ یک نہج دو تیرہ روان می باشد، پاک باطنان از برکات و فیوضاتُ سِلسِلَۃ الجَرَس" مخمور شدہ مدہوش می شدند سرور مشوڑی نعرۂ اللہ زدہ بیہش شدہ می افتاد۔ در تنِ سید اکرم شاہ از آتش محبّت بہ نوعے بے قراری روئے می داد کہ بہ ہر دو دست سینۂ خود را اللہ گویان می زد۔ قاری عبدالغنی انطاکی شامی را اشکِ سیل از چشمانش روان می گشت۔ بعض افراد را بیخودی روے می داد۔ واز دنیا و مافیہا بے خبر گشتہ بر یک حال می ماند۔ کسے در قیام و کسے در سُجود۔ چُنان چہ نماز تمام می شد، و نمازیان سنن و نوافل خواندہ می رفتند و این مدہوشانِ بادۂ وحدت بر احوالِ خود می ماندند۔ ہیچ گاہ دیدہ نہ شد کہ حضرت ایشان بہ این جماعت پاک نہاد ان چیزے گفتہ باشند۔ قرأتِ حضرت ایشان قدرے طویل می بود۔ استعاذہ فرمودہ و بسملہ خواندہ بہ تلاوت مصروف می شدند، عاجز یاد دارد کہ نوبتے در دہلی بر جبلِ "فتح گڑھ" کہ سالہا سال تفریح گاہِ حضرت ایشان بود در صلاۃ مغرب سورۂ صافّات و سورۂ صاد تلاوت کردند۔ ماہر سہ برادر و یک مخلص افغانی در پسِ ایشان بودیم۔ بہ دورانِ تلاوت از تنِ مبارک ایشان یک موئے را حرکت نہ می شد۔ توقف بہ مراعات اوقافِ صحیحہ می کردند، چُون آیاتِ وعید را می خواندند در خضوع و خشوع نمایان اضافہ می شد۔ و گاہے استعاذہ می فرمودند۔ تلاوت چہ بود کہ مکالمہ با ربُّ العزت می بود، و از کیفیات و لذاتِ "اَدِحنِیْ یَابِلَالُ" روشناس می کرد۔ روزے بعد العصر برائے تفریح بیرون دروازۂ ترکمان برآمدند و تا دروازۂ اجمیری تشریف بُردند، بہ قربِ دروازۂ اجمیریؒ تالابِ شاہ جی" بود۔ این تالاب بسیار کلان و عمیق بود۔ از سنگ خارا ساختہ شدہ بود۔ نزد تالاب بہ جہتِ شرق یک مصطبہ بود کہ روندگان و آئندگان در آن جا قدرے استراحت می کردند و بعض اوقات نماز ہم می خواندند۔ چون حضرت ایشان آن جا رسیدند وقت نماز شام شد۔ چُنان چہ فرمودند۔ بیائید کہ بریں مصطبہ نماز بخوانیم۔ و حضرت ایشان در آن زاویۂ خموشی دیکسوئی بہ ذوق و شوقِ تمام نماز خواندند، در اوّلِ رکعت دوم رکوع از سورۂ والنجم و در رکعتِ دوم رکوع سوم از والنجم و رکوع اول از سُورۂ قمر خواندند و از بحارِ حقائقِ حقیقتِ کعبہ، حقیقتِ قرآن، حقیقتِ صلاۃ، حقیقتِ معبُودیّتِ صِرفہ، سیراب گشتہ مراجعت فرمودند۔ اندران ایّام این جہت پر از خاک و ویران بود۔ اگر حضرتِ ایشان بہ آن جہت گاہے می رفتند چُون مراجعت می فرمودند در دروازۂ خانقاہ شریف بر کرسئ ہندی (مونڈھا) می نشستند و مخلصین پاک ضمائر کہ بہ انتظارِ چنیں مواقع می بودند کہ بہ نوعے دست خود بہ جسمِ مبارک ایشان رسانند۔ بہ ادبِ تمام و حضورِ قلب بہ خدمتِ مبارک رسیدہ

Marfat.com

اولاً گرد و غبار را می افشاندند و باز پائہا را می مالیدند، حضرت ایشان مصروف کار و مخلصین متوجہ بہ سُوئے یار می بُودند، منشی احمد حسین دہلوی کہ صاحبِ نسبت و پاک ضمیر بودہ چند بار بہ عاجز گفت کہ من پائے مبارک ایشان را آہستہ آہستہ می مالیدم چُوں دستِ خود بر عضلاتِ ساق نہادم عیاناً محسوس کردم کہ ہر رگِ حضرتِ ایشان گویا بہ اسم اللہ است از احساس این امر کیفیتے بر من طاری شد، حضرت ایشان فرمودند۔ احمد حسین من امروز نماز شام نزدِ تالابِ شاہ جی خواندم۔ سورۂ وَالنجم تلاوت نمودم، عجب لذت و کیفیّت حاصِل شد۔

عاجز گوید کہ چند سال می شود کہ پیر مردے کہ بہ جہت صدر بازار قیام داشت حاضر شد و در سلسلۂ شریفہ داخِل شد و بیان کرد کہ من جوان بودم و برائے شناوری بہ تالاب شاہ جی آمدہ بودم، وقتِ نماز شام رسید و اتفاقاً حضرت ایشان با جماعت مخلصین تشریف آوردہ نماز خواندند، من نیز شریک جماعت شدم۔ عجب لذتے بہ من حاصل شد و بہ خانہ رسیدہ بہ پدر خود واقعہ بیان کردم۔ ایشان گفتند۔ اے پسر، نصیبۂ خوب داری، مدتہا است کہ آرزو دارم کہ یک نماز در پس ایشان بخوانم لیکن تا این زمان بہ مراد خود نہ رسیدہ ام و ترا صُدفۃً این دولت دست داد۔ این پیر مرد گفت از آن روز متمنی بودم کہ در سلکِ خادمانِ حضرتِ ایشان در آیم۔ امروز پروردگار خواہش مرا بہ اتمام رسانید۔

ختم قرآن مجید

معمول حضرت ایشان بود کہ در نماز قرآن مجید را بالترتیب تلاوت می فرمودند و چُوں ختم می فرمودند نان پُختہ مخلصین را می دادند و آن روز آثارِ سرور بر بُشرۂ مبارکہ ظاہر می بود۔ خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ در فصل ششم از زبدۃ المقامات نوشتہ اند۔ "و در اواخر بہ ختم قرآن مجید در نماز اشتغال می فرمودند" وَمَنْ یُشَابِہُ اَبَہُ فَمَا ظَلَمَ۔

بعد از سلام دادن

چُوں حضرت ایشان از نماز سلام می دادند سہ بار استغفار می کردند۔ گاہے بہ این لفظ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ و گاہے بہ این لفظ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ و بعد ازین دعا می کردند مگر بہ فجر و مغرب بعد از خواندن استغفار دہ بار بہ ہمان جلسہ می خواندند۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ و باز بہ این الفاظ دعا می کردند۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ جُیُوْشَ الْمُوَحِّدِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔ وَاَحْیَانًا اِضْمَامِ این دعا می کردند۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَعُوْذُبِکَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْنَا وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ نَعْمَلْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنَا اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ الْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔ وَاَحْیَانًا بعد ازین دعائے قنوتِ نازلہ ہم می خواندند۔

ومعمول حضرت ایشان بود کہ بعد از صلاۃِ فجر چون از دعا فارغ می شدند بر سرِ سجادہ بہ ہمان کیفیتِ قعدہ مراقب می شدند و چون آفتاب می برآمد مخلصے بسم اللہ خواندہ عرض می کرد، آفتاب برآمد۔ و حضرت ایشان نماز چاشت خواندہ بہ قیام گاہ تشریف می بردند۔

نماز جمعہ

می فرمودند نماز جمعہ چند شرط دارد کہ بدونِ تحققِ آن شروط بہ خواندن نمازِ جمعہ مُکلّف از عہدۂ فرض بر نہ می آید۔ کَالْمِصْرِ وَالْاِتِّحَادِ عِنْدَ جَمَاعَۃٍ۔ مولوی عبدالرحمٰن پسر مولوی امام الدین ساکن نکودر علاقۂ جالندھر پنجاب جوان صالح و سعادت مند بودہ کہ در مدرسۂ دیوبند بہ تحصیل علمِ دین مشغول بود۔ وے مکتوبے بہ حضرت ایشان نوشت و سوال از جمعہ کرد۔ حضرت ایشان بہ جواب تحریر فرمودند۔ مامعناہ۔ "اگر از شرائط جمعہ بالیقین شرطے مفقود باشد پس نماز جمعہ مسقطِ فرضِ ظہر نیست۔ و خواندن نماز ظہر ضروری و فرض است۔ از کتبِ معتبرۂ مذہب، ہدایہ و شرح وقایہ قدوری و کنز این مسئلہ ظاہر است، کسانے کہ مذہب حنفی را و شرائطِ مرقومۂ کتب را حق و معتبر می دانند مسلکِ ایشان بر ہمین است، و کسانے کہ اصولِ مذہب خود را و شرائطِ مرقومۂ کتب را حق و معتبر نہ می دانند مسلکِ ایشان مائل بہ عدم تقلید است کہ از راہ صواب بر کنارند۔"

عاجز گوید۔ علامۂ مقدسی در نور الشمعہ فی ظہر الجمعہ کہ بہ عربی است تحقیق خوب کردہ و نوشتہ برائے نماز جمعہ چند شرائط اند۔ لَا بُدَّ مِنْ تَحَقُّقِھَا لِیَتَحَقَّقَ الْمَشْرُوْطُ۔ اگر در تحقق شرطے شک واقع شود بہ خواندنِ نمازِ جمعہ مُکلّف از عہدہ فرض بر نہ می آید۔" و علامہ شَنْوَانِی در انوارِ ساطعہ مذاہب اربعہ را بیان

Marfat.com

کردہ است. می نویسد کہ در زمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در مدینۂ منورہ با مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلاۃ والتحیۃ نہ مساجد بودند کہ اہالیٔ این مساجد اذان حضرت بلال رضؓ را می شنودند و صلوات خمسہ در مساجدِ خود می خواندند لیکن نماز جمعہ را ہمہ در مسجد نبویؐ ادا می کردند، و حضرت عمرؓ بہ اُمرائے اسلام ابوموسیٰ اشعری و عمرو بن العاص و سعد بن ابی وقاص نوشتہ کہ برائے قبائل مساجد ہا و برائے جمعہ مسجد جامع بنا کنند کہ بہ روز جمعہ ہمہ درین مسجد جمع شدہ نماز بخوانند، علامہ سبکی شافعی نوشتہ لَا اَحْفَظُ عَنْ صَحَابِیٍّ وَلَا تَابِعِیٍّ تَجْوِیزَ تَعَدُّدِهَا۔ شیخ احمد معروف بہ ملا جیون مؤلف نور الانوار فی الاصول، المتوفی سنہ ۱۱۳۰ھ در کتاب التفسیرات الاحمدیہ بیان شرائط کردہ و نوشتہ است "لهٰذا افترقوا فرقاً مختلفاً فقليلٌ منهم من تركوا الجمعة اصلاً وطائفة اكتفوا بها وبعضهم اَدّوا الظهر في منزلهم ثُمَّ سعوا الى الجمعة واكثرهم داموا على اداءها اوّلاً علمًا منهم بانها من اكبر شعائر الاسلام و التزموا بعدها اداء الظهر لكثرة الشكوك في شانها وغلبة الاوهام وَاِن كان لا يجوز الجمع بين الفرضين عند اهل الاسلام" علامہ ابن الہمام نوشتہ اند "مالم يتحقق وجود الشرط لَمْ يحكم بوجود الجمعة فلم يحكم بسقوط الفرض والله سبحانه اعلم" خواجہ ہاشم کشمی در فصل ششم از زبدۃ المقامات نوشتہ اند کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ برائے نماز جمعہ بہ مسجد جامع و بہ عیدین بہ مصلیٰ حاضر می شدند ظہر را نیز بعد از ادائے جمعہ احتیاطاً می گزاردند۔ عمل حضرت ایشانِ ما قدس سرہٗ بر مسلک حضرت مجدد قدس سرہٗ بود کہ ظہر را می خواندند و می فرمودند کہ خواندن نماز ظہر لازم و واجب است و بعد از نماز جمعہ نماز ظہر کاملاً با سنن می خواندند۔

مساجد دہلی

حضرت ایشان چند سال در جامع شاہجہانی و باز چند سال در مسجدِ مدرسۂ حسین بخش نماز جمعہ خواندند۔ اتفاقاً یک روز گزرِ ایشان بر کلان مسجد شد کہ بہ جہت دروازۂ ترکمان واقع است، این جامع از عہد فیروز شاہ تغلق است کہ در قرنِ ہشتم بودہ۔ در ان جامع حضرتِ ایشان انوار و برکاتِ زیاد یافتند، بلکہ بعض اسطوانہا را مَس کردند و محظوظ شدند، و ازان پس بہ آن جامع تشریف می بردند، بعد از چند سال اتفاق افتاد کہ در خطبہ امام خطائے کرد۔ حضرت ایشان بہ آواز بلند اصلاح فرمودند۔ بعد از یک روز آن امام بہ حضرت ایشان مکتوبے ارسال داشت کہ اگر جناب شما بہ جامعِ دیگر تشریف ببرند بہتر باشد۔ چنانچہ بعد ازان روز حضرت ایشان در عربہ بہ مدرسۂ مولوی عبدالرب تشریف می بردند کہ بہ عقب محطۂ خطِ آہن واقع است این مدرسہ بہ وجود مبارک استادی مولانا عبدالعلی آباد شدہ بود۔ حضرت مولانا اوّلاً در مدرسۂ حسین بخش صدر مدرس بودند۔ عجب مرد پاکیزہ و پاک باطن و پاک

Marfat.com

مشرب بودند و با حضرت سیدی لوالد ارتباط تام داشتند و حضرت ایشان نیز جناب ایشان را دوست داشتند، راست است "اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ ذَوُوْہُ" بعد از نماز جمعہ حضرت ایشان با حضرت مولانا و دیگر اساتذہ ساعتے صحبت می کردند، چُون اہلِ دہلی را ازین حال آگاہی شد پروانہ نمط آن جامی رسیدند و از فیوضات و برکات دامنہائے مراد پُر می کردند۔ فَھَنِیْئًا لَھُمْ ثُمَّ ھَنِیْئًا لَھُمْ۔

در فصل اوّل گزشتہ چُوں حضرتِ ایشان از رامپور بہ کوئٹہ رسیدند، افسر بولیس بی، ٹی، بہ خدمت اقدس رسید و عرض کرد کہ از مجالسِ عمومیہ اجتناب نمائید۔ لہٰذا حضرت ایشان بعد ازان تا دو سال برائے نماز جمعہ بہ مَہْرَوْلِی تشریف بردند و آن جا در مسجدِ خانقاہ حضرت قطبُ الاقطاب قطبُ الدینؒ بختیار کاکی نماز خواندند بلکہ امامتِ نماز ہم حضرتِ ایشان می کردند۔ امامِ آن جامعِ مبارک حافظ عابد علی از مخلصین حضرت ایشان بودند۔ حافظ عابد علی و دیگر صاحبزادگانِ آن درگاہ خواہش نمودند کہ حضرت ایشان امامت کنند۔ در دہلی چُون اہلِ قلوب و پاکیزہ نفوس بریں اَمر مُطّلع شدند بہ صد شوق بہ آن بارگاہ می رسیدند حتّٰی کہ در مسجد و صحنِ مسجد گوشۂ خالی نہ می ماند۔ ھٰذِہٖ ھِیَ الْقَبُوْلِیَّۃُ الَّتِی اَخْبَرَ بِھَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وَقَالَ "ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ"۔

در کوئٹہ نمازِ جمعہ دائماً در جامع قندھاریان می خواندند، چند وقت امامِ جامع مفتی محمد جمعہ بود چُون وے بہ وطنِ خود (قندھار) مراجعت نمود مفتی عُبَیْدُ اللہ ساکن قریۂ شابو کہ بہ فاصلۂ دو سہ میل از شہر کوئٹہ واقع است، امام جامع مقرر شد، ہر دو پاک نہاد ان از مخلصینِ حضرت ایشان بودند۔ حضرت ایشان بعد از نماز جمعہ احیاناً نزد مفتی عُبَیْدُ اللہ در جامع توقف می کردند۔ اجتماع علماء و صلحا می شد۔ چہ پاکیزہ نفوس بودند و چہ پاکیزہ اجتماع۔

آسمان رشک برد بہر زمینے کہ در و ۔۔۔ دو سہ کس دو سہ دم از بہرِ خدا بنشینند

نمازِ عید در دہلی نماز عید بہ عیدگاہِ محمد شاہی می خواندند، و در کوئٹہ بہ عیدگاہِ افغانان تشریف می بردند و امامت می فرمودند، بہ عید شوال ۱۳۳۵ھ سورۂ ق تلاوت فرمودند۔ گاہے سورۂ قَمَر یا حَدِید یا دیگر سورۂ شریفہ می خواندند۔ و خطبہ مفتی عبید اللہ می خواند۔ البتہ یک نماز عید الاضحیٰ از سنہ ۱۳۴۰ھ کہ آخرین نماز عید بودہ، در عیدگاہ پنجابیان خواندہ اند، چُون کہ اندران اَیّام امامت متعلق بہ حضرت برادرِ کلان حفظ اللہ و ابقاہ بودہ لہٰذا امامت ایشان فرمودند۔

بہ روز عید استعمال یک عَبَاء یا چُغہ می کردند و در عُرَبہ بہ مصلّٰی تشریف می بُردند در عید الفطر بہ آوازِ پَست و در عید الاضحیٰ قدرے بہ آوازِ بلند تکبیرات می خواندند، بہ وقت مراجعت، چہ در دہلی و چہ

Marfat.com

درکوئٹہ برائے مصافحہ و دست بوسی ہجوم خلائق می شد چون کہ مخلصین پاک نہاد بر حضرت ایشان محاط می بودند ازین جہت بہ عافیت می ماندند۔ چند افراد بہ عاجز گفتہ اند کہ این گونہ ہجوم خلائق بر کسے دیگر نہ دیدہ ایم، چون از عیدگاہ بہ خانہ تشریف می آوردند بسیارے از مخلصین باعزبہ می دویدند۔

از حُسنِ ملیحِ خود شورے بہ جہان کردی　　بیچارۂ بلبل را مصروفِ فغان کردی

چون بہ خانہ می رسیدند اجتماع زائرین می شد و حضرت ایشان تا وقتِ زوال ملاقات می فرمودند۔ درین روز اہلِ دنیا نیز حاضر می شدند و حظہا می برداشتند۔

تراویح

از آغازِ شباب تا اوّلِ عقدِ سادس در تراویح امامت می فرمودند۔ و تا زمانے کہ حضرت سیّدۂ الوالد حیات بودند امتثالاً لِاَمْرِہٖ وَاتِّبَاعًا لِسِیْرَتِہٖ در تراویح سہ ختم از قرآن مجید می کردند، حضرت والد بزرگوار بہ برادر زادۂ خود نوشتہ اند۔ بہ سبب او شان سہ ختم قرآن شنیدن می شود، و مردمان اہلِ ذوق و شوق حاضر می شوند تا تذکیر یعنی مِدْفَعِ اوّل تراویح ایشان تمام می شود۔ و بعد از وفات قبلہ گاہ خود اکتفا بہ ختمے کردند۔ و معمول حضرت ایشان بود کہ بعد از چہار رکعت بیان آن مضامین مُبارکہ می کردند کہ در چہار رکعات تلاوت فرمودہ بودند اہلِ ذوق و شوق مثل سید عمد امام عیدگاہ دہلی و حافظ محمد آفاق شریک می شدند۔ سالہا سال این کیفیت بماند و خوش نصیبان ازین دولتِ لازوال بہرہ ور شدند۔ کسانے کہ بیان حضرت ایشان شنیدہ بودند می گفتند کہ عجب حلاوت و لطف و سرور روے می داد، از سامعین ہر یک ہمہ تن گوش می بود۔ حضرت ایشان در چہار ساعت بلکہ در چہار و نیم ساعت از تراویح فارغ می شدند۔

چون سنّ شریف بہ پنجاہ رسید قصد فرمودند کہ خدمت امامت در تراویح بہ شخصے تفویض نمایند کہ صاحب نسبت بود و بہ فنِ تجوید واقف بود۔ چنان چہ مخلصے از مقاطعۂ پنجاب دو سال امامت کرد۔ حضرت ایشان را لذتے روئے نہ داد۔ اندرین اثنا حق تعالیٰ حافظ نیاز احمد را بہ خدمت حضرت ایشان رسانید۔

حافظ نیاز احمد

فرزند شیخ عبدالرحمٰن ساکن سہارن پور بہ عُمرِ ہفدہ یا ہژدہ سال بہ آستانۂ خیرِ جہان رسید۔ درین عمرِ نوجوانی عجب صدق کامل و عزمِ راسخ نصیبِ او شدہ بود کہ یَااَللّٰہِ الْعَجَبْ۔ در اوائلِ احوال زجرہا و توبیخہا برداشت تا مستحقِ اکرامات و انعامات گردید اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اندران ایام قاری عبدالغنی انطاکی شامی بہ اشارۂ غیبی از وطنِ خود نزد حضرت ایشان آمد و بہ کسب فیوضات و طَیِّ مدارج مشغول گشت، مسلسل چہار سال تا ۱۳۲۷ھ در دہلی و کوئٹہ دامن مراد را پُر کرد۔ درین ایام حضرت ایشان حافظ نیاز احمد را حوالۂ قاری عبدالغنی

Marfat.com

کردند مساعی ایشان بارآور شد و حافظ نیاز احمد در تجوید و ادائے حروف از کُمَّل افراد گشت۔ پروردگار ایشان را عجب شیرینی صوت و حلاوتِ نغمہ دادہ بود کہ چُون بہ تلاوت قرآن عظیم مشغول می شد، یَا دَاُوْدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ "را تازہ می کرد کہ سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ بعد ازین از حضرت ایشان تعلیم اوقاف حاصل کرد کہ بیانش فی مابعد خواہد آمد۔ از معرفت اوقاف برائے اہلِ علم در فہم معانی سہولتہا پیدا شد و لذتِ تلاوت دوبالا شد۔

حضرت ایشان از سال ہزار و سہ صد و سی و سہ (۱۳۳۳ھ) قاری نیاز احمد را تعلیمِ قراآتِ بُدُورِ سَبْعَہ شروع کردند۔ در سال سی و سہ روایت قالُون از امام نافع مدنی، و در سال سی و چہار روایت ورش از امام نافع، و در سال سی و پنج روایتِ بزّی از ابنِ کثیر مکّی، و در سال سی و شش روایتِ قُنبُل از امام ابنِ کثیر، و در سالِ سی و ہفت روایتِ دُوْرِی در روایتِ سُوسی از امام ابو عمرو بصری، و در سال سی و ہشت روایت ہشام در روایت ابن ذَکْوَان از امام ابن عامر دمشقی، و در سال سی و نہ روایتِ شُعبہ در روایتِ حفص از امام عاصمِ کوفی و روایتِ خَلَف در روایت خَلّاد از امامِ حمزہ کوفی تعلیم دادند۔ و قاری نیاز احمد در ظرف ہفت سال بہ دوازدہ روایت از ائمہ سِتّہ تلاوت نمود۔ قاری نیاز احمد در ماہ شعبان بہ کوئٹہ می رسید و دَرس شاطبیہ و ابنِ قاصح از حضرت ایشان می گرفت و در ماہِ رمضان از ساعتِ نُہ صباحاً تا ساعتِ دو بعد از زوال نزد حضرت ایشان مصروفِ قرأت و تلاوت می بود۔ درین درس مبارک حضرت برادرِ کلان متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ نیز شریک می بودند و در سالہائے کہ جناب استادی مولانا محمد عمر گھوسوی در کوئٹہ می بودند شریک درس می شدند۔

افسوس صد افسوس کہ بہ روز یکشنبہ ہفتم محرم ۱۳۴۰ھ در کوئٹہ قاری نیاز احمد بہ مرض وبا مبتلا شد و بہ چہار شنبہ دہم محرم کہ چہار دہم ستمبر ۱۹۲۱ء بود بہ وقت نیم روز رحلت نمود۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَہٗ وَرَحِمَہٗ وَرَضِیَ عَنْہُ وَحَشَرَہٗ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا و در گورستانِ کاسیان، در سفحِ جَبَل مدفون گشت۔ حضرت ایشان قدس سرہ مکتوبے بہ مولوی بخش اللہ دہلوی ارسال فرمودہ اند در آن نوشتہ اند

خیرے کُن اے فلان و غنیمت شمار عمر — زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

و از مرض و وفات ایشان نوشتہ در آخر تحریر فرمودہ اند "بہ دہم ماہ کہ یومِ عاشورا راست بہ وقت نیم روز انتقال فرمودند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جہان میں تو کارِ نکوئی رہے گا — نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا

Marfat.com

درجہان کارنکوئی خواہد ماند۔ نہ کسے پائیدہ است و نہ کسے پائیدہ خواہد ماند۔ غَفَرَاللّٰہُ لَنَاوَلَہٗ، چہ وقت خوب و روز خوب ایشان دریافتند۔ فی الحقیقہ ایشان لائقِ این سعادت بودند۔ ع خدا بخشے بہت سی خوبیان تھیں مرنے والے ہیں یعنی خداوند بیامرزد شخصے راکہ وفات یافتہ۔ فضائلِ کثیرہ می داشت۔

درظرف شانزدہ سال نسخہ عزیز الوجود قاری نیاز احمد ترتیب یافتہ بود کہ در عَینِ رَبیعَانِ شباب سفرِ آخرت اختیار نمود۔ از قرآتِ بُدُورِ سَبعہ یک قرأتِ امام کسائی بہ ہر دو روایت واز تراویح حضرت پیر و مرشد یک تراویح سال چہلم ماندہ بود کہ وقوع این کارثہ شد۔ وَکَانَ ذٰلِکَ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔ رَضِیْنَا بِقَضَآءِ اللّٰہِ وَقَدَرِہٖ ——— قاری نیاز احمد کشیدہ قامت، کشادہ جبین، سرگیں چشمان، اَزَجّ الحاجبین، بلند بینی بیضوی شکل، گندم گون رنگ، سائل الاطراف، خوش آواز، پاکیزہ کردار داشت، و پروردگار بہ کمالاتِ باطنیہ ہم سرفرازش کردہ بود۔ گاہے شعر ہم می گفت۔ عاجز یک شعر ایشان یاد دارد کہ درج ذیل است۔

لیتے ہی نامِ مرشد ہان اے نیاز دیکھو کوسون ہے بھاگی ظلمت وقتِ سحر سے پہلے

یعنی بہ مُجردے کہ نام مرشدم بر زبان آمد۔ اے نیاز بنگر کہ چسان ظلمت قبل از وقت سحر بہ مراحل دور تر شدہ دای، نامِ خیرِ جہان خیطِ اَبیَض است کہ بہ ظہورش خیطِ اَسوَد رو پوش شدہ۔ رحمہ اللہ۔

امامت قاری نیاز احمد

در اوائل ایام دو سہ سال قاری نیاز احمد در دہلی امامت کرد و مابعد تا آخر ایام سلسلۂ امامت در کوئٹہ جاری بودہ۔ برائے استماع قرآن مجید جمِ غفیر از کٹواز، وغزنی و شلگر و مَقُر و قلات و قندھار و اَرغَسان و ژوب و پشین می رسید۔ چونکہ اندران ایام در بلاد افغانستان نہ وجود سیارات بود و نہ طُرُقِ مُعَبَّدہ، لہٰذا مخلصینِ صادقین با قافلہ، اِمّا رَاکِبًا وَ اِمّا مَاشِیًا، در روز ہا می رسیدند۔ بیشتر افراد از علماء و طالبانِ علم می بودند و از اطراف شہر کوئٹہ نیز جماعتے از اہلِ ذوق و شوق می رسید، کسے از سہ میل و کسے از چہار میل و کسے از پنج میل ہر روز می آمد و بعد از تراویح باز می گشت و از شہر کوئٹہ معدودے چند از مخلصین می بودند و سہ نفر از مقاطعۂ پنجاب کہ از مریدان مولانا خلیل احمد انبیٹھوی بودند شریک می شدند۔ این مبارک جماعت از ہفتاد و ہشتاد نفر کم نہ می بود و در بعض سالہا تا بہ صد می رسید۔ در اخلاص و محبت و ذوق و شوقِ این طائفہ مبارکہ چون این عاجز فکر می کند عبارتِ حضرتِ جدِّ امجدِ عاشرِ امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی قدس اللہ سرہٗ بہ یادش می آید کہ بہ برادر خورد شیخ مودود رحمہ اللہ نوشتہ اند (دفترِ اوّل مکتوب ۲۶۶) "اے برادر مردم از اطراف و جوانب ترکِ اسبابِ دنیوی نمودہ در رنگِ مُورو ملخ می ریزند و شما قدرِ دولتِ خانگی را نا شناختہ در طلبِ نیائے دَنِیَّہ بہ ذوق می دوید و بہ شوق خواہانِ حصولِ

Marfat.com

آنید" کیفیتے راکہ حضرت جدِّ امجدِ اعلیٰ بیان فرمودہ اند، نمونہ اش راعاجز در زمانِ حضرت ایشان دیدکسانے ہم می رسیدند کہ از وَجہِ عُسر پیادہ پا بر نانِ خشک اکتفا کردہ قطعِ منازل می کردند و بہ خندہ پیشانی از احوالِ زجرُ توبیخ می گزشتند تا در بحرِ محبّت نفسہارا پاک کنند و خود را از انوارِ باطن مشابۂ املاک کنند و از گلستانِ عالَم امرگُل چینی ہانمایند۔

وجودش موجِ اَللّٰہی بیابد زاَصلِ موج آگاہی بیابد
ببیند موجِ حُسن وعشق یک دست شود زین موجِ عالمگیر سرمست

وقتے کہ امام ومقتدیان بہ یک رنگ باشند یقیناً آن نماز معراجِ مومنین باشد۔ درین مجمعِ کثیر از آثارِ کُسالیٰ واطوارِ اہلِ غفلت از قسمِ آروغ وتنخع ہیچ گاہ ظاہر نہ می شد، ہر یک بہ قدرِ حوصلہ وظرفِ خود در بحرِ مُشاہدہ غرق می بود۔ بر اصحابِ وجد واہلِ درد آثارِ جذب ظاہر می شد، بعضے از ایشان تاب نیاوردہ بہ نعرۂ اللہ وآہ وبُکا مصروف می شدند و بعضے از خود بے خبر می ماندند۔ قاری نیاز احمد رحمہ اللہ بہ ذوق وشوق مصروف تلاوت می بود، بہ وقت ذکرِ جحیم ورَوضات جنّات مُشاہدۂ آن احوال می کرد وچون بہ ذکرِ حضراتِ انبیاء عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ می رسید مشاہدہ می کرد کہ آن بزرگواران تشریف فرما شدہ استماع می فرمایند۔ ایامِ تابستان بود۔ قریب بساعتِ دہ ابتدائے نماز می شد و تا ساعت دو فراغت می شد۔ ومعمول شریف آن بود کہ بعد از چہار رکعت قدرے بہ آوازِ بلند۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ..... درتر ویحہ سہ بار و باز یک بار درود شریف می خواندند و ماہر سہ برادر نیز با حضرت ایشان بہ آواز بلند می خواندیم۔ بعد از دوازدہ رکعت تمام افراد را دو دو پیالہ چائے خوب می دادند، و بہ شبِ دوازدہم ونوزدہم وبست ویکم وبست وسوم وبست وپنجم وبست وہفتم وبست ونہم تمام افراد را بعد از تراویح قورمہ ونان می دادند۔ حضرت ایشان بہ مولوی بخش اللہ دہلوی در مکتوبے نوشتہ اند" بہ دوازدہم فاتحۂ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبہ نوزدہم فاتحۂ شیرِ خدا علی مرتضیٰ وحضرتِ فاطمہ وبہ بست ویکم فاتحۂ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبہ بست وسوم از شبِ ولادت محمدی (بنت البنت)، وبہ بست وپنجم از حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبہ بست وہفتم ایضاً از حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبہ بست ونہم ایضاً از حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسانے کہ در تراویح شریک می شوند قورمہ ونان وچائے وروزہ کشائی دادہ می شود وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ در اَواخرِ اَیّامِ دُو سال حاجی محمد اسلم نورزی مارکیٹی بہ پنج شبہائے جفت از عشرۂ اخیرہ انتظامِ قورمہ ونان می کرد۔

Marfat.com

حافظِ پنجاب و یک کشف

در ایامِ تابستان به کوئٹہ جمعِ کثیر از پنجاب و سندھ می رسید۔ آوازۂ قرأتِ قاری نیاز احمد به گوشِ اینہا می رسید و کسانے کہ شائقِ استماع قرأت می بُودند آمدہ بیرونِ دروازۂ خانہ برلبِ شارعِ عام استادہ شریکِ نماز با نیاز می شدند۔ شارع شمالاً و جنوباً واقع بود و خانہ به جہت غرب از شارع بود دروازۂ فراخ کشادہ می بود و تمام صحن و برخے از حصۂ دالان از شارع به نظر می آمد۔ صحنِ خانہ تا دروازہ پُر از نماز یہا می بود۔ بلکہ بعض افراد بر شارع نیز صفہا قائم می کردند۔ آواز قاری نیاز احمد به وجہ خُوب ہمہ جا می رسید۔ قاری نیاز احمد به قرآتِ سَبعَہ تلاوت می نمود۔ کسانے کہ تعلق به قرآت دارند اختلافات ائمّہ را می دانند کہ در قرارتے اگر یَعلَمُونَ به یا خواندہ شد۔ در قرأت اُخریٰ تَعلَمُونَ به تا وارد است۔ اتفاقاً حافظے از پنجاب به کوئٹہ رسید و شوق استماع قرآن مجید ویرا به درِ خیر رسانید۔ در جائے حافظ نیاز احمد تَعلَمُونَ به تا خواندند و در روایتِ حَفص آن کلمۂ مبارکہ به یا خواندہ می شود۔ حافظ خیال کرد کہ قاری را اشتباہے شدہ، چنان چہ وے فتحہ داد و به آواز بلند یَعلَمُونَ گفت۔ چُون بر دو رکعت قاری نیاز احمد سلام گشتاند۔ حضرت ایشان با آواز بلند فرمودند۔ نمازمایان را کدام شخص خراب کردہ وے را این جا حاضر کنید۔ حافظ پنجاب آواز حضرتِ ایشان شنید۔ و قبل ازین کہ خادم به وے برسد، وے به ہمّتِ تمام دوید و خود را از دست گیری خلاص کرد۔ این واقعہ در شب جمعہ پیش آمدہ بود۔ و معمول حضرت ایشان بود۔ کہ از ساعتِ نہ صباحاً تا ساعتِ دو قبل از نمازِ پیشین تعلیمِ قرأت به قاری نیاز احمد می کردند و به روز جمعہ تا ساعتِ دوازدہ و باز سلسلۂ تعلیم و تدریس در جامع بعد از نماز جمعہ شروع می کردند، برائے استماعِ قرأت خلقِ خدا به جامع می رسید۔ چُنان چہ به صباحِ آن شب حَسَبِ معمول بعد از نمازِ جمعہ سلسلۂ تدریس در جامع شروع شد۔ چُون قاری نیاز احمد پیشِ رُوے حضرت ایشان به فاصلہ چند گز نشست و شائقینِ استماعِ قرأت به سکون جا ہا گرفتند حافظِ پنجاب نیز در اوائلِ صَف به جہتِ شرق نزدِ قاری نیاز احمد جائے گرفت۔ به جُز پروردگار جل شانہ کسے را عِلم نہ بود کہ به شب این حافظ فتحہ دادہ بود۔ حضرتِ ایشان قبل از تدریس نظر به سُوئے حُضّار کردند کہ بیشتر از دو صد بلکہ سہ صد نفر بُودند و جوانے را کہ به قدرِ مسنون ریش و کاکُلہا تا نرمۂ دوش و بر سر کُلاہ و دَستارِ سفید داشت و پیرہن و لُنگ بَستہ بود۔ به دقیق نظر دیدند۔ و فرمودند "چرا به شب نماز مرا خراب کردی"۔ تمام حاضرین متحیر شدند کہ حضرتِ ایشان چہ می فرمایند و آن جوان از خوف و دہشت بلرزید۔ و باز حضرت ایشان فرمودند۔ تو نہ می دانی کہ چند قرآتِ متواترہ اند و چند روایاتِ ثابتہ"۔ و باز این شعر خواندند۔

عشقت رسد به فریاد گر تو به سانِ حافظ ، قرآن ز بر بخوانی با چاردہ روایت

Marfat.com

حافظ پنجاب باخوف وندامت وعاجزی بِسیار اعترافِ لاعلمی وخطائے خود کردہ بہ ہزار اخلاص نزدِ حضرت ایشان رسیدہ با دیدۂ گریان دست بوس شدہ از جان ودل گرویدۂ حضرتِ ایشان شد۔

نگاہِ مستِ تو آن را کہ مستفید کُند ہزار پیر خرابات را مُرید کند

این واقعہ غالباً در سال ہزار وسہ صد وسی ہفت بودہ۔

گلدستہ اَلشَّیْءُ بِالشَّیْءِ یُذْکَرُ۔ واقعۂ حافظِ پنجاب ذکر کردہ شد کہ کرامتے است باہر از حضرت ایشان قدس سرہٗ، واز واقعۂ حافظ یک جمعہ پیشتر یا پستر کرامتے دیگر در مسجدِ جامع ظاہر شد کہ خلق خدا را بہ حیرت انداخت لہٰذا عاجز آن واقعہ را نیز بیان می کند۔

حضرت ایشان در مسجدِ جامع چُون بہ نشستگاہِ خود رسیدند گلدستۂ بسیار کلان واعلیٰ وخُوب را در ظرفے نہادہ یافتند۔ حضرت ایشان بہ دِقّت در گلدستہ نگریستند وبہ مفتی عبید اللہ گفتند "عبید اللہ این گلدستہ از کجا آوردی"۔ عرض کردند "این را دِلاَور آوردہ است"۔ فرمودند "دُور کُن دُور کُن"۔ چنان چہ مفتی صاحب آن را بردا شتند۔

دِلاَور از بلادِ افغانستان واز مخلصینِ صادقینِ قدماء واز اصحابِ نسبت بودہ حضرت ایشان بہ دوم رمضان ۱۳۱۸ھ مکتوبے بہ حاجی عبد اللہ عمر میمن بہ بمبئی نوشتہ اند، دران تحریر یافتہ است "اِم رُوز روزۂ دُوم است از ماخنکی شدت دارد۔ نمازِ فجر در مسجد شریف ادا کردم، سکندر خان ودلاور خان این دو افراد با من نماز خواندند" الخ، دلاور خان کہ بیانش در مکتوب شریف آمدہ ہمان دلاور است کہ گلدستہ آوردہ بود۔ چند سال در خدمت بودہ۔ وخدمتہائے حضرتِ برادرِ کلان در خورد سالی کردہ۔ باوجود اخلاص وصدقِ عزیمت این مسکین خود را بہ نوشیدن چَرس مُتعوّد ساخت۔ چُون حضرت ایشان را برین امر آگاہی شد وے را بدر کردند۔ این ہمہ واقعات قبل از ولادتِ این عاجز بودہ۔ دلاور از دل وجان عاشق حضرتِ ایشان بودہ۔ بہ ایامے کہ حضرت ایشان در دہلی قیام می داشتند وے بہ دہلی می آمد چُون حضرتِ ایشان برائے تفریح تشریف می بردند وے در راہ بہ گوشۂ می اُستاد واز دور جمالِ باکمالِ حضرت ایشان را می دید وچُون حضرت ایشان بہ کوٹھ می رفتند وے نیز بہ کوٹھ می رسید وبہ نوعے مشاہدۂ رُوئے انور می کرد۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ۔

مسجدِ جامع از نمازیان پُر بُود۔ جمیع افراد متحیر بُودند کہ از گلدستۂ خوش رنگ وخوش بو، بوئے کراہت وکثافت چہ گونہ دریافتند، مفتی عُبَیْدُ اللّٰہ رحمۃ اللہ نیز اظہار حیرت می کردند۔

صلاۃِ تسبیح بہ اَواخرِ رجب ۱۳۳۳ھ از مدینۂ منورہ سیّد یوسف زَوَاوِی مع فرزند کلان خود بہ کوٹھ

Marfat.com

به اشارۂ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برائے بیعت رسید (در فصل سوم بیانش خواہد آمد) شب بست و ہفتم بود کہ ایشان عرض کردند۔ مبارک شب است اگر شما صلاۃ التسبیح را بہ جماعت بخوانید بہتر باشد، حضرت ایشان فرمودند کہ نزدِ احناف خواندن نوافل بہ جماعت کراہت دارد۔ عرض کردند کہ چندین مسائل اند کہ پیروانِ یک امام اتباعِ امامِ دیگر کردہ اند۔ مثلاً مسئلۂ اُجرت بر طاعت کہ احناف قول امام شافعی را گرفتہ اند۔ اگر حضرت شما درین مسئلہ بر قولِ شافعی عمل کنید کراہت را مدخلے نہ خواہد بود۔ سیّد یوسف با خود رفیقے نیز آوردہ بودند۔ عرض کردند کہ رفیقِ من شافعی المذہب است۔ وے امام شود و ما ہمہ ویرا اقتدا کنیم۔ بہ اندازۂ شصت یا ہفتاد نفر از مخلصین آن وقت حاضر بودند و از ایشان جماعتے از اہلِ علم بود۔ حضرت ایشان بہ اصحابِ علم متوجہ شدہ کلامِ سیّد یوسف بیان فرمودہ استفسار نمودند۔ اصحابِ علم عرض نمودند کہ درین صورت کراہت باقی نہ می ماند چنانچہ رفیقِ سیّد یوسف امام شد و حضرت ایشان و تمام مخلصین و سیّد یوسف مع فرزند و مابرادران ویرا اقتدا کردیم۔ و ازان پس این مبارک نماز را حضرت ایشان در لیالیٔ مُبارکہ بہ جماعت می خواندند و حضرات برادران و این عاجز تا این زمان می خواند۔ و ہزاران افراد بہ این نماز مبارک روشناس شدہ برائے خود اسبابِ سعادت فراہم آوردند امام مسلم در صحیح خود این حدیث شریف را روایت کردہ کہ رحمتِ عالمیان فرمودہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ "مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ"۔ کسے کہ در اسلام طریقۂ خوب را رائج کند و پس از وے بران طریقہ عمل کردہ شود ویرا مثلِ اجرِ ہر عامل دادہ خواہد شد بہ غیر آن کہ از اجرِ عاملین چیزے کم کردہ شود۔ از روئے این حدیث صحیح سیّد یوسف زوایدِ مستحقِّ اجرہائے بے حساب شدہ۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

از مقاطعۂ پنجاب غلام محیّ الدین بہ خدمتِ مُبارک مکتوبے ارسال کرد و طریقۂ خواندن این نماز استفسار کرد۔ حضرت ایشان بہ جواب تحریر فرمودند۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"۔ را در چہار رکعات سہ صد بار باید خواند۔ در ہر رکعت ہفتاد و پنج بار۔ بعد از سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ و قبل از سورۂ فاتحہ پانزدہ بار، و بعد از فاتحہ و سورہ دہ بار و در رکوع بعد از سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، دہ بار و در قومہ بعد از رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دہ بار، و در سجدۂ اُولیٰ بعد از سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی دہ بار و در جلسہ بعد از اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ دہ بار، و در سجدۂ ثانیہ بعد از سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی دہ بار، و بہ ہمین نہج در رکعت دوم و سوم و چہارم کہ قبل از قرأت پانزدہ بار و بعد از قرأت دہ بار و در رکوع دہ بار و در قومہ دہ بار و در

Marfat.com

سجدۂ اُولیٰ دہ بار و در جلسہ دہ بار و در سجدۂ ثانیہ دہ بار بخواند۔ در التحیات نہ خواند۔ کسے از حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرسید کہ در این نماز کدام سُوَر باید خواند۔ فرمودند در رکعتِ اُولیٰ سُورۂ تکاثُر و در ثانیہ سورۂ عَصر و در ثالثہ سورۂ کافِرُوْن و در رابعہ سُورۂ اخلاص۔ شامی جلد اوّل صفحہ ۱۸۷۔" اھ

این مبارک نماز را رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ عَمِّ خُود حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم فرمودہ بودند۔ روزے بہ عَمِّ خود فرمودند۔ اے عم، آیا با تو صلہ نہ کنم، آیا بہ تو نعمتے عطا نہ کنم، آیا بہ تو نفعے نہ رسانم۔ عرض کرد بلیٰ یا رسول اللہ کردہ باش، فرمودند۔ اے عم چہار رکعت نماز بخوان، و در ہر رکعت سورۂ فاتحہ باسورتے بخوان و باز اللہ اکبر و الحمد للہ و سبحان اللہ پانزدہ بار و باز بہ رکوع برود و در رکوع دہ بار و باز چُون از رکوع استادہ شوی دہ بار و باز در سجدہ دہ بار و باز چُون از سجدہ بنشینی دہ بار و باز در سجدۂ دوم دہ بار و باز بعد از سجدہ و قبل از قیام دہ بار۔ مجموعۂ این ہمہ ہفتاد و پنج در یک رکعت و سہ صد در چہار رکعت شد۔ اگر خطاہائے تو بہ اندازۂ ذرّاتِ ریگ باشند، پروردگار آن را معاف خواہد کرد۔ حضرت عباس عرض کرد۔ کہ را طاقت است کہ ہر روز این نماز را بخواند۔ فرمودند۔ اگر ہر روز نہ توانی در ہفتہ یک بار بخوان و اگر در ہفتہ نہ توانی در ماہ و اگر در ماہ نہ توانی در سال بخوان۔ ترمذی و ابنِ ماجہ این حدیث شریف را روایت کردہ اند۔ و ترمذی از امام عبداللہ بن مبارک آن کیفیت را روایت کردہ کہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ از شامی نقل کردہ ——— باید دانست کہ چہار رکعات را بہ یک سلام خواندن و بہ دو سلام خواندن جائز است و اگر در نماز سہوے واقع شود، پس در سجدات سہو و بین السجدتین تسبیحات نہ خواند زیرا کہ تعداد تسبیحات سہ صد است کہ آن بہ اتمام رسیدہ۔ حضرت ابنِ عباسؓ بہ ہر روز جمعہ بعد از زوال این مبارک نماز را می خواند۔ امام غزالی فرمودہ اگر با تسبیحات اِلحاقِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کردہ شود بہتر است۔ حضرت سیدی الوالد حوقلہ را ضم کردہ اضافۂ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ می کردند۔ و چہار رکعت را بہ یک سلام می خواندند چُوں نوبتِ امامت بہ حضرتِ برادرِ کلان ادام اللہ ارشادہ رسید ایشان سورۂ مبارکہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا در این مبارک نماز تلاوت می کردند و حضرت ایشان قدس سرہٗ لذتہا بر می داشتند۔

معمول حضرت ایشان بود چُون نماز تسبیح را بہ جماعت می خواندند، اوّل بیان فضیلت از رُوئے روایت ترمذی و ابنِ ماجہ می کردند۔ نوبتے در دہلی حاجی ظفیر الدین بعد از نماز از حضرت ایشان استفسار کرد۔ جمیعِ گناہانِ مایان آمرزیدہ شد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ "من از پروردگار خود امید وارم کہ وے بہ فضل و کرمِ خود تمام گناہانِ ما ہمہ می آمرزد۔" عاجز گوید۔ در حدیث شریف وارد است۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

Marfat.com

اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرّاً فَشَرٌّ۔ باکریمان کارہا دشوار نیست۔ امام الطریقہ حضرت سید محمد بہاء الدین مشکل کشا قدس اللہ سرہٗ وَافاض علینا من فیوضاتہ وبرکاتہ فرمودہ اند "رحمتِ حق بہانہ می جوید۔ رحمتِ حق بہانہ می جوید"

دے کریم است ورحیم است وسلام بندگان راچشم بر لطفش مدام

سُنن ونوافل حضرت ایشان سُنن ونوافل راایستادہ می خواندند۔ بسیار کم دیدہ شد کہ نوافل را نشستہ خواندہ باشند، حتّٰی کہ بعد الوتر دو رکعت رانیز بیشتر استادہ می خواندند واحیاناً نشستہ ہم خواندہ اند۔

روزہ کشائی معمول شریف حضرت ایشان بود کہ جمیعِ مخلصین راعند الافطار روزہ کشائی تقسیم می کردند، تا زمانے کہ در دہلی بہ ایّام ماہ صیام قیام داشتند نخود وپکوری وخرما وغیرہ می دادند ودر کوئٹہ قطعۂ نان ودو پیالہ چائے۔ برائے نماز شام استعجال نہ می فرمودند۔ بہ اندازۂ نیم ساعت یا قدرے کم وقفہ می شد وباز بہ سکون وطمانینت نماز می خواندند۔

فطرہ معمول شریف حضرت ایشان بود چُون بہ مُصلّٰی تشریف می بردند اوّلاً فطرہ راتقسیم می کردند، از خود واز حضرت والدۂ محترمہ واز ہر سہ خواہران وماہر سہ برادران واز ہر دو نواسہ۔

اضحیہ معمول حضرت ایشان بود کہ یک اضحیہ از حضرتِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویک از حضرت والد ماجد خود ویک از حضرت والدہ ماجدۂ خود می کردند البتہ در بعض سالہا از ابوین کریمین ناغہ شدہ امّا از حضرتِ رحمتِ عالمیان ہیچ گاہ ناغہ نہ شدہ، ویک از حضرت والدۂ شریفہ ویک یک از ہر اولاد وکذا از اولادِ اولاد۔ در اواخر سالہا حضرت برادرِ کلان وباز این عاجز وبرادر خورد چند ماہ قبل گوسفندان راگرفتہ نخود وجو می دادیم۔ چُوں حضرت ایشان را بریں امر آگاہی شد۔ ایں ہر سہ گوسفندان را بہ روز دوازدہم عند العصر ذبح می کردند وبہ روز سیزدہم قورمہ ونان پختہ مخلصین رامی دادند وبعض افراد را از شہر نیز دعوت می کردند۔ عجب مبارک اجتماع ومبارک صحبت می بود۔ کسانے کہ ازان خوان نعمت ہائے لازوال حظے یافتہ بُودند تا حیات بودند از چشمہائے خود گوہر غلطان ریختہ بیانش می کردند۔

زکات در حسابِ زکات فوق العادہ احتیاط می کردند۔ مخلصے کہ تحویلدارِ دراہم ودنانیر می بود، حساب نقود پیش می کرد وزیورات کہ برائے ہمشیرگان ساختہ بُودند طلب می فرمودند بہ شیخ عبد الباری جوہری نومسلم وحافظ عبد الحکیم سوداگرِ جفت وحاجی شہابُ الدین کلاہ فروش ومولوی بخش اللہ کہ در مدرسۂ علُوم جدیدہ مدرس بود، حوالہ می کردند، اینہا زیورات رابہ دقّتِ تمام وزن کردہ قیمتش معلُوم

Marfat.com

می کردند و مقدارِ زکات را بیان می کردند و حضرت ایشان به تحویلدار می فرمودند که در اہم زکات را از مال مِلکی کشیده در خریطۂ زکات محفوظ کند۔ و در کتابچہ اندران آن بکند۔ در اہم و دنانیرِ زکات را با در اہم و دنانیر مال مِلکی خلط نہ می کردند۔ یک سال یک تحویلدار چند در اہم زکات را با در اہم مال مِلکی خلط کرد و موردِ عتاب گشت۔

حضرت ایشان برائے سادات کرام زکات را تجویز می کردند، می فرمودند "برائے سادات عوضِ زکات برخے از خُمُس بود۔ چُون خُمُس و نصیبۂ خُمُس نہ ماند اخذِ زکات جائز شد" عاجز در صفحۂ ہفتاد و دو از جلد دوم رد المحتار تایید قولِ حضرت ایشان یافتہ۔ نوشتہ است۔ رَوَی عصمۃُ عن الامامِ انّہ یَجُوزُ الدَّفعُ الیٰ بنی ھَاشِمٍ فی زمَانِہٖ لانّ عِوَضَھَا وھُوَ خُمُسُ الخُمُسِ لَمْ یَصِلْ الیھم لِاِھْمَالِ الناسِ اَمْرَ الغنائِمِ وایصالِھا الیٰ مستحقیھا واِذا لم یَصِلْ الیھم العوضُ عادوا الی المُعَوَّضِ، کذا فی البحر۔ یعنی در مسئلۂ غنائم اہمال واقع شدہ نہ خمس ماندہ و نہ خمس الخمس چون بہ بنی ہاشم عوض نہ می رسد کہ خمس الخمس است مُعَوّض برسد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ ضَیْقٍ مَخْرَجًا وَّ لِکُلِّ شِدَّۃٍ سَھْلًا۔

بیعت و ارشاد

پروردگار جَلّ شانہ حضرت ایشان را عجب بصارت و بصیرت عنایت فرمودہ بود کہ بہ یک نظر صدق و اخلاص و استعداد طالبِ حق را معلوم می کردند، چُون بہ نظرِ غائر سُوئے کسے می دیدند محسوس می شد کہ نظر مبارک تا بہ سویدائے قلب رسیدہ و در بدن آن شخص اِقشعرار و ارتعاد پیدا می شد بلکہ بعض افراد را لرزہ بر اندام می اُفتاد۔ اگرچہ این یک نظر برائے قبول کردن و ناقبول کردن کفایت می کرد تاہم حضرت ایشان بعض اوقات آزمائش و امتحان می کردند و بعد ازان بیعت می کردند۔ درین سلسلہ مولوی عبد الشکور فرزند شیخ احمد بن فدا حسین ساکن قریۂ "تنگمدوا" "تابعِ میور کل" علاقۂ "اکیاب" ملکِ "برما" در بیاضِ خود احوالِ مرید شدن خود را بہ قلم خود بہ اُردو نوشتہ۔ عاجز آن را ذکر می کند تا طریقۂ حضرت ایشان ظاہر گردد۔

بیان مولوی عبد الشکور

در میرٹھ بہ طلب علمِ دین مصروف بودم و خواہش داشتم کہ بہ ہادیٔ طریقت خود را برسانم میلانِ طبیعتم بہ طریقۂ نقشبندیہ بود۔ از اتفاقات آمدنم بہ دہلی شُد، وصُدفۃً در جلسۂ دستار بندی بہ مدرسۂ مولوی عبد الرب رسیدم، آن جا بر تخت یک بزرگ را نشستہ یافتم کہ از دست ایشان بہ طالبان انعامات می رسیدند۔ بہ اختتام جلسہ ہر یک از حاضرین ساعی شد کہ با حضرت آن بزرگ مصافحہ بکند۔ من ہم منتظر فرصت بودم چُون بار یافتم بسم اللہ خواندہ مصافحہ کردم، کفِ دست ایشان را اَلْمَسُ از ریشم و خنک چُون یخ یافتم۔ بہ وقتِ مصافحہ اثرِ خنکی در تمام جسمِ من بہ نوعے سَرایت کرد گویا اثرِ برق بہ من رسیدہ است، من از کسانے کہ دران محفل بُودند

Marfat.com

پرسیدم این بزرگ کیست۔ گفتند کہ ایشان حضرت شاہ ابوالخیر اند کہ در خانقاہ خود قیام دارند و خانقاہِ ایشان در شارع چتلی قبر است، و طریقۂ ایشان نقشبندیہ مجددیہ است۔

در دہلی مرا ایک دوست چاٹگامی بود کہ نزد خانقاہ شریف قیام داشت بہ وے گفتم کہ مرا بہ خدمتِ حضرت ایشان برسان۔ وے گفت کہ من نہ می توانم کہ شما را بہ خدمت حضرت ایشان برسانم۔ ہر کہ برائے ملاقات می رود، دربان اطلاعش می کند و دیدہ شدہ کہ بہ نوبتِ اول کم کسے را می خواہند۔ بلکہ بعد از دو سہ روز طلب می فرمایند۔ حضرت ایشان امتحانِ عزم وے می کنند۔ و من بہ شما این رائے می دہم کہ شما اوّلاً از تحصیلِ علوم خود را فارغ کنید و باز برائے بیعت کردن بیائید زیرا کہ طالبانِ علم را کہ برائے بیعت می آیند حضرت ایشان می گویند اوّلاً از تحصیلِ علم خود را فارغ کنید و باز آمدہ داخلِ طریقۂ شریفہ شوید۔ و وقتے کہ شما قصد آمد بہ خدمتِ حضرت ایشان کنید بہ عزمِ محکم قصد کنید و سنجیدہ باشید کہ اگر تا یک ماہ مرا طلب نہ کنند من بر دروازۂ حضرتِ ایشان ہر روز خواہم رسید و ساعتہا انتظار خواہم کرد۔

دوست چاٹگامی بہ من درست مشورہ داد۔ پروردگار ویرا اجر دہد۔ من بہ میرٹھ رفتم و بعد از یک سال از تحصیلِ علم فارغ شدہ بر درِ اقدس حاضر شدم۔ دربانِ حضرت ایشان را اطلاع داد طلبم نہ فرمودند، من نزد بوّاب نشستہ انتظار کردم۔ سہ روزہ بر این منوال گزشت، روز چہارم حضرتِ ایشان (مُلّا) عبداللہ (علیزی)، را امر کردند کہ مرا داخلِ سلسلۂ عالیہ کند چُنان چہ وے در عمارتِ دروازہ مرا بیعت کرد و تعلیمِ وظیفۂ لطیفۂ قلبی کرد و گفت کہ این جا نشستہ بہ وظیفۂ شریفہ مشغول باش۔ بہ روزِ ششم بعد از ان کہ بہ اندازۂ یک ساعت مشغولِ ذکرِ شریف گشتم طلبم فرمودند، کسے کہ تعلیم دادہ بود بہ خدمتِ ایشان رسانید۔ وقتے کہ وے مرا در حضورِ ایشان می برد بر من ہیبتِ ایشان مستولی گشت وَمَنْ مَرَّ تَعَدَّ الفَرَائِضَ بہ حضورِ ایشان رسیدہ عرض سلام کردہ دو زانو نشستم، حضرت ایشان بہ مہر و مودّت معاملہ نمودند و مصافحہ کردند و از احوالم استفسار نمودند و باز مرا بہ ہمان نہج بیعت کردند کہ خلیفۂ ایشان کردہ بود و حضرت ایشان نیز تعلیم لطیفۂ قلبی کردند۔ بعد ازین مرا اجازت شد کہ ہر روز رُو بروئے ایشان نشستہ بہ ذکرِ شریف مشغول مانم۔

اندران ایام حضرت ایشان از نماز شام فارغ شدہ بہ حلقہ و توجہ مشغول می شدند و تا ساعتِ دہ بلکہ یازدہ مصروف می ماندند و باز مؤذن اذان می داد و حضرت ایشان نماز خواندہ بہ حرم سرا تشریف می بردند و مخلصین رخصت می شدند۔

طبیعتِ حضرتِ ایشان جلالی بود و اثرِ عشق و سوز و گداز بر ایشان غالب بود۔ احیاناً

Marfat.com

حضرت ایشان از مثنوی یا از کتابِ دیگر شعرے یا از احادیث مبارکہ حدیثِ شریف می خواندند۔ و بہ من می گفتند "مولوی عبدالشکور مطلب این چیست"۔ من احیاناً خاموش می ماندم و احیاناً عرض می کردم کہ حضور مبارک بیان فرمایند۔ دران وقت حضرت ایشان بہ نوعے بیان آن شعر یا حدیث شریف می کردند کہ مَالَا اُذُنٌ سَمِعَتْ بروئے صادق آمدے۔ و من دران وقت اشکہائے حضرت ایشان را می دیدم کہ از چشمانِ مبارک مسلسل می ریخت۔

لذّتِ بادۂ عشق است زمنِ مست مپرس ؛ ذوقِ این می نہ شناسی بہ خدا تا نہ چشی

احیاناً از ماندگی بر مُتّکا تکیہ می فرمودند دران وقت من جسدِ مبارک را می مالیدم و حضرت ایشان دران وقت با این ناچیز کلام می کردند، از شیرین کلامی حضرت ایشان من چہ گویم، البتّہ یقین دارم کہ شیرین کلامی ایشان را ہر کہ بشنود از دل و جان شیدا و عاشقِ ایشان گردد۔ اگرچہ حضرت ایشان میانہ قد بودند لیکن در ہزارہا افراد سرِ مبارکِ ایشان نمایان می بود، و من طاقت نہ دارم کہ قُوّت بدنی و کیفیات روئے انور را بیان کنم، و از رعب و ہیبتِ ایشان چہ گویم، بدانید کہ در مقابل شیرِ ژیان نشستہ ام یارائے کسے نہ بود کہ چشم خود را بر چشم مبارک ایشان دوختہ ہمکلام شود، ہر کہ با حضرتِ ایشان ہمکلام می شد از خود نظرش بہ سوئے زمین می رفت، در اَلسِنۂ ثَلَاثَہ، اُردو و فارسی و عربی مہارت داشتند و در ہر سہ زبان اشعار گفتہ اند" الخ۔

مہابتہ سیّدنا عمرؓ مولوی عبدالشکور از ہیبتِ حضرتِ ایشان درست نوشتہ، عاجز ہزاران افراد را دیدہ کہ تاب دید نہ داشتہ لرزہ براندام می شدند و این ہیبت از امام الاعدلین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایشان را وراثۃً رسیدہ بود۔ علّامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی رحمہ اللہ در "سیرۃ عمر بن الخطاب" رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ "عَنْ اَسْلَمَ اِنَّ نَفَرًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَلَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالُوْا کَلِّمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاِنَّہٗ قَدْ اَخْشَانَا حَتّٰی وَاللّٰہِ مَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نُدِیْمَ اِلَیْہِ اَبْصَارَنَا، قَالَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِعُمَرَ، قَالَ اَوَ قَدْ قَالُوْا ذٰلِکَ، وَاللّٰہِ لَقَدْ لِنْتُ لَھُمْ حَتّٰی تَخَوَّفْتُ اللّٰہَ فِیْ ذٰلِکَ وَلَقَدِ اشْتَدَدْتُ عَلَیْھِمْ حَتّٰی خِفْتُ اللّٰہَ فِیْ ذٰلِکَ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَاَنَا اَشَدُّ مِنْھُمْ فَرَقًا مِنِّیْ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّۃَ قَالَ لَقِیَ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ عُمَرَ فَقَالَ لِنْ لَنَا فَقَدْ مَلَأَتْ قُلُوْبَنَا مَھَابَۃً فَقَالَ اَفِیْ ذٰلِکَ ظُلْمٌ قَالَ لَا قَالَ فَزَادَنِیَ اللّٰہُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ مَھَابَۃً" یعنی جماعتے از مسلمین بہ عبدالرحمٰن بن عوف گفت کہ تو درین باب با عمر بن الخطاب چیزے مکالمہ بکن کہ وے مایان را بہ حدّے خائف کردہ کہ سوگند

از منِ سرمست مپرس

Marfat.com

به خدا، ما مداومت نظر به سُویدا نمی توانیم کرد۔ عبدالرحمٰن گوید کہ من این سخن به ایشان رساندم۔ وے گفت آیا مردم این سُخن می گویند۔ سوگند به خُدا کہ برائے آن ہا تا به حدّے نرم شدم کہ از اللہ تعالیٰ در نرمی خود ترسیدم وتا به حدّے شدّت بر آن ہا کردم کہ از اللہ تعالیٰ در آن ترسیدم۔ سوگند به خدا کہ از آن ہا خائف ترم از خودِ من۔ وعمر بن مُرّہ گوید کہ شخصے از قریش به عمر گفت، نرم شو برائے مایان کہ دلہائے مایان را از ہیبت پُر سختی وے گفت۔ آیا درین اَمر چیزے ظلم است۔ مردِ قریشی گفت نے۔ عمر گفت۔ پس اللہ تعالیٰ در صدور شمایان زیادہ کند این ہیبت را۔" رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اِلیٰ مَا کُنَّا فِیْہِ

حضرت ایشان به دستِ مبارک خود بعض افراد را بیعت کردہ اند۔ واِلّا مخلصے صاحبِ نسبت وصاحبِ استعداد را می فرمودند کہ از طرفِ ما بیعت کن و تعلیم وظیفۂ شریفہ بدہ۔ وہر کہ برائے بیعت شدن می آمد اوّلاً از وے اقرار می گرفتند کہ نزد ما از اُمورِ دُنیویّہ وامراضِ جسمانیّہ چیزے نہ خواہید گفت محض از برائے کسبِ معارفِ باطنی و رضائے پروردگار آمد شما خواہد شد۔ این اقرار از مرد وزن می گرفتند۔ وہر یک را پابندِ این اقرار می ساختند ونیز اقرار می گرفتند کہ از مُحرّماتِ شرعیّہ اجتناب خواہد کرد و فرائض وواجبات را ترک نہ خواہد کرد۔ باز ہر دو دستِ طالبِ حق را به ہر دو دستِ مبارک خود گرفتہ استغفار و کلمۂ توحید و کلمۂ شہادت می خواندند و آن طالب نیز به آواز بلند می خواند و می فرمودند کہ ترا داخلِ سلسلۂ مبارکۂ نقشبندیہ کردیم و باز تعلیم لطیفۂ قلبی می کردند و ہدایت رابطہ نیز می فرمودند۔ وتا وقتیے کہ لطیفۂ قلب ذاکر نہ می شد۔ تعلیم لطیفۂ دیگر نہ می فرمودند و نہ به اَوراد و وظائف ونوافل مشغول می کردند۔ ذکر آن است کہ به مذکور واصل کند و از غمِ دنیا و آخرت وارہاند و از دل وزبان به مولائے خود گوید۔ اِلٰہِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ۔

مقصودِ منِ خستہ ز کونین توئی از بہر تو میرم و برائے تو زیم

اَلْبَتّہ چُوں طالبِ حق از ورطۂ "رُبَّ تَالٍ یَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ" می بر آمد اگر طالب از اہلِ نوشت وخواند می بود اجازت دلائل الخیرات وحصن حصین یا حزب اعظم می دادند وہدایت می فرمودند کہ احیاء العلوم ومنہاج العابدین وکیمیائے سعادت را مطالعہ کند و نفحات الاُنس و رشحات عین الحیات ومکتوبات قدسی آیات را بخواند۔ حضرت ایشان از گردابِ پندار ونام ونمود و از مروجہ صُوفیّت مُریدانِ خود را دور می داشتند۔ می فرمودند "دل به یار ودست به کار" واین شعر می خواندند۔

Marfat.com

در بہاران کے شود سرسبز سنگ　　خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ

چُون طالبِ حق در دائرۂ ولایتِ کُبریٰ داخل شدہ از تجلیات اسماء وصفاتِ الٰہیّہ بہرہ مند می شد واستعدادِ ارشاد می داشت اجازت ارشادش می دادند۔ می فرمودند کہ حضراتِ انبیاء عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ برین مقام فائز می شدند نبوّتِ آن حضرات علیہم السلام ظاہر می شد۔ وحضرت ایشان سعیہا می کردند کہ کسے از مخلصان ایشان در دامِ عُجب و پندار گرفتار نہ گردد، احیاناً ایں شعر را می خواندند کہ حضرتِ والد بزرگوار ایشان قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَ ھُمَا فرمودہ اند۔

رَوِ عُمر در خدمتِ پیرِ سَعید　　تا نگوگردد در ذِیلہ خُوئے تو

اگر در کسے شمہ از اَنانیّت می یافتند در شکنجۂ تادیب در آوردہ مستقیم الاحوالش می ساختند۔ خواہ مریدِ ارجمند می بود یا فرزند دلبند۔ در مکتوبے بہ مولوی برکت اللہ ہانسوی کہ صاحبِ نسبت واز اہلِ اجازت بود تحریر فرمودہ اند۔

خواجہ پندارد کہ مردِ واصل است　　حاصلِ خواجہ بہ جُز پندار نیست

وَصّافی خود بہ رَغمِ حاسد تا کے　　ترویجِ چُنین متاعِ کاسِد تا کے

تو مَعدُومی خیالِ ہستی از تو　　فاسد باشد خیالِ فاسِد تا کے

مکتوب مبارک

کسانے را کہ از اصحاب استعدادات واہلِ نسبت می بودند بر ادنیٰ لَغزِش زجر و توبیخ می کردند و سعیہا می فرمودند کہ ایشان را از اخلاقِ حیوانیہ رہانیدہ بہ اوصاف ملکیّہ متصف سازند۔ حضرت ایشان بہ روز پنجشنبہ ہفتم شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ از دہلی بہ مخلصین صادقین کاملین از کوئٹہ نوشتہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خادمانِ سعادت آثار مرزا نیاز محمد و حسن خان وعبدالرشید وعبدالحلیم وملا عُبَیداللہ وایاز ولعل احمد مُؤذِّن ومَنّو وملا دادُو مارکیٹی ومحبّت وہارون بسپر بوستان واحمد جان قندھاری وآغا جان وغیرہم ہمہ بہ وظائفِ طاعات وعبادات بہ جد وجہد سعی می کردہ باشند وعمرِ گران مایہ را مفت ضائع نہ کنند۔

سرمایۂ دولت اے برادر بہ کف آر　　وین عمرِ گرامی بہ خسارت مگزار

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال　　میدارِ نہفتہ چشمِ دل جانبِ یار

واز غصّہ وخشم خود را دور دارند واز غیبت وتحقیر مسلمانان ودروغ زنی بسیار پرہیز کنند، این اخلاقِ رذیلہ در شمایان بسیار است ومستحکم است وچون کہ این رذائل در شمایان بسیار است ازین جہت تاثیرِ ذکرِ شریف وحضورِ دل در شمایان کم است، ہر قدر ما توجہ بہ حالِ شما کردیم ونصیحت

Marfat.com

کردیم تاثیر در شمایان نہ شد، این ہمہ بہ سبب عادات شما است بہ اخلاقِ رذیلہ، پس باید کہ در دور کردنِ این اخلاقِ سیئہ سعیِ بلیغ کنند، وقتِ روانگی (از کوئٹہ) در مرزانیاز سُستی و پریشانی معلوم می شد وجہ آن بنویسید کہ چہ بود، اگر در ہفتہ یک بار بر زیارت شریف حاضر شدہ وظیفہ بست و پنج ہزار باحضور دل کنند، امید است کہ حضورِ دل زیادہ شود والسلام علیکم

پنجشنبہ ہفتم شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ — عبداللہ ابوالخیر فاروقی

بہ کسانے کہ این مکتوب شریف ارسال شدہ بود اگرچہ در اوائل نوعے از زجر و تنبیہ برداشت کردند و از احوال "اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی" قدرے دریافتند لہٰذا مستحق کرامت "اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ" شدند و ہر یک از ایشان بدرِ فلک الکمال گشت۔

صرفہ گویان

بعض افراد بر حضرتِ ایشان اعتراضات می کردند کہ ایشان مریدان خود را از جبر و تنبیہ می کردند این صرفہ گویان نہ دانستند کہ وظیفہ مرشد و ہادی این است کہ مریدان را از اخلاق رذیلہ پاک کردہ بہ اوصاف ملکیہ متصف گرداند۔ پروردگار جل شانہ می فرماید۔ کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ "، ہمچنان کہ فرستادیم در میان شما رسولے را کہ از نژاد شما است می خواند بر شمایان آیاتِ ما و شمایان را پاک می کند و می آموزد شمایان را کتاب و حکمت و تعلیم می دہد شمایان را آن چیز کہ نہ می دانستید شمایان آن را" پروردگار جل شانہ تزکیہ را اول ذکر کردہ و باز بیان تعلیم فرمودہ تا وقتے کہ از آلائشات تخلیہ حاصل نہ شود حصولِ کمالات کہ تحلیہ است چہ گونہ حاصل شود۔ مقصدِ حضرت ایشان طہارت و تزکیہ مریدان بود۔ بہ نرمی بود یا بہ درشتی، بہ قول شدید باشد یا بہ ضربِ موجع۔ بہ اصلاح آنہا می کوشیدند ——— مشکات در بابُ الدعوات از بخاری و مسلم آوردہ کہ سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ، لَعَنْتُہٗ، جَلَدْتُہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ ای، خداوندا بہ درستی کہ من گرفتم نزد تو پیمانے را کہ ہرگز خلاف نہ کنی مر آن پیمان را، پس نیستم من مگر یک آدمی، پس از مسلمانان ہر کدام را کہ برنجانم او را، دشنامش دہم، لعنتش کنم، ویرا بزنم، پس این ذکر شدہ اشیاء را برایش بگردان رحمت و پاکیزگی و سبب قربت بہ خود کہ نزدیک گردانی تو او را بہ این مذکورات بہ سوئے خود روزِ قیامت" حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ از دل و جان شیفتہ و گرویدہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودند ہمین دعا از پروردگارِ خود داشتند۔

Marfat.com

مقامِ مرشد

مشکات در باب حفظ اللسان از شعب الایمانِ بیہقی نقل کردہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گفتہ کہ آن حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزشت برابوبکر رضی اللہ عنہ در حالے کہ ابوبکر بعضے از مملوکانِ خود را دشنام می داد۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ جانب ابوبکر التفات فرمود و ارشاد کرد۔ لعنت کنندگان و صدیقان (یعنی این دو صفت) باہم نہ می شود، لَا یَنْبَغِیْ بِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا، نہ می شاید صدیق را کہ لعنت کنندہ باشد) پس ابوبکر دران روز از مملوکان خود بعضے را آزاد کرد و باز نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گفت، لَا اَعُوْدُ۔ گرد این کار باز نہ گردم۔"

و مشکات در فصلِ ثالث در مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از رزین نقل کردہ۔ کہ نزد عمر ذکر ابوبکر رضی اللہ عنہما کردہ شد۔ پس عمر گریست و گفت۔ دوست می دارم کہ عملِ تمامِ عمرِ من مانندِ عملِ یک روز از روزہا و یک شب از شبہائے ابوبکر می بود۔ شب آن شب است کہ با رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ غار رفت۔ و وقتے کہ بہ غار رسیدند۔ بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم گفت بہ خدا کہ تو در غار نہ در آئی تا نہ در آیم پیش از تو۔ اگر در وے چیزے باشد بہ من برسد نہ ترا۔ پس ابوبکر در آمد بہ غار و جاروب داد غار را و در یک جانبِ غار سوراخے یافت پس پارہ کردِ ازارِ خود را وبستہ کرد آن سوراخ را بہ آن پارۂ ازار، و دو سوراخہا بماندند پس بہ ہر دو پاہائے خود آن دو سوراخ را بستہ کرد و باز بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفت۔ اُدْخُلْ، داخل شو۔ پس در آمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سرِ مبارک خود را در کنارِ ابوبکر بنہاد و خواب کرد و از جہت سوراخ ابوبکر گزیدہ شد، و وے حرکت نہ کرد جہتِ ترس آن کہ بیدار گردد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اشکہائے ابوبکر بر روئے مبارک پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُفتاد، پس آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود تُرا چہ شدائے ابوبکر۔ گفت لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ گزیدہ شدم فدائے تو باد پدرِ من و مادرِ من، پس افگند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لُعاب دہنِ خود را و رفت از الم آن چہ می یافت ابوبکر۔ و باز عود کرد آن زہر بر ابوبکر و سبب موت ابوبکر گشت۔ و روز آن روز است کہ چون وفات یافت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مرتد شد عرب و گفتند کہ ما زکات نہ می دہیم و ابوبکر گفت کہ اگر عقالے را (پائے بند شتر را) منع کنند من ایشان را جہاد کنم بر آن۔ من گفتم اے خلیفۂ پیغمبر خدا تَاَلَّفِ النَّاسَ۔ تالیف کن مردم را، و نرمی کن با ایشان، پس ابوبکر بہ من گفت اَجَبَّارٌ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ آیا در جاہلیت جبّاری و در اسلام نامردی۔ اِنَّہٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیُنْقَصُ وَاَنَا حَیٌّ۔

بہ درستی کہ وحی گسستہ شد و دین کامل گشت آیا من زندہ مانم و دین نقصان پزیرد۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ از سردارِ کل عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستفید شدہ بود و بہ صحبت آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسیدہ بود اما خلافت از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسیدنی بود و کیفیتے کہ برائے تحمّلِ بارِ امانت ضروری بود از حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسید۔ حافظ ابو عمر بن عبد البر در کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب در احوال حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَقُوْلُ اَنَا خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ کَانَ یُدْعٰی یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَکَانَ عُمَرُ یُدْعٰی خَلِیْفَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِہٖ حَتّٰی سُمِّیَ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِقِصَّۃٍ سَنَذْکُرُھَا فِیْ بَابِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی "کہ حضرت ابوبکر خود را خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می گفت و مردمان نیز بہ این نام حضرت ایشان را یاد می کردند و عمر را بہ نام خلیفۃ ابی بکر در اوائل خلافت ایشان می گفتند تا آنکہ بہ نام امیر المومنین موسوم شد۔ و در احوالِ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ "حضرت عمر خود را خلیفۃ ابی بکر می نوشت و در گفتن خلیفۃ خلیفۂ رسولِ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طوالت بود۔ چوں لبید بن ربیعہ عامری و عدیّ بن حاتم طائی حضرت ایشان را بہ امیر المومنین نام بردند حضرت عمر آن را خوش کردند۔" و سیوطی در تاریخ الخلفاء نوشتہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ می گفت "لَوَدِدْتُ اَنِّیْ شَعْرَۃٌ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ البتہ خواہش داشتم کہ من بر سینۂ ابوبکر یک موئے بودمے۔"

ابن سعد در جزء پنجم صفحہ دو صد و ہشتاد و ہفت از طبقات کبریٰ نوشتہ عن عکرمۃ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُجْعَلُ فِیْ رِجْلَیِ الْکَبْلَ یُعَلِّمُنِی الْقُرْاٰنَ وَیُعَلِّمُنِی السُّنَّۃَ ۔ یعنی حضرت ابن عباس در پائے عکرمہ قید می نہاد تا کہ وے قرآن و حدیث را یاد گیرد۔ بخاری نیز در صحیح خود در باب التوثق ممن تخشی مَعَرَّتہ نوشتہ۔ فَیُقَیِّدُ ابْنُ عَبَّاسٍ عِکْرِمَۃَ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔" و آن چہ حضرت عمرؓ بہ درۂ خود غافلان را تنبیہ می فرمود محتاج ہیچ تعارف نیست۔

مرشدِ برحق از حضیض پستی بہ اوجِ بلندی می رساند و از لذائذ و کیفیاتِ "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ۔ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کَمَا فِیْ بَابِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْمِشْکَاتِ" حنظلہ بن ربیع اُسیدی رضی اللہ عنہ می گوید کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہ من گفت، اے حنظلہ چہ حال داری، من گفتم کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مایان را بہ نار و جنت

تذکیر می کند و احوالِ ما آن می باشد که گویا دوزخ و جنت را به چشمِ خود می بینم و چون از نزدِ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم می برآئیم و با زنہا و اولاد و زینات مخالطت می کنیم از ان چیزہا بسیاری را فراموش می کنیم۔ حضرت صدیق اکبر فرمود کہ بہ خدا این گونہ احوال مارا ہم پیش می آید۔ و با زمن و ابو بکر بہ خدمت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم رسیدیم و من گفتم کہ یارسول اللہ حنظلہ منافق شدہ و عرض احوال کردم۔ پس آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔ سوگند بہ آن پاک ذات کہ نفس من در دستِ قدرت اوست کہ اگر بر آن حال کہ نزدِ من بہ شمایان حاصل می شود، شمایان دائم بمانید ہر آئینہ مصافحہ کنند شمارا فرشتگان بر فراشہائے شما و در راہ ہائے شما لیکن اے حنظلہ گاہے و گاہے۔

اگر درویش بر حالے بماندے — سرِ دست از دو عالم برفشاندے
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم — گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم

بیعتِ زنان

بیعتِ زنان متعلق بہ حضرت والدۂ ماجدہ بود۔ بلکہ حلقہ و توجہ نسا نیز بہ ایشان تعلق داشت۔ روزے در کوٹہ حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند "والدۂ شما احوالِ بلند و کیفیاتِ ارجمند دارند و ما ایشان را اجازۂ تعلیم و ارشاد دادہ ایم" مع ہذا یک نوبت در کوٹہ عاجز دیدہ کہ از پنجاب جماعتے از نسا برائے بیعت بہ خدمت حضرت ایشان رسید۔ حضرت ایشان ردائے طویل را بر زمین انداختند و جانبے را از آن رداء در دستِ خود گرفتند و جانبِ دیگر را جماعت زنان گرفت و آن جناب اولاً عہد گرفت کہ از نواہی اجتناب ورزند و در ادائے اوامر کوتاہی نہ کنند و ایشان را داخل سلسلۂ عالیہ نمود۔

حلقہ و توجہ

حضرت ایشان بہ مواظبت بعد از وقتِ چاشت از ساعتِ نہ تا ساعتِ دوازدہ بلکہ تا ساعتِ یک از صباح و از نمازِ شام تا نصف اللیل حلقہ می فرمودند۔ البتہ در چند سال آخر حلقۂ صباح نہ می کردند و حلقۂ شام تا ساعت دو از لیل طول می کشید۔ در حلقۂ صباح بیشتر بہ تدریس مشغول می بودند کہ بیانش عن قریب خواہد آمد۔

ابتدائے حلقہ مظہرِ کیفیاتِ جلالیہ می بود۔ حضرت ایشان بہ نظرِ باطن احوالِ مخلصین را ملاحظہ می فرمودند۔ اگر در کسے خللے می یافتند بہ حسبِ احوال تنبیہ می فرمودند۔ بہ اندازۂ یک ساعت یا یک و نیم ساعت دورِ جلالی طول می کشید و بعد ازین آغازِ دورِ جمالی می شد۔ روزے در حلقۂ مبارکہ بہ مخلصین گفتند "ما چہ کنیم، برائے اصلاحِ احوالِ باطنِ شمایان توجہات و سعیہا می کنیم و نوعے از آثارِ حُسن و جمال در قلوبِ شمایان ملاحظہ می کنیم و خوش می شویم، و دیگر روز چون آثارِ خیر و برکت را محو می یابیم و بیم و جایش پردہ ہائے ظلمات بہ نظر در می آیند

Marfat.com

کبیدہ خاطر شدہ زجر و توبیخ می کنیم"۔ عاجز چندین افراد را دیدہ کہ سالہا سال بہ خدمتِ اقدسِ ایشان رسیدہ اند و دائما لطفہا و عنایتہا یافتہ اند۔ یک بار ہم کلمۂ درشت را از ایشان نہ شنیدہ اند۔ چون میر حسن صاحبزادہ ملا محمد حسن بابی قندھاری، و رحیم داد مستنگی، و فتح اللہ اندڑی، و حاجی نور احمد مقری، و ملا گل محمد اڈنخیل، و ملا حاجی گل، و عبدالحکیم دفتانی، و مولوی عبدالعزیز بنگالی وغیرہم۔ بلکہ این عاجز دیدہ کہ بعض افراد را یاد می فرمودند و خواہش داشتند کہ ایشان برائے چند وقت حاضر شوند۔ از اینہا ملا محمد حسن بابی است کہ چند سال در کوئٹہ بہ خدمت حضرت ایشان بودہ و در سنہ ۱۳۳۸ھ بہ قندہار رفت و دو سال آخر از خدمتِ مبارکہ جدا ماند۔ قیام ملا محمد حسن در کوئٹہ بہ جائے محمد اسلم خان نورزی بودہ حضرت ایشان درین عرصہ چند بار بہ محمد اسلم فرمودند کہ ملا محمد حسن را از قندہار طلب کنید۔ اگر در جائے شما ایشان را تکلیفے می شود ما ایشان را جائے می دہیم۔ ایشان بیایند و بہ راحت قیام کنند۔

کسے کہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ الی اللہ باشد با اصحابِ غفلت چہ صحبت دارد۔ عالمے کہ مصروف تحقیقات علمیہ بود برایش صحبت جاہل بہ جز تضییع وقت چیزے دیگر نیست۔ مثلِ مشہور است اَلْجِنْسُ اِلَی الْجِنْسِ یَمِیْلُ۔ پروردگار جَلَّتْ حِکْمَتُہٗ بہ سردارِ کل جہان و رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصہ ہائے انبیاء علیہم السلام بیان کردہ تا کہ قلبِ مبارکِ ایشان قرار گیرد۔ پروردگار گفتہ وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ۔ حضرت ایشان قدس سرہ چیزے را دلدادہ بودند بوے آن چیز را خواہان بودند، روزے در خانقاہ شریف دہلی مصروف حلقہ و توجہ بودند۔ ناگاہ شخصے از دروازۂ شرقی در آمد و بر مزاراتِ مبارکہ رفتہ سلام و فاتحہ خواند و قدرے مراقبہ کردہ باز گشت۔ وقتے کہ آن مردِ خدا باز می گشت حضرتِ ایشان سرِ مبارک برداشتہ جانبِ آن مرد نگریستند و بہ حاضرین گفتند" این مردِ پاک نفس را بنگرید کہ چہ دلِ پاک مثل انار دارد۔ اگر این گونہ افراد نزدِ من آیند من ایشان را کے چیزے خواہم گفت"۔

بعد از دورِ جلالی دورِ جمالی شروع می شد۔ سبحان اللہ چہ مبارک ساعت و چہ پاک محفل می بود ہر یک از شرابِ محبت سرشار شدہ از دنیا و مافیہا بے خبر می شد۔ نشستِ حضرت ایشان چہار زانو می بود۔ یک بالشتِ خورد بر رانہائے خود نہادہ ہر دو مرافق را بر آن می نہادند۔ بہ دورانِ توجہ سرِ مبارکِ ایشان مائل بہ زمین می شد۔ تا ساعت دو بلکہ بعد تر از ان این کیفیت می ماند۔ شبے بہ عبید الرحمٰن خان شروانی فرزندِ مولانا حبیب الرحمٰن خان، صدر یار جنگ، علی گڑھی بہ ساعت دو فرمودند" بر ما چہ فضلِ پروردگار است، این وقت کہ مخلوق در خواب است۔ در این جا بندگانِ خدا مصروف ذکرِ الٰہی اند"۔ عبید الرحمٰن خان می گوید کہ

Marfat.com

"بعدازیں قول حضرتِ ایشان صدائے ھُوْ برآوردند و محسوس کردم نہ صرف خانقاہ شریف و مسجد شریفِ خانقاہ بلکہ از در و دیوار عماراتِ ملحقۂ خانقاہ شریف صدائے اَللّٰہ اَللّٰہ برخاستہ" ازاہالیانِ ہند چندین برادرانِ طریقت بہ این عاجز گفتہ اند کہ مادرِ خانۂ خود سعیہا می کنیم کہ حضورِ قلب حاصل کنیم و بہ ذکرِ پروردگار مشغول شویم۔ اَما وقتے کہ قصدِ حضرت ایشان می کنیم و از خانۂ خود پائے بیروں می نہیم ذکر شریف جاری می شود و در حضور حضرت ایشان کیفیتے روی می دہد کہ از بیانش زبان قاصر است عاجز در نظمِ "نغمۂ ہجران" گفتہ۔ ۵۴ھ ۱۲

قبلۂ عالم ابوالخیرِ کبیر — ذُخرِ دین عبداللہ آن قطبِ شہیر
داشت از گردونِ محیّ الدین لَقَب — مولدش دہلی و فاروقی نَسَب
باکمال و بُد عَرِیق اندر کمال — چُون مجدِّد داشت جَدِّ بے مثال
ہرچہ گویم در کمالش کمتر است — وز گمانِ من مقامش برتر است
یک نگاہش زندہ کردے صد قلوب — یک دمش از مُردنیان شُستے ذنوب
چُون نہ دارد تاب وصفش را زَبان — زاں نویسم خادمانش را بَیان
طالبان را ہرچہ باشد از کمال — بر عُلُوِّ کَعبِ استاذ است دال
خادمانِ شان بہ سوز و دردِ دِل — ہمچو پروانہ بہ شمعِ مشتعِل
آہ و زاری بود ایشان را شِعار — عشقِ حق می داشت شان را بے قرار
از شرابِ معرفت بے ہُش بُدند — رُبَّ اَشْعَث را مثالِ خُوش بُدند
گریکے از سوز آہے می کشید — دیگرے را مرغِ جانش می پرید
گریکے را چشم بودے اشک بار — دیگرے را سینہ بودے ہمچو نار
گریکے از شوق و جذبہ می تپید — دیگرے از وجد جامہ می درید
چُون بہ حلقہ می نشستے پیشِ پیر — ہمچو ہالہ گردِ آن ماہِ مُنیر
ہریکے مبہوت گشتے از جمال — محو اندر ذاتِ پاکِ ذوالجلال
بے خبر گشتے ز اخبارِ عَیان — باخبر گشتے زِ اَسرارِ نہاں
گر تو می دیدی جمالِ انجمن — کلکِ حیرت می گزیدی در دہن
می گزشت اندر دلت چندیں سوال — بر زبانِ حال رفتے این مقال
این گروہِ اِنس بینم یا مَلک — یا قمر را با نجوم اندر فلک
جذبۂ اصحاب چُون بینم نہان — برکتِ خیر القُرُون چُون شُد عیان

Marfat.com

هیچ گاہے من نہ دیدم مردِ مان — زین نَمَط با این صِفَت اندر جہان
گفت پیغمبرؐ کہ مردانِ خُدا — دیدنِ شان یادِ حق بخشد ترا
بس ہمین توصیفِ نیکان آمدہ — بس ہمین توصیفِ مردان آمدہ
ختم سازم وصفِ شان بر این کلام — تا کہ قولِ مُصطفٰےؐ یا بد ختام
حَیف بلیند چشمِ گیتی بعد ازین — نیک مردان ہمچو ایشان بر زمین
یا کہ بیند مردمان را در قِیام — در لیالیہائے برکت از صِیام
آن صلاۃِ با حضور و با خشُوع — ختمِ قرآن با قرأت با خضوع
رحمتِ حق روز و شب بر شان بود — روحِ شان در خلد بس فرحان بود

دیدہ شدہ کہ بعض افراد از وَجہِ اقوالِ معاندین سُوءِ ظن بہ حضرتِ ایشان می داشتند و این سُوءِ ظن تا زمانے می بود کہ بہ خدمت اَقدسِ نہ رسیدہ بودند روزے کہ بہ خدمتِ ایشان می رسیدند گرویدۂ حضرت ایشان می شدند۔ و از ین جملہ سیادت پناہ سید احمد (شمسُ العلماء) امامِ جامعِ دہلی فرزند جناب سید حافظ محمد الامام رحمہما اللہ بودہ۔ تا سالہا از حضرتِ ایشان دُوری وَرزیدند۔ و چون نوبتی بہ خدمت ایشان رسیدند معتقد بلکہ گرویدۂ حضرت ایشان شدند۔ وفات ایشان بہ روز چہارشنبہ ۲۴ شوال ۱۳۶۶ھ (۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء) بودہ تا روزِ وفات محبّت و ارتباطے کہ با ما برادران داشتند بر فرطِ عقیدت ایشان دال بود کہ با حضرت ایشان داشتند۔ وقتے کہ ذکر حضرت ایشان می کردند بہ ادب احترام تام می کردند۔ رحمہ اللہ۔

وکسانے کہ از وجہ ہیبتِ حضرتِ ایشان بر کنارہ بودند چُون بہ خدمتِ مبارک می رسیدند از جان دل گرویدۂ حضرت ایشان می شدند و منہم صاحب النسبۃ والمودۃ والاخلاص حکیم فرید احمد عَبّاسی اَمرُوہَوِی، روزے بہ قُربِ چتلی قبر بہ دست بوسی حضرت ایشان رسیدند و عرض کردند اگر حضرتِ اقدس اجازت دہند فقیر بعد العشاء بہ خدمتِ اقدس برسد۔ حضرتِ ایشان بہ انبساطِ کامل فرمودند۔ ہان، ہان، بہ شب بیائید۔ چنانچہ از ان روز تا شبِ وفات سہ سال ہر شب در دہلی بہ خدمت حضرتِ ایشان می رسیدند۔ و ایشان شخصے اند کہ اَحوالِ کَسبِ سُلوک از حضرت ایشان استفسار کردند و جوابے کہ حضرت ایشان دادند۔ تحتِ عنوان تحریرِ مبارک در فصل اوّل گزشتہ۔ جناب حکیم صاحب از اہلِ باطن و اصحابِ سلوک بودہ و سلسلۂ ارادت و بیعتِ ایشان بہ قطب عالم حضرت شاہ غُلام علی قدس اللہ سرہٗ وَاَفَاضَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ بِرَّہٗ می رسید، ایشان از شاہ بہاء الدین اَمرُوہَوِی بیعت

Marfat.com

بودند و ایشان خلیفۂ شاہ عبدالرحمٰن شاہجہان پوری و ایشان خلیفۂ حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ اسرارہم بودہ اند، بعد از تقسیمِ ہند در ایامِ زد و خورد بہ لاہور رفتند، بہ روز شنبہ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۶۸ھ (۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء) در لاہور عاجز برائے ملاقاتِ ایشان ہمراہِ فرزندِ کلانِ ایشان برادرِ طریقت علی احمد بہ "موڈل ٹاؤن" رفت بہ عجب انداز عشق و محبت ذکر مبارک حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ می کردند و اشک ہائے محبت می ریختند کہ یادِ آن تا این زمان در سویدائے قلب محفوظ است۔ و این ملاقاتِ آخر بودہ کہ با ایشان شدہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ ——— صدہا افراد بودند کہ از ہیبتِ ایشان بہ خدمت مبارکہ نہ رسیدند و از خلفائے ایشان اخذ طریقہ کردہ خود را داخلِ زمرۂ مریدان کردند۔ در احادیث شریفہ وارد است مَنْ رَآہُ بَدِیْہَۃً ہَابَہٗ وَمَنْ خَالَطَہٗ مُحَبَّۃً اَحَبَّہٗ۔ از نسبت غلامی کہ بہ آن سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرتِ ایشان را بود، پروردگار ازین وصف ایشان را نصیبہ دادہ بود۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

بیدِ لرزان وار لرزد ہر کہ سویش بنگرد — شہریارِ ملک بادا یا گدائے بے وطن!
وز سرِ صدق و محبت ہر کہ آمد نزدِ شان — بادۂ الفت چشید و درگزشت از جان و تن

تدریس و تذکیر

در حلقۂ صبح اگر جماعتِ اہلِ علم می بود حضرت ایشان درسِ صحیحِ بخاری یا صحیحِ مسلم می دادند۔ حضرت ایشان مراعاتِ صحتِ اسماء و اعراب بسیار می کردند و باز ترجمۂ حدیث شریف و بیانِ مختصر از مطابقۃ الباب می کردند۔ اگر در اسنادِ امرے قابلِ ذکر می بود آن را ہم بیان می کردند و می فرمودند کہ مرا طریقۂ محدثِ دار الہجرہ حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ پسند است۔ از تقریرات زائدہ اجتناب می کردند۔ و می خواستند کہ از نورِ ارشاداتِ نبویہ کاملاً مستفید شوند۔ کسانے کہ بہ ظاہر حدیث شریف می خواندند، بہ باطن منازلِ سلوک طے می کردند و در پسِ ایشان دائرہ بر دائرہ جماعتِ پاک باطنانِ مصروف ذکر شریف می بودند۔ برادرِ طریقت و صاحبِ نسبت و مودت حکیم عبدالعزیز از حکیم عبدالمجید خان شریفی دہلوی فنِ طب حاصل می کردند و نزد حضرت ایشان بہ کسبِ سلوک مصروف می بودند۔ روزے بہ عاجز گفتند۔ وقتے کہ حضرت ایشان بہ تدریس حدیث شریف مشغول می بودند۔ من در اواخرِ صفوف بہ ذکر شریف مشغول می شدم، فیوضاتِ رحمانیہ چون شبنم بر تمامِ بدن می ریخت دو نیم یا سہ ساعت می گزشت و من در لذتِ ذکرِ چنان غرق می بودم کہ از چیزے خبرم نہ می بود۔ نظرِ التفات حضرت ایشان بر تمامِ حاضرین می بود۔ اگر کسے را غفلت روئے می داد ہمان دم ویرا تنبیہ می فرمودند، تا بہ نصف النہار این مبارک حلقہ می بود۔

متعلق بہ حلقہ

در اوراد و وظائفِ حصنِ حصین و حزبِ اعظم را خوش می کردند۔ و اجازت

می دادند و در صلوٰات دلائلِ الخیرات را دوست می داشتند۔ اگر کسے تصحیح این کتابہا از ایشان می خواست منظور می فرمودند۔ چنانچہ آن شخص بہ دورانِ حلقہ ہر روز یک حزب پیشِ حضرتِ ایشان می خواند، پاک نسب و پاک باطن سید احمد حسن ساکن اَنوپ شہر از توابع بلند شہر از حضرتِ ایشان دلائل الخیرات خواندہ۔ و چند افراد حصن حصین خواندند ——— بعد از نماز عشار برائے نیم ساعت بہ حرم سرا تشریف می بردند و آن جا مخلصات از پسِ پردہ از حضرت ایشان توجہات و ہدایات حاصل می کردند۔

تربیت مخلصین

حضرت ایشان بہ درستیٔ اخلاقِ مریدان سعیہا می کردند۔ از گردابِ اَنانیّت و پندارمی کشیدند۔ می فرمودند تا وقتے کہ اخلاقِ رذیلہ زائل نہ شوند، حصولِ کمالاتِ باطنی متعذر است۔ مُلّا حبیبُ اللہ ولد زُمک از جہاتِ پشاور وغیرہ بود۔ سالہا سال خدمت حضرت ایشان کردہ۔ قصیدۂ مبارکۂ بُردَہ را عامل بود۔ بعد از بیعت شدن در خدمتِ حضرت ایشان عرض کرد کہ من این قصیدہ را عاملم و خلقِ خدا را تعویذ می دہم، اگر حضرت شما اجازت عنایت کنید، من این عمل را جاری دارم، حضرت ایشان بہ مُلّا حبیبُ اللہ اجازت دادہ بُودند۔ مُلّا حبیب اللہ از اصحابِ نسبت و حضور آگاہی بود۔ روزے خطائے کرد۔ حضرت ایشان صباحًا بہ ساعت دہ یا بعد از ان بہ عاجز فرمودند "زید، برو بہ حبیبُ اللہ بگو، تو این خطا کردہ ئی۔ لہٰذا دو روپیہ جُرمانہ بدہ"۔ مُلّا حبیب اللہ در خانقاہ شریف دہلی نزدِ مجرِ مبارک استادہ بودہ۔ عاجز پیام حضرت ایشان رسانید۔ وے گفت، من جرمانہ نہ می دہم۔ عاجز جوابش رسانید۔ حضرت ایشان جواب شنیدہ برائے دو سہ دقیقہ سرِ مبارک را مائل بہ جہت صدرِ مبارک کردند و باز سرِ مبارک را برداشتہ فرمودند "برو و بہ حبیبُ اللہ بگو، ما در طلبِ تو نہ رفتہ بودیم تو برائے بیعت آمدی و ما از تو اقرار گرفتیم کہ مخالفت نہ خواہی کرد۔ حالا مخالفت کردہ ئی و جُرمانہ نہ می دہی لہٰذا بہ خانۂ خود برو و با ما تعلق مدار"۔ عاجز این قول را بہ مُلّا حبیبُ اللہ رساند۔ وے این قول را شنیدہ چشمان خود را بند کردہ و روئے خود را بہ جہتِ قیام گاہِ حضرت ایشان تحویل دادہ بہ کیفیت جذب در آمدہ با چشمِ گریان بہ عاجز گفت۔ من جرمانہ می دہم، من جرمانہ می دہم۔ و دو روپیہ بہ عاجز داد و خودش مصروف وجد و گریہ شد۔ عاجز آن دو روپیہ بہ خدمتِ مبارک رسانید و عرض کرد کہ مُلّا حبیبُ اللہ جرمانہ اَدا کرد۔ حضرت ایشان سرِ مبارکِ خود را بہ جانبِ عاجز برداشتہ فرمودند "زید، تو دیدی"۔ دران وقت بر روئے مبارک کیفیتِ انبساط ظاہر و باہر بود۔ و عاجز خیال دارد کہ حضرت ایشان وقتے کہ سرِ مبارک خود را برائے لحظات فرو بردہ بودند نوعے از تصرف باطنی بہ کار آوردند کہ مُلّا حبیبُ اللہ از دائرۂ طُغیان در حلقۂ فرمان در آمد، و این گونہ تصرفات در اکثرِ اوقات از حضرت ایشان ظاہر می شد، خصوصًا با کسانے کہ نوعے ارتباط قلبی پیدا کردہ بودند۔

Marfat.com

اجتنابُ از صحبت واعظان

حضرت ایشان احوالِ ہند را دیدہ بہ مخلصین می گفتند کہ از واعظان دور باشید و بہ وعظِ ایشان نہ روید۔ عاجز گوید در ہندوستان بہ کثرتِ فِرَق و اَحزاب را ظہور شدہ است۔ کسے دیوبندی است، کسے بریلوی، کسے چَکڑالوی، کسے غیرُ مقلِّد، کسے وَہابی، کسے اہلِ حدیث، کسے اِسلامی و کسے تبلیغی و کسے چیزے دیگر۔ این ہمہ فرق را دَاعِیان اند، وعظہا می کنند و عوام را بر راہِ غلط می اندازند دیدہ شدہ کہ از استماع وعظِ اینہا شکوک و شبہات در دل جائے میگیرند، برائے مُرید پیر و مرشد رہبر و ہادی است۔ کسے را کہ پروردگار پیر و مرشدِ کامل عنایت کردہ کہ عَالِم بہ احکامِ شریعت و عارِف بہ اسرارِ طریقت باشد از بہر چہ پیش دیگرے رود۔

آن را کہ در سرائے نگارے است فارغ است از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

و اگر پیر کسے بہ اَحکامِ شریعت چندان علم نہ داشتہ باشد و یرا باید از عالمے استفسارِ مسائل کند کہ از جمیع این احزاب بر طرف باشد۔ چہ اصحابِ احزاب مسلکِ حزبِ خود را بیان می کنند ع چغدت سُوے ویرانہ کشد طوطی سوے قند، و۔ کس نہ گوید کہ دوغ ما ترش است۔ سید احمد حسین انوپ شہری بہ سلسلۂ ملازمت بہ شہر پُونا رفت و آن جا نزدِ امام مسجد شریف کہ عالم بودہ نشست و برخواست شروع کرد۔ و حسبِ معمول بہ خدمتِ حضرت ایشان بہ کوئٹہ عریضہ ارسال کرد۔ حضرت ایشان بہ جواب تحریر فرمودند "در وظیفۂ شما کدورت بہ نظر در می آید، آیا نزد بدعقیدہ افراد نشست و برخواست می دارید"۔ احمد حسین بہ عاجز گفت، من متحیر اندم کہ کدام کس بدعقیدہ است کہ از وے دور مانم، و اندرین فکر غلطان و پیچان بہ مسجد شریف رفتم و در صحبت مولوی صاحب نشستم و مُدّتے نہ گزشت کہ شخصے نزد مولوی صاحب چیزے از حَلاوَہ آورد و گفت، برائے فاتحۂ حضرت پیران پیر قدس اللہ سرہٗ این شیرینی آوردہ ام شما فاتحہ خواندہ ایصالِ ثواب کنید۔ مولوی صاحب بہ آن شخص گفت "این ہمہ کارہائے لایعنی اند و من این گونہ کار نہ می کنم"۔ از مولوی صاحب چُون این سخن شنیدم دانستم کہ این امام بدعقیدہ است و خود را از صحبت وے برکنار کردم۔

اجتنابُ از صحبت صُوفی ناتمام

دمی فرمودند کہ از صحبت جاہل و ناتمام صُوفیہ خود را محفوظ دارید۔ مولانا سید عبد الجلیل در ۱۳۲۴ھ بیعت شدند۔ دو سہ ماہ در حلقہ مبارکہ حاضر شدند۔ چُون حضرت ایشان بہ کوئٹہ رفتند، ایشان بہ ڈاسنہ برگشتند کہ در مضافات دہلی دہے بزرگ است۔ مولوی صاحب بہ این عاجز گفتند "آنجا یک صُوفی بود۔ من ہر روز بہ خدمت وے رسیدہ بہ ذکر شریف مشغول می شدم۔ چُون حضرت ایشان از کوئٹہ مراجعت فرمودند بہ خدمتِ مبارکہ رسیدم، حضرت ایشان مرا برائے تعلیم حضرت بلالؓ مقرر فرمودند۔ من محسوس کردم کہ حضرت ایشان را

Marfat.com

براحوالِ من آن نظرِ التفات نیست که در سالِ ماسبق بود۔ دران اَیام حضرتِ ایشان پا پیادہ برائے تفریح وتمشیہ از خانقاہ شریف می برآمدند وعند المُعَاوَدَۃِ برکُرسیِ ہندی در دروازۂ خانقاہ شریف قدرے آرام می گرفتند ومخلصین پاک منش این فرصت راغنیمت شمردہ پاہائے ایشان را بہ شوقِ تمام می مالیدند۔ روزے حضرت ایشان چُون باز گشتند وبرکُرسی ہندی نشستند مراد رجانبے استادہ دیدند وبہ من خطاب کردہ فرمودند "عبد الجلیل چہ ماجریٰ است کہ حلاوتِ سالِ گزشتہ در تو نہ می یابم" عرض کردم۔ خطائے از من سرنہ زدہ البتّہ من در صحبتِ یک صُوفی نشستہ بہ ذکر شریف مصروف می شدم، فرمودند "این کثافت کہ در تو ظاہر است اثر ہمان صحبت است" عرض کردم حضور انور آن نسبت را سلب بفرمائید، فرمودند "سلبِ نسبت بکُنم ؟" وباز چشمانِ مبارک را بند کردہ متوجہ بہ سوئے من شدند ومن محسوس کردم کہ در سینۂ من چیزے جمع کردہ می شود وباز چیزے از اُمّ الدّماغ من خارج شد وآن وقت یک آواز کہ اَشبہ بہ طَنطَن باشد شنیدم۔ وحضرت ایشان چشمانِ مبارک را کشادہ بہ من گفتند، "عبد الجلیل، چند روز ذکر شریف نہ کنی" مولوی صاحب می گفتند، بعد ازین احوالِ باطنیٔ من درست شد واز الطاف وعنایاتِ حضرت ایشان بہرہ مند گشتم۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

از عزیمت بہ رخصت

عملِ حضرت ایشان برعزیمت بود۔ اَمّا اَحیاناً بلا ضرورت برائے اختبارِ احوالِ مخلصین برِ رخصت عمل می کردند۔ کسانے کہ دانائے راز می بُودند می دانستند کہ این اختبار است وپروردگار از زَلَل محفوظ دارد۔ وبعض افراد را خنّاس در ورطۂ شکوک واَوہام می انداخت واین گونہ افراد را حضرت ایشان فی مابعد سیاست می فرمودند۔ ازین جُملہ حافظ عبد الحکیم سودا گرِ جفت دہلوی بود۔ در اوائل ماہِ مبارک ربیع الاوّل ۱۳۶۸ھ واقعۂ خود را بیان کردند۔

واقعۂ حافظ عبدُ الحکیم

بعد از تقسیم ہند حافظ عبد الحکیم بہ کراچی رفت وبعد از یک ونیم سال بہ دہلی باز آمد روزے نزدِ حجرِ مبارک باعاجز نشستہ بود وبیان کرد کہ یک بار در دلم اعتراضے پیدا شد ورفتہ رفتہ جائے گرفت، شبے برائے شرکت در حلقۂ شریفہ حاضر شدم، دربان اطلاع کرد۔ حضرت ایشان طلب نہ فرمودند، ومن قدرے انتظار کردہ بہ خانہ رفتم۔ شبِ دوم وباز شبِ سوم نیز ہمین صورت پیش آمد۔ آن گہ بہ دلم خیال آمد کہ امشب نیز حاضر می شوم، وتا آن وقت بہ خانہ مراجعت نہ کُنم کہ حضرت ایشان را نہ بینم۔ چناں چہ بعد از عشاء بر درِ اقدس حاضر شدم، دربان اطلاع کرد۔ وجوابے نہ یافت من در دروازہ نشستم، بعد از نصفِ شب بہ ساعتِ دو مُلّا حاجی احمد خان مٹہ خیل آمد ومرا گفت کہ حضور انور بہ قیام گاہ خود تشریف بردند لہٰذا شما بہ خانہ خود

Marfat.com

برگردید من به ایشان گفتم۔ تا وقتے کہ بہ سعادتِ قدمبوسی نہ رسم ازین جا نہ خواہم رفت۔ شما یک بار بہ خدمتِ ایشان باز اطلاع من بدہید۔ چُنان چہ مُلّا احمد خان از راہِ بام رفتہ حضور انور را اطلاع داد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ عبدالحکیم را بیار۔ چنان چہ من از راہِ بام با مُلّا احمد خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خواندہ حاضر شدم چُون حضرتِ ایشان آوازِ من شنیدند بیرونِ صحن برآمدہ دروازۂ زینہ را کشادند۔ چُون مَن بہ حضورِ ایشان رسیدم پائے مبارک ایشان گرفتہ اشک ریزان عرض کردم کہ تقصیر مرا عفو فرمائید، حضرت ایشان نزد دروازۂ زینہ استادہ بودند، مرا از اکتاف گرفتہ استادہ کردند و فرمودند۔ عبدالحکیم از چند روز در دلِ تو کجی بود لہٰذا ما ترا نہ خواستیم حکیم اجمل خان را تو می شناسی۔ بہ نوعے کہ وے تشخیصِ امراضِ جسمانی می کند و باز علاج می کند، بہ فضلِ پروردگار ما تشخیصِ امراضِ قلب بہ ہمان طور می کنیم و باز علاج آن می کنیم۔ تو ببین کہ چہ طور از کجی دلِ تو آگاہ شدیم و علاج آن کردہ زائل کردیم۔ ہوش کُن کہ بارِ دگر این گونہ فعل از تو سر نہ زند۔" این کلام فرمودہ مرادِ عاداہ رخصت کردند۔ این تنبیہ برائے عبدالحکیم باعثِ خیر و برکت گردید۔ محبّت پیر و مرشد در سویدائے قلبش متمکن گشت و از حلاوتِ "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" مُتَلَذِّذ گشت۔ تا وقتے کہ مُرید در محبّتِ پیر خود فانی نہ گردد۔ فنا فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے می تواند شد و تا وقتے کہ فانی در محبّتِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ گردد، فنا فی اللہ کے می شود۔

واقعۂ مولانا سیف الرحمٰن

حضرت ایشان مخلصین را بر زلات تنبیہ می فرمودند، چنان چہ مولانا سیف الرحمٰن را بر وابستگی ایشان با اہلِ دنیا تنبیہ فرمودہ اند۔ مولوی صاحب از مخلصینِ اوّلینِ حضرتِ ایشان اند و در مدرسۂ عالیۂ فتحپوری دہلی صدرِ مُدَرِّس بُودند۔ در اوائلِ عقد رابع از مائۂ چہاردہم در تحریکِ ترکِ مَوالات ہجرت کردہ بہ کابل رفتند، در سالِ ہزار و سہ صد و پنجاہ ملاقاتِ ایشان در حرم محترم عِنْدَ الْمَقَام با این عاجز شد، محبّت و اخلاص و ارتباطے کہ با سیدی الوالد قدس سرہٗ داشتند آثارِ آن ظاہر و باہر بود، بیانِ حضرت ایشان می کردند و پیہم اشکہا از چشمانِ خود می ریختند و دران بقعۂ مبارکہ دعاہا می کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

مولوی صاحب از اہلِ دُنیا شخصے را بہ خدمتِ حضرتِ ایشان آوردند۔ آن شخص دوازدہ ہزار روپیہ کلدار از زکات بہ خدمتِ حضرت ایشان پیش کرد تا کہ ہر کرا خواہند بدہند و ہر جا کہ خواہند صرف نمایند، مولوی صاحب سفارشِ آن شخص کردند، حضرت ایشان را اوضاع و اطوار آن شخص پسند نیامد۔ و روپیہ بہ وے گشتاندند و مولوی صاحب را گفتند کہ چرا سفارشِ چُنین شخص کردی و باز مولوی صاحب را از خانقاہ شریف بدر کردند چنان چہ چند روز مولوی صاحب از حلقہ و توجہ محروم ماندند۔

Marfat.com

واقعۂ مُلّا عبدالحلیم آخوندزادہ

در کوئٹہ بلوچستان نزدِ خانۂ حضرتِ ایشان در احاطۂ سفیر محمد اسماعیل محمد عمر نورزئی قیام داشت۔ وقتے کہ حضرت ایشان برائے تفریح و تمشیہ تشریف می بردند دار اہ بہ کمال ادب عرض احترام می کرد و یگان وقت بہ خدمت شریف رسیدہ چندے می نشست۔ اگرچہ وے از حضرتِ ایشان بیعت نہ بود و ریش وے ہم کمتر از دانۂ برنج بودہ لیکن دیدہ شدہ کہ حضرتِ ایشان بر وَے شفقت می کردند۔ روزے وے پریشان حال حاضر شد، در دستِ وے یک جام بود و دران جام قدرے از آب آوردہ بود۔ حضرت ایشان پرسیدند "محمد عمر چیست" عرض کرد۔ دخترم از دیروز بہ دَرْدِزِہ مبتلا است، ولادت نہ می شود و حالا امیدِ حیات گسستہ۔ حضرت ایشان جام را در دست خود گرفتہ چیزے خواندند و دم بر آب کردہ بہ محمد عمر دادند و فرمودند۔ پریشان مشو۔ این آب را بہ دُخترِ خود بدہ۔ پروردگار فضل خواہد فرمود۔ چناں چہ محمد عمر آب را بُرد و بعد از نصف ساعت باز گشت و دست و پائے حضرت ایشان را بوسہ دادہ عرض کرد۔ بہ مجرد نوشیدن آب ولادت شد و دختر راحت یافت و از خطرہ بر آمد۔ حضرتِ ایشان الحمد للہ گفتند و شادان گشتند۔

مُلّا عبدالحلیم آخوندزادہ از اجلّ خلفائے حضرت ایشان بودند۔ بیانش ان شاء اللہ در خاتمہ خواہد آمد۔ مُلّا صاحب روزے بلاوجہ محمد عمر نورزئی را کہ ذکرش بالا گزشت سخت و سُست گفت۔ چُون حضرت ایشان را اعلم واقعہ شد دربان را امر کردند کہ دو چار کفش مُلّا صاحب را بر سرش بزند۔ چُنان چہ دربان امتثال امر کرد۔ مُلّا صاحب چند دقیقہ خاموش ماندند و باز بر درِ مبارک حاضر شدہ مصروف آہ و بُکا شدند۔ حضرت ایشان آواز مُلّا صاحب می شنیدند و درین دوران متوجہ بہ سُوئے ایشان ماندند و باز سراپا رحمت و شفقت شدہ نزدِ مُلّا صاحب آمدہ بر ہر دو پاہائے خود نشستہ دستِ مبارک بر سرِ مُلّا صاحب فرو آوردند و اظہار رضامندی خود کردند، مُلّا صاحب را دل بستہ شد و دستِ مبارک ایشان را بوسہ داد۔ آہ و بُکائے مُلّا صاحب نہ از دردِ ضرب بود بلکہ در دلِ ایشان این خیال آمد کہ حضرت ایشان از من مَلُول خاطر شدہ اند۔ رَحِمَہُ اللہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

واقعۂ مُلّا عبداللہ علیزئی

مُلّا عبداللہ از مخلصین قدماء صاحبِ نسبت و اخلاص و مودّت و صاحب اجازت بود۔ می گفت کہ لغزشے از من واقع شد و حلاوتِ باطنی را در باختم۔ حضرت ایشان طبیب دلہا بود برایم پنج ضرب چوب تجویز کردند۔ چُناں چہ خادمے امتثال امر کرد۔ مُلّا عبداللہ گفت چُون ضربِ اوّل بر جسمم واقع شد دیدم کہ پردہائے غفلت چاک شدند از فرطِ مسرت بہ ضارب گفتم کہ رعایتے بہ من نہ کُند و ضرب را بہ شدت جاری کند۔ چُوں ضرب پنجم بر جسمم رسید کارخانۂ باطن کاملاً

Marfat.com

پاک شدہ بود وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

حافظ منیر الدین دہلوی در آن وقت حاضر بود بہ عاجز می گفت کہ من حیران ماندم کہ مُلّا عبدُ اللہ بر سرِ ہر چوب الحمد للہ می گفت و در اتمامِ ضرب حالت وجد بر وے طاری گشت۔ من از مُلّا عبدُ اللہ استفسار کردم۔ ایشان حقیقت امر بیان کردہ گفتند "این ضربِ چوب نہ بود بلکہ داروے دل بود" رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ بیان مُلّا عبدُ اللہ در خاتمہ ان شاء اللہ خواہد آمد۔

واقعۂ مُلّا جمعہ خان

مُلّا جمعہ خان از یارانِ قدیم و مردِ مستقیم بود۔ احوالش در خاتمہ ان شاء اللہ خواہد آمد، در سال ہزار و سہ صد و سی و ہفت بہ کوئٹہ آمدند۔ روزے در خدمتِ حضرتِ ایشان عرض کردند "حضور انور فضل پروردگار شد کہ از بارگاہِ نبوّت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلَاۃُ وَالتَّحِیَّۃُ بلا واسطہ فیض یاب می شوم۔ حضرتِ ایشان خوش وقت شدہ فرمودند "اے عزیز ہر چہ می یابی ازین سوراخ می یابی" و اشارہ بہ سینۂ مبارکِ خود کردند، مُلّا صاحب عرض کرد کہ حالا واسطہ درمیان نہ ماندہ و بلا واسطہ فیض یاب می شوم حضرت ایشان فرمودند "پس شما را حاجتِ آمدن بہ نزدِ ما چیست۔ شما بروید"۔ و دربان را گفتند کہ مُلّا صاحب را رخصت کند، و فرمودند کہ در حدودِ خانہ ہائے ما نہ آیند۔ مُلّا صاحب بعد ازین واقعہ پانزدہ یا بست روز در کوئٹہ ماندند لیکن شرفِ دست بوسی نہ یافتند و کئیب الخاطر بہ وطن خود مراجعت کردند۔

عاجز گوید۔ بابائے سوم حضرت شاہ ابو سعید قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ و نوّر ضریحہ کتابِ ھِدَایَۃُ الطَّالِبِیْن در حیاتِ پیر و مرشدِ خود قیومِ جہان حضرت شاہ غلام علی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْاَقْدَس نوشتہ اند و باز حضرت پیر و مرشد آن تالیفِ قیّم را مطالعہ کردہ نوشتہ اند "آن چہ درین رسالہ مذکور است بسیار مسرور و محظوظ گردانید"۔ این کتاب در بیانِ سلوکِ نقشبندیہ مجددیہ از اُمّہاتِ کتب است۔ درین کتاب حضرتِ جدِ امجد قدس سرہٗ تحریر کردہ اند "قلوبِ مشائخِ کرام را کہ تا بہ حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسائطِ فیض اند مانندِ عینک باید داشت"۔ قلوب حضرات مشائخ امثالِ زجاجہائے "دوربین" اند کہ ہر قدر زجاجہا را بہ پہلوئے یک دگر نہادہ بہ سوئے کواکب می بینند نظر تیز تر و صاف تر می شود۔ بہ وقتِ نظر کردن زجاجہ از صفائے خود بہ نظر نہ می آید۔ انسان خیال می کند کہ وے اشیائے بعیدہ را بہ چشمِ خود می بیند۔ حالانکہ این دید رہینِ مِنّتِ آن زجاجہا است کہ بہ پہلوئے یک دگر نہادہ شدہ اند۔ حضرات مشائخ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہُم فرمودہ اند۔ برائے تحقیق امورِ ظاہری قِلّتِ وسائط بہتر است تا مظانِّ سہو و نسیان کمتر باشد۔ ازین جا است کہ ثُلَاثِیَّاتِ امام بخاری را منزلتے دیگر است، اما برائے حِدَّتِ

Marfat.com

بَصِیرَت کثرتِ وَسَائط بہتر و خوب تر است، ہر قدر کہ زمان از ایام سردارِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دور تر می اُفتد زیادتِ واسطہ نافع تر آید۔ کہ قلوب اولیاء با یک دگر پیہم شدہ کیفیتِ دیگر پیدا می کُنند۔ مُلّا جمعہ خان رحمہ اللہ صفائے وقت و حال را دید و صفائے زجاجہ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ را فکر نہ کرد کہ مُوصلِ بہ آن مصدرِ فیوضات است۔

رَقَّ الزُّجَاجُ وَرَاقَتِ الْخَمْرُ فَتَشَابَھَا وَتَشَاکَلَ الْاَمْرُ

دران روزہا حسین اللہ صاحبزادۂ انڈڑی شلگری حاضر بود۔ چُون مُلّا جمعہ را حضرت ایشان از جائے خود کشیدند، حسین اللہ بہ وے گفت۔ آن چہ حضور انور فرمودہ عینِ صواب است، لہٰذا اعترافِ تقصیر خود بکنید۔ مُلّا صاحب گفت من حقیقت امر را بیان کردہ ام و رجوع ازان نہ می توانم کرد۔ این بیان حسین اللہ صاحبزادہ بہ عاجز کرد۔

مُلّا صاحب بعد از چند ماہ بہ دہلی حاضر شد۔ و در آن جا قیام کرد کہ برائے قیام کردنِ مخلصین مخصوص بود۔ امّا اجازتِ دخولِ خانقاہِ شریف بہ ایشان دادہ نہ شد۔ روزے مُلّا صاحب بالائے بامِ دَرْوَازَۂ ترکمان رفت۔ واللہ اعلم چہ صورت حال پیش آمد کہ از بالائے دَرْوَازہ بر روئے خاک افتاد۔ بلندی بامِ دَرْوَازہ از ہشت یا نُہ گزِ افرنجی کم نیست، اگرچہ ہیچ عضو از مُلّا صاحب شکستہ نہ شدہ بود اما خستگی و درد بہ حدّے بود کہ از حرکت معذور بودند۔ و مخلصین ایشان را برداشتہ بہ قیام گاہ رسانیدند۔ بہ وقتِ عصر چُون حضرت ایشان برائے سیر و تفریح در عربہ سوار شدند از مایان برادران یکے عرض کرد کہ امروز مُلّا جمعہ از بالائے بامِ دروازۂ ترکمان غلطیدہ بر روئے زمین افتاد۔ حضرت ایشان بہ خوب وجہ تفصیل واقعہ شنیدہ و لحظہ توقف کردہ فرمودند۔ "اَچھَّا ہُوا"۔ یعنی خُوب شد۔

عاجز در احوالِ حضراتِ عالی قدر قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَہُم در جائے خواندہ کہ بر مخالفت اولیائے کاملین از جانبِ حق جَلَّ وَعَلَا تنبیہ واقع می شود و بعض اوقات آن تنبیہ مہلک می باشد، یکے را از حضرات کرام شخصے آزار رسانید، ایشان بہ خادمے گفتند کہ آن شخص را بزند۔ خادم تغافل کرد، و وقتے نہ گزشت کہ آن آزار دہندہ بر زمین افتاد و ہمان دم مرد۔ آن حضرت بہ خادم گفت من ملاحظہ کردہ بودم کہ غیرت خداوندی بہ جوش آمدہ، خواستم کہ بہ لکمہائے یا بہ لکدے خلاصی یابد لیکن تو تغافل کردی و وے از جان رفت ــ وَالْاَمْرُ کَمَا قَالُوْا قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَھُمْ فَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ اللہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ۔ پروردگار از غضب خود ہمہ را محفوظ دارد۔ نزدِ عاجز "خُوب شد"، گفتنِ حضرت ایشان بعد از

Marfat.com

استماعِ واقعہ و بعد از تفکر از این وجہ بودہ باشد کہ مُلّا صاحب را زحمتِ زیادہ نہ رسید، تمام اعضا سالِم ماندند۔

واقعۂ مُلّا عبدُ الحنّان ترکی

مُلّا عبد الحنان ترکی طالب علم ذی استعداد بود۔ در دہلی بہ طلبِ علم مصروف بود۔ چُون در اوائل ماہِ مبارک میلاد از ۱۳۴۰ھ حضرت ایشان از کوئٹہ بہ دہلی رسیدند، حسبِ معمُول تا نیم روز بیرون نشستند و بازائرین مصروفِ کلام ماندند۔ چُون وقت برخواست رسید نظرِ ایشان بر مُلّا عبد الحنان افتاد۔ دریافت نمودند۔ در کدام مدرسہ خواندی و چہ خواندی عبد الحنان بیان کتاب ہا و مدرسہ کردہ عرض کرد کہ از استاد تجوید کلام اللہ شریف نیز کردہ ام۔ ازین خبر حضرت ایشان بسیار خوش شدند و فرمودند۔ چیزے بخوان، آن وقت عاجز بہ قربِ حضرت ایشان استادہ بود۔ عبد الحنان سورۂ فاتحہ را تلاوت کرد، چُوں "المَغضُوب" و "الضَّالِّین" رسید ضاد را بہ صوت ظا ادا کرد۔ از استماعِ صوتِ ظا آثارِ کراہت بر روئے مبارک ظاہر شدند و حضرت ایشان بہ حرم سرا تشریف بردہ بہ عاجز گفتند کہ بِرَو و بہ دربان بگو کہ عبد الحنان را از خانقاہ شریف بگذارد، داخلۂ وے در خانقاہ شریف ممنوع است۔ عاجز پیام را بہ دربان رسانید و آمد عبد الحنان در خانقاہ شریف بند شد، بعد از شش ماہ حضرت ایشان بہ کوئٹہ تشریف بردند۔ ملا عبد الحنان نیز آں جا رسید۔ ماہ شعبان و ماہ رمضان گزشت و وے در حدودِ خانہ و مسجد شریفِ حضرتِ ایشان داخِل نہ شد۔ در ماہِ شوال روزے یک رقعہ خورد بہ عاجز داد کہ بہ خدمتِ حضرت ایشان برساند۔ بر یک جانب رقعہ نوشتہ بود۔ غلام شما عبد الحنان، ساکن ناوَہ، مَقُرِ افغانستان" و بر جانب دیگر نوشتہ بود۔ "تَرَحَّم یَا حُضُورِیْ تَرَحَّم"۔ حضرت ایشان رقعہ را ملاحظہ فرمودند و بعد از چند دقیقہ بہ عاجز گفتند۔ بہ عبد الحنان بگو کہ تو چرا مسلکِ جمہور گزاشتہ، مَسلکِ روافض و غیرِ مقلدین اختیار کردی۔ عاجز ایں کلام بہ عبد الحنان رسانید۔ وے گفت۔ من بر خطائے خود نادم و منفعلم و توبہ می کنم۔ حضور توبۂ مرا قبول فرمایند و از من راضی شوند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ از تحریفِ کلامِ الٰہی دلِ من آزردہ است و تا وقتے کہ بہ ایمانِ مُوثقہ اقرار نہ کُنی کہ باز این فعل از تو صادر نہ خواہد شد، دلِ من از تو خوش نہ می شود۔ ملا عبد الحنان بر دروازۂ حضرت ایشان بہ انحنائے تام نشستہ مصروف آہ و فغان و اشک ریزی بود و بہ سوگندہائے شدیدہ اقرار کرد کہ باز ارتکابِ این عمل نہ خواہد کرد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ اقرار خود را باایمانِ موثقہ تحریر کند۔ چناں چہ وے آن ہمہ را تحریر کرد۔ و عاجز آن رقعہ را بہ خدمت حضرت ایشان رسانید ——— حضرت ایشان بہ آواز بلند این الفاظ فرمودند۔ "اگر بر وعدۂ خود قائم ماندی من از تو راضیم و اِلّا لا"۔ بعد ازیں عبد الحنان اجازت طلب کرد تا بہ وطن بِرَوَد۔ حضرت

Marfat.com

ایشان اجازت دادند۔ وے از دروازہ مرخص شد۔ حضرت ایشان از عبدالحنان بہ نوعے کہ سوگندہا با اقرار لسانی و تحریری گرفتند برائے بعض افراد جائے حیرت بود۔ لیکن احوال عبدالمنان ثابت کرد کہ آن ہمہ عَیْنِ صواب بود و اندیشۂ حضرتِ ایشان ناشی از احوالِ "اِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ"۔ بود۔ عبدالحنّان مَسلکِ روافض و غیرِ مقلدین را تا آخرِ ایام نہ گزاشت، در عقدِ سابع از مائۂ چہاردہم عاجز بہ توسّطِ یک مُلّا بہ وے احوال فرستاد کہ "حضرت ایشان قدس سرہٗ از استماعِ قرأتِ شما آزردہ خاطر شدند۔ و عندالوداع چہ اقرار و چہ تحریر از شما گرفتند و شما چہ سوگندہا خوردید۔ افسوس کہ آن ہمہ را فراموش کردید۔ رضائے حضرت ایشان مشروط بود۔ و شما خوب می دانید کہ اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ۔ چُون کہ این تمام واقعات بہ پیش عاجز بہ ظہور رسیدہ ازین جہت این احوال بہ شما می فرستد"۔ آن مُلّا پیام عاجز رسانید و عبدالحنان ساکت و واجم ماند۔ اَقَالَ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ وَرَحِمَہٗ۔

واقعۂ مُلّا نیک نظر ترکی

مُلّا نیک نظر از قاری ولی محمد میرٹھی شش ماہ فنِ تجوید خواند و بہ سالِ آخر در کوئٹہ ملازمِ خدمتِ حضرتِ ایشان بود و در عربہ نزد سائق نشستہ ہمراہِ ایشان بہ باغِ تُولہ می رفت۔ روزے حضرتِ ایشان بہ وقتِ مراجعت از باغِ تولہ بہ وے گفتند نیک نظر تو از قاریِ ما مشق کردہ ئی۔ چیزے تلاوت کُن۔ نیک نظر دو سہ آیاتِ مبارکہ را بہ بدمزگی تلاوت کرد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ چہ طور می خوانی۔ وے گفت از دو سہ روز بر سینۂ من گرانی است۔ آن وقت حضرت ایشان خاموش ماندند و روز دیگر چُوں حضرت ایشان در عربہ نشستند و نیک نظر قصد کرد کہ بالا نزدِ سائق بنشیند۔ حضرت ایشان فرمودند در سینۂ تو گرانی است۔ لہٰذا دویدہ پیشِ عربہ برو۔ چنانچہ نیک نظر تا "جنگل باغ" کہ از باغ تولہ یک میل پیشتر واز کوئٹہ بہ فاصلۂ دو نیم میل واقع است پیش عربہ بتاخت و آن جا رسیدہ بہ سُوئے جنگل باغ رفت۔ و چُون حضرت ایشان از نماز شام فارغ شدند مُلّا نیک نظر بہ خدمتِ حضرت ایشان رسید۔ حضرت ایشان فرمودند۔ "نیک نظر چہ ماجرا است"۔ عرض کرد۔ در جنگل باغ بسیار استفراغ کردم و مَوادِّ سیاہ از سینۂ من خارج شد۔ حضرت ایشان الحمدللہ گفتہ فرمودند۔ "تو بہ خانہ برو"۔ نیک نظر فی مابعد می گریست و می گفت، آن گرانی کہ در سینۂ خود محسوس می کردم قطعاً زائل شد و ہیچ گاہ اثرے ازان نہ یافتم۔

عاجز گوید کہ علمائے سِیَر از احمد و دارمی و طبرانی و بیہقی و ابونعیم و ابنِ ابی شیبہ نقل کردہ اند کہ ابن عبّاس گفتہ کہ زنے بچۂ خود را نزدِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آورد و گفت کہ بہ وقتِ نان خوردن آثارِ جُنون بر این طفل ظاہر می شود، حضرتِ رحمتِ عالمیان مبارک دستِ خود را بر سینۂ بچہ فرو آورد

Marfat.com

وآن بچہ قے کرد و بلائے بہ شکل جَرْوِے از شِکَمِ بچہ بر آمد و مرض زائل شد۔

وَکُلُّھُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

واقعۂ مولوی محمد اسحاق و سیّد زاہد حسین

مولوی محمد اسحاق در مدرسۂ اِمْدَادُ الاسلام واقع صدر بازار، میرٹھ مدرس بود، قبل از ولادتِ این عاجز بیعت شدہ بود۔ عیالش چند وقت مرضعۂ عاجز بودہ و مولوی صاحب چند مُدّت حضرتِ برادر کلان را در خورد سالی سبق می داد۔

سیّد زاہد حسین از امروہہ بود او ہم اندران ایام داخلِ سلسلہ شدہ بود۔

این ہر دو افراد سالہا سال بہ خدمتِ حضرتِ ایشان حاضر می شدند و استفادہ می کردند سیّد زاہد حسین بعض مکاتیب حضرت ایشان را جمع کردہ بود۔ وقتے کہ آن مجموعہ را می خواند بہ آہ و فُغاں مصرُوف می گشت۔ در حلقۂ شریفہ بر ہر دو افراد احوالِ ارجمند طاری می شد کہ از ضَبطِ ایشان خارج می بود لہٰذا در وجد آمدہ احیاناً می غلطیدند و احیاناً نعرہ زدہ بے خود می شُدند۔

و معمولِ حضرت ایشان بود کہ بہ دورانِ قیامِ دہلی بہ شبِ دوازدہم ہر ماہ کتاب مُبارک سَعِیْدُ الْبَیَانِ فِیْ مَوْلِدِ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ را می خواندند۔ در حصّۂ شمالی از دالانِ مسجد شریف پردہ آویختہ می شد تا حضرتِ والدۂ ماجدہ و نساءِ صالحات استماع کنند و بہ جہتِ جنوب مخلصینِ پاک نہاد صف بہ صف مراقب می نشستند و از انوارِ نبوت و اسرارِ ولایت بہ قدرِ حَوصلۂ خود ہر یک دامنِ مراد پُر می کرد۔ درین مبارک و پاکیزہ محفل غیر از مخلصین کسے شرکت نہ می توانست کرد۔ قاری فضل الرحمٰن پانی پتی از مخلصینِ پاک نہاد بود۔ تلاوتِ شریفہ بہ وَجْہِ خُوب می کرد۔ درین مبارک محفل قدرے از کلامِ الٰہی تلاوت می کرد و کسے از مخلصین نعت مبارک ہم می خواند۔ درین مبارک محفل بعض افراد از میرٹھ، پانی پت، سَرْسَہ، ہانسی، رِیْواڑی می آمدند۔ روزے بعض پاک نہاد افراد عرض کردند کہ اگر برائے عوام اجازت شود و ایشان نیز احوال مبارکہ بشنوند، بہتر باشد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ بہ شب دوازدہم ماہ مبارک میلاد برائے عوام اجازت است کہ بیایند و احوالِ مبارکہ بشنوند۔ و ازاں پس محفل مبارکِ میلاد بہ صورتِ عمومی انعقاد یافت۔ و بعد از قیام میرٹھ کہ در ۱۳۲۹ھ بودہ حضرت ایشان در تزئین این مبارک محفل سَعْیَہا فرمودند۔ مولوی محمد اسحاق و سید زاہد حسین برائے اشتراک حاضر شدند، چُوں ترتیبات زیب و زینت و آرایش را ملاحظہ کردند در دلِ ایشان شکوک و شبہات پیدا شدند و ہمان دم ملاقات ناکردہ باز گشتند، حضرتِ ایشان را بر احوالِ ایشان آگاہی شد و دربان را فرمودند۔

Marfat.com

برائے ایشان اجازت نیست کہ درخانقاہ شریف داخل شوند۔ مولوی صاحب وسید زاہد حسین درعرصہ دو سال چند بار حاضر شدند لیکن اجازت دخول نہ یافتند۔ حضرت ایشان نہ این دو افراد را از خانقاہ شریف بدر کردند بلکہ نسبت شریفہ را نیز از ایشان سلب کردند۔ آخر الامر ایشان بہ جائے دیگر رفتند و بیعت شدند۔ چند سال بعد ملاقات ہر دو افراد با قاری ولی محمد میرٹھی شد۔ قاری صاحب بہ ایشان گفتند۔ وچہ خوب گفتند۔ من این قدر می دانم کہ سالہا سال شما ہر دو بہ خدمتِ حضرت صاحب حاضر می شدید و بر شمایان ظہورِ کیفیات می شد۔ در حلقۂ شریفہ گاہے نعرہ می زدید، گاہے در وجد می آمدید۔ پروردگار شمایان را نعمت عطا کردہ بود۔ شمایان ازان نعمت روگشتانده بہ جائے دیگر رفتید۔ حالا در شمایان از کیفیاتِ سابقہ نامے ونشانے نہ ماندہ۔ اگر کیفیاتِ سابقہ از راستی بودہ۔ شمایان کفرانِ نعمت کردہ اید، واگر از تصنع بودہ شمایان مستحقِ نعمتِ الٰہی نہ بودہ اید۔ بہ ہر حال ہر چہ بہ شمایان رسیدہ، سزائے اعمالِ شمایان است۔"

در اوائلِ سنہ ۱۳۶۶ھ جناب مولوی محمد اسحاق بہ خانقاہ شریف دو سہ بار آمدند۔ این آمد ایشان بعد از سی و پنج سال بود۔ با حضرتِ برادرِ کلان و با این عاجز ملاقات کردند۔ بر حرمان نصیبی خود متأسف و اشک ریز بودند۔ از کلامِ ایشان پُر ظاہر بود کہ در جائے دیگر ایشان را ہیچ نصیب نہ شد۔ نوبتِ آخر چون برائے ملاقات آمدند۔ عِنْدَ الْمُرَاجَعَہ دستِ عاجز گرفتہ تا بہ مجرّ شریف آمدند و آن جا بے اختیار شدہ بہ جانب مزار پُر انوار اشارہ کردہ گفتند۔ "من بہ ہمان رنگ یک ادنیٰ غلامِ حضور مبارکم کہ اوّل بودم۔" و یک نعرہ زدہ مصروف گریہ و بکا شدند۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

واقعہ مُلّا احمد خان

روزے حضرت ایشان در کوٹہ بیرون خانہ بر کرسی ہندی جلوہ افروز بودند و جماعتِ کثیرہ از مخلصین افغانستان حضرت ایشان را مُحاط بود۔ و بیشتر از آنہا علماء بودند کہ کم از چہل تن نہ بودہ باشند۔ طبیعت حضرت ایشان بسیار شاد و چہرۂ مبارک مثلِ گُل شگفتہ بود از روئے اتفاق ذکر افغانستان و اہالی آن دیار در میان آمد، حاجی مُلّا احمد خان مٹہ خیل عرض کرد، در افغانستان زن را از میراث چیزے نہ می دہند و اگر زنے را شوہرش بمیرد از اقربائے زوج جبراً با وے نکاح می کنند۔ از استماعِ این سخن حضرت ایشان متألم شدند و بعد از چند دقیقہ بہ قیام گاہ خود تشریف بردند۔ جماعتِ علماء بہ مُلّا احمد خان گفت۔ چہ مبارک محفل بود کہ آن را در ہم زدی۔ چرا این ذکر را در میان آوردی۔ ہنوز مکالمۂ علماء جاری بود کہ حضرت ایشان برہنہ سر برہنہ پا بہ صورتِ استعجال از خانہ برآمدند و فرمودند۔ "کسے را کہ کلامِ احمد ناگوار خاطر گزشتہ و وے می خواہد کہ خود را از وبال پاک کند پنج ضرب چوب برداشت کند۔" این قول فرمودہ بہ خانہ تشریف بردند۔ ہر یکے از حاضرینِ جلسہ خود را برائے ضرب پیش کرد و خود را پاک کرد، غیر از یک مُلّا کہ وے بسیار ظریف الطبع و خندہ رو بود۔

Marfat.com

غالباً نامش مُلّا باز بود۔ وے برائے ضربِ خود را پیش نہ کرد۔ رفقایش گفتند۔ جائے ظرافت نیست۔ باید کہ خود را برائے تطہیر پیش کنی، مُلّا صاحب حَسَبِ عادتِ خود بہ ظرافت مشغول شد و خود را برائے ضرب پیش نہ کرد۔ بعض علماء کہ دران وقت موجُود بودند و خود را برائے ضرب پیش کردہ بودند بہ عاجز گفتند کہ بعد از چند روز مایان اجازت گرفتہ بہ وطن مراجعت کردیم۔ آن مُلّائے ظریف رفیق مایان بود۔ در راہ محسوس کردیم کہ در دماغ ملّا صاحب فتوریے راہ یافتہ۔ چُون وے بہ خانۂ خود رسید بہ مرض جنُون مبتلا شد۔ چند وقت زندہ ماند و بالآخر در جنون وفات یافت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَحِمَ جَمِیْعَ اِخْوَانِہٖ وَرَضِیَ عَنْھُمْ۔

واقعۂ محمد رفیع

شیخ محمد رفیع برادر خورد حاجی محمد اسماعیل از قدمائے مخلصین بود۔ بارِ اوّل بہ حج رفت و با مولانا سیّد حبیب الرحمٰن رَدّ وَلَوی ملاقات کرد۔ حضرت مولانا استادِ مشفقِ حضرت ایشان بُودند محمد رفیع بہ عاجز بیان می کرد۔ چُون برائے ملاقات بہ جائے حضرت مولانا رسیدم بہ خادم گفتم کہ برائے مُلاقات آمدہ ام۔ خادم خبر رساند اما اجازت حضوری نہ یافتم۔ روزِ دوم باز رفتم و بہ خادم گفتم کہ عرض کند۔ از دہلی آمدہ ام از غلامانِ حضرت شاہ ابُوالخیر م و سلام ایشان آوردہ ام۔ چُون این پیام بہ ایشان رسید، طلبم نمودند و از احوال حضرت مرشدم استفسار کردند برائے حضرت ایشان سلام دادہ فرمودند "خود ایشان نہ می آیند و بہ دست مریدانِ سلام ارسال می کنند"۔ شیخ محمد رفیع گفت من طبیعت و احوالِ حضرت مولانا را مشابہ طبیعت و احوال حضرت مرشدم یافتم۔ ہمان کیفیتِ جلالی و ہمان استغناء و بے پروائی۔

مولانا حبیب الرحمٰن رَدّ وَلوی

حضرت مولانا از عُشّاقِ حضرت سردارِ کل کائنات بُودند علیہ الصلوات والتحیات دران ایام بہ جہت بَدَوِیّانِ حجاز آمد و رفتِ حرمین شریفین زادھما اللّٰہُ شرفاً و تکریماً مامُون و مصون نہ بود۔ مردم بہ صورتِ قافلہ می رفتند و جماعتے از محافظین با قافلہ می بود لیکن حضرت مولانا ازین قیودات آزاد بود۔ ہر گاہ داعیۂ شوق حضرتِ ایشان را بے قرار می کرد۔ پا پیادہ و تنہا بہ طائبہ طیبہ روان می شدند۔ چُون نظر اہلِ بادیہ بر حضرتِ ایشان می افتاد می گفتند "ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ"۔ حضرت مولانا می فرمایند۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ یَصْحُوْ فُؤَادُ ۔۔۔ وَشُدَّ رِحَالُ الزَّائِرِیْنَ لِوَادِ
تَأَلَّقَ بَرْقٌ مِنْ حِمَی مَنْ ھَوَیْتُہٗ ۔۔۔ فَلَمْ یُبْقِ لِیْ قَلْبًا فَکَیْفَ التِّیَاعُ
وَمَعْذِرَۃً مِنِّیْ اِلَی مَنْ یَلُوْمُنِیْ ۔۔۔ اِذَا طَارَ بِیْ شَوْقِیْ لِاَرْضِ سُعَادِ
اَتَحْسِبُ اَنَّ الصَّبَّ یَسْتَامِرُ الْجَوٰی ۔۔۔ وَقَدْ قَادَہٗ دَاعٍ وَّاَطْرَبَ حَادِ

Marfat.com

وَهَلْ يَسْتَخِيْرُ الْمَرْءُ عِنْدَ ارْتِحَالِهٖ ۔۔۔ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ زَيْنِ الْعِبَادِ
كَفٰى شَرَفًا اِنِّيْ اَلُوْذُ بِحَضْرَةٍ ۔۔۔ مُقَدَّسَةِ الْاَعْتَابِ ذَاتِ عِمَادِ
هِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى لِمَنْ ضَاقَ ذَرْعُهٗ ۔۔۔ هِيَ السَّنَدُ الْاَوْفٰى عَلَيْهَا اعْتِمَادِ

بقیہ از احوال محمد رفیع

شیخ محمد رفیع بار دیگر بہ حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَكْرِيْمًا وَ مَهَابَةً رفت وازان جا قدرے باغرورِ طاعت بازگشت، چوں بہ آستانِ خیرِ جہان رسید دربان اطلاع کرد۔ حضرت ایشان فرمودند "چہ غرور داری کہ یک حج کردی و باز دیگر، و برما چہ احسان می نہی"۔ وقتے کہ حضرت ایشان بہ توسط دربان این پیام بہ محمد رفیع فرستادند مولوی سراج الدین ساکن پھاٹک مفتی والان علاقہ ترا ہا بہرام خان۔ دہلی حاضر بود۔ مولوی صاحب مردِ پیر و ضعیف و نیک بودند۔ عرض کردند حضور انور برایش دعا فرمایند۔ مولوی صاحب بہ نوعے از عاجزی این التماس کردند کہ قہرِ حضرت ایشان مُبَدَّل بہ لطف و مہربانی شد و بہ مولوی صاحب فرمودند "آن چہ ما می کنیم برائے مخلصین غیر از دعا چیزے نیست"۔ وقتے کہ حضرت ایشان این کلام فرمودند اثرے بر مخلصین شد و صدائے "اَللّٰه" و "هاے هوے" برخاست در ذکر "صرفہ گویان" عاجز حدیث صحیحین را نقل کردہ۔ آن را ملاحظہ باید کرد تا معلوم گردد ہر چہ مرشدِ کامل می کند برائے بہبودی می کند۔ شیخ سعدی چہ خوش گفتہ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

پادشاہے پسر بہ مکتب داد ۔۔۔ لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوحِ بدنبشتہ بہ زر ۔۔۔ جورِ اُستاد بہ ز مہرِ پدر

خُلاصَۃُ القَول

معاملہ حضرت ایشان با مخلصین خالصًا للّٰه بود۔ طالبِ حق را بہ ذکر شریف مشغول می کردند، وسیعہا می فرمودند کہ ساحتِ سینہ وے از اخلاق سیئہ پاک و صاف گردد و از دولتِ حضور و آگاہی حظے برداشتہ از زمرۂ "رُبَّ تَالٍ يَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ" برآمدہ داخلِ جماعتِ "اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ" گردد ازین جا است کہ حضرت ایشان طالبِ حق را در اوائل احوال بہ اَوْرَاد و وظائف و نوافل مشغول نمی کردند و می فرمودند کہ بیست و پنج ہزار بار ذکر شریف کردن برایش از اشتغال بہ اَوْرَاد و وظائف بہ درجہا بہتر است۔ چہ این ذکر شریف وے را بہ درجۂ احسان۔ "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ" (الحدیث) می رساند و تا وقتے کہ طالب بہ درجۂ حضور و آگاہی و بہ فنائے قلب نہ می رسید بہ لطائف دیگر و بہ مراقبات مشغولش نہ می کردند، روزے این دو شعر خواندند۔

دِل گفتِ مرا علمِ لدنی ہوس است ۔۔۔ تعلیم کُن اگر تُرا دست رس است
گفتم کہ اَلِف گفت دگر، گفتم ہیچ ۔۔۔ در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

Marfat.com

بعض پاک روش و سادہ منش افراد را بہ ظاہر در لطیفۂ قلب مصروف می داشتند و بہ باطن از دولتِ سُلطان الاذکار دامنِ مُراد ایشان را پُر می کردند و از ریشہ ریشۂ آن ہا و از بُنِ ہر یک موئے ایشان صدائے اَللّٰہ بر می خاست ——— حضرتِ ایشان بر شجرۂ مبارکہ احیاناً احوالِ سیرِ سلوک می نوشتند۔ این عاجز بر شجرۂ غلام اکبر ولد محمد ایاز از تخیل ملیزی دیدہ بود کہ ایشان بہ ولایتِ کبریٰ رسیدہ حَظّہا برداشتہ اند ——— مولوی سید جعفر علی چند سال در دہلی از حضرتِ ایشان اخذ فیوض و برکات کرد و بعد از وصالِ حضرت ایشان بہ خدمت شیخ دیگر رسید۔ بعد از چند سال با فقیر ملاقات کرد ۔ بَعْدَ اَنْ نَالَ الْخِلَافَۃَ وَلَبِسَ الْخِرْقَۃَ ۔ می گفت "فیوضاتے کہ از حضرت ایشان قدس سرہٗ دریافتہ بُودم، و بہ منازلے کہ بہ توجہاتِ حضرت ایشان رسیدہ بودم، از ان بیشتر ہیچ نہ یافتہ ام، البتہ نامہائے مقامات از شیخِ جدید معلوم شدہ"۔ عاجز گوید۔ نسبتے کہ در خدمت حضرت ایشان حاصل کردہ بود در خدمت مرشد ثانی صفائے آن را از دست در دادہ بود ۔ حکیم فرید احمد عباسی مرید از شیخ بہاء الدین امروہوی بود دو سہ سال بہ دوران قیام دہلی بہ خدمتِ حضرت ایشان رسیدہ عجب جِلا و صفا پیدا کرد و فی مابعد بہ حفاظتِ آن پرداخت ۔ کُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ ۔ رَحِمَھُمَا اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْھُمَا ۔

اِجازت و خِلافت

چُون طالبِ حق بہ دائرۂ ولایت کبریٰ می رسید و بہ مراقبۂ اقربیّت و مراقبۂ محبّت مشغول می گشت حضرت ایشان ویرا اجازت طریقت می دادند۔ روزے حضرت ایشان فرمودند۔ ولایتِ کبریٰ ولایتِ حضرات انبیاء علیہم السّلام است ۔ وقتے کہ حضرات انبیاء علیہم السّلام بہ این مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہر می شد و بہ مقام ارشاد فائز می شدند"۔ البتہ کسانے را کہ از دولتِ علم بالکلیہ بے بہرہ می بُودند، اجازت نہ می دادند، عبداللہ کاکڑ از ژوب، صاحبِ نسبت و از اہلِ فنا و بقا بود۔ در کوئٹہ بہ خدمت حضرت ایشان می رسید۔ عجب دَرد و سُوز و عشق و محبت داشت ۔ اگر در حضورِ حضرت ایشان می رسید تاب دید نیاورده مصروفِ آہ و بُکا می شد۔ و اگر در پسِ دیواری بود از دَردِ فراق زار و قطار می گریست نے تاب دیدش بود و نے تاب وصال ۔ روزے عاجز در خدمت حضرت ایشان حاضر شد۔ و عبداللہ در ان وقت بیرونِ قیام گاہ حضرت ایشان بر شارع مصروف آہ و بُکا بود حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند۔ "زید۔ عبداللہ قابلِ این امر است کہ بہ وے اجازت دادہ شود، چُون کہ از علم بالکلیہ عاطل است ازین جہت ویرا اجازت نہ دادہ ایم"۔

شخصے پاک دل از پنجاب بہ خدمتِ اقدس حاضر شدہ داخلِ سلسلۂ مبارکہ گشت۔ وے عرض کرد۔ من بہ دیہات می روم و بندگانِ خدا را وعظ و پند می کنم۔ اگر اجازت حضور مبارک باشد ایشان را داخلِ سلسلہ کنم۔ حضرت ایشان فرمودند۔ شما در سلسلہ شریفہ داخل شدہ دید، ہنوز از کمالاتِ سلسلہ چیزے نہ دریافتہ اید۔

Marfat.com

البتہ ماشنیدہ ایم کہ در پنجاب از دستِ جاہل پیرانِ خلقِ خدا از راہِ صواب دور افتادہ در فسق و فجور مبتلا می شوند۔ لہٰذا ما شمارا اجازتِ تبلیغِ اسلام می دہیم کہ شما بندگانِ خدا را بر اتباعِ احکامِ شرعیہ و اجتناب از محرمات، بیعت کنید و از طرف ما وظیفۂ لطیفۂ قلبی تعلیم کنید، تاکہ از شرِ پیرانِ جاہل محفوظ مانند۔

منشی حسین علی از مخلصین اولین و از خادمان خصوصی بود۔ در تعمیرِ خانقاہ شریف و محجرِ مبارک و تسبیح خانہ و حرم سرائے جدید و در ترتیبِ کتب خانہ خدماتِ شائستہ بہ جا آوردہ بہ عاجز می گفت کہ در اوائلِ ایام روزے در حلقہ شریفہ حاضر بودم کہ دربان عرض کرد۔ شخصے کوہی برائے بیعت حاضر شدہ (نام و مسکن آن شخص از یادِ منشی حسین علی رفتہ بود لہٰذا تعبیر بہ مرد کوہی کرد) حضرت ایشان ویرا طلب فرمودند۔ و ما دیدیم کہ وے جوانے بود۔ و روبہ روئے حضرت ایشان نشست۔ حضرت ایشان ویرا بیعت کردہ تلقین ذکر شریف کردند و ساعتے متوجہ بہ وے شدند، باز دربان را فرمودند از خانہ یک کلاہ و دستار بیار، چوں کلاہ و دستار رسید بہ دستِ مبارکِ خود کلاہ بر سروے نہادہ دستار بستند و فرمودند۔ ما شمارا اجازت می دہیم ہر کرا خواہید داخلِ سلسلہ کنید۔ منشی حسین علی بعد از بیان کردن این واقعہ گفت۔ مایان کہ در حلقہ شریفہ حاضر بودیم۔ بہ دلِ خود گفتیم۔ سالہا است کہ حاضر می شویم و بہ سعادت اجازت نہ رسیدیم و این جوان آمد و بیعت شد و خلافت یافت و بہ خانۂ خود برگشت۔ حضرت ایشان خیال مایان را دریافتہ فرمودند، شمایان این گونہ خیال نہ کنید۔ این شخص چراغ را درست کردہ، باز بتی و فتیلہ آوردہ۔ کار ما صرف این قدر بود کہ گوگرد زدہ چراغش را روشن کنیم۔" منشی حسین علی گفت بعد از چند روز این خبر رسید کہ آن جوان رحلت کرد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَحِمَہُ اللّٰہ۔

خلقے از حضرت ایشان تا بہ نہایاتِ الوصال رسیدہ جہانے را مستفید و مستفیض کردہ اند۔ از این جماعت صاف کیشان بیان آن افراد کہ بہ علمِ عاجز رسیدہ است در خاتمہ خواہد آمد۔ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا وَرَضِیَ عَنْھُمْ وَعَنَّا مَعَھُمْ۔

محفلِ مبارکِ میلادِ شریف

در رگ و پئے حضرت ایشان عشقِ نبوی سرایت کردہ بود غالباً واقعہ سالِ سی و ہشت بعد از مایۂ سیزدہم است کہ در عشرۂ اُولیٰ از ماہ میلاد سید امجد علی شاہ از میرٹھ بار فیقے برائے زیارت حاضر شد۔ آن وقت حضرت ایشان در قیام گاہ خود تشریف فرما بودند۔ عاجز آن ہر دو افراد را بہ خدمت شریف رسانید۔ بہ دورانِ گفتگو حضرت ایشان فرمودند۔ از اوّلِ روزِ این ماہِ مبارک بہ نوعے نزولِ انوار و برکات می شود کہ ما را از خودِ ما بے خبر می گرداند ——— در سالِ ہزار و سہ صد و بیست و نہ قیامِ حضرت ایشان چند ماہ در میرٹھ بود۔ آن جا حضرت ایشان را معلوم شد کہ بعض افراد از علمائے ہند مسلک وہابیۂ نجدیہ را اختیار کردہ

Marfat.com

انعقادِ محفلِ میلاد شریف را و دران مبارک محفلِ عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَةِ الشَّرِیْفَہ قیام تعظیمی را بامر اسم مشرکین ہند تشبیہ دادہ مکروہ تحریمی می گویند از استماع این کلام حضرت ایشان بسیار افسردہ خاطر و متألم شدند و قصد فرمودند کہ در زیب و زینت این پاک محفلِ سعیہا خواہند نمود۔ چنانچہ حضرت ایشان بہ نوعے انعقاد این مبارک محفل کردند کہ خلقِ بہ حیرت بماند۔ در صحن مسجد شریف و در صحنے کہ متصل بہ مسجد شریف است بہ فاصلہ یک و نیم گز انگلیزی عمود ہائے چوبی استادہ می کردند و بر سر این عمود ہا شبکہ محکم از عمود ہا ساختہ می شد و بالائے شبکہ شامیانہ ہائے منقش و مزین می بود و مابین ہر دو عمود مجموعۂ مشعلہائے بلوری کہ آن را بہ اُردو جھاڑ" گویند می آویختند و عمود ہا را بہ جامہ می پوشانیدند۔ یک عمود را بہ جامہ سُرخ و دیگرے را بہ جامہ سبز۔ و بر جامہ "فلیتہ" زری می پیچیدند۔ بر جامہ سُرخ فلیتہ نقرئی و بر جامہ سبز فلیتہ ذہبی و در و دیوارِ خانقاہ شریف و مسجد شریف بہ گلہا و اوراقِ اشجار مُزیّن می کردند۔ و بر دروازۂ خانقاہ شریف یک دروازۂ بسیار خوش رنگ و خوشنما از گلہا و برگہا استادہ می کردند و دروازۂ دیگر بر چوک چتلی قبر می بود۔ و از ان دروازہ تا دروازۂ خانقاہ شریف بر تمام راہ کہ بہ اندازۂ دو صد گز باشد شبکۂ گلہا و برگہا می بود۔

منشی حسین علی، حافظ غلام محمد باغ والا، شیخ شہاب الدین تاجرِ کُلاہ و پسرانش عبد الغفور و شمس الدین، شیخ محمد رفیع تاجر ظروف چینی، شیخ عبد الحق اَپّن، حافظ عبد الحکیم سوداگر جفت، حکیم محمد شفیع معالج چشم، شیخ نور الٰہی صندوق والا، مولوی بخش اللہ، مولوی بدر الاسلام، حافظ منیر الدین، حافظ محمد سلطان، شیخ عبد الباری جوہری نومسلم، حافظ محمد اسحاق مشہور بہ رانی کھیت والا و باز پسرش شیخ محمد الیاس رانی کھیت والا مستری عبد الرحیم، این ہمہ از شہر دہلی۔ حافظ حفیظ الدین، حافظ اشفاق الٰہی از میرٹھ، چودھری مولاداد خان از خورجہ، شیخ غلام احمد از ہانسی، انتظام این مبارک محفل می کردند این صفات کیشان و پاک منشان از جان و دل مصروف این کار می بودند۔ در مشکات از صحیحین نقل است کہ سردارِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" عاجز یقین دارد کہ این پاک نہاد افراد از کاملُ الایمان بودہ اند و از ایشان ہر یک عاشقِ سردار دو جہاں بودہ۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

معمول حضرت ایشان بود کہ در منتصفِ ذکر شریف وقفہ می کردند۔ و آن گاہ تمام حاضرین حاضرات را کہ بہ اندازۂ چہار ہزار نفوس می بودند۔ دُو دُو جام شیر چائے دادہ می شد۔ برائے اُناث جماعتے از صالحات مقرر بود تا ہمہ را تقسیم نمایند۔ و چُون ذکر شریف تمام می شد ہر فرد را از شیرینی دُو لڈو دادہ می شد۔ این شیرینی بہ مقدار دوازدہ مَنِ انجلیزی دو روز پیشتر در خانقاہ شریف بہ اہتمام حاجی شہاب الدین و فرزندانش

Marfat.com

تیار کردہ می شد و معمول بود چُون برائے عرض صلاۃ وسلام عند ذکر الولادۃ المبارکہ قیام کردہ می شد عطر نفیس بر تمام حاضرین و حاضرات مالیدہ می شد و در تمام خانقاہ شریف از عرق پاشہا عرق پاشی کردہ می شد و از بخورِ عود و لوبان تمام فضا مُعطّر می شد، و معمولِ حضرتِ ایشان بود کہ بہ صباحِ آن مبارک شب بہ چہار صد یا پنج صد نفر طعامِ نفیس و اعلیٰ می دادند۔ گاہے قورمہ و نانِ سُرخ رو غنی کہ آن را شیرمال گویند و شیر برنج و احیاناً بریانی و زردہ (یعنی پُلاؤ ہندی و برنج شیرین یا چیزے از میوۂ خشک۔)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

عاجز بیانِ آن ذکرِ مبارک می کند کہ روز پنجشنبہ تمام کردہ بہ شب جمعہ دوازدہم ماہِ مبارکِ ربیع انور ۱۳۴۱ھ بودہ و بعد ازان پانزدہ اسابیع حضرت ایشان ازین جہانِ رحلت فرمودہ اند۔ بہ اعتبارِ ماہِ شمسی دوم ماہ نومبر و یازدہم ماہِ عقرب بود۔ و بہ آن شب چُون بین العشائین از مستشفی تشریف آوردند بہ کار پردازان خطاب کردہ گفتند۔ "موسم ہنوز بہ اعتدال نہ رسیدہ است۔ اگر حیات باقی ماند سال آئندہ تحویل ماہ کردہ خواہد شد۔" بیان ماہ نہ کردند کہ این احتفال در کدام ماہ خواہد بود۔ مخلصین برائے حضرت ایشان بہ جہتِ جنوبِ صحنِ مسجد شریف بہ قربِ حجرِ مبارک نشستگاہِ مرتفع ترتیب دادہ بودند۔ ارتفاعش بیشتر از یک گزِ انجلیزی بودہ۔ نماز عشا خواندہ بعد از ساعتے نُہ حضرتِ ایشان برائے بیانِ ذکرِ مبارک بر نشستگاہ تشریف فرما شدند۔ خانقاہ شریف از شائقین پُر بود۔ اوّلاً حضرت ایشان بہ سُوئے چراغان و زیب و زینت نظر کردند و خوش وقت شدند و باز بر ازدحامِ مخلوق نظرے کردہ فرمودند۔ خاموش شوید و ذکرِ مبارکِ محبوبِ ربُّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشنوید۔ مخلصانِ باوفا و مریدانِ باصفا و بانسبت تختِ شریف را محاط بودند۔ ما ہر سہ برادر بہ جہت غرب بودیم۔ وقتیکہ حضرت ایشان برائے خاموش شدن امر کردند بہ عجب نوع خاموشی سرایت کرد کہ آوازے از کسے شنیدہ نہ می شد۔ روئے حضرتِ ایشان بہ جہت شمال بود و نشست دو زانو بہ ہیئتِ قعدۂ نماز۔ چند دقیقہ بہ کمالِ عاجزی سر مبارک را فرو آوردہ و چشم بستہ خاموش نشستند۔ و باز بہ آواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خواندہ بہ قرأتِ دُرُودِ مبارکِ کبریتِ احمر شروع کردند، کسے کہ از لسانِ عرب بہرہ دارد و از لذّتِ صلوٰاتِ طیبات حظّے برداشتہ است، بعد از صلوٰاتِ ماثورہ ہیچ صلات را بر صلاتِ کبریت احمر ترجیح نخواہد داد۔ از اوّل تا آخر این درود شریف را بہ کمال خضوع و خشوع خواندند بہ اندازۂ نصف ساعت در قرأت درود شریف مشغول بودند۔ حضرت ایشان جسماً و روحاً و قلباً و خیالاً متوجہ بہ بارگاہِ نبوی علیٰ صاحبہِ اکمل الصلوٰتِ و اطیب التحیاتِ بودند۔ سوز درون از راہِ چشمان بہ شکلِ اشک ظاہر و بر اصحابِ قلوب، کیفیاتِ۔ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ طاری بود

Marfat.com

برایشان بار بار انکشاف می شد کہ حضرت ایشان این ہدیۂ صلاۃ وسلام در خدمتِ سردارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش می کنند۔ وآن رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از راہِ بندہ نوازی وغلام پروری قبول می فرمایند و بر حضرتِ ایشان الطاف وعنایات می کنند۔ مولوی عبدالعزیز کھلنوی بنگالی کہ از خلّصِ یاران واہلِ نسبت وارباب کشف واصحابِ ارشاد بودہ بہ جہتِ مواجہہ نشستہ بود۔ بار بار بہ جذب آمدہ و بے اختیار شدہ جست می زد و دست خود را جانب حضرت ایشان بلند کردہ از روئے درد و سوز و جذبہ بہ آوازِ بلند می گفت "بنگرید، بنگرید کہ رحمتِ عالمیان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف فرما شدہ اند و بر حضرت ما بہ چہ قسم شفقت می فرمایند" و این گفتہ ہر دو دست خود را بر سینۂ خود بہ شدت می پیچید ند و زار، زار می گریستند۔ و بعض دیگر اہلِ نسبت در وجد آمدہ ہمچون ماہی بے آب می غلطیدند، ارباب ضبط اگرچہ حرکت نہ می کردند امّا بے اختیار از زبانِ ایشان لفظ مبارک "اَللّٰہ" می برآمد۔ بعض افراد بے ہوش شدہ می افتیدند۔ وکسانے کہ از امورِ باطن واسرارِ نہانی وسوزِ پنہانی آگاہ نہ بودند روئے مبارک حضرت ایشان را می نگریستند۔ و بار بار سبحان اللہ بر زبان ایشان جاری می شد۔ ایشان بر روئے انورِ حضرتِ ایشان عیاناً انوار و تجلیات می دیدند۔ بعد از خواندنِ درود شریف، بیانِ ولادتِ مبارکہ از روئے کتابِ سعید البیان کردند چوں بیانِ ولادتِ شریف شد۔ برخاستند و تمام حاضرین وحاضرات ہم استادہ شدند و دست بستہ عرض صلاۃ وسلام کردند۔ حضرت ایشان در قیام این اشعار خواندند۔

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُطَہَّرًا وَّمُکَحَّلًا ۔۔۔ وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

وُلِدَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ التُّقٰی ۔۔۔ کَلَّا وَلَا ذُکِرَ الْحِمٰی وَالْمَعْبَدُ

ھٰذَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ الْقُبَا ۔۔۔ کَلَّا وَلَا کَانَ الْمُحَصَّبُ یُقْصَدُ

ھٰذَ الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ ۔۔۔ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدُ

ھٰذَ اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً ۔۔۔ ھٰذَ الْخِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدُ

ھٰذَ الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ ۔۔۔ وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مَنَصَّۃِ حُسْنِہٖ ۔۔۔ ھٰذَ اَمَدِیْحُ الْکَوْنِ ھٰذَ اَحْمَدُ

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّھُوْا فِیْ حُبِّہٖ ۔۔۔ ھٰذَ اھُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

لَمْ یَأْتِ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُہٗ ۔۔۔ فِیْمَا مَضٰی ھٰذَ احَدِیْثٌ مُسْنَدُ

قَالَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَآءِ بِاَسْرِھِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ

Marfat.com

صَلُّوْا عَلَیْہِ بُکُوْرَۃً وَّعَشِیَّۃً اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدُ

چُون حضرت ایشان قیام کردند بعضے از مخلصین بہ عرق پاشی و بعضے بہ مالیدنِ عطر مصروف شدند، حافظ عبدالحکیم دہلوی بہ شوق و محبّت و ادب بر جسمِ مبارک ایشان عطر مالید۔ بر زبانش صلاۃ و سلام جاری بود۔ باز نزدِ ما برادران آمد و عطر مالید و باز نزد دیگران رفت، حضرت ایشان بعد از خواندن اشعار بر جائے خود نشستند و بہ اندازۂ یک ساعت بیان ذکر شریف کردند۔ و باز وقفہ نمودند۔ و مخلصین بہ تقسیمِ چائے مصروف شدند و بعض افراد نعت مبارک خواندند۔ حضرت ایشان نیز درین وقت چائے نوش فرمودند۔ تقریباً یک ساعت این وقفہ بود۔ قاری فضل الرحمٰن و بابو شیر محمد تلاوتِ قرآن مجید کردند۔ بابو شیر محمد فنِ تجوید را می دانست و بسیار خوب تلاوت می کرد۔ حضرت ایشان خوش می شدند۔ از میرٹھ قاری ولی محمد درین مبارک شب می آمدند۔ حضرت ایشان فرمودند "قاریٔ ما کجا است"۔ چنانچہ قاری صاحب یک رکوع بہ قرأتِ یکے از ائمۂ سبعہ خواندند۔ سبحان اللہ چہ قرأت بود و چہ اثر داشت۔ اگرچہ بعد از ارتحال حضرت ایشان چند بار قاری صاحب آمدند و تلاوت کردند، اما نہ آن اثر یافتہ شد و نہ آن کیفیت۔ حضرات مشائخ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمُ الْعَلِیَّۃِ فرمودہ اند "آب در جو بہ مددِ یار می رود"۔

اَلشَّیْءُ بِالشَّیْءِ یُذْکَرُ

منشی احمد حسین ساکن چھتہ لال میان دہلی در مسجد شریف محلۂ خود مدرسہ قرأت ساختند۔ بعد از چند وقت در خدمت حضرت ایشان عرض کردند کہ بعض طالبان مدرسہ و استاد ایشان شوق زیارت دارند۔ حضرت ایشان اجازت دادند و یک شب بعد العشاءِ الآخرہ منشی احمد حسین با طالبان و استاد ایشان حاضر شد۔ اوّل طالبان و بہ آخر استاد چیزے تلاوت کرد و از حضرت ایشان کلماتِ تحسین شنید و دعواتِ مبارکہ گرفتہ رخصت شدند۔ منشی احمد حسین بہ عاجز گفت کہ طالبان بہ استاد خود گفتند۔ مایان را بہ وجہ خوب درس نمی دہید، بہ نوعے کہ پیش حضرت صاحب تلاوت فرمودید گاہے بہ پیشِ مایان نہ خواندید۔ استاد سوگند خوردہ گفت۔ بہ حضورِ حضرتِ ایشان چُون برائے تلاوت مبارکہ بسم اللہ خواندم بر من حالتے طاری شد کہ مرا از خود ربود، خودم نہ می دانم کہ بہ چہ طور خواندم چُون از تلاوت فارغ شدم بہ احوال خود باز گشتم"۔ مولائے روم قدس اللہ سرہٗ حقیقت را چہ خوب بیان کردہ۔

کِیْن فُغَانِ این سرے ہم زان سر است۔

رجُوع بہ حدیثِ میلاد

بعد از دورِ چائے تا ساعت دُو از شب این مبارک محفل بر پا بود، ساعتے حضرت ایشان بیان فرمودند و باز حضرت برادر کلان را فرمودند تا کہ از رُوئے کتاب مبارک بیان ذکر شریف کُنند چُنان چہ حضرتِ برادرِ کلان بیانِ ذکرِ شریف کردند و حضرت ایشان

Marfat.com

بسیار خوش شدند ——— در احوالِ بابائے ہفتم گزشتہ کہ حضرت ایشان را معمول بود کہ بین الظہرین درسِ حدیث شریف می دادند بہ روزے کہ مقدمۃ الموت بود چون کتاب را غلاف کردند یکے از حاضرات طالبہ بیشی شد، فرمودند بیشتر از فرزندم محمد اعظم خواہند شنید۔ حضرت ایشانِ ما قدس سرہٗ نیز اشارت بہ این معنی کردند کہ این کار را تفویض بہ فرزند گرامی می کنم۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

حضرت ایشان بہ دورانِ ذکرِ مجدد بعض اشعار، مِنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّۃِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ الْمُحَرِّکَۃِ لِلْقُلُوْبِ اِلٰی مَحَبَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ از اُردو و فارسی و عَرَبی می خواندند و اصحابِ بصیرت مشاہدہ می کردند و اربابِ محبت محسوس می کردند کہ حضرت ایشان را شرفِ حضوری شدہ است و در بارگاہِ مُقدّس و مُطہّر و منوّر عرضِ نیاز می کنند، عاجز چند شعر می نویسد۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ — حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْـ — ـنِ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ — لِکُلِّ ھَوْلٍ مِنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ
دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ — مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ
فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ — وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ
وَکُلُّھُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ
وَوَاقِفُوْنَ لَدَیْہِ عِنْدَ حَدِّھِمِ — مِنْ نُقْطَۃِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَکْلَۃِ الْحِکَمِ
مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ — فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ
دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمِ — وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ
فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ — وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ
فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ — وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمِ

محمد عربی کا بروے ہر دو سرا است — کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ اُو
اگرچہ طاقتِ یک گردشِ نگاہم نیست — خدا کُند ہمہ نازش بہ جانِ مَن باشد
ازان طرف نہ پزیرد کمالِ تو نقصان — وزین طرف شرف روزگارِ مَن باشد
خواہم از شوقِ دست بوسِ تو مُردِ — دست بیرون کُن از یمانی بُردِ
مہرِ روئے تو ہوش بُردِ زمَن — بنما روئے خود ز بُردِ یمَن
چون تُوئی دیدہ وَر بہ باغِ بلاغ — ہمچو نرگس ز سُرمہ مازاغ

Marfat.com

سویم افگن ز مرحمت نظرے — باز کُن بر رُخم ز لطفِ دَرے
یارسُولَ اللہِ السّلام عَلَیْک — انّماالفوزُ وَالفلاحُ لَدَیْک
بہ سَلام آمدم جوا بم دِہ — مرہمے بر دلِ خسرا بم نِہ
بس بود جاہ و احترامِ مرا — یک جواب از تو صد سَلامِ مرا
گر نہ رفتم طریقِ طاعتِ تو — ہستم از عاصیانِ اُمّتِ تو
رحم کن برمن و فقیر ئی من — دست بکشا بہ دستگیر ئی من
آمدم زیرِ بارِ عِصیان پَست — افتَم از پائے گر نہ گیری دست
عفو فرما شَہَا گناہِ مرا — دم بہ دم دُور کُن سِیَاہِ مرا
جلوۂ می نما برائے خدا — رحم فرما بہ مستمندِ گدا
جائے دہ در حریم خویش مرا — مرہمے بخش سینہ ریشِ مرا

خدا در انتظارِ حمدِ مانیست — محمد چشم بر راہِ ثنانیست
خدا مدح آفرینِ مصطفےٰ بس — محمد حامدِ حَمْدِ خُدَا بس
مناجاتے اگر بَاید بَیَاں کرد — بہ بیتے ہم قناعت می توان کرد
محمد از تو می خواہم خدا را — الٰہی از تو عشقِ مُصطفےٰ را

بعد از اختتام ذکر شریف سراپا نیاز شدہ مبارک دست ہائے خود را برائے دعا می برداشتند۔ حاکم در جزء اوّل از مستدرک صفحہ ۵۳۵ روایت کردہ کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ۔ "اِنَّ اللہَ لَیَسْتَحْیِیْ مِنَ الْعَبْدِ اَنْ یَرْفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ۔ دعائے حضرت ایشان بہ دعواتِ ماثورہ می بود۔ در تمامِ مُدّتِ ذکر شریف بہ کمالِ ادب دو زانو می نشستند چُوں از دعا فارغ می شدند، پُشتِ مبارک را بر مُتّکا نہادہ پائے خود را دراز می کردند مخلصین پاک نہاد بہ انتظارِ این وقتِ مسعود می بودند۔ وچند کس جسدِ مبارک ایشان را می مالیدند و فیض ہائے تازہ می برداشتند۔ تقسیم کنندگانِ شیرینی بر ہر دو دروازہا با شیرینی می رسیدند۔ دروازۂ غربی برائے ذکور و دروازۂ شرقی برائے اناث می بود۔

بعض لطائفِ ذکرِ مبارک

این یک اَمرِ واقع است کہ ہیچ مبارک محفل بہ این طور نہ بودہ است کہ در وے امرے ملتفت انظار نہ بودہ باشد۔ این جا عاجز آن واقعات را می نویسد کہ در این مبارک محفل بہ ظہور آمدہ۔ وقبل ازین کہ بیانِ واقعات کردہ شود، بیانِ

Marfat.com

رسیدنِ صوتِ مبارک به جمیع حاضرین، می کند، که نزد عاجز این از لطائفِ عظیمہ و کراماتِ باہرہ است۔

رسیدن صوتِ مبارک به ہر یک

خانقاہ شریف کاملاً از ذکور و اناث پُر می شد بلکہ پیش روئے دروازہ بر شارعِ عام اجتماعِ شائقین می شد۔ ہر یک ہمہ تن گوش می بود و بیانِ مبارک را بہ شوق و ذوق می شنید و برائے چند ساعت از امورِ ناکارہ و فانیہ دُنیویہ گسستہ بہ اُمورِ طیّبہ و باقیہ اُخرویہ می پیوست۔ تا چار پنج سال قبل چند افراد در دہلی بہ حیات بُودند کہ دران محفلِ مبارک شریک شدہ بودند و از حلاوت و برکتِ آن محفل بیان کردہ می گفتند عجب است کہ آوازِ مبارک ایشان بہ ہر یک می رسید حالانکہ حضرت ایشان را میانہ آواز بود و آلۂ مکبّر الصوت را دران ایام رواج نہ بود۔ عاجز گوید فی الواقع این از کراماتِ حضرت ایشان بود۔ نسبتِ غلامی و عشق کہ بہ سردارِ کُل کائنات داشتند صلی اللہ علیہ وسلم ایشان را بہ این کرامت سرفراز کردہ بود، در جلد دوم از طبقات ابن سعد بر صفحہ ۱۸۵ روایت کردہ۔ عن عبدالرحمٰن بن معاذ التیمی وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی قَالَ فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا حَتّٰی اَنَّا کُنَّا لَنَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا قَالَ فَطَفِقَ یُعَلِّمُھُمْ مَنَاسِکَھُمْ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ ــــ "یعنی عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی کہ از حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم بودہ می گوید کہ مایان در منیٰ بودیم کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ خواند و مایان را تعلیم احکامِ حج فرمود۔ برائے استماع خطبۂ مبارکہ پروردگار گوشہائے مایان را بکشاد، و مایان کہ در خیام و منازل خود بودیم خطبۂ مبارکہ را می شنودیم۔" حضرت امامِ ربانی مجدّدِ الفِ ثانی قدس اللہ سرہٗ جا بہ جا در مکاتیبِ مبارکۂ خود می نویسند کہ در خوانِ دولتِ ضیافتِ کریمان زیادتیہا لازم است کہ اُولش گویان نصیب خادمان بود و اُولش گویان را بہ تبعیّت و وراثت شریک دولت خاصّہ فرمایند۔ باکریمان کارہا دشوار نیست۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

خطاب بہ عبیدُ الرحمٰن خان

عبیدالرحمٰن خان فرزندِ صدرِ یار جنگ مولانا حبیبُ الرحمٰن خان شروانی در ۱۳۳۵ھ از حضرت ایشان بیعت شدند۔ ہر سال در محفلِ مبارک شریک می شدند۔ حضرت ایشان را بروے نظرِ عنایت بودہ۔ عبیدالرحمٰن خان بہ قربِ تخت نشستہ ذکر شریف را استماع می کرد۔ حضرت ایشان بہ دورانِ ذکر شریف وے را خطاب کردہ فرمودند۔ "عبیدالرحمٰن بنگر کہ چہ نزولِ انوار است۔ خوب بنگر کہ فی مابعد این گونہ انوار نہ خواہی دید۔" عبیدالرحمٰن خان بفضل اللہ و احسانہ بہ حیات اند و بہ چشمِ پُرنم و دل بریان این واقعہ را بیان می کنند سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحَفِظَہٗ وَوَفَّقَنِیْ وَاِیَّاہُ لِمَا یُحِبُّہٗ وَیَرْضَاہُ۔

Marfat.com

سید بشیر علی

سید بشیر علی از گوالیار است۔ چند سال می شود کہ بہ خانقاہ شریف آمدہ با فقیر ملاقات کرد و گفت ... کہ من درین محفل مبارک شریک شدم سبحان اللہ چہ با برکت محفل بود۔ ہیچ محسوس نہ می شد کہ ساعات گزشتہ بلکہ در اختتام خواہشِ دل بود کاش این ذکر مبارک قدرے طول کشیدے۔ چُون حضرت ایشان از دعا فارغ شدند و سامعین برائے دست بوسی ایشان بہ ادب پیش آمدند، مرا نیز خواہشِ این سعادت پیدا شد چون راہ یافتم دست بوس شدم۔ وقتیکہ دست مبارک ایشان را بہ دست خود گرفتم حضرت ایشان یک بارگی بہ سویم نظر کردند و فرمودند تو سیّد ہستی، و باز امر فرمودند کہ در قربِ ایشان بنشینم۔ چُون حضرت ایشان برخاستند امر فرمودند تا مرا از شیرینی دو سہم دادہ شود۔ سید بشیر علی این واقعہ بیان کردہ گفت کہ بسیار جاہا رفتہ ام و با افراد کثیرہ ملاقات کردہ ام، کسے را بہ جز حضرتِ ایشان نہ یافتم کہ بہ مجرد یک نظر سیادتِ مرا دریافتہ باشد۔ حضرت ایشان از نسبت سیادت تکریم من کردند۔ سید بشیر علی بعد از چہل سال این واقعہ بیان کرد و باز عقدِ گوہر غلطان با دعواتِ صادقہ نذرِ روحِ پر فتوحِ حضرتِ ایشان کردہ از عاجز مرخص شدند۔ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَاَلْحَقَہٗ بِاٰبَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ۔

بیانِ مردِ پیر

در محلہ فراش خانہ دہلی یک مرد پیر قیام داشت و با عاجز راہِ محبت و الفت می پیمود۔ دو سہ بار بہ این عاجز بیان کرد کہ چون حضرت ایشان قدس سرہٗ بیانِ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ کردند و فرمودند کہ چُون این آیتِ شریفہ بر رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازل شد، حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در بارگاہِ بے نیاز جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ عرض کردند "اگر از امتِ من فردے در دوزخ بماند من راضی نہ خواہم شد"۔ از سماع این بیانِ مبارک عجب کیفیت بر من طاری شد و عجب احوال روئے داد کہ از بیانش زبانم قاصر است۔ ہر گاہ مرد پیر این بیان می کرد بے ساختہ می گریست و دعاہا برائے حضرت ایشان می کرد۔ و بعد از ذکرِ این واقعہ گفت کہ من بہ مواظبت در حلقۂ ترجمۂ قرآن مجید از واعظِ شیرین بیان مولانا احمد سعید دہلوی حاضر می شدم۔ روزے بہ جناب واعظ گفتم، جناب من این چہ ماجرا است کہ من یک بار از حضرت شاہ صاحب بیانِ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ شنیدہ ام و بہ چہل سال گزشت کہ از حلاوتِ آن سرشارم و از جناب شما ہر روز ترجمہ قرآن مجید می شنوم لیکن از آن کیفیت محرومم۔ مولانا احمد سعید کلام مرا شنیدہ گفتند کہ اے عزیز۔ تو کرا ذکر می کنی و از کہ می گوئی، کجا حضرت ایشان و کجا من۔ بیان مولانا احمد سعید رحمہ اللہ در فصلِ سوم ان شاء اللہ خواہد آمد۔

Marfat.com

مولوی اشفاق الرحمٰن

نزد خانقاہ شریف دہلی صوفی اسماعیل قیام داشت۔ مولوی اشفاق الرحمٰن ہمراہ صوفی در حفلۂ مبارکہ شریک شد۔ وے خلیفہ یک مولوی دیوبندی المسلک۔ مخالفِ احتفال میلاد شریف وعرس شریف بود۔ واشفاق الرحمٰن صاحب ہم مخالفِ این اعمالِ حسنہ بود۔ وے می گفت کہ من از اوّل تا آخرِ ذکرِ شریف شریک بودم۔ بیان حضرت ایشان، ہیچ نُدرت نہ داشت ہمان بیان بود کہ اکثر و بیشتر از علمائے کرام آن را بیان می کُنند۔ امّا نہ می دانم کہ چہ بود کہ از اوّلِ ذکرِ شریف تا آخر بر من رقت طاری بود و درین مدت پیہم اشک از چشمانِ من جاری بود۔ وقتے کہ ایشان قیام کردند من ہم استادم۔ و بعد ازین وقتے کہ مَن نزد پیرِ خود رفتم این واقعہ و کیفیت را بیان کردم۔ گفتند کہ ایشان مغلُوب الاحوال اند۔

یک اہلِ حدیث

جوانے از قومِ پنجابیانِ دہلی کہ در صدر بازار قیام داشت و از جماعت غیر مقلدین بودہ برائے دریافت حقیقت آمد۔ این جماعت خود را بہ اہلِ حدیث می نامد۔ آن جوان گفت "ارادہ کردہ بودم کہ قدرے می نشینم و باز می روم۔ امّا وقتے کہ حضرت ایشان بہ خواندنِ درودِ کبریت احمر ابتدا کردند دلم قرار گرفت و این قرار تا وقتِ اختتام ذکرِ شریف ماند، قیام ہم بہ سکون خاطر کردم"۔ این جوانِ سی سالہ در اختتام محفل مبارک بہ خدمتِ حضرت ایشان حاضر شد و بہ شوق و اخلاص یک صد روپیہ برائے مصارفِ این پاک محفل پیش کرد۔ حضرت ایشان آن روپیہ را قبول کردہ بہ وے گفتند۔ در شکرانہ این نعمتِ عظمیٰ فردا کہ دعوتِ طعام است تو ہم بیا۔ چنانچہ آن جوان سعادت مند بہ روز دیگر آمد۔ از صحبت حضرت ایشان مستفید شد و بعد از طعام رخصت گرفتہ بہ خانہ رفت۔ نام این جوان از یاد عاجز رفتہ۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَیّاً کَانَ۔

مسئلہ میلاد و قیام

حافظ محمد وزیر خان حافظ در محلۂ دَرِیبہ دہلی قیام داشت وے شاگرد حافظ غلام رسول ویرآن بود۔ با استاد خود در سال سیزدہ صد یا یک سال قبل یا بعد از حضرت ایشان بیعت شدہ بود چون در دہلی وَہابِیّت را فروغ شد۔ حافظ مکتوبے بہ خدمتِ حضرت ایشان بہ کوئٹہ ارسال کرد حضرت ایشان بہ اُردو جوابش نوشتند، عاجز مفہوم آن مکتوب گرامی می نویسد۔

مکتُوب مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ محمد وزیر خان را بعد از سلام علیک معلوم باد مکتوب شما محررہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۰ (۲۰ شعبان سنہ ۱۳۲۸) رسید۔ نوشتہ اید کہ "اسعد در دیوانِ خود بر انعقادِ محفلِ میلاد شریف ایراد گرفتہ"، رئیسِ منکرین مولوی رشید احمد صاحب بہ دست خود تحریرے نوشتہ و مُہر خود بر وے زدہ بہ من ارسال کردہ اند۔ می نویسند "مردم بر من الزام نہادہ اند کہ من

Marfat.com

مولود شریف را مستحب نہ می دانم "۔ این گونہ اختلافات در شہر شما در ہر کوچہ و گزر موجود است و میلاد شریف کردن ما ہم مشہور است۔ در ہمین سال بہ شبِ دوازدہم ماہِ ربیع الاول ما در دہلی میلاد شریف خواندیم۔ مرزا عبد الحکیم بیگ مدرس و منشی ننّے خان و نواب احسانُ الرحمٰن خان و صدہا نفر حاضر بُودند۔ مولوی عبد السُّبحان کہ با من ہم اخلاص دارد و با منکرین مولد ہم، نیز حاضر بود و خواندنِ مولود ما را می داند۔ و آن چہ شما دریافت کردہ اید از حاضر دانستن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در محفلِ مولد و از خواندن درود تاج، پس از مولوی مشتاق احمد صاحب و دیگر عُلمائے شہر دریافت کُنید۔

غیر مُقلّدین را کلان پیر حافظ ابنِ حجرِ عسقلانی و محدثین را کلان دست گیر حافظ جلال الدین سیوطی مولُود شریف را مستحسن و بہتر و منکرش را بد قسمت و بے نصیب و بے ادب می نویسند حافظ جلال الدین سیوطی را یک رسالہ است کہ نامِ آن حُسْنُ المَقْصِدِ فِی عَمَلِ المَوْلِدِ است درین رسالہ از حافظ ابنِ حجر عسقلانی نقل کردہ اند۔ کہ انعقادِ محفلِ مولدِ شریف بدعتِ حسنہ است بہ مثلِ مدرسہ ساختن و کتاب تصنیف کردن۔ عبارت کتاب را کہ بہ عربی است کاملا نوشتہ بہ مولوی مشتاق احمد فرستادہ ایم۔ و علّامہ یُوسف بن اسماعیل نبہانی در رسالہ " النظم البدیعِ فی مولد النبی الشفیع " گفتہ اند۔

وَاعْلَمْ بِاَنَّ مَنْ اَحَبَّ اَحْمَدَا ۔۔۔ لَابُدَّ اَنْ یَھْوَا سُمَّہُ مُرَدَّدَا
لِذَاکَ اَھْلُ الْعِلْمِ سَنُّوا الْمَوْلِدَا ۔۔۔ مِنْ بَعْدِہٖ فَکَانَ اَمْرًا رَشَدَا
اَرْضَی الْوَرٰی اِلَّا غَوَاۃَ نَجْدِ

ترجمۂ این اشعار از عالمے دریافت کُنید و ترجمہ از عاجز۔ بِدان، ہر آن کس کہ با احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبت دارد یقیناً وے نام آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بار بار بر زبان خود خواہد آورد۔ از ہمین جا است کہ بعد از زمان آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہلِ علم طریقۂ مولد را رواج دادہ اند و از این عمل تمام عالم مسرور و شاد ان است بجز سرکشانِ نجد۔

بقیۃ المکتوب:۔ خلاصۂ کلام این است کہ این عمل مبارک کہ خواندنِ مولود شریف می باشد نزدِ مایان مفتاحِ سعادتِ دو جہان و مصباحِ ہدایتِ انس و جان است۔ غیر ازین آن چہ از امورِ اختلافیہ انداز مولویان شہر خود دریافت کنید۔ این رقعہ را بہ احتیاط نگاہ دارید۔ ان شاء اللہ تا یازدہم، دوازدہم شوال قصدِ سفر بہ دہلی داریم۔ تحریر ہشتم رمضان المبارک، سہ شنبہ سنہ ۱۳۲۸ھ۔ حضرت ایشان ذکر تحریر مولوی رشید احمد کردہ اند۔ عاجز آن تحریر را بلفظہ در رسالہ خیر المورد فی احتفال المولد و در کتاب مقاماتِ خیر بر صفحہ ۹، ۵ نقل کردہ است۔ تحریر ایشان بہ اُردو است علی العجز ترجمۂ آن را بہ فارسی می نویسد۔

Marfat.com

ترجمہ تحریر مولوی رشید احمد

ذکرِ میلادِ فخرِ عالم علیہ الصلاۃ والسلام مندوب و مستحب است اگر بہ روایاتِ صحیحہ کردہ شود و امرے مکروہ و غیر مشروع منضم بہ آن نہ شود۔ این بیان را عاجز بارہا بہ صراحت نوشتہ است و در کتاب براہینِ قاطعہ نیز بہ صراحت بیان جواز و ندب کردہ شدہ۔ درین امر کسے را اعتراض نیست و ہر چہ از بحث و کلام است آن ہمہ در قیود زوائد است لاغیر حُسّاد را یا نظر نیست یا فہم۔ عملِ اساتذہ و مشائخ خود را ہم برین یافتہ ایم۔ آن چہ اہلِ عناد بر بندہ و احبابِ بندہ اتہامِ انکارِ نفسِ ذکرِ مولدِ شریف کردہ اند آن محض افترا است فقط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مہر

عبارت ابن حجر

حضرت ایشان ذکرِ عبارت حُسْنُ الْمَقْصِد فی احتفالِ الْمَوْلِد کردہ اند این عبارت را بہ مولانا عین القضاۃ حیدر آبادی وَطَنًا و لکھنوی مَسْکَنًا۔ مؤلف کتاب نِہَایَۃُ الْاِرْشَاد اِلٰی احْتِفَالِ الْمِیْلَادِ (عربی)، نیز تحریر کردہ ارسال فرمودہ بودند۔ اتماماً للفائدہ عاجز آن عبارت را نقل می کند تا معلوم گردد کہ حضرات ائمہ اعلام چہ می فرمایند و مدعیانِ علم اَلَّذِیْنَ یَصْدُقُ عَلَیْہِمْ "حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْکَ اَشْیَاءُ" چہ حال دارند۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ۔ **عبارت کتاب این است**: "وَقَدْ سُئِلَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ اَبُو الْفَضْلِ اَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَاَجَابَ بِمَا نَصُّہٗ: اَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلِدِ بِدْعَۃٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنَ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَۃِ وَلٰکِنَّھَا مَعَ ذٰلِکَ قَدِ اشْتَمَلَتْ عَلٰی مَحَاسِنَ وَضِدِّھَا فَمَنْ تَحَرّٰی فِیْ عَمَلِھَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّھَا کَانَ بِدْعَۃً حَسَنَۃً وَاِلَّا فَلَا۔ قَالَ۔ وَقَدْ ظَھَرَ لِیْ تَخْرِیْجُھَا عَلٰی اَصْلٍ ثَابِتٍ وَھُوَ مَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَھُمْ فَقَالُوْا ھُوَ یَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰہُ فِیْہِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰی مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔ فَیُسْتَفَادُ مِنْہُ فِعْلُ الشُّکْرِ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ فِیْ یَوْمٍ مُعَیَّنٍ مِنْ اِسْدَاءِ نِعْمَۃٍ اَوْ دَفْعِ نِقْمَۃٍ وَیُعَادُ ذٰلِکَ فِیْ نَظِیْرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَۃٍ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ یَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَۃِ کَالسُّجُوْدِ وَالصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالتِّلَاوَۃِ وَاَیُّ نِعْمَۃٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَۃِ بِبُرُوْزِ ھٰذَا النَّبِیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَذٰلِکَ الْیَوْمِ، وَعَلٰی ھٰذَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّتَحَرّٰی الْیَوْمُ بِعَیْنِہٖ حَتّٰی یُطَابِقَ قِصَّۃَ مُوْسٰی فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَمَنْ لَمْ یُلَاحِظْ ذٰلِکَ لَا یُبَالِیْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِیْ اَیِّ یَوْمٍ مِنَ الشَّھْرِ بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوْہُ اِلٰی یَوْمٍ مِنَ السَّنَۃِ، وَفِیْہِ مَا فِیْہِ

Marfat.com

فَهٰذَا مَا یَتَعَلَّقُ بِاَصْلِ عَمَلِهٖ وَاَمَّا مَا یُعْمَلُ فِیْهِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْتَصَرَ فِیْهِ عَلٰی مَا یُفْهِمُ الشُّکْرَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ نَحْوِ مَا تَقَدَّمَ ذِکْرُهٗ مِنَ التِّلَاوَةِ وَالْاِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاِنْشَادِ شَیْءٍ مِنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّةِ وَ الزُّهْدِیَّةِ الْمُحَرِّکَةِ لِلْقُلُوْبِ اِلٰی فِعْلِ الْخَیْرِ وَالْعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ وَاَمَّا مَا یُتْبَعُ ذٰلِکَ مِنَ السِّمَاعِ وَاللَّهْوِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَالَ مَا کَانَ مِنْ ذٰلِکَ مُبَاحًا بِحَیْثُ یَقْتَضِی السُّرُوْرُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ لَا بَأْسَ بِالْحَاقِهٖ بِهٖ وَمَا کَانَ حَرَامًا اَوْ مَکْرُوْهًا فَیُمْنَعُ وَکَذَا مَا کَانَ خِلَافَ الْاَوْلٰی "یعنی در مسئلہ احتفال مولدِ مبارک از شیخِ اسلام، حافظِ عصر ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی استفسار کردہ شد۔ ایشان بہ جواب نوشتند۔ اصل از عملِ مولد بدعت است در قرونِ ثلاثہ از سلفِ صالح یکے ہم این عمل نہ کردہ۔ مع ہذا این عمل بر محاسن وغیر محاسن مشتمل است، کسے کہ درین عمل محاسن را تحری کند و از غیر محاسن اجتناب ورزد پس این عمل بدعتِ حسنہ است، ورنہ نے۔ و بر اصلِ صحیح کہ در صحیحین است تخریج این عمل نزدِ من ثابت است و اصلِ صحیح این است کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ مدینہ منورہ تشریف آوردند یہود را دید کہ بہ روزِ عاشورا روزہ می داشتند۔ از ایشان استفسار فرمود۔ گفتند این آن روز است کہ پروردگار در ان روز فرعون را غرق کردہ و موسیٰ را نجات دادہ، لہذا شکراً للہ مایان روزہ می داریم۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود، نسبت بہ شما یان برائے موسیٰ مایان احق و اولیٰ ہستیم در رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دران روز روزہ گرفت و امر فرمود تا صحابہ روزہ گیرند۔ ازین حدیثِ صحیح استفادہ می شود کہ اگر پروردگار در روزے مُعیَّن نعمتے ارزانی دارد یا نقمتے را دور کند پس شکرِ آن بہ جا باید آورد و اعادۂ آن شکر در نظیر آن روز ہر سال باید کرد۔ و شکرِ پروردگار بہ انواعِ عبادات حاصل می شود مثلاً سجدہ کردن (نماز خواندن)، و روزہ داشتن و صدقہ کردن و تلاوت قرآن مجید و کدام ازین نعمت عظیم تر است از نعمتِ بروزِ نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و از آن روز کہ یوم میلاد سردارِ دو عالم است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہذا باید کہ بعینہ تحریِ آن روز کردہ شود تا کہ باقصۂ موسیٰ بہ روزِ عاشورا مطابقت آید، و کسے کہ ملاحظۂ این امر نہ می کند وے در یک روز از روزہائے آن ماہ عملِ مولد می کند، و بعض افراد درین عمل توسع اختیار کردہ در یک روز از تمامِ سال عملِ مولد می کنند و آن چہ درین صورت است ہست۔ این بیان متعلق بہ اصلِ عملِ مولد است۔ و آن چہ در مولد از اعمال کردہ شوند بیانش این است کہ اقتصار بر آن امور کردہ شود کہ شکرِ پروردگار ازان فہمیدہ شود بہ مثلے کہ اوّلاً گفتہ ایم از تلاوت و اطعام و صدقہ و خواندنِ بعض مدائحِ نبویہ و زُہدیہ کہ استماعِ آن محرکِ قلب باشد بہ فعلِ خیر و اعمالِ آخرت۔ و آن چہ در اتباعِ این امور از قسمِ سماع و لہو و غیر ذلک کردہ می شود۔ پس درین باب مناسب قول این است کہ آن امور کہ مباح اند و سرور آن روز اقتضائے آن

Marfat.com

مورکند نقصانے نہ دارد کہ آن را ملحق بہ امور سابقہ گردانیم۔ وآن امور کہ حرام باشند یا مکروہ پس ازان منع کردہ شود و ہمچنان از امورِ خلافِ اولیٰ"۔

عاجز گوید | در اواخرِ قرنِ ششم در موصل (عراق)، یک ولی پروردگار شیخ عمر بن محمد گزشتہ است وے در شبِ میلاد احوال مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بیان می کرد و اظہار اُللسرور وشکراً للہ خیرات و مبرّات می کرد۔ این خبر بہ سلطانِ اربل ابو سعید مظفر الدین کوکری رسید۔ در کتب تاریخ آمدہ کہ سلطان از صلحائے امت بودہ، وے این عملِ افضل المندوبات واحسن المثوبات را بہ ترک و احتشام شروع کرد و علامۂ روزگار حافظ احادیث مبارکہ ابو الخطاب بن دحیہ را گفت کہ درین اجتماعِ عظیم احوالِ مبارکہ را بیان کند، چنان چہ ایشان رسالہ "التنویر فی مولد السراج المنیر" تالیف کردند و در محفلِ مبارک ۶۰۴ھ خواندند۔ ازان روز این عمل مبارک را پروردگار قبولیت در روئے زمین عنایت کرد و در اقطارِ عالمِ اسلام این سنّتِ حسنہ رواج یافت و علماء اعلام و حُفاظِ احادیثِ مبارکہ رسائل نوشتند۔ عاجز چند حفاظِ احادیث را نام می نویسد کہ رسالہ ہا نوشتہ اند۔ (۱) حافظ ابو الخطاب بن دحیہ (۲) حافظ ابو شامہ (۳) حافظ ابن کثیر (۴) حافظ سخاوی (۵) حافظ شمس الدین دمشقی (۶) حافظ جلال الدین سیوطی۔ (۷) وتحریرے کہ ابنِ حجر نوشتہ نقل کردہ شد۔ علمائے اعلام از مذاہبِ اربعہ در اثبات و افضلیت این عمل مبارک رسالہا نوشتہ اند و فتاویٰ دادہ اند۔ اگر کسے نامہائے ایشان را جمع کند رسالۂ کبیرہ ترتیب یابد۔ علمائے اعلام از احادیث صحیحہ و ثابتہ اثبات این عمل کردہ اند۔ البتہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کہ مصداق۔ "ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔ کما رواہ البخاری فی صحیحہ"۔ بودہ و از ناب وے مخالفت کردند، این گروہِ باطنِ سقیم در مخالفت کوشیدو از روزے کہ اشقیا را تصرف بر حجاز مقدس شدہ بہ جبر و قہر و ضرب، اہالیِ آن دیار را از این عمل باز داشتہ اند۔ افسوس کہ در ہندوستان بعض افراد اتباعِ غُواۃ نجد کردہ اند۔ پروردگار از شرِّ ایشان مسلمانان را محفوظ دارد۔

محبتِ حضرتِ رحمتِ عالمیان و محبوب رب العالمین سیّدنا و سیّد الانبیاء والمرسلین شرعاً مطلوب است۔ حدیث صحیحین است۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ از محافلِ میلادِ شریف در محبتِ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اضافہ می شود کہ سراسر خیر است۔ افسوس صد افسوس این گروہ باطن سقیم مصداقِ۔ مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ گشتہ۔ حضرت سیدی الوالد قدّس سرہ و نوّر ضریحہ چہ خوب نوشتہ اند "نزد مایان خواندن مولود شریف مفتاحِ سعادتِ دو جہان و مصباحِ ہدایت انس و جان است"۔ در حدیث شریف وارد است۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔ برائے عاشقانِ محفلِ میلادِ شریف بشارتے

Marfat.com

است عظیم۔ فَطُوبٰی لَهُمْ ثُمَّ طُوبٰی لَهُمْ۔ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ۔

بعض معاندین ومخالفین

غالباً واقعہ سال سی ونہ است کہ بعض مفسدین مکتوبے بہ حضرت ایشان ارسال کردند کہ در تحریک "ترکِ مَوالات" شریک شوید وإلّا مایان فتنہ برپا کردہ در محفلِ میلاد تمام چراغانِ بلوری رامی شکنیم ودیگر نقصان می رسانیم۔ این جماعت اشقیانامہائے خود رادر خطانہ نوشتہ بودند۔ حضرت ایشان این خط رانزد حکیم محمد اجمل خان شریفی وڈاکٹر مختار احمد انصاری بااین پیام فرستادند "مااِظْهَارَ اَلسُّرُوْرِ وَشُكْرَ اَللّٰهِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ الْعُظْمٰی۔ جلسہ میلاد شریف مُنعقد می کنیم اگر مفسدین آمادۂ فساد اند، جلسہ عام نہ می کنیم۔" پروردگار حکیم صاحب وڈاکٹر صاحب رااجرہا عنایت کند کہ بہ خدمت حضرت ایشان رسیدند و عرض کردند، شما حَسَبِ معمول جلسہ منعقد کنید۔ ماازاولِ وقت عشا تا اختتام جلسہ حاضری باشیم وباخود چند رُفقارامی آریم۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسے فتنہ وفساد نہ خواہد کرد۔ چنانچہ ہر دو افراد بارفقا حسبِ وعدہ حاضر شدند ومحفلِ مبارک باصد خیر وبرکت بہ اتمام رسید۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ، وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ۔

ماٰلِ یک مُعترض

در ہزار وسہ صد وچہل ودو مولوی بخش اللہ یک جوان رادر خانقاہ شریف دہلی بہ خدمت حضرت برادر کلان اَدَامَ اللّٰهُ اِرْشَادَهٗ آورد آن جوان از حضرت برادر بیعت شد وقبل از بیعت شدن این واقعہ رابیان کرد۔ سال گزشتہ ۱۳۴۱ھ من نزد دروازۂ خانقاہ شریف استادم کہ مردم در آرائش محفل میلاد شریف مشغول اند من در دل خود گفتم۔ این چہ بدعت واسراف بے جااست۔ اندریں اثنا حضور اقدس از حرم سرا برآمدند وبرائے تنبیہِ من بہ آواز بلند بہ کارپردازان خطاب کردہ فرمودہ اند۔ اندریں ایام غفلت وبے دینی غلبہ پیدا کردہ است۔ این ہمہ مصارف وزیبائش برائے ازدیادِ شوق است ونیز اظہار سرور مقصود است۔ درمجالس دنیویہ مردمان بہ چہ قسم اظہار مسرت می کنند۔ ماا گر بہ روزِ ولادتِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برائے اظہار سرور این ہمہ آرائش وزیبائش کنیم چہ قباحت دارد۔ چون حضور اقدس این فرمودند۔ در دلِ من اعتراض دیگر پیدا شد، وحضور اقدس معاً فرمودند "کسانے کہ در دل خود درشتی دارند پروردگار ایشان راتوفیق نیکی عنایت کند۔" وباز بہ حرم سرا تشریف بردند۔ حضور اقدس اگرچہ بامن مکالمہ نہ فرمودند لیکن من بہ وجہ خوب فہمیدم کہ این ارشاد برائے من است۔ مع ذلک بہ دل خود ایرادہا را جائے دادہ ازان جارو انہ شدم۔ از آن وقت خللے در عقل ودماغم پیدا شد وچند وقت نہ گزشت کہ من

Marfat.com

مخبوط الحواس گشتم۔ والدین من نزد علماء وصلحاء رفتند وکیفیت بیان کردند به ایشان گفته شد کہ فرزند شما در شان بزرگے بے ادبی کردہ است وایں ہمہ وبال از آن است۔ چناں چہ والدین من مرا بہ اجمیر شریف بردند وآں جا پیش روئے مزار پر انوار حضرتِ خواجہ قدس اللہ سرہٗ انداختند۔ من چہل روز در اجمیر قیام کردم۔ چیزے از احوالم درست شد و من حقیقتِ واقعہ را بہ والدین خود بیان کردم۔ ایشان واقعہ را بہ علماء وصلحا بیان کردند۔ بہ ایشان گفتہ شد کہ فرزند خود را نزد حضور اقدس ببرید تا کہ وے را بیعت کنند۔ چُون از وفاتِ حضرت ایشان علم شد۔ بہ ایشان گفتہ شد کہ در خدمت جانشین حضرت ایشان قدس سرہ ببرید۔ من بہ خدمتِ مفتی کفایت اللہ مکتوبے نوشتم و دریافت نمودم کہ جانشین حضرت ایشان کیست وقیام ایشان کجا است، مفتی صاحب تحریر فرمودند۔ "جانشین حضرت ایشان فرزند کلان ایشان اند کہ حضرت بلال نام دارند و اندریں ایام قیام ایشان در خانقاہ شریف است"۔ ایں واقعہ بیان کردہ آن جوان مکتوبِ مفتی صاحب را از جیب خود برآوردہ نشان داد۔ عَفَی اللّٰہُ عَنْہُ وَرَحِمَہٗ۔

وہابیّہ واذناب وہابیّہ

از ذکر وہابیہ واذناب وہابیہ در دل کدورتے پیدا می شود وآثار جلیسِ بد رو می نماید کہ آن۔ اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً۔ کما فی الصحیحین۔ است واگر ازالہ آن اثرِ بد نہ کردہ شود، صورتِ رَان ظاہر می شود۔ ابنِ جریر وترمذی ونسائی وابنِ ماجہ روایت کردہ اند کَمَا فِی تَفْسِیْرِ ابن کثیرٍ عن اَبی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال، ان العبد اذا اذنب ذنبا کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فَان تاب منہا صقل قلبہ وان زاد زادت فذ لک قول اللّٰہ تعالیٰ۔ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ وقال الترمذی حسن صحیح ولفظ النسائی ان العبد اذا اخطأ خطیئۃ نکت فی قلبہ نکتۃ سوداء فان ھو نزع واستغفر وتاب صقل قلبہ فان عاد زید فیھا حتّٰی تعلو قلبہ فھو الران الذی قال اللّٰہ تعالیٰ۔ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ برائے ازالہ آن اثرِ بد کہ از ذکر اذناب وہابیّہ پیدا شدہ است چند شعر عارف کبیر وولی شہیر شیخ شرف الدین ابو عبداللّٰہ محمد بن سعید دلاصی مصری معروف بہ ابو صیری قدس سرہٗ کہ در اسکندریہ مدفون انداز قصیدۂ ہمزیہ ایشان نقل می کند کہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ احیاناً می خواندند وباز در ورد کبریت احمر می نویسد کہ حضرات عالی قدر قدس اللّٰہ اسرارہم آن را بہ مواظبت می خواندند۔

ابیات قصیدۂ ہمزیّہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

اَنْتَ مِصْبَاحُ کُلِّ فَضْلٍ فَمَا تَصْـ ..... ـدُرُ اِلَّا عَنْ ضَوْئِکَ الْاَضْوَاءُ

Marfat.com

لَكَ ذَاتُ الْعُلُوْمِ مِنْ عَالَمِ الْغَيْـ ... ـبِ وَمِنْهَا لِآدَمَ الْأَسْمَاءُ
لَمْ تَزَلْ فِيْ ضَمَائِرِ الْكَوْنِ تُخْتَا ... رُلَكَ الْأُمَّهَاتُ وَالْآبَاءُ
فَامَضَتْ فَتْرَةٌ مِنَ الرُّسْلِ اِلَّا ... بَشَّرَتْ قَوْمَهَا بِكَ الْأَنْبِيَاءُ
تَتَبَاهَى بِكَ الْعُصُوْرُ وَتَسْمُوْ ... بِكَ عَلْيَاءُ بَعْدَهَا عَلْيَاءُ
لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الَّذِيْ كَانَ لِلدِّيْـ ... ـنِ سُرُوْرٌ بِيَوْمِهِ وَازْدِهَاءُ
وَتَوَالَتْ بُشْرَى الْهَوَاتِفِ اَنْ قَدْ ... وُلِدَ الْمُصْطَفٰى وَحُقَّ الْهَنَاءُ
مَوْلِدٌ كَانَ مِنْهُ فِيْ طَابِعِ الْكُفْـ ... ـرِ وَبَالٌ عَلَيْهِمُوْ وَوَبَاءُ
اَطْرَبَ السَّامِعِيْنَ ذِكْرُ عُلَاهُ ... يَالَرَاحٍ مَالَتْ بِهِ النُّدَمَاءُ
وَبِحُبِّ النَّبِيِّ فَابْغِ رِضَى اللّٰـ ... ـهِ فَفِيْ حُبِّهِ الرِّضَى وَالْحَبَاءُ
فَسَلَامٌ عَلَيْكَ تَتْرَى مِنَ اللّٰـ ... ـهِ وَتَبْقٰى بِهِ لَكَ الْبَأْوَاءُ
وَسَلَامٌ عَلَيْكَ مِنْكَ فَمَا غَيْـ ... ـرُكَ مِنْهُ لَكَ السَّلَامُ كِفَاءُ
وَسَلَامٌ مِنْ كُلِّ مَا خَلَقَ اللّٰـ ... ـهُ لِتَحْيَا بِذِكْرِكَ الْأَمْلَاءُ
وَصَلَاةٌ كَالْمِسْكِ تَحْمِلُهُ مِنْـ ... ـيْ شَمَالٌ اِلَيْكَ اَوْ نَكْبَاءُ
وَسَلَامٌ عَلٰى ضَرِيْحِكَ تَخْضَلُ ... لُ بِهِ مِنْهُ تُرْبَةٌ وَعْسَاءُ
وَثَنَاءٌ قَدَّمْتُ بَيْنَ يَدَيْ نَجْـ ... ـوَايَ اِذْ لَمْ يَكُنْ لَدَيَّ ثَرَاءُ
مَا اَقَامَ الصَّلَاةَ مَنْ عَبَدَ اللّٰـ ... ـهَ وَقَامَتْ بِرَبِّهَا الْاَشْيَاءُ

الحَبَاءُ الْعَطَاءُ۔ البَأْوَاءُ الشَرَفُ وَالفخر۔ الْأَمْلَاءُ جَمْعُ مَلَاءٍ وَهُوَ الجماعَةُ مِنَ النَّاسِ۔ الشَمَالُ هِيَ رِيح تهب مِنْ جِهَةِ الْقطبِ اِلى المغربِ۔ النكباءُ هِيَ رِيحُ الصَّبَا۔ وَعْسَاءُ اى لِينَةُ ذاتِ رَملٍ۔ ثَرَاءُ اى مَالٌ كَيْ اَتَصَدَّقُ بِهِ۔

الكبريت الاحمر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا اَمْؤَبَّدًا اَوْ اَسْنٰى سَلَامِكَ اَبَدًا اَمْجَدَّدًا عَلٰى اَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِيَّةِ وَمَجْمَعِ الدَّقَائِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ وَطُوْرِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ وَمَهْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَعَرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ الْقُدْسِيَّةِ وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ وَمُقَدِّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ وَقَائِدِ رَكْبِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكْرَمِيْنَ وَاَفْضَلِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمُشَاهِدِ

Marfat.com

اَنْوَارِ السَّرَابِتِ الْاُوَلِ تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُرْدِ
الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ وَاِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسِّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَعَيْنِ حَيَاةِ
الدَّارَيْنِ الْمُتَخَلِّقِ بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُتَحَقِّقِ بِاَسْرَارِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ سَيِّدِ
الْاَشْرَافِ وَجَامِعِ الْاَوْصَافِ الْخَلِيْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ نَبِيِّكَ الْعَظِيْمِ وَرَسُوْلِكَ
الْقَدِيْمِ الْكَرِيْمِ الْهَادِيْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ الْمَخْصُوْصِ بِاَعْلَى الْمَرَاتِبِ وَالْمَقَامَاتِ
الْمُؤَيَّدِ بِاَوْضَحِ الْبَرَاهِيْنِ وَالدَّلَالَاتِ الْمَنْصُوْرِ بِالرُّعْبِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْجَوْهَرِ الشَّرِيْفِ
الْاَبَدِيِّ وَالنُّوْرِ الْقَدِيْمِ الْمُحَمَّدِيِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ فِي الْاِيْجَادِ وَالْوُجُوْدِ الْفَاتِحِ لِكُلِّ
شَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ وَحَضْرَةِ الْمُشَاهَدَةِ وَالشُّهُوْدِ نُوْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاهُ وَسِرِّ كُلِّ سِرٍّ وَسَنَاهُ الَّذِيْ
شُقِّقَتْ مِنْهُ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتْ مِنْهُ الْاَنْوَارُ السِّرِّ الْبَاطِنِ وَالنُّوْرِ الظَّاهِرِ السَّيِّدِ الْكَامِلِ
الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْعَاقِبِ الْحَاشِرِ النَّاهِيْ الْاٰمِرِ النَّاصِحِ النَّاصِرِ الصَّابِرِ
الشَّاكِرِ الْقَانِتِ الذَّاكِرِ الْمَاحِيْ الْمَاجِدِ الْعَزِيْزِ الْحَامِدِ الْمُؤْمِنِ الْعَابِدِ الْمُتَوَكِّلِ الزَّاهِدِ الْقَائِمِ
السَّاجِدِ التَّابِعِ الشَّهِيْدِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ الْبُرْهَانِ الْحُجَّةِ الْمُطَاعِ الْمُخْتَارِ الْخَاضِعِ الْخَاشِعِ الْمُسْتَنْصِرِ
الْحَقِّ الْمُبِيْنِ طٰهٰ وَيٰسٓ الْمُزَّمِّلِ الْمُدَّثِّرِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ
حَبِيْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَالرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰى الْحَكَمِ الْعَدْلِ الْحَكِيْمِ الْعَلِيْمِ الْعَزِيْزِ الْحَلِيْمِ
الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ الصَّادِقِ الصَّدُوْقِ الْاَمِيْنِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ
الْمُنِيْرِ الَّذِيْ اَدْرَكَ الْحَقَائِقَ بِجُمْلَتِهَا وَفَاقَ الْخَلَائِقَ بِرُمَّتِهَا وَجَعَلْتَهُ حَبِيْبًا وَنَادَيْتَهُ قَرِيْبًا وَ
اَدْنَيْتَهُ رَقِيْبًا وَخَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ وَالدَّلَالَةَ وَالْبِشَارَةَ وَالنِّذَارَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَنَصَرْتَهُ
بِالرُّعْبِ وَظَلَّلْتَهُ بِالسُّحُبِ وَرَدَدْتَ لَهُ الشَّمْسَ وَشَقَقْتَ لَهُ الْقَمَرَ وَاَنْطَقْتَ لَهُ الضَّبَّ وَ
الظَّبْيَ وَالذِّئْبَ وَالْجِذْعَ وَالذِّرَاعَ وَالْجَمَلَ وَالْجَبَلَ وَالْمَدَرَ وَالشَّجَرَ وَاَنْبَعْتَ مِنْ اَصَابِعِهِ
الْمَاءَ الزُّلَالَ وَاَنْزَلْتَ مِنَ الْمُزْنِ بِدَعْوَتِهِ فِيْ عَامِ الْمَحْلِ وَالْجَدْبِ وَابِلَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ
فَاعْشَوْشَبَ مِنْهُ الْقَفْرُ وَالصَّخْرُ وَالْوَعْرُ وَالسَّهْلُ وَالرَّمْلُ وَالْحَجَرُ وَاَسْرَيْتَ بِهِ لَيْلًا مِنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اِلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى وَاَرَيْتَهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى وَاَنَلْتَهُ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى وَاَكْرَمْتَهُ بِالْمُخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَ
الْمُشَافَهَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ بِالْبَصَرِ وَخَصَصْتَهُ بِالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى وَالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى
يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فِي الْمَحْشَرِ وَجَمَعْتَ لَهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرَ الْحِكَمِ وَجَعَلْتَ اُمَّتَهُ خَيْرَ

Marfat.com

الْاُمَمِ وَغَفَرْتَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ الَّذِیْ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّی الْاَمَانَةَ وَنَصَحَ الْاُمَّةَ وَکَشَفَ الْغُمَّةَ وَجَلَی الظُّلْمَةَ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتّٰی اَتَاهُ الْیَقِیْنُ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ یَغْبِطُهُ فِیْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْهُ فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَاءِ ذِکْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِیْنِهٖ وَاِبْقَاءِ شَرِیْعَتِهٖ وَفِی الْاٰخِرَةِ بِقَبُوْلِ شَفَاعَتِهٖ فِیْ اُمَّتِهٖ وَاِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ وَاِبْدَاءِ فَضْلِهٖ عَلَی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِیْمِهٖ عَلٰی کَافَّةِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِالشُّهُوْدِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْیَا وَاَعْطِهٖ سُؤْلَهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی کَمَا اٰتَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ اَکْرَمِ عِبَادِکَ عَلَیْکَ شَرَفًا وَمِنْ اَرْفَعِهِمْ عِنْدَکَ دَرَجَةً وَاَعْظَمِهِمْ خَطَرًا وَاَمْلَکِهِمْ عِنْدَکَ شَفَاعَةً اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهُ وَاَبْلِغْ مَاْمُوْلَهُ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَازَیْتَ بِهٖ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاَجْزِ الْاَنْبِیَاءَ کُلَّهُمْ خَیْرَ الْجَزَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَهِدَتْهُ الْاَبْصَارُ وَسَمِعَتْهُ الْاٰذَانُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ عَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَحْفَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِیْرَتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَخْتَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَخَزَنَةِ اَسْرَارِهٖ وَمَعَادِنِ اَنْوَارِهٖ وَکُنُوْزِ الْحَقَائِقِ وَهُدَاةِ الْخَلَائِقِ وَنُجُوْمِ الْاِهْتِدَاءِ لِمَنِ اقْتَدٰی بِهِمْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَائِمًا اَبَدًا وَارْضَ عَنْ کُلِّ الصَّحَابَةِ رِضًی سَرْمَدًا عَدَدَ خَلْقِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَمُنْتَهٰی عِلْمِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ ذَاکِرٌ وَکُلَّمَا سَهَی عَنْ ذِکْرِکَ غَافِلٌ صَلَاةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَلَنَا صَلَاحًا وَاٰتِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِیَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَاللِّوَاءَ الْمَعْقُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَصَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَمَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَا مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَا بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَا غَایَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً مَعْرُوْضَةً عَلَیْهِ مَقْبُوْلَةً لَدَیْهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ

وَبَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا صَلٰوةً تَمْلَأُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَرَّجُ بِهَا الْكُرَبُ وَيُجْرِيْ بِهَا لُطْفُكَ فِيْ اَمْرِيْ وَاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَارِكْ لَنَا عَلَى الدَّوَامِ وَعَافِنَا وَاهْدِنَا وَامْدُدْنَا وَاجْعَلْنَا اٰمِنِيْنَ وَيَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَاٰخِرَتِنَا وَتَوَفَّنَا عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاجْمَعْنَا مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ عَذَابٍ بَئِيْسٍ مَعَ كُلِّ شَفِيْقٍ وَّ اَنِيْسٍ وَاَنْتَ رَاضٍ عَنَّا وَلَا تَمْكُرْ بِنَا وَاخْتِمْ لَنَا مِنْكَ بِخَيْرٍ وَعَافِيَةٍ بِلَا مِحْنَةٍ اَجْمَعِيْنَ خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى هُوَ مَوْلَانَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

حرفِ آخر از مولد شریف

حضرت ایشان از نعومت اظفار تا آخرِ ایام عاشق و دلدادۂ این مبارک و متجدد محفل بودند۔ و از آن افراد کہ محفلِ میلاد مبارک منعقد می کردند خوش می شدند و برائے ایشان دعا ہا می کردند۔ و با آن کسان نیز ملاقات ہا و دعا ہا می کردند کہ انعقادِ محفلِ مبارک میلاد را بدنہ می گفتند۔ و کسے کہ انعقاد این مبارک محفل را بدی گفت از وے نفرت می کردند و می گفتند کہ این گونہ افراد بدعقیدہ و بے ادب اند۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

زیارت قبور

حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم را معمول بودہ است کہ بر مزاراتِ اولیا و صلحا می روند و فیوضات و برکات را استفادہ می کنند۔ مسلم در صحیح خود از بریدہ روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ "نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا" من شما را نہی کردہ بودم از زیارت کردن قبور پس زیارت بکنید قبور را۔ و ابنِ ماجہ از ابن مسعود روایت کردہ کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ" من شما را پیش ازین نہی کردہ بودم از زیارت کردنِ قبور پس بہ درستی کہ زیارت کردنِ قبور بے رغبت می گرداند از دنیا و یاد می دہد آخرت را۔

بعض کوتاہ نظر بر حضرتِ مشائخ اعتراض می کنند کہ مقصد از زیارتِ قبر عبرت و پند گرفتن است کہ مصیر ما نیز بہ خاک رفتن و خاک شدن است نہ استفادۂ انوار و استفاضۂ فیوضات۔ امام فخر الدین رازی در کتاب خود "المطالب العالیہ" کلامِ لطیف و نفیس نوشتہ اند و استاذ محمد زاہد الکوثری وکیل المشیخۃ الاسلامیۃ بدار السلطنۃ العثمانیۃ سابقاً در تکملۂ "السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل" بر صفحہ ۱۶۰ نقل کردہ اند عاجز آں را نقل می کند۔

Marfat.com

امام رازی گفتہ

وَاِذَا عَرَفْتَ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَاتِ فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قَبْرِ اِنْسَانٍ قَوِيِّ النَّفْسِ كَامِلِ الْجَوْهَرِ شَدِيْدِ التَّاثِيْرِ وَوَقَفَ هُنَاكَ سَاعَةً وَتَأَثَّرَتْ نَفْسُهُ مِنْ تِلْكَ التُّرْبَةِ حَصَلَ لِنَفْسِ الزَّائِرِ تَعَلُّقٌ بِتِلْكَ التُّرْبَةِ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّ لِنَفْسِ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ الْمَيِّتِ مُلَاقَاةً بِسَبَبِ اجْتِمَاعِهِمَا عَلٰى تِلْكَ التُّرْبَةِ فَصَارَتْ هَاتَانِ النَّفْسَانِ شَبِيْهَتَيْنِ بِمِرْاٰتَيْنِ صَقِيْلَتَيْنِ وُضِعَتَا بِحَيْثُ يَنْعَكِسُ الشُّعَاعُ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَكُلُّ مَا حَصَلَ فِى نَفْسِ الزَّائِرِ الْحَيِّ مِنَ الْمَعَارِفِ الْبُرْهَانِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ الْكَسْبِيَّةِ وَالْاَخْلَاقِ الْفَاضِلَةِ مِنَ الْخُضُوْعِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالرِّضٰى بِقَضَاءِ اللّٰهِ يَنْعَكِسُ مِنْهُ نُوْرٌ اِلٰى رُوْحِ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ الْمَيِّتِ وَكُلُّ مَا حَصَلَ فِى نَفْسِ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ الْمَيِّتِ مِنَ الْعُلُوْمِ الْمُشْرِفَةِ وَالْاٰثَارِ الْعُلْوِيَّةِ الْكَامِلَةِ فَاِنَّهُ يَنْعَكِسُ مِنْهُ نُوْرٌ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الزَّائِرِ الْحَيِّ وَبِهٰذَا الطَّرِيْقِ تَصِيْرُ تِلْكَ الزِّيَارَةُ سَبَبًا لِحُصُوْلِ الْمَنْفَعَةِ الْكُبْرٰى وَالْبَهْجَةِ الْعُظْمٰى لِرُوْحِ الزَّائِرِ وَلِرُوْحِ الْمَزُوْرِ فَهٰذَا هُوَ السَّبَبُ الْاَصْلِى فِى مَشْرُوْعِيَّةِ الزِّيَارَةِ وَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَحْصُلَ فِيْهَا اَسْرَارٌ اُخْرٰى اَدَقُّ وَاَحَقُّ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ وَتَمَامُ الْعِلْمِ بِالْحَقَائِقِ لَيْسَ اِلَّا عِنْدَ اللّٰهِ - اھ" وَاَمَّا بَقَاءُ النَّفْسِ مُدْرِكَةً لِبَعْضِ الْجُزْئِيَّاتِ فَقَدْ بَيَّنَهَا الرَّازِى فِى الْفَصْلِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنَ الْكِتَابِ الْمَذْكُوْرِ وَقَالَ الرَّازِىُّ اَيْضًا فِى تَفْسِيْرِهٖ "اِنَّ الْاَرْوَاحَ الْبَشَرِيَّةَ الْخَالِيَةَ عَنِ الْعَلَائِقِ الْجِسْمَانِيَّةِ الْمُشْتَاقَةَ اِلَى الْاِتِّصَالِ بِالْعَالَمِ الْعُلْوِىِّ بَعْدَ خُرُوْجِهَا مِنْ ظُلْمَةِ الْاَجْسَادِ تَذْهَبُ اِلٰى عَالَمِ الْمَلَائِكَةِ وَمَنَازِلِ الْقُدْسِ وَيَظْهَرُ مِنْهَا اٰثَارٌ فِى اَحْوَالِ هٰذَا الْعَالَمِ فَهِىَ الْمُدَبِّرَاتُ اَمْرًا، اَلَيْسَ الْاِنْسَانُ قَدْ يَرٰى اُسْتَاذَهُ فِى الْمَنَامِ وَيَسْاَلُهُ عَنْ مُشْكِلَةٍ فَيُرْشِدُهُ اِلَيْهَا"۔ یعنی چوں این مقدمات را بدانستی پس می گوئیم کہ چوں شخصے بہ زیارتِ قبرِ کسے می رود کہ نفس قوی وجوہر کامل وتاثیر شدید داشتہ باشد وقدرے نزد تربت توقف می کند ویرا با تربت تعلقے پیدا می شود و تو دانستہ ئی کہ نفسِ آن انسانِ میت را با نفسِ انسانِ زائر از وجہ اجتماعِ آن ہر دو نفوس بر آن تربت ملاقات رو دادہ است ومثال این ہر دو نفوس بہ رنگِ دو آئینہ مجلّٰی ومصفّٰی است کہ بہ نوعے واقع شدہ اند کہ شعاع یکے در دیگرے منعکس می شود، ہر چہ در زائرِ زندہ از معارفِ برہانیہ وعلومِ کسبیہ واخلاقِ فاضلہ از قسمِ خضوع للہ ورضا بودن بہ قضائے پروردگار می باشد انوار آن بر رُوحِ آن انسانِ میت منعکس می شود۔ وہر چہ از علومِ مشرفہ وآثارِ علویہ کاملہ در مزورِ میت اند بر رُوحِ این انسانِ زندہ منعکس می شود، واز ین وجہ این زیارتِ قبور سببِ حصولِ منفعتِ کبریٰ وبہجتِ عظمیٰ است، ہم برائے زائرِ زندہ وہم برائے

Marfat.com

مزور مردہ۔ وبرائے مشروعیتِ زیارتِ قبور این یک سبب اصلی است وممکن کہ در مشروعیتِ زیارتِ قبور اسرار دیگر نیز باشند کہ احق بالذکر وادق بوند از آن چہ کہ ما ذکر کردہ ایم، چہ علمِ تمام حقائق بہ جُز پروردگار کسے را نیست"۔ وامام رازی این بیان را کہ نفس ادراک کنندۂ بعض جُزئیات می ماند، در فصل پانزدہم ازاین کتاب کردہ اند وایشان در تفسیر خود نوشتہ اند "آن ارواح بشریہ کہ از علائقِ جسمانیہ خالی و مشتاق بہ اتصالِ عالمِ علوی می باشند چُون از ظلمتِ اجساد می برآیند بہ عالم ملائکہ ومنازلِ قدس می رسند۔ از آن ارواح در احوال این عالم آثار ظاہر می شوند وآن را مُدبّراتِ اَمر گویند۔ آیا نہ می بینی کہ احیانا شخصے اُستاد خود را در خواب می بیند واز وے استفسار از اشکالے می کند۔ وے بہ بینندۂ خواب راہ می نماید"۔ انتہی۔ پروردگار امام رازی رحمہ اللہ ورضی عنہ را اجرہائے بے شمار دہد چہ حقائق را بیان کردہ اند کسانے کہ از این گونہ اسرار وحکم ناواقف اند ومی خواہند کہ از زیارت قبور منع کنند در حدیث لا تشد الرحال الّا الی ثلاثۃ مساجد۔ خلاف قاعدۂ نحویہ مستثنیٰ منہ را اَعم قرار می دہند وخطا بر خطا می کنند۔ کُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔

حضرت ایشان قدس سرہٗ بہ زیارت قبور می رفتند ومستفید می شدند وبرائے زیارت قبور سفر کردن را جائز می گفتند چنانچہ در ابتدائے احوال دو بار از رامپور بہ سرہند شریف ودر اَواخرِ احوال برائے زیارت حضرت قلندر بہ پانی پت سفر کردہ اند وحافظ اشفاق الٰہی را ہدایت فرمودند تا بہ اجمیر شریف سفر کند، چنان چہ در فصل چہارم بیانش خواہد آمد۔ وبیان رفتن حضرت ایشان بہ مزار والد بزرگوار خود در رامپور وبہ مزار مولانا طاہر بندگی در لاہور۔ گزشتہ۔ حضرت ایشان بہ کمالِ ادب بر مزاراتِ بزرگانِ دین حاضر می شدند کفشہا را بیرونِ دروازۂ احاطہ از پائے می کشیدند واز آن جا دست بستہ سر بہ جیب انداختہ بہ مزارِ مبارک می رفتند۔ اَوّلاً سلام مسنون برائے اموات رو بہ سوئے قبر وپُشت بہ سوئے قبلہ کردہ استادہ می خواندند وباز دو زانو نشستہ چادر خود را بر سر وروے خود انداختہ بہ آواز بلند مصروف تلاوت می شدند، اکثر سورۂ یٰسٓ وگاہے سورۂ مُلک می خواندند وباز قدرے مراقب می شدند وباز دست بر داشتہ دعا می کردند وبعد ازیں باحضور وآگاہی وباادب واحترام بہ رجعت قہقری رخصت می شدند۔ عاجز بیان حاضر شدن حضرت ایشان را بر مزارات اولیائے پروردگار می کند حضرات نقشبندیہ را اول ذکر می کند۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

خواجۂ نقشبندیان حضرت باقی باللہ

دو سہ بار رفتن حضرت ایشان بہ موقع عرس شریف ویک دو بار بدون عرس شریف بہ یاد عاجز است یک بار بہ شبِ عرس شریف حضرت ایشان در صحن مسجد شریف نشستند مزار پُر انوار بہ جہت جنوب بود۔

Marfat.com

بعد از عرض سلام و تلاوت سورۂ مبارکہ، حضرت برادر کلان بہ آواز بلند شجرۂ شریفہ منظومۂ حضرت مولانا خالد کُردی خواندند۔ سبحان اللہ چہ مبارک وقت و مبارک حال بود۔

سیّد السّادات نور محمّد بدایُونی

حضرت ایشان پیر و مرشدِ حضرتِ مرزا جانِ جانانِ مظہر و خلیفۂ حضرت شیخ سیف الدین بودہ اند قدس اللہ اسرارہم۔ وسالہا از حافظ محمد محسن خلیفۂ حضرت خواجہ محمد معصُوم کسبِ معارف نمودہ اند۔ در لقمہ نیک احتیاط می کردند۔ بہ دست خود چیزے می پختند و چند روز بران اکتفا می نمودند۔ استغراق کامل و جذب قوی داشتند۔ از کثرتِ مراقبہ پُشتِ مبارک خم شدہ بود۔ می فرمودند از سی سال تعلّقِ طبیعت بہ لذّت طعام نہ ماندہ است ہر چہ میسر آید می خوریم۔ بہ یازدہم ذی القعدہ ۱۱۳۵ھ رحلت فرمودہ اند و بہ فاصلۂ یک تیر پُرتاب بہ جہتِ جنوب از مزار حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہٗ در باغ نواب مکرم خان مدفون شدند۔ نواب مکرم خان از اولاد حضرت سیّد محمد نقشبند بہاء الدین قدس سرہٗ و از خلفائے حضرت خواجہ محمد معصُوم قدس سرہٗ بودند۔ روزے سلطان اورنگ زیب عالمگیر از نواب صاحب استفسار از عمر ایشان فرمود، عرض کرد، سہ سال کہ آن مدتے است کہ در خدمت پیر و مُرشد خود بُودہ ام۔

اوقات ہمان بود کہ با یار بہ سر رفت باقی ہمہ بے حاصلی و بے خبری است

چُون ایشان را وقت آخر شد بر سر ایشان کلاہِ حضرت عبید اللہ احرار نہادند۔ گفتند اگرچہ از انوار این کلاہ فائز شدہ ام امامی خواہم کہ در انوار پیر خود غرق شوم لہذا کلاہ پیرِ من بر سرم نہید۔ چنان چہ آن مبارک کلاہ بر سرِ ایشان نہادند و اندران حال رحلت فرمودہ اند۔ حضرت مرزا مظہرِ جانِ جانان می فرمودند کہ زائد از ہزار کس از آن جناب ذاکر و شاغل شدہ بہ درجۂ حضور و آگاہی رسیدہ اند مثل سید حشمت خان و مولوی محمّد باقی۔ قدس اللہ اسرارہم۔

بہ مرور ایام باغ نہ ماند و چُون انگلیسہا ارادۂ تعمیرِ شہر دہلی نو کردند تمام اراضی آن جہت را حکومت گرفت خواست کہ مزار حضرت ایشان را در سیلِ آبِ بارانی آوردہ بے نشان سازد۔ حضرت ایشان را چُون عِلم این امر شد بسیار متفکر شدند و درین سلسلہ از کوٹہ حاجی مُلّا احمد خان مٹاخیل را بہ شملہ نزد سفیر افغانستان فرستادند۔ سفیر سعیہا کرد و مزار پر انوار محفوظ ماند۔ و باز حضرت ایشان ارادہ فرمودند کہ آن قطعۂ زمین را محفوظ کنند۔ چنان چہ بہ دیوار پختہ آن جا را احاطہ کردند و بہ سنگ سُرخ فرش ساختند۔

در ایامے کہ عاجز چار پنج سالہ بود حضرت ایشان را دو سہ سال معمول بود کہ ہر روز در عر بہ آن جامی رفتند۔ بہ ساعت دہ صباحًا متوجہ آن جہت می شدند۔ یک مخلص افغانی را ہمراہ می گرفتند، برائے فرش کردن

Marfat.com

یک گلیم و برائے استعمال یک آفتابۂ کلان و یک صراحی و دو مُطبَق غذا ہمراہ می بود ما ہر سہ برادر ہمراہ می بُودیم، حضرت ایشان نزد مزار شریف زیر سایۂ درخت "نیم" بہ ذکر شریف مشغول می شدند و ما برادران در قرب و جوار بہ بازی و سیر و تفریح مشغول می شدیم، چُون وقتِ تناول غذا می رسید۔ حضرت ایشان استادہ شدہ قدرے بہ آواز بلند می فرمودند "بچہا بیائید و نان بخورید"۔ بعد از تناول غذا قدرے قیلولہ می فرمودند و باز وضو کردہ نماز می خواندند عاجز یاد دارد کہ احیانا حضرت ایشان اذان می گُفتند و تکبیر گفتہ نماز می خواندند تا آن زمان دیوار احاطہ و فرش نہ ساختہ شدہ بود۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ این مبارک زمین قطعۂ جنت است۔ بہ پہلوے حضرت سید السادات جہت شرق مزار حضرت امۃ الفاطمہؓ زوجۂ حضرتِ شاہ احمد سعید قدس اللہ اسرارہما واقع است کہ جدۂ حضرت ایشان اند۔

بہ روز جمعہ ۲۷ رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ (۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۷ء) انگلیسہا اسباب بربادی مسلمانان پیدا کردہ رختِ سفر از ہند بربست۔ اندران وقت ہر چہ از ظلم و عدوان پیش آمدہ بر صفحات تاریخ ثبت است، دران ایام زد و خورد بعض اشقیا سنگِ سُرخ فرشی را از ان جا بردند۔ دو جا دیوار را نیز نقصان رساندند۔ بہ دوشنبہ دوازدہم محرم سنہ ۱۳۷۳ھ (۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء) عاجز آن جا بایک نفر رفت تا اندازہ مصارف کند۔ دران وقت یک ہندو با چیزے گلہار سید۔ گلہار را بر مزارات نہاد و گفت "سنگہائے فرشی این جا را دو نفر بُردہ اند۔ یکے در این قریہ سکونت دارد و اشارہ بہ جہت دِہ کرد و دیگرے در "بھوگل" می باشد کہ در قُرب یک آبادی جدید است، صاحب قریہ از ین سنگہا خانۂ خود ساخت۔ چُون سقفِ خانہ می ساخت و تیرہا را بر دیوار نہادہ سنگ ہا را بالائے تیرہا فرش کرد و بر سرش، گل و خِشت نہاد۔ و بنّایان بعد از زوال برائے نان خوردن رفتند و ے اہل و عیال خود را آواز داد تا کہ تعمیر و تسقیف را بہ بینند با افراد خانہ زیر بام بود کہ یک بارگی بام بر سر آن ہا افتاد۔ چنان چہ آن ہندو و زنش و یک دُختر کلان وے و دو بچۂ دُختر ہمان دم بمردند۔ و آن کس کہ در بھوگل سکونت داشت دو روز بیماری کشید و مرد و باز پسرش و باز زنِ پسرش در چند یوم مردند۔ و زنش را ہر دو چشم کور شد۔ و مردم می گویند کہ این ہمہ عقاب آن بے ادبی است کہ ایشان در این جا کردہ بودند۔ من بہ ہر روز پنجشنبہ حاضر می شوم و قدرے از گلہا بر مزارات می نہم۔ امروز شمایان را دیدم لہذا آمدم"۔

بہ روز سیلوم عاجز بوریہائے سیمنٹ و اہاک وغیرہ آن جا فرستاد و مع یک بنّا، و چہار مزدور، و بعد از ظہر عاجز آن جا رسید۔ برائے حفاظت سیمنٹ وغیرہ لازم بود کہ دو نفر آن جا قیام کنند۔ چُون کہ آن جائے تنہائی بود و در قرب و جوارش کسے سکونت نہ داشت مزدوران خائف بُودند۔ یکے قدرے ہمّت داشت،

Marfat.com

وے راضی شد و دیگرے رفاقت وے کرد۔ روز دوم چُون این عاجز عند الظہر آن جا رسید دید کہ بر مزار شریف گلہا و قدرے شیرینی نہادہ اند و مزدوران بہ شوق تمام مصروف عمل اند۔ دو نفر مزدور کہ آن جا بہ شب قیام کردہ بُودند۔ گفتند مایان نزد سامانِ خود خواب کردیم۔ در نیم شب یکے از ما بیدار شد و باز پہلوئے خود تبدیل کردہ ارادۂ خواب کرد دید کہ بر ضریح مبارک یک پیر مرد کہ پشتش دو تا بود مشغول بہ ذکر شریف رو بہ قبلہ نشست است وے بہ غائر نظر در پیر مرد نظر کرد و باز رفیق خود را بیدار کرد کہ آن ہم بہ بیند چنان چہ وے نیز بہ زیارت مشرف شد و آن ہر دو تا دیر این احوال را می نگریستند و بیان کردند کہ بعد ازان یک بارگی آن پیر مرد از نظرِ مایان غائب شد۔ و بعد از دیدِ این کرامت این دو نفر تا اختتام کار آنجا بہ رغبت و شوق تمام مقیم بُودند۔

حضرت حافظ سعد اللہ

خلیفۂ حضرت محمد صدیق فرزند ششم حضرت خواجہ محمد معصوم اند۔ حضرت مرزا مظہر بعد از وفات سید السادات و حضرت محمد افضل خلیفۂ حضرت حجۃ اللہ نقشبند تا دوازدہ سال از حضرت حافظ سعد اللہ استفادہ کردند۔ مزارِ مبارک ایشان بیرون دروازۂ اجمیری در احاطۂ مدرسۂ غازی الدین خان در زیر زمین (سُرداب) موجود است، روزے حضرت ایشان بر مزار مبارک ایشان حاضر شدند و دیدند کہ از صدمات قطارِ خطِ آہن کہ در قرب آن جا واقع شدہ در بام شگافہا افتادہ، حضرت ایشان آن جا پایہ ہائے عمدہ استادہ کردند۔ بعد از تعمیر پایہ ہا و ساختن دروازۂ خوب چُون بر مزار مبارک حاضر شدند در واقعہ دیدند کہ حضرت حافظ می فرمایند "صاحبزادہ، تو خانۂ مرا محفوظ کردی پروردگار خانۂ ترا محفوظ دارد"۔ آن وقت جمعے از مخلصین و صدرِ مدرسِ مدرسۂ غازی الدین خان، ماسٹر فضل الدین و مولوی سید عطاء الحق موجود بُودند۔ حضرت ایشان بہ انبساطِ تام این مکاشفہ را بیان فرمودند۔ کارِ اصلاح بہ توسطِ افضل الدین و عطاء الحق شدہ بود۔ رحمہما اللہ و قدس اللہ سرّ الحافظ۔

حضرت شاہ گلشن

خلیفۂ حضرت عبد الاحد و حدت۔ مزار مبارک ایشان در دائرہ "کناٹ پلیس" (دہلی نو) آمدہ حکومت ارادہ کرد کہ مزار را بر دارد۔ حضرت ایشان مساعی فرمودند و بہ امام صاحب جامع مسجد دہلی (شمس العلماء) سید احمد گفتند کہ اجازتِ تعمیر مزار شریف حاصل کنند۔ امام صاحب سعیہا کردند و چند روز قبل از وفاتِ حضرتِ ایشان اجازت نامۂ تعمیر مزار شریف آوردند۔ حضرت ایشان برائے تعمیر مزار شریف بہ اندازۂ دو ہزار روپیہ فراہم کردہ بودند۔ بعد از ارتحالِ حضرت ایشان حضرت برادرِ کلان بہ شخصے تفویض این کار کردند و تعمیر بہ وجہ خوب شد۔

بہ ایام آخرین روزے حافظ عبد الحکیم سودا گر جُفت دہلوی در خدمتِ حضرت ایشان بہ وقتِ ظہر بہ اسپتال رسید۔ عاجز نزد خیمہ استادہ بود۔ ناگاہ حضرت ایشان از خیمہ برآمدند و حافظ عبد الحکیم را فرمودند بیا

Marfat.com

و دست راست خود بر شانہ عاجز نہادہ روان شدند۔ و بہ مزار حضرت گلشن رسیدہ فاتحۂ مختصرہ خواندہ رُو بہ حافظ عبد الحکیم کردہ فرمودند حضرت ایشان عمر شریف خود را در مجاہدات صرف کردہ اند۔ سبزی فروش دو کاندار ان ناکارہ بر گہائے سبزی را می انداختند و ایشان آن بر گہا را و پوست خربزہ و تربوز وغیرہ را از بازار جمع کردہ بہ آب حوض مسجد جامع می شستند و بعد از دو سہ روز قدرے ازان تناول می کردند و از آب حوض سہ کف آب می نوشیدند و سی سال در یک گلیم گزرانیدند۔ روزے در دالان مسجد کہ بہ جہت بازار واقع است نشستہ بودند نظر ایشان بر موکبے افتاد۔ مابین موکب یک "فینس" را معمور از انوار یافتند۔ بہ خادم خود فرمودند آتش بیار تا این گلیم خود را بسوزانم۔ خادم عرض کرد۔ قبلہ گاہم چرا گلیم را می سوزند۔ فرمودند۔ از سی سال این گلیم را می پوشم۔ در روے آن قدر انوار نہ می بینم کہ در این فینس کہ از امیرے است می بینم۔ خادم عرض کرد۔ حضور این موکب و این فینس از قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر است۔ حضرت ایشان این کلام شنیدہ فرمودند پروردگار را شکر است کہ این موکب پیرزادۂ من است و گلیم من رسوا نہ شد۔ قدس اللہ سرہٗ۔

حضرت عبد العدل

مزار مبارک ایشان در قبرستان حضرت خواجہ باقی باللہ مابین مزار پُر انوار ایشان و مزار حضرت خواجۂ خورد واقع است۔ حضرت ایشان بہ روز یکشنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۳۳۵ھ (۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء) صباحًا بر مزار پُر انوار ایشان حاضر شدند۔ فاتحہ مختصرہ خواندند و بازخس و خاشاک وغیرہ را بہ دست مبارک خود پاک کردند و عرض کردند "من از اولاد برادرِ مرشد شما ہستم شما برائے من و اولاد من دعا کنید" و باز دستِ مبارک خود را بہ خاک پاک تربت رسانیدہ بر سر و روے انورِ خود مالیدند۔ از مخلصین پاک نہاد چند افراد موجود بُودند۔ یکے از آنہا روز و تاریخ و سال را نوشتہ بود۔ از روئے آن تحریر عاجز تاریخ نوشتہ است۔ حضرت عبد العدل از خلیفۂ حضرت خواجہ محمد زبیر کسب سلوک کردہ خلافت یافتہ اند و حضرت شاہ عبد القادر دہلوی از ایشان استفادہ کردہ اند این واقعہ بہ یاد عاجز بود بہ اوّلِ ماہِ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ھ عاجز بر مزار حضرت ایشان رفت و دید کہ بر مزار مبارک انبارے از خاک و سنگ افتیدہ۔ چنان چہ عاجز آن انبار را دور کرد و مصطبہ را ارتفاع دادہ سنگ مزار را بر وے نہاد۔ وَكَانَ الْفَرَاغُ مِنْ اِتْمَامِ هٰذَا الْعَمَلِ يَوْمَ السَّبْتِ ۲۱ من شهر ربيع الاول سنه ۱۳۶۶ھ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت شاہ محمد آفاق

ایشان فرزند احسان اللہ فرزند محمد اظہر کہ از دربار سلطان عالمگیر خطاب نواب اظہر الدین خان داشت فرزند محمد نقی فرزند حضرت عبد الاحد وحدت قدس اللہ اسرارہم بودہ اند۔ کسب سلوک مجددیہ از خواجہ ضیاء اللہ کشمیری کردند و خلافت یافتند و الشان از اَجلّ خلفائے حضرت خواجہ محمد زبیر اند، قدس اللہ اسرار الجمیع۔ حضرت ایشان قوی النسبۃ،

Marfat.com

قوی التاثیر و مقتدائے وقت و ہمعصر حضرت شاہ غلام علی و حضرت شاہ ابو سعید بودند، و در محلۂ مغلپورہ دہلی قیام داشتند خانقاہ حضرت خواجہ محمد زبیر و مسجدِ شریفِ ایشان بہ برکتِ انفاسِ قدسیہ حضرت ایشان آباد بود وفات حضرت ایشان بہ چہارشنبہ ہفتم محرم سنہ ۱۲۵۱ھ واقع شد و متصل بہ دیوار مسجد شریف جہتِ غرب مدفون شدند حضرت سیدی الوالد تاریخ وفات ایشان گفتہ اند۔

چُون جنابِ شاہِ آفاق از جہان — کرد رحلت سُوئے جنّاتِ نعیم
گفت سالِ رحلتش خیرِ حزین — خلد را ماوائے او کن اے کریم

و گفتہ اند

نور ملّت نور اسلام آفتاب اوجِ علم — نور افزائے جنان گردید باصد احترام
گفت رضوان از پےِ ضبطِ سنینِ رحلتش — جنّت الماویٰ شدہ ماوائے آن عالی مقام

در مغلپورۂ دہلی قیام سعید الزبیر بود (فرزند محمد زہیر فرزند سراج الزبیر فرزند احمد بخش فرزند عبد القدوس فرزند عبد القادر فرزند قبلۂ عالم محمد زبیر فرزند ابو العلی فرزند حجۃ اللہ نقشبند فرزند خواجہ محمد معصوم قدس اللہ اسرارہم و افاض علینا من برکاتہم) وفات ایشان بعد از طلوع آفتاب بہ ساعت نُہ روز سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۶ھ (۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع) واقع شد و متصلِ صحنِ مسجد شریف پیش روئے حجرہ کہ نشستگاہ ایشان بود مدفون شدند۔ ایشان را سہ پسر بود۔ رشید الزبیر، حمید الزبیر، حفید الزبیر، نام آخرین را حضرت سیدی الوالد نہادہ بودند ——— سعید الزبیر مردِ صالح و سادہ و پاک روش بود۔ اکثر بہ خدمتِ حضرتِ ایشان می رسید۔ و حضرت ایشان نیز چند بار در سال بہ جائے ایشان می رفتند و احیاناً حضرت والدہ و خواہران را نیز می بردند بر مزارِ پُر انوار حضرت شاہ آفاق فاتحہ می خواندند و بہ مراقبہ و ذکر شریف مصروف می شدند۔ روزے چُون ازان جا در عربہ سوار شدہ بہ خانقاہ شریف روانہ شدند از حضرت جدامجد شاہ احمد سعید گفتند کہ ایشان بہ خدمت حضرت شاہ آفاق می رسیدند شاہ آفاق را نور بصارت نہ بود۔ نور بصیرت بسیار قوی بود۔ استعمال چلم می کردند حضرت جدامجد چلم را درست کردہ پیش می کردند و بہ ادب می نشستند۔ وقتے کہ حضرت شاہ آفاق ہُو کردہ دود را می کشیدند آن وقت نسبت شریفہ را آن گونہ تاثیر می بود کہ در تو جہات حضرت شاہ غلام علی رو می داد۔ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہُمُ الْعَلِیَّۃ۔

نزد مزار حضرت شاہ آفاق متصل بہ دیوار مسجد شریف آن تختہ از سنگ "باسی" نہادہ بود کہ بر آن قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد زبیر را غسل دادہ بودند۔ این قطعۂ سنگ را حضراتِ کرام و آبائے عظام تخت شریف می گفتند۔ در ہندوستان از خلفائے شاہ آفاق مُلحق الاَخفادِ بالاَجداد مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی

Marfat.com

اشتہار زیاد دارند۔ فضل رحمٰن نام تاریخی است کہ سنہ ۱۲۰۸ھ است و وفاتِ ایشان در سنہ ۱۳۱۳ھ بودہ۔ صدر یار جنگ نواب مولانا حبیبُ الرحمٰن خان شروانی علی گڑھی از ایشان بیعت بودند۔ در حوالی سنہ ۱۳۴۹ھ حبیبُ الرحمٰن خان بر مزار حضرت شاہ آفاق حجرہ ساختند۔ تخت شریف حسب سابق متصل بہ دیوار بیرونِ حجرہ بود۔ بہ اَوَاخرِ رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ (اَوَاسطِ اگست سنہ ۱۹۴۷ء) آزادی دست داد۔ زمین ہند بہ خونِ مظلومان رنگین شد و ہزارہا مساجد و مقابر را نشان نہ ماند۔ اندرین ایام زد و خورد رشید الزبیر شہید شد و اولادِ وے و برادرانش بہ پنجابِ پاکستان رفتند۔ ہندوان بر مسجد شریف و مزارِ مبارک تصرف کردند۔ تخت شریف ضائع شد۔ مسجد شریف مسکن و حجرہ مزار شریف و اراضی دوکانہا گشت، تا ہفدہ سال مزار شریف را نشانے نہ بود۔ بہ پنجشنبہ یکم محرم سنہ ۱۳۸۴ھ (۱۴ مئی سنہ ۱۹۶۴ء) عبدالغفار سکرٹیر مجلسِ اوقاف دہلی نزد عاجز مولوی اخلاق حسین و برادرش حکیم سید حسین را فرستاد کہ دی روز حجرہ مزار شریف را ہندوان خالی کردہ اند۔ شما جائے مزار مبارک را در حُجرہ معیّن کنید۔ عاجز ہمراہ ایشان بہ مغلپورہ رفت۔ شخصے کہ بر این حجرہ تصرف کردہ بود تعویذ مزار را شکستہ بود۔ و فرش آنجا را بافرش حجرہ برابر کردہ مخزن زگال ساختہ بود۔ عاجز جائے قبر را نشان داد۔ چون فرش آن جا شکستند قبر ظاہر شد۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

عاجز بہ روز چہار شنبہ ہفتم محرم آن جا رسید۔ آن روز، روز عرس بود، دکانداران آن جا کہ ہندوان و سکھان بودند در عرس شریک شدند، چون ایشان را علم شد کہ عاجز از اَقاربِ حضرتِ ایشان است بہ بسیار تعظیم پیش آمدند و گفتند "شخصے کہ قبر مبارک را شکستہ بود بعد از چند وقت در ہر دو دست وے درد شروع شد و باز دانہا پیدا شدند۔ ہر چند علاج کرد فائدہ نہ شد آخر الامر ہر دو دستہائے وے پُر از زخمہا شد و باز از بندِ دست ہر دو دست جدا شد و در ہمین زحمت و تکلیف شدید بمرد، چون می مردی گفت کہ رنجوری من از بے ادبی این مزار است لہذا این حجرہ را حوالہ بہ مسلمانان کنید کہ شمایان بہ عذاب مُبتلا نہ شوید از ین جہت این حجرہ حوالہ بہ شمایان می کنیم و مایان برائے ہر خدمت کہ باشد حاضر ہستیم" این بیان ہندوان بود کہ پیش روئے جمعِ کثیر بہ عاجز گفتند۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۔

حضرات محدثینِ دہلویہ

نوبتے حضرت ایشان بہ گورستان مہندیان، بر مزارات شاہ عبدالرحیم و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز و شاہ رفیع الدین و شاہ عبدالقادر تشریف بردند۔ ہمراہ ایشان بہ اندازہ بست و پنج نفر از مخلصین بودند۔ مثلاً حاجی ملا احمد، مولوی عبدالعزیز کھلنوی، مولوی بدر الاسلام و مولوی نجش اللہ وغیرہم۔ نماز مغرب در مسجد خواندند و باز متوجہ بہ مزارات شریفہ شدند، بعد از عرض سلام بہ تلاوت سورۃ یٰسٓ مصروف شدند۔ اگرچہ حضرت ایشان حسبِ معمول

به آواز بلند تلاوت می کردند اما آواز حضرت ایشان پست ماندہ بود۔ حضرت ایشان به مخلصین گفتند۔ از این جائے بروید۔ چنان چه همه پسِ دیوارِ مسجد شریف نشستند۔ حضرت ایشان باز تلاوت شروع کردند چون آواز بلندی پیدا نه کرد سوئے آسمان سر برداشته نظر کردند و باز به تلاوت مصروف شدند۔ چون از تلاوت و مراقبه و دُعا فارغ شدند۔ صدا به مخلصین دادند و فرمودند۔ ما خیال کردیم، شاید اثرِ کدورتِ شمایان است که آواز بلند نه می شود لهذا شمایان را گفتیم که بروید۔ بعد از رفتن شمایان چون در کیفیت فرق نه یافتیم به سوئے آسمان نظر کردیم دیدیم که از بالائے سرهائے مایان تا آسمان ملائکه سکینه فضا را پُر ساخته اند و از ضغطهٔ ملائکه آواز بلند نه می شود۔

واقعه حضرت اُسَید

این واقعه که حضرت ایشان را پیش آمده عاجز را واقعهٔ حضرت اُسَید به یاد می آرد که در مشکات در کتاب فضائل القرآن از صحیحین نقل شده است، حضرت ابوسعید خدری می گوید۔ "در اثنائے آن که اُسَید سورهٔ بقره را در شب می خواند نزد وے اسپ وے بسته بود۔ ناگاه اسپ وے بجهید۔ وے خواندن را ترک کرد و اسپ هم آرام گرفت۔ و چون اُسَید باز خواند اسپ باز جولان کرد۔ اُسَید باز خاموش شد و اسپ هم ساکن گشت۔ اُسَید بار سوم باز خواند و اسپ نیز بارِ سوم جولان کرد۔ اُسَید قرارت را گزاشت۔ پسرِ اُسَید که یحییٰ نام داشت نزدیک به اسپ بود و ترسید که پسرش را از اسپ آزارے رسد۔ چون پسر خود را از آن جا پس کرد سرِ خود را به جانب آسمان برداشت۔ ناگاه مانند سائبان چیزها بدید و در سائبان امثال چراغها چیزے بود۔ اُسَید بن حضیر این واقعه را صباحًا نزد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیان کرد۔ آن حضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دو بار بفرمود۔ اے پسر حضیر بخوان اے پسر حضیر بخوان۔ اُسَید عرض کرد یا رسول الله من ترسیدم که پسرم یحییٰ را اسپ پائے مال کند که وے نزد اسپ بود۔ من به سوئے یحییٰ منصرف شدم و سرِ خود را به سوئے آسمان برداشتم ناگاه دیدم مانند سائبان که در وے مانند چراغها است۔ آن حضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرمود۔ خبر داری که آن چه چیز است۔ اُسَید گفت من خبر نه دارم۔ آن حضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرمود آن فرشتگان انداز جهت آواز تو (که قرآن می خواندی) قریب شدند۔ و اگر تمام شب می خواندی صباحًا می دیدی که مردم به سوئے آن ها می بینند۔"

واقعه قبر فتح الله

بیان فتح الله ان شاء الله در فصل سوم خواهد آمد۔ مزار فتح الله از مدخل به جهتِ شرق واقع بود۔ چون حضرت ایشان از مدخل برآمدند عاجز عرض کرد۔ جناب حضرت آن قبرِ فتح الله است۔ حضرت ایشان سر مبارک خود را بلند کرده به دِقّت سوئے قبر نظر کردند۔ اصحاب نسبت عیانًا ملاحظه کردند که از چشمانِ مبارکِ حضرت ایشان تا قبر فتح الله دو خطوط نوری ممتد شده۔ بعض افراد این واقعه را دیده نعرهٔ الله زدند و تا زمانے در احوال ماندند۔

Marfat.com

حضرات عندلیب و درد

نماز عصر خواندہ یک روز بیرون دروازۂ ترکمان برآمدند و فرمودند به مزار عندلیب و درد می رویم۔ جماعتے از مخلصین ہمراہ بود۔ چون به مزارات رسیدند فاتحہ مختصرہ خواندہ مراجعت فرمودند۔ آن جا ہیچ نہ نشستند۔ خواجہ محمد ناصر عندلیب از خلفائے قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر بود و بعد از ارتحال پیر و مرشد خود بنائے طریقۂ محمدیہ نہادہ اند و ایشان را کتابے است موسوم بہ "نالۂ عندلیب" و خواجہ درد فرزند ایشان است، ایشان را اوّل المحمدیین می گویند۔ علم الکتاب نالۂ درد، آہ سرد، درد دل، شمع محفل، اسرار صلاۃ از تالیفات ایشان است۔ اشتہار این بزرگواران نسبت بہ طریقت در شاعری بیش از بیش است قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمَا۔

حضرت ایشان چون ازان جا برگشتند اتفاقاً قطارے از شتران می گزشت۔ یک بچۂ شتر آواز ہا کردہ نزدِ حضرت ایشان رسید، و ایشان استادہ شدہ "واہ وا" فرمودہ دست خود را جانب وے دراز کردند۔ بچۂ شتر سر و روے خود را بر دستِ مبارک ایشان می مالید و آواز ہا می کرد۔ آن وقت عجب کیفیت ظاہر شد۔ حاجی مُلّا احمد خان سبحان اللہ گفتہ در وجد آمدند۔ آواز بچۂ شتر برائے دیگر مخلصین پاک نہاد ہم سبب وجد شد۔

کسانے کہ یزدان پرستی کنند — بہ آواز دولاب مستی کنند

حضرت قطبُ الاقطابُ

بعد از مائۂ سیزدہ در سال سی و پنج و سی و شش حضرت ایشان بہ ہر روز جمعہ از دہلی بہ مہرولی می رفتند۔ حکیم محمد شفیع مُعالجِ چشم و یک مخلص افغانی در عربہ ہمراہ می بودند۔ حکیم محمد شفیع مُعالج چشم متصلِ باڑی در پہاڑ گنج، کہ دران ایام در راہِ مہرولی واقع بود۔ قیام داشت چون عربہ حضرت ایشان آن جا می رسید، محمد شفیع بالائے عربہ نزد سائق می نشست مہرولی از دہلی فصلِ یازدہ میلِ انگلیزی دارد۔ در نیمۂ راہ مقبرہ صفدر جنگ واقع است کہ حوضہا و باغیچۂ جمیل دارد۔ حضرتِ ایشان آن جا قدرے توقف می کردند۔ و سیر و تفریح کردہ بہ مہرولی می رفتند۔ روزے بر کنارۂ حوض یک جا استادند و فرمودند کہ در اوائل صفر ۱۲۷۴ھ چون حضرت جدِّ امجد بہ سفر حجازِ مقدس روان شدہ بودند و چند روز این جا قیام کردہ بودند، دران ایام ما این جا بازی می کردیم۔ و یک روز این جا بر کنارۂ حوض استادہ بودیم کہ یک انجلیزی آمد و استفسار کرد کہ آیا در این جا عبداللہ نام کسے مقیم است۔ کسے بہ وے گفت کہ این بچہ عبداللہ نام دارد۔ انجلیزی تبسم کرد و بید خود را بہ نرمی بہ پُشتِ من رساند و روانہ شد۔ عاجز آن وقت و آن جا را یاد دارد و البَقَاءُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ۔

از صفدر جنگ بہ درگاہ حضرت قطبُ الاقطاب می رفتند۔ درگاہ مبارک دو دروازہ دارد، یکے غرب رُویہ و دیگرے شمال رُویہ۔ حضرت ایشان از دروازۂ غرب رُویہ داخل می شدند۔ وقتے کہ از عربہ پائین می شدند۔

Marfat.com

بہ سائق می فرمودند کہ بہ مینارِ قطب برود۔

حضرت ایشان کَمَا کَانَتْ عَادَتُہُ الْمُبَارَکَۃُ۔ تمامی ادب شدہ بہ مسجد شریف می رفتند۔ امام مسجد شریف حافظ عابد علی از مخلصین حضرت ایشان بود۔ وے و جمیع صاحبزادگان آن درگاہ بہ خدمتِ حضرت ایشان عرض کردند کہ امامت آن جناب فرمایند۔ چنان چہ حضرت ایشان و باز حضرتِ برادر کلان آن جا امامت جمعہ کردند۔ و بعد از نماز جمعہ بر مزار پر انوار حاضر شدہ سورہ یٰسٓ می خواندند۔ عجب لطفہا رو می نمود۔ چون اہلِ دہلی را از این امر آگاہی شد اصحاب ذوق و شوق بہ کثرت آن جا می رسیدند۔ چنان چہ دالان ہائے مسجد شریف و ہم صحنش از مردم پُر می شد و بہ وقت فاتحہ دائرۂ مزار شریف از اندرون و آن ممر کہ مابینِ مسجد شریف و دائرہ واقع است از شائقین پُر می بود۔ حضرت ایشان سعیہا می فرمودند کہ از خلائق خود را دور دارند لیکن خلقِ خدا پروانہ نمط بر ایشان ہجوم می آورد۔ در فصل دوم از کتاب الرقاقِ مشکات از ترمذی و ابن ماجہ نقل کردہ کہ یک شخص نزد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر شدہ عرض کرد۔ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہُ اَحَبَّنِی اللّٰہُ وَاَحَبَّنِی النَّاسُ، قال ازہد فی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْہَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ۔ راہ نمائید مرا بر کارے کہ چون آن کار را بکنم دوست دارد مرا حق تعالیٰ و دوست دارند مرا آدمیان آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود رغبت در دنیا مکن تا دوست دارد ترا پروردگار و در آن چہ نزد مردم است رغبت مکن تا دوست دارند ترا مردم۔ چون کہ حضرت ایشان از دنیا و از اہلِ دُنیا تماماً زہد ورزیدند و جانب آنہا التفات نہ کردند و رضائے مولیٰ حاصل نمودند۔ قُلُوْبُ الْعِبَادِ مَالَتْ اِلَیْہِ۔

غالباً در سالِ سی و پنج از مائتہ چہار دہم مُلّا صاحب خان قمبرانی از کوٹہ وگل خان شنخیل از افغانستان برائے خوش کردن حضرت ایشان از دہلی تا مہرولی و باز از مہرولی تا دہلی پیش روے عربہ حضرت ایشان می تاختند و در راہ با یک دیگر ملاعبت نیز می کردند تا نظر التفات بہ سوئے ایشان فرمایند۔ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ وَ حَشَرَہُمَا مَعَ مَنْ اَحَبَّاہُ۔

گر میل کند سُونے ہلالی عجبے نیست شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

در دہلی نواب خضر در علاقۂ بلیماران قیام داشت۔ وے از حضرت شاہ ولی النبی مجددی خلیفۂ حضرت شاہ احمد سعید طریقۂ شریفہ گرفتہ بود۔ مرد ذاکر و شاغل و مرتاض بود۔ از وجہ پیری از تحصیلداری متقاعد شدہ بود۔ لہٰذا فرصت یافت کہ در کنجے نشستہ عبادت پروردگار کند۔ بیشتر بہ درگاہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین و کمتر بہ درگاہ حضرتِ قطب الاقطاب سکونت می کرد۔ در ایامے کہ حضرت ایشان بہ مہرولی می رفتند قیامش آن جا بود۔ در نماز و در حلقۂ زیارت بہ مواظبت شریک می شد۔ روزے در حلقۂ زیارت ظہور

Marfat.com

برکات وفیوضات از حد فزون بود۔ از حاضرین کسے نہ ماند کہ بہ آہ و بکا مصروف نہ شدہ باشد۔ چُون حضرت ایشان ازان جا روانہ شدند بہ دستِ یسار بازوے نواب خضر را گرفتہ بودند۔ آن وقت بہ وے فرمودند۔ خضر دیدی کہ امروز جناب حضرت چہ مہربانیہا فرمودہ اند۔ نواب خضر بہ گریہ مصروف شدہ گفت، بلے من دیدم وخوب دیدم۔ حضرت ایشان بہ وے فرمودند۔ یک در گیر محکم گیر۔ یعنی این چہ می کنی کہ گاہے در نظام الدین قیام می کنی و گاہے در قطب۔ بعد ازین ارشادِ گرامی نواب خضر سکونت نظام الدین اختیار کرد و تا آخرِ حیات آنجا قیام کرد۔ در یک ماہ برائے یک روز و یک شب بہ دہلی می آمد۔ وجہ معاش را می گرفت و اہل و عیال را می دید در روز دیگر می رفت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

از حلقۂ زیات فارغ شدہ پا پیادہ بہ مینار قطب کہ بہ اندازۂ نصف میل فصل دارد تشریف می بردند و آن جا در مرغ زار زیرِ سایۂ درختے با ماہر سہ برادر غذا تناول می کردند و قدرے قیلُولہ کردہ مراجعت بہ خانہ می کردند۔

حضرت سُلطانُ المشائخ

دو بار حضرت ایشان در عرس شریف حضرت نظام الدین قُدِّسَ سِرُّہٗ بہ شب تشریف بردہ اند۔ بہ ظاہر احوال سببِ رفتن آن شد کہ حسب معمول چُون بعد العشاء بر تخت تشریف فرما شدند کہ در دروازۂ خانقاہ شریف بودہ۔ از شارع آواز مردم بہ مسامع شریفہ رسید۔ استفسار نمودند این آوازہا از چہ وجہ است۔ مولوی بخش اللہ و مولوی بدر الاسلام عرض کردند کہ شبِ عرسِ حضرت سلطان المشائخ است و مردم آن جا می روند۔ فرمودند عربہ بیارید کہ ما ہم می رویم۔ چنان چہ عربہ رسید و حضرت ایشان و ماہر سہ برادر و حاجی مُلّا احمد خان و یک مخلص دیگر از افغانستان روانہ شدیم۔ حضرت ایشان از جانب دروازۂ شمالی بہ ادبِ تمام داخل شدند۔ از مخلصین پاک نہاد جمع کثیر آن جا رسیدہ بود آن پاک نہادان حضرت ایشان را مُحاط شدند و از ہجوم خلائق محفوظ کردہ بہ مزار پُر انوار رسانیدند۔ حضرت ایشان در گنبد شریف داخل شدہ جہتِ غرب مزار اوّلاً سلام عرض کردند و باز نشستہ سُورۂ مُلک تلاوت کردند۔ پسِ پُشتِ حضرت ایشان پنجرہ ہائے سنگی بود متصل بہ آن مخلصین پاک نہاد نشستند۔ نزد چتلی قبر مولوی دُلھن قیام داشت کہ ہم واعظ شیریں بیان و ہم در طریقہ چشتیہ شیخِ طریقت بود۔ وے متصل پنجرہ از اوّل تا آخر استادہ بود۔ بر حضرت ایشان حالتے طاری شد کہ غیر از آن وقت دیدہ نہ شد۔ با حضرت سلطان المشائخ بہ آواز بلند ہمکلام بودند و بار بار لفظ "جی" می گفتند کہ بہ جاے بلے در اُردو استعمال می شود۔ آن وقت حضرت ایشان بہ آوازِ بلند فرمودند کہ من بہ خدمت شما رسیدہ عرض کردہ بُودم کہ اولادِ نرینہ نہ دارم۔ دعا فرمائید کہ اللہ تعالیٰ مرا اولادِ نرینہ عنایت کند۔ حضرت شما دعا کردید و

Marfat.com

پروردگار مرا سہ پسر عنایت کرد۔ یکے بلال است دوم زید سوم سالم۔ حالا از حضرت شما التجا می کنم کہ در حق ایشان دعا فرمائید کہ حق تعالیٰ ایشان را نیک و صالح کند۔ و باز حضرت ایشان خاموش شدند و بعدِ لحظہ لفظِ "جی" بر زبانِ مبارک راندند۔ بہ دورانِ مکالمہ احیاناً سرِ مبارکِ خود را خم می کردند و گاہے دستہا را برداشتہ اشارہ می کردند۔ حضرت ایشان درین مکالمہ محو بودند کہ ناگاہ از دروازہ گنبد مبارک آوازے کرخت بلند شد۔ کہ شمایان برآئید تا دیگران بہ زیارت مشرف شوند۔ این آواز کرخت سلسلۂ مکالمہ را بند کرد و حضرت ایشان مابرادران را فرمودند "این افراد ناراض می شوند بیائید بچہا کہ ما برویم"۔

عاجز سابقاً بیان کردہ کہ کسانے کہ با اولیائے پروردگار می ستیزند۔ از جانبِ پروردگار بہ ایشان تنبیہے می شود، درین وقت اظہار آن تنبیہ شد۔ ہنوز حضرت ایشان از جائے خود قدم نہ برداشتہ بودند کہ آن شخصِ کرخت آواز صدا بلند کردہ گفت "دائے کسے مرا کشت"۔ و معلوم شد کہ کسے بر شکمِ کلانِ وے مشتے بہ شدت زدہ بود۔ و او از درد می نالید و می پیچید۔

چون حضرت ایشان از قبہ برآمدند خلقِ خدا برائے مصافحہ ہجوم آوردند۔ مخلصان پاک نہاد را پروردگار اجر ہا دہد کہ ایشان احاطہ کردہ حضرتِ ایشان را بہ عربہ رسانیدند۔ مولوی دُلہن فیما بعد بہ مولوی نجش اللہ و مولوی بدُالاسلام وغیرہما گفت کہ سالہا است کہ من بہ عرس شریف می روم۔ کیفیاتے کہ آن شب بہ ظہور آمدند ہیچ گاہ نہ دیدہ بودم تا وقتے کہ حضرت ایشان در قبہ بودند من از خود بے خبر بودم۔

نوبتِ دیگر

الطاف و عنایاتے کہ در سال اوّل یافتہ بودند محرک شد کہ سالِ دوم باز قصد کنند، چنانچہ نمازِ عشاء خواندہ حضرتِ ایشان و ما ہر سہ برادر و مولوی سردار احمد وکیل مجددی رامپوری مع یک مخلصِ افغانی بہ مزارِ فائض الانوار حضرت سلطان المشائخ رسیدیم۔ حضرت ایشان حسب معمول سلام عرض کردند و دو زانو نشستند تا سورتے تلاوت فرمایند۔ ولیکن درنگے نہ شد کہ حضرت ایشان برخاستند و آثارِ پریشانی بر بشرۂ مبارکہ ظاہر بود۔ در عربہ چند دقیقہ خاموش ماندند و باز بہ سردار احمد وکیل خطاب کردہ فرمودند۔ "سردار احمد، امروز چہ بود کہ مزارِ مبارک را از انوار و برکات یک سر خالی یافتم۔ امروز از من گناہے ہم سر نزد"۔ چون عربہ ایشان بہ محاذات دروازۂ غربی قلعہ کہنہ نزد مزار "مٹکے شاہ" کہ بہ جہتِ شرقی شارعِ عام است، رسید۔ حضرت ایشان یک بارگی بہ آوازِ بلند فرمودند "بنگرید بنگرید! کہ این جا حضرت استادہ اند و می فرمایند۔ شما بر تربتِ مار فتید و ما از بے اعتدالیٔ زائرین این جا آمدیم"۔ حضرت ایشان اشارہ بہ جہتِ غربِ شارع کردہ بودند و وقتے کہ کلام حضرت سلطان المشائخ را نقل می کردند از مسرت روئے مبارک چون گل شگفتہ بود۔ و اثرِ نسبتِ مبارکہ ہر یک محسوس کرد۔ حیف صد حیف۔ آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔

Marfat.com

حضرت چراغ دہلی

بہ مزار پُرانوار حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی دو بار حضرت ایشان تشریف بُردہ اند۔ نوبتِ اوّل بہ قطار آہن تا محطۂ اُوکھلا رفتند و از آن جا مزار شریف بہ اندازۂ دو و نیم میل افرنگی بُعد دارد۔ برائے حضرت ایشان بند و بست فینس کردہ شدہ بود و برائے ما ہر سہ برادر انتظام عربۂ گاؤ۔ و نوبت دیگر در عربہ بہ راہ مہرولی تا مقبرۂ "بیوی باندی" (اَلسَّیِّدَۃ وَالْاَمَۃ)، و از انجا در فینس۔ از بیوی باندی تا مزارِ مبارک فاصلہ دو میلِ افرنگی باشد۔ بہ ہر دو نوبت جمع کثیر از مخلصین رفاقت کردند مرد پیر محمد احسان از حضرت جد امجد شاہ احمد سعید بیعت بود۔ و در آن ایام حضرت ایشان را در آغوش خود گرفتہ می گشتاند۔ وے از جان و دل عاشق و شیدائے حضرت ایشان بود، درین سفرِ مبارک رفاقت کردہ بود و متصل بہ فینس با حضرت ایشان حرف زدہ می رفت ——— شیخ عبد الباری نو مسلم کہ بصارت نہ داشت و مولوی نجش اللہ و مولوی بدر الاسلام و مولوی عبد العزیز کھُلنوی با چند مخلصین خود و جمعے از مخلصین افغانستان و سید احمد حسین انوپ شہری وغیرہ نیز ہمراہ بُودند، آن جا بر مولوی عبد العزیز احوالِ جذب طاری شد و آن چہ بہ باطن مشاہدہ می کرد بر زبانش می آمد و بہ آواز بلند می گفت۔ حضرتِ ایشان بہ مخلصین فرمودند۔ بشنوید عبد العزیز چہ می گوید۔ و بیانِ کرامت آن خاک کہ زیر پائے مبارک آمدہ بود در فصل سوم ان شاء اللہ خواہد آمد۔

سیّد محمود بحار

بعض افراد بہ حضرت ایشان گفتند کہ بعد از "بارہ پُلہ" از شاہراہ بہ جہتِ شرق مزار سید محمود بحار است کہ بہ ۲۷ صفر ۷۷۸ھ وفات یافتہ و از اولاد سید ناصر الدین است۔ ایشان از اکابر اولیائے وقت بُودند و چُون کہ در علم ظاہر پایۂ بلند داشتند ازین جہت ایشان را بحار گفتند۔ حضرت ایشان یک بار آن جا تشریف بردند از شہر دہلی غالباً فاصلہ پنج میل انگلیزی دارد۔ قدس اللہ سرہٗ۔

شاہ کلیم اللہ

مزار ایشان در شہر دہلی مابین قلعہ و مسجد جامع واقع است۔ روزے صباحاً نزد حضرت ایشان متولی مزارِ شریف ایشان حاضر شد و کاغذے پیش کرد کہ بران کاغذ امضاء کردہ مہر کنند۔ حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند۔ صندوقچہ ما بیار۔ عاجز آن را آورد۔ مہر و قطعۂ مدّاد از صندوقچہ برآوردند و قطعۂ مدّاد را بر وے مالیدند۔ چُون سیاہی خوب گرفت کاغذ را قدرے نم دادند و مہر کردند بسیار روشن و صاف مہر آمدہ بود۔ چُون حضرت ایشان از مہر و امضاء فارغ شدند متولی عرض کرد کہ بہ شب عرسِ حضرت است۔ اگر تشریف بیارید سببِ از دیاد خیر و برکت باشد۔ حضرت ایشان دعوتش را قبول فرمودہ بعد العشاء الآخرہ تشریف بردند۔ بعد از عرض سلام فاتحۂ مختصرہ خواندند و چند کلماتِ نصیحت و پند بہ حاضرین گفتہ مراجعت فرمودند۔ متولی مزار شریف بعد از تشریف آوردن حضرت ایشان مجلسِ قوالی و ساز را شروع کرد۔ تا وقتے کہ حضرت ایشان آن جا بودند از ساز و قوالی چیزے نہ بود۔

Marfat.com

شاہ عبدُالسَّلام

روزے پیر جی عبدالصمد (کالے صاحب والے) بہ خدمت ایشان در اسپتال حاضر شدند و عرض کردند کہ مزار مبارک حضرت والدم شاہ عبدالسَّلام در حدود این مستشفی واقع است۔ شاہ عبدالسلام (فرزندِ دخترِ شاہِ فخر معروف بہ کالے صاحب) در طریقۂ چشتیہ صاحبِ اِرشاد بودند در اوّلِ قَرنِ چہاردہم حضرت ایشان در دہلی قیام داشتہ اند۔ کَمَا تَقَدَّمَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّل۔ و دران ایام با شاہ عبدالسلام ملاقات کردہ بودند۔ لہٰذا بہ پیر جی عبدالصمد فرمودند۔ ما بہ مزارِ ایشان می رویم۔ چناں چہ ہمان وقت با پیر جی عبدالصمد روان شدند۔ دستِ مبارک بر شانۂ عاجز نہادند و از پس یک مخلص افغانی بود۔ در جائے کہ مزارِ شاہ عبدالسلام واقع است مشہور بہ "بانس کُولی" است۔ حضرت ایشان بعد از عرض سلام فاتحہ مختصرہ خواندہ رو بہ پیر جی عبدالصمد آوردہ فرمودند "نقشۂ مولوی عبدالسلام پیش رویم آمد و محبت و مہربانی ہا کہ با من می کردند بہ یادم آمد" و باز بہ پیر جی عبدالصمد گفتند "مراد از اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ ہمین است" و باز با پیر جی بہ اسپتال تشریف آوردند۔ بہ اوائل رمضان ۱۳۶۶ھ (اواخر جولائی ۱۹۴۷ء) پیر جی عبدالصمد رحلت نمود، و بہ پہلوئے پدر بزرگوار خود مدفون گشت۔ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَرَضِیَ عَنْهُمَا۔

بندۂ عالم الغیب

بر کوہ فتح گڑھ متصل بہ مستشفی عمارت پختہ سنگی دو منزلہ است۔ اہل دہلی می گویند کہ در این عمارت مزار پیر غیب است۔ بہ منزل زیریں آثار قبر نہ بود۔ البتہ در منزل دوم نشان قبرے بود و آن قبر شرقاً و غرباً ساختہ شدہ بود۔ در ایّام طفولیت نسبت بہ این مزار از افراد کہن سال شنیدہ شد کہ مشہور این است کہ چُون ایشان را شمالاً و جنوباً دفن کردند روز دوم دیدہ شد کہ قبر ایشان از خود محول بہ شرق و غرب شدہ است لہٰذا چُون عمارت ساختند بر بالاخانہ نیز شرقاً و غرباً قبر ساختند۔ نشان زیریں از مرور ایام محو شدہ بود و نشان منزل دوم در سال ۱۳۶۶ھ اعدار اسلام محو کردند، عاجز در نظم "تذکرۂ لحد" گفتہ

رفتہ رفتہ جسم گردد خاکِ گور — رفتہ رفتہ گور گردد بے اثر
رفتہ رفتہ محو گردد این جہان — کس نہ ماند جز خدائے بحر و بر

حضرت ایشان چُون از نزد این عمارت بر شارع می گزشتند احیاناً بر کنارۂ شارع رو بہ عمارت کردہ پاہا را از کفش کشیدہ و بر کفش نہادہ سلام و فاتحۂ مختصرہ می خواندند۔ روزے ارشاد کردند "کسے از نیک بندگان پروردگار است" حضرت ایشان گاہے دران عمارت داخل نہ شدند، و صاحبِ مزار را بہ نام "پیر غیب" ہیچ گاہ یاد نہ کردند بلکہ "بندۂ عالم الغیب" می گفتند۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَیَّاکَانَ وَرَضِیَ عَنْهُ۔

Marfat.com

چتلی قبر

روزے برائے تفریح در عربہ می رفتند چوں نزد چتلی قبر رسیدند فرمودند "این جا ہیچ نسبت نیست" از ارشاد حضرت ایشان تا ییدآن روایت مشہورہ می شود کہ مردم کہن سال بیان می کردند و واعظ شیرین بیانِ دہلی مولوی احمد سعید نیز بیان کردہ اند کہ امیرے را بُزِ ابلق بود۔ این بز راوے بسیار دوست می داشت۔ چوں آن بُز بمرد۔ وے آن را دفن کرد چوں کہ بُز ابلق بود یعنی سیاہ و سفید و در اُردو آن را "چتلی" گویند ازین جہت این قبر بہ چتلی قبر اشتہار یافت۔ بر تعویذ این قبر تا این روزہا نشانات ابلق بودہ چوں کہ در ہندوستان برائے تولیت سعیہا می کنند و می خواہند کہ آن قبر را کہ متولی آن گشتہ اند مکانتے دہند۔ لہذا برایش انتسابے پیدا می کنند، چنان چہ برائے این قبر نیز این واقعہ پیش آمد کہ بعد سہ چار سال از ارتحال حضرت ایشان شخصے نزد عاجز آمد و گفت این قبر پسر حضرت شہابُ الدین سہروردی است قدس سرہٗ کہ نامش مجدالدین بود۔ و چند روز نہ گزشت کہ آن شخص و برادرانش یک جوان صالح را عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْہَاد نزد قبر در چوک قتل کردند۔ این اشتیارانہ با مجدالدین تعلق بود و نہ با شہابُ الدین۔ مَقْصَدِ ایشان تولیت مزار و چیزے از در اہم بود۔ برائے فائدۂ دنیویۂ فانیہ ارتکاب کبیرہ کردند۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔

مَا یتعلق بزیارۃ القبور

دیدہ شدہ کہ حضرت ایشان نزد آن قبر راحت و سکون می یافتند، کہ در حوالی آن قبور عامۃ المسلمین نہ می بود مثلاً در دہلی قبر سید السادات نور محمد بدایونی یا شاہ محمد آفاق مجددی قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمَا یا در کوئٹہ قبر عثمانی و حیدری، نزد این چنین قبور حضرت ایشان ساعتہا می نشستند و بہ ذکر پروردگار مصروف می ماندند و چوں می برخاستند مسرور و شادان و چشمان مبارک خمار آگین می بود در کوئٹہ بہ پنجشنبہ، ۱ رمضان المبارک ۱۳۳۶ھ وفات ملا عبد الحلیم آخوندزادہ شد۔ ایشان را در دائرۂ عثمانی و حیدری بہ جہتِ شرق مدفون کردند۔ حضرت ایشان حسب معمول بعد از رمضان چوں برائے زیارت رفتند قبر ملا عبد الحکیم را دیدند، بعد ازاں وزگاہے بہ آن جا نہ رفتند روزے در کوئٹہ بہ عاجز گفتند۔ عبد الحلیم عاجز می کند و ذہن مرا بہ سوئے خود متوجہ می کند ازین جہت ما آن جا نہ می رویم۔ شبے در دہلی اہلِ حلقہ را خطاب کردہ فرمودند "از روزے کہ تدفین شمایان در حوالی قبور صلحا شدہ ما در خدمتِ پیرانِ عظامِ خود در فتن گزاشتیم، ما قبور شمایان را از اخگرہا پُر می یابیم، و شمایان وقتے کہ در زندگانیِ خود پیش ما می آئید بہ نوعے تکدر پیدا می شود کہ از وظائف خود باز می مانیم۔ لہذا بہ صحرا می رویم و در گوشۂ تنہائی تکمیل وظائف می کنیم"۔ از ہمیں جا است کہ حضرت ایشان خوش نہ داشتند کہ جماعت مخلصین در تفریح گاہ بہ خدمت ایشان برسد۔ و خدمت گارے را کہ می بردند ہدایت بود کہ از حضرت ایشان دور تر بنشیند۔

Marfat.com

نورِ خدا مَشْعَلِ خیراست وبَس رسمِ صَفَا منزلِ خیراست وبَس

بعض اوراد و وظائف

بیان ذکر و مراقبات و تلاوتِ مبارکہ در فصل اول تحتِ عنوان "تحریر مبارک" و در "لائحۂ عمل" گزشتہ۔ اندران ایام حضرت ایشان شمس پارۂ قرآن مجید تلاوت می کردند و فی مابعد پنج پارہ می خواندند۔ حضرت والدۂ مبارکہ یا کسے از خواہران از روئے مصحفِ مبارک استماع می کرد و حضرت ایشان از حفظ تلاوت می کردند۔ و بہ جائے دلائل الخیرات بہ صلوٰت ماثورہ اشتغال می نمودند و در مطالعۂ احادیثِ مبارکہ مشغول می بودند۔ مسند امام احمد و منتخب کنز العمال را بسیار دوست می داشتند۔ در مطبعۂ میمنہ مصر مسند شریف و بر ہامش منتخب کنز العمال در پنج جلد طبع شدہ است۔ این کتاب مبارک دائما نزد ایشان می بود۔ ازین کتاب سہ نسخہ داشتند۔ آن نسخہ کہ در مطالعۂ حضرت ایشان بودہ، بہ حبرِ احمر علامات و خطوط دارد۔ چون برائے تفریح تشریف می بردند۔ در گوشۂ تنہائی دو ساعت بلکہ قدرے زائد بہ ذکر پروردگار مصروف می بودند۔ مسبحۂ صد دانہ در دستِ راست می بود۔ کسے نمی داند کہ حضرت ایشان آن وقت بہ کدام ذکر شریف مشغول می بودند۔ وقتے کہ می خیستند چشمانِ مبارک خمار آلود و طبیعت حضرت ایشان مسرور و شادان بودے۔

ختمِ خواجگان

حضرت ایشان مخلصین را ہدایت می فرمودند کہ ختم خواجگان را بخوانید۔ خواندن این ختم بس نافع است۔ پروردگار آفات را دور می کند و نزولِ برکات و خیرات می نماید۔ و طریقۂ خواندنش این است۔

اوّلاً سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ہفت بار۔ باز۔ درود شریف یک صد بار۔ و منقول از حضرات مشائخ این درود مبارک است۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔ و باز سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ مع بسم اللہ ہفتاد و نُہ بار۔ و باز سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ مع بسم اللہ یک ہزار بار۔ و باز سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ہفت بار و باز فوق الذکر درود شریف یک صد بار۔ اصل ختم خواجگان این است کہ ذکر کردہ شد۔ البتہ معمول حضرات مشائخ کرام است کہ بعد از ختم مبارک چند اسمائے مبارکہ نیز می خوانند۔ حضراتِ کرام قدس اللہ اسرارہم این ہفت مبارک اسماء را یک یک صد بار می خواندند۔ (۱) یَا قَاضِیَ الْحَاجَات۔ اے روا کنندہ حاجتہا۔ حاجاتِ دنیویہ باشند یا اُخرویہ۔ (۲) یَا کَافِیَ الْمُھِمَّات۔ اے کارساز امورِ عظام۔ (۳) یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ۔ اے دور کنندۂ بلاہا۔ (۴) یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ۔ اے بلند کنندۂ مراتب۔ (۵) یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ۔ اے شفا دہندہ از مرضہا۔ باید دانست کہ بعد از شافی کلمۂ عَنْ مقدر است، و اہلِ عرب این کلمۂ مبارکہ را یَا شَافِیَ الْمَرْضٰی

Marfat.com

می خوانند یعنی اے شفا دہندۂ بیماران۔ (۶) یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ۔ اے قبول کنندۂ دعاہا۔ (۷) یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اے ذرحم کنندگان بیش از بیش رحم کنندہ۔

مُسَبَّعَاتِ عَشَر

دہ چیز ہا کہ ہفت ہفت بار خواندہ می شود۔ حضرت ایشان چون در عربہ روانہ می شدند مُسَبَّعَاتِ عشر و اسمائے حُسنیٰ را بہ آواز می خواندند و ما ہر سہ برادر نیز بہ آواز می خواندیم و اگر تفریح پا پیادہ می بود، ہر کہ ہمراہ می بود می خواند و حضرت ایشان برائے خواندنش ہدایت می فرمودند۔ آن دہ چیز ہا این است۔ (۱) سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ (۲) سورۂ ناس مع بسم اللہ (۳) سورۂ فلق مع بسم اللہ (۴) سورۂ اخلاص مع بسم اللہ (۵) سورۂ کافرون مع بسم اللہ، (۶) آیۃ الکرسی (۷) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (۸) درود شریف وحضرت ایشان در ج ذیل درود شریف می خواندند و می فرمودند کہ درین درود شریف ذکر امہات المومنین و ذکر ذُرِّیَّت آمدہ، و در معنی ذرّیّت عموم آمدہ، لہٰذا این درود شریف را خوش می دارم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۹) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

حضرت ایشان بامُسَبَّعَاتِ عشر، سید الاستغفار را ضم می کردند و ہفت بار می خواندند و می فرمودند ما دوست داریم کہ این ہفت بار خواندہ شود۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ، وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اَسْمَاءِ حُسْنیٰ

حضرت ایشان قدس سرہٗ مبارک نامہائے پروردگار جَلَّ شَانُہٗ

Marfat.com

وَعَمَّ اِحْسَانُهٗ را بہ این نہج می خواندند و لطفہا می برداشتند۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ سہ بار۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ سہ بار۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ سہ بار۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَھَّارُ الْوَھَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّھِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاھِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْھَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ دہ بار۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیَآؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ

Marfat.com

وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ سُورَۂ اخلاص سہ بار سُورَۂ فلق سہ بار۔ سُورَۂ ناس سہ بار۔

اَلْمُزْدَوِجَةُ الْغَرَّا فِي الْاِسْتِغَاثَةِ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

(بفتح النون وسکون الباء کمافی معجم البلدان) یک صد و شصت و نہ اسماء حسنیٰ را از روئے روایاتِ مختلفہ جمع کردہ باکلمات ماثورہ نظم فرمودہ است۔ حضرت ایشان قدس سرہ این منظومۂ مبارکہ را بسیار خوش داشتند۔ برائے رفع شدائد اولاً این منظومۂ مبارکہ را و بعد ہا شجرہ طیبۂ نقشبندیہ را کہ نظم کردہ حضرت مولانا خالد کردی است قدس اللّٰہ اَسْرَارَہُمَا می خواندند و حق تعالیٰ جل شانہ لطف می فرمود و آن صعوبت رفع می شد، روزے حضرت ایشان قدس سرہٗ می فرمودند کہ "در اوائل قرن رابع عشر روزے از حرم نبوی علیٰ صاحبہا ازکی الصلوٰت و اطیب التحیات وافضل التسلیمات بیرونِ آمدم شخصے این مزدوجۂ غرّا بہ من داد۔ چون آن را خواندم لطفہا برداشتم" وَاِلَيْكُمُ الْاٰنَ بِالْمُزْدَوِجَةِ الْمُبَارَكَةِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِاسْمِ الْاِلٰهِ وَبِهٖ بَدِيْنَا وَلَوْ عَبَدْنَا غَيْرَهٗ شَقِيْنَا
يَا حَبَّذَا رَبًّا وَحَبَّ دِيْنَا وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ هَادِيْنَا
لَوْلَاهُ مَا كُنَّا وَلَا بَقِيْنَا
اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

Marfat.com

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
نَحْنُ الْاُلٰى جَاؤُكَ مُسْلِمِيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
وَقَدْ تَدَاعَى جَمْعُهُمْ عَلَيْنَا طِبْقَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِىْ رَوَيْنَا
فَارْدُدْهُمُ اللّٰهُمَّ خَاسِرِيْنَا

اَللّٰهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُ يَا حَيُّ وَ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُ يَا قَوِيُّ يَا قَدِيْمُ اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ
لَا يَنْبَغِىْ لِلْقَوْمِ اَنْ يَعْلُوْنَا

اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ اَللّٰهُ يَا رَؤُفُ يَا حَكِيْمُ
اَللّٰهُ يَا تَوَّابُ يَا حَلِيْمُ اَللّٰهُ يَا وَهَّابُ يَا كَرِيْمُ
هَبْنَا الْعُلَا وَاجْعَلْ عِدَانَا الدُّوْنَا

اَللّٰهُ يَا مَالِكُ يَا مُنِيْرُ اَللّٰهُ يَا مَلِيْكُ يَا قَدِيْرُ
اَللّٰهُ يَا مَوْلٰى وَ يَا نَصِيْرُ اَللّٰهُ اَنْتَ الْمَلِكُ الْكَبِيْرُ
لَيْسَ عِدَانَا لَكَ مُعْجِزِيْنَا

اَللّٰهُ يَا شَاكِرُ يَا شَكُوْرُ اَللّٰهُ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ
اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا خَبِيْرُ اَللّٰهُ يَا فَتَّاحُ يَا بَصِيْرُ
لَا تَحْرِمَنَّا فَتْحَكَ الْمُبِيْنَا

اَللّٰهُ يَا ظَاهِرُ يَا جَلِيْلُ اَللّٰهُ يَا بَاطِنُ يَا وَكِيْلُ
اَللّٰهُ يَا صَادِقُ يَا جَمِيْلُ اَللّٰهُ يَا حَافِظُ يَا كَفِيْلُ
كُنْ حَافِظًا لَنَا وَكُنْ مُعِيْنَا

اَللّٰهُ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُ يَا مُغْنِىْ وَ يَا رَشِيْدُ
اَللّٰهُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ اَللّٰهُ يَا عَزِيْزُ يَا مَجِيْدُ
لِعِزِّكَ التَّوْحِيْدُ يَشْكُوْا لَهُوْنَا

اَللّٰهُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ اَللّٰهُ يَا قَاهِرُ يَا مُؤَخِّرُ
اَللّٰهُ يَا فَاطِرُ يَا مُصَوِّرُ اَللّٰهُ يَا مُحْصِىْ وَ يَا مُدَبِّرُ

Marfat.com

دَبِّرْلَنَاوَدَمِّرِالْعَادِيْنَا

اَللّٰهُ يَادَائِمُ لَايَمُوْتُ اَللّٰهُ يَاقَائِمُ لَايَفُوْتُ
اَللّٰهُ يَامُحْيِىْ وَيَامُمِيْتُ اَللّٰهُ يَامُغِيْثُ يَامُقِيْتُ

كُنْ غَوْثَنَاوَحِصْنَنَاالْحَصِيْنَا

اَللّٰهُ يَا بَاسِطُ اَنْتَ الْوَاسِعُ اَللّٰهُ يَاقَابِضُ اَنْتَ الْمَانِعُ
اَللّٰهُ يَاخَالِقُ اَنْتَ الْجَامِعُ اَللّٰهُ يَاخَافِضُ اَنْتَ الرَّافِعُ

اِرْفَعْ مَعَالِيْنَالِعِلِّيِّيْنَا

اَللّٰهُ ذُوالْمَعَارِجِ الرَّفِيْعُ اَللّٰهُ يَاوَافِىْ وَيَا سَرِيْعُ
اَللّٰهُ يَاكَافِىْ وَيَا سَمِيْعُ يَانُوْرُيَاهَادِىْ وَيَا بَدِيْعُ

اَدَّبْتَنَابِمَاجَرَى يَكْفِيْنَا

اَللّٰهُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُ ذُوالطَّوْلِ عَلَى الدَّوَامِ
اَللّٰهُ يَاذَاالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالسَّيِّدُ الْمُطْلَقُ لِلْاَنَامِ

اِرْحَمْ عَبِيْدَاَلَكَ عَابِدِيْنَا

اَللّٰهُ يَا اَوَّلُ اَنْتَ الْوَاحِدُ اَللّٰهُ يَا اٰخِرُ اَنْتَ الرَّاشِدُ
يَا وِتْرُ يَا مُتَكَبِّرٌ يَا وَاجِدُ يَابَرُّ يَا مُتَفَضِّلٌ يَا مَاجِدُ

بِفَضْلِكَ اقْبَلْنَا عَلٰى مَافِيْنَا

اَللّٰهُ يَامُبِيْنُ يَا وَدُوْدُ اَللّٰهُ يَامُحِيْطُ يَاشَهِيْدُ
اَللّٰهُ يَا مَتِيْنُ يَا شَدِيْدُ يَامَنْ هُوَالْفَعَّالُ مَايُرِيْدُ

اِنَّاضِعَافٌ لَكَ قَدْ لَجِيْنَا

اَللّٰهُ يَامُعِزُّ يَا مُقَدِّمُ اَللّٰهُ يَا مُذِلُّ يَا مُنْتَقِمُ
اَلْبَادِئُ الْبَاقِىْ فَلَا يَنْعَدِمُ اَلْمُحْسِنُ الْوَالِى الْحَفِيْظُ الْاَكْرَمُ

لَيْسَ لَنَاسِوَاكَ مَنْ يَحْمِيْنَا

اَللّٰهُ يَاوَارِثُ اَنْتَ الْاَبَدُ اَللّٰهُ يَابَاعِثُ اَنْتَ الْاَحَدُ
يَامَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰهُ الصَّمَدُ لَاكُفُوٌ لَاوَالِدٌ لَاوَلَدُ

كُفَّ الْعِدَاعَنَّافَقَدْ اُوْذِيْنَا

Marfat.com

اَللّٰہُ یَاغَالِبُ یَاقَھَّارُ اَللّٰہُ یَانَافِعُ اَنْتَ الضَّارُّ
اَللّٰہُ یَابَارِئُ یَاغَفَّارُ یَارَبِّ یَاذَالْقُوَّۃِ الْجَبَّارُ
قَوِّمْ لَنَاالدُّنْیَاوَقَوِّالدِّیْنَا

اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَلَّامُ
ذُوالرَّحْمَۃِ الْاَعْلَی الْاَعَزُّ التَّامُّ مَنْ دِیْنُہُ الْحَقُّ ھُوَالْاِسْلَامُ
قَیِّضْ لَہُ اَللّٰھُمَّ نَاصِرِیْنَا

اَللّٰہُ اَنْتَ الْمُتَعَالِی الْحَکَمُ اَلْفَرْدُذُوالْعَرْشِ الْوَلِیُّ الْاَحْکَمُ
اَلْغَافِرُالْمُعْطِی الْجَوَادُ الْمُنْعِمُ اَلْعَادِلُ الْعَدْلُ الصَّبُوْرُ الْاَرْحَمُ
مَکِّنْ لَنَافِیْ اَرْضِنَاتَمْکِیْنَا

اَللّٰہُ یَاقُدُّوْسُ یَابُرْھَانُ یَابَارُّ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ
یَاحَقُّ یَا مُقْسِطُ یَادَیَّانُ تَبَارَکَتْ اَسْمَاؤُکَ الْحِسَانُ
بِھَاقَرِّعْنَابَابَکَ الْمَصُوْنَا

اَللّٰہُ یَاخَلَّاقُ یَامُنِیْبُ اَللّٰہُ یَارَزَّاقُ یَاحَسِیْبُ
اَللّٰہُ یَاقَرِیْبُ یَارَقِیْبُ اَلْمُسْتَعَانُ السَّامِعُ الْمُجِیْبُ
اِنَّادَعَوْنَاکَ اسْتَجِبْ آمِیْنَا

شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ

این شجرہ شریفہ را قطب الآفاق شیخ المشائخ علی الاطلاق علامہ ضیاء الدین خالد العثمانی العراقی الشہرزوری النقشبندی قدس اللہ سرہٗ نظم کردہ جناب ایشان از اجل خلفاء حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی قدس سرہٗ بودند و در مرضِ طاعون بہ شبِ جمعہ چہاردہم ذی القعدہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری رحلت فرمودند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

خداوندا بہ حقِ اسمِ اعظم بہ نورِ سیّدِ اولادِ آدم
بہ سوزِ سینۂ صدّیقِ اکبر بہ سلمان و بہ قاسم با ردیگر
بہ شاہِ صفدرِ کرّار حیدر کہ از نیروش واشد بابِ خیبر
نہ شد فصلے بہ روزِ کارزارش زعزرائیل وضربِ ذوالفقارش

Marfat.com

به آن سَرْوِ گُلستانِ نبوّت — به آن شمعِ شبستانِ فتوّت
حَسَن کز محضِ لطف و خیر خواہی — فرود آمد ز تختِ بادشاہی
به آن نو باوَۂ باغِ رسالت — به آن یکتائے میدانِ بسالت
حُسَین آن سَرورِ جمعِ سعیدان — سپہ سالارِ افواجِ شہیدان
به آن چشم و چراغِ اہلِ بینش — کہ بر روئے بُد مدارِ آفرینش
علی بن الحُسین آن زینِ عبّاد — کہ بود از غیر ذاتِ بحت آزاد
به آن کانِ صَفا و منبعِ نور — کہ بود اندر قُبابِ عزّ مستور
محمد باقرِ آن کوہِ مَفاخر — کہ از تحریرِ ئش گفتند باقر
به حقِّ مجمع البحرینِ انوار — کہ شد اُورا ز صدّیق و علی بار
امامِ صادق و مصدوق جعفر — کہ این دو منصب اورا شد مُیسّر
به حقِّ جملہ اہلِ بیتِ اطہار — کلان و خورد و مرد و زن به یک بار
کہ ہر یک کشتیٔ بحرِ یقین است — چہ کشتی لنگرِ روئے زمین است
به آن سَرمستِ صہبائے محبّت — کہ بُد غوّاصِ دریائے محبّت
رئیسِ عشق بازان قطبِ بسطام — کہ در این رہ نہ زد چون اُو کسے گام
به شُربِ بُوالحسن از جامِ عشقت — کہ بُد شائستۂ اقدامِ عشقت
به حقِّ بوعلی آن قُطبِ فائق — به خواجہ یوسف آن غوثِ خلائق
به عبدالخالق آن اَلبُرزِ تمکین — امامِ پیشوایانِ رہِ دین
کہ پا ننہاد آن فرخندہ اختر — بہ جُز اندر قدم گاہِ پیمبر
به حقِّ خواجہ عارف کانِ معنی — به حقِّ خواجۂ انجیر فغنی
به تمکینِ عزیزان پیر نسّاج — کہ بر چرخِ برین سود از شرف تاج
به حقِّ خواجہ بابائے سماسی — به آن خورشیدِ بُرجِ حق شناسی
امیرِ شہ کُلالِ آن پیرِ کامل — کہ فکرِ غیر نگزشتے است در دل
بہاء الدینِ والدّنیا محمد — کہ این راہِ ہُدیٰ زو شد مُمہّد
به بے نقشی چو کردی سربلندش — نہادی نام شاہِ نقشبندش
زبس کز وے گرہ از کار وا شد — خطابش خواجۂ مشکل کُشا شُد

Marfat.com

به قطبِ حق علاء الدین عطّار — که از عالم کشادے قفلِ اسرار
به آن پیرے که چرخ آمد مقامش — ازان یعقوب چرخی گشت نامش
به حقِّ آبروئے پیرِ احرار — کزو زیبِ دگر بگرفت این کار
چه گویم من به وصفِ آن گرامی — که در وصفش چنین گفت است جامی
مقامِ خواجه برتر از گمان است — برون از حدِّ تقریر و بیان است
دلش بحرے است زِ اسرارِ الٰهی — کزو یک قطره از مه تا به ماهی
به خواجه زاهد آن پیرِ صفا کیش — به جان بازیِّ مولانائے درویش
به حقِّ خواجگی کاندر بدایت — نمودے دُرجِ اسرارِ نهایت
به آن مهرِ سپهرِ ارجمندی — ختامِ خواجگانِ نقشبندی
که صهبائے محبّت راست ساقی — دُرِ دریائے عرفان خواجه باقی
به آن سیّارِ سیرِ بے نهایت — به آن سرهنگِ ارباب درایت
به آن ینبوعِ اسرارِ نهانی — به آن شهبازِ بُرجِ لامکانی
به نورِ دیدهٔ فاروق احمد — کزو شرعِ محمّد شد مجدّد
ز نورش شد سوادِ هند روشن — ازو سرهند شد وادیِّ ایمن
چراغِ محفلِ باریک بینان — سپه سالارِ فوجِ پاک دینان
نه سنجد هر که داند ارتقایش — نگاهِ هیچ کس با نقشِ پایش
به هر دو دیدهٔ آن غوث و قیّوم — سعید و عُروةِ وُثقائے معصوم
به شیخ عبدالاحد آن نجمِ ثاقب — محمد عابد آن والا مناقب
به سیف الدین و آن نورِ محمّد — به شمس الدین حبیب الله ارشد
به پیرِ ما که هست اندر زمانش — هدایت حصر اندر آستانش
نه شد جز بندگی آرام گاهش — ازان شد نام عبدالله شاهش
نه گویم از کمالاتش که چون است — ز هر وصفے که اندیشم فزون است

به حقِّ بوسعیدِ سعد دوران — بحارِ فضلِ ایزد لطفِ یزدان
به حقِّ هادیِ ابدال اوتاد — شه احمد سعید آن قطب ارشاد
به پیر و مرشدِ عالم محمّد — عمر کز وے طریقت شد مجدّد

Marfat.com

زعرفان عین واز مقصود میم است — در آخر اوّل اسمِ رحیم است
بہ آن غوثِ زمان قطبِ ہدایت — امامِ اولیا کانِ کرامت
رئیسِ پاک بازان قبلۂ دین — چراغِ محفلِ اربابِ تمکین
محی الدین عبد اللہ ابو الخیر — کہ بودہ ذات پاکش منبع الخیر
بہ درگاہِ تو ابن عبدِ محقّر — کند عرض اے کریم بندہ پرور

غریب و بے کسم بر من ببخشائے — چو کس مشکل کشا نبود تو بکشائے
درِ بکشائے از خوشنودیِ خویش — برین سرگشتۂ مہجورِ دلریش
بہ ہر کس کز کرم کردی نگاہے — دو عالم رانہ می سنجد بہ کاہے
ز بحرے کز فیوضت گشت ریزان — ز عینِ مکرمت بر این عزیزان
بہ رحمت رشحۂ ہم بر دلِ من — اگر ریزی شود حل مشکلِ من
ز من ہرگز نہ شد کارے کہ باید — گنہ زین سان کہ در گفتن نیاید
ز اعمالِ بدِ خود شرمسارم — نہ طاعت نے زبانِ عذر دارم
چو بر خود بینم از بس شرمساری — بہ دوزخ خوشترم از رستگاری
بیامرز و مپرس از کار خامم — بہ رسوائی نیرزد انتقامم
اگرچہ من ستم بر خویش کردم — قباحتہائے از حد بیش کردم
چو می اندیشم از دریائے جودت — خوشم با این ہمہ نقضِ عہودت
بہ محضِ فضلِ تو امید دارم — تو خود فرمودۂ آمرزگارم

مخفی نہ ماند کہ مابین خطین ہشت اشعار از حضرت ناظم قدس سرہٗ نیند بلکہ فیما بعد حضراتِ کرام قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُم اضافہ فرمودہ اند۔

اشعار مالقی سُہیلی

روزے در کوشۂ اشعار عبد الرحمٰن مالقی سُہیلی خواندند و فرمودند، اگر بہ حضور قلب این اشعار را خواندہ دعا کردہ شود۔ انشاء اللہ مقبول خواہد شُد۔

یَامَنْ یَرَیٰ مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ — اَنْتَ الْمُعَدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ
یَامَنْ یُرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّھَا — یَامَنْ اِلَیْہِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ
یَامَنْ خَزَائِنُ رِزْقِہٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ — اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ
مَالِیْ سِوٰی فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَسِیْلَۃٌ — فَبِالِافْتِقَارِ اِلَیْکَ فَقْرِیْ اَدْفَعُ

Marfat.com

مَالِیْ سِوٰی قَرْعِیْ لِبَابِكَ حِیْلَةٌ ۔۔۔ فَلَئِنْ رَدَدْتَ فَاَیُّ بَابٍ اَقْرَعُ

وَمَنِ الَّذِیْ اَدْعُوْ وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ ۔۔۔ اِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِیْرِكَ یُمْنَعُ

اَشَالِجُوْدِكَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِیًا ۔۔۔ فَالْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

صلاۃ حاجت

علامہ ابن جزری در حصن حصین بہ دو وجہ صلاتِ حاجت را ذکر کردہ، یکے از ابنِ حبّان و ابنِ سُنّی و غیرہما و دیگرے از ترمذی و نسائی و ابنِ ماجہ و حاکم۔ و در ہر دو وجہ آمدہ کہ اوّلاً بہ نیک وجہ وضو کند و دو رکعت نماز گزارد۔ و باز دعا کند۔ در وجہ اوّل الفاظ دعا بہ این لفظ وارد است۔ کہ اوّلاً پروردگار را ثنا کند و باز بر رسول وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود فرستد باز گوید۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ و حاجت اعم است کہ بہ اللہ تعالیٰ باشد یا بہ یکے از بنی آدم۔ و در وجہ دوم آمدہ کہ بعد از دو رکعت این دعا کند۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

مولوی بخش اللہ دہلوی مردِ پاک دل و صادق الارادہ کاملُ المحبہ بود۔ از روزے کہ بعیت شد تا آخر یوم در حلقۂ شریفہ ہر روز شریک می شُد۔ سیزدہ یا چہاردہ سال بہ خوب وجہ خدمت کرد۔ حضرت ایشان را نیز نگاہِ لُطف بر حالش بود۔ روزے بہ وے فرمودند ما ترا صلاۃ حاجت تعلیم می کنیم۔ در حاجتِ شدید این نماز بخوان۔

بہ وقتِ تہجُّد، بہ وجہ احسن، با حضورِ دل وضو بکن و باز بہ عاجزی و صدق نیّت پنج بار یا ہفت بار استغفار و توبہ بکُن۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ رَحِمَا ۔۔۔ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ضَارِعًا مُسْتَسْلِمًا

و باز دوازدہ رکعت بہ یک سلام بخوان۔ از اوّل نماز تا آخرش کاملاً متوجہ بہ پروردگار باش و نیک دانستہ باش کہ پیشِ مولیٰ و مالکِ خود استادہ ئی۔ وے ترا می بیند و تو از کثافتِ گناہان خود از دید انوار و تجلیاتِ وے تعالیٰ شانہٗ قاصرِ ہستی۔ بعد از ہر دو رکعت قعدہ کُنی و در قعدۂ اخیرہ اَلتَّحِیَّاتُ خواندہ بخوان۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ و باز بہ حضورِ قلب درود شریف خواندہ. رَبَّنَا اٰتِنَا الخ خواندہ سلام بدہ و باز تکبیر گویان بہ سجدہ برد، و در سجدہ سورۂ فاتحہ مع بسملہ ہفت بار، و آیۃ الکرسی ہفت بار، و لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دہ بار، و۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ۔ ہفت بار۔ بخوان و در جنابِ مالک و مولائے خود بہ عاجزی دعا بکن و تکبیر گفتہ سر از سجدہ بردار۔

تعویذات

عاجز یاد نہ دارد کہ حضرت ایشان تعویذ نوشتہ باشند و نہ از کسے شنیدہ کہ بہ کسے تعویذ دادہ باشند، البتہ بہ حضرت والدۂ ماجدہ قدس سرھا فرمودہ اند کہ حصن حصین و القول الجمیل کتاب ہائے معتبر اند و برائے حضرت والدۂ ماجدہ ظفر الجلیل ترجمہ و شرح حصن حصین و شفاء العلیل ترجمۂ القول الجمیل پسند فرمودہ بودند، چنان چہ حضرت والدہ صاحبہ احیاناً تعویذ می دادند۔ و حضرت ایشان بعض مخلصین را نیز اجازت دادہ بودند مثلاً ملا عبد الرشید آخوند زادہ از کوئٹہ۔ ملا حبیب اللہ از جہاتِ سرحد و غیرہما را۔

تعویذ سال نو

سالے در کوئٹہ چون اوّل ماہِ محرم دیدیم حضرت ایشان بہ ماہر سہ برادر فرمودند: بروید و یک صد و سیزدہ بار بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بنویسید و نزد والدۂ خود ببرید کہ تعویذ کند و شما یان در گلوئے خود بر سینہ آن تعویذ را آویزان کنید و بہ عاجز و برادر عزیز فرمودند کہ بسم اللّٰہ نوشتہ بہ ما نشان دہید۔ چنان چہ ماہر دو تحریرات خود را پیش کردیم و حضرت ایشان ملاحظہ فرمودہ چند جا را اصلاح فرمودند و گفتند ہر سال بہ اول شب سالِ نو ہمچنان کردہ باشید۔ چنان چہ تا یک مدت عاجز بر آن عمل کرد۔

برائے مرض صُداع

حضرت ایشان در اوّل دلائل الخیرات موروثی تحریر فرمودہ اند: بسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیم۔ برائے دفع مرض صرع اول یک کرتہ (قمیص) فراخ دوختہ ہشت تعویذ بہ این نہج بدوزند کہ دو تعویذ جانب پیش بر سینہ و دو بہ جانب پشت بہ زیر شانہ ہا و دو بر ہر دو بازو و دو زیر ہر دو بغل، و تعویذ این است۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہٗ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا۔

Marfat.com

القولُ الجمیل تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ الاقدس در تعویذات کتابِ مفید است۔ حضرت شاہ غلام علی و حضرت شاہ ابو سعید و حضرت شاہ احمد سعید و اولادہ الکرام قدس اللہ اسرارہم از روئے این کتاب تعویذات می نوشتند۔

دعا و دَم کردن البتہ حضرت ایشان دعا می کردند و بر مریض دم ہم می کردند۔ در بیان واقعۂ ملّا عبد الحلیم آخوندزادہ گزشتہ کہ محمد عمر نورزی آب آورد و حضرت ایشان بران دم کردند اگرچہ این گونہ واقعات بسیار کم بودہ اند۔ روزے حضرت ایشان در حرم سرا بُودند کہ یوسف علی خان مدارُ المہام ریاستِ جے پُور حاضر شد و بہ دست خادمش یک صُراحی پر از آب بود۔ در خانۂ او مریضے بود و ارادہ داشت کہ آب را دم کنانیدہ ببرد۔ اطلاعِ آمدِ یوسف علی خان کردہ شد۔ وقتے نہ گزشت کہ حضرت ایشان از حرم سرا برآمدند، ہنوز بہ نشستگاہ نہ رسیدہ بودند کہ حاجی مُلّا احمد مٹھ خیل را بہ آواز بلند فرمودند۔ احمد بہ فلان بزرگ بنویس کہ بر آب دم کردہ ارسال دارد۔ یوسف علی خان چُون این کلام را شنید دستبوسی کرد و رخصت شد۔ اگر حضرتِ ایشان درین باب مراعات کردے۔ صفائے وقت از حضرت ایشان رفتے۔ و بہ جائے طالبانِ حق۔ اصحابِ حاجات را ہجوم بودے۔ چند واقعات کہ بپیش آمدہ نوشتہ می شود۔

والدۂ شوکت علی محمد علی آبادی بانو والدۂ شوکت علی محمد علی از شاہ ولی النبی مجددی رامپوری خلیفۂ حضرت شاہ احمد سعید بیعت بودہ۔ در فصل اوّل در بیان واقعۂ مولانا عبد الغفار خان نیز بیان والدۂ محمد علی گزشتہ۔ اگرچہ آبادی بانو با ہر دو فرزند خود با انگلیسہا در جہاد مصروف بودہ اما از صفائے باطن غافل نہ بودہ۔ اکثر نزد حضرت والدۂ محترمہ می آمد و بہ ذکر شریف مشغول می گشت۔ شبے وے با دختر محمد علی آمد۔ این دختر نہ سالہ یا دہ سالہ بود۔ حضرت ایشان آن وقت بہ حلقۂ شریفہ مصروف بودند۔ والدۂ محمد علی دُختر را بہ خدمت حضرت ایشان فرستاد۔ دُختر عرض کرد کہ والدۂ مَن بسیار علیل است۔ برائے صحتش دعا فرمائید محمد علی و شوکت علی۔ ران روزہا اسیرِ فرنگ بودند۔ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ در عرض داشتِ دُختر عجب اثرے بود کہ چشمانِ مبارک حضرت ایشان پُر نم شد و دست تضرع بہ بارگاہ کبریا دراز کردند۔ کسانے کہ در حلقۂ شریفہ شریک بودند نیز دستہا برداشتند۔ حضرت ایشان دعا کردند و جماعت آمین گفت۔ چند روز نہ گزشت کہ خبر صحت یابی بہ حضرت ایشان رسید و معنی این حدیث شریف ظاہر شد کہ حاکم در مستدرک روایت کردہ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَيَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ اَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ۔

مُعظم علی شاہ پسر علی خان پسر جانفشان خان از مخلصین صادق المحبۃ الارادہ بود

Marfat.com

اما اشتغال در امورِ دنیویہ بیشتر داشت اوقاتِ عزیزِ خود را در قضایا و دعاوی صرف می کرد۔ حضرت ایشان چند بار نصیحت کردند لیکن او بہ حالِ خود گرفتار ماند۔ نوبتے در بعض دعاوی چنان ملوّث شد کہ اندیشۂ سزائے حبس و بند پیدا شد۔ چون راہِ خلاصی مسدود یافت بہ خدمتِ حضرتِ خیرِ جہان رسید تا ہمت برگمارند و دعائے فرمانید کہ مشکل آسان گردد۔ حضرت ایشان اوّلاً زجرش کردند و از خانقاہ شریف بدر کردند۔ و فرمودند "ما چند بار نصیحت کردیم لیکن تو گوش نہ نہادی"۔ معظم علی شاہ دو روز در کوچہ بہ سر کرد و بہ عاجزی و زاری مصروف ماند۔ تا آن کہ فغانش را اثرے پیدا شد۔

تا نہ گریہ طفل کے جوشد لبَن تا نہ گریہ ابر کے خندد چمَن

حضرت ایشان معظم علی شاہ را طلب فرمودند و بہ محبت نصیحت کردند و دستش را در دست ہائے خود گرفتہ اقرار گرفتند کہ بارِ دگر نافرمانی نہ خواہد کرد، بعد ازیں حضرت ایشان ہر دو دست ہائے خود را برائے دعا برداشتند و بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خواندہ سورۂ فاتحہ را تا بہ ایاک نستعین خواندند و فرمودند "یا الٰہ العالمین مرتراپرستش می کنیم و از تو طلب گار عون و امداد ہستیم۔ بہ لطفِ خود گناہانِ مایان و معظم علی شاہ و جمیع مسلمانان را معاف فرما و معظم علی شاہ را ازین آفت محفوظ دار"۔ حضرت ایشان این دعا می کردند و اہلِ حلقہ و معظم علی شاہ بہ تامین مصروف بودند مدد و آثار "اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید"۔ ظاہر و لائح بود۔ معظم علی شاہ مُطمَئِنُّ البَالِ و قَرِیرُ العَینِ مرخص شد۔ روز دوم بہ محکمہ رسید۔ و حاکم بہ برأتِ وے حکم کرد۔ معظم علی شاہ ہماں دم برقیہ ارسال کرد چون حضرت ایشان را اطلاع واقعہ شد پروردگار را حمد و ثنا کردند و شکرانۂ الٰہی بہ جا آوردند۔

دم بر بیماران

معمول شریف حضرت ایشان بود کہ بر بیماران دم می کردند۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ می خواندند و دعا می کردند۔

عَلالتِ اولاد

اگر از اولاد کسے علیل می شد حضرت ایشان بسیار کبیدہ خاطر می شدند۔ در معالجہ مصارفِ زیادی می کردند۔ حضرت والدہ صاحبہ ہر شب زیرِ بالشِ مریض پنج پیسہ می نہادند و در قیام دہلی بزرا و در کوئٹہ گوسفند را صدقہ می کردند در روز و شب دو سہ بار لامحالہ نزد مریض می آمدند و ادعیۂ فوق الذکر را خواندہ دم می کردند۔ اگر مریض بہ خواب می بود بیدارش نہ می کردند۔ و اگر بیدار می بود از احوالش استفسار می فرمودند و دست مبارک بر پیشانی وے نہادہ کیفیت تپ معلوم می کردند" بر بسترِ مریض گاہے نہ می نشستند کہ بے آرام نہ شود بلکہ بر کرسی یا بہ جائے دیگر می نشستند و دیدہ شدہ کہ

Marfat.com

بعد از دم کردن قدرے خاموش می نشستند۔ عاجز خیال دارد کہ بہ طریقۂ حضراتِ نقشبندیہ بہ سلب کردن مرض متوجہ می بودند۔ ہیچ گاہ از حضرت ایشان احوال جزع و فزع ظاہر نہ شدہ و نہ ہیچ فرق در معمولاتِ مبارکہ واقع شدہ۔ ہر کار و ہر عمل بر وقت خود حسبِ معمول سرانجام می یافت۔ گاہے بہ کسے از بیماری اولاد چیزے نہ گفتند۔ اگر کسے از افسردگی و آثار الم چیزے بفہماند امر دیگر است۔ نزد عاجز عمل حضرت ایشان برین حدیث شریف بودہ کہ روایتش بخاری و مسلم کردہ اند۔ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا ــــــــ نوبت آخر برائے دیدن مریض بعد از نیم شب بَیْنَ السَّاعَتِیْنِ الثَّانِیَۃِ وَالثَّالِثَۃِ تشریف می آوردند چون از حلقۂ مبارکہ فارغ می شدند در دست مبارک خود چراغ گرفتہ بہ آہستگی می آمدند۔ تمام خانہ در خواب می بود کسے را از آمدِ ایشان خبر نہ می شد۔ حسب معمول دم می کردند و قدرے توقف کردہ می رفتند۔ و چون مریض شفا می یافت احیاناً شُکْرًا لِلّٰہِ برائے مسکینان انتظامِ طعام می کردند و احیاناً بہ رامپور، عزیزانِ تنگ دست را در راہم ارسال می کردند۔

برائے ایصالِ ثواب

در بمبئی وفات حاجی ایوب شُد حضرت ایشان بہ حاجی عبداللہ عمر تحریر فرمودند کہ دوستان را باید ہفتاد ہزار بار کلمۂ طیبہ از سر صدق و اخلاص خواندہ ثوابش بہ روح حاجی ایوب رسانند، و بہ عجز و نیاز در بارگاہ کبریا برائے مغفرتِ وے دعا کُنند۔

برائے دفعِ اثرِ چشمِ بد

سید احمد حسین اَنُوپ شہری بہ خدمتِ مبارکہ عریضہ ارسال کرد کہ پسرم علیل است وَالمظنونُ اَنَّہٗ مُصَابٌ بِالْعَیْنِ۔ حضرت ایشان تحریر فرمودند۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِہِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ہُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ۔ را بخوان و دم کن کہ برائے دفعِ اثرِ چشمِ بد مفید است۔ احمد حسین عمل کرد و پسرش بِفَضْلِ اللّٰہِ وَاِحْسَانِہٖ شفا یافت۔

برائے حاجت برآری

فرمودند کہ بہ صباح و بہ شب قبل از خفتن وضو کردہ بہ عاجزی و حضورِ قلب اوّلاً و آخراً یازدہ یازدہ بار درود شریف و در مابین یک صد بار این دعا را بخواند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مشکلات را پروردگار آسان خواہد کرد۔

برائے اوجاع و خصوصاً وجع چشم

در اوّل مجلد از نصف آخر من الجواہر الحسان تفسیر امام عبدالرحمٰن ثعالبی متوفی ۸۷۵ھ نسخہ

مخطوطہ، حضرتِ ایشان تحریر فرمودہ اند۔ مِنْ فَوَائِدِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ وَاَسْرَارِهَا وَمَنَافِعِهَا اِنَّهَا تَقْرَأُ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مَرَّةً مَابَیْنَ صَلٰوةِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ فَرِیْضَةِ الصُّبْحِ لِکُلِّ وَجْعٍ عَامَّةً وَلِوَجْعِ الْعَیْنِ خَاصَّةً فَیَبْرَأُ الْوَجْعُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ حَدَّثَنِیْ بِذٰلِكَ بَعْضُ اَوْلِیَاءِ الْهِنْدِ وَهُوَ یَعْقُوْبُ بْنُ خِضْرٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ یعنی چہل ویک بار خواندنِ سورۂ فاتحہ مابین سنت و فریضہ صبح برائے ہر وجع عموماً و برائے وجع چشم خصوصاً مفید است و بہ من این فائدہ را از اولیائے ہند یعقوب بن خضر بیان کردہ رحمہ اللہ۔

دعائے ماہِ نو

چوں ماہ نو را می دیدند ہر دو دست ہا را برداشتہ این دعا می خواندند اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ هِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ۔ چون کلمہ رَبُّكَ اللّٰهُ می فرمودند بہ انگشت شہادت اشارہ بہ ہلال می کردند تا معلوم شود کہ این جا خطاب بہ ہلال است۔

دعائے سالِ نو

در کوئٹہ چون ماہِ محرم از سنہ ۱۳۴۰ھ دیدند بہ حکیم مسیح الزمان ہندی کہ مخلص صادق بود این دعا تعلیم فرمودند۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ، اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِیْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَوْلِیَاءِ الشَّیْطَانِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ مِنَ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْاَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

دبہ وے گفتند۔ برو شکرانۂ حق بہ جا آر، دو رکعت بخوان کہ وے تعالیٰ شانہ ترا این نعمت عطا کرد۔

بے تو جانان قرار نہ توانم کرد — احسانِ ترا شمار نہ توانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر موئے — یک شکرِ تو از ہزار نہ توانم کرد

رویت سبیل نجات از بلیات

بر ورقے تحریر فرمودہ اند۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّةٍ وَشَاءَ اَنْ یُّرٰی فِیْ مَنَامِهٖ سَبِیْلُ النَّجَاةِ مِنْهَا فَلْیَقْرَأِ الشَّمْسَ وَاللَّیْلَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ کُلَّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُضْطَجِعًا عَلَی الشِّقِّ الْاَیْسَرِ مُتَوَضِّئًا مُتَلَبِّسًا بِلِبَاسٍ طَاهِرٍ، وَلْیَقُلْ بَعْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ۔ انتہی۔ اِنْ رَاٰی فِی اللَّیْلَةِ الْاُوْلٰی فَبِهَا۔ وَاِلَّا فَلْیَعْمَلْ فِی الثَّانِیَةِ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَةِ وَهٰکَذَا اِلٰی سَبْعِ لَیَالٍ فَاِنَّهٗ یَرَاهُ فِیْ تِلْكَ الْمُدَّةِ بِالضَّرُوْرَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ

Marfat.com

تَعَالیٰ۔ وَقَدْ جُرِّبَ مِرَاراً۔ اگر کسے بہ آفتے مبتلا شود و بخواہد کہ در خواب راہِ نجات را دریابد، پس وضو کردہ و لباس طاہر پوشیدہ بہ پہلوے چپ دراز گشتہ ہفت بار سورۂ شمس، و سورۂ لیل و سورۂ اخلاص را بخواند۔ و باز ہفت بار این دعا کند، بار خدایا۔ مرا در خواب ازین آفت راہِ نجات بنما و برائے من ازاین آفت مَخْلَصے پیدا کن و در خواب بر من چیزے ظاہر کن کہ بر اجابتِ دعائے من دال باشد، اھ۔ اگر بہ شبِ اول ظاہر شود فَبِہَا وَنِعْمَ، ورنہ بہ شب دوم ہم این عمل کند و اگر باز ظاہر نہ شود بہ شب سوم این عمل کُند، و ہم چُنان تا ہفت شب۔ اِن شاء اللہ درین مدت مقصد خود را دریابد، بارہا بہ تجربہ آمدہ۔

ختمِ مُقدّس

در بیاضے نوشتہ اند ختم مقدس و معظم در جلسۂ واحدہ بہ تعین وقت بہ حضورِ قلب خواندہ ایصال ثواب آن بہ رُوح پُر فتوح امامُ الطریقۃ قطبُ الحقیقۃ مجدّد الفِ ثانی حضرتِ امامِ ربّانی قدسنا اللہ بسرہُ الاقدس کند، برائے حلِّ مشکلات و انجاحِ مہمات حصُولِ نسبت بہ حضرت امام ربّانی قدس سرہٗ بہ غایت مجرب است (۱) درود شریف یک صد بار (۲) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پنج صد بار، (۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، سہ صد بار (۴) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ، سہ صد بار (۵) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ سہ صد بار (۶) یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام، سہ صد بار (۷) یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، سہ صد بار (۸) لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، سہ صد بار (۹) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ، سہ صد بار (۱۰) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، پنج صد بار (۱۱) درود شریف یک صد بار،

بہترین اوقات ولیالی وایّام

تحریر فرمودہ اند کہ بہترین اوقات سحر است یعنی رُبعِ اَخیر شب، بعد ازان صبح کہ وقتِ نماز فجر است، بعد ازان بین العصر والمغرب، بعد ازان بین المغرب والعشار، بعد ازان بعد العشار، بعد ازان مابقی من الاوقات علی السوار۔ و بہترین شَبہا شبِ آدینہ و شبِ دوشنبہ و بہترین روزہا جمعہ و دوشنبہ و پنجشنبہ است۔

لُطفِ خفی

در اوّلِ مجلّد دَلَائِلُ الْخَیْرَات نوشتہ اند

وَکَمْ لِلّٰہِ مِنْ لُطْفٍ خَفِیٍّ ۔۔۔ یَدُقُّ خَفَاہُ عَنْ فِہْمِ الزَّکِیِّ
وَکَمْ یُسْرًا اَتٰی مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ ۔۔۔ وَفَرَّجَ کُرْبَۃَ الْقَلْبِ الشَّجِیِّ

Marfat.com

وَكَمْ اَمْرٍ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا ... وَتَأْتِيكَ الْمُسَرَّةُ بِالْعَشِيِّ
إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْاَحْوَالُ يَوْمًا ... فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ
تَمَسَّكْ بِالنَّبِيِّ فَكُلُّ خَطْبٍ ... يَهُوْنُ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِالنَّبِيِّ
وَلَا تَجْزَعْ إِذَا مَا ضَاقَ صَدْرٌ ... فَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيِّ

داروئے دلِ عاشق

در اوّلِ مجلّد **نوادر الاصول** نوشته اند۔ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِيْثُكَ غَوْثِيْ وَاعْتِصَامِيْ بِبَابِكَ وَالْتِجَائِيْ اِلٰى جَنَابِكَ۔

سَرَى الْبَرْقُ مِنْ نَجْدٍ فَجَدَّدَ تَذْكَارِيْ ... عُهُوْدًا بِجَزْوٰى وَالْعُذَيْبِ وَذِيْ قَارِ
وَهَيَّجَ مِنْ اَشْوَاقِنَا كُلَّ كَامِنٍ ... وَاَجَّ فِيْ اَحْشَائِنَا لَاعِجَ نَارِ

یعنی، اے رسولِ خدا، درود سلام بر شما باد، اے رسولِ خدا حدیث شما معونت من است و التجائے من بہ دہلیز شما است و ملاذ من رَحبۂ شما است۔ برق بہ جہات نجد درخشید و مرا آن ایام یاد دہانید کہ بہ جزوٰی و عُذَیب و ذِی قار بہ سر بردہ بودم و از اشواق من برانگیخت آن چہ پوشیدہ بود و در زد در نہاد من آتش را۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ... سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ
وَلَنْ يَضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ ... اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

چہ غم گرد اغِ عِصیان می برم روئے سیاہ آنجا ... کہ گردد آن مَہِ مُلکِ ملاحت عذر خواہ آنجا
دران وادی کہ نتواند زحیرت مُور پا ماندن ... نمود آن قافلہ سالار عالم شاہراہ آنجا
چمن معلوم بُوئے زلف عنبر بیز او دانم ... صبا را گُل بہ دامان می کُند ہر صبح گاہ آنجا
مرا عمریست در کاشانۂ دل خلوتے دارم ... تو آن اے سرورِ دین سر کشیدن گاہ گاہ آنجا
رُخِ خود بر نہ تابی یا شفیعَ المذنبین از من ... پیادہ در رکابت چُون وَدُدَ رویش شاہ آنجا

اجازت اوراد و صلوٰت

حضرت ایشان را اجازت عن سَیِّدِہِ الْوَالِدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ شَاہ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ وَالِدِہِ شاہ ولی اللہ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہُمْ بودہ و از حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرّہ نیز مجاز بودند، اگر بہ کسے اجازت دلائل الخیرات یا حصن حصین یا حزب اعظم یا اورادِ فتحیہ می دادند در اکثر اوقات بر سرِ ورقِ کتاب سند را ہم می نوشتند۔ وصحت بعض جاہا نیز می کردند۔ عاجز در افغانستان نسخۂ دلائل الخیرات را زیارت کرد۔ حضرت ایشان بہ حِبرِ احمر۔ کَمَا كَانَتْ عَادَتُہُ الشَّرِيْفَةُ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحْيَانِ۔ بر اسمِ مبارک احمد در اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ مَنِ اسْمُهُ اَحْمَدُ۔ دو پیش نوشتہ بودند۔ یعنی اسم مبارک را منصرف کردہ بودند، عاجز روزے این امر را پیش مولانا قاضی سجّاد حسین صدرِ مدرسِ مدرسۂ عالیۂ فتحپوری بیان کرد۔ ایشان گفتند امام قسطلانی در ارشاد الساری شرح بخاری بیان این مسئلہ کردہ اند۔ قسطلانی نوشتہ اند۔ اسمه احمد، قال فی الدر یحتمل النقل من الفعل المضارع او من افعل التفضیل والظاهر الثانی وعلی کلا الوجهین فمنعه من الصرف للعلمیة والوزن الغالب الا انه علی الاول یمتنع معرفة وینصرف نکرة وعلی الثانی یمتنع تعریفاً وتنکیراً لانه تختلف العلمیة الصفة واذا انکر بعد کونه علما جری فیه خلاف سیبویهِ والاخفش وهی مسئلة مشهورة عند النحاة وانشد حسّان یمدحه (فی الرثاء) علیه الصلاة و السلام وصرفه۔

صَلَّى الْإِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهِ وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ اَحْمَدِ

فاحمد بدل او بیان للمبارک ۔الخ

تحریر بر شجرۂ شریفہ

حضرت ایشان بر شجرۂ شریفہ نام خود را و باز نامِ طالبِ حق مع ولدیتِ وے می نوشتند و دعا می کردند و بعد از ولادت ماہر سہ برادر۔ بعد از نام خود نامِ ماہر سہ را می نوشتند و باز نام طالبِ حق را۔ عبارت یک شجرہ شریفہ بہ این نہج است۔

جُدْ لِعَاصٍ وَمَا سِوَایَ هُوَ الْعَا صِیْ وَلٰكِنْ تَنَكُّرِیْ اِسْتِحْیَاءُ

الٰہی بریں بندۂ شرمندہ عبداللہ ابوالخیر فاروقی و بر اولادش بلال بن عبداللہ و زید بن عبداللہ و سالم بن عبداللہ عفی اللہ عنہم و غفر لہم و رحمہم و بارک فی ایمانہم و صلاحہم و علمہم و عملہم و عمرہم و بر دین محمد ولد شجاع شاہ توری مہربانی و رحم کن و از خشم و غضب خود ہمہ مایان را نگاہ دار و بہ رضامندی خود ہمہ مایان را مشرف کن آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دوشنبہ ۲۱ جمادی الآخرہ ۱۳۲۷ھ

شعر عربی از قصیدۂ ہمزیۂ امام ابوصیری است قدس سرہ۔ در ماسوی، ما نافیہ است یعنی کرم کن بر گناہگار و نیست جز من گناہگارے۔ و تنکیر لفظ عاصی از وجہ شرمندگی است نہ از وجہ جہل۔ حضرت ایشان بر بعض شجرات احوالِ سالک را نوشتہ اند کہ از درجاتِ ولایت بہ کدام درجہ رسیدہ است۔

اشتراک در مجلسِ نکاح

حضرت ایشان بعض اوقات در محفل عقد نکاح شریک شدہ اند بلکہ خطبۂ نکاح نیز خواندہ اند۔ خطبہ کہ حضرت ایشان می خواندند

Marfat.com

درکتاب حصنِ حصین موجود است تبرکاً عاجز آن را می نویسد۔ "الخطبة"۔ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا، يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا وَنَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ۔

عقیقہ | بیان عقیقہ انشاء اللہ تعالیٰ در خاتمۂ این کتاب در ذکرِ اولاد خواہد شد۔

مسئلۂ فقہیہ در لباس | حضرت ایشان تحریر کردہ اند۔ "تَقْصِيْرُ الثِّيَابِ سُنَّةٌ وَاِسْبَالُ الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ بِدْعَةٌ، يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِزَارُ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ وَهٰذَا اِلٰى حَقِّ الرِّجَالِ وَاَمَّا النِّسَاءُ فَيُرْخِيْنَ اِزَارَهُنَّ اَسْفَلَ مِنْ اِزَارِ الرِّجَالِ لِيَسْتُرَ ظَهْرُ قَدَمِهِنَّ اِسْبَالُ الرَّجُلِ اِزَارَهٗ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لِلْخُيَلَاءِ فَفِيْهِ كَرَاهَةُ تَنْزِيْهٍ، كَذَا فِي الْغَرَائِبِ۔ عالمگیریہ باب اللبس"۔ کوتاہ کردن جامہ ہا سنت است و فروگزاشتن لُنگی یا شلوار و پیرہن بدعت است۔ باید کہ ازار بالاتر از بندِ پا بود تا نیم شتالنگ، و این حکم بر مردان است۔ و زنان را باید کہ فروگزارند ازار خود را کہ پشت پائے ایشان پوشیدہ ماند، فروگزاشتن ازار زیرِ بندِ پا از مرد اگر از وجہ تکبر نیست کراہت تنزیہ دارد۔" از فتاویٰ عالمگیری

منقبت غوثِ دہلی | ملا فیض اللہ ولد ملا دُرمحمد قوم وردگ ساکن شنکی بہ یکشنبہ نوزدہم جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ واردات قلب خود را قلم بند کردہ موسوم بہ منقبت غوث دہلوی ساخت تحریرش پیش عاجز است برخے ازان نوشتہ می شود وَقَدْ لَحِقَ هُوَ بِمَنْ اَحَبَّهٗ، خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را۔

بیا اے کامل و مردِ خرد مند — کہ گویم پیش تو پیرانہ یک پند

Marfat.com

ازین دنیا تو حُبِّ خویش بردار — زاموال و منالش دل جُدادار
بہ زاری رُو بہ درگاہِ خُدا آر — کہ گردی بر درش از اہلِ ابرار
شرارِ عشق او در جان افگن — تعلق ہائے غیرش را بہ ہم زن
ولے اوّل یکے رہبر بگیری — کہ بے رہبر نہ پے بُردن توانی
کہ در شہ راہ عشقش پردہا ہست — بہ جُز مرشد ترا وصلش کُجا ہست
اگر یک جُرعہ از جامش چشیدی — حجابات جہان را بس دریدی
یگانہ پیر دارم من بہ دہلی — عجب بحرے است از فیضِ الٰہی
کہ اوصافش برون از عدِّ کلکم — صفاتش بیشتر از حدِّ عقلم
کمالاتش چو بیش از بیش باشد — یکے از نعت فیض اللہ نگارد
کہ شاہِ دہلوی غوثِ جہان است — زفیضش پُر زمین و آسمان است
بہ صدقِ دل غلامِ خاکِ او شو — پسِ او بستۂ فتراک او شو
کہ خادم را بہ راہِ راست آرد — در اوصافِ نکو ثانی نہ دارد
موافق دال با مَدْلُول یک جا — ابُوالخیر آمدہ قتّالِ شرّہا
بہ علمِ ظاہر و باطن مُحلّیٰ — زِ نورِ پاکِ سبحانی مُجلّیٰ
کلامِ پاک را از بہرِ توشہ — ز اوّل تا بہ آخر یاد کردہ
بہ مثلِ کوہ ثابت بر شریعت — رسیدہ تا بہ پایانِ طریقت
ز اشغالِ جہانی بس نفور است — مگر در آن چہ کز بہرش ضرور است
مجدّد الفِ ثانی جدِّ او بود — کہ در عرفان کسے بروے نیفزود
ز رویش آن چُنان انوار تابد — کہ در شمس و قمر ہرگز نہ باشد
اگر در روز خورشید است تابان — جمالش روز و شب بنگر فروزان
گزر تا دارد ایّام و لیالی — نہ باشد از فیوضش جائے خالی
فیوضِ عام او ہر جا رسیدہ — بہ جانِ ارجمندان آرمیدہ
گزشتہ پایہ اش زین طاقِ اخضر — ز رویش نور بیچون است اظہر
مبارک ذات او از فضل بے چُون — یکے گنجے است از انوارِ مکنُون
طفیلش عاجزان و بے نوایان — چشیدہ جا مہا از بحرِ عرفان

Marfat.com

به راہ راست آوردہ ہزاران — رہانیدہ زدستِ نفس وشیطان
بہ وقت کشف بر آن خواجہ عالی — ہویدا باشد از مہ تا بہ ماہی
چو در اسرارِ حق مجذوب گردد — عوائق از دلش مسلوب گردد
نگاہے گر بہ مردم افگنا ند — ہمہ پیر و جوان در رقص آید
مراقب می شود چُون خواجۂ ما — شود در لحظۂ از عرشِ بالا
رود تا لامکان در طرفۃ العین — شود تازہ بہ نور ربِّ کونین
چو واصل می شود در کُنہِ پاکش — ہمہ تن محو در کنہ جلالش
بہ جائے می رسد آن جانِ جانان — نہ یابد رہ بدانجا عقلِ انسان
چو بر حالش کرم کردہ الٰہی — نہ دارد وے بہ عصرِ خویش ثانی
وجودش موردِ انوارِ سُبحان — بود در روز و شب دائم درخشان
مقامِ غوثیت دارد جنابش — بسے ابدال و اقطاب اند پیشش
خدا بخشیدہ برتر پایہ او را — الٰہی کم مگردان سایہ او را
فدا کردہ اگر کس بر درش سر — ز عرفان گشتہ پُر چُون مَعدنِ زر
ز بحرِ فیضِ خود آن مرشدِ ما — کند سیراب و ادیہائے دلہا
اگر یک جرعہ اندازد بہ کامت — شوی مخمور تا روزِ قیامت
بہ رحمت کُن نظر اے خواجۂ دین — بہ حالِ زار فیض اللہ غمگین
منم کمتر غلام از خادمانت — مرا نم از جنابِ بارگاہت
اگر در آستانت جائے یابم — میانِ خلق سرافراز باشم
رمادِ گلخنِ تو تاجِ من باد — براوجِ وصلتت معراجِ من باد
برائے بے کسان روزِ قیامت — توئی حبل المتین جانم فدایت
قبولم کن ز مہرت بر غلامی — غلامیّت مرا شد پادشاہی

بود از صدق فیض اللہ غلامت
نگاہِ لطف کُن بر خاکسارت

Marfat.com

فصل سوم

در

اکراماتِ الٰہیّہ بر حضرت ایشان

درفصل اول، تحتِ عنوان "نورِ ہدایت دمید" حدیث مبارک از صحیحین نقل کردہ شدہ کہ چون پروردگار جَلَّ شَانُہٗ وَعَمَّ اِحْسَانُہٗ از بندۂ خود راضی می گردد جبریل را خواندہ می گوید من فلان بندہ را دوست می دارم تو او را دوست دار۔ پس جبریل آن بندہ را دوست می دارد و در آسمان ندا می کند کہ پروردگار فلانی را دوست می دارد پس اے اہلِ آسمان شما ہم ویرا دوست دارید۔ پس آسمانیان ویرا دوست می دارند و قبولیت آن بندہ در زمین نہادہ می شود و در دلہائے اہل زمین محبت دے جائے می گیرد۔" ومشکاۃ در باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ حدیث صحیح بخاری از ابوہریرہؓ نقل کردہ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خدائے تعالیٰ گفت کسے کہ دوستے را از دوستان من دشمن دارد پس بہ تحقیق من خبر می کنم او را بہ جنگ۔ و بندۂ من نزدیکیِ من نہ جست بہ ہیچ چیزے کہ محبوب تر است بہ من۔ تقربِ دے از چیزے کہ فرض گردانیدہ ام بروے و بندۂ من دائما نزدیکی من می جوید بہ نوافل تا آن کہ دوست می دارم من آن بندہ را و چون دوست می دارم او را می باشم سَمعِ دے یعنی شنوائی دے کہ می شنود بہ آن۔ و می باشم بَصَرِ دے یعنی بینائی دے کہ می بیند بہ آن۔ و می باشم دستِ دے کہ می گیرد بہ آن۔ و می باشم پائے دے کہ راہ می رود بہ آن۔ اگر آن بندہ از من طلب کند می دہم اُورا و اگر پناہ جوید پناہ می دہم اُورا، الخ۔ چون بندہ بہ محضِ فضل پروردگار بہ مقام محبوبیت و مرادیت می رسد ہمہ افعال دے افعالِ الٰہیّہ می گردند۔ عاجز در منقبت حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ نوشتہ۔

بہ احکامِ شریعت مردِ کامل — بہ اسرارِ طریقت فردِ کامل
زبان در ذکرِ حق ہر آن جاری — دلش معمور از انوارِ باری
ہمہ تن پائے در راہ رضا بود — ہمہ تن گوش بر قولِ خدا بود
ہمہ تن لب برائے ذکر سبحان — ہمہ تن دیدہ بہرِ دیدِ جانان
نہ گفتے نے برفتے نے شنیدے — نہ دیدے گر رضائے حق نہ دیدے

Marfat.com

بہ ظاہر پیکرش از خاک بودہ بہ باطن کُل ز نورِ پاک بودہ

آن بندۂ برگزیدہ کہ این مقام را می یابد وے خلیفۃ اللہ فی الارضین می شود، قیام تمام عالم بہ ذات وے وابستہ می باشد۔ امام المحققین، برہان المتقدمین، حجۃ المتأخرین حضرت ابوبکر محمد محی الدین الحاتمی الطائی المعروف بہ ابن عربی قدس اللہ سرہٗ الاقدس این گونہ فردِ اکمل را قطب الاقطاب می گویند و امام ربانی مجدد و منور الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہ الاقدس ویرا قیوم می نامند۔ درین امر کسے را کلامے نیست کہ مخلوقات مظہرِ صفاتِ حضرتِ خالق عز برہانہٗ وتعالیٰ شانہ می باشند۔ انسانِ کامل کہ ممتاز بہ احسن تقویم شدہ مظہرِ صفتِ قیومیت ہم شدہ لہٰذا نزد عاجز نامے را کہ حضرت مجدد قدس سرہ تجویز کردہ اند انسب و اولیٰ است بلکہ مطابق واقعہ۔ وکسانے کہ از علم و دانش دور و از حقائق و دقائق بے خبر اند این تسمیہ را سوءِ ادب قرار می دہند۔ و فکر نہ می کنند کہ صاحبِ سمع و بصر را سمیع و بصیر و صاحبِ علم و خبرت را علیم و خبیر و صاحبِ حلم و دانش را حلیم و حکیم و صاحبِ جبر و قہر را جبّار و قہار می گویند و ہیچ خیالِ سوءِ ادب بہ کسے نہ آمد۔ در قیومیت این خیال چرا آمد۔ والحقیقۃ کما قیلت۔

اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا۔

راہ اجتبا | بہ این مراتب عالیہ رسیدن وابستہ بہ محض فضل و لطف پروردگار است۔ لاغیر۔ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ و علی جمیع الانبیاء الصلوات والتسلیمات برائے آتش گرفتن برآمدند و بہ نبوت و رسالت فائز شدند۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔

عاجز احوال حضرت سیدی الوالد قدس اللہ سرہ الاقدس را از یوم ولادت تا اوّلِ روز علالت بہ تفصیل در فصل اول نوشتہ۔ از روز اوّل کہ اسبابِ سعادت برائے حضرت ایشان مُہیّا شدہ کسبے را دران ہیچ مدخلے نیست وَاِلَيْكُمْ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْاَسْبَابِ۔

وراثت علم و فضل و حفظِ قرآن و ولایت و مقبولیت از آبائے کرام یعنی از حضرت مجدد و از حضرت مخدوم بلکہ از بابائے پانزدہم حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ اسرارہم العلیہ رسیدہ۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ۔

ولادتِ باسعادت حضرت ایشان ثمرۂ قیوم وقت بودہ۔

در گوشہائے حضرت ایشان اذان و اقامت قیوم جہان کردہ و تحنیک از دست مبارک ایشان شدہ ——— ابتدائے تعلیم کہ آن را رسم بسم اللہ گویند در حرم محترم نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والتحیۃ قیوم جہاں کردہ۔

Marfat.com

درحرمِ محترمِ نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والتحیۃ عند المواجہۃ الشریفہ بردست حق پرست قیوم جہان بیعت شدند ——— درحرمِ محترمِ نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والتحیۃ بشارت خلافتِ خاصہ یافتند۔ وعلومِ دین ازاولیاے کبار وعشاقِ سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردند۔ این گونہ سعادات وخصوصًا بہ این تسلسل بہ کہ نصیب می شود۔

بالائے سرش زہوش مندی　　می تافت ستارۂ بلندی

پروردگار حضرت ایشان را بہ این سعادت سرفراز کرد واز محبوبان ومرادانِ خاص گردانیدہ درقلوب اہلِ زمین محبت ایشان را محکم کرد۔ حضرت ایشان از حجازِ مقدس با اہلیۂ خود ویک خوردسالہ دختر ویک مخلصِ بخاری بہ دہلی تشریف آوردند ودروازۂ خانقاہ شریف برروے مردم بستند مع ذلک بندگانِ خدا بہ اشاراتِ غیبیہ از اطراف واکنافِ عالم بردرِ اقدس حاضر می شدند وسلاطین وامراء ساعی می بودند کہ نوبتے سعادت دست بوسی حاصل نمایند۔ کسے گفتہ وراست گفتہ۔

بہ مقبولی کسے را دست رس نیست　　قبولِ خاطر اندر دستِ کس نیست

درایامے کہ عاجز ہنوز درعقد اوّل از عمر خود آزاد می گشت درکوئٹہ بلوچستان جماعتے از مخلصین بااختصاص قاضی لعل محمد نورزی از قلاتِ نصیر، ملا عبدالحلیم آخوندزادۂ کاکڑی، سید عبدالحق از پشین، خداے رحم کاکڑ از پشین، ملا ایاز کاکڑ از کچلاغ، ملا محمد شاہ افغانی، ملا پیر احمد ترکی، احسان اللہ صاحبزادہ ابوبکر خیل، عبدالحق صاحبزادہ ابوبکر خیل، ملا محمد علی افغانی، مرزا نیاز محمد خاں قندہاری وغیرہم نزد حضرت ایشان حاضر بودند۔ محمد شاہ دراحوال جذب ومستیِ خود اشعار خود را می خواند وآہ ونعرہ می زد چند شعرش را عاجز می نویسد۔

اے محمد شاہ زحق غافل مباش　　طاعتے کن روز وشب کاہل مباش
لاف کم زن از دروغ ومکر وکید　　منصرف شو از گنہ چوں عمر و زید
گر تو خواہی تا شوی بدرِ منیر　　خاک شو در زیر پائے این فقیر
عُروۃِ وُثقیٰ زکانِ معنوی　　بحرِ معنی بادشاہِ دہلوی
مے کہ تنہا جن وآدم باجماد　　ہر چہ در امراست در حکمِ تو باد
زادۂ خود را بہ رحمت دار شاد　　اے ستونِ دہلوی ذات العماد
تا زمین وآسمان دارد قرار　　نام نیکت باد باقی پائدار

آن وقت ہر یک از مخلصین از بادہاے عرفان سرشار بود واز تنِ ایشان ——— دلِ

ہر ذرّہ در جوش انا الشرق گویان"۔ وجبینِ مبارک ایشان کالبدر التمام روشن و تابان بود۔ دران وقت حضرت ایشان تحدیثاً بنعمۃ اللہ فرمودند "اے عزیزان تعلقِ فتحِ باب بہ محض فضل پروردگار است، کسے افواجِ کثیرہ می بردو سعیہا می کند و ناکام می گردد و دیگرے بانفرے چند می رود و فتحیاب می شود" نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند" ایں واقعہ را حاجی ملّا ایاز کاکڑی بہ عاجز بیان کردہ اند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

روزے حضرتِ ایشان در خانقاہ شریف بہ حلقہ و توجّہ مصروف بودند و دران ایام سید محمد شاہ قصُوری کہ بیانش درین فصل خواہد آمد مصروفِ کسبِ سلوک بودند۔ عرض کردند "فرد را چہ مقام می باشد"۔ آن وقت مولانا سیف الرحمٰن، مولوی عبد السبحان، منشی حسین علی، منشی احمد حسین و دیگران حاضر بودند۔ حضرت ایشان چند دقیقہ خاموش ماندند کہ از میرٹھ مولوی شمس الدین و حافظ اشفاق الٰہی رسیدند۔ و مولوی شمس الدین سلام و احترام یک مردِ کامل رسانید۔ آن مرد نہ گاہے بہ خدمتِ حضرتِ ایشان رسیدہ بود و نہ حضرتِ ایشان را بادے تعارفِ ظاہری بود البتہ "اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ اخْتَلَفَ" راحکمے دیگر است، حضرتِ ایشان بہ سید محمد شاہ فرمودند "فرد را این مقام است"۔ پروردگار حضرتِ ایشان را مراتبِ عالیہ عنایت کردہ بود، اربابِ بصیرت باحضرتِ ایشان بہ اخلاص پیش می آمدند۔ کسانے را کہ عاجز دیدہ یا احوالِ ایشان را شنیدہ ذکر می کند۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

مولانا عبد الحق الٰہ آبادی

خلیفۂ محدّثِ دار الہجرۃ حضرتِ شاہ عبد الغنی و شیخ الدلائل حرمِ مکی و مؤلّفِ الاکلیل علی مدارک التنزیل، والدرّ المنظّم فی حکم مولد النبیّ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم، والکنز الاکبر شرح الفقہ الاصغر وغیرہا اند۔ باحضرتِ ایشان اخلاص کامل و محبّت زائد داشتند۔ ایشان را در بہرائچ یک خلیفہ بود کہ نامش نور محمد بود۔ وے بیان می کرد کہ پیر و مُرشدِ من می فرمود کہ در ہندوستان حضرتِ شاہ ابو الخیر اند۔ در فضائل و کمالات ایشان را نظیرے نیست۔ مولوی صاحب سالہا سال خدمتِ کتابہائے حضرتِ ایشان کردہ اند جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا وَرَحِمَہٗ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

سائین توکّل شاہ انبالوی

خلیفۂ مُلّا محمود جالندھری بود و مُلّا محمود خلیفۂ مُلّا محمد شریف و ایشان خلیفۂ حضرت شاہ ابو سعید قدّس اللہ اسرارہم۔ در سرہند شریف و در انبالہ ملاقاتِ حضرتِ ایشان باجناب سائین شدہ بود۔ سائین از اصحابِ نسبت و جذب و اہلِ کمال بود۔ اگرچہ از علمِ ظاہر نصیبہ نہ داشت امّا از علمِ باطن سینہ اش معمور و مملو بود۔ ہزاران افراد از ایشان استفادہا کردند و صدہا افراد اجازت و خلافت یافتند۔ حضرتِ ایشان چون سینۂ سائین را معمور یافتند۔ خوش شدہ فرمودند "سائین این دولت از کجا یافتید"۔ سائین دست بستہ با گریہ و نالہ

Marfat.com

عرض کرد۔ حضور، این ہمہ از خانۂ شما است۔ قدرے از احوال جناب سائین در فصل اوّل صفحہ یک صد و چہل و ہشت گزشتہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

پیر سیّد جماعت علی شاہ

خلیفۂ بابا فقیر محمد چوراہی خلیفۂ خواجہ نور محمد تیراہی خلیفۂ بابا فیض اللہ تیراہی خلیفہ خواجہ محمد عیسیٰ گنڈہ پوری خلیفۂ حافظ سید جمال اللہ رامپوری خلیفۂ سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین۔ خلیفہ حضرت خواجہ محمد زبیر خلیفۂ جد امجد خود حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند خلیفہ پدر بزرگوار خود حضرت خواجہ محمد معصوم اند قدس اللہ اسرارہم۔ قیام ایشان در علی پور سیّداں، علاقۂ سیالکوٹ بود۔ یک صد و دہ سال عمر یافتہ بہ شب جمعہ بست و ہفتم ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ رحلت نمودہ اند۔ ملاقات ایشان در خانقاہ شریف دہلی و باز در کوئٹہ بلوچستان با حضرت ایشان شدہ، در کوئٹہ فرزند کلان خود را کہ سید محمد حسن نام داشت تبرکاً از حضرتِ ایشان بیعت کنانید۔ سید محمد حسن در مدرسۂ دیوبند تحصیل علم کردہ بود۔ پیر صاحب وے را از مدرسہ بہ اجمیر شریف فرستادہ بودند۔ چرا کہ ایشان در بعض مسائل مخالف دیوبندیہا بودند و مَزَلّاتِ این گروہ را بہ شدّتِ تمام ردّی کردند۔ چوں کہ در مشاجرات و مناظرات از وجہ تعصب انسان در اکثر اوقات در لغزش می افتد از ین جہت در دہلی حضرت ایشان بہ پیر صاحب فرمودند "جماعت علی شاہ بشنوید۔ اللہ تعالیٰ را در مرتبۂ وے و نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در مرتبۂ وے بدارید۔ این امر واقع نہ شود کہ نبی را از مرتبۂ وے بلند کردہ بہ مرتبۂ الوہیت برسانید و این تمام محنتہا کہ شما کردہ اید برباد نہ شود" یعنی

خدا را در اُلُوہِیَّت احد خوان نبی را در عُبُودِیَّت یکے دان

سلسلۂ ایشان بفضل اللہ و احسانہ جاری است۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ

احوال میان شیر محمد بر صفحہ ۱۸۸ گزشتہ است

احوال رؤف احمد شاہ نیز بر صفحہ ۱۸۸ گزشتہ است

احوال پیر عبد الخالق بر صفحہ ۲۰۱ و مایلیہا گزشتہ است

مفتی محمود مدراسی

فرزند علامہ قاضی بدر الدولۃ مدراسی۔ بہ مدینۂ منورہ رفت و از حضرت شاہ محمد مظہر مجددی سلسلہ شریفہ گرفت و کسب سلوک کرد و خلافت یافت۔ حضرت شاہ محمد مظہر بہ عربی رسالہ "الدر المنظم" فی القیام تجاہ القبر المکرم نوشتہ اند مولانا محمود شرحش بہ عربی نوشتہ اند کہ نامش۔ السلک المنظم۔ است و در احسن المطابع مدراس در سنہ ۱۳۲۴ھ طبع شدہ مفتی محمود چند بار بہ خدمت حضرتِ ایشان حاضر شدہ اند۔ نوبتے استادی مولانا محمد عمر نیز حاضر بود۔ چون حضرت

Marfat.com

ایشان از حلقہ و توجہ فارغ شدند رو بہ مفتی محمود کردہ فرمودند۔ مفتی محمود راست گوکہ در توجہات حضرت عم گرامی و توجہات ما فرق محسوس کردید۔ مفتی محمود بہ وجد در آمدہ عرض کردند "بہ خدا من ہیچ امتیاز در توجہات شما و توجہاتِ حضرت عم شما نہ می کنم" حضرت ایشان مسرور شدند و شکر حق بہ جا آوردند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

پیر جی مظفر علی خان

وطنش مراد آباد است و قیام در حصار کردہ۔ عاجز در مقامات خیر و بیرا خلیفہ سائین توکّل شاہ انبالوی نوشتہ حالانکہ وے خلیفۂ پیرِ سائین توکّل شاہ، جناب حاجی محمود جالندھری است۔ وے از پیر خود و نیز از سائین توکّل شاہ مَحامِدِ حضرتِ سیّدی الوالد شنیدہ بود لہٰذا اشتیاق ملاقات داشت، وے بہ حاجی فیض اللہ سرسوی گفت کہ از مخلصین باکمال بودہ و کار تعمیر خانقاہ شریف بہ وے تعلق داشت حاجی فیض اللہ برایش اجازت طلب کرد و وے بہ خدمت حضرت ایشان حاضر شد و بروے این حقیقت ظاہر شد "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" ہر چہ شنیدہ بود ازان بیش از بیش یافت۔ و از حضرت ایشان طلبگار اجازت سلسلۂ مبارکہ شد چونکہ احوالِ وے بسیار خوب بود حضرت ایشان بہ خوشی ویرا اجازت ارشاد و دادند۔ روزے مظفر علی خان بہ منشی احمد حسین دہلوی گفتند "گدائی درِ جناب حضرت صاحب از شاہی جاے دیگر بہ درجہا بہتر است۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

حافظ انور علی رُہتکی

وے نسبًا صدیقی است و از خلفاے حاجی محمود جالندھری است۔ وفات حاجی صاحب بہ ہشتم ربیع الاول ۱۳۰۶ھ شدہ۔ بعد از وفات پیر و مرشد بہ خدمت حضرت ایشان اکثر می آمدند۔ مرد نیک و پاک دل بودند۔ در ساختن ساعاتِ شمسی مہارتِ کاملہ داشتند در مسجد جامع و در فتحپوری و دیگر مساجد بر سنگِ مَرمَر ساعاتِ شمسی ساختہ نصب کردہ بودند کہ از دست بُردِ زمانہ محفوظ نہ ماندند۔ در خانقاہ شریف ہم دو ساعت در ۱۳۲۰ھ (۱۹۰۲ء) نصب کردہ بودند یکے در صحنِ مسجدِ شریف و دیگرے بر بامِ مسجدِ شریف کہ بفضلِ اللہ و احسانہٖ تا زمانِ تحریرِ این کتاب ہر دو محفوظ اند۔ برائے معرفت سایۂ اصلی و وقتِ زوال و وقتِ عصر سہولت زیاد پیدا کردہ اند۔ جناہ اللہ خیرا۔ چون عمرِ ایشان بہ ہفتاد و نہ رسید بہ روز پنجشنبہ ششم شوال ۱۳۳۸ھ (۲۴ جون ۱۹۲۰ء) در وطنِ خود رحلت نمود و ہم دران جا مدفون گشت۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولوی جعفر شاہ

از افرادِ خصوصی سائین توکّل شاہ بودند و با حضرت ایشان نیاز تمام داشتند و از روزے کہ درج ذیل خواب دیدہ بودند در اعتقاد و محبت ایشان مزید

Marfat.com

اضافہ شدہ بود۔ می گفتند "من در چراغ دہلی" بہ درگاہ حضرت نصیر الدین محمود قدس سرہٗ شبے ماندم و درخواب دیدم کہ سردار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بر تخت رونق افروز ہستند و حوالی تخت کرسیہا نہادہ اند کہ بر آن ہا علما و مشائخ نشستہ اند۔ می بینم کہ بر یک کرسی حضرت شاہ ابوالخیر نشستہ اند"۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

شاہ سلیمان کنگن پوری

خلیفہ سائین توکل شاہ اند۔ حکیم مکرم الدین معالج چشم مریدایشان بود کہ نزد "حوض قاضی" دہلی جائے داشت۔ وحکیم صاحب با حضرت ایشان نہایت محبّت واخلاص داشت۔ ازاولادِ حکیم صاحب کسے راعقد نکاح بود۔ حکیم صاحب حضرت ایشان رابہ نیازمندی وعاجزی دعوت اشتراک داد۔ حضرت ایشان فرمودند "اگر برائے نشستن مایک جائے خالی مُہَیّا کنید کہ آن جا کسے نہ باشد مامی آئیم"۔ حکیم صاحب بربالاخانہ انتظام جائے کردند و حضرت ایشان تشریف بردند۔ ماہر سہ برادر ویک مخلص افغانی ہمراہ حضرت ایشان بودیم۔ آن جا حکیم صاحب درخدمت حضرت ایشان رسیدہ عرض کرد کہ شاہ سلیمان خواہش دستبوسی دارد۔ حضرت ایشان برایش اجازت دادند۔ شاہ سلیمان دستبوسی کردہ بہ ادب تمام دوزانو نشست وبعد از لحظہ عرض کرد "حضور انور مرا درطریقۂ سہروردیہ بیعت کنید"۔ حضرت ایشان استدعائے ایشان راقبول کردہ فرمودند۔ بیائید۔ چنانچہ ایشان قریب تر رسیدند۔ حضرت ایشان دستہائے ایشان رادردستہائے خود گرفتہ کلمۂ توحید وکلمۂ شہادت خواندند۔ ایشان نیز خواندند باز فرمودند۔ ما شمارا درسلسلۂ شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ بیعت کردیم واجازت می دہیم کہ شما درین سلسلۂ عالیہ کسے رابیعت کنید واجازت دہید۔ باز ہر دو حضرات درمراقبہ نشستند وشاہ سلیمان فی مابعد غالباً پنج روپیہ ہدیہ پیش کرد و دست بوسیدہ مرخص شد۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی

ایشان خلیفہ حافظ صابر علی رامپوری خلیفہ سرمست بادہٗ وحدت حافظ لطافت علی دیوبندی وطناً وشیخوپورہ مسکناً ومدفناً اند ومشرب ایشان قادری وچشتی بود۔ از پیرِ پیرِ خود نیز فوائد حاصل کردہ اند۔ اگرچہ وطن ایشان اَنبیٹھہ بود لیکن در اَواخر در کنجپورہ علاقہ کرنال اقامت اختیار کردند، وہشتاد وہشت سال عمر یافتہ بہ دوشنبہ بیست وہفت محرم ۱۳۶۲ھ رحلت نمودند۔ عجب مرد پاک دل، پاک روش بودند۔ سالہاسال درّ "عربک اسکول" نزد دروازۂ اجمیری مدرس بودند۔ ودران ایام بہ مواظبت

Marfat.com

به خدمت حضرت ایشان می رسیدند و فائدہا حاصل می کردند۔ درسال ۱۳۵۶ھ ملاقات با ایشان در "سمرہل" شملہ شد۔ ایشان با خلیفۂ خود حافظ عبدالغنی پیش امامِ مسجدِ کشمیریان شملہ۔ برائے ملاقات آمدہ بودند۔ بیشتر از یک ساعت نشستند جنرال قونصل افغانستان صلاح الدین خاں سلجوقی نیز آن وقت موجود بودند جناب مولانا بہ ذوق وشوق واشک ریزان ذکر حضرت ایشان می کردند خلیفۂ ایشان حافظ عبدالغنی دریافت کرد کہ جناب شما ذکر کدام بزرگ می کنید۔ ایشان گفتند من ذکر حضرت مولانا شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ می کنم کہ سالہا سال از ایشان استفادہ کردہ ام۔ صلاح الدین خان سلجوقی کلامِ مولانا مشتاق احمد را بسیار بہ فکر می شنود۔ سلجوقی از زبدۂ علماء واہلِ فضل وکمال بود۔ سالہا بہ وظائف دینی مشغول بودہ باز بہ میدانِ سیاست درآمد۔ زبان انجلیزی بیاموخت۔ حافظۂ قوی داشت از قصائد عربی وفارسی شئ کثیر ازبر داشت۔ باعاجز اکثر بہ عربی کلام می کرد۔ اگرچہ وے حضرت سیدی الوالد را نہ دیدہ بود امّا احوال ایشان شنودہ بود واز دل وجان معتقد حضرت ایشان بود۔ چون مولانا مشتاق احمد بیان حضرت ایشان کرد۔ سلجوقی را مزید محبت وعقیدت پیدا شد۔ جناب مولانا اختتام کلام خود برایں قول کردند۔ "من سالہا بہ خدمت حضرت ایشان رفتم۔ کمالے وکشفے کہ حق تعالیٰ بہ حضرت ایشان عنایت کردہ بود نظیر آن در جائے یافت نہ می شود۔ واز وجہِ اخلاص پروردگار ایشان را ایں دولت عطا کردہ بود"۔ رحمہ اللہ ورحم صلاح الدین ورضی عنہما۔

مولوی رکن الدین الوری

خلیفۂ مولانا مفتی مسعود احمد صدیقی پیش امام مسجد فتحپوری ومفتی صاحب خلیفۂ سید امام علی شاہ اند کہ در رتر چھتر پنجاب اقامت داشتند در بیان میان شیر محمد شرقپوری بیان سلسلۂ شریفہ گزشتہ۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ وقتے کہ عارضی قیام در خانقاہ شریف داشتند وہنوز بہ حجاز مقدس مراجعت نہ فرمودہ بودند با مفتی صاحب ملاقات ہا کردہ بودند وچون از حجاز مراجعت فرمودند برائے ملاقات مفتی صاحب دو سہ بار رفتند۔ حضرت ایشان از احوالِ باطن ایشان خوش بودند۔ دران ایام مولوی رکن الدین را ہم دیدہ بودند وفات مفتی صاحب در سال ہزار وسہ صد ونہ شدہ۔ بعد از وفات پیر ومرشد خود مولوی رکن الدین سالہا بہ خدمت حضرت ایشان رسیدہ اند وفوائد ہا حاصل کردہ اند فرزندِ ایشان مفتی محمود کہ درین ایام در حیدر آباد سندھ مقیم اند بہ عاجز بیان می کردند کہ والد بزرگوارم بہ من گفت"۔ روزے بہ خدمت حضرت شاہ ابوالخیر می رفتم۔ نزد مسجد جامع سیّد احمد (شمس العلماء) پیش امام مسجد جامع ملاقی شد (اندران ایام جناب سید احمد از حضرت ایشان انحراف داشت) ونسبت بہ حضرت ایشان اعتراضات کرد۔

Marfat.com

من از انجا به خانقاہ شریف رفتم وبعد الاستیذان چون نزد حضرت ایشان رسیدم وجاے گرفتم. دیدم کہ کتابے در دست مبارک ایشان است وایشان ازان کتاب چیزے می خوانند وشخصے آن را می نویسد۔ وبہ ہمین حال دیدم کہ حضرت ایشان ہمچنان کتاب را پیش روے خود داشتہ بہ زبان اردو فرمودند "این امامِ جامع مسجد اعتراض می کند وبلا وجہ غیبت می کند" وباز مصروف بہ خواندنِ کتاب شدند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مفتی محمد مظہر اللہ

فرزند مولوی محمد سعید، فرزند مفتی مسعود احمد نقشبندی ہستند روزے بہ عاجز گفتند کہ قبلہ گاہِ من بہ حیاتِ جدم رحلت نمودند۔ من خوردسال بودم کہ جدّ من مرا برائے امامت تجویز کردند وفرمودند کہ تا من بہ سن بلوغ ورشد نہ رسم امامِ من نیابۃً امامت کنند۔ چنانچہ بعد البلوغ ورشد امامت بہ ایشان متعلق شد۔ ایشان از پیر زادۂ جد خود سید صادق علی بیعت شدند و خلافت از مولانا رکن الدین اَلْوَرِی یافتند۔ اما کسب سلوک از حضرت ایشان کردہ اند۔ سالہا بہ خدمتِ حضرت ایشان رسیدہ اند۔ روزے بہ عاجز گفتند کہ بعد از سالہا روزے تبسم فرمودہ حضرت ایشان بہ من خطاب کردند۔ مولوی مظہر ہر چہ کنی من پیر تو گشتہ ام۔ مفتی صاحب می گفتند دران روزہا اگرچہ من تصور پیر خود می کردم لیکن آن تصور از خود زائل گشتہ تصور حضرت ایشان قائم می شد۔ مفتی صاحب این بیان کردہ از فرطِ محبت اشک ریز شدند۔ وروزے بہ عاجز گفتند کہ جناب حضرت ایشان را در گرفتِ وَسَاوِس بے حد کمال بود۔ روزے من حاضر شدم دربان اطلاع کرد۔ حضرت ایشان نسبت بہ شخص دیگر می فرمودند کہ "در خانۂ خود چنین می کند چنان می کند و حالا نزدِ من آمدہ است"۔ من چون این کلام شنیدم بہ دل خود گفتم کہ حضرت ایشان عیوب ویرا ظاہر فرمودند واندیشہ کردم کہ این وقت بہ خانہ باز گردم۔ بہ مجرد این کہ خیالِ باز گشت بہ دلم رسید حضرتِ ایشان مرا طلبیدند۔ چون جائے خود گرفتم۔ ازالۂ خیالِ اول بہ این الفاظ کردند "مولوی مظہر، تمام مردم بہ یک رنگ نیستند۔ با کسے نرمی کردہ می شود و با کسے درشتی۔ ما چہ کنیم کہ این نا اہل سزاوارِ ہمین بودہ"۔ از ارشاد ایشان وسوسہ از دلِ من رفت ومفتی صاحب روزے این واقعہ ہم بہ عاجز بیان کردند۔ کہ یک شخص بسیار متمنی بود کہ از حضرت ایشان بیعت شود۔ اما ہیبت ایشان غالب بود ونہ می توانست کہ در خدمت حضرت ایشان برسد۔ چند بار بہ من گفت کہ مرا ہمراہ خود ببرید کہ بیعت شوم۔ چناں چہ روزے ویرا ہمراہ خود گرفتہ حاضر شدم۔ و عرض کردم کہ این شخص خواہش دارد کہ بیعت شود، حضرت ایشان فرمودند "مولوی مظہر، برائے خدا بسیار کم افراد می آیند۔ اکثر افراد برائے امور دنیویہ می آیند کہ تعویذ بگیرند یا برایشان دم کردہ شود یا برائے

Marfat.com

مشکلاتِ دنیویہ دُعا کردہ شود۔ مولوی مظہر این شخص را شما ہمراہ خود ببرید و ویرا بیعت کنید"۔ مفتی صاحب گفتند۔ چون با آن شخص روان شدم بہ وے گفتم، یقین دارم کہ تو این گونہ خیالات را در دلِ خود جائے دادہ باشی، وے بگریست و گفت، راست گفتید، من در دلِ خود آن گونہ خیالات آوردہ بودم۔ مفتی صاحب بارہا بہ این عاجز گفتہ کہ پروردگار حضرت ایشان را بہ نوعے از کمالاتِ عالیہ سرفراز فرمودہ بود کہ در مشائخ سابقین کمتر افراد بہ آن کمالات متصف باشند۔ و مفتی صاحب این قول گفتہ آبدیدہ می شدند و دعا ہا در حق حضرت ایشان می کردند۔ افسوس صد افسوس کہ جناب مفتی صاحب بہ روز دوشنبہ چہاردہم شعبان ۱۳۸۶ھ (۲۸ر نومبر ۱۹۶۶ء) رختِ سفر ازین جہان بربستند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

سیّد ظہور الحسن

از نگینہ ضلع بجنور مردِ معمّر و پاک دل بود و در طریقہ شریفہ صاحب الاجازہ والارشاد بود۔ در سرہند شریف حضرت ایشان را دیدہ بود و از دل و جان معترف کمال ایشان بود۔ پیارے لعل و پسر انش ہزاری لعل و رامچندر کہ بر دست مبارک حضرت ایشان مشرف بہ اسلام شدہ بودند۔ از دوستان ظہور الحسن و پسرش نور الحسن بودند۔ ظہور الحسن بار بار بہ ایشان می گفت کہ مثل حضرت ایشان در مشائخ موجود نیست بعد از وفاتِ حضرت ایشان وفات یافتہ، پسرش را قیام در علی گڑھ بود۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

حافظ سیّد محمد شاہ قصوری

دے پسر دختر مولانا عبد الرسول قصوری است کہ فرزند و خلیفۂ و جانشین جناب غلام محی الدین قصوری بودند و ایشان از اجلّ خلفائے حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ اسرارہم بودہ اند۔ چوں عبد الرسول وفات یافت محمد شاہ دہ سالہ یا یازدہ سالہ بود۔ از معارف یکسر تہی دامن بود۔ چون کہ از اولیائے حق یک ولی کامل ویرا استجادہ نشین خود ساختہ بود۔ حق تعالیٰ اسبابِ سعادت برایش مہیّا ساخت سیّد محمد شاہ چون جوان شد داعیۂ خدا طلبی در باطنش پیدا شد و بہ خدمت خیر جہان رسید و بہ کسبِ سلوک مشغول گشت۔ دے ہر سال برائے چہل روز می آمد و فیوضات و برکات حاصل می کرد۔ برادرِ خورد وے سید احمد شاہ از حضرت ایشان بیعت بود۔ وے برائے پسرِ کلانِ خود سیّد رؤف احمد شاہ خواہرِ کلان را طلب کردہ بود۔ کما سیاتی البیان فی الخاتمۃ۔ رحمہم اللہ ورضی عنہم۔

پیر جی سیّد ممتاز علی

ساکن فیروز آباد و خلیفۂ مولوی سرفراز علی ساکن سکندر پور علاقہ مین پوری را داعیۂ خدا طلبی از سرِ صدق و اخلاص بود۔ سالہا سال مجاہداتِ شاقہ و ریاضاتِ کثیرہ کردہ بود۔ پیر وے خلیفۂ سائین توکّل شاہ انبالوی بود۔ ملاقات ممتاز علی شاہ با حاجی

Marfat.com

فیض اللہ سر سوی شد کہ از مخلصانِ پاک نہاد حضرت ایشان بود و دران ایام کارِ تعمیر خانقاہ شریف متعلق بہ وے بود۔ بہ سال بست و ششم یا ہفتم از قرن چہاردہم ممتاز علی شاہ در مقامے از مقاماتِ سلوک بند ماند۔ بہ مشورۂ حاجی فیض اللہ وے مکتوبے بہ خدمت حضرت ایشان بہ کوئٹہ ارسال کرد۔ حضرت ایشان بہ جواب نوشتند کہ عبور از این مقام تعلق بہ صحبت دارد۔ اگر مصارف آمد و رفت داری حاضر شو۔ چنان چہ وے بہ کوئٹہ رفت و آن جا مولانا سید عبدالجلیل را یافت یک ہفتہ قیام کرد و بفضل اللہ و احسانہ ازان مقام عبور حاصل کرد و از کوئٹہ مسرور القلب مراجعت کرد و در دلِ خود محبت مولانا سید عبدالجلیل را با خود آورد۔ سید ممتاز علی شاہ با عاجز ارتباطِ زیاد داشت یک بار عاجز را بہ فیروز آباد ہم بردہ۔ عجب پاک دل و صادق المحبۃ بود۔ اگر وے مدتے در خدمتِ حضرت ایشان ماندے از عجائبِ روزگار گشتے۔ چون کہ از حضرت ایشان بسیار می ترسید از حضوری قاصر ماند۔ حاجی فیض اللہ و مولانا عبدالجلیل را تا آخر وقت یاد می کرد۔ بہ روز سہ شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۷۸ھ ۲۴ مارچ ۱۹۵۹ء رحلت نمود و در فیروز آباد در خانۂ خود جائے را کہ برائے خود تجویز کردہ بود بیارامید۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

سیّد ابوالخیرات

فرزند سید عبدالحلیم است کہ خلیفۂ محمد رضا بنارسی بود و وے خلیفۂ جدِ امجد حضرت شاہ احمد سعید بود۔ در حدود ہزار و سہ صد و بست و پنج یا شش بہ خانقاہ شریف دہلی آمد۔ حضرت ایشان نماز عصر خواندہ از دالان مسجد شریف برآمدند و نظر کیمیا اثر بر وے فتاد بہ مخلصِ افغانی فرمودند: "برو آن جوان را بیار کہ بوے اُنس از وے می آید"۔ وے ابوالخیرات را پیش کرد۔ حضرت ایشان از احوالش دریافت نمودند، چنانچہ کیفیت خود بیان کرد و باز عرض کرد مرا بیعت کنید۔ حضرت ایشان فرمودند۔ نصیبۂ تو نزد پدر بزرگوارت است۔ برو از ایشان بیعت شو و سلوک مجددیہ را طے کن و فیما بعد برائے چند وقت این جا بیا، چنان چہ سید ابوالخیرات بہ خانہ رفت و از حضرت والد خود بیعت شدہ کسبِ سلوک کرد و خلافت یافت۔ بہ بست و ہفتم صفر سال سیزدہ صد و سی والد بزرگوارش رحلت نمود و بعد از چند ماہ وے بہ خدمت خیر جہان رسید، چند وقت در حلقہ نشست و آن چہ مقسومش بود حاصل کرد و با اجازتِ ارشاد بہ وطنِ خود مراجعت کرد۔ فَهَنِيْئًا لَهُ ثُمَّ هَنِيْئًا لَهُ وفات ابوالخیرات بہ نوزدہم ذی الحجہ سالِ سیزدہ صد و پنجاہ و سہ در مقام سیوان ضلع سارن شد۔ وے بہ مخلصین خود این واقعہ را بیان می کرد و خلیفۂ وے غلام محمد ساکن کمال پور ڈاک خانہ نرائن پور ضلع مرزا پور سہ سال قبل نزد عاجز آمد و این تفصیل بیان کرد۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

شاہ محمد شعیب

فرزند حکیم راحت علی ساکن قلندر پور۔ علاقہ اعظم گڑھ بیان کرد کہ آغاز شباب

Marfat.com

من بود۔ ودران ایام من ریش خودرامی تراشیدم۔ من برائے تحصیل علم بہ دہلی رفتم۔ ودرآبادیِ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ ملاقات من باشاہ عبدالصمد شد، چوں کہ من تمنائے داشتم کہ یک بار زیارت حضرت ایشان بکنم لہٰذا بہ شاہ عبدالصمد گفتم کہ مرا بہ خدمتِ حضرت ایشان برسانید، ایشان گفتند طاقت این کار نہ داریم۔ حضرت ایشان یک بزرگ شمشیر برہنہ ہستند چون این جواب شنیدم بہ دل خود گفتم۔ کہ من لامحالہ بہ درگاہ حضرت ایشان خودرامی رسانم وہر چہ پیشم آید نقصانے نہ دارم۔ اگر بہ حضوری مشرف شدم بہ مقصود رسیدم واگر مرا راندند سنروآرآنم، بعدازیں بہ کمالِ محبت واخلاص حاضر شدم وبہ دربان گفتم کہ حضرت ایشان راا طلاع بدہد۔ آن وقت چند طالبانِ علم نیز حاضر شدند۔ دربان ازآمد طالبان وازآمد من اطلاع رسانید حضرت ایشان بہ طالبان جواب ارسال کردند "فقیر کے فرصت دعا ہا دارد کہ شمایان درامتحانات کامیاب شوید۔ دیگر مشائخ موجوداند نزد ایشان بروید" ومرا طلب فرمودند۔ من بہ ادب تمام حاضر شدم وسلام عرض کردم۔ دیدم کہ حضرت ایشان یک گونہ دراحوال استغراق اند۔ بر چہرۂ انور پرتوِ انوار و تجلیات ظاہر وباہر بود، آن گونہ انوار وتجلیات من بر چہرۂ کسے نہ دیدہ ام، محسوس می کردم کہ عکس آفتاب درآئینۂ رخسار ظاہر است۔ حضرت ایشان سلامم راجواب دادند ومن نشستم، بَوَآب بہ من اشارہ کرد تا بخیزم، لیکن من حرکت نہ کردم۔ بعدازچند دقیقہ حضرت ایشان فرمودند "جان بجانا نہ بدہ ورنہ بستاند اجل" اے عزیز رخصت ہستی" ومن ازانجا برخاستم۔ ارشاد حضرت ایشان راا ثر ظاہر شد کہ من وابستہ بہ سلسلۂ قادریہ شدم۔ انتہی" شاہ محمد شعیب این بیان را در ۱۳۸۸ھ درگھوسی نویسانیدہ وبعدازیک سال در ۱۳۸۹ھ رحلت کردہ وبہ پہلوے پیر ومرشدِ خود شاہ فتح قلندر در موضع قلندرپور مدفون شد۔ ایشان خلیفۂ پیر خود بودند وبا استادی جناب مولانا محمد عمر گھوسوی ارتباط زیاد داشتند۔ حضرت استادی می فرمودند کہ شاہ محمد شعیب مرد پاک باطن ومبارک احوال بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

حکیم فرید احمد عباسی

وطن ایشان اَمْرُوہَہ است از توابع مرادآباد۔ از شاہ بہاء الدین امروہوی خلیفۂ شاہ عبدالرحمٰن شاہجہانپوری خلیفہ قطب ارشاد زمانہ حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی قدس اللہ اسرارہم بیعت بودند۔ مرد پاک باطن وصاحبِ نسبت بودند۔ درطب یونانی استعداد خوب داشتند۔ حکیم محمد اجمل خان ایشان را درجامعہ طبیہ استاد مقرر کردہ بودند۔ در سال ۳۷ یا ۱۳۳۸ ملاقات ایشان باحضرت سیدی الوالد نزد چتلی قبر شد۔ حضرت ایشان درعربہ سوار بودند وبرائے تفریح تشریف می بردند۔ حکیم صاحب حضرت ایشان را دیدہ بہ سرعت نزد عربہ رسید وسلام عرض کردہ دست مُبارک را بوسہ داد۔ آن بوسہ چہ بوسہ بود کہ مہر غلامی بر قلب حکیم صاحب ثبت کرد۔ بہ اخلاص

Marfat.com

تمام عرض کردند اگر اجازت باشد بعد العشاء حاضر خدمتِ اقدس شوم۔ حضرت ایشان اجازت دادند، و حکیم صاحب ازان روز تا روزِ وفاتِ حضرت ایشان بالالتزام بہ خدمتِ اقدس می رسید۔ چون کہ صاحبِ استعداد بود ترقیات بے اندازہ حاصل کرد عاجز خبر نہ دارد کہ حضرت ایشان حکیم صاحب را اجازت ارشاد دادند یا نے البتہ ایں قدر می داند کہ از بسیاریِ پیران و خلفاء بہ مراتب بلند تر بود۔ وے احوالِ سیرِ سلوک را از حضرت ایشان دریافت کردہ بود، شاگرد دانش بہ عاجز بیان کردہ اند کہ بہ دوران درس اگر ذکر حضرت ایشان می آمد بر حکیم صاحب کیفیتے طاری می شد و بیان حضرت ایشان را بہ اخلاصِ تمام می کردند و اشکہاے محبت می ریختند۔ بعد از تقسیمِ ہند بہ لاہور رفتند۔ پس از ہشت سال عاجز بہ لاہور رفت۔ آنجا بہ روز دوشنبہ دہم شعبان ۱۳۷۴ھ (۴ اپریل ۱۹۵۵ء) با فرزند کلانِ ایشان برادر طریقت علی احمد ملاقات شد و از وے معلوم شد کہ حکیم صاحب در "موڈل ٹاؤن" خانہ نشین اند۔ عاجز با وے بہ ملاقات حکیم صاحب بہ موڈل ٹاؤن رسید۔ از وجہ کلان سالی و تقلباتِ روزگار ضعف و نقاہت بر جسم ایشان ظاہر بود مع ذلک در محبت و اخلاص حضرت سیدی الوالد عاجز ایشان را مصداق این شعر یافت۔

ہر چند پیر و خستہ دل و ناتواں شدم ہر گہ کہ یاد روے تو کردم جوان شدم

بعد ازان روز عاجز ایشان را نہ دیدہ۔ پروردگار با دوستانِ پاک طینت زیر سایۂ پیر و مرشد برحق عاجز راجمع کند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مولوی امداد اللہ خان

فرزند کلان حافظ عنایت اللہ خان رامپوری کہ خلیفۂ حضرت مولوی ارشاد حسین مجددی رامپوری اند۔ مولوی امداد اللہ از ریاست رامپور بہ سرہند شریف رفت و ازان جا برائے ملاقات حضرت ایشان بہ دہلی آمد۔ ہمراہ وے باقر رضا خاں بود کہ فی ما بعد سکونت کراچی اختیار کرد۔ چہار سال قبل بہ حیات بود وے این واقعہ بیان کرد کہ مولوی امداد اللہ خان بہ خانقاہ شریف دہلی رسیدہ در عمارت دروازہ نشست دربان را برائے اطلاع کردن نہ گفت۔ مدتے نہ گزشت کہ حضرت ایشان از حرم سرا دریافت فرمودند کہ از رامپور کدام شخص آمدہ۔ آن وقت مولوی امداد اللہ نام خود را بہ جواب نشان دادند و وے اطلاع رسانید۔ حضرت ایشان مولوی صاحب را نزدِ خود طلب فرمودند و فیما بعد مرا نیز خواستند۔ این کرامتِ حضرت ایشان بود کہ از خود بہ آمد مولوی امداد اللہ آگاہ شدند۔ رحمہما اللہ و رضی عنہما۔

ذکر محمد حسن خان رامپوری چشتی بر صفحہ ۱۷۸ گزشتہ است۔

Marfat.com

دبیان محمد حسن خاں کرتپوری نقشبندی از کتاب وے "حالات مشائخِ نقشبندیہ" بر صفحہ ۲۰۷ گزشتہ۔

پیر ابوالخیر غازی پوری

درسلسلۂ نقشبندیہ پیر طریقت بود۔ درسال آخر مع فرزند خود ابواللیث بعد العشاء الآخرہ برائے زیارت حاضر شد۔ روز دوم برائے عیادت حضرت والدہ ماجدہ بہ مستشفی رسید و آن جا در خدمت حضرت ایشان بہ اندازہ دو ساعت نشست چون قصد مراجعت کرد حضرت ایشان فرمودند۔ بعد العشاء بہ خانقاہ شریف برسید و ہمراہ ما غذا تناول کنید۔ چنان چہ وے باپسر خود بر وقت رسید۔ چون وقت شستنِ دست رسید وے آفتابہ دلگن در دست خود گرفت و دست مبارک حضرت ایشان شستانید و گفت "پروردگار بر من چہ کرم فرمودہ کہ این خدمت از من گرفت"۔ پیر ابوالخیر بہ دوران اکلِ طعام گفت۔ دی شب ہجوم فیوض و برکات بود و امشب احساسِ کمی می شود۔ حضرت ایشان فرمودند۔ فضل پروردگار است کہ در فیوضات و برکات کمی نیست البتہ از وجہ نان خوردن در ادراکِ فیوضات کمی واقع شدہ است۔ بر سر مبارکِ حضرت ایشان مثال نعلِ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم آویزان بود۔ پیر ابوالخیر غازی پوری استفسارِ آن کرد۔ حضرت ایشان فرمودند۔ من این مثالِ مبارک را بر سر خود آویزان کردہ ام تا کہ در حضور مبارک سردار کائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التحیات اظہار غلامی من بودہ باشد و باز حضرت ایشان از حضرت جامی قدس سرہ این شعر خواندند۔

ادیم طائفی نعلین پاکن شراک از رشتۂ جانہاے ماکن

پیر ابوالخیر در خدمت حضرت ایشان عرض کرد کہ حضور را قدس لطائف مرا معائنہ فرمائید چناں چہ ہر دو حضرات چشمہا بند کردہ بنشستند۔ و بعد از مدتے حضرت ایشان فرمودند فضل پروردگار است کہ چیزے از انوار یافتم۔ پیر ابوالخیر این شعر خواند۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

پیر ابوالخیر غازی پوری بہ خواندن مثنوی شریف مشہور بود چنان چہ وے چیزے از مثنوی شریف بہ ذوق و شوق خواند۔ و باز عرض کرد۔ حضرت شما بزرگ و بزرگ زادۂ ما ہستید۔ اگر بہ من اجازت ارشاد عنایت کنید عین بندہ پروری باشد۔ حضرت ایشان طلبش را قبول فرمودہ گفتند۔ از ما بہ شما اجازت است۔ وے در شکرانہ دست مبارک حضرت ایشان بوسید و بہ یاد عاجزی آید کہ چیزے بہ طورِ نذر نیز پیش کرد۔ غالباً بعد از یک ماہ حضرت ایشان رحلت فرمودند و پیر ابوالخیر در فاتحۂ کلاں کہ بہ ۲۹ رجب ۱۳۴۱ھ بودہ

Marfat.com

حاضر شدہ و دو سہ روز ماند۔ مثنوی شریف ہم خواند و وقت اول را یاد می کرد و می گریست۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مولانا کرامتُ اللہ خان دہلوی

جناب مولانا از خلفاے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بودند و بر مسلکِ پیر و مرشد خود بہ وجہ خوب قائم بودند۔ بہ بسیار محبت میلاد شریف می خواندند و قیام می کردند۔ و با حضرتِ ایشان محبتِ فوق العادہ داشتند۔ شبے در کوچہ قابل عطار دہلی میلاد شریف بود۔ اہلِ کوچہ حضرت ایشان را دعوت شرکت دادند چنانچہ حضرت ایشان آن جا رفتند۔ برائے بیانِ ذکر شریف مولانا را طلب کردہ بودند چون حضرت ایشان نشستند اہالی آن جا بہ مولانا گفتند کہ بیان بفرمائید۔ و برائے ایشان کرسی نہادند۔ جناب مولانا گفت۔ حضرت ایشان بر زمین باشند و من بر کرسی۔ کلام مولانا بہ سمع مبارک حضرت ایشان رسید۔ فرمودند۔ جناب مولانا این احترام شما نیست این احترامِ آن ذکرِ مبارک است کہ پروردگار آن را بلندی عطا کردہ و فرمودہ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ عَلَىٰ صَاحِبِ الذِّكْرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَرَحِمَ اللّٰهُ كرامتَ اللهِ وَرَضِيَ عَنْهُ۔

استادی مولانا عبد العلی

ایشان از ارشدِ تلامیذ مولانا محمد قاسم نانوتوی اند و از استاد ایشان مولانا احمد علی سہارنپوری نیز حدیث شریف خواندہ اند۔ در ابتدائے کار بہ دہلی در مدرسہِ حسین بخش واقع محلہ مٹیا محل صدرِ مدرس بودند۔ با منتظمین آن مدرسہ در امرے اختلاف واقع شد لہٰذا قصد کردند کہ با رفقائے خود از دہلی بروند۔ این خبر چون بہ نواب فیض احمد خان، نواب ابو الحسن خان، مولوی عبد الاحد مالک مطبع مجتبائی، منشی ننے خان و عبد الستار مشہور بہ نواب صاحب کہ از پنجابیہائے دہلی و از مخلصین حضرت سیدی الوالد بود رسید۔ باہم گفتند کہ چنین مرد پاک طینت را نباید گذاشت کہ از دہلی رود۔ لہٰذا این جماعت نزد ایشان حاضر شد و گفت بہ مسجد مولوی عبد الرزاق تشریف برید و آن جا درس دہید۔ چنان چہ آن جناب مع رفقا آن جا رفتہ سلسلہ تدریس شروع کردند۔

شمار مولوی صاحب اگر چہ در علمائے کرام و محدثین عظام می شود اما ایشان از جماعت "خیارکم الذین اذا رُؤا ذُکِرَ اللّٰہ" بودند۔ سیمائے ولایت از جبین ایشان ظاہر بود۔ عاجز صحیحین و ابن ماجہ را از اول تا آخر حرفاً حرفاً از ایشان خواندہ۔ و مدارکِ عشقِ ایشان را کہ با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود دریافتہ است در ردِ ابن تیمیہ و اتباع وے از وہابیہ نجدیہ تقریراتِ شائقہ می کردند چون بہ حدیث لَوْلَا قَوْمُكِ حدیثوا عهدٍ رسیدند فرمودند۔ آن چہ این گروہ در حجاز مقدس گنبدہا و مقابر را شکستہ و مسلمانانِ عالم را رنج رسانیدہ است از روئے این حدیثِ صحیح فعل ایشان ناجائز است۔ و تقریرے کہ در بیان حدیث لاتشد الرحال کردہ اند حلاوتش تا این زمان عاجز را خوش وقت می سازد چون عاجز

Marfat.com

از دورۂ حدیث فارغ شد فرمودند۔ چیزے دیگر بخوان و باز انتخاب قصیدۂ بُردہ کردند۔ چنان چہ تا اوائلِ ماہ رمضان عاجز از ایشان قصیدۂ مبارکہ می خواند۔ چون عاجز از قصیدۂ مبارکہ شعرے را می خواند جناب ایشان در گریہ مصروف می گشتند و تا حدے می گریستند کہ ایشان را طاقت گفتار نہ می ماند۔ بہ دقت تمام در یک روز دو یا سہ شعر خواندہ می شد۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ پاک باطنی جناب ایشان را دریافتہ بودند لہٰذا اوّلاً در مدرسۂ حسین بخش نماز جمعہ می خواندند و چون جناب مولانا بہ مدرسۂ عبدالرب تشریف آوردند حضرت ایشان نیز آن جامی رفتند۔ بعد از نماز بہ اندازۂ یک ساعت ہر دو حضرات باہم تکلم می فرمودند و اہلِ دل لطفہا می برداشتند۔ جناب مولوی صاحب تقریباً از پانزدہ سال در مرض فالج مبتلا بودند طاقت حرکت و نشست و برخاست نہ داشتند۔ یک دست را قدرے حرکت می دادند لہٰذا حضرت ایشان نزد ایشان می رفتند۔ آن وقت جناب ایشان دامنِ حضرت سیدی الوالد را بر چشمہاے خود می نہادند و می فرمودند۔ مرا بوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم می آید۔

دلم گردیدۂ بوئے حبیب است زہے بوئے کہ از کوئے حبیب است

روزے جناب ایشان بہ حضرت سیدی الوالد رقعہ ارسال کردند و دران نوشتہ بودند کہ من در خواب دیدم کہ شما در مدرسہ گشت می کنید۔ و ناگاہ شما بہ صورت مبارکۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر می شوید۔ جناب مولوی صاحب در جلسۂ افتتاح صحیح بخاری یا در جلسۂ اختتامش حضرت ایشان را مدعو می کردند و حضرت ایشان بہ شوق می رفتند۔ جناب مولوی صاحب را با استاد خود مولانا محمد قاسم و با حضرت سیدی الوالد تعلق خاطر وار تباط وافر بود۔ چون ذکر ایشان می کردند بے ساختہ از چشمان ایشان اشک جاری می شد۔ وفات ایشان بہ روز یکشنبہ بیست و ہم جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ در مدرسۂ عبدالرب واقع شد و بعد الغروب در جوارِ حضرات محدثینِ دہلویہ در گورستان مہندیان مدفون شدند قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ۔

آمدِ یک ولیٔ کامل

از جہاتِ سرحد افغانستان یک ولی کامل برائے سہ روز نزدِ حضرتِ ایشان می آمد۔ ہیچ سامان ہمراہ ایشان نہ می بود۔ یک مجلد از حدیث شریف در بغل ایشان می بود۔ در اتباع سنت نظیر خود نہ داشتند۔ لباس ایشان لنگی و ردا و دستار بود و در پائے نعالِ شراک دار۔ دائما بر سرِ خاک نماز می خواندند۔ گاہے دیدہ نہ شدہ کہ بر جامہ نماز خواندہ باشند۔ عاجز آن وقت و آن جاے را یاد دارد کہ در تفریح گاہ بر سرِ کوہ مخلص افغانی کمبل فرش کرد۔ حضرت ایشان امام و ما ہر سہ برادر و مخلص افغانی و آن مرد ولی مقتدی بودیم۔ چون حضرت ایشان برائے نماز استادند۔ مرد ولی از جانب خود کمبل را دور تاہ کرد و بہ حضرت ایشان خطاب کردہ گفت "شما ایں چہ بدعت اختیار

Marfat.com

کردہ اید۔" حضرت سیدی الوالد بہ سوئے ایشان ملتفت شدہ تبسم فرمودند۔ دباز شروع بہ نماز کردند۔ ہر دو حضرات پاک مشرب و پاک مسلک و پاک دل بودند واز دل وجان عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودند۔ مقصد ہر یک رضاے پروردگار بود۔ ہر یک می گفت۔

مقصودِ منِ خستہ زکونین توئی　　از بہر تو میرم و برائے توزیم

لہٰذا قصۂ ناراضگی را گنجائشے نہ بود۔ بلکہ کُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا۔ را کیفیت بود۔ عاجز تقریرات وتحریراتِ مدعیان علم شنیدہ ودیدہ کہ بیان بدعات می کنند وترغیب می دہند کہ از بدعت اجتناب کردہ شود۔ تمام زور گفتار وقوتِ قلم برین صرف می کنند کہ محفلِ مبارک میلاد شریف منعقد نہ کنید وقیام نہ کنید وعرسِ بزرگان دین نہ کنید۔ غیر ازین سہ امر ہر چہ کردہ شود حرجے نہ دارد۔ اتباعِ سنت آن بود کہ آن ولیٔ پروردگار می کرد۔ چہ در اکل وشرب چہ در لباس ومسکن۔ برائے نماز سجادہا فرش کردن یقیناً بدعت است۔ امتیاز علماء بہ دستارِ کلان وپیرہنِ طویل وجبۂ فراخ یقیناً بدعت است۔ روزے حضرت عمر حضرت جابر رضی اللہ عنہما را دیدند۔ استفسار نمودند ما ھذا یا جابر وے عرض کرد۔ اشتھیت لَحمًا فَاشْتَرَیْتُہٗ۔ حضرت گفت ـــــ کُلَّمَا اشْتَھَیْتَ اشْتَرَیْتَ اَمَا تَخَافُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ۔ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا۔ کَمَا ذَکَرَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ سِیْرَتِہٖ۔ افسوس صد افسوس کسانے کہ امامت نماز را اجرت گیرند وبعد از نماز صبح ترجمۂ قرآن مجید بہ مزد کنند۔ واگر برائے وعظ روند مُقَرَّرِہ خود را وصول کنند۔ آنہا انعقادِ محفل مبارک را بدعت گویند۔ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ این واعظانِ ارشاد حضرت عمر را بفہمند تا اَذْھَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا بر ایشان صادق نیاید۔ البتہ امثالِ این ولی پروردگار را می شاید کہ از نماز بر بساط خواندن یا از انعقادِ محفل میلاد استفسار کند چہ وے در تمام امور اتباع سنت را ملحوظ می دارد۔ چنان چہ آن ولی روزے نسبت بہ محفل مبارک میلاد شریف بہ حضرت ایشان گفت کہ در عہدِ نبوی وعہدِ صحابہ انعقاد این گونہ محافل نہ شدہ۔ حضرت ایشان فرمودند این درست است۔ در آن زمانِ مبارک بہ فریضۂ جہاد ہر یک مشغول بود۔ درجۂ مستحسنات و مستحبات بعد از فرائض وواجبات است۔ ودر این زمان عوام در لہو ولعب وفسق وفجور اوقات خود را صرف می کنند۔ ما می خواہیم کہ در قلوب ایشان محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود کہ محبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم اصل ایمان است۔ برائے حصول این مقصد انعقادِ این مبارک محفل می کنیم کہ ائمہ دین آن را بدعتِ حسنہ گفتہ اند۔ ونیز فرمودند کہ یوم المیلاد ویوم الارتحال ویوم البعث را مزیتے است۔ پروردگار نسبت بہ حضرت یحییٰ علیہ السلام گفتہ۔ وَسَلَامٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا۔

Marfat.com

وپروردگار قول حضرت عیسٰی علیہ السلام رانقل کردہ وگفتہ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔ ولادت سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم برائے عالمیان سراسر رحمت است واللہ تعالیٰ می فرماید قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا۔ لہٰذا انعقاد محفل مبارک میلاد شریف واظہار سُرُور دراَن یوم مسعود مطابقِ منشاء خداوندی است جل شانہ۔ چون آن ولیِ پاک نہاد کلام حضرت ایشان شنید خاموش نشست وچیزے نہ گفت۔

شبے آن پاک نہاد در کوچۂ "چہل امیران" معروف بہ کوچۂ چیلان نزد خانہ مولوی بدرالاسلام در مسجد شریف بعد از نماز خفتن در احوال جذب ووجد از شمال بہ جنوب و از جنوب بہ شمال می گشت، اتفاقاً مفتی کفایت اللہ آن وقت داخلِ مسجد شریف شد وسرمستِ بادۂ الفت را در چنین احوال بے قراری یافت، مفتی صاحب تا دیر احوالش را دید، وفیما بعد از مولوی بدرالاسلام استفسار کرد کہ آن شخص از کجا بود وحالا کجا است مولوی بدرالاسلام گفت۔ کہ این شخص ہر سال برائے سہ روز بہ خدمتِ اقدس حضرت صاحب می آید۔ یک کتاب حدیث متاع وے می باشد۔ مایان نہ از نامِ وے واقف ہستیم ونہ از وطنش خبر داریم اگرچہ آن ولی پروردگار مراجعت کردہ اما در خانقاہ شریف امثال وے موجود اند۔

سر برآر از کاشفِ تحقیق تا در کوئے خیر　　کشتگانِ زندہ بینی انجمن در انجمن

حضرت ایشان بسیار مراعات این ولی پروردگار می کردند کہ اعلیٰ نمونہ۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ۔ بود یک سال چون وے آمد از موہائے مژہ، چشم وے زخمی شدہ بود، حضرت ایشان بہ حکیم محمد شفیع معالج چشم فرمودند کہ علاج چشم بکند۔ چنانچہ وے معالجہ کرد وحضرت ایشان یک کمبل برائے پوشش ولنگ وردا وچیزے از دراہم بہ آن پاک مرد "الذی لَایُشَارُ اِلَیْہِ بِالْبَنَانِ" دادند، روزے بہ وقت بازگشت از سیر وتفریح در یک حدیث شریف مابین ہر دو حضرات اختلاف شد واختلاف در لفظ حدیث شریف بود۔ چون بہ خانقاہ شریف رسیدند حضرت ایشان از کتب خانہ کتاب را خواستند۔ وآن چہ حضرت ایشان می فرمودند در کتاب بود۔ آن پاک نفس آن جا را دید وبسیار خوش شد۔

بُلبل خود را بہ گل می رساند وپروانہ بر شمع می ریزد وبندگان خدا نزد اولیا می روند تا وقتے کہ وجود حضرت ایشان موجود بود قیام گاہ حضرت ایشان از رجال الغیب محاط بود، حیف صد حیف۔ آن قدح بشکست وآن ساقی نہ ماند۔

صاحبزادہ مُلّا پیر محمد

خلیفہ والد خود صاحبزادہ امیر محمد بود وے خلیفۂ پدر خود صاحبزادہ مرزا محمد مُشکنجیل کٹوازی کہ خلیفۂ دوست محمد شَرَنی بود وے خلیفۂ صُوفی زبردست

لوگری کہ خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق مجددی نسبًا دہلوی مولدًا و مدفنًا بود۔ در حوالی سال بستم از مائہ چہاردہم ہمراہ مریدان خود برائے حج رفت۔ در مراجعت بہ دہلی در خدمت حضرت ایشان رسید۔ حاجی ملا احمد مٹاخیل اطلاع کرد، حضرت ایشان صاحبزادہ را طلب کردند۔ ایشان عرض کردند۔ پروردگار شما را در این زمان قطب ارشاد کردہ است۔ احوال باطنم ملاحظہ کُنید۔ اگر در من صلاحیت ارشاد باشد مزید اجازت عنایت فرمائید چہ شما درین وقت امام طریقہ ہستید و اگر در من صلاحیّت ارشاد نہ باشد مرا آگاہ سازید تا ترک مشیخت کردہ غلامیٔ درگاہ شما اختیار کنم۔ حضرت ایشان متوجہ بہ باطنِ ایشان شدند و فرمودند "فضل پروردگار است در شما صلاحیتِ ارشاد است۔ و از طرف ما نیز بہ شما اجازت ارشاد است۔ شما بہ ہدایتِ خلق مشغول باشید"۔ صاحبزادہ بہ اجازت و خلافت حضرت ایشان مشرف گشتہ بہ وطن مراجعت نمود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

خلیفۂ طریقۂ بنوریہ

در علاقۂ ارغسان و بلوچستان از سلسلۂ میاں عبدالحکیم کہ در طریقۂ بنوریہ مجددیہ فرد کامل گزشتہ اند یک شیخ سن رسیدہ و صاحبِ ارشاد بود۔ چوں حضرت ایشان بہ کوئٹہ تشریف بردند، آوازۂ حضرت ایشان بہ آن مرد کامل رسید۔ وے بہ نور باطن دریافت کہ حضرت ایشان قطب ارشاد و قیوم جہان اند۔ لہٰذا وے نزد ملا عبدالحلیم آخوندزادہ خلیفۂ خود را فرستاد کہ من خواہش دارم کہ زیارت حضرت صاحب بکنم۔ مُلّا صاحب بہ خدمت حضرت ایشان عرض کرد و حضرت ایشان اجازت دادند کہ وے بیاید۔ مُلّا صاحب این خبر بہ خلیفہ وے گفت و خود ش مشغول بہ انتظام خانہ شد۔ چہ ہمراہ آن شیخ جمعے از مریدان و خلفا نیز می آمد چون خلیفہ نزد آن شیخ رسید و خبر فرحت اثر رسانید وے در صَدَدِ سفر شد لیکن، تَجْرِی الرِّیَاحُ بِمَا لَا تَشْتَہِی السُّفُنُ۔ ہنوز وے حرکت نہ کردہ بود کہ پیام۔ یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَرْضِیَّۃً۔ گوشِ حق نیوشش شنید و روحش پرواز کردہ "فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی" را سزاوار گشت۔ چون این خبر بہ حضرت ایشان رسید دعاہا در حق وے کردند رحمہ اللہ و رضی عنہ، این واقعہ یک سال یا دو سال قبل از ولادت این عاجز بہ وقوع پیوستہ، مُلّا ایاز کاکڑی بیان این واقعہ می کرد و نام آن خلیفۂ طریقۂ بنوریہ را ہم بیان می کرد لیکن از یاد عاجز رفتہ وَکَانَ ذٰلِکَ قَدْرًا مَقْدُوْرًا۔

مقبولیت ایں را گویند

در فصل اوّل بیان عوام و اہلِ دنیا گزشتہ کہ بہ چہ طور گرد حضرت ایشان جمع می شدند و حالا عاجز بیان اولیائے حق کردہ کہ چہ ادب و احترام حضرت ایشان می کردند و ہر یک سعی می کرد کہ از حضرت ایشان استفادہ بکند۔ ہمین را مقبولیت گویند و ہمین منصبِ قطب و الاقطاب قیومیت است۔ راست است۔

Marfat.com

به مقبولی کسے را دسترس نیست　　قبول خاطر اندر دست کس نیست

اشاراتِ غیبیّہ | مُلا فیض اللہ وردگ گفتہ رَحِمَہُ اللہُ۔

چو احوالِ ترا در خواب دیدم　　زار شادِ دگر کس دست شستم

عاجز احوال چند نفر می نویسد کہ ایشان را اشارات شدہ تا بہ خیرِ جہان خود را رسانند

اختر مشکی | از افغانستان بودہ۔ برائے ایفائے نذر بہ سرہند شریف یک دُنبہ بُرد، تا آن را ذبح کردہ بہ خدام حضرت امام ربّانی مجدّدِ و منوّرِ الفِ ثانی قدس سرہٗ تقسیم کند۔ بہ شب در خواب حضرت امام ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی را دید کہ می فرمایند: "اختر این دنبہ را بہ دہلی ببر، آن جا در خانقاہ یک بچہ من است۔ خادمان وے در حقیقت خادمان من اند۔ دنبہ را ذبح کردہ بہ ایشان بدہ"۔ اختر آن دنبہ را بہ دہلی آورد و خواب خود را پیش حضرت ایشان ذکر کرد۔ آن وقت ظہورِ برکات و فیوضاتِ عجیبہ شد و خانقاہ شریف از نعرہ ہائے آہ و ہو پر شد و حضرت ایشان بہ عاجزی دنیا زمندی این شعر خواندند۔

گر میل کند سوئے ہلالی عجبے نیست　　شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

غلام احرار صاحبزادہ آن وقت موجود بود و این واقعہ را بیان می کرد۔

مرد ولی فتح اللہ انڈ ڑی | از بلادِ افغانستان بود۔ از روئے مصحف قرآن مجید را می خواند۔ دیگر از نوشت و خواند بے بہرہ بود۔ مرد سادہ و صاف دل و کم گو بود آن چہ از اشارات و بشارات دریافتہ بود۔ نویسانیدہ بہ خدمت حضرت ایشان پیش کرد۔ آن تحریر را عاجز نقل می کند، لِیُعْلَمَ مَدَارِكُ فَضْلِهٖ وَفَضْلِ مُرْشِدِهٖ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ

بہ خدمت خادمان قدسی مکان ولایت و کرامت نشان قطب الطریق غوث الخلائق پیر روشن ضمیر حضرت صاحب دام برکاتہ۔ از کمترینِ مریدان حلقہ بہ گوش فدوی تراب القدوم خاکسار فتح اللہ انڈ ڑی بعد از قدمبوسیہائے فراوان (عرض می دارد) آن کہ سہ شبانروز پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام را در خواب دیدہ ام و پیر صاحب (حضرت صاحب) ہم در خواب بہ من حکم کردہ کہ شما آمدہ خدمت مرا بکنید۔ چون از خواب بیدار شدم نہ دانستم کہ تعبیر خوابِ من چیست۔ قبلہ گاہا۔ آیا اجازت می دہید کہ خدمت شما را بکنم و یا بہ اجازتِ شما بہ زیارتِ بیت اللہ بروم۔ آن چہ امر بدہید۔ زیرا کہ بہ دنیا دار، ہیچ خاطرم متوجہ نہ می گردد۔ و غیر از درسِ کلام اللہ و خدمتِ پیر صاحب دام برکاتہ دیگر مطلب بہ دنیا نہ دارم۔ زیادہ بریں خورشیدِ افادت و افاضت گرم باد بالنون والصاد، فقط حدِّ ادب است ۲۴ شعبان المعظم

Marfat.com

۱۳۲۴ھ۔ المکرر آن کہ یک راس گوسفند ہم بہ ذمّۂ من فی سبیل اللہ خیرات ہست آن چہ حکم شود۔ عریضۂ فدوی تراب القدوم فتح اللہ اندڑ۔"

بعد از تقدیم این عریضہ فتح اللہ یازدہ سال خادمِ خصوصیِ حضرتِ ایشان بودہ چون حضرت ایشان از حرم سرا بیرون تشریف می آوردند فتح اللہ بہ فاصلۂ سہ یا چہار گز می نشست و در احوالِ خود مستغرق می گشت۔ حضرت ایشان ہیچ وقت از فتح اللہ ناراض نہ شدہ اند و نہ گاہے ویرا زجر و توبیخ کردہ اند۔ اگر حضرت ایشان کسے را زجر و توبیخ می کردند فتح اللہ بہ بسیار مسرت می گفت "نَنْ یِ بِیَا غَوَا جُوْڑ کَڑْیِ دِیْ" امروز باز تماشاے برپا کردہ۔ معلوم می شود کہ بہ مقام ضمنیّت فتح اللہ فائز شدہ بود و بہ طورِ انعکاس بر ہر آن اَمر مسرور و شادان می بود کہ رضاے حضرت ایشان را دران می یافت۔ تا وقتے کہ فتح اللہ زندہ ماند در سیر و تفریح وے رفیق می بود۔ استغنائے حضرت مرشد در وے کامل اثر کردہ بود بہ کسے التفات نہ می کرد خواہ کسے امیر باشد یا خان بود۔ صاحبزادہ باشد یا آخوندزادہ۔ چون از تلاوتِ قرآن مجید فارغ می شد۔ جامہ ہائے کہنۂ خود را بہ دست خود پیوند می نہاد و می دوخت، ہر خانۂ بخیۂ وے بہ اندازۂ درازی برنج می بود۔ در دہلی گنبد ہائے مسجد شریف صنادیق وے بودند۔ سامان خود را اندرون گنبد ہا می نہاد۔ در عیدین حضرت ایشان بہ وے جامہ ہاے نو می دادند۔ دو سہ روز آن جامہ ہا را می پوشید۔ و باز ہمان جامہ ہائے تار تار بر تنش می بود۔ آن چہ وے در عریضۂ خود نوشتہ بود بر ہمان کیفیت تا آخر وقت بماند۔ در سفر کوئٹہ و دہلی ہمراہ می بود۔ غالباً واقعۂ عشرہ اولی از محرم ۱۳۳۶ھ است (اکتوبر ۱۹۱۷ء) کہ در سفر مراجعت از کوئٹہ حسب معمول صالونِ حضرت ایشان دُر سماسٹہ استادہ شد۔ فتح اللہ در جامۂ نان خود را پیچیدہ بر رَصِیف نشست و بہ اکلِ طعام مصروف گشت۔ از بے خودی و وارفتگی فتح اللہ را چارۂ نہ بود، وے اندران احوال بودہ کہ سگے جامۂ نان را از پیشش ربود۔ فتح اللہ در پس سگ دوید۔ سگ بہ خط آہن رسید۔ وے نیز از رصیف بر خط آہن در آمد و جامہ را حاصل کردہ می خواست کہ بر رصیف بر آید کہ یک قاطرہ رسید و شکم و حصّۂ زیرین فتح اللہ را از کار انداخت۔ مخلصان کہ رفیق سفر بودند فتح اللہ را در حالتِ بیہوشی ازان جا برداشتند۔ تقریباً تا دو روز نفس فتح اللہ جاری بود۔ و باز رحلت کرد و در دہلی در جوارِ حضرات محدّثینِ کرام مدفون گشت۔ در فصل دوم "واقعۂ قبر فتح اللہ" کہ نوشتہ شدہ آن واقعہ از قبر وے بودہ۔ کَانَ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ صَادِقًا فِی مَنَامِہٖ صَادِقًا فِی قَوْلِہٖ صَادِقًا فِی وَعْدِہٖ وَکَانَ یَصْدُقُ عَلَیْہِ مَا قَالَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِی طِمْرَیْنِ تَنْبُوْ عَنْہُ اَعْیُنُ النَّاسِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ"

Marfat.com

اکبر توخی

مثل مشہور است۔ اَلشَّیْءُ بِالشَّیْءِ یُذْکَرُ۔ ذکر فتح اللہ اندڑی عاجز را اکبر توخی بہ یاد آورد۔ اکبر توخی چار پنج سال کاملاً صَیْفاً وَشِتَاءً در کوئٹہ خدمت کردہ۔ در زمستان حفاظت خانہ و در تابستان بَوَّابی حرم سرا۔ عاجز یاد نہ دارد کہ درین عرصہ حضرت ایشان گاہے بروے ناراض شدہ باشند۔ یا درین عرصہ گاہے اکبر توخی را غفلت طاری شدہ باشد۔ ہمہ وقت و ہمہ حال در ذکر پروردگار مصروف می بود۔ اگر ناگاہ کسے نزد وے می رفت یا آوازے را می شنید از جاے خود جَست می زد و ذکر قلبی ذکر لسانی شدہ اللہ اللہ گویان یک نفس می دوید و درین عرصہ چیزے کہ پیشِ وے می آمد آن را سوے آسمان می انداخت۔ اکثر دیدہ شد کہ جماعتے از مخلصین بیرون دروازہ نشستہ می بود۔ اکبر دستارہاے ایشان را اللہ اللہ گویان می پرانید۔ و اگر کفشہا یا چیز دیگر می یافت آن را بہ بالا می انداخت و چون نفس وے تمام می شد بہ ہوش می آمد و آثار ماندگی بروے ظاہر می شد۔ اکبر توخی در ہر چہ مشغول می بود اظہار ہمان حال از وے می شد۔ چون کہ لطائف مبارکہ را عروج می بود و ہر لطیفۂ مبارکہ بہ جانب فوق کشان کشان می رود اظہار آن بہ انداختن اشیاء بہ سوئے فوق می شد۔ بعد از وفات وے چند معتبر افراد بہ عاجز گفتہ اند کہ تا یک زمان بر قبر وے احیانا شعلۂ نور دیدہ شدہ۔ کَانَ رَحِمَہُ اللّٰہُ جَدِیْرًا بِھٰذِہِ الْکَرَامَۃِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

قاری عبد الغنی شامی

وطن ایشان انطاکیہ از ملکِ شام است اشارۂ غیبی یافتند۔ ع بہ دہلی رو اگر در جستجوئے آب حیوانی۔ چنان چہ بہ خدمتِ بابرکت خیر جہاں رسیدند از ۱۳۲۳ھ تا ۱۳۲۷ھ چہار سال کاملاً در دہلی و کوئٹہ در خدمت حضرت ایشان ماندند۔ در ۱۳۲۷ھ وقتے کہ از کوئٹہ رخصت می شدند حضرت ایشان بروے عنایات کردند و بہ اجازت و خلافت ممتاز فرمودند۔ مولانا سید عبد الجلیل در آن وقت موجود بودند و بہ عاجز این بیان کردند۔ قاری نیاز احمد و حضرت برادرِ کلان فن تجوید از قاری صاحب خواندہ اند۔ و سلیمان فرزند عبد الرحمٰن دہلوی کہ ہم عمر حضرت برادرِ کلان بود و چند مدت با حضرت ایشان می بود نیز مخارج حروف را از قاری صاحب درست کردہ بود۔ چار پنج سال پیشتر عاجز ویرا ملاقات کردہ۔ وصحت مخارج حروفش یادِ قاری صاحب تازہ کرد۔ قاری صاحب از کوئٹہ بہ افغانستان رفتند و در سال چہل و سہ یا چہل و چار از زمانۂ چہاردہم بہ ارادۂ حج از افغانستان برآمدند۔ اندران ایام عاجز جناب ایشان را دیدہ۔ از رفقائے پاک نش عاجز شنیدہ کہ چون قاری صاحب در نماز اقتدا بہ حضرت ایشان می کردند از خود بے خبر می شدند و سیل اشک از چشمان جاری می شد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَضِیَ عَنْہُ۔

Marfat.com

سیّد یوسف زواوی

سید یوسف مع فرزند جوان سال و یک رفیق از مدینہ منورہ در ۱۳۳۳ھ۔ ۱۹۱۵ء بہ کوئٹہ رسیدند۔ نزد محطۂ قطار برائے واردین عمارت دو منزلہ حکومت ساختہ بود کہ بسیار جمیل و آرام دہ بود۔ سید یوسف آنجا قیام کرد۔ و برائے زیارت نزد حضرت ایشان رسید۔ وے از اولاد سید صالح زواوی بود کہ از اجلۂ خلفاء حضرت شاہ محمد مظہر مجددی بود قدس سرہٗ بلکہ بعد از وفات پیر و مرشد جانشین ایشان و مربی اولاد و محافظ خانقاہ شریف ہم بود۔ فرزند کلان حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ کہ احمد (الثانی) بہاء الدین بود دران وقت شش سالہ بود۔ پروردگار سید صالح زواوی را اجر ہا دہد کہ خدمات شائستہ دران وقت سرانجام داد جَزَاہُ اللّٰہُ خَیراً وَرَحِمَہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ سید یوسف را اشارۂ غیبی رسید کہ از حضرت ایشان بیعت شوند و استفادہ کنند۔ در فصل دوم در بیان صلاۃ تسبیح ذکر ایشان گزشتہ چند روز در کوئٹہ قیام کردند و فیوضات گرفتہ باز گشتند۔ افسوس صد افسوس کہ در ۱۳۴۳ھ از دست اشقیائے زمانہ وہابیہ نجدیہ در طائف جامِ شہادت نوشیدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

سیّد علی زواوی

ابن العم سید یوسف زواوی نیز بہ اشارۂ غیبی بہ ہفتم جمادی الآخرہ ۱۳۴۰ھ (۵ فروری ۱۹۲۲ء) بہ دہلی آمدند و از حضرت ایشان بیعت شدند رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

سیّد عبد اللہ دحلان

از اولاد شیخ الاسلام سید احمد دحلان مکی اند و سید احمد استاد حضرت ایشان بودند۔ بیان می کردند کہ از مکہ مکرمہ بہ مدینہ منورہ برائے زیارت مبارکہ رفتم۔ آن جا بخواب سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ می فرمایند خادمِ من ابو الخیر عبد اللہ در دہلی قیام دارد۔ برو و از وے بیعت شو۔ چون از خواب بیدار شدم قصد کعبۃ الآمال کردم و الحمد للہ کہ بہ خدمت حضرت ایشان رسیدم۔

کَمُلَتْ مَسَافَۃُ کَعْبَۃِ الْاٰمَالِ حَمْدًا لِمَنْ قَدْ مَنَّ بِالْاِکْمَالِ

مسافتِ آماجگاہ و کعبۂ اُمیدہا کامل شد، حمد است مر آن ذات پاک را کہ بہ لطف خود این مسافت را بہ پایان و مرا بہ مقصود رسانید۔ حضرت ایشان سید عبد اللہ را بیعت کردند و بر احوالش عنایاتِ خصوصیہ مبذول داشتند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

زیرا کہ جناب وے فرستادۂ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بود وَیَا لَھَا مِنْ سَعَادَۃٍ و نیز از سلالۂ طاہرۂ نبویہ از اولاد استاد مشفق و مہربان بود۔ لہٰذا حضرت ایشان از عمائدین شہر دہلی و از مخلصین پاک طینت جماعتے را دعوتِ طعام دادند۔ بہ اندازۂ پنجاہ نفر بودہ باشند۔ تعارف سید عبد اللہ باہمہ کردند۔ باز حافظ عبد الحکیم در خانۂ خود کہ بہ محلہ چوڑی والان بود، و حاجی محمد رفیع در خانۂ خود کہ در محلہ بیری باغ بود۔ و ڈاکٹر مختار احمد انصاری در قیام گاہ خود کہ متصل شہر پناہ مابین دروازۂ کشمیری و دروازۂ موری واقع بود جناب

Marfat.com

عبداللہ و حضرت ایشان را مدعو کردند۔ حکیم محمد اجمل خان ہمہ را بہ مقبرۂ بادشاہ تغلق بردند و آن جا طعام مکلّف پیش کردند۔ غالباً این واقعہ ۱۳۳۷ھ ۔ ۱۹۱۹ء بودہ۔ چند روز بہ این کیفیات گزشت۔ از مخلصین باصفا بعض افراد قدرے از دراہم بہ خدمت حضرت ایشان پیش کردند تا کہ بہ سید عبداللہ بہ طور زادِ راہ پیش کردہ شود۔ این روپیہ کہ مابین چار و پنج صد بود بہ ایشان دادہ شد۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مقبولیّتِ تامّہ

محمد شاہ افغانی گفتہ و خوب گفتہ

نے کہ تنہا جن و آدم با جماد ہر چہ در امر است در حکمِ تو باد

عاجز ملاحظہ کردہ کہ حیوانات با حضرتِ ایشان محبّت می کردند۔ در فصل دوم در بیان حضرات عندلیب و درد واقعہ شتر بچّہ گزشتہ۔ حالا دو سہ واقعات دیگر نوشتہ می شود۔

آہوئے سیاہ شاخدار

حافظ محمد یوسف دہلوی کہ از پنجابیان دہلی بود یک بچۂ آہو برائے حضرت برادر کلان آورد۔ بعد از دو سال شاخہائے آہو بہ اندازہ یک و نیم ذراع دراز شد و پشت وے کامل سیاہ گشت۔ اگرچہ آن آہو بسیار مانوس شدہ بود تاہم خطرہ بود کہ از شاخہائے وے کسے افگار شود۔ بلکہ بالفعل سید محمد افضل کہ از جہات لُورَالَائی بود قدرے مجروح شد۔ لہٰذا بر سر شاخہائے وے چوگانہائے مسی نہادہ شد۔ دران روزہا حضرت ایشان بہ باغ "روشن آرا" برائے تفریح می رفتند۔ گل محمد محمود خیل آہو را بہ باغ می بردو آن جا ویرا از بند زنجیر آزاد می کرد۔ آہو بر مرغزار جستہا می زد و احیاناً نزد حضرت ایشان می آمد و قرار می گرفت۔ حضرت ایشان دست مبارک خود را گاہے بر سرش می نہادند و "واہ واہ" می گفتند۔ روزے حضرت ایشان قصد کردند کہ اولاً نزد باغ روشن آرا بر مزار پُرانوار حضرت شاہ محمد آفاق حاضر شوند و آن جا سعید الزبیر مجدّدی را ہم ببینند و نماز عصر را در اواخر اوقات در باغ بخوانند چنان چہ بہ عاجز فرمودند "برو بہ مُلّا حبیب اللہ وغیرہ بگو کہ امروز ما قدرے بہ تاخیر می رسیم اما نماز در باغ می خوانیم" ملا حبیب اللہ، ملا خیر اللہ، ملا یاسین وغیرہم ہر روز بہ باغ می رسیدند و آن جا ہمراہ ما برادران بہ سیر و بازی مصروف می شدند در عموم روزہا عربہ از دروازۂ شمالی در باغ داخل می شد۔ آما آن روز کہ حضرت ایشان بر مزار شریف رفتند از دروازہ جنوب شرقی داخلِ باغ شد و روے حضرت ایشان بہ جانب نشستگاہ بود۔ حضرت ایشان فرمودند۔ بچہا ببینید کہ مُلّا حبیب اللہ انتظار نہ کردو بہ نماز استاد۔ چون عربہ آن جا رسید و ہنوز حضرت ایشان از عربہ پائین نہ شدہ بودند۔ آہو جستہا زدہ آن جا رسید۔ ملا حبیب اللہ بہ رکوع رفت۔ آہو از جانب پس سر خود را مابین ہر دو پاے حبیب اللہ داخل کردہ بہ نوعے جہتِ بالا حرکت داد کہ حبیب اللہ بر زمین افتاد

Marfat.com

حضرت ایشان تبسم فرمودند و گفتند "ببین حبیب اللہ۔ پیغام مرا زید رسانیدہ بود، تو انتظار ما نہ کردی و آہوئے ما بہ تو سزا داد" بر حبیب اللہ آن وقت کیفیتے طاری شد و از غلبۂ نسبت شریفہ در وجد در آمد۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

یک غزال

در سال ۱۳۳۹ یک مخلص افغانی غزالے آورد۔ نظر اندڑی آن آہو بچہ را در صحن خانۂ حضرت ایشان بستہ کرد۔ چند روز بعد از افغانستان بہ اندازۂ ہفتاد نفر از علماء و طالبانِ علوم و غیرہم رسیدند۔ حضرت ایشان بہ دروازۂ خانۂ خود تشریف آوردند چون جماعت مخلصین را دیدند، فرمودند شمایان دو جانب استادہ شوید و از ہر دو جانب مدخلِ راہ را بستہ کنید تا این غزال برین راہ جست و خیز کند۔ مخلصین پاک نہاد ہر دو جانب راہ را سَدّ شدند و حضرت ایشان بہ نظر اندڑی گفتند کہ آہو بچہ را آزاد کند۔ آن غزال آزاد شدہ یک دو بار شمالاً جنوباً جستہا زد و حضرت ایشان "اہ واہ" بر زبان می راندند کہ ناگاہ آن غزال از جانب جنوب سَدّ را عُبُور کرد و مخلصین حیران ماندند و حضرت ایشان فرمودند "افسوس شمایان آہو بچۂ ما را رہا ندید" حضرت ایشان بر جائے خود استادہ ماندند۔ چند دقیقہ گزشتہ باشد کہ آن غزال از جہت شمال نمودار شد و دویدہ نزد حضرت ایشان رسید و بہ نوعے متصل بہ حضرت ایشان ایستاد کہ سرش بہ جامۂ ایشان مساس می کرد۔ حضرت ایشان واہ واہ گفتہ بر سرش دست مبارک نہادند۔ جماعت مخلصین بہ تعجب این واقعہ را می دیدند و سبحان اللہ سبحان اللہ بر زبان ایشان جاری بود۔

کبوتر

حضرت برادرِ کلان از عمدہ اقسامِ کبوتران دو سہ جفت را در خوردسالی پرورش کردہ بودند و متصل بہ کتب خانہ یک حجرۂ مخصوص برائے کبوترہا بود۔ در چند سال تعداد کبوترہا قریب بہ صد شد۔ بہ سنہ ۱۳۳۳ھ حضرت ایشان بہ عبدالحق ساکن چوڑی والان گفتند کہ کبوترہا را ببرید و حجرہ را صاف کنید۔ در ایامے کہ کبوترہا وجود بود حضرت ایشان بہ وقت عشاء بہ کوٹھہ می رفتند۔ منشی احمد حسین و دیگر مخلصین استادہ بودند۔ چون حضرت ایشان نزد دروازۂ کبوترہا رسیدند یک دم صدائے کبوترہا یاھو یاھو بلند شد۔ منشی احمد حسین رحمہ اللہ بیان می کرد کہ حضرت ایشان سہ چار دقیقہ آن جا استادند و باز بہ مخلصین فرمودند "ببینید کہ بہ رفتن ما کبوترہا اظہار افسوس می کنند"

طُوطی و کُنجشک

در قفس یک کنجشک بمیل بود کہ حضرت ایشان آن را مرغ زرین می گفتند و نیز دو طوطی بود۔ صباحاً حضرت ایشان بہ حرم سرا می آمدند و نزد قفسہائے این طیور می استادند۔ آن وقت طیور بہ عجب نوع اظہارِ مسرت می کرد و حضرت ایشان کلمۂ مسرت

Marfat.com

واہ واہ برزبان می آوردند۔ ہر روز این معاملہ را مایان می دیدیم۔ راست است۔

بہ مقبولی کسے را دسترس نیست قبول خاطر اندر دستِ کس نیست

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

حضرات ذوی المجد والاحترام

از اولاد حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ بعض اہلِ کمال را حضرت ایشان زیارت کردہ اند و بعض حضرات برائے ملاقات حضرت ایشان آمدہ اند، عاجز بیان آن حضرات می کند۔

حضرت شاہ محمد معصوم

فرزند عم اکبر حضرت شاہ عبدالرشید قدس اللہ اسرارہما از حضرت ایشان نہ سال بہ عمر کلان بودند (بیان ولادت و وفات را بر صفحہ ہشتاد و ہفت باید دید) چون کہ ہر دو حضرات برادر حقیقی نہ داشتند و در خورد سالی بہ یک جا تحت رِعَایَۃِ الْجَدِّ الْاَمْجَدِ قیام داشتند لہٰذا یک دیگر را بہ برادری یاد می کردند۔ و باہم محبت و مودّت زیاد داشتند۔ قیام جناب ایشان در رامپور بود۔ احیانا با اہل و عیال بہ دہلی تشریف می آوردند و بہ خانۂ حکیم محمد واصل خان قیام می کردند۔ حکیم صاحب برادرِ خورد حکیم عبدالمجید خاں و برادرِ کلان حکیم محمد اجمل خان بودند۔ این خاندان حکیمان از اولاد حضرت عبیداللہ احرار قدس اللہ سرہ العزیز بودہ۔ چون جناب ایشان بہ دہلی می آمدند۔ برائے زیارت حضرات قدس اللہ اسرارہم و برائے ملاقات حضرت ایشان اکثر بہ خانقاہ شریف می آمدند۔ حضرت ایشان بہ دربان ہدایت کردہ بودند کہ چون جناب برادر صاحب آیند مرا خبر بدہ۔ بہ عاجز حضرت حافظ محمد یوسف مجددی خسر زادہ جناب ایشان بیان کرد کہ" قیام جناب ایشان در خانۂ واصل خان بود آن جا شخصے نزد جناب ایشان می آمد کہ از وارث علی شاہ چشتی بیعت بود و می گفت کہ اشتیاقِ زیارت حضرت ایشان دارم۔ جناب شما مرا برسانید۔ جناب ایشان فرمودند کہ از احوال و کیفیات ایشان شما را علم ہست و من در معاملاتِ ایشان مداخلت نہ می کنم و کسے را نزد ایشان نہ می فرستم۔ البتہ این صورت امکان دارد کہ شما در رفاقت ما بہ خانقاہ شریف بروید و ہوش کنید کہ از ما جدا نہ شوید۔ درین صورت ملاقات شما ان شاء اللہ خواہد شد۔ چنانچہ آن مشتاق ملاقات بہ معیت جناب ایشان بہ خانقاہ شریف آمد۔ و من ہم ہمراہ ایشان بودم، جناب ایشان برائے فاتحہ بہ مجبر شریف رفتند و من نیز رفاقت ایشان کردم۔ آن شخص بہ سیر کردنِ عمارت مسجد شریف مصروف گشت کہ دران ایام نو ساختہ شدہ بود۔ درین اثنا حضرت والد بزرگوار شما از خانہ برآمدند۔ چون نظر ایشان بر آن شخص افتاد کہ در مسجد شریف می گشت استفسار فرمودند۔ کیستی و از بہر چہ آمدہ ئی۔ بروے خوف و دہشت غالب آمد و

عرض کرد۔ من مرید وارث علی شاہ ہستم و برائے زیارت حضرت شما حاضر شدہ ام۔ حضرت ایشان بہ درشتی و قہر فرمودند کہ این را از خانقاہ شریف بدر کن۔ چنانچہ دربان وے را از خانقاہ شریف بیرون کرد۔ وقتے کہ این معاملہ با این شخص می شد حضرت عمِ شما در مجمر شریف تبسم کردہ بہ من گفتند۔ این شخص نصیحتم را در گوش نہ نہاد و پریشان شد و چون ایشان بعد الملاقات بہ قیام گاہ خود رسیدند آن شخص را پریشان حال یافتند۔ بہ وے فرمودند۔ اگر رفاقتم را نہ می گزاشتی چنین پریشان و سرگردان نہ می شدی۔ حالا من ترا ہمراہ خود ہم نہ می توانم کہ ببرم۔

پیر وارث علی شاہ مرد مجذوب الاحوال بود و در ادائے نماز از وے کوتاہی ہا بہ ظہور می رسید این فعل را حضرت ایشان بد می گفتند۔ و ملاقات با این چنین افراد خوش نہ داشتند۔

دامادِ حضرت العم شیخ خلیل النبی فرزند کلان حضرت شاہ ولی النبی بہ عاجز بیان کردند کہ در ایامے کہ حضرت عم شما بہ دہلی تشریف می آوردند حضرت والد شما ہر روز برائے ملاقات ایشان بہ "بلیماران" بہ خانہ واصل خان می رفتند۔ روزے بہ حضرت عم شما فرمودند۔ برادر صاحب۔ شما این جا قیام کردہ اید و طعام اہلِ دنیا را تناول می کنید از خوردنِ طعام اہل دنیا بر دل غفلت طاری می شود، لہٰذا برائے جناب شما طعام ما می آریم چنان چہ طعام یک وقت ہمراہ خود می آوردند و طعام وقت دیگر بدست مخلصِ افغانی ارسال می کردند۔ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ۔

حضرت شاہ ابو احمد عبد اللہ

فرزند شاہ خطیب احمد فرزند شاہ رؤف احمد رافت فرزند شیخ شعور احمد فرزند شیخ محمد شرف فرزند شیخ رضی الدین فرزند شیخ زین العابدین معروف بہ فقیر اللہ فرزند حضرت محمد یحییٰ معروف بہ شاہ جیو فرزند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم العلیہ در ماہ رمضان سنہ ۱۲۶۰ھ تولد ایشان شدہ۔ کسب سلوک از محدث دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی کردہ بہ بھوپال مراجعت کردند و در خانقاہ جدِّ امجد خود مصروف ارشاد شدند۔ نہایتِ پاکیزہ مشرب و پاک مسلک بودند۔ ہزاران افراد از ایشان مستفید شدند، چون بہ دہلی تشریف می آوردند با حضرت ایشان ملاقاتہا می کردند و ہر دو حضرات خوش وقت می شدند، وفات ایشان در سنہ ۱۳۴۲ھ واقع شدہ قدس اللہ سرہ الاقدس۔

حضرت غلام قیوم

فرزند حضرت غلام صدیق فرزند حضرت عبد الباقی فرزند حضرت صفی اللہ فرزند حضرت غلام محمد معصوم فرزند حضرت محمد اسماعیل معروف بہ معصوم ثانی فرزند حضرت صبغۃ اللہ فرزند اکبر حضرت محمد معصوم فرزند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ

Marfat.com

اسرارہم العلیہ مشہور بہ "حضرت صاحب کابل" اند، حضرت ایشان در عقدِ ثالث از مایۂ چہار دہم برائے حج بیت اللہ با فرزندِ کلانِ خود حضرت فضل محمد و پسرِ فرزندِ اوسط فضل عثمان کہ ہفت یا ہشت سالہ بود و جماعتے از مخلصین از کابل برآمدند۔ چون بہ دہلی رسیدند در جامع فتحپوری قیام کردند، برائے ملاقات حضرت سیدی الوالد چند بار بہ خانقاہ شریف آمدند و حضرت ایشان نیز برائے ملاقات بہ قیام گاہ ایشان می رفتند و نوبتے جناب ایشان را با جمیع رفقاء دعوتِ طعام دادند، حضرت فضل محمد بیان می کرد کہ بہ اثنائے اکلِ طعام حضرت ایشان بعض اشعارِ خود خواندند و چون بہ این شعر رسیدند۔

مُردیم و نہ مُرد آتشِ عشق دُودِ دلم از کفن برآید

بر حضرت ایشان کیفیتے طاری گشت۔ دستِ مبارک ایشان در قاب و خود ایشان غرق در کیفیات بودند۔ چند دقیقہ برین کیفیت گزشت حضرت قبلہ گاہم نیز ازین احوال متاثر شدند" حضرت ایشان فرمودند۔ کتب خانہ مارا ملاحظہ کنید و کتابے کہ پسند آید بگیرید، چنانچہ جناب ایشان کتاب۔ ازالۃ الغین عن بصارۃ العین فی اثبات شہادۃ الحسین۔ تالیف مولوی حیدر علی را پسند فرمودند و حضرت ایشان آن کتاب را بہ جناب ایشان دادند۔ این کتاب در مطبع ثمر ہند واقع لکھنؤ طبع شدہ وفات حضرت صاحب کابل در شعبان ۱۳۳۰ھ واقع شدہ، قدس اللہ سرہ الاقدس۔

حضرت محمد حسن

فرزند حضرت عبدالرحمٰن فرزند حضرت عبدالقیوم فرزند حضرت محمد فضل اللہ فرزند حضرت غلام نبی فرزند حضرت غلام حسن فرزند حضرت غلام محمد معصوم فرزند حضرت محمد اسماعیل معروف بہ معصوم ثانی فرزند حضرت صبغۃ اللہ فرزند حضرت محمد معصوم فرزند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم العلیہ۔ صاحبِ علم و فضل و کمال و ارشاد بودند ولادت ایشان بہ ششم شوال ۱۲۷۸ھ در قندھار بودہ۔ و در سندھ در ٹنڈہ سائیداد نزد ٹنڈہ محمد خان سکونت اختیار کردند، بہ دوشنبہ دوم رجب ۱۳۶۵ھ وفات یافتند و بہ پہلوے حضرت والد خود نزد ٹلکر در دامنِ کوہ بہ فاصلہ ہفت کروہ از حیدرآباد مدفون شدند تالیفاتِ مفیدہ زائد از بیست دارند۔ نوبتے بہ دہلی آمدند و ملاقات با حضرت ایشان کردند۔ ہر دو حضرات بسیار خوش شدند۔ با ایشان بعض خلفائے ایشان نیز بودند۔ قدس اللہ سرہٗ الاقدس۔

مولانا اعجاز حسین

فرزند احمد حسین فرزند غلام محی الدین فرزند فیض احمد فرزند کمال الدین فرزند درویش احمد فرزند حضرت زین العابدین شاہ فقیر اللہ یحیوی۔ جناب ایشان برادرِ خورد حضرت ارشاد حسین اند، در ریاست رامپور قیام داشتند۔ از برادرِ خود و نیز از دیگر علماء تحصیل علم

Marfat.com

نمودند وکسبِ سلوک از برادرِ خود کردند۔ به زبان اُردو تالیفاتِ نفیسہ دارند مثل کتابِ اعجاز کرامت و بہار خلافت و رسالہ اعجازِ سلوک و رسالہ اعجاز الاسناد و رسالہ اعجاز الصرف و رسالہ در بیان بشنواز نے و رسالہ التاویلات النجمیہ و رسالہ الآیات البینات فی نعت سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم و رسالہ غایۃ التہذیب فی اثبات علم الغیب للحبیب و رسالہ الاجوبۃ الظافرہ علی سوالات القاہرۃ الفاجرہ در ردِ آن کہ در جمعہ اذانِ ثانی بیرون مسجد دادہ شود وغیرِ آن۔ احیاناً ایشان شعر ہم می گفتند۔ به اُردو و به فارسی۔ تبرکاً و تذکاراً یک شعر نوشتہ می شود۔

نگہت وحدت سُبحَان چو مشامش پُر کرد گشت اعجاز درین فکر کہ وحدت گیرم

ایشان در احوال برادرِ کلانِ خود سہ اوراق نوشتہ اند۔ نامہائے بست و سہ خلفائے ایشان را نوشتہ می نویسند کہ "صد ہا افراد در علوم عقلیہ و نقلیہ شاگردانِ ایشانند و نصر فیض اثر حضور اقدس ہموارہ شامل حال این ہیچمدان بودہ آمادے لیاقتے پیدا نہ کرد و این از کم نصیبی دے است"۔ ایشان دو سہ بار در حفلہ میلاد مبارک از رامپور بہ دہلی آمدہ اند و با حضرت ایشان صحبتہا داشتہ اند۔ حضرت ایشان نیز مراعات ایشان می کردند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

حافظ محمد یعقوب

فرزند حافظ غلام مجدد فرزند محمد عباس فرزند عزت اللہ فرزند غلام محمد معصوم فرزند حضرت محمد اسماعیل مشہور بہ معصوم ثانی فرزند حضرت صبغۃ اللہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ بہ اواخرِ محرم ۱۲۷۴ھ فرنگیہا بر دہلی قابض شدند۔ والد بزرگوار ایشان در باب خانۂ خود نشستہ بودند کہ یک فرنگی خذلہم اللہ ایشان را نشانۂ تفنگ ساخت، ہمان جا شہید شدند۔ بود و باش حافظ محمد یعقوب در پانی پت بود۔ بیعت از حضرت شاہ محمد معصوم بودند۔ عجب پاک دل و پاک مشرب بودند۔ بہ خدمت حضرت ایشان اکثر می آمدند۔ عاجز ایشان را عاشق حضرات یافتہ بہ نوعے کہ ذکر حضرت سیدی الوالد و حضرت جدامجد و حضرت شاہ محمد معصوم می کردند کم کسے بہ چنین شوق و محبت ذکر کسے خواہد کرد۔ بہ دورانِ بیان اکثر کلمۂ سبحان اللہ بر زبان ایشان جاری می شد۔ رحمہ اللہ قدس سرہ۔

ابوذکار مولانا سلامت اللہ

از اسلام پور بودند۔ در مدرسۂ عالیہ رامپور اتمامِ تحصیلِ علم کردند و در خدمتِ حضرت مولوی ارشاد حسین راہِ سلوک را طے کردہ بفضل اللہ و احسانہٖ مجمع البحرین گشتہ در مدرسہ دائرۂ تدریس و در خانہ دائرۂ ارشاد قائم کردہ خلقے را از علوم ظاہرہ و باطنہ مستفید کردند۔ چون در اواسطِ ۱۲۹۷ھ حضرت جدامجد با حضرت ایشانِ ما بہ رامپور رسیدند مولوی صاحب فریفتۂ این حضرات شدند قبل از ارتحال حضرت جدامجد بہ اُردو غزلے گفتہ اند و عاجز ترجمہ بعض اشعار در احوال

Marfat.com

مبارکہ ایشان برصفحہ یک صدو پنج وبایلہا نوشتہ است۔ وچون حضرت سیّدی الوالد بہ حجازِ مقدس تشریف بردند جناب مولوی صاحب این غزل را مخمس ساختہ۔ کہ سی ویک بند دارد۔ درین تخمیس اظہارِ محبت و عقیدتِ خود را بہ وجہ اتم کردہ۔ وچون حضرت ایشان بہ رامپور تشریف بردند مولوی صاحب سراپا محبت و اخلاص گشتہ بہ خدمت حضرت ایشان می رسیدند۔ سبحان اللہ چہ مبارک وقت بود وچہ مبارک نفوس، عاجز بعض مخلصین ایشان را چند سال قبل دیدہ با وجود مُضِیِّ نصف قرن چہ ایمانِ محکم وصدقِ کامل داشتند کہ اثرے بود از آثار مرشد کامل۔ رحمہ اللہ وقدس سرہ۔

مولانا ظہور الحسین

ایشان نسبًا فاروقی، مذہبًا حنفی، مشربًا مجددی وخلیفۂ حضرت مولانا ارشاد حسین بودند، در علومِ عقلیہ ونقلیہ، خصوصًا در منطق از اکابر اساتذۂ صدر المدرسین مدرسۂ عالیۂ رامپور بودند، با وجود تبحّر در علومِ ظاہرہ در علم باطن ہم مرتبۂ عالی داشتند۔ مثل مشہور است۔ الجنسُ اِلَی الجنسِ یمیلُ۔ چوں حضرت ایشان بہ رامپور رسیدند، در ایشان روح تازہ دمید۔ بعد از سالہا لذّتِ کیفیات وتوجہاتِ پیر ومُرشدِ خود را دریافتند۔ لہٰذا بہ محبت واخلاصِ تمام نزد حضرت ایشان حاضر می شدند ولطفہا می برداشتند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا ریاست علی خاں شاہجہانپوری

شاگرد وخلیفۂ حضرت مولوی ارشاد حسین بودند۔ از شاہجہان پور چند بار بہ خدمت حضرت ایشان رسیدہ اند۔ حضرت مولوی ارشاد حسین عشق ومحبت واحترام نبوی را از پیر ومرشد خود حضرت شاہ احمد سعید قدس اللہ اسرارہما بہ وجہ کامل حاصل کردہ بودند واین مایۂ ایمان را بہ شاگردان وخلفائے خود بہ وجہ اتم دادہ بودند۔ لہٰذا این بزرگواران در دین وایمان خود صلابت داشتند۔ واز اقوال وعبارات وہابیہ و اذنابِ ایشان متنفر بودند۔ اگر از بے ادبے چیزے می شنیدند بیزار می شدند وبر این حدیث شریف عمل می کردند۔ مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ چنانچہ یک بار مولوی صاحب از اذناب وہابیہ چیزے بے ادبی یافت وپریشان شدہ با دیدۂ پُرنم وآہِ پُرسوز بہ خدمت حضرتِ ایشان رسید وکیفیت را بیان کرد وجوابے کہ حضرت ایشان دادند برائے قلبِ حزینش مرہمے بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

محمد امیر خان

نزد خانقاہ شریف دہلی قیام داشتند۔ بیعت از حضرت شاہ احمد سعید بودند خط ایشان بسیار عمدہ وپاکیزہ بود۔ برائے حضرت ایشان حزب البحر نوشتہ بودند۔ آن نسخہ نزد برادرِ عزیز حفظہ اللہ تعالیٰ وسلّمہٗ محفوظ است۔ درین نسخہ مبارکہ نام خود را محمد امیر الدین خان

Marfat.com

نوشتہ اند۔ عجب پاک دل وصاف منش بودند۔ چون کہ وجہ معاش چیزے نہ داشتند حضرت ایشان بہ ربان خانقاہ شریف امر کردہ بودند کہ روز زینہ ایشان را با صد ادب واحترام بہ قیام گاہ ایشان ہر روز طُوْلَ السُّنَّۃِ بَلْ اِلٰی اٰخِرِ یَوْمِہٖ رسانیدہ باشد۔ آن روز زینہ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قُوْتَ آلِ محمدٍ کفافًا۔ راشال بود۔ استغنا بہ حدّے داشتند کہ غیر از روز زینۂ مقررۂ حضرت ایشان از کسے حبّۂ نہ گرفتند۔ شخصے برائے لباس ایشان چیزے از جامۂ آورد۔ فرمودند فضلِ پروردگار است۔ محتاج چیزے نیستم۔ وقبول نہ کردند۔ روزے خان صاحب عرض کردند "حضور، اندریں ایام مسلمانان بسیار پریشان اند" حضرت ایشان فرمودند "خان صاحب، شما بزرگانِ ما را وزمانہ قدیم را کہ ہنوز انگلیسہا بر دہلی قابض نہ شدہ بودند، دیدہ اید۔ شما موازنۂ آن وقت را با این وقت بکنید۔ درین ایام کہ شما در مسلمانان بے شرمی وبے حیائی می یابید دران وقت کُجا بود۔ ومصیبتے کہ درین ایّام ظاہر شدہ این است کہ ایمان پختہ ویقینِ کامل بر آخرت نہ ماندہ۔ اگر درین دورِ پُر فتن شش صد افراد ذاکر وشاغل وفانی فی اللہ جمع شوند دور ذکر شریف مشغول گردند ما امیدواریم کہ مالکِ دوجہان جَلَّ وَعَلَا از برکت ذکر این جماعت گناہان مایان را بیامرزد۔ شما می بینید کہ ما تمام دن در دروازۂ خانقاہ شریف می نشینیم کہ شاید کسے از بندگان خدا برائے اصلاح احوال قلب خود بیاید۔ لیکن بیشتر افراد کہ می آیند بر حاصل کردن اغراضِ دنیویہ می آیند۔ برائے حصول رضائے پروردگار بسیار کم افراد می آیند۔ روزے خاں صاحب در حلقۂ مبارکہ شریک بودند۔ از فیوضات وبرکات متکیف شدہ مستانہ وار بہ آواز بلند این بیت خواندند۔

در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق ہر ہوسناکے چہ داند جام وسندان باختن

روزے حضرت ایشان در حلقہ شریف فرمودند "یک ناخن خان صاحب نزد ما از تمامی شمایان بہتر است، ایشان بہ حدے نیک وراسخ الایمان وصاحب الایقان اند کہ اگر یک ناخن ایشان در کفن شمایان نہادہ شود ما از پروردگار خود امیدواریم کہ از برکت آن پروردگار گناہان شمایان ببخشد" از کریمان کارہا دشوار نیست۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا محمد میان کاندھلوی

ایشان فرزند اکبر جناب مولانا اسماعیل کاندھلوی بودند کہ عنقریب در بیان کرامات ذکر وفات ایشان خواہد شد۔ مولانا محمد میان در آبادی حضرت نظام الدین در "مسجد بنگلہ" قیام داشتند وبہ تدریس قرآن مجید وکتب ابتدائیہ از علوم دین مصروف بودند۔ در اہلِ میوات جہالت بود۔ ایشان سعیہا فرمودند کہ این قوم را بہ مسائلِ دین روشناس کنند۔ کارے کہ ایشان کردہ اند از عزائمِ امور است۔ از حضرت سیدی الوالد بیعت بودند ومعمول ایشان

Marfat.com

بود کہ بہ روز پنجشنبہ عند العصر بہ دہلی می آمدند۔ نزدِ "دروازۂ ترکمان" در مسجدے قیام می کردند و بہ شب جمعہ بعد العشاء الآخرہ در حلقۂ شریفۂ حضرت ایشان شریک می شدند و تا ساعت دو از شب مصروف ذکر شریف می ماندند۔ حضرت ایشان از احوال مولانا صاحب بسیار خوش بودند در سال سی و شش از مائۂ چہاردہم حضرت ایشان از اوکھلہ بہ وقت عصر می آمدند، روزے چون بہ محاذات مسجد بنگلہ رسیدند فرمودند۔ اینجا دوست ما مولانا محمد میان قیام دارند و ایشان علیل اند۔ بچہا بیائید کہ ایشان را عیادت کنیم۔ چنان چہ حضرت ایشان و ما ہر سہ برادر و یک افغانی نزد ایشان رسیدیم قیام ایشان در حجرۂ مسجد شریف بود۔ ایشان شمالاً جنوباً بر سریرے دراز بودند و دو نفر نزد ایشان بودند۔ غالباً از طالبان علم بودہ باشند۔ ضعف و نقاہت بر ایشان بسیار غالب بود۔ طاقت نشست و برخاست نہ داشتند۔ چون حضرت ایشان نزد سریر جناب مولانا رسیدند و نظر ایشان بر پیر و مرشد خود افتاد بہ رفقائے خود گفتند مرا بنشانید۔ اگرچہ حضرت ایشان فرمودند۔ مولوی صاحب شما نہ نشینید۔ لیکن شوق و محبت ایشان بر ایشان غالب بود و تکیہ گرفتہ نشستند۔ و حضرت ایشان نزد مولانا صاحب نشستند اوّلاً استفسارِ احوال کردند و باز ادعیہ ماثورہ خواندہ دم کردند و ہر دو حضرات چشم بند کردہ بہ اندازۂ پانزدہ دقیقہ نشستند و باز حضرت ایشان دعا کردہ مراجعت فرمودند۔ چون در عربہ نشستند فضائل و کمالات مولانا صاحب را بیان کردند۔ یک ہفتہ یا عشرہ گزشتہ باشد کہ شب جمعہ در نماز وتر چون بہ سجدہ رفتند روح پاک ایشان راضیۃً مرضیۃً پرواز کرد کہ ۲۵ ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ ۷ فروری ۱۹۱۸ء بود۔ رحمہ اللہ وقدس سرہ۔ در خاندان خود صرف جناب مولوی صاحب را با حضرت ایشان تعلق بود۔ برادران ایشان و علی الخصوص برادرِ وسط را مسلکِ دیگر بود۔ لہٰذا کسے بہ خواہش وصیتِ جناب مولانا التفات نہ کرد و نماز جنازہ را زود خواندہ سپردِ خاک کردند۔ عاجز علم نہ دارد کہ حضرت ایشان جناب مولانا را اجازت و خلافت دادہ بودند یا نے۔ بیانے کہ از حضرت ایشان عاجز شنیدہ دال بر جلالت قدر ایشان است۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

مُلّا کمال دہلوی

نام ایشان مولوی عبد الحق و مشہور بہ مُلّا کمال بودہ۔ شش سال می شود کہ فرزند ایشان مولوی عبد الرحیم نزد عاجز آمدند و دو واقعات را بیان کردند کہ از والد خود شنیدہ اند۔ والد ایشان شاگرد مولانا محمد میان کاندھلوی ہستند۔ عاجز آن دو واقعات را می نویسد۔

۱۔ پدر من ہمراہ مولانا محمد میان نزد حضرت ایشان حاضر می شد و احیاناً تنہا می آمد و بیرون دروازہ در کوچہ می نشست۔ از وجہ خوف و ہیبت حضرت ایشان در خانقاہ شریف داخل نہ می شد۔ یک بار والد من در کوچہ نشستہ بود و حضرت ایشان را اطلاعِ آمد ایشان شد حضرت ایشان بہ والدِ من

Marfat.com

گفتند "اے عزیز۔ ما برائے اہلِ دنیا بندش نہادہ ایم۔ برائے تو نیست، تو شاگردِ مولوی صاحبِ من ہستی"

۲۔ روزے والدم در خدمت حضرت ایشان نشستہ بود کہ ناگاہ حضرت ایشان فرمودند "ببینید، چہ بوئے خوش می آید وچہ رُوحِ پاک است۔ بروید وزیارتش بکنید" چنان چہ مُلّا کمال وجمیع اہلِ حلقہ از خانقاہ شریف از دروازۂ غربی برآمدند و دیدند کہ جماعتے یک جنازہ را بردوش برداشتہ روان است۔ چنانچہ مُلّا کمال وجمیع اہلِ حلقہ شانہا دادند وقدرے مشایعت کردہ باز گشتند۔

مولانا حبیبُ الرحمٰن شروانی

عجب مردِ مبارک بود۔ بہ وجہ خوب علم دین خواند و باز علومِ دنیویہ را حاصل کردند۔ واز حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ بیعت شدند۔ جناب مولانا خلیفۂ حضرت شاہ محمد آفاق مجددی بودند کہ بہ بست و دوم ربیع الاول ۱۳۱۳ھ بہ عمر یک صد و پنج سال رحلت فرمودند اند۔ جناب حبیب الرحمٰن رسماً داخل سلسلہ نہ شدہ بود، بلکہ در کسبِ سلوک سعیہا نمودہ وحق تعالیٰ ایشان را از اصحابِ نسبت کردہ بود۔ امارت و وجاہتِ دنیوی بہ ایشان وراثتہً رسیدہ بود۔ میر عثمان علی خان نظام حیدرآباد رحمہ اللہ مرد جوہر شناس بود فضائل ایشان را شنیدہ بر منصب "صدر الصدور اُمورِ مذہبی" فائز کرد وخطاب "صدر یار جنگ" داد چنان چہ ایشان سالہا سال بران منصب عالی فائز بودند در علوم دینیہ ایشان را دستگاہ کامل بود، کتب نادرہ وگران قدر از جمیع فنون جمع کردہ بودند چندین تالیفات قیمیہ دارند، بعد از طلوع شمس بہ روز جمعہ ۲۶ شوال ۱۳۶۹ھ (۱۱ اگست ۱۹۵۰ء) بہ سن ہشتاد و شش رسیدہ رحلت نمودند رحمہ اللہ و رضی عنہ۔ ایشان را با حضرت ایشان ارتباط زیاد بود واحیاناً بہ خدمت مبارکہ می رسیدند۔ وقتیکہ حضرت ایشان در خانقاہ شریف بہ تعمیر مسجد شریف مصروف بودند۔ ایشان درین کار خیر اشتراک مالی نمودہ اند وچون حضرت ایشان از دنیا رحلت فرمودند ایشان قطعۂ تاریخ وفات نظم کردہ اند کہ در فصل نہم خواہد آمد۔ دران ایام ایشان در حیدرآباد بودند۔ بہ فرزندِ کلان خود برادرِ طریقت عبید الرحمٰن خان شروانی نوشتہ اند "از مکتوب حکیم فرید احمد خبر رحلت حضرت مولانا ابو الخیر قدس سرہٗ العزیز معلوم شد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ برین حادثہ ملالِ قلبی است۔ درین ایام از ذاتِ گرامی ایشان طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ را رونق زیاد بود۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز ارشاد کردہ اند کہ "یک گربۂ زندہ بہ از صد شیرِ مُردہ" وحضرت ایشان شیرِ زندہ بودند" ایشان را دو پسر بود۔ عبید الرحمٰن ومسعود الرحمٰن۔ وہر دو از حضرت ایشان بیعت بودند۔ پروردگار جناب مولانا را بہ فضائل ظاہر و باطن وکمالاتِ دنیویہ ودینیہ وبہ وجاہت ورزانت متصف کردہ بود۔ جَعَلَہُ اللّٰہُ بِفَضْلِہٖ وَجِیْہًا فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا جَعَلَہٗ وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا۔

Marfat.com

مولانا عبید الرحمٰن شروانی

ایشان از حضرت سیدی الوالد در سنہ ۱۳۳۵ھ بسنہ ۱۹۱۶ء بیعت شدہ اند سعادت یاور ایشان بود ہر سال در محفل مبارک میلاد سرورِ کائنات علیہ افضل الصَّلوٰاتِ وازکی التسلیمات حاضر می شدند و لطفہا می برداشتند۔ و در ایام دیگر نیز می آمدند و روزہا بہ دہلی قیام کردہ در حلقہ مبارکہ شریک می شدند چونکہ با ادب و با اخلاص بودند حضرت ایشان بر احوالش نوازشات می کردند۔ چنانچہ در بیان حلقہ و توجہ و در بیان محفلِ میلاد از فصل دوم بیان بعض نوازشات گزشتہ۔ با عاجز روابط صادقہ و صافیہ دارند۔ احیاناً می آیند و یادِ ایامِ عہدِ زرّین را تازہ می کنند۔ حَفِظَہُ اللّٰہُ وَجَعَلَہُ مِنْ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ۔

حکیم محمد مسعود احمد

فرزند مولانا رشید احمد گنگوہی، مردِ پاک دل و صاف روش بود۔ بعد از وفات پدر بزرگوار خود برائے زیارت حضرت ایشان بہ دہلی آمد۔ چند کس ہمراہ ایشان بود۔ حضرت ایشان بہ محبّت و مودت پیش آمدند۔ چائے با شیر طلب کردہ ہمہ را دادند و تا ساعتے ہمراہ ایشان بہ سخنان محبت آمیز مصروف ماندند، و در آخر فرمودند "مولوی صاحب دوست من بودند و من دوست ایشان"۔ حضرت ایشان بہ این کلام مختصر حقیقتِ امر را بیان فرمودند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مولانا رشید احمد گنگوہی

ایشان در سال ۱۲۹۴ھ برائے حج مع رفقار فتند۔ در مکّۂ مکرمہ قیام ایشان در قیام گاہ پیر و مرشد خود حضرت حاجی امداد اللہ و در مدینۂ منورہ در جائے استاد خود محدّث دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی بودہ۔ ملاقات ایشان با حضرت سیدی الوالد و حضرت جد امجد در مکّۂ مکرمہ شدہ۔ مولانا رشید احمد در مسائلِ میلاد شریف و فاتحۂ بزرگانِ دین با پیر و مرشدِ خود و با استادِ خود اختلاف داشتند و اختلاف ایشان ناشی از بیان لفظ بدعت بود۔ بہ نہجے کہ ایشان بیان بدعت می کردند این امور داخلِ بدعت می شدند۔ حضرت سیدی الوالد را بر این امر اطلاعِ تام حاصل بود، امّا در حنفیّت راسخ القدم بودند و در محبّت پیر و مُرشدِ خود بے نظیر۔ مفتی محمد مظہر اللہ پیش امام جامع فتحپوری دہلی در بعضے مسائل با مولانا رشید احمد اختلاف داشتند۔ مع ہذا روزے بہ عاجز گفتند کہ یک پیر مرد دوست من بود، وے برائے ملاقات مولوی رشید احمد رفت۔ و نزد ایشان نشستہ بود کہ یک مراسلہ حاجی صاحب نام مولوی صاحب آمد۔ مولوی صاحب آن خط را اوّلاً بوسہ داد و باز بر چشمانِ خود نہادہ بر سر نہاد و بہ احترام تمام در صندوقچہ محفوظ کرد"۔ و مولانا فضل الرحمٰن فریدی صدر مدرس مدرسۂ حسین بخش واقع بازار مٹیا محل دہلی بہ عاجز بیان کردند کہ مولوی زین الدین قادری مشہور بہ کنج نشین سجادۂ بیدر (حیدر آباد دکن) می گفت کہ

Marfat.com

عَمِّ من مرا ہدایت کرد کہ برائے چند وقت نزد مولوی نذیر حسین دہلوی و نزد مولوی رشید احمد گنگوہی بروم۔ چنان چہ من اوّلاً نزد مولوی نذیر حسین و باز نزد مولوی رشید احمد رفتم، وقتے کہ من نزد مولوی رشید احمد رسیدم ایشان از بینائی چشم معذور شدہ بودند۔ بہ خدمت ایشان یک دو روز گزشتہ بود کہ مولوی صاحب سر خود را برداشتہ گفتند "افسوس نذیر حسین مرد" و بعد از لحظہ گفتند "افسوس کہ روے وے از قبلہ برگشتہ است" وچرا نہ برگردد کہ در شان اہل حق گستاخی کردن ہمین نتیجہ دارد"۔ عاجز گوید کہ مولوی نذیر حسین در دہلی بیرق وہابیّت را برافراشتہ بود۔ چون درسِ حدیث شریف می داد بر امام عالی مقام سراج الائمہ حضرت ابوحنیفہ زبان طعن دراز می کرد و کلماتِ سوقیانہ بر زبان می آورد۔ غالباً مولانا رشید احمد ازیں گستاخیہا بہ دورانِ قیام دہلی شنیدہ باشند یا کسے پیش ایشان بیان کردہ باشد۔ علی کل حال مکاشفۂ ایشان آن بود کہ بیان کردہ شد۔ جناب مولانا حضرات ائمہ و مشائخ را احترام می کردند۔ چون کہ نسبت بہ ایشان بعض اقوال نامرضیہ اشتہار یافتہ و خصوصاً از وجہ آں فتاوی کہ بہ نام ایشان نسبت دارد۔ مورد قیل و قال و اعتراضہا شدہ اند۔ ممکن است بعضے از آن فتاوی تحریر کردۂ ایشان باشد۔ اما بیشترش الحاقی است و این حقیقت را اگرچہ چہل سال قبل از بعض افراد اہل علم شنیدہ بودم اما درین روزہا یکے از اَجَلّ علماء دیوبند این حقیقت را بر وجہ یقین بیان کرد۔ و نزد عاجز در این امر کلامے و شکے نیست۔ آن فتویٰ کہ جناب مولوی صاحب بہ دست خود نوشتہ و امضاء و مُہر کردہ بہ حضرت سیدی الوالد ارسال کردہ اند و عاجز آن را در رسالۂ خیر المورد بر صفحہ ۲۷ و در کتاب مقامات خیر بر صفحہ ۵۷۹ نقل کردہ و در فصل دومِ این کتاب ترجمہ اش را نوشتہ است در فتاویٰ ایشان موجود نیست۔ افراد متعصب و تنگ نظر کہ مولوی صاحب را محاط بودند سبب قیل و قال گشتہ اند۔ حضرت سیدی الوالد را با جناب مولوی صاحب تعلقے و ارتباطے بود کما تقدم فی بیان ابنہ و سیأتی فی الفصل الخامس المکتوب الذی کتبہ الی ظہور الحسن کرتپوری۔ وفات جناب مولوی صاحب بہ روز جمعہ ہشتم جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ واقع شدہ (رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی

ایشان با مولانا رشید احمد بہ حج رفتہ بودند و در حرم مکہ مکرمہ ملاقات ایشان با حضرت سیدی الوالد شدہ بود، می فرمودند کہ حضرت والد ماجد علیل و صاحبِ فراش بودند، خدمت حلقہ و توجہ متعلق بہ من بود، روزے چون از حلقہ فارغ شدہ قصد مراجعت بہ خانہ کردم مولوی صاحب آمدند و استفسار از حضرت والد ماجد کردند، گفتم کہ حضرت ایشان صاحبِ فراش اند۔ ایشان گفتند۔ خواہش دارم کہ عیادت و زیارت ایشان کنم۔ گفتم ہمراہ من بیائید۔ چوں برخاستم یکے از مخلصین سجادہ را برداشت۔ مولوی صاحب گفتند این خدمت امروز برائے

Marfat.com

من بگزارید۔ وایشان اصرار کردہ سجادہ را برداشتند و با من بیامدند و نزد حضرت ایشان نشستہ بہ محبت و آہستگی حضرت ایشان را مالیدند و گفتند "در ہندوستان دو دجّال پیدا شدہ اند، حضرتِ شما دعا فرمائید کہ پروردگار از شر ایشان مسلمانان را محفوظ دارد"۔ مولوی صاحب نام ہر دو دجّال ظاہر نہ کردند، وفات ایشان بعد از نماز ظہر بہ روز پنجشنبہ چہارم جمادی الأولی ۱۲۹۷ھ شدہ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

قاضی سیّد محمد اسماعیل

از قصبۂ منگلور، توابع سہارنپور، و خلیفۂ شیخ محمد تھانوی خلیفۂ میانجی نور محمد چشتی، مرد ذاکر و شاغل و صاحبِ ارشاد بودند۔ در اوائل دورِ حضرتِ ایشان بہ دہلی آمدہ ملاقات کردند، اثر صلاح و کمال ایشان در مریدان ایشان لائح بود، بہ روز دوشنبہ دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۱۰ھ بہ عمر شصت و سہ سال وفات یافتند، مطابقت باسر دار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم در روز و تاریخ و ماہ و عمر یافتند۔ سبحان اللہ چہ سعادت عظمیٰ است۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

سیّد محمد امام جامع دہلی

ایشان از محدث دار الہجرہ حضرت شاہ عبد الغنی مجدّدی بیعت بودند، عجب مرد مبارک خصال و مبارک احوال بودند، قرآن مجید را حافظ بودند و ہمہ وقت بہ تلاوت شریفہ رطب اللسان می ماندند۔ چون حضرت ایشان بہ دہلی تشریف آوردند در رمضان برائے استماع قرآن مجید بہ خانقاہ شریف می آمدند و از حقائق صلاۃ و قرآن و کعبہ لطفہا می برداشتند و در حلقہ شریک شدہ از کیفیات توجہات پیر و مرشدِ خود برومند می شدند، بہ عمر ہفتاد و سہ سال رسیدہ بہ روز جمعہ سوم ربیع الآخر ۱۳۱۷ھ رحلت نمودند و بہ جوار حضرات محدثین دہلویہ قدس اللہ اسرارہم در گورستان مہندیان مدفون شدند رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

سیّد احمد شمس العلماء

بعد از پدر خود (سید محمد) امام مسجد جامع بودند۔ در اوائل احوال از استماعِ اقوالِ مخالفان بر حضرت ایشان چیزے ایرادت می گرفتند۔ اما در اواخر احوال از جان و دل مخلص حضرت ایشان شدہ بودند بیعت از مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی بودند چون نزد حضرت ایشان می آمدند نزد مسندِ خود ایشان را جائے می دادند، نظراً لِسیادتہٖ۔ بعد از وفات حضرت ایشان نگرانی تعمیر مزار حضرت شاہ گلشن کردند و بہ مایان برادران با نہایت محبت پیش می آمدند۔ وفات ایشان بہ روز چہارشنبہ ۲۴ شوال ۱۳۶۶ھ (۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء) واقع شد و متصل بہ مسجد جامع در گوشۂ شمال غربی مدفون شدند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

سیّد محمد امام عیدگاہ

بعض افراد ایشان را سید محمد حسن نیز گویند۔ ایشان حافظ قرآن و امام عیدگاہ دہلی بودند۔ عجب مرد پاکیزہ صورت و پاکیزہ سیرت بودند۔ وقتے کہ حضرت

Marfat.com

ایشان در تراویح امامت می کردند، ایشان به خانقاہ شریف می آمدند ولطفہا می برداشتند، وفات ایشان بہ بستم ربیع الاول ۱۳۳۷ھ شدہ و در جوار سید حسن رسول نما مدفون شدند، بہ روز سوم در مدرسہ حسین بخش جلسہ فاتحہ و دستار بندی و جانشینی فرزند ایشان سید طاہر حسن بود، حضرت ایشان تشریف بردند و بر سر طاہر حسن دستار بستند و برائے پدرش دعائے مغفرت کردند، وے از حضرت ایشان بیعت شد۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

مولانا محمود الحسن

ایشان صدر مدرسِ مدرسۂ دیوبند بودند۔ در ۱۳۲۹ھ قیام حضرت ایشان برائے چند ماہ در میرٹھ بود۔ دران ایام روزے صباحًا جناب مولانا برائے ملاقات آمدند۔ حضرت ایشان بہ وجہِ احسن با ایشان ملاقات کردند و زائد از یک ساعت مدت ملاقات طول کشید۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا مفتی عزیز الرحمٰن

ایشان خلیفۂ شاہ رفیع الدین دیوبندی بودند و شاہ رفیع الدین از خلفائے حضرت شاہ عبد الغنی محدّث دار الہجرہ بودند۔ مولوی حافظ کفایت اللہ دران روزہا تفسیر مظہری پیش حضرت ایشان می خواند تا حضرت ایشان آن را تصحیح فرمایند و وے از مفتی صاحب بیعت بود۔ حافظ کفایت اللہ بیان می کرد کہ روزے جناب مفتی صاحب برائے ملاقات نزد حضرت ایشان رفتند و من در رفاقت ایشان بودم حضرت ایشان برائے مفتی صاحب بر جائے خود ایستادند و بسیار بہ محبّت ملاقات کردند چشمان ہر دو حضرات اشکبار بود۔" عاجز گوید جناب مفتی صاحب نسبت مبارکہ را با خود آوردند و حضرت ایشان را بہ خود کشیدند۔ و حافظ کفایت اللہ بیان کرد کہ بعد از چند وقت جناب مولانا محمود الحسن و جناب مفتی عزیز الرحمٰن باز برائے ملاقات حضرت ایشان رفتند و من در خدمت آنہا بودم۔ ہر سہ حضرات بسیار پُر از محبت ملاقات کردند۔ جناب مفتی عتیق الرحمٰن فرزند جناب مفتی عزیز الرحمٰن بہ عاجز گفتہ اند کہ در سال سی یا سی و یک حضرت والدم بہ دہلی تشریف آوردند و با حضرت ایشان ملاقات کردند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا احمد حسین خان امروہوی

مؤلفِ جواہر مجددیہ و جواہر معصومیہ و جامعِ گران مایہ ثنویات و مترجم حضرات القدس اند شاگرد مولانا سید احمد حسن امروہوی و خلیفۂ والدِ خود عباس علی خان بودند۔ عجب مرد کامل و فاضل بودند۔ در سال سی و سہ از مآتہ چہاردہم در محفل نکاحِ خواہر کلاں ایں عاجز شریک شدند۔ از ملاقات ایشان حضرت ایشان بسیار خوشی شدند و بعد از نماز جمعہ در خانقاہ شریف وعظ کردند۔ حضرت ایشان دو زانو نشستہ از اول تا آخر استماع فرمودند و بسیار خوش شدند۔ عاجز دران ایام خورد سال بود ہر چہ نوشتہ از مخلصین پاک نہاد شنیدہ و نوشتہ، ایشان می گفتند

Marfat.com

کہ در وعظ مولوی صاحب اثرے بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا عبدالکافی الہ آبادی

در نکاح ہمشیرہ محترمہ شریک شدند و بہ صباحش چون قوّالان بادف غزل خواندند و بر حاضرین کیفیات مبارکہ ظہور کرد، ایشان نیز شریک بودند۔ عجب مرد مبارک و صالح بود۔ سیمائے رشد و صلاح بر ایشان ظاہر و باہر بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

قاری عبدالرحمٰن الہ آبادی

ایشان برادر خورد قاری عبداللہ شیخ القراء مکہ مکرمہ بودند۔ در حفلۂ نکاح خواہر کلان آمدند۔ حضرت ایشان از آمد ایشان خوش شدند۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ قاری عبداللہ شاگرد من است۔ در مکۂ مکرمہ از ما کتاب ہا خواندہ۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

مولانا نور احمد لسیروری

از امر تسر عجب مرد صالح بود۔ از اعمالِ صالحۂ ایشان کہ ہمیشہ یاد خواہد ماند طبع کردن مکتوباتِ قدسی آیات حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی است در ۱۳۳۴ھ از طباعتِ مکتوبات شریفہ فارغ شدہ اند۔ از حضرت سیدی الوالد بیعت بودند۔ از مکتوباتِ مبارکہ چند نسخہائے قلمی نزد حضرت ایشان بود و مولوی نور احمد در تصحیح مکتوبات آن نسخہا را پیش روئے خود داشتہ بود و در بعض جاہا از حضرت ایشان استفسار نیز می کرد۔ در نکاح ہمشیرۂ کلان مولوی صاحب آمدہ بودند۔ بہ صباح آن شب از علما و مشائخ و عمائدین و مخلصین خانقاہ شریف پُر بود و حضرت ایشان با وارِدین مصروف کلام بودند کہ دو سہ قوّال (خوانندگان نعتہا) آمدند و خواہش کردند کہ چیزے بادف بخوانند۔ حضرت ایشان متصل بہ صحن مسجد شریف نشستند و قوالان نعتے خواندند۔ مولوی نور احمد متحیّر ماند و قدرے دور تر نشست آن وقت عجب کیفے بر حاضرین طاری گشت و صدائے آہ و بُکا و اَللّٰہُ و یا ہُو از چہار اطراف بلند شد۔ ملا عبدالحلیم آخوند زادہ کہ از اَخصِّ خواص بود بہ وجد در آمد و بہ آواز بلند گفت۔ سبحان اللہ، حضرت ایشان را چہ پایۂ بلند در طریقۂ چشتیہ است۔ مولوی نور احمد کہ منقبض الصدر دور تر نشستہ بود مورِدِ نظرِ فیض اثرِ حضرت ایشان گشت۔ حضرت ایشان بہ وے فرمودند "نور احمد بیا۔ امروز دریائے رحمت در جوش است اگر کافر صد سالہ باشد مسلمان گردد"۔ بہ استماع این کلام انقباض وے دور شد و در محفل شریک شد۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔ عاجز یاد نہ دارد و نہ از کسے شنید کہ غیر ازیں روزگاہے حضرت ایشان سماع بادف شنیدہ باشند۔

حکیمان خاندان شریفی

حکیم شریف خان از اولادِ حضرت عبیداللہ احرار قدس سرہٗ از اطبائے مشہور بودہ۔ از اولاد ایشان حکیم محمود خان و پسران ایشان

Marfat.com

عبدالمجید خان وواصل خان وحافظ محمد اجمل خان راشہرت زیاد حاصل است۔ درایامیکہ حضرت ایشان از حرمین شریفین بہ دہلی تشریف آوردند محمود خان کلان سال ومسن بودہ۔ وے ازدل وجان معتقد حضرت ایشان شدہ۔ اکثر بہ مردمان می گفت "ما حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم را نہ دیدہ ایم البتہ احوال مبارکہ ایشان راشنیدہ ایم وخواندہ ایم۔ اگر کسے خواہش دارد کہ اثرے ازان احوالِ مبارکہ دریابد پس بہ خانقاہ شریف برود وبہ چشم سر ببیند" فرزند کلانش عبدالمجید خان را با حضرت ایشان ارتباطے وتعلقے بود وتا وقتے کہ بہ قیدِ حیات ماند خدمت معالجہ وے می کرد۔ بہ دوران این خدمت یک لطیفہ نیز پیش آمدہ وبیانش چنین است کہ حکیم صاحب نسخہ تجویز کردند۔ حضرت ایشان بر رقعہ اظہار اختلاف کردہ بہ ایشان ارسال کردند۔ ایشان تحت تحریر حضرت ایشان این معنی نوشتہ اند "حضرتِ والا، پروردگار درین فن مرا بصیرت عنایت کردہ بہ مثلے کہ حضرت شمارا در علم باطن عطا کردہ" عاجز این رقعہ را خواندہ است۔ راست است کہ اصحابِ کمال راشانے می باشد بر صفحہ ۵۵ انیز بیان حکیم صاحب در ذکر فتویٰ کفر شدہ است۔ حضرت ایشان را نیز با افراد این خاندان ارتباط ومودت بود۔ نام بہ یاد عاجز نہ ماندہ کہ واصل خان بود یا غلام رضا خان یا دیگرے۔ چون وے حج کردہ بہ دہلی رسید حضرت ایشان برائے تقدیم ہدیۂ تبریک بہ محطۂ قطار آہن (استاسیون) تشریف بردند، واین گونہ شرف بہ کسے دیگر حاصل نہ شدہ۔ چونکہ واصل خان بہ امورِ باطنیہ نیز قدرے مائل بود لہذا حضرت ایشان بیشتر واصل خان را بہ پیرزادہ یاد می کردند۔ بہ روز جمعہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۰ ہجری (۲۰ جنوری ۱۹۲۲ء) حکیم محمد اجمل خان با ڈاکٹر مختار احمد انصاری وحاجی عبدالغفار علی جان نزد حضرت ایشان آمدند وحضرت ایشان برائے معاونت مملکت ترکیہ یک ہزار وپنج صد روپیہ بہ آنہا دادند۔ وقتے کہ حکیم محمد اجمل خان نکاح اولاد خود کردند حضرت ایشان بہ شریف منزل رفتند وشریک محفل ازدواج شدند۔ رحمہم اللہ ورضی عنہم اجمعین۔

خاندان خانان

عبدالرحیم خان فرزند محمد تقی خان وکرم اللہ خان فرزند آغا جان حقیقی ابناء العم بودند۔ بود وباش ایشان در یک کلان حویلی در علاقۂ ٹٹیا محل بود۔ مابین ایشان بہ نوعے محبت بود کہ در برادرانِ حقیقی کم دیدہ شدہ۔ کرم اللہ خان مشہور بہ منشی ننّے خان از خصوصی مخلصان حضرت ایشان بود، در تعمیر خانقاہ شریف مددگار ومعاونِ حاجی فیض اللہ بود۔ در ۱۳۳۵ھ از وجہ علالت ونقاہت طاقتِ حرکت نہ داشت، چون حضرت ایشان قصد کوئٹہ کردند خان صاحب در فینس برائے تودیع خود را بہ محطۂ قطار آہن رساند۔ چون کہ طاقت نشستن نہ داشت۔ در فینس دراز کشیدہ بود۔ در محطہ حضرت ایشان نزد خان صاحب رفتند۔ ادعیۂ ماثورہ خواندہ دم کردند۔ خان صاحب دست مبارک را گرفتہ

Marfat.com

برچشمان خود نہاد۔ و بوسہ داد۔ وَکَانَ ذَاکَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْمُرْشِدِ۔ از کوئٹہ حضرت ایشان در مکتوبے بہ مولوی بخش اللہ نوشتند "از احوال ضعف و نقاہت خان صاحب کہ طاقتِ گفتار ہم نہ ماندہ رنجیدہ شدم۔ نسبت بہ مزار قبلۂ عالم حضرت سید نور محمد بدایونی آن چہ رائے خان صاحب است رائے من نیز ہمان است۔ حاجی عبدالغنی و حافظ عبدالحکیم را خبر کنید۔

وَکُنْ عَلَی الدَّهْرِ مِعْوَانًا لِذِی اَمَلٍ یَرْجُوْنَدَاکَ فَاِنَّ الْحُرَّ مِعْوَانُ

اگر کسے مصداق ایں شعر است، آن خان صاحب است" چون وفات خان صاحب شد بہ مولوی بدرالاسلام دہلوی نوشتند۔ از خبر انتقالِ خان صاحب ہمۂ مایان را رنجے رسید کہ بیانش چہ کنم۔ ایشان را فرزند نیست۔ اہلیہ و خواہر و برادر زادہ دارند۔ شما و عبدالحکیم رفتہ از جانب ما ہمہ تعزیت کنید۔

امروز گر از رفتہ عزیزان خبرے نیست فرداست درین بزم ز ما ہم اثرے نیست

اللہ تعالیٰ ایشان را غریقِ رحمت سازد و تمام گناہان ایشان را معاف کند و جاے ایشان در جنت کند والسلام پنجشنبہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ (۱۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

برادرش عبدالرحیم خان اگرچہ بیعت نہ بود لیکن بہ عقیدت و محبّت از مریدان گوئے سبقت بردہ بود چون وقتِ آخرش رسید بیہوشی بروے غالب شد چون قدرے بہ ہوش می آمد می گفت "قلم دوات بیار و حساب بدہ" خان صاحب ازین احوال پریشان شدہ بہ درگاہ خیرِ عالم رجوع کرد۔ حضرت ایشان با خان صاحب بہ خانہ اش رفتند۔ نزد عبدالرحیم خان قدرے مراقب شدند۔ و باز ایشان را بہ مبارک دستہائے خود حرکت دادند و سہ بار "خان صاحب" گفتند۔ بہ نوبت سوم خان صاحب بہ ہوش آمدند۔ و دست مبارک حضرت ایشان را گرفتہ اظہارِ نیازمندی و عاجزی کردند۔ حضرت ایشان دست عبدالرحیم خان را در دست مبارک خود گرفتہ توبہ اش دادند و استغفار و کلمۂ توحید و کلمۂ شہادت تلقین فرمودند و ادعیۂ ماثورہ خواندہ دم کردند۔ و چون قصد مراجعت فرمودند، خان صاحب دست مبارک را بہ دست خود گرفتہ بر چشم خود نہاد و بوسہ داد و عرض کرد۔ حضرت والا، شما عاقبت مرا درست کردید۔ چون حضرت ایشان بہ خانقاہ شریف رسیدند یک شعر اُردو از غلام امام شہید خواندند، مفہومش بہ این طور است "غلامانِ مسیحائے مدینہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ تا این ایام صد مُردہائے صد سالہ را در آنے حیاتِ طیبہ می بخشند" و باز از اشعار خود سہ شعر اُردو خواندند و مفہوم آن بہ این طور است "اگر از دل پردۂ غفلت برداشتہ شود، دل را از خود دوامِ حضور نصیب گردد۔ حبیبِ حضرت موسیٰ علیہ السلام محبِّ حضرت احمد ست۔ برق طور از خود در تلاش جبل احد است۔ این خانہ از فیوض عمر روشن است،

Marfat.com

از خود در سینۂ خیر نور نیست"۔ اثرے کہ بر عبدالرحیم خان شد اہلِ خاندانش را بہ صدقِ دل مخلص و غلامِ حضرت ایشان ساخت۔ دو یا سہ روز خان صاحب زندہ ماند۔ درین دوران چون بہ ہوش می آمد می گفت "نماز را وقت شدہ۔ جائے نماز و آفتابہ و لگن بیارید" سُبْحَانَ اللهِ الَّذِیْ یُقَلِّبُ قُلُوْبَ الْعِبَادِ کَیْفَ شَاءُ۔ پسرش عبدالمجید خان خواجہ از دل و جان معتقدِ حضرت ایشان بود، اثر می گفت "از یادِ ایشان یادِ سلف صالح تازہ می شود و دورِ حضرات صحابہ یاد می آید"۔ وے جنازہ پدر خود را بہ خانقاہ شریف آورد تا حضرت ایشان امامت فرمایند حضرت ایشان در نماز جنازہ قدرے وقفہ دادند و فرمودند درین تاخیر فائدۂ خان صاحب بود و باز امامت فرمودند۔ رحم اللہ جمیع افراد ھذہ العائلۃ و رضی عنہم۔

زائرین آخرین

برائے ملاقات و زیارت حضرت ایشان خلقِ خدا از اطراف و جوانب می آمد عاجز نام چند افراد می نویسد۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی، خواجہ حسن نظامی (مصورِ فطرت) مولانا ظفر علی خان مدیر روزنامۂ زمیندار۔ ڈپٹی محبوب عالم۔ مصباح الدین حقی۔ پیرزادہ مظفر احمد۔ مولوی عبدالاحد مالک مطبع مجتبائی و شرف الدین سورتی کُتبی در سالِ بست و دو یا بست و سہ از مائۂ چہاردہم بہ خدمتِ مبارکہ رسید و بیعت شد و از طریقۂ اتباع سنت متأثر شد و فیما بعد بہ نجد و حجاز رفت و در عقائد متبع محمد بن عبدالوہاب شد، و علی رسازنیل کہ فی ما بعد از اکابر تجار شد۔ وے بیان می کرد کہ در سال بستم یا یک دو سال بعد بہ خدمت حضرت ایشان بہ دہلی حاضر شدم۔ دران ایام اموال و دولت نہ داشتم در خانقاہ شریف اختفالے بود۔ من در اواخرِ صفوف نشستم کہ قریب تر بہ جائے جفت کشیدن بود۔ چون محفل اختتام یافت حضرت ایشان بہ مخلصے فرمودند۔ در اواخر صفوف شخصے نشستہ است ویرا بیار۔ چنان چہ دے مرا بہ خدمت مبارکہ رساند و من بیعت شدم، و حاجی محمد صدیق بلوچ مستنگی خلیفہ ملا علی محمد قندھاری کہ سلسلۂ طریقتش بہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ می رسد۔ وغیرہم۔

نبذۃ من الکرامات

در فصل دوم از کتاب الرقاقِ مشکات از احمد و ابن ماجہ نقل است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خدائے تعالیٰ می گوید، اے فرزند آدم از مہمات و مشاغل دنیویہ فارغ شو برائے عبادتِ من، پُر کنم سینۂ ترا بہ غنا آئے بہ بے نیازی از خلق، و اگر برائے عبادت من خود را فارغ نہ سازی، پُر کنم دستِ ترا بہ اشغالِ گوناگون و در نہ بندم فقر و احتیاج ترا"۔ ساحتِ سینۂ مبارکہ و خانۂ قلبِ مطہرِ حضرتِ ایشان قدس سرہٗ یکسر از برائے عبادت پروردگار فارغ شدہ بود لہٰذا کارہائے دنیویہ را کارساز حقیقی از خود اجرا می داد دو سال قبل از واقعۂ وفات کارے از قوانین حکومتی در پیش آمد۔ عاجز دید کہ مُقَنِّنے از الہ آباد برائے زیارت آمد۔ وے از

Marfat.com

انگلستان قانون خواندہ آمدہ بود۔ برائے کار حضرت ایشان دو شب حاضر شد و باز دیدہ نہ شد۔ و شبے دو نفر از علمار حاضر شدند و بیان کردند کہ ما از مولانا عبدالحق خیر آبادی معقولات خواندہ ایم و ایشان در اظہار علمیتِ خود مشغول شدند، ہمدران وقت از رامپور مولوی سردار احمد وکیل مجدّدی رسیدند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ "بیا سردار احمد و بشنو کہ این دو نفر چہ می گویند۔ مولوی سردار احمد رحمہ اللہ از روے لباس و ہیئت و صورت از زمرۂ علمار معلوم نہ می شد۔ صورت ظاہر ایشان را دیدہ آن دو نفر مصروف اطرارِ تعریفاتِ خود شدند۔ سردار احمد متبسم بود و حضرت ایشان خاموش۔ چون آن دو نفر از ادعاہا فارغ گشتند مولوی سردار احمد بر کلام ایشان بہ نوعے مواخذہا کردند کہ طاقت دم زدن برائے ایشان نہ ماند و واجم و ساکت ماندند۔ مولوی سردار احمد در آخر بہ ایشان گفت شمایان را نسبتے بہ مولانا عبدالحق نیست۔ من بہ خدمت ایشان سالہا ماندہ ام۔ اگر چیزے دارید بیان کنید۔ این شنیدہ آن دو نفر کبیدہ و شرمندہ رخصت شدند و اظہار کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَال شد۔ و عجب تر واقعہ آن بود کہ در میرٹھ حضرت ایشان بیان یک واقعہ کردند۔ یکے از علمار گفت این واقعہ درست نیست۔ بہ ہمان وقت مولوی شمس الدین و حافظ اشفاق الٰہی بہ خدمت مبارکہ رسیدند۔ ہر دو افراد از شاہدان آن واقعہ بودند و مولوی شمس الدین بیان واقعہ در خدمت شریف کردہ بود۔ حضرت ایشان رو بہ سوئے ایشان کردہ فرمودند۔ اے عزیز جواب بدہ۔ مولوی شمس الدین حقیقت را بیان کرد۔ "وَکَانَ عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْن" را اظہار شد۔ و عجب تر واقعہ آن بودہ کہ معمول حضرت ایشان بود کہ در عمارت دروازۂ غربی خانقاہ شریف بر تخت می نشستند و بہ مطالعہ کتاب یا ذکر شریف مصروف می شدند، چون کہ دروازہ مفتوح می بود دربان بہ جہت شارع نشستہ می بود تا سے در نیاید، روزے یک پشاوری کہ افسر پولیس سِرّی بود، چیزے استخفاف کردہ در گزشت، حضرت ایشان روے خود را برگشتانندہ لاحول خواندند بہ روز دوم نیز این صورت پیش آمد۔ بہ روز سوم واقعہ عجیبہ روے داد کہ حضرت ایشان بر تخت نشستہ بودند و آن شقی بید خود را چرخ دادہ بہ شان فرعونیت تمسخر کنان از پیش دروازہ می گزشت کہ از جانبِ دیگر یک دیوانۂ فرزانہ نمودار شد و دست در گریبان پشاوری انداخت و در طرفۃ العین ویرا برداشتہ بر روے زمین زد و بر سینۂ وے نشستہ چند لکمات شدیدہ زد و بہ آخر بر رویش بُصاق انداخت و مستانہ وار برخاست و برفت۔ بعد ازین آن شقی دیدہ نہ شد۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

بادشہِ کشورِ افلاک دل — قطب درین کرّۂ املاک گل
پیرِ وفا گنج دہ ناقصان — زو ببرد نورِ مہ کاملان

Marfat.com

راست بود ہر سخن راستان کامدہ از صدق بود داستان

تبعًا لِسُنَنِ سَادَةِ الْمَشَائِخ عاجز چند کراماتِ حضرتِ ایشان می نویسد۔

یک پادری وزن وے

حضرت ایشان در باغ روشن آرا بر مصطبہ قبلہ رُو و چہار زانو نشستہ مصروف ذکر شریف بودند۔ و ما ہر سہ برادر در مرغزار بہ کرہ بازی مشغول بودیم۔ عاجز ملاحظہ کرد کہ یک زن و مرد از انگلیسہا قریب مصطبہ رسیدہ کلاہ خود را در دست گرفتہ بہ ادب تمام جانب حضرت ایشان سرہائے خود را انخنا دادند۔ حضرت ایشان را چشم مبارک بند بود۔ انگلیسہا بہ ادب دست بستہ استادہ ماندند۔ این کیفیت را چون عاجز ملاحظہ کرد، دویدہ نزد حضرت ایشان رسید۔ حضرت ایشان بہ آوازِ قدم این عاجز چشمہا کشادہ فرمودند "زید چہ شدہ"۔ عاجز عرض کرد۔ جَنَابا! یک انگلیسی و یک میم بہ انتظارِ حضرت شما استادہ اند۔ حضرت ایشان بہ جہت ایشان ملتفت شدند۔ و ایشان سرہائے خود را انخنا دادہ احترام بجا آوردند۔ حضرت ایشان پرسیدند۔ چہ می گوئید، مرد انگلیزی عرض کرد، آیا مایان نزد شما بیائیم؟ فرمودند۔ بیائید۔ چنان چہ ہر دو نزد حضرت ایشان رسیدہ اوّلاً زانوہائے خود را بر زمین نہادہ و سرہائے خود را انخنا دادہ احترام بہ جا آوردند و باز مرد انگلیزی استفسار کرد۔ شما چہ کار می کنید۔ حضرت ایشان فرمودند "بندگانِ خدا را نام خدا نشان می دہم"۔ انگلیزی کلام حضرت ایشان را نہ فہمید و بہ سوے عاجز نظر کرد۔ اگرچہ عاجز انگلیزی نہ می داند لیکن تعبیر بعض مطالب بہ نوعے می کند۔ چنانچہ عاجز بہ وے گفت کہ حضرت ایشان پیشوائے مذہبی مسلمانان اند۔ چون از عاجز این سخن شنیدند ہر دو احتراماً سرہائے خود را پست کردہ احترام بہ جا آوردند۔ باز مرد انگلیزی گفت من از فرقۂ "بروتستانت" یک پادری ام و این زن عیالِ من است۔ و بعد از چند دقیقہ ہر دو رخصت شدند۔ چون می رفتند تا سر مصطبہ بہ رجعت قہقری رفتند و باز استادہ سرہا را انخنا دادہ تحیّہ بہ جا آوردہ بہ ادب باز گشتند۔

یک انگلیزی

حضرت ایشان سالہا برائے تفریح بہ کوہے می رفتند کہ بہ جہت شمال غربی شہر قدیم دہلی واقع است۔ این کوہ شمالاً جنوباً واقع است و بر سرِ کوہ شارع است جہت شمالی را "باوٹا"، و جہت جنوبی را "فتح گڑھ" می گویند۔ روزے در باوٹہ بر مصطبہ حضرت ایشان قبلہ رو مصروف عبادت و ذکر بودند و مایان بہ سیر و تفریح مشغول بودیم، ہمراہ مایان مُلّا صاحب خان قمبرانی بود۔ مایان دیدیم کہ یک افرنگی در پسِ درختانِ خود بہ نوعے استادہ شد کہ اگر حضرت ایشان چشم وا کنند وے بہ نظر نیاید، و باز وے کلاہ خود در دست گرفت و سر خود را بہ جانب حضرت ایشان انخنا داد و بہ ادب استادہ شد و از بین

Marfat.com

برگہائے درخت حضرت ایشان رامی دید بہ اندازۂ دہ یا پانزدہ دقیقہ برین کیفیت ماند وباز دو سہ بار بہ جانب حضرت ایشان سر خود راپست کرد وچند قدم رجعت قہقری کردہ راہِ خود گرفت، این کیفیت را از اول تا آخر عاجز وملّا صاحب خان دید۔ وَلِلّٰہِ فِیْ عِبَادِہٖ شُئُوْنٌ۔

مُنتَحِرے راتوبیخ کردن

بہ اواخر محرم ۱۳۹۰ھ در گھوسی از توابع اعظم گڑھ در خانۂ استادی مولانا محمد عمر، جناب مولانا سید عبدالجلیل درج ذیل واقعہ بیان کردند۔ در ایامے کہ من بہ کوئٹہ می رفتم یک افغانی در کوئٹہ بہ خدمت حضرت ایشان رسید، وے بسیار تنگدست و پریشان حال بود۔ روزے بہ قصد خودکشی بالائے "کوہِ مُردار" رفت۔ این کوہ بسیار بلند است ومتصل بہ "کاسیان" جہتِ شرق واقع است۔ وے ارادہ کرد کہ از بالائے کوہ خود را بیفگند، ہمینکہ ارادۂ جست زدن کرد کسے از عقب ویرا محکم گرفت۔ چون بہ جانب گیرندہ نظر کرد جناب حضرت صاحب را قائم یافت۔ حضرت ایشان ویرا بہ قہر فرمودند۔ اے خبیث تو شرم نہ داری واز زن ہم دُوں ہمت شدی کہ خود را می کشی، باز چند درہم بہ وے دادند وفرمودند بر دیک تیشہ در لیمان بگیر قوتِ حلال بہ فروختنِ ہیزم حاصل کن۔ مولوی صاحب گفتند این واقعہ را خودِ آن شخص بہ من بیان کرد کہ قصدِ انتحار کردہ بود۔

مُلّا صاحبِ خان قمبرانی

حضرت ایشان یک سال مُلّا صاحب خان را برائے خدمت خواہر کبریٰ بہ قصبۂ فرستادند، بیرون شہر قصور قبرے بود۔ اہالی آن جا ہر سال عُرس صاحب قبر می کردند مُلّا صاحب خان برادرِ رضاعی این عاجز بود۔ وے بیان کرد کہ من نیز برائے سیر بہ آن جا رفتم دو دیدم کہ ہزاران مرد وزن آن جا مجتمع شدہ اند، وجا بہ جا مجالس شرب و رقص برپا است وفسق وفجور را رواج تام حاصل است۔ بہ روز سیوم از دہلی مکتوب حضرت ایشان بہ نام من رسید نوشتہ بودند "آیا ترا برائے فسق وفجور وخباثت فرستادہ ایم" بہ رسیدن این خط توبہا کردم و پس ازان روز ہیچ گاہ بہ چنین مجالس نہ رفتم۔

سیّد احمد حسین

ساکن انوپ شہر از توابع بلند شہر بہ عاجز بیان کرد کہ در خدمتِ حضرت ایشان بہ "چراغ دہلی" رفتم، چون حضرت ایشان از مزار پُر انوار حضرت نصیر الدین قدس سرہٗ بازمی گشتند، من در پس حضرت ایشان روان بودم بر من احوالے طاری شد و دران احوال من قدرے ازان خاک پاک برداشتم کہ پائے مبارک حضرت ایشان بران نہادہ شدہ بود۔ چون بہ خانہ رسیدم آن مبارک خاک را خوب سائیدہ در مُکحلہ انداختم وبا کُحل خلط کردم وآمیزش دادم وآن را استعمال می کردم۔ چوں بہ سلسلۂ خدمتی حکومت بہ شہر پونا رسیدم آن جا یک شخص بہ من گفت کہ بینائی چشمِ من

Marfat.com

رو بہ زوال است، ہر چند علاج کردم فائدہ نہ شد۔ من آن شخص را قدرے ازان کحل دادم۔ عجب لطف پروردگار را ظہور شد کہ بینائی وے کاملاً عود کرد۔ عاجز گوید کہ امام نووی در "باب الرخصۃِ فی التخلف عن الجماعۃ" از شرح صحیح مسلم در حدیث عتبان بیانِ فوائد کردہ و نوشتہ۔ ومنہا التبرک بالصالحین و اثارہم" الخ حق تعالیٰ سید احمد حسین را بصیرت عنایت کرد فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ اَثَرِ الْمُرْشِدِ الْكَامِلِ وَانْتَفَعَ بِهَا، و سید احمد حسین این ہم بیان کرد کہ در پونا نزد یک مولوی صاحب می نشستم و بہ ذکر شریف مشغول می شدم۔ از کوئٹہ حضرت ایشان تحریر فرمودند۔" در وظیفہ تو کدورت بہ نظر در می آید۔ آیا نزد بد عقیدہ افرادی نشینی۔" من متحیر ماندم کہ کدام شخصِ بد عقیدہ است و حسب معمول نزد مولوی صاحب رفتم، وقتے نہ گزشت کہ شخصے با چیزے از شیرینی نزد مولوی صاحب آمد و گفت، این شیرینی برائے فاتحہ حضرتِ پیرانِ پیر سیدنا عبد القادر قدس سرہٗ آوردہ ام۔ شما فاتحہ خواندہ ایصالِ ثواب بکنید۔ مولوی صاحب گفت۔" این ہمہ بیکار است و ما این را نہ می کنیم۔" وقتیکہ من از مولوی صاحب این سخن شنیدم دانستم کہ شخص بد عقیدہ وے است و از صحبت وے کنارہ کشیدم و در باطن خود حلاوت و تازگی محسوس کردم۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مُلّا طیّب

از قریہ مغل، یاخیل، کنٹو از مخلص پاک باطن بود۔ وسعیہا کرد کہ بر نہج حضرت ایشان تلاوت قرآن مجید کند۔ روزے حضرت ایشان در حلقہ فرمودند۔ آیا طیب وفات کردہ۔ حاضرین اظہار لاعلمی خود کردند و آن روز و تاریخ را محفوظ کردند و بعد از چند روز خبر وفات طیّب رسید و بہ ہمان روز و تاریخ وفات وے شدہ بود کہ حضرت ایشان بہ آن رو رفرمودہ بودند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

ذکرِ اُضحیّہ و منیٰ

بہ روز نہم ذی الحجہ مولوی عبد السبحان طالب را فرمودند۔" معلوم می شود کہ امروز در منیٰ نحر کردہ می شود۔" مولوی عبد السبحان آن روز را یاد گرفت چون حجاج آمدند معلوم شد کہ آن روز یوم النحر بود۔

عبد اللہ خرکار

بہ قرب خانقاہ شریف، جہت دروازۂ ترکمان عبد اللہ خرکار سکونت داشت وے از مخلصین صادقین بود۔ روزے حضرت ایشان در حلقہ فرمودند۔" ببینید کہ عبد اللہ استادہ است و می گوید کہ جناب شما امامتِ نماز جنازۂ من کنید۔" و حضرت ایشان بہ جہت غرب اشارہ کردند۔ آن وقت مولوی عبد السبحان و سلیمان پسر عبد الرحمٰن و غیرہما نشستہ بودند سلیمان بیان کرد کہ مایان بہ جہت غرب دیدیم لیکن چیزے بہ نظر مایان نیامد۔ البتہ مولوی عبد السبحان طالب گفت کہ من عبد اللہ را استادہ یافتم کہ کفن پوشیدہ بود۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

Marfat.com

رُوحِ فتح اللہ

دراوائل این فصل واقعہ فتح اللہ انڈری مذکور شدہ است۔ وقتیکہ روح فتح اللہ از قفسِ جسدِ خاکی آزاد شد بہ خدمت حضرت ایشان بہ صورتِ مثالی رسید۔ حضرت ایشان در قیام گاہ خود تشریف داشتند۔ از زبانِ مبارک ایشان یکبارگی برآمد "فتح اللہ بہ خانہ درآمد دیرا بیرون کنید" و بعد از وقفۂ ظاہر گشت کہ آن وقت روحِ فتح اللہ پرواز نمودہ بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا محمد اسماعیل کاندھلوی

ایشان والد بزرگوار مولانا محمد میان اند کہ درین فصل بیان ایشان گزشتہ مرد پاک طینت و پاک مشرب بودند۔ در آبادیِ حضرتِ نظام الدین قیام داشتند۔ از انجا بہ شہر دہلی۔ علاقۂ "ترا ہا بہرام خان" در "مسجد شریف خربا" آمدند و بہ چہارم شوال ۱۳۱۵ھ (۲۶ فروری ۱۸۹۸ء) رحلت فرمودند۔ آن وقت حضرت ایشان بہ حلقہ مصروف بودند۔ ناگاہ دستِ راست را بالا کردہ بہ حاضرین فرمودند۔ ببینید کہ روح مرد نیک پروازی کند۔ اشارۂ دست مبارک بہ جہت ہمان مسجد شریف بود۔ مخلصین چون معلومات فراہم آوردند معلوم شد کہ جناب مولانا رحلت کردہ۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

یک پہلوان شناور

روزے حضرت ایشان در خانقاہ شریف نشستہ بودند و عبدالرحیم مستری و دیگر افراد موجود بودند۔ نظر مبارک حضرت ایشان بہ سوے آسمان بلند شد۔ فرمودند۔ روح صالحے را ملائک می برند۔ چون مخلصین برخاستند۔ دریافت نمودند کہ یک پہلوان شناور فوت کردہ اگرچہ این شخص چندان از اہلِ صلاح و اصحابِ قلوب نہ بود اما بہ ایام طغیانی رُودِ جمنا نزدِ قلعہ شاہجہانی می استاد و غرقی را از آب می کشید و صدہا افراد را سببِ حیات گشتہ بود افسوس کہ نام این پاک مرد از یاد عاجز رفتہ، رَحِمَہُ اللّٰہُ اَیَّامًا کَانَ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

حکیم نورالدین قادیانی

در ایامیکہ نورالدین در دائرۂ اسلام داخل بود بہ حرمین شریفین زادھما اللہ شرفًا رفتہ بود و آن جا با حضرت ایشان ملاقات کردہ بود۔ چون نوبت شقاوتش در رسید اتباعِ غلامِ قادیان اختیار کردہ گمراہ شد۔ دران ایام وے مکتوبے بہ حضرت ایشان نوشتہ است روزے حضرت ایشان فرمودند "حکیم نورالدین بہ من مکتوبے ارسال کردہ بود۔ دران خط آن ایام را و ملاقات ہا را کہ در مکہ مکرمہ گزرانیدہ بود، یاد کردہ بود و نوشتہ بود۔ حضور، مرا خواہند شناخت و ان شاء اللہ فراموش نکردہ باشند۔ چون کہ وے قادیانی شدہ بود ازین وجہ بہ وے جواب نہ نوشتم" و باز حضرت ایشان فرمودند "پروردگار راز شرِ علم محفوظ دارد۔ نورالدین کہ مردِ عالم و دانا بود چہ طور گمراہ گشت" دران ایام حضرت ایشان در مدرسۂ مولوی عبدالرب واقع "گندہ نالا" نماز جمعہ می خواندند و بعد از نماز با استادی

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالعلی صحبت می داشتند، از اصحاب قلوب مسجد شریف پُرمی شد نوبتے بعد از نماز جمعہ بہ ساعت دو دنیم از زبانِ مُبارکِ حضرت ایشان بہ آواز بلند برآمد "حالا ہم اگر تائب شود برایش بہتر است"، تمام افراد کہ در مسجد شریف بودند این کلامِ حضرتِ ایشان را شنیدند لیکن کسے نہ توانست کہ وضاحت طلب کند۔ در سامعین مولوی عبدالسبحان طالب، مولوی عبدالعزیز کُھلنَوی، شیخ عبدالباری جوہری نومسلم ہم بودند، بہ جمعۂ دیگر چون حضرت ایشان از نماز فارغ شدند و محفل اہلِ قلوب بیاراست، مولوی عبدالسبحان حرکت کردہ قدرے قریب تر شد، حضرت ایشان فرمودند "بگو عبدالسبحان چہ می گوئی"۔ وے عرض کرد۔ بہ جمعۂ گزشتہ حضرت شما فرمودہ بودید۔ حالا ہم اگر تائب شود برایش بہتر است۔ در آن لحظات حکیم نورالدین بہ احوال سکرات بود۔ تمام اہلِ محفل و حضرات علماء، مولوی عبدالعلی، مولوی محمد شفیع، مولوی حکیم جی مظہراللہ، مولوی عبدالمالک کہ دران ایام امامِ مسجد شریف بود۔ کلام مولوی عبدالسبحان را شنیدہ متحیّر ماندند، حضرت ایشان چند دقائق سکوت کردہ فرمودند "خداوند کریم را این تار برقی است"۔ تا زمانے کہ مولوی عبدالعزیز و شیخ عبدالباری بہ حیات ماندند بیان این واقعہ را می کردند۔ مولوی عبدالسبحان نیز بیان این واقعہ می کرد و از آن روز در اخلاص و اعتقاد وے پختگی تام پیدا شدہ بود۔ رحمہم اللہ و رضی عنہم۔

قاری فضل الرحمٰن

از پانی پت بودند و تلاوت قرآن مجید بہ وجہ خوب می کردند۔ حضرت ایشان اگر بہ محفلے می رفتند بہ ایشان می گفتند کہ تلاوت قرآن مجید کنند۔ وقتیکہ سید محمد امامِ عیدگاہ دہلی رحلت کردند و حضرت ایشان بہ مدرسۂ حسین بخش در حلقۂ تابینِ ایشان شریک شدند۔ آن جا شخصے تلاوت قرآن مجید شروع کرد و از وجہ ناواقفیتِ تجوید نادرست می خواند، حضرت ایشان وے را منع کردہ بہ قاری فضل الرحمٰن صدا دادند۔ دران وقت ساعت یازدہ و پانزدہ دقیقہ گزشتہ بود۔ قاری فضل الرحمٰن آن وقت بہ پانی پت بود می گفت برائے کارے رفتہ بودم و ازان کار فارغ شدہ قدرے بہ پہلوئے خود دراز گشتم و بہ خواب رفتم و در حالتِ خواب صدائے حضرت ایشان شنیدم و فی الفور قصد دہلی کردم۔ بعد العشا بہ برادرانِ طریقت این واقعہ را بیان کرد و از برادرانِ طریقت بہ وے معلوم شد کہ آن وقت حضرت ایشان از مدرسۂ حسین بخش او را صدا دادہ بودند این واقعۂ صحیحہ قصۂ ثابتۂ امام الاعدلین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ را یاد داد۔

وَابْنِ حَفْصٍ وَكَرَامَتِهِ فِي قِصَّةِ سَارِيَةَ الْجَبَلِ، وَمَنْ يُشَابِهُ أَبَهُ فَمَا ظَلَمَ۔

رَحِمَ اللهُ فَضْلَ الرَّحْمٰنِ وَرَضِيَ عَنْهُ۔

مولوی محمد یونس

در ۱۳۱۶-۱۷ھ بیعت شدہ بود و در جامع شاہجہانی اجمیر شریف تا آخر ایام

Marfat.com

امام بود۔ دوسال قبل ازوفات خود نزد عاجز آمد وبیان کرد،[1] یک ہندو مسلمان شدونامش رحیم اللہ بود۔ وے از حضرت ایشان بیعت شد۔ شبے چون از حلقہ فارغ شدند بہ رحیم اللہ گفتند۔ "توکیمیا آموختی"؟ وے یک پیسہ را بہ چیزے سفید کردہ بہ عوض ہشت آنہ صرف کردہ بود۔ وباز حضرت ایشان ویرا چند تپانچہ زدند وفرمودند بُرو اوّلاً چیزے از مسائل بیاموز وباز نزد من بیا۔ چنان چہ رحیم اللہ ہفت یا ہشت سال بہ محنتِ تمام علمِ دین خواند وپروردگار ویرا مولوی کرد۔[2] حکیم حبیب اللہ ومولوی عزیز اللہ از سکھان پٹیالہ بودند کہ اسلام آوردند وبعد ازان نزد سید محمد (حسن) امام عیدگاہ دہلی رسیدند تا بہ خدمتِ حضرت ایشان بردہ داخل سلسلۂ مبارکہ کنند چنان چہ امام صاحب ایشان را آوردند وہر دو داخلِ سلسلہ شدند۔ حبیب اللہ وعزیز اللہ می گفتند کہ مایان در ہمان ایام نکاح کردہ بودیم وتا ساعتِ دو از شب در حلقۂ شریفہ ذکر شریف می کردیم وہیچ خیال خانہ بہ دل مایان نہ می گزشت، ومولوی محمد یونس این واقعہ را ہم بیان کرد کہ من در حلقہ شریفہ نشستہ بودم دربان از آمد عطا محمد اطلاع داد۔ فرمودند۔ برو واز وے پرسان کن کہ تو بد فعلی کے کردہ ئی۔ وے چند روز قبل را بیان کرد۔ فرمودند۔ برو وبر روے وے چند تپانچہ بہ شدت بزن و باز بہ حلقۂ شریفہ مشغول شدند۔ بہ ساعت دو چون از حلقہ فارغ شدند ویرا طلبیدند واز عصائے خود پنج یا ہفت بار ویرا بدست خود زدند وفرمودند۔ آن بیعت کہ تو کردہ بودی شکست۔ حالا برو۔ وے بسیار گریہ وزاری کرد۔ حضرت ایشان پرسیدند کہ بار دگر از تکاب فعل شنیع نہ خواہی کرد چون وے اقرار کرد۔ بیغش کردند۔ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْ سَیِّئَاتِہٖ وَرَحِمَہٗ۔

مُلّا سبزل

در بلوچستان رواج است کہ بر نکاح کنندہ عملے می کنند کہ وے ناکارہ می شود ودر اصطلاح آن جا این عمل را "عملِ بند کردن" می گویند۔ بر مُلّا سبزل کسے این عمل کردہ بود ووے از چند سال ناکارہ بود۔ روزے بہ آن وقت بہ خدمتِ حضرتِ ایشان حاضر شد کہ قاضی لعل محمد حاضر بود۔ قاضی صاحب کیفیت سبزل را بیان کرد۔ حضرت ایشان سبزل را روبہ روے خود نشاندند وفرمودند بہ خانہ برو۔ سبزل می گفت۔ چون بہ خانۂ خود کہ از کوئٹہ بہ فاصلہ پنج میل جہت جنوب در سَرِیَابْ واقع است روان شدم در خود حرارتے محسوس کردم وتا وقتے کہ بہ خانہ خود رسیدم اثر بندش بالکلیہ زائل شدہ بود۔ وَکَمْ لِلّٰہِ مِنْ لُطْفٍ خَفِیٍّ۔

شاکر احمد خان انصاری

از نواب زادگان پانی پت وبرادرِ خوردِ فاخر احمد خان از مخلصین صادق الارادۃ والمحبۃ بود۔ روزے ہمراہ حبیب اللہ پانی پتی در خدمت حضرت ایشان حاضر شد، حضرت ایشان آن وقت بر تخت خود "دوشالۂ" زرد عمدہ پوشیدہ

Marfat.com

نشستہ بودند، در دلِ حبیب اللہ گزشت کہ پیران کے دوشالہ پوشیدہ بر تخت می نشینند، این طریقۂ امراست۔ بعد قلیل حضرت ایشان سر مبارک برداشتہ فرمودند: "اگر پیر کسے دلق پوشیدہ بر سرِ خاکستر بنشیند وخیال کند کہ وے چیزے ہست۔ بدان کہ وے ہیچ نیست، واگر پیر کسے دوشالہ پوشیدہ بر تخت بنشیند وخود را ہیچ داند بدان کہ وے چیزے ہست۔" این واقعہ را حبیب اللہ پانی پتی بہ روز جمعہ نہم محرم ۱۳۸۱ھ (۲۳ جون ۱۹۶۱ء) در خانۂ محترمہ ہمشیرۂ وسطیٰ بہ لاہور بیان کرد وگفت کہ مدت پنجاہ سال برین واقعہ گزشتہ ومن دائما متحیر می ماندم کہ حضرت ایشان چہ گونہ وسوسۂ دل را گرفتند۔ ووقتیکہ مایان از حضرت ایشان رخصت گرفتیم در راہ بہ شاگرد احمد خان اندیشۂ خود را بیان کردم۔ ایشان گفتند اے عزیز این کیفیت از حضرت ایشان "کَفَلَقِ الصُّبحِ" ظاہر وباہر است ومایان کہ حاضر می شویم تمام وساوس را دور کردہ می آئیم۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

فرخ علی شاہ

از عائلۂ نواب جانفشان خان است پدرش خان شیرین بود۔ در بلند شہر سکونت داشت در ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۲ء) خانۂ وے را حضرت ایشان بہ ایجار گرفتہ در بلند شہر قیام کردہ بودند۔ دران آیام فرخ شاہ چہاردہ پانزدہ سالہ بود۔ مادرش وخواہرش بیشتر اوقات نزد حضرت والدہ صاحبہ بہ تیمارداری خواہر کلان مصروف می بودند ووے در خدمت حضرت ایشان می رسید۔ اگرچہ صغیر السن بود اما در اعتقاد ومحبت راسخ وثابت بود۔ از دل وجان قائل بزرگی وجلالتِ شان حضرت ایشان بود۔ از حضرت ایشان بسیار خائف می بود۔ بعد از تقسیم ہند در ۱۳۶۸ھ (۱۹۴۹ء) وے مع فرزند کلان خود بہ خانقاہ شریف آمد واین واقعہ بہ عاجز بیان کرد۔ سالے من در محفلِ مبارک میلاد شریف شریک شدم وبہ صباح آن مبارک شب برائے ملاقات ودعوتِ طعام حاضر شدم۔ ہمراہ من یکِ رفیق نیز بود قبل الحضور بہ وے گفتم۔ ہوش کن کہ در دل خود اعتراضے بر حضرت ایشان نہ کنی ورنہ خود را ومرا رسوا خواہی کرد۔ بہ صباح چون شرف دستبوسی حاصل کردم۔ حضرت ایشان از والدۂ من واز خواہرانم، کوکو جان وبوبو جان استفسار فرمودند وخیریت آنہا پرسیدند۔ بہ ہمین وقت در دلِ رفیقم گزشت۔ عجب پیر اند کہ استفسار از احوال مادر وخواہران می کنند۔ حضرت ایشان ہمان دم روے خود را جانب رفیقم کردہ بہ قہر گفتند: "اے خبیث۔ دیگر دشنامہا ہم بدہ۔" چون از حضرت ایشان اجازت گرفتہ بیرون برآمدم بہ رفیقِ طریق گفتم۔ توچہ کردی کہ مورد عتاب گشتی۔ وے بیان خیال فاسدِ خود کرد وگفت یقینم برآنچہ تو گفتہ بودی نہ بود۔ امتحاناً این خیال فاسد را بہ دل خود راہ دادم ورسوا شدم۔ این چنین پیر کامل بہ نظرم ہیچ گاہ نیامدہ بود۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

سفید باز

در کوئٹہ معمول حضرت ایشان بود۔ کما تقدم البیان فی الفصل الاول فی ذکر میر اعظم خان کہ بروز جمعہ بر مزاراتِ عثمانی وحیدری بہ چوہی می رفتند۔ در راہِ چوہی گورستانِ نصاریٰ واقع است۔

Marfat.com

نوبتے چون از ذکر شریف و از مراقبہ عند القبرین فارغ شدہ از احاطہ بیرون برآمدند۔ ملا عبد الرشید، ملا عبد الحلیم، ملا ایاز و دیگر دو سہ نفر را منتظر یافتند۔ آن روز آثار سرور بر چہرۂ حضرت ایشان لائح بود۔ بہ مُلّاہا خطاب کردہ فرمودند۔ چون از گورستان عربۂ مامی گزرد میان صاحب بہ شکل باز سفید بر سر ما پرواز می کنند۔ ملا عبد الحلیم عرض کرد۔ آیا مراد از میان صاحب میان فقیر اللہ شکارپوری اند۔ فرمودند نے۔ بلکہ آن میان عبد الحکیم اند۔ (کہ در تھل مدفون اند) میان فقیر اللہ از وقتے کہ من از خانہ روانہ می شوم بہ شکل باز سفید بر سرم پرواز می کند۔ ملا عبد الحلیم از استماع این بیان بہ وجد اندر آمد۔ اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ ذَوُوْہُ۔ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُمْ۔

احمد اللہ خان

ذکر احمد اللہ خان بر صفحہ ۱۵۹ گزشتہ۔ فیما بعد معمول وے بود کہ ہر سال برائے چند روز بہ دہلی می آمد و سکونِ قلب حاصل کردہ بہ خانہ می رفت۔ وے بیان کرد نوبتے چون وقت مراجعت رسید۔ در خدمت حضرت ایشان عرض کردم۔ اجازتِ سفر می خواہم۔ حضرت ایشان خاموش ماندند۔ چون وقت آن قطار گزشت کہ ازان قصد سفر داشتم۔ اجازتم بخشیدند۔ و من بہ دیگر قطار سفر کردم و فیما بعد معلومم شد کہ قطار اوّلین را حادثۂ پیش آمد و بسیارے از مسافرہا زخمی شدند و مردند۔ بہ آن وقت محمد صوفی چریاکوٹی حاضر بود وے عرض کرد۔ قربانت شوم۔ مریدانِ خود را بہ این طور حفاظت می کنید۔

بہ می سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا

میمنانِ بمبئی

در عرس مبارک حضرت امام ربّانی مجدد الفِ ثانی قدس سرہٗ از بمبئی جماعتے از میمنان بہ سرہند شریف می رفت۔ بعض افراد عِنْدَ الذِّہَابِ و الْاِیَابِ در خدمت خیرِ جہان نیز می رسیدند۔ یک سال بعد العشاء الآخرہ چند نفر بہ خدمت شریف رسیدند و عرض کردند خواہش داریم کہ فردا بین الظہر و العصر در "ہوٹل کورونیشن" حضرت شما با مخلصین چائے نوش فرمائید۔ حضرت ایشان دعوت را قبول کردند و مخلصین را کہ بہ اندازۂ صد نفر از ہند و افغانستان بودند۔ فرمودند کہ آن وقت نزد فتحپوری بہ این ہوٹل برسند۔ بہ صباح آن شب چون بین العصرین حضرت ایشان بہ ہوٹل رسیدند و بر محلّ جلوس رونق افروز شدند و مخلصین پاک نہاد بہ صورت حلقہ نشستند، حضرت ایشان حسب عادت مبارکہ چشم بند کردہ چند دقیقہ خاموش نشستند و باز بہ حافظ عبد الحکیم دہلوی و بہ حاجی ملا احمد خان مٹاخیل خطاب کردہ فرمودند۔ چہ سبب است کہ این جا در طبیعتم انقباض پیدا شدہ۔ حالان کہ از من گناہے سر نہ زدہ۔ و باز حضرت ایشان میمنان را طلب کردند و استفسار نمودند کہ از شمایان کدام شخص مصارفِ دعوت را برداشت کردہ۔ چون وے پیش آمد۔ بہ وے گفتند "راست گو

Marfat.com

کہ کاروبار سود می کنی" وے اعتراف کرد۔ آن وقت روئے مبارک از فرطِ مسرّت بشگفت و باز ارشاد کردند "اے عزیز از عذابِ خدا خود را محفوظ کُن۔ مال تو حرام است و ما آن را استعمال نہ می توانیم کرد" بہ پہلوے داعی میمن دیگر نشستہ بود۔ وے عرض کرد۔ حضورِ اقدس۔ مالِ من پاک است۔ لہٰذا این دعوت از جانبِ من قبول فرمائید، فرمودند اگر داعی جمیع مصارف از تو بگیرد و تو در پیش من وے را تمام دراہم بدہی۔ می توانم کہ دعوت ترا قبول کنم چنان چہ داعی دو صد روپیہ از ایجار ہوٹل و سہ صد روپیہ از چاے و شیرینی و فواکہ و دیگر اشیا از وے در پیش حضرت ایشان قبض کرد۔ و باز حضرت ایشان بہ شفقت داعی اول را فرمودند۔ با خادمانِ ما تو ہم در دعوت شریک شو۔ نصیحت و شفقت حضرت ایشان و ایراآن قدر متاثّر کرد کہ از چشمان وے سیل اشک جاری شد۔ و بہ عاجزی عرض کرد۔ حضور اقدس مرا در غلامی خود قبول فرمائید۔ چنان چہ آن نیک بخت بر دستِ حق پرست حضرت ایشان توبہ کرد و در صفِ مریدانِ خیر جہان در آمد۔ هَنِيْئًا لَهُ ثُمَّ هَنِيْئًا لَهُ۔ چار سال می شود کہ فرزند پسرش نزد عاجز آمد و گفت فضل پروردگار است کہ ازان روز مبارک از کاروبار سود مایان محفوظ ہستیم۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُ۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

بہ ماہ ربیع الآخر ۱۳۷۹ھ برائے ملاقات نزد عاجز آمدند و ذکر حضرت سیدی الوالد قدس سرہٗ کردند۔ گفتند۔ مرا ایامِ جوانی بود، از مردمان ذکر حضرت ایشان می شنیدم۔ روزے بہ دلم گرمشت کہ زیارت ایشان بکنم و ببینم کہ چون اندران ایام بہ طلبِ علم مصروف بودم۔ با دو سہ طالبانِ علم حاضر شدم۔ حضرت ایشان در عمارت دروازہ نشستہ بودند۔ بوّاب اطلاع داد۔ و حضرت ایشان مایان را طلبیدہ و ما حاضر شدہ پیش روے حضرت ایشان نشستیم۔ بعد از چند دقیقہ حضرتِ ایشان فرمودند "اے عزیز تو دیدی کہ چونم، حالا رخصت ہستی، برو و پروردگار ترا بخیریت دارد" این واقعہ را بیان کردہ مولوی صاحب برائے حضرت ایشان دعاہا کردند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مولانا احمد سعید دہلوی

ایشان از واعظان شیرین بیان بودند چون کہ مسلک ایشان دیوبندی بود ازین وجہ با عاجز چندان ارتباط نہ داشتند۔ بہ روز چہار شنبہ ۲ صفر ۱۳۷۶ھ (۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء) قبیل الغروب با جماعتے از رفقاء بہ خانقاہ شریف آمدند و با عاجز ملاقات کردند۔ ایں آمدِ ایشان بہ خانقاہ شریف اوّلِ آمد بود و ملاقات ایشان با عاجز اوّلِ ملاقات بود چون کہ عاجز در این آمد و در این ملاقات تصرفے را از حضرت ایشان قدس سرہ می یابد لہٰذا این فصل ثالث را

براین بیان ختم می کند و کلامے کہ گفتہ شدہ بجنسہ نقل می کند۔

بعداز نماز شام این عاجز با مولانا مصروف کلام شد۔ چون کہ ملاقاتِ اوّل بود از احوال واشغالِ یک دیگر استفسار کردہ شد و بہ ہمان وقت کتاب "بزم خیر از زید در جواب بزمِ جمشید" را دفتری جزدہا بستہ و درست کردہ آورد و در یک کُنجِ غُرفہ آن را نہاد۔ مولانا پرسید ند این چہ کتاب است۔ عاجز گفت ع

می تراود آنچہ در آوندِ من است

گفتند خواہش مطالعہ دارم، گفت، مطالعہ را دو نوع است۔ یکے از بہرِ دید، دیگرے از بہر سنجید۔ اگر مطالعۂ شما از نوع اوّل باشد پس شمارا اجازت است، کتابے بگیرید۔ و اگر از نوع دیگر باشد پس عاجز بہ دست خود تقدیم خواہد کرد، مولانا بعداز تفکرے گفتند۔ مطالعہ از نوع دیگر خواہد بود۔ و عاجز بہ ایشان کتاب داد، فی مابعد عاجز در احوال مولانا انقلابے یافت۔ ایشان را با حضرت سیدی الوالد تعلقے و ارتباطے پیدا شد۔ بعض افراد را برائے بیعت نزد عاجز فرستادند و اکثر نزد عاجز می آمدند و اظہار مسرتہا می کردند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

محمد شاہ گفتہ محمد شاہ مخلص افغانی بود۔ بہ آواز بلند و سوز دل پیش خانۂ حضرت ایشان در کوئٹہ از اشعار خود احیاناً می خواند۔ عاجز بعض اشعار را نقل می کند ؎

سگِ کوچۂ او ز شیران خوش است — ز باغ ارم خاک او دل کش است
بنہ سر برین خاک اے خاکسار — کہ فردا ز عصیان نہ سوزی بہ نار
شدہ ضربِ او ہمچو سوط عمر — کند نقش در دل ز ایمان اثر
طریقش بود مسلکِ حق پسند — برو فخر دارد شہِ نقشبند
دلیلِ ہمہ اہلِ عرفان ازوست — فروغِ ہمہ اہلِ عرفان ازوست
دلان را بہ انوار آراستہ — بہ چوب انتقام از لعین خواستہ
دل پیر ما صُنع ربِّ جلیل — اگر بیت باشد ز صنع خلیل
یکے صنع خالق یکے از بشر — کدامش بود خوب اے خوش سیر
دلِ عارفان عرش یزدان بود — کجا عرش با فرش یکسان بود
چو دوران رقم خیر زد در نگین — شدہ خیر در خیر تا یوم دین
برین خیر ہر کس کہ دل بستہ شد — ز شرِّ دو عالم ہمان رستہ شد

نغمۂ ہجران بہ شب جمعہ ۲۷ ماہ صفر ۱۳۵۴ھ از زلزلۂ ہائلہ تمام شہر کوئٹہ مسمار شد و خلق

Marfat.com

خدا به شہادت رسید۔ درین ہائلہ عظیمہ وکارثہ الیمہ حضرت والدۂ ماجدہ وعزیزانِ پاک نہادان عزیز از جان ابوالمجد عبدالرحمٰن وعائشہ وزینب اولاد حضرت برادرِ کلان واز مخلصین احمد نواز سر بریدہ وسلیمان خروٹی رحلت نمودند رحمہم اللہ ورضی عنہم۔ اثرے کہ ازین حادثہ بر عاجز شد صورتِ نغمۂ ہجران گرفت۔ چونکہ کوئٹہ مصیف حضرت ایشان بود ازین جہت ذکر مبارک حضرت ایشان آمدہ عاجز ازان بیان برخے رامی نویسد۔

بود شیخ نقشبندان را مَصیف — کوبہ عرفان بُد مجدد را رَدیف
داشت از گردون محی الدین لقب — مولدش دہلی وفاروقی نسب
باکمال و بُد عَریق اندر کمال — چون مجدّد داشت جدِّ بے مثال
ہر چہ گویم در کمالش کمتر است — وز گمانِ من مقامش برتر است
یک نگاہش زندہ کردے صد قلوب — یک دمش از مذنبان شستے ذنوب
چون نہ دارد تاب وصفش را زبان — زان نویسم خادمانش را بیان
طالبان را ہر چہ باشد از کمال — بر عُلوّ کعب استاذ است دال
خادمانِ شان بہ سوز و دردِ دل — ہمچو پروانہ بہ شمعِ مُشتَعِل
آہ وزاری بود ایشان را شعار — عشق حق می داشت شان را بیقرار
از شرابِ معرفت بیہُش بُدند — رُبَّ اَشْعَثَ[1] را مثالِ خوش بُدند
گریکے از سوز آہے می کشید — دیگرے را مرغ جانش می پرید
گریکے را چشم بودے اشکبار — دیگرے را سینہ بودے ہمچو نار
گریکے از شوق وجذبہ می تپید — دیگرے از وجد جامہ می درید
چون بہ حلقہ می نشستے پیشِ پیر — ہمچو ہالہ گردِ آن ماہِ منیر
ہر یکے مبہوت گشتے از جمال — محو اندر ذاتِ پاکِ ذوالجلال
بے خبر گشتے ز اخبارِ جہان — باخبر گشتے ز اسرارِ نہان
گر تو می دیدی جمالِ انجمن — کِلکِ حیرت می گزیدی در دہن
می گزشت اندر دولت چندیں سوال — بر زبانِ حال رفتے این مقال
ایں گروہِ انس بینم یا مَلَک — یا قمر را با نجوم اندر فلک

---

[1] در صحیح مسلم از ابوہریرہ روایت است کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

Marfat.com

قرن چون رابع عشر شد اوّلین — یامنم در قرنِ اوّل چیست این
ہیچ گاہے من نہ دیدم مردمان — زین نمط با این صفت اندر جہان
گفت[1] پیغمبر کہ مردانِ خدا — دیدنِ شان یادِ حق بخشد ترا
بس ہمین تعریفِ نیکان آمدہ — بس ہمین توصیفِ مردان آمدہ

ختم سازم وصفِ شان بر این کلام
تا کہ قولِ مصطفےٰ یا بد ختام

زرّین[2] اقوال

حضرت ایشان قدس سرہٗ بر رسالۂ عقد اللآلی نوشتہ اند۔
قال عمر رضی اللہ عنہ زنوا انفسکم قبل ان توزنوا وحاسبوا قبل ان تحاسبوا فانہ اھون علیکم فی الحساب غداً۔ ان تحاسبوا انفسکم وتزینوا للعرض الاکبر، یومئذ تعرضون لا تخفیٰ منکم خافیۃ، ویلی وویل امی ان لم یرحمنی ربی۔ وقال عمر۔ اللّٰھم انی اعوذبک ان تاخذنی علیٰ غرّۃ او تذرنی فی غفلۃ او تجعلنی من الغافلین۔ اللّٰھم اعصمنا بحبلک وثبتنا علیٰ امرک۔ عن حارثۃ بن النعمان رفعہ۔ مناولۃ المسکین تقی میتۃ السوء، یاحازم اکثر من لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فانھا کنز من کنوز الجنۃ۔ حازم بن حرملۃ الاسلمی رفعہ عن عمر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قل۔ اللّٰھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی حسنۃ۔ قال عمر۔ نظرت فی ھذا الامر فجعلت اذا اردت الدنیا اضرّ بالاٰخرۃ، واذا اردت الاٰخرۃ اضرّ بالدنیا، فاذا کان الامر ھکذا، فاضروا بالفانیۃ، من خلصت نیتہ کفاہ اللہ عزوجل مابینہ وبین الناس، ومن تزین للناس بغیر ما یعلم اللہ من قلبہ شانہ اللہ، وجالسوا التوابین فانھم ارق شیٔ افئدۃ۔ وصلیت خلف عمر فسمعت حنینہ من وراء ثلاثۃ صفوف۔ قال مسروق کفی بالمرءِ علماً ان یخشی اللہ وکفی بالمرءِ جھلا ان یعجب بعلمہ۔ والمرء لحقیق ان یکون لہٗ مجالس یخلو فیھا یتذکر ذنوبہ ویستغفر عنھا۔ لا تعترض فیما لا یعنیک واعتزل عدوک واحتفظ من خلیلک الامین فان الامین من القوم لا یعادل شیٔ۔ ولا تصحب الفاجر فیعلمک من فجورہ ولا تفش الیہ سرک۔ واستشر فی امرک الذین یخشون اللہ عزوجل۔ قال عبد اللہ۔ مامنکم الا ضیف ومالہ عاریۃ فالضیف

(باقی بر صفحہ ۵۰۷)

---

[1] ابن ماجہ روایت کردہ کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود۔ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُا ذُکِرَ اللّٰہُ۔

[2] این تحریر مبارک تعلق بہ صفحہ ۴۰۶ دارد۔

Marfat.com

فصل چہارم

در

ملفوظات حضرت ایشان

چہ خوش گفتہ اند و در رہا سفتہ اند

حرفے کہ ازان دہن برآید — دُرّے است کہ از عدن برآید
بدمست چو آن سمن برآید — فریاد ز انجمن برآید
در جلوہ گہ خرام نازت — نسرین دَمَد و سمن برآید
در دل نگہ تو مست خواب است — وز دیدہ نفس زتن برآید
خط حلقہ بہ گوش روئے یار است — این سبزہ کے از چمن برآید
گل کرد تعشق خط آخر — از خاکم بوے عنبر آید
مردیم و نہ مرد آتشِ عشق — دودِ دلم از کفن برآید
در سینہ ہمین خَلَد ہمانا — خارے کہ ز پائے من برآید
در ظلِّ عمر اگر رود خیر — از پنجۂ اَثہر من برآید

مُلّا پیر احمد ولد مُلّا جان محمد ترکی ساکن اولان رباط از مخلصین با اختصاص و صاحبِ نسبت و اجازت بود، روزے در کوئٹہ می گفت کہ حضرت ایشان شعرے را از پنج کتاب و گلستان می خوانند و ما محسوس می کنیم کہ نوبت اوّل آن شعر را شنیدہ ایم۔ حالانکہ صد بار آن شعر از نظر گزشتہ و بر زبان آمدہ و این حلاوت و کیفیت اثر خواندن حضرت ایشان است۔ مُلّا صاحب رحمہ اللہ درست گفتہ و واقعہ ہمین بود کہ بیانش خود حضرت ایشان در شعر اول "حرفے کہ ازان" الخ۔ کردہ اند۔ برائے اصحاب قلوب در ہر لفظ لذتہا روی نمود بلکہ مصداق "ہر زمان از غیب جانے دیگر است" می بود۔ حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ تلاوت قرآن مجید کرد و از آسمان برائے استماع قرآن مجید ملائک نزول فرمود۔ چنانچہ در فصل دوم بیانش گزشتہ، و ہمان قرآن مجید در فرقان حمید است کہ برائے کم نصیبان مستوجب لعنت می گردد و "رُبَّ تَالٍ یَتْلُو الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنُ یَلْعَنُہٗ" بروے صادق می آید۔ ع۔ ایں کار دولت است کنون تا کرا رسد۔

Marfat.com

ملفوظات حضرت ایشان را شخصے کہ جمع کردہ است آن حاجی رضا للیزی بود کہ از ملک دین آخرِ نا وَہ بودہ۔ وے عاشق وشیدائے حضرت ایشان بود۔ ہر سال شش ماہ خدمت می کرد۔ مرد ناخواندہ بود۔ نوشتنِ الف با آموخت و برائے خود رسم خطّے اختراع نمود، ہر چہ می شنید علی الفور آن را بہ قید کتابت می آورد۔ ہر سال یک دفتر کبیر و ضخیم مہیّا می کرد و ارشادات حضرت ایشان را دران می نگاشت، و بہ اوقات فراغ آن را می خواند و لطفہا می برداشت۔ حضرت برادر کلان تحریراتش را بہ خوب وجہ می خواندند۔ این عاجز نیز قدرے واقفیت پیدا کردہ بود۔ اگر آن دفاتر ملفوظات پیش عاجز بودے فوائد بسیار نقل شدے! افسوس صد افسوس نہ آن عاشق وشیدا ماند و نہ دفاترش۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ ہر چہ عاجز یاد دارد یا در یادداشتہا قلم بند کردہ بود می نگارد، واللہ ولی التوفیق۔

۱۔ می فرمودند از یک صد سال در ہندوستان ظہور فساد بسیار شدہ، از تالیفات این دَور خود را دور دارید۔ و بر مسلک متقدمین ثابت قدم مانید۔ عاجز گوید۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہ شاگردان خود می فرمودند۔ مَنْ کَانَ مستَنًّا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تومن علیہ الفتنۃ الخ۔ کما فی المشکاۃ۔ یعنی ہر کہ می خواہد کہ بر راہ راست رود باید کہ اختیار کند راہِ کسانے را کہ از دنیا سفر کردہ اند زیرا کہ زندگان از فتنہ و ابتلاء محفوظ نیستند۔ الخ

۲۔ در دہلی یکے از ہندیان اجازت خواندن کتاب "مناجاتِ مقبول" طلب کرد۔ فرمودند ما نمیدانیم کہ این کتاب را کدام شخص تالیف کردہ۔ کتاب ہائے را کہ ائمۂ ما یان جمع کردہ اند بخوانید۔ مثل حصن حصین از امام جزری و حزب اعظم از مُلّا علی قاری۔ از صدہا سال این کتاب ہا مروج اند و علماء دین آن را پسند کردہ اند۔ عاجز گوید کہ کتاب حصن حصین عجب جامع کتاب است۔ آن ہمہ اذکار مبارکہ را کہ بہ اوقاتِ مخصوصہ تعلق دارند امام محمد جزری بہ نہج خوب جمع کردہ است۔ اگر کسے آن ادعیۂ ماثورہ را یاد کند در ہیچ وقت از اوقات بے ذکر نہ ماند و از جمیع آفات و نوائب محفوظ ماند۔ در ہندوستان جناب مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہٗ از اکابر مشائخ نقشبندیہ بودہ اند۔ یکے از علماء غیر مقلدین بہ خدمت ایشان رسید۔ نامش مولوی ابراہیم بود۔ جناب مولانا بہ وے گفتند۔ مولوی صاحب شما عامل بالحدیث ہستید۔ عرض کرد۔ الحمد للہ کہ من از عاملین بالحدیث می باشم۔ فرمودند۔ نشانم دہید کہ سردار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بہ وقت خواب کدام دعا می خواندند۔ مولوی صاحب گفتند کہ این وقت یاد نہ دارم۔ فرمودند۔ وقتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از خانہ برمی آمدند کدام دعا می خواندند۔ مولوی صاحب گفتند یاد نہ دارم۔ جناب مولانا بعض ادعیۂ اخریٰ را استفسار کردند کہ بہ اوقاتِ مخصوصہ تعلق دارند و مولوی صاحب ہمہ را جواب بہ یاد نہ دارم دادند۔

Marfat.com

جناب مولانا بہ آخر فرمود۔ مولوی صاحب۔ شمایان صرف احادیث اختلافی را یاد گرفتہ اید۔ واحادیثے راکہ تعلق بہ اختلاف نہ دارند بہ طاقِ نسیان گزاشتہ اید۔ آیا این عمل بالحدیث است۔ این واقعہ را مولانا سید مناظر احسن در کتاب تدوین حدیث بر صفحہ ۳۳۹ نوشتہ اند۔ حضرت مولانا قدس سرہٗ چہ کلام درست فرمودہ اند۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اگر مولوی ابراہیم حصن حصین را مطالعہ کردے این گونہ رُسوا نہ شدے۔ در ہندوستان اساسِ غیر مقلدی مولوی اسماعیل پسر عبدالغنی پسر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نہادہ است۔ پدرش اصغر برادرانِ خود بود و اکبر برادران شاہ عبدالعزیز محدّث بود و پسر شاہ رفیع الدین، پسر شاہ عبدالقادرؒ پسر دے اعنی عبدالغنی۔ در رسالہ ارواحِ ثلاثہ بر صفحہ ۹۴ نوشتہ است۔ کہ چون مولوی اسماعیل ابتدائے رفع یدین فی الصلاۃ کرد در دہلی شورے پیدا شد۔ شاہ عبدالعزیز برادرِ خورد شاہ عبدالقادر گفتند کہ اسماعیل را نصیحت کنید کہ سبب فتنہ نہ گردد۔ شاہ عبدالقادر بہ مولوی محمد یعقوب کہ نواسۂ شاہ عبدالعزیز بود گفتند کہ محمد اسماعیل را بگو کہ رفع یدین را بگزارد تا در عوام فتنہ پیدا نہ شود۔ محمد یعقوب کلام ایشان را بہ محمد اسماعیل رساند۔ وے گفت اگر نظر بر فتنہ عوام داشتہ شود، حدیث "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ" را چہ مفہوم بود۔ محمد یعقوب جواب محمد اسماعیل را بہ شاہ عبدالقادر رساند۔ جناب ایشان فرمودند "بابا۔ ما خیال می کردیم کہ اسماعیل مُلّا شدہ است لیکن وے از فہمیدن معنی این یک حدیث ہم قاصر ماندہ۔ این حکم دران وقت است کہ در مقابل سُنّت خلافِ سُنّت بود و در ما نحن فیہ مقابل سنت خلاف سنت نیست بلکہ سنت دیگر است۔ اگر رفع یدین سنت است ارسال ہم سُنّت است"۔ محمد یعقوب بیان کرد کہ من این ارشادِ گرامی بہ محمد اسماعیل رساندم و وے ساکت ماند"۔

جناب مولانائے گنج مراد آبادی و شاہ عبدالقادر چہ کلام درست گفتہ اند و حقیقت امر را واضح کردہ اند، فجزاهما الله خير الجزاء ووفقنا لمرضاته۔

۳۔ روزے در دہلی پیش حضرت ایشان بعض افراد قباحت فسق و فجور را بیان کردند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ شمایان از کوتاہی اعمال نالان ہستید کہ فلانی نماز نہ می خواند و فلانی گرفتار فسق و فجور شدہ، و مرا فکرِ ایمان و اعتقاد آزردہ خاطر ساختہ است، می بینم کہ ایمان یوماً فیوماً رُو بہ انحطاط دارد، بیشتر افراد گناہ را گناہ نہ می دانند۔

۴۔ روزے حافظ منیر الدین عرض کرد۔ درین روزہا فسق و فجور را رواج تمام شدہ است۔ حضرت ایشان آن وقت سر بہ جیب انداختہ شمال رُو بہ نشستہ بودند، بعد از چند دقیقہ سر مبارک برداشتہ بہ حاضرین حلقہ خطاب کردہ فرمودند "اے عزیزان، منیر الدین از فسق و فجور نالان است، و من

ظلمات کفر را می بینم کہ از افق سر برآوردہ است" وقتے کہ کلمۂ از افق۔ فرمودند ہر دو دست مبارک را برداشتہ بہ جہتِ شمال اشارہ کردند۔ این واقعہ غالباً در سنہ ۱۳۳۸ھ بودہ۔ بعد از بست وہشت سال در سنہ ۱۳۶۶ھ خلقِ خدا بہ چشمِ سر دید کہ از دہلی تا حدود کشمیر در علاقہ صدہا میل چہ قدر خلقِ خدا کشتہ شد و چہ قدر راہِ کفر و ارتداد اختیار کرد۔

لِمِثْلِ هٰذَا يَذُوْبُ الْقَلْبُ مِنْ كَمَدٍ ۔۔۔ اِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ اِسْلَامٌ وَّاِيْمَانُ

۵۔ روزے فرمودند" از صلحائے اُمّت و اصحاب قلوبِ زمانہ خالی شدہ است و اہلِ غفلت را اعتنائے بہ دین نہ ماندہ۔ می ترسم کہ احوالِ قلب نَسْيًا مَّنْسِيًّا نہ شود۔ بر ما ظاہر می شود کہ بعد از ما آن افراد را ولی خواہند پنداشت کہ بہ روز با مسلماناں نماز خواہند گزاشت و بہ شب در تماشا ہا مصروف خواہند بود" یعنی۔ چون بہ خلوت می روند آن کار دیگر می کنند۔ مصداقِ حالِ ایشان خواہد بود۔ وَقَدْ ظَهَرَتِ الْآثَارُ فَلِلّٰهِ الْمَفْزَعُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ۔

۶۔ فرمودند۔ دورِ انحطاط است۔ ایمان را محفوظ داشتن آنچنان دشوار شدہ کہ کسے اخگر را در دست خود نگاہ دارد۔ سابقین ریاضتہا و چلہ کشی ہا می کردند۔ اندرین ایام بر فرضِ خدا قائم شدن و از حرام اجتناب کردن و با خلق معاملہ درست داشتن کارِ عظیم است۔ کسے کہ برین امور پابند باشد راہ نجات را دریافتہ۔

۷۔ می فرمودند از مجالسِ واعظان و حلقاتِ پیرانِ خود را دور دارید، و بہ ظہور الحسن نوشتہ اند۔ با بزرگانِ این زمانہ ملاقات نہ باید کرد۔

۸۔ روزے فرمودند۔ اے عزیزان ملاقات ما با شمایان اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی در جنّاتِ عالیہ خواہد شد۔ عاجز گفتہ۔

پیر و مرشد شہ ابوالخیر ولی ۔۔۔ در ریاضِ قدس باشد ذی وقار
خادمان را دستگیریہا کند ۔۔۔ روز محشر آن شہِ والا تبار
مخلصانش در بہشت آیند کل ۔۔۔ فوج در فوج و قطار اندر قطار
از مسلمانان الٰہی ہر یکے ۔۔۔ داخلِ جنّت شود بے انتظار

۹۔ روزے شخصے بدعقیدہ پیش روئے حضرت ایشان استاد، بہ حاجی ملّا احمد خان مرحوم خیل فرمودند" تکلیفے کہ از قرب بدعقیدہ بہ من می رسد، از قرب بے نمازی نہ می رسد۔ برو، این شخص را از پیشم دور کن۔

Marfat.com

۱۰۔ فرمودند، از صحبت پنج افراد اجتناب کنید، زن، امرد، امیر، بدعتی، فاسق۔

۱۱۔ فرمودند، بر مسلک حضرات قائم باشید واز مجالس واعظان خود را دور دارید واز صحبت صوفی ناتمام بپرہیزید۔

۱۲۔ فرمودند۔ در راہِ طریقت، زندہ پیرِ خود را گزاشتن و بہ دیگرے پیوستن بسیار خطرناک است۔

۱۳۔ فرمودند بہ طورے کہ جامۂ چرک رنگ جمیل را قبول نہ می کند، ہمچنان اصلاحِ مریدِ غیر دشوار است۔ روئے تختہ اگر صاف می باشد اصلاح را قبول می کند۔ تختۂ سیاہ چہ اصلاح پزیرد۔

۱۴۔ کسانے کہ وابستہ بہ سلسلۂ مبارکہ نقشبندیہ می بودند اگر برائے استفادہ حاضری شدند می فرمودند۔ بر بیعت خود قائم باشید و مشغول کار شوید۔

۱۵۔ فرمودند۔ شمایان برائے پیری و مُریدی عنوانہا ساختہ اید۔ کسے خود را قادری می گوید کسے چشتی کسے سہروردی کسے نقشبندی، اگر در خانۂ دل یادِ یک پروردگار جل شانہٗ دارید ہر عنوان را شایانید واگر خانۂ دل از یاد پروردگار خالی است ہیچ نیست۔

سعدی بشوئی لوحِ دل از یادِ غیرِ حق — علمے کہ رہ بہ حق نہ نماید جہالت است

۱۶۔ فرمودند۔ خوبی وظیفہ آن است کہ ہیچ وقت از روز و شب وسوسۂ غیر بہ دل راہ نہ یابد۔

۱۷۔ مدارِ صحت جسم بر سہ چیز است کہ غذا لطیف باشد و در جسم مادۂ فاسدہ نہ باشد واز اشیائے ضارّہ اجتناب کند۔ ہمچنان مدارِ صحتِ قلب ہم بر سہ چیز است۔ اعمالِ صالحہ کہ بمنزلۂ غذائے قلب و روح است، واجتناب از اخلاقِ رذیلہ مثل بغض و کبر وغیرہ کہ بمنزلۂ مواد فاسدہ اند واجتناب از گناہان۔

۱۸۔ بہ مولوی امام الدین جالندھری فرمودند۔ تصوف آن است کہ مکروہاتِ شرعیہ بہ منزلۂ مکروہاتِ طبعیہ شوند۔

۱۹۔ بہ مناسبتے حکیم حافظ محمد اجمل خان طبیبِ شہیر و ڈاکٹر مختار احمد انصاری نطاسی کبیر و مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی وغیرہم را دعوتِ طعام فرمودہ بودند، کسے تذکرہ امیر حبیب اللہ خان شاہ افغانستان کرد۔ فرمودند "امیرے کہ ما در بغل خود داریم تا این زمان مُنقاد نہ شدہ است ما امیر کابل را چہ کنیم"۔

۲۰۔ مولوی احمد سعید پسر عصمۃ اللہ سرحدی چیزے عرض کرد۔ فرمودند۔ بآواز بلند بگو تا بہ فہم آید۔ عرض کرد۔ از ہیبت شما آواز بلند نہ می شود۔ فرمودند۔ از آن بترس کہ مارا و ترا زیر و زبر کنندہ است۔

۲۱۔ شخصے عرض کرد کہ فلانی ریش خود را حلق می کند۔ اگر حضور والا بہ وے نصیحت فرمایند یقین

Marfat.com

دارم کہ وے ازاین عمل باز آید۔ فرمودند۔ بَرمَلا گفتن سودے نہ دارد، بلکہ کردارے باید کہ دیگرے را متأثر کند۔

۲۲۔ فرمودند۔ ما بندگان خدا را راہِ عمل نشان می دہیم و بہ تدریج ایشان را سوے منزل می بریم۔ از وجہِ تمرین و مداومت ایشان ثابت قدم می شوند و اعمال حسنہ برائے ایشان سہل می شوند بلکہ بمنزلہ طبیعت ثانیہ می گردند۔ و جماعتِ وُعّاظ را گفتار بسیار است نہ کردار۔ دیگران را پُر می گویند و خود تہی می مانند۔ ما را قول قلیل است اَمّا سعی کثیر، وَاللّٰہُ الْھَادِی اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ۔

۲۳۔ در میرٹھ چند ماہ قیام حضرت ایشان بود۔ روزے در صحن اقامت گاہ نشستہ بودند۔ و پیش روئے مبارک در قفص بعض پرندہا بودند۔ و مخلصین ہمچون ہالہ حضرتِ ایشان را مُحاط بودند۔ ناگاہ سر مبارک برداشتہ فرمودند۔ پیش روے من در قفص پرندہا اند و من آنہا را بہ چشم سر می بینم و کسانے کہ پس پشت من نشستہ اند احوال وظیفۂ ایشان ہم مثل این قفص در نظر من است۔ وذلک مِن فضل اللّٰہِ علینا۔

عاجز در فصل سوم در بیان سید احمد حسین بیان کردہ است کہ وے در شہر پونا چند روز در صحبتِ ملّائے بد اعتقاد نشست، حضرت ایشان از کوئٹہ بہ وے نشستند۔ "در وظیفہ تو کدورت بہ نظر می آید، آیا نزد بد عقیدہ افراد می نشینی"۔ مولوی بخش اللہ دہلوی در کتاب خود بر صفحہ ہشتاد نوشتہ۔ "چون حضور بہ کوئٹہ تشریف می بردند، اینجا اگر در وظیفۂ خدام فتورے واقع می شد فوراً تنبیہ می فرمودند و می نوشتند کہ در وظیفۂ تو فتورے راہ یافتہ۔ راقم الحروف مشاہدہ کردہ کہ برائے ادراک احوالِ باطن فاصلۂ کوئٹہ و دہلی برائے حضرت ایشان چیزے نہ بود۔

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست　　قبضہ اَش جز قبضۂ اللہ نیست

صفائے قلب حضرت ایشان بہ حدّے بود کہ عکسِ افعالِ خدام بر آئینۂ قلب مبارک ظاہر می شد اگر ذکر خادمے در محفل مبارک می شد، ہمان دم احوال اضطراب و پریشانیِ آن خادم بہ صورتِ مثالی ظاہر می شد و اظہار آن می فرمودند"۔

۲۴۔ نوبتے مولوی بخش اللہ را کمزوری و خشکی دماغ عارض شد۔ فرمودند۔ "وظائف شریفہ را برائے چند وقت ملتوی کن و بہ تفریح خود را مشغول دار"۔ و بعد از شش ماہ مشغول وظائف کردند۔

۲۵۔ شخصے از لاہور بہ دہلی رسید و بہ خدمت حضرت ایشان عرض کرد کہ من بہ مزار پُر انوار حضرت علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش قدس سرہٗ حاضر شدہ این وظیفۂ شریفہ می خوانم (بیانِ آن وظیفہ کرد)، و وقتے نہ می گزرد کہ صورتِ مبارکۂ حضرت داتا گنج بخش بر من ظاہر می شود۔ و مرا از خود می رُباید و احوال جذب بر من طاری می شود۔ من آثارِ جذب را در حواسِ خود مشاہدہ می کنم۔ حضرتِ ایشان

Marfat.com

فرمودند۔ این وظیفۂ شریفہ را بگزار و این وظیفہ کہ ما بہ تو نشان می دہیم بخوان (وظیفۂ بہ وے تعلیم کردند) ان شاء اللہ احوالِ جذب پیدا نہ خواہد شد، و اگر صورت حضرت داتا گنج بخش ظاہر شود، عرض کن کہ من بہ دہلی نزد خادمِ شما رفتہ بودم وے مرا این وظیفہ تعلیم کردہ است۔ ان شاء اللہ حضرت داتا گنج بخش ازین کلام خوش می شوند و احوالت درست خواہد شد۔

۲۶۔ نوبتے در محفلِ میلاد مبارک بعد از بیان کردن احوال مبارکہ استماع کلام الٰہی می کردند۔ چون از حلاوت کلام پاک سرشار شدند فرمودند "قوالی چیست۔ حق تعالیٰ می فرماید، وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ۔ و ما وی را شعر نیاموختیم و نہ سزد خود او را شعر گفتن، آنچہ او می آورد نیست آن مگر یادے از خداوند و قرآنے آشکارا"

۲۷۔ غلام اکبر معروف بہ اکرو ولد محمد ایاز اتخیل کٹوازی عرض کرد، من بہ پانی پت رفتم و نزد مزار حضرت قلندر مراقب شدم و برائے ترقی مملکت افغانستان عرض کردم۔ حضرت بہ روز دوم فرمودند "ان شاء اللہ مملکت افغانستان ترقی خواہد کرد" حضرت ایشان بعد از استماع این مکاشفہ فرمودند۔ "وقتے کہ حضرت امام مہدی ظہور خواہد کرد" و باز بہ غلام اکبر گفتند "آیا حضرت قلندر را ضافۂ این قید نہ کردہ بود" از استماع این قول بر غلامِ اکبر کیفیتے رُو داد کہ از خود بے خبر گشت و در اہلِ حلقہ گرمی و تاثیر ظاہر شد۔

۲۸۔ روزے بہ عاجز گفتند۔ غلام اکبر را بگو کہ بہ مزار پُر انوارِ حضرت سید السادات (نور محمد بدایونی) رفتہ سلام مرا عرض کند و آنچہ حضرت ایشان ارشاد فرمایند آمدہ بما بگوید۔ عاجز بہ غلام اکبر خبر رساند، آن پاک دل و صاحبِ عزیمت علی الفور روان شد۔ بعد از ساعتے حضرت ایشان عزم طلب کردند و بہ مزار پُر انوار حضرت سید السادات تشریف بردند۔ غلامِ اکبر آنجا مراقب بود۔ بعد از عرضِ سلام و قرأت سورۂ ملک حضرت ایشان نیز مراقب شدند و تا دیر مراقب ماندند، چون از مراقبہ فارغ شدند۔ رُو بہ غلام اکبر آوردہ فرمودند۔ دیدی کہ حضرت ایشان چہ عنایات و نوازشات فرمودند۔ غلام اکبر گفت۔ بلے حضرت دیدم و بہ وجد در آمد و سیلِ اشک از چشمان وے روان شد۔

۲۹۔ روزے غلام اکبر عرض کرد کہ من بر مزارِ پُر انوار حضرت یعقوب چرخی در حصارِ شادمان حاضر شدم حضرت اقدس فرمودند کہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ را وظیفہ کن۔ حضرت ایشان فرمودند۔ بہ مُحجّر مبارک رفتہ از حضرات کرام دریافت کن۔ غلام اکبر رفتہ مراقبہ کرد و آمدہ عرض کرد کہ حضراتِ کرام نیز تائیدِ این قول می فرمایند وقتیکہ غلام اکبر بہ مُحجّر مبارک رفتہ بود حضرت ایشان نیز مراقب شدہ بودند۔ چون وے مکاشفۂ

Marfat.com

خود عرض کرد۔ فرمودند "نزد من تعبیر این است کہ سورۂ اخلاص کاملاً بخوانی"۔ عاجز گوید این ارشاد گرامی، الہامِ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ را یاد می دہد۔ شاہ عبدالغنی در رسالہ "ہوالغنی" ذیلِ رسالہ "مقاماتِ مظہری" بر صفحۂ یک صد و پنجاہ و دو نوشتہ اند۔ روزے گفتم۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ۔ الہام شد بگو۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ شَیْئًا لِلّٰہِ۔

۳۰۔ مولانا سیف الرحمٰن صدرِ مدرسِ مدرسۂ فتحپوری بہ منشی احمد حسین دہلوی گفتند۔ اگر رضامندی پیرِ کامل حاصل شود، از قلب پیر بر قلب مرید اثرے بلکہ عکسے ظاہر می شود و کارہا بہ وجہِ احسن انجام می یابد۔ احمد حسین این قول را در سویدائے قلب محفوظ کردہ بہ خدمتِ اقدس رسید۔ حضرت ایشان تبسم کنان ویرا دیدہ فرمودند، احمد حسین محبتِ صرفہ کار را بہ انجام نہ می رساند، عمل ہم درکار است۔ پیر کامل برائے مرید متکا است بہ منزلۂ عصا برائے اعمیٰ "یعنی اعمیٰ را عمل رفتن است و عصا را آگاہ کردن از مواضع خطر۔

۳۱۔ روزے احمد حسین خیال کرد کہ از ناغہ کردن ذکر قلبی بدمزگی پیدا می شود نہ از ناغہ کردن ذکر لسانی۔ وے این خیال را گرفتہ بہ خدمتِ مبارکہ رسید۔ حضرت ایشان ویرا دیدہ بہ محبت فرمودند احمد حسین بیا۔ آیا چیزے از قرآن مجید یاد داری"۔ عرض کرد۔ بلے یاد دارم۔ فرمودند۔ بخوان، وے چیزے خواند۔ حضرت ایشان بہ دورانِ تلاوت چند بار کلمہ "واہ واہ" بر زبان مبارک راندند و بہ این طور ویرا آگاہ کردند کہ ہر عضو را در ذکر پاک پروردگار جل شانہ مصروف باید داشت۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

۳۲۔ ہیبتِ حضرتِ ایشان بر احمد حسین مستولی بود، روزے در خانۂ خود چون از وظیفۂ شریفہ فارغ گشت مناجات کرد۔ الٰہی پیر مرا بر من مہربان کُن۔ و باز بہ خدمتِ مبارکہ رسید، چون نظر فیض اثرِ حضرتِ ایشان بروے افتاد۔ فرمودند۔ اے عزیز احمد حسین بیا، بیا۔

زروے محبت بہ شیرین ادا　　بفرمود وے را عزیزم بیا

۳۳۔ مولوی بخش اللہ دہلوی مرد صادق المحبۃ والارادۃ بود۔ حضرت ایشان بروے لطفہا می کردند۔ روزے بہ وے گفتند "آیا در دولت آرزوے ماندہ"۔ عرض کرد البتہ یک آرزو دارم کہ خانہ را مالک شوم۔ فرمودند۔ آرزوے چہار گز زمین کردن چہ آرزوئے ہست کہ سگ ہم در جنتے بروے بگزرد"۔ عاجز گوید وفات مولوی بخش اللہ بہ روز پنجشنبہ ۲۷ صفر ۱۳۷۳ھ۔ ۵ نومبر ۱۹۵۳ء۔ واقع شدہ وے بعد از وصالِ حضرتِ ایشان سی و دو سال زندگانی بہ سر کرد و تا وقت آخر مالکِ خانہ نہ شد۔ رحمہ اللہ۔

۳۴۔ حضرت ایشان بر ورقے نوشتہ اند۔ ہر کرا جوہرِ قابلیت بہ صحبتہائے فاسدہ خراب شدہ تدبیرِ کارِ

Marfat.com

اُو جز بہ صحبتِ اہلِ تدبیر کہ کبریت احمر است، دشوار است۔

جز صحبتِ عاشقانِ مستان مَپَسند — در دل ہوسِ قوم فرومایہ مَبَند
ہر طائفہ ات بہ جانبِ خویش کشد — چُغدت سوئے ویرانہ وطوطی سوئے قند

۳۵۔ ونوشتہ اند۔ دور افتادگیہائے خلق ازان است کہ خود را دور می اندازند و بہ اختیار ہا بر خود زیادت می گردانند وگرنہ قصور در فیض الٰہی نیست۔

۳۶۔ ونوشتہ اند۔ عادت انس می شود و انس طبیعت۔ سالک را ترکِ نوافلِ عبادات گاہ گاہے از برائے ترک استیناس رواست۔

۳۷۔ ونوشتہ اند۔ شیخ ابوسعید ابوالخیر فرمودہ۔ اِغْبَابُ الزِّیَارَۃِ مَعَ حُضُورِ الْقَلْبِ خَیْرٌ مِنْ دَوَامِهَا بِلَا حُضُورٍ۔ حضرت رسالت مرا ابوہریرہ را فرمود۔ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ وے از پس ستونے درگشت وگفت یا رسول اللہ بیش ازین طاقت نہ دارم۔ اگرچہ وے اظہارِ کمالِ محبت خود کرد امّا اگر متابعتِ امر کردے بہتر بودے۔

۳۸۔ فرمودند۔ در ذکر شریف بر دل زور نہ باید داد۔ از زور دادن دل سخت می شود۔

۳۹۔ فرمودند۔ قبل از ذکر شریف بہ عاجزی باید گفت۔ الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خویش بہ من عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے توزیم — خاکے شوم و بہ زیر پائے توزیم
مقصودِ منِ خستہ ز کونین توئی — از بہر تو میرم و برائے توزیم

۴۰۔ فرمودند۔ بہ وقتِ گرسنگی و احتباسِ بول و براز و ہیجان خواہشِ نفسانی وظیفہ شریفہ کردن بے ادبی است و بہ تجربہ ما رسیدہ کہ در چنین احوال وظیفہ کردن سبب نقصان و مضرت می گردد۔ وظیفہ شریفہ را بہ سکون و فراغ تمام باید کرد۔

بہ فراغ دل زمانے نظرے بہ ماہ روئے — بہ ازان کہ چتر شاہی ہمہ روزہائے ہوئے

عاجز گوید مشکات در کتاب التسبیح والتحمید از صحیحین روایت کردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود "اے مردم بر نفوسِ خود نرمی کنید، بہ درستی کہ شما کر و غائب را نہ می خوانید بلکہ شما شنوا و بینا را می خوانید و اُو با شما است و آن ذات پاک را کہ شما می خوانید نزدیک تر است بہ یکے از شمایان از گردنِ شتر وے" این مبارک ارشاد در سفرے بودہ کہ صحابہ کرام بر شترہا سوار بودند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز بر شترے سوار بودند۔ واز صحیح مسلم روایت اُمّ المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا نوشتہ کہ در بامداد ہنگامیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز بامداد گزارد از

Marfat.com

نزد وے برآمد و وے در مصلائے خود بود و بعد از چاشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراجعت فرمود دھی جالسۃ کہ ہنوز وے در مصلائے خود نشستہ بود۔ پس فرمود آیا تو بر ہمان حال ہستی کہ من بران حال ترا گزاشتہ بودم۔ وے گفت آرے بر ہمان حال ہستم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔ ہر آئینہ گفتم بعد از تو چہار کلمات را سہ بار۔ اگر وزن کردہ شوند با چیزے کہ امروز تو گفتہ ئی ہر آئینہ راجح خواہند شد۔ وآں، کلمات این است۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

۴۱۔ شخصے از خواندن درودِ تاج استفسار کرد۔ فرمودند، اگر مراد از۔ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ۔ آن است کہ حضرت جبریل علیہ السلام کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کرد و وَحْی می رساند پس قباحتے نیست و مثالش این است کہ این وقت ما چائے می نوشیم و یک فنجان پُر کردہ بہ تو بدہیم۔ ما کار ترا کردیم و ما خدمت کردیم۔ واگر مراد از این لفظ آن است کہ جبریل علیہ السلام نوکر و چاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است پس قباحت دارد۔ ملائکہ عظام مکرم اند مایان بر جمیع مرسل و جمیع ملائکہ ایمان آوردہ ایم، توہین ایشان کفر است و درین درود۔ دَافِعُ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ۔ آمدہ۔ اگر مراد از این کلمات آن است کہ جہان تاریک و پُر آفات بود و از برکتِ ولادت باسعادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظلمتہا و آفاتہا دور شد، پس درست است واگر مراد آن باشد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور کنندۂ این آفات اند پس نادرست است۔ دافع پروردگار است و سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است۔

۴۲۔ اجیانًا ما برادران پیش حضرت ایشان شعر بازی می کردیم، میر یک طائفہ حضرت برادر کلان و میر دگر طائفہ این عاجز می بود۔ از مخلصین بعضے بہ جہت حضرت برادر و بعضے بہ جہت این عاجز روزے مُلّا صاحب خان قمبرانی شعرے خواند کہ دران نسبت بعض حضرات انبیاء علیہم السلام بہ چاکری کردہ شدہ بود۔ حضرت ایشان فرمودند۔ این شعر را نہ خوانی، حضرات انبیاء علیہم السلام واجب التعظیم اند نسبت چاکری کردن سُوئے ادب است۔

۴۳۔ روزے فرمودند۔ در محفلِ میلاد شریف عند ذکر الولادۃ المبارکۃ قیام کردن برائے اصحابِ قلوب و اہل نسبت مستحسن است۔

۴۴۔ یکے از ہندیان نام بعض افراد گرفتہ عرض کرد کہ ایشان در محفل میلاد قیام نہ می کنند۔ فرمودند اگر ایشان قیام نہ می کنند بہ تو چہ آفت رسیدہ، تو چرا تعرض بہ ایشان می کنی۔

۴۵۔ یکے عرض کرد۔ حضور والا، شما در محفل میلاد قیام می کنید۔ فرمودند۔ در ولادت مبارکہ می شود و دل ما خوش می شود و ما قیام می کنیم و صلاۃ و سلام می خوانیم۔ اگر دل تو خوش نہ شدہ تو بر زمین دراز شو۔ کسے بہ تو نہ می گوید کہ قیام بکن۔

Marfat.com

لَیْلَۃُ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ کَانَ لِلدِّیْ ..... نِ سُرُوْرٌ بِیَوْمِہٖ وَازْدِھَاءُ
وَتَوَالَتْ بُشْرَی الْھَوَاتِفِ اَنْ قَدْ وُلِدَ الْمُصْطَفٰی وَحَقَّ الْھَنَاءُ

۴۶۔ یکے استفسار کرد آیا در محفل مبارک شریف سردار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف می آورند۔ فرمودند۔ آفتاب برجائے خوداست ونورے بہ ہرجامی رسد۔ سردار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم درمقام خوداند، برائے اصحاب قلوب واہل نسبت حُجُب مرتفع می شوند۔ ایشان بہ چشمِ باطن زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کنند۔

شَمْسُ فَضْلٍ تَحَقَّقَ الظَّنُّ فِیْہِ اَنَّہُ الشَّمْسُ رِفْعَۃً وَالضِّیَاءُ
فَاِذَا مَا ضَحَا فَمَا نُوْرُہُ الظِّلُّ ..... لَ وَقَدْ اَثْبَتَ الظِّلَالَ الضَّحَاءُ

۴۷۔ در دہلی یکے از پیرمردانِ صاف کیش عرض کرد "عجب دورِ بدعات است۔ بعض افراد رامی بینم کہ بعداز سلام دادنِ نماز دست راست خودرا برسر خود نہادہ وچیزے خواندہ بر روئے خود فرو می آرند" حضرت ایشان فرمودند "ابن جزری درکتاب حصن حصین از بزار وطبرانی وابن السنی نقل کردہ کہ چون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از نماز فارغ می شدند دست راست خودرا برسر مبارک نہاد۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحَزَنَ۔ خواندہ دست مبارک رابر روئے مبارک فرو می آوردند۔ آن پیرمرد چون کلام حضرت ایشان شنید عرض کرد۔ "اُن شاء اللہ این مبارک دعارا من ہم عامل می شوم" کلمۂ حَزَن بہ دو وجہ مروی است۔ بہ ضم حا وسکون زا۔ درسورۂ یوسف آمدہ۔ اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ وبہ فتح حا وزا، درسورۂ فاطر آمدہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ۔

۴۸۔ روزے مولوی بخش اللہ حاضر شد وبہ دستِ وے عصا بود۔ حضرت ایشان عصارا معائنہ کردہ فرمودند عصا خوبصورت وعمدہ است وبازدست مبارک خودرا بردل مولوی بخش اللہ نہادہ فرمودند اگراین عصا درازی تا دل بودے خوب تر بودے چہ این مقدار مسنون است وبازارشاد کردند، تعلق ذکر شریف بہ دل است وازدل مالک ومولائے خودرا یاد کردن بسیار مفید است۔

آگاہی۔ عصائے مولوی بخش اللہ بہ یاد آورد کہ حضرت ایشان قدس سرہ سالہاسال استعمال عصا کردہ اند وعصائے حضرت ایشان بہ درازی تا قلب مبارک می رسید، البتہ در دہ سالہائے آخر عصارا استعمال نہ می کردند۔

خدائیست آن کہ ذاتِ بے مثالش نہ گردد ہرگز از حالے بہ حالے

Marfat.com

۴۹- غالباً واقعہ ۱۳۳۷ھ است کہ حضرت ایشان از دہلی بہ کوئٹہ رسیدند۔ آن جا جمع عظیم از مخلصین افغانستان منتظر حضرت ایشان بود۔ روزے بعد العصر ہر دو دست مبارک خود برداشتہ بر روئے مبارک بہ نوعے فرو آوردند کہ مویہائے ریش مبارک خود را از جانبین حرکت دادند و باز بہ مخلصین فرمودند "اے عزیزان ایام پیری و ضعیفی بر سر رسیدہ، عمر من از شصت و سہ تجاوز کردہ، در اَجدادِ کرام ما قدس اللہ اسرارہم بہ جز حضرت خواجہ محمد معصوم کسے بہ این عمر نہ رسید" وقتِ سفرِ من قریب رسیدہ، در ایامِ جوانی صَرفِ قوتہا می کردیم، افرادِ قلیل تابِ توجہاتِ ما می آوردند" این فرمودہ حضرت ایشان ہوئے کردند و اہلِ حلقہ بہ سان ماہی بے آب بر روئے خاک غلطان و پیچان گشت۔ عاجز در ناحیہ استادہ این احوال و اقوالِ مبارکہ را می دید و می شنید۔ از مخلصین، اصحابِ صحو و تمکین را ہم تاب آن توجہ مبارکہ نہ ماند۔ اگرچہ ایشان بر جائے خود ماندند اَما اجسادِ ایشان بہ رنگ بید می لرزید۔ آن وقت عاجز را این شعرِ بوستانِ سعدی بہ یاد آمد۔

تنم می بلرزد چو یاد آورم مناجاتِ شوریدۂ در حرم

۵۰- روزے نماز شام در مسجد جامع قندھاریان خواندند و بعد از نماز قدرے آن جا نشستند و باز خرامان خرامان بہ خانہ تشریف آوردند، پانزدہ یا بست نفر از مخلصین پاک نہاد و اصحابِ نسبت در رفاقت بودند۔ چون بہ مستشفی النساء کہ در وسطِ طریق بود حضرت ایشان رسیدند پاک نفس محمد علی بشوریدہ و بہ آواز بلند این دو شعر خواند۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے پیاپے گر نہ باشد گاہے گاہے

حضرت ایشان بہ عجب انداز شفقت و مرحمت فرمودند۔ اے عزیزان کدورت اخلاق رذیلہ حاجز است ورنہ در توجہات و فیوضات قصور نیست۔ چون لفظِ قصور نیست، فرمودند برقے از فیوضاتِ الٰہیہ بر خرمنِ دلہا افتید و از شورِ ہُوہائے دلِ ہر ذرہ در جوشِ اَنَا الشَّرقی، افتاد۔

از حسنِ ملیح خود شورے بہ جہان کردی بیچارۂ و بسمل را مصروفِ فغان کردی

۵۱- چون ادراک خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان طاب ثَراہُ را معزول کردند۔ حضرت ایشان بسیار متألم شدند و در خواب سرورِ عالمیان را دیدند صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ از جہتے بہ جہتے قدم می زنند و آثارِ ملال بر بشرۂ مبارکہ ظاہر است۔ عرض نمودند فِدَاكَ رُوحِي يَا رَسُولَ اللهِ سبب ملالِ خاطرِ اقدس چیست۔ فرمودند۔ امروز عبد الحمید خان از تخت محروم شدہ، ازین جہت ملال دارم" این خواب را

Marfat.com

بیان کردہ فرمودند:" درین دورۂ صدسالہ مثلِ سلطان عبدالحمید خان در تقویٰ از شاہان کسے نہ بودہ۔ من می توانم کہ حلفیہ بگویم کہ ایشان خمر را بہ دستِ خود نہ گرفتہ اند، چہ جائے نوشیدن۔ ایشان ہمدردِ قوم و خیرخواہ ملّت و متقی و علم دوست بودند۔ استادِ من حضرت مولانا رحمت اللہ را از مکہ مکرمہ نزدِ خود بہ قسطنطنیہ طلب فرمودند، بسیار اکرام ایشان کردند، از دست خود برائے ایشان جائے نماز را فرش می کردند، و چون برمائدہ برائے طعام می نشستند بہ حضرت مولانا می گفتند:" بابا این را نوش کنید۔ بابا شما این را دست نہ بردید:" این خواب و این واقعہ را بیان کردہ فرمودند:" اکنون قوم ترک مائل بہ تباہی است:" عاجز گوید، در ردِّ نصاریٰ حضرت مولانا را پروردگار مہارت زائدہ دادہ بود، از علمائے نصاریٰ پادری فانڈر بہ وقتِ خود بسیار مشہور بودہ۔ نصاریٰ ویرا با جماعتے از پادریہا بہ ہند فرستادند تا مذہبِ عیسائیت فروغ یابد۔ در سنہ ۱۲۷۰ھ بہ ماہ ربیع الآخر مناظرۂ اولیٰ و بہ یازدہم ماہِ رجب مناظرۂ اُخریٰ با فانڈر حضرت مولانا کردند۔ فانڈر کاملاً مغلوب شد و جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ را ظہور شد۔ و بعد از تغلّبِ انگلیسہا بر ہند حضرت مولانا ہجرت فرمودہ بہ مکہ مکرمہ تشریف بردند۔ بہ اَواخرِ قرنِ ثالث عشر پادریہا بہ قسطنطنیہ رسیدند و با علمارِ اتراک مناظرہ کردند۔ صدرِ اعظم مملکت ترکیہ خیرالدین پاشا جناب مولانا را از مکّہ مکرمہ طلب کرد۔ چون جناب ایشان آنجا رسیدند بر پادریہا خوف و دہشت غالب آمد و ایشان مغلوب شدہ از انجا راہِ فرار اختیار کردند۔ فخرالدین پاشا بہ حضرت مولانا گفت کہ در ردِّ مکایدِ نصاریٰ کتابے تحریر فرمایند چنانچہ ایشان از ۱۶ رجب تا آخر ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۰ھ در ظرف پنج و نیم ماہ کتاب "اظہار الحق" بہ عربی نوشتند کہ از "تایید الحق برحمۃ اللہ" سال تالیف ظاہر است۔ این کتاب در سنہ ۱۲۸۱ھ بہ قسطنطنیہ طبع شدہ و بہ اشارۂ صدرِ اعظم ترجمۂ این کتاب بہ ترکی ہم کردہ شد کہ بہ طبع رسیدہ و باز بہ اَلسنۂ متعددۂ اُوْرُبّا ترجمہ کردہ شد و حکومت عثمانیہ آن ہمہ را طبع کردہ در اُوْرُبّا نشر کرد، از طباعت این کتابِ لاجواب در اَیوانِ تثلیث تزلزل اُفتاد، و روزنامۂ مشہور انگلستان دران ایام نوشت:" اگر مطالعۂ این کتاب جاری ماند، در ترویج عیسائیت بندش خواہد افتاد:" الحق کہ در ردِّ نصاریٰ ازین بہتر کتاب بہ نظر نیامدہ۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ چون حضرت سلطان عبدالحمید خان در سنہ ۱۲۹۳ھ بر تخت خلافت نشست حضرت مولانا را طلب فرمود۔ چنانچہ حضرت مولانا بہ پنجشنبہ دوم رمضان سنہ ۱۳۰۴ھ بہ دارالخلافہ رسیدند و حضرت سلطان بر ایشان نوازشاتِ فوق العادہ مبذول داشت۔ مولانا سید مناظر احسن گیلانی در جلدِ اول از کتاب" نظامِ تعلیم و تربیت"، بر صفحہ دو صد و ہشتاد و دو نوشتہ اند:" مکتوب مولانا رحمت اللہ نزدِ مولانا سید محمد علی (خلیفۂ حضرت شاہ محمد آفاق مجددی دہلوی) محفوظ بود، بیان عنایات و نوازشات سلطانی کردہ اند و نوشتہ اند

Marfat.com

"چوں از محفل حضرت سلطان رخصت می شدم، حضرت سلطان پا پوشہائے مرا درست کردہ می نہادند"۔
حضرت مولانا بہ عمر ہفتاد و پنج رسیدہ بہ روز جمعہ ۲۲ ماہ رمضان ۱۳۰۸ھ در مکہ مکرمہ رحلت فرمودند و در مقبرۂ مبارکۂ مُعلاۃ کہ در حجُون واقع است مدفون شدند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَنَوَّرَ ضَرِیحَہُ وَرَفَعَ مَکَانَتَہُ فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ
وفات حضرت سلطان در ۱۳۳۶ھ ۱۹۱۸ء واقع شدہ۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ

۵۲۔ روزے فرمودند۔ فتح باب نصیب ہر کسے نیست ہر کرا خدا خواہد می نوازد۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۵۳۔ فضل عمر دہلوی سرکردۂ مخلصین ہندوستان بہ اوائلِ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ رحلت فرمود۔ اندران ایام حضرت ایشان بہ کوئٹہ بودند، چون بہ دہلی تشریف آوردند بر مزار وے رفتند، جمعے از مخلصین و از خویشانِ فضل عمر آن جا حاضر بود، حضرت ایشان چون از فاتحہ فارغ شدند بہ حاضرین گفتند۔ ببینید کہ ہر ذرۂ خاک از قبر فضلِ عمر مصروف ذکر پروردگار است۔

۵۴۔ حافظ محمد اسحاق معروف بہ "رانی کھیت والا" عجب مردِ پاک دل و صادق المحبۃ بودہ۔ بہ دوازدہم جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ۔ ۵ مارچ ۱۹۱۷ء۔ وفات یافت، حضرت ایشان بر مزارش رفتند۔ زینجا بیانِ دہلی جمعے عظیم آنجا موجود بود۔ حضرت ایشان بہ دُعا و فاتحہ مصروف بودند کہ ناگاہ چند قدم پُستر شدہ فرمودند۔ چہ می کنی، چہ می کنی۔ و بعد از فاتحہ از روے انبساط بہ حاضرین گفتند "راحتے کہ محمد اسحاق را نصیب شدہ، بہ شکرانۂ آن قصد پا بوسی کردہ بود" رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہ۔

۵۵۔ در میرٹھ منشی عزیز الدین والدِ حافظ حفیظ الدین از مخلصین صادق المحبۃ بود در ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۵ء کتاب ہائے حضرت ایشان از مکۂ مکرمہ آوردہ۔ و خدمتِ تجلید کتب بر ذمۂ خود گرفت، بہ روز سہ شنبہ یازدہم ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ کہ در دہلی روز دربار انگلیسہا بود وفات یافت، حضرت ایشان را قیام در میرٹھ بود۔ روز دوم بر مزارش تشریف بردند۔ وے نیز بہ مثل حافظ محمد اسحاق از وجہ دریافت سعادت برائے قدم بوسی تقدیم کردہ بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۶۔ در محطۂ سِکّۃ الحدید چھاؤنی میرٹھ حضرت ایشان در انتظار قطار بر کرسی نشستہ بودند و حافظ حفیظ الدین بہ پشت حضرت ایشان استادہ بود۔ ناگاہ بہ دلش آمد کہ مُرید چنین پیر کاملم آمد بے نصیبم حضرت ایشان ہمان دم دست وے را گرفتہ پیش رو آوردہ فرمودند "اے عزیز دیگر چہ می خواہی از فضل پروردگار دین ہم یافتی و دنیا ہم" عاجز گوید۔ پروردگار بر حفیظ الدین کرمہا کردہ بود۔ ساحت سینۂ وے از دولت نسبت آراستہ بود و وجاہت و عزت و ثروتِ دنیوی ہم می داشت، مَا اَحْسَنَ الدِّیْنَ وَالدُّنْیَا

اِذَا اجْتَمَعَا۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۷۔ حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی بیان کرد کہ فرزند نہ داشتم و بہ دلم می گزشت کہ اگر حضرت ایشان دعا فرمایند۔ بہ مُرادرسم۔ اندریں فکر نزد مُحجّرِ مبارک استادہ بودم، ناگاہ حضرت ایشان از حرم سرا برآمدند و نزدم رسیدہ فرمودند "چرا بہ اجمیر شریف نہ میروی وآن جا دعا نہ می کنی"۔ وبعدازاں فرمودند "حضرت والدم بہ اجمیر شریف رفتند وآن جا دعا کردند، دعائے ایشان قبول شد وحق تعالیٰ ایشان را پسر داد وآن پسر منم کہ پیش روے تو استادہ ام"۔ حافظ اشفاق الٰہی حسب الارشاد بہ اجمیر شریف رفتند و پروردگار ایشان را چہار پسر عنایت کرد، صبغۃ اللہ، عبدالرشید، عبدالحمید، اخلاق احمد، مؤخرالذکر در خوردسالی فوت کرد و باقی در کراچی بہ عافیت می باشند۔

۵۸۔ روزے از حرم سرا برآمدند۔ جمعے از مخلصین نزد مُحجّرِ شریف نشستہ بود و بینِ ایشان شیخ عبدالباری جوہری نومسلم ہم بود۔ حضرت ایشان فرمودند "ما این چنین دل را طالب، ہستیم کہ عبدالباری دارد"۔ عاجز گوید۔ پروردگار درجات عبدالباری را بلند کند عجب مرد پاک باطن وصاحبِ نسبت بود۔ در اوقات فراغ بہ جز ذکر و فکر کارے نہ داشت۔ بہ روز سہ شنبہ نہم رجب ۱۳۸۳ھ - ۲۶ نومبر ۱۹۶۳ء رحلت نمود۔ چون ازین دار فانیہ بہ نعیم باقیہ کوچ می کرد عاجز موجود بود و دے تا نفس آخر بفضل اللہ واحسانہ بہ ذکر شریف مصروف بود۔ ھَنِیْئًا لَہٗ ثُمَّ ھَنِیْئًا لَہٗ، عاجز از مولائے کریم ورحیم پر امید است کہ دے با آن مبارک افراد خواہد بود کہ در حق آنہا پروردگار فرمودہ۔ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ۔ در جوار حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ مدفون شد۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۵۹۔ حضرت ایشان کار تعمیر مُحجّرِ مبارک بہ حاجی فیض اللہ و منشی حسین علی سپرد کردہ بودند منشی حسین علی بیان کرد۔ بہ نزد بُنیاد قبرے ظاہر شد۔ وسنگے کہ بالائے قبر می نہند و بالائے آن خاک انداختہ می شود از وجہ کندیدن بنیاد قدرے از جائے خود بے جائے شدہ بود، وآن وقت نصف النہار بود۔ لحظہ نہ گزشت کہ حضرت ایشان خلافِ عادت از حرم سرا برہنہ سر و برہنہ پا برآمدند و فرمودند "بچہا شما چہ می کنید"۔ عرض کردم۔ ما یان بنیاد می کندیدیم کہ ناگاہ قبرے ظاہر شد و سنگ وے قدرے بے جائے شد۔ فرمودند "بچہا کار بہ آہستگی و بہ وجہ خوب کنید۔ ما نشستہ بودیم کہ ایشان (صاحبِ قبر) آمدہ فرمودند کہ مرا آزار می رسانند"۔ و باز بہ حرم سرا تشریف بردند۔ منشی حسین علی آن مقام را بہ عاجز نشان دادہ کہ نزدِ دروازۂ مُحجّر است۔ پروردگار ایشان را اجر بادہد، خدمات شائستہ کردہ اند، واز مخلصین قدیم بودند۔ بہ روز جمعہ یازدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ - ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء رحلت نمودند و در قبرستان حضرت خواجہ

Marfat.com

باقی باللہ قدس سرہٗ مدفون شدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۶۰۔ حافظ عبدالحکیم دہلوی تاجر جفت سالے در تجارت خسارہ کشید۔ از وجہ پریشانی در احوال باطنش خلل افتاد۔ روزے چون برائے تفریح می رفتند، پیش دکان وے عربہ را استادہ کردند۔ چون وے بہ دست بوسی مشرف شد۔ بر شانۂ وے دستِ شفقت نہادہ بہ بسیار ملائمت و تلطف فرمودند "اے عزیز۔ چرا پریشان می شوی و چرا بہ جزع و فزع اوقات خود را بہ سر می بری۔ پروردگار ترا مال و عیال و اولاد و عزت و صحت دادہ است۔ اگر جُزوِے از مال ضائع شد چہ شد۔ اگر پروردگار جل شانہٗ ما بقی را ہم بگیرد، چہ خواہی کرد؟" حافظ عبدالحکیم بہ عاجز گفت کہ ہر حرف مبارک ایشان برائے دردِ دلم دارو ئے شفا بود۔ عجب سکون و طمانینت بہ جانم حاصل شد، چون حضرت ایشان کلام خود را تمام کردند، دل من از ہمہ آلائشہا پاک شدہ بود، در فصلِ دوم ہم واقعۂ وے تحریر شدہ است۔ حضرت ایشان صراحۃً فرمودہ اند کہ در تشخیص امراضِ قلب پروردگار ایشان را بصیرت کاملہ عنایت کردہ بود۔ حضرت ایشان مخلص پاک باطن را نہ می گزاشتند کہ راہِ ہاویہ اختیار کند حتی المقدور بہ قہر و عتاب یا بہ لطف و مرحمت، بہ ہر طورے کہ مناسب می دانستند از نارِ حامیہ دیرا محفوظ می کردند، و فضل پروردگار بود کہ ہزاران افراد ہدایت یافتند۔

۶۱۔ فرمودند۔ اے عزیزان "کثرت و قلّت را سوال نیست ہر چہ گوئید بہ حضورِ قلب و کمالِ اخلاص گوئید۔ از غفلت و اخلاق رذیلہ خود را دور دارید"۔

رَوعُمر در خدمتِ پیرِ سعید تا نکو گردد رذیلہ خوئے تو

۶۲۔ شیخ عبدالباری نومسلم کہ ہنوز اسلام را ظاہر نہ کردہ بود علیل شد و ازین خیال اندوہگین شد کہ اگر درین حال بمیرم کالبدم را ہنود بسوزانند، مولوی بخش اللہ این احوال را بہ خدمت حضرت ایشان رسانید۔ فرمودند "بہ وے بگو۔ جسم ترا دفن کنند یا بسوزانند ہیچ اہمیت نہ دارد۔ مہتم بالشان این امر است کہ از دنیا با دولتِ ایمان بروی"۔

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی
اندران دم کز بدن جانم بری از جہان با نور ایمانم بری

و فرمودند۔ عبدالباری را بگو کہ فی الحال نہ خواہی مرد وَقَدْ عَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ زَهَاءَ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً۔

۶۳۔ روزے فرمودند۔ تلاوتِ قرآن مجید را سہ درجات است۔ اَدنیٰ درجہ این است کہ با تجوید تلاوت کردہ شود۔ و اوسط درجہ این است کہ با تجوید و فہم معانی تلاوت کردہ شود و اعلیٰ درجہ این است کہ

Marfat.com

تلاوت باتجوید وفہم معانی بود ودل بہ حلاوت باطنی لبریز بود۔

۶۴۔ روزے در دہلی شخصے بیانِ روحانیت جوگی کرد۔ حضرت ایشان چند دقیقہ متوجہ بہ آن شخص شدند۔ آن شخص را احوالِ عجیبہ روداد۔ بعد ازیں فرمودند کہ اے عزیز، روحانیت این را گویند وشانِ مرد مومن این است کہ این احوال وکیفیات را محفوظ دارد۔

۶۵۔ مولوی بدرالاسلام استفسار کرد کہ وظیفۂ شریفہ را قدرے بہ سرعت باید کرد تا تعداد بست وچہار ہزار کامل شود یا بہ طمانیت۔ فرمودند۔ وظیفہ شریفہ باحضور قلب وطمانیت باید کرد۔ وتعداد بست وچہار ہزار ازیں مفید است۔

۶۶۔ در دہلی بعض عازمین حج را فرمودند۔ صعوباتِ سفر را بہ ذوق وشوق برداشت باید کرد۔ کلمہ جزع وفزع بر زبان نہ باید آورد، با اَہالی آن دیار مبارکہ بہ محبت واحترام معاملہ باید کرد کہ ایشان جیرانِ پروردگار وجیرانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اند اگر کسے را تابِ تحملِ شدائد نیست وے را اجازتِ سفر دادن بیکار است۔

۶۷۔ بہ مولوی بخش اللہ دہلوی فرمودند۔ در قصیدۂ منفرجہ اسمِ اعظم مخفی است، اگر متواتر چہل روز این قصیدۂ مبارکہ را برائے حلِّ مشکلے کسے بخواند۔ ان شاء اللہ مشکل وے حل خواہد شد۔

۶۸۔ در دہلی حاجی ظفرالدین مردِ نیک دل وسادہ مزاج بود۔ عرض کرد۔ حضرتِ والا چہ کنیم، پروردگار خواہشاتِ نفسانیہ را در خلقتِ مایان نہادہ۔ فرمودند۔ لاریب کہ پیدا کنندۂ خواہشات پروردگار است امّا او جَلَّ شَانُہ انسان را طاقت دفع کردن خواہشات نیز عطا کردہ است۔ انسان آن قوائے کامنہ را بہ کار آرد وبہ طریقِ مشروعہ ازالۂ خواہشات کند۔ اسلام دینِ فطرت است۔ شما بر فرض خدا قائم واز حرام خدا محترز باشید۔ ہمین دینداری است۔

۶۹۔ روزے در دہلی فرمودند: "بہ دورانِ قیام مدینۂ منورہ چون ماہِ صیام رسید۔ من بہ روضۂ مطہرہ رسیدہ، پردۂ مبارکہ را کہ بر شبکۂ مُبارکہ آویزان می بود بر سر خود انداختہ وشبکۂ مبارکہ را بہ ہر دو دستِ خود گرفتہ آن مقدار از قرآن مجید تلاوت می کردم کہ بہ شب بہ حرم محترم در تراویح می خواندم۔"

سبحان اللہ چہ سعادتہا وبرکتہا نصیبِ حضرت ایشان شدہ بود۔

۷۰۔ فرمودند۔ در نہادِ من جزع وفزع نہ نہادہ اند۔ البتہ از اخبارِ پریشانیٔ مسلمانان صدمہ بر دلم می رسد۔ وازیں صدمات اعضائے رئیسۂ من متأثر شدہ اند۔

۷۱۔ در اواخرِ سالِ ۱۳۴۰ھ یا در اوائلِ سالِ ۱۳۴۱ھ در کوئٹہ بہ باغ تولہ عند العصر روان بودند

Marfat.com

چون از شہر برآمدہ بر شارع سَریَاب عربہ روان شد، یکے از ما برادران روزنامۂ اُردُو را پیش کردہ عرض کرد۔ حضور والا، خبر وفات انور پاشا تحریر است و عکس ایشان شائع شدہ۔ حضرت ایشان روزنامہ را گرفتہ سوے عکس نظر کردند۔ بہ مجردِ دیدن آن عکس بے قرار شدند و سیل اشک از چشمان مبارک جاری شد، اشکہا می ریختند و دعا ہا می کردند چون بہ دہلی تشریف آوردند، سردار غلام حیدر خان سفیر افغانستان بہ خدمتِ مبارک رسید حضرت ایشان از وے استفسارِ خبر انور پاشا کردند۔ وے عرض کرد کہ انور پاشا شہید شدہ از تصدیق وے رنج و ملال حضرت ایشان تازہ شد، دیدۂ مُبارک پُر آب شد و دعا ہا کردند، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلّم فرمودہ۔ اَلدُّعَاءُ لِلْغَائِبِ مُسْتَجَابٌ۔ عاجز امیدہا دارد کہ دعاہائے حضرت ایشان مقبول و مستجاب شدہ باشند۔

۷۲۔ چون از اولاد حضرت ایشان کسے علیل می شد آثار رنج و ملال بر بُشرۂ مبارکہ ظاہر می شد، روزے در دہلی بہ مخلصین گفتند "بہ وقت علالتِ اولاد بہ دلم خیال می آید کہ دعا کنم، بہ مجردِ این خیال از مالک و مولائے خود شرمندہ می شوم"۔ عاجز گوید از مقامِ رِضا کہ اعلیٰ ترین مقامات است حضرت ایشان را نصیبۂ کاملہ حاصل بود، در بأسَاء وَضَرَّاء بہ جز صبر و شکر کارے نہ بود۔

۷۳۔ روزے در دہلی فرمودند "از وجہ اخلاص ابواب سعادت کشادہ می شوند از بزرگانِ ما شخصے ضعیف العمر و اُمّی بیعت بود۔ عشقِ خدا و رسول در تمام جسمِ وے سرایت کردہ بود۔ قرآن مجید را نہ خواندہ بود امّا از روے محبّت قبلہ رو نشستہ مصحفِ مبارک را بر رحل نہادہ بر ہر سطرِ وے انگشت خود را از اوّل تا آخر می کشید و بہ محبّت و اخلاص می گفت "یا اللہ خوش گفتی و در سُفتی" بہ یک وقتِ معیّن این شغل را ہر روز جاری می داشت۔ مدّتے نہ گزشت کہ بروے ظہورِ احوال سامیہ شد و از کیفیاتِ احوالِ وجدانیہ سرشار گشت و در انجام کار فائز المرام گردید۔

۷۴۔ فرمودند در مکۂ مکرمہ نکاحِ دخترِ خواہر زادیِ شاہ محمد اسحاق محدث بود۔ جناب حاجی امداد اللہ شیخ کبیر سلسلۂ چشتیہ ہم موجود بودند و ارادہ داشتند کہ خطبۂ نکاح بخوانند، ناگاہ چشم ایشان بر حضرت ایشان افتاد۔ جناب ایشان بہ کمال محبّت حضرت ایشان را نزد خود خواستند و گفتند شما خطبہ بخوانید چنانچہ حضرت ایشان خطبہ خواندند۔ جناب حاجی صاحب از اصدقائے قدیم حضرت جد امجد شاہ محمد عمر قدس اللہ اسرارہما بودند۔ از خورد سالی احوالِ حضرت ایشان را دیدہ بودند و ارتباطِ تام داشتند ع

قدر زر زرگر شناسد قدرِ جوہَر جوہری

۷۵۔ فرمودند۔ بہ ایامے کہ در سرہند شریف بودم روزے بر مزارِ پُر انوارِ حضرت امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی قدس اللہ سرہ مراقب بودم کہ حضرت ایشان فرمودند۔ آن شخصی را کہ بہ زاویہ نشستہ است

Marfat.com

دو روپیہ بدہ، چنانچہ امتثالِ امر کردہ بہ وے دو روپیہ دادہ شد۔ وے گفت۔ از بس حاجت مند بودم و بہ خدمتِ مبارکہ برائے دو روپیہ عرض کردہ بودم۔

۷۶۔ بہ وقتِ نکاح خواہرِ کلان حضرت ایشان بہ مخلصین فرمودند۔ مرا معلوماتِ امورِ دنیویہ نیست لہٰذا بہ شمایان اجمالاً گفتہ می شود کہ طریقۂ شرفائے دہلی را ملحوظ دارید کہ محفل عقدِ نکاح بہ طریقۂ خوب سرانجام یابد۔ حافظ عبدالحکیم دہلوی تاجر جفت عرض کرد۔ بعد از عقدِ نکاح از جانبِ زوج چیزے از شیرینی و از جانبِ زوجہ چیزے از اشیائے خوشبودار و خوش ذائقہ مثل اَہیلِ خورد، شیرین بویہ (بادیان)، بُن بریان، جوز ہندی وغیرہ تقسیم می کنند۔ حضرت ایشان فرمودند ہر چہ در شرفا مروج است بکنید۔ عبدالحکیم گفت کہ تقسیم کردنِ اہیل وغیرہ ضروری است فرمودند امرے را کہ از شرع مبارک ثابت نہ باشد و کردنش مباح باشد۔ ضروری و واجبی دانستن گناہ است، لہٰذا این رسم را بگزارید۔ یعنی اہیل و بُن تقسیم نہ شود۔ چنانچہ دیگر تمام رسوم بہ جا آوردہ شدند و این رسم ترک کردہ شد۔

۷۷۔ بہ زمانۂ تعمیر مسجد شریف خانقاہِ دہلی حضرتِ ایشان در گرد و غبار بہ جاے می نشستند و متوجہ بہ باطن می شدند۔ بعض افراد عرض کردند۔ این جا خاک و گرد است۔ فرمودند۔ بنّایان خشتہا را می تراشند و آوازے کہ از تراشیدن خشت پیدا می شود۔ مرا ذکرِ الٰہی مسموع می شود، اسرار "وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ" بر حضرت ایشان ظاہر بود۔

۷۸۔ در گلستانِ پشین مُلّا عبدالحمید آخوندزادہ گفت۔ کسانے کہ در نماز نعرہ می زنند، نماز ایشان نہ می شود۔ بہ مَسامعِ مبارکہ این قول رسید۔ بہ آخوندزادہ فرمودند "اے عزیز حلاوتِ ایمان نہ چشیدۂ" کَمَا تَقَدَّمَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

۷۹۔ ملا گُل اُدنخیل در خانقاہِ شریفِ دہلی مصروف ذکر بود۔ حضرت ایشان تشریف آوردہ استفسار کردند۔ ملا گُل چہ حال داری۔ عرض کرد۔ چون بہ خانقاہ شریف می آیم از دنیا و مافیہا بے خبر می گردم۔ فرمودند۔ اے عزیز اگر درین جائے پُر انوار این احوال را دریافتی، چہ کمال است اگر بہ وقت گزشتن از بازار چاؤڑی (بازارِ زنانِ فاحشہ) بہ این حال باشی البتہ کمالے است۔

۸۰۔ فرمودند۔ ولایتِ کبریٰ را ولایتِ انبیا از آن گویند کہ چون آن سَروَران علیہم الصلاۃ والسلام بہ این مقام می رسیدند، نبوّتِ ایشان ظاہر می شد۔

۸۱۔ شخصے در کوئٹہ استفسار کرد، آیا بدونِ توجہ ولی کامل کسے بہ مقامِ ولایت می رسد۔ فرمودند البتہ می رسد و واقعہ حاضر شدن خود را بر مزارِ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کردہ گفتند ہر گاہ برائے تکبیرِ

Marfat.com

تحریمہ دستہائے خود را می بردارم صورت آن شخص پیش رویم می آید۔ اگر آن شخص ولی نہ بودے صورتش چرا پیش رویم آمدے۔ (تفصیل واقعہ را در فصل اوّل دریابید)

۸۲۔ حاجی محمد اسماعیل پسر جیون بخش کہ از ینجا بیان دہلی بود حزب البحر از حضرت ایشان خواند و اجازت گرفت۔ حضرت ایشان بہ وے گفتند "این مبارک حزب را حضرت شاذلی قدس سرہ نوشتہ است۔ درین حزب آیاتِ مبارکہ و احادیث شریفہ ہم شامل اند۔ عجب مبارک حزب است۔ اگر این حزب را از برائے رضامندی پروردگار خواندی و بہ ضمن آن از فتوحات بہرہ مند شدی بہتر است۔ ہم دین یافتی و ہم دنیا، و اگر برائے فتوحاتِ دنیویہ خواندی، پس اگر چیزے از فتوحات دنیویہ دریافتی فَبِہَا وَنِعْمَ و اگر نہ یافتی، ہیچ نہ یافتی۔ ثوابِ آخرت در صورت یافتن و نا یافتن ہیچ نیست"۔ عاجز گوید کہ در "لواقح الانوار القدسیہ" شعرانی از مسند حنبل این حدیث شریف نوشتہ است "مَنْ عَمِلَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيْبٍ"۔ غمِ دین خور کہ غم غمِ دین است۔

۸۳۔ مولوی عبدالرشید ساکن بلند شہر بیان کرد۔ من از بلند شہر بہ خانقاہ شریف برائے محفل مبارک میلاد شریف با دو رفیق حاضر شدم۔ وقت طعام رسید۔ بہ رفیقان گفتم۔ بیائید تا بہ بازار رفتہ چیزے بخوریم۔ ما یان در صددِ رفتن شدیم کہ حضرت ایشان مُلّا لعل محمد را فرستادہ گفتند کہ بہ ذکر شریف مانید، ان شاء اللہ نان خواہد رسید۔

۸۴۔ پاک دل سید احمد حسین انوپ شہری از حضرت ایشان دَلَائِل الْخَيْرَاتِ حرفاً حرفاً از اوّل تا آخر خواند۔ روزے بعد از فراغتِ دلائلِ مُبارکہ مصروف بہ مالشِ بدنِ حضرت ایشان شد و دلش مشغول بہ ذکرِ پاک رب العالمین گشت، در این احوالِ مبارکہ اشکہائے محبت از دیدہایش ریخت اتفاقاً نظر مبارک بر آب دیدۂ وے افتاد۔ بہ دستِ مبارک خود آن قطراتِ مہر و عقیدت را صاف فرمودند، احمد حسین بہ ہوش خود آمدہ بے ساختہ عرض کرد۔ حضور مبارک، این چہ می کنید۔ فرمودند۔ نزد من از نماز و طاعاتِ من، کارِ ناشائستہ سید بہتر است۔ احمد حسین گوید۔ من حیران شدہ عرض کردم۔ حضور وَالَا۔ این چہ ارشاد می فرمائید۔ فرمودند "اظہارِ خیالِ دلِ خود می کنم۔ بیان مسئلہ شرعی نہ می کنم"۔ عاجز گوید علماءِ اعلام در تفسیرِ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ نوشتہ اند۔ "قیل انّه اَبُوْهُمَا مُبَاشَرَةً وَقِيْلَ هُوَ الْاَبُ السَّابِعُ وَقِيْلَ الْعَاشِرُ"۔ پروردگار جَلَّ شَانُهٗ وَعَمَّ اِحْسَانُهٗ را این لطف و مہربانی با اولادیکے از صلحائے بنی آدم است پس با اولاد حضرت سید الاوّلین والآخرین رحمۃ اللہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم چہ معاملہ خواہد بود، محبتِ اہلِ بیتِ اطہار، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، از بابائے چہلم حضرت عبداللہ و از بابائے

Marfat.com

چہل ویکم حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وراثۃً بہ حضرت ایشان رسیدہ بود۔ امام ابن اثیر جزری در نصف آخر از کتاب "جمع الفوائد" نوشتہ، کہ حضرت عمر برائے اسامۃ بن زید سہ ونیم ہزار درہم وظیفہ مقرر کرد و برائے پسر خود عبداللہ سہ ہزار۔ عبداللہ عرض کرد۔ اسامہ را بر من چرا فضیلت دادی، وے در ہیچ مشہد از من سبقت نہ کردہ۔ فرمود۔ پدرش زید است کہ وے رسول خدا را از پدر تو اَحَب بود و اُسَامہ رسول خدا را از تو اَحَب است صلی اللہ علیہ وسلم۔ وابن اثیر این ہم نوشتہ، کہ ابن عمر در مسجد شریف نشستہ بود ناگاہ شخصے را دید کہ یَسْحَبُ ثِیَابَہ۔ فرمود این کیست۔ عرض کردند محمد بن اسامۃ است۔ وے سر خود را بہ سوئے گریبان افگند و باز فرمود۔ لَوْ رَآہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّہُ۔ اگر سردارِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم ویرا دیدے ہر آئینہ محبوب داشتے۔

۸۵۔ روزے بہ نیازمندیٔ تمام خواندند۔

وَلَیْتَكَ تَحْلُو وَالْحَیَاۃُ مَرِیرَۃٌ ۔۔۔ وَلَیْتَكَ تَرْضَیٰ وَالْاَنَامُ غِضَابُ

وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ عَامِرٌ ۔۔۔ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابُ

زندگانی تلخ است، اے کاش تو برایم شیریں باشی۔ وخلقِ جہان ناخوش بود اما تو از من خوش باشی۔ رشتۂ محبت کہ میانِ من وتو است استوار ماند، اگرچہ تعلقِ من با عالمیان خراب بود۔

۸۶۔ شاکر احمد خاں انصاری با حبیب اللہ از پانی پت حاضر شد۔ حضرت ایشان بر تخت خود عمدہ دوشالۂ کشمیری در بر کردہ نشستہ بودند۔ شاکر احمد مخلص کامل بلکہ عاشق صادق بود، او بہ کار خود مصروف بود، آثار فیقش حبیب اللہ تازہ وارِد بود و بہ سلسلۂ مُبارکہ وابستگی نہ داشت، خیال کرد کہ پیرِ طریقت را بہ تخت و دوشالہ چہ کار بلکہ خاک و دلق است برایش سزاوار۔ در ۱۳۸۰ھ حبیب اللہ در لاہور بہ عاجز گفت۔ چون این خیال در دلم گزشت، حضرت ایشان بہ آوازِ بلند فرمودند "اگر پیر کسے دلق پوشیدہ بر خاکستر بنشیند و پندارد کہ وے چیزے ہست، ہیچ نیست و اگر پیر کسے دوشالہ پوشیدہ بر تخت نشیند و خود را ہیچ داند، وے چیزے ہست"۔ حبیب اللہ می گفت کہ پنجاہ سال برین واقعہ گزشتہ و ہر گاہ کہ این واقعہ را یاد می کنم بہ حیرت می روم۔

۸۷۔ حافظ محمد یوسف از چشمہا معذور و حافظ کلامِ الٰہی بود۔ نزدِ خانقاہ شریف دہلی قیام داشت۔ مرد نیک و پاکیزہ اطوار بود۔ از حضرت ایشان بیعت شد۔ مدتے نہ گزشت کہ در احوالش تغیر پیدا شد۔ پیش دروازۂ غربی خانقاہ شریف شب و روز افتادہ می بود۔ نشست حضرت ایشان غیر از سہ سال آخر در عمارت دروازہ می بود، وے آواز حضرت ایشان را شنیدہ بہ وجد و جذب می آمد، شبے

Marfat.com

حضرت ایشان مصروف حلقہ وتوجّہ بودند کہ محمد یوسف درشارع شور و فغان برپا کرد و عصائے خود را بہ زور بر زمین می زد۔ حضرت ایشان فرمودند: "بہ یوسف گرمی زیادہ رسیدہ"۔ و شبے فرمودند "سغراق اثر کردہ"۔ ای شرابِ معرفت ویرا مدہوش ساختہ، درحیاتِ حضرت ایشان وے از دروازۂ خانقاہ شریف بہ جائے نہ رفت، و روزے کہ حضرت ایشان رحلت فرمودند وے از انجا بہ مسجد جامع رفت و از احوالِ خود قطعًا بے خبر گشت۔ در لباس عریانی صیفًا و شتاءً نزد جامع گشت می کرد و بہ نامِ مجذوب اشتہار یافت۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

۸۸۔ شخصے گفت در فلان شہر تبرکات اند۔ فرمودند۔ اے عزیز خوبی آن است کہ خودت را تبرک سازی۔

۸۹۔ یکے از مخلصین حج کردہ باز آمد و برائے حضرتِ ایشان آبِ زمزم آورد۔ چون بہ حضرت ایشان اطلاع کردہ شد، فرمودند، پروردگار از فضلِ خود، خود مرا زمزم ساختہ است۔

۹۰۔ روزے اہلِ حلقہ مصروف کلام بودند کہ اذان مغرب شد۔ و حاضرین قصد نماز کردند۔ فرمودند قدرے متوجہ بہ قلب شدہ بنشینید و سکونِ قلب حاصل کنید، تا نماز بہ یک سوئی ادا کردہ شود۔

۹۱۔ روزے بعد از ادائے نمازِ شام چون از دالانِ مسجد شریف بہ صحنِ برآمدند، یک نو وارد افغانیِ مخلص را دیدند کہ از سجدۂ اُولیٰ بہ قدرِ یک وجب سرِ خود برداشتہ بہ سجدۂ ثانیہ رفت۔ قدرے بہ آواز بلند نَقْرًا کَنَقْرِ الدِّیک، فرمودہ تشریف بردند۔ آن نو وارد بلکہ بیشتر از حاضرین از وجہ فقدان علم ہیچ نہ فہمیدند۔ حاجی ملّا احمد خان فی ما بعد بہ ایشان مفہومِ ارشادِ گرامی را بیان کرد۔

۹۲۔ در حرم مکہ بہ مولوی عبد الحق الہ آبادی شیخ الدلائل و خلیفۂ حضرت شاہ عبد الغنی محدث دار الہجرۃ قدس اللہ اسرارہما فرمودند۔ مولوی صاحب شما بہ تالیف "الإکلیل علیٰ مدارکِ التنزیل" مصروف ہستید و ما می بینیم کہ شما از تفاسیرِ مبارکہ نقل می کنید و از خود ہیچ بیان نہ می گوئید۔ اگر در مسائل تحقیقات کنید خوب تر باشد"۔

۹۳۔ روزے در کوئٹہ بہ عاجز گفتند۔ اوائل جوانی ما بود۔ با چند رفقا بہ سیر و تفریح می رفتیم و خوب خیز و جست می کردیم۔ و شتر روان می بود و ما عنق و یرا گرفتہ بروے سوار می شدیم و ہمچنان از وے پائین می شدیم۔

۹۴۔ حضرت برادرِ کلان را بروت ظاہر شد، و حضرت والدۂ محترمہ در شکرانۂ آن چیزے پختند و بہ مخلصین تقسیم کردند، بر حضرت ایشان آثارِ مسرت ظاہر بود، چون برائے تفریح در عرب روان شدند دست

Marfat.com

مبارک خود را بر بروتِ حضرت برادر کلان نہادہ فرمودند "جدِّ اکبر شما حضرت عمر رضی اللہ عنہ را وقتے کہ قہری آمد، بروت خود را می پیچیدند"

۹۵۔ در کوئٹہ بہ ما برادران گفتند۔ ما اولادِ پسر را نہ دیدیم، البتہ اولادِ دختر را دریافتیم و می بینیم کہ با وے قلب را ارتباطے و محبتے فوق العادہ است۔ و خیال داریم کہ ایں از آثار سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم است"

۹۶۔ در میرٹھ بہ انتظارِ نماز عید نشستہ بودند و یک پیر مرد از علماء کرام مردم را وعظ و پند می کرد، باریک جوان آغاز پند کرد۔ حضرت ایشان دو سہ بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ خواندہ فرمودند۔ بیان آن پیر مرد اگرچہ سادہ بود اما با نورِ ایمان بود و بیانِ این جوان اگرچہ شستہ و مُنَمَّق است اما پُر از کدورت است"

۹۷۔ اہلِ ہند بر خلاف حکومتِ آن وقت مصروف عمل بودند۔ روزے حضرت ایشان در حلقۂ مبارکہ فرمودند شمایان ازالۂ این حکومت میخواہید و طلبگار استقلال ہستید۔ اما امن و راحتیکہ درین ایام بہ شمایان حاصل است آن را از دست خواہید داد و باز این ایام را یاد خواہید کرد۔ وَلَاتَ حِیْنَ مَنْدَمِ۔ عاجز گوید۔

مردانِ خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند

حضرت ایشان در سال سی و ہفت یا سی و ہشت از مائۃ چہاردہم این سخن فرمودہ بودند، و در سال شصت و شش اہل ہند آزادی یافتند، نزد عاجز ابتدائے روزِ آزادی آغازِ دورِ بربادی ہم شدہ، ہزاران ہزار بندگانِ خدا کشتہ و ابوابِ فتن و بلاہا بر اہلِ ہند کشادہ شدند۔ حافظ عبدالحکیم دہلوی برائے چند روز از پاکستان بہ دہلی آمدہ بود، روزے نزدِ عاجز نشستہ اشکہا ریختہ می گفت "حضرت ایشان سی سال قبل ازین فتنۂ شَعْوَاء آگاہ کردہ بودند۔ دران وقت مایان حقیقتِ کلامِ حضرت ایشان نہ فہمیدیم و خیال کردیم کہ از تسلطِ نصاریٰ رُستن و مُلک خود را آزاد کردن امرے خوب است۔ حالا کہ کار از دست رفتہ صداقتِ قولِ حضرتِ ایشان مثل آفتاب ظاہر و روشن است۔

۹۸۔ می فرمودند در احوالِ مبارکۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بہ زبانِ اُردو "تواریخِ حبیب الٰہ" کتاب خوب است و این کتاب را بہ ہمشیرگان این عاجز تعلیم کردہ اند۔

۹۹۔ محمد ہاشم ساکن دودتانہ، نزد کوسی کلان۔ جوان صالح و ذی استعداد بود، احیاناً پیشِ حضرت ایشان کلامِ نعتیہ می خواند، روزے شیخ غلام احمد ہانسوی کہ شاعرِ شیوا بیان و عاشقِ صادق و مدّاحِ

Marfat.com

حضرت ایشان بود حاضر بود کہ ہاشم قصیدہ خواندنِ نعتِ جامی کرد، غلام احمد در مدحِ حضرت ایشان چیزے گفتہ بود، اجازتِ خواندن طلب کرد، حضرت ایشان فرمودند" ہاشم نعتِ جامی می خواند کہ در مدحِ سردارِ دوسرا است صلی اللہ علیہ وسلم وکلامِ جامی آن کلام است کہ مقبولِ بارگاہ نبوی است" عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّحِیَّات وَالتَّسْلِیْمَات۔

۱۰۰ کسے استفسار از ذکر جہر کرد۔ فرمودند۔ تلاوتِ قران مجید بہ جہر مفید تر است از ذکر جہر کہ مروج است۔ سبحان اللہ چہ جواب شیرین وزیبا است۔

۱۰۱۔ روزے در خانقاہ شریف نزد حضرت ایشان مولوی عبدالسلام فرزند برادر زادۂ حضرت شاہ عبدالعزیز آمدند حضرت ایشان مولوی صاحب را آن روز بہ پہلوئے خود بر تخت جائے دادند و باز بہ محبتِ تمام پائے ایشان را مالیدند و فرمودند اگر حضرت شاہ عبدالعزیز بہ حیات بودے فرمودے کہ این ہم شاگرد ما است و آن روز ہر چہ از ہدایا آمدہ بود بہ مولوی صاحب دادند و این ہمہ تعظیم و احترام از وجہ آن بود کہ مولوی صاحب اُستاد زادہ از اولاد حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ بودند۔

۱۰۲۔ سیّد سلیمان اشرف از فضلائے نامدار ہند و از ساداتِ کرام و از اولادِ پیرانِ پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بودہ اند۔ ایشان با حبیب الرحمٰن خان شروانی (صدر یار جنگ) برائے زیارت حضرت ایشان آمدند، جناب شروانی از راہِ تعارف عرض کردند کہ ایشان از ساداتِ کرام و از اولادِ حضرت پیرانِ پیر اند۔ حضرت ایشان بہ جناب سیّد فرمودند، بیائید و با ما بر تخت بنشینید۔ ایشان عرض کردند این جائے ارشاد است کہ شایان شما است، حضرت ایشان فرمودند شما سید ہستید، احترامِ شما لازم است و شما بہ ما می گوئید لہٰذا بر قول شما عمل می کنیم"۔ جناب شروانی بعد از بیان کردن این واقعہ می گفتند۔ سبحان اللہ حضرت ایشان احترام سادات بہ چہ اندازہ می کردند۔ اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ ذَوُوْہُ۔

۱۰۳۔ روزے بہ حلقہ و توجہ مصروف بودند۔ منشی احمد حسین بیان کرد کہ بر حضرت ایشان احوالے طاری گشت، سر مبارک را بلند کردہ قدرے از احوال جدِّ امجدِ خود بیان کردہ گفتند در حرم نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والسلام از ایشان بیعت شدہ ام و باز فرمودند کار ولایت بر ایشان تمام شدہ۔ احمد حسین گفت۔ من بہ دلِ خود گفتم۔ و آن چہ بقیۃ الباقیہ بود بر حضرت شما تمام شد۔

حیف بینید چشم گیتی مقتدائے کاملے چون ابوالخیر ولی قطبِ جہان فخرِ زمن

تمام شد ملفوظات والحمدُ للہِ والصلوٰۃ والسلامُ علی سیّدِنا محمد وعلی آلہ وصحبہ۔

Marfat.com

فصل پنجم

در

بعض تحریرات ومکاتیب شریفہ حضرت ایشان

مولدِ سعیدیہ

جدِ بزرگوار حضرت ایشان شاہ احمد سعید قدس سرہٗ کتاب "سعید البیان فی مولد سید الانس والجان" تحریر فرمودہ اند۔ مولوی ظہور علی ظہور ہمدران ایام این کتاب را نظم کردہ ونامش "مولدِ سعیدیہ" نہاد۔ حضرت ایشان بعد از وفات قبلہ گاہِ خود دو سہ سال در دہلی قیام داشتند۔ چنانچہ در فصل اول بیانش گزشتہ، دران ایام فرزند ناظمِ مولدِ سعید البیان مولوی ذوالفقار حسین غنی مولد سعیدیہ را نزدِ حضرتِ ایشان آورد، تا بر کتاب تقریظے بنویسند۔ حضرت ایشان تقریظ نوشتند کہ بر صفحہ شصت وہشت کتاب مندرج است واین کتاب در سنہ ۱۳۰۲ھ در مطبع چشمہ فیض دہلی طبع شدہ، حضرت ایشان نوشتہ اند۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اما بعد، عرض وارد خادم درویشان بلکہ خاکِ قدمِ ایشان فقیر ابوالخیر محی الدین عبداللہ مجددی ابن غوثِ حرمِ محترم، صاحب بقائے اکمل وفنائے اتم، مسیحائے زمان، قبلۂ اہلِ عرفان، نائب سید البشر، مرشدنا ومولانا حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہٗ فرزند خاص وجانشینِ بااختصاص قطبِ وحید، غوثِ فرید، حضرت شاہ احمد سعید نقشبندی مجددی رَوَّحَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ رُوحَہُمَا وَاَوْصَلَ اِلَیْنَا فُتُوحَہُمَا۔ کہ رسالہ سعید البیان فی سیرۃ سید الانس والجان از تصنیفات بابرکات حضرت جدِ امجدم را جناب مولوی ظہور علی صاحب مرحوم ومغفور در سلکِ نظم کشیدند وبہ کمالِ فصاحت وبلاغت دُرَرِ غُرَرِ منثورہ را عقد منظوم ساختند جَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرًا، فقیر این رسالہ را بالتمام مطالعہ کردہ وصحتِ بعض غلطیہا بہ ذات خود نمودہ۔ این رسالہ متبرکہ کہ مستغنی عن التوصیف است ذکر محبوب خدا است صلی اللہ علیہ وسلم وبہ وجہ صحتِ نقل از اکثر مواردہا بہتر است، مؤلفش قطبِ زمان وولیٔ کامل است وہم ناظمش محبِّ نبی ومحبِّ اولیا است رحمۃ اللہ علیہ مہر ابوالخیر احمدی

الدُّرُّ المنظم

تالیف مولانا عبدالحق الہ آبادی خلیفۂ حضرت شاہ عبدالغنی وشیخ الدلائلِ حرمِ مکی است، این کتاب را بہ اشارۂ پیر ومرشد خود تحریر نمودہ است چنان چہ بر صفحہ یک صد سیزدہ

Marfat.com

تصریح کردہ و این کتاب بہ ایمائے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی در مطبع محمود المطابع دہلی در سنہ ۱۳۰۸ھ بہ طبع رسیدہ۔ چون حضرتِ ایشان از ہند برائے مدتِ قلیلہ بہ حرمین شریفین تشریف بردند، درج ذیل تقریظ نوشتند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، عبد اللہ ابو الخیر احمدی بہ مطالعۂ این رسالۂ شریفہ مشرف شد۔ جَزَی اللّٰہُ مُؤَلِّفَہٗ خَیْرًا وَاَسْبَغَ عَلَیْہِ نِعَمَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاُخْرٰی۔ بسیار خوب و زیبا نوشتہ اند و ہر چہ نوشت اند صحیح است و معمول صلحائے مومنین است و جناب مؤلف عمدۂ اتقیائے زمانہ اند، و در صلاح و تقویٰ و استقامت و علم و عمل چہ جائے ہند بلکہ در حرمینِ محترمین نظیر خود نہ دارند، مجددی مشرب، حنفی مذہب، صدیقی نسب، بقیۂ سلف اند و امید از حق تعالیٰ دارم کہ حجۂ خلف گردند، بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِرْشَادِہٖ آمِیْنَ۔

مہر

ابو الخیر عبد اللہ بن عمر
الفاروقی النقشبندی

حمائل اعجاز صنعت

مولوی حکیم غلام محی الدین مشہور بہ "زینت رقم" از لاہور بہ نہم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ حاضر شد و از حمائل اعجاز صنعت یک نسخہ پیش کرد۔ حضرت ایشان تحریرے در بیان اوقافِ قرآن مجید بہ فارسی و تحریر دیگر در وصفِ حمائلِ شریف بہ اُردو ایشان را دادند۔ تحریر اول کہ در بیانِ اوقافِ کلامِ الٰہی است در فصلِ اول بر صفحہ صد و بست و شش نقل شدہ، مفہوم تحریر دوم درج ذیل است۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ سبحان اللہ کلامِ الٰہی چہ بحرِ ذخار است کہ صنائع و بدائعش را حد و عد نیست، غوّاصانِ بحرِ لطائف و نکات غوّاصیہا نمودہ اند، و ہر یک از ایشان درِّ بے مثال بر آوردہ کہ از صفا و لمعان آن دُرَر چشمِ بصیرت خیرہ ماندہ است ہر صنعتِ کلامِ الٰہی بر اعجاز وے برہانے است، وَلَا رَیْبَ ھٰذَا ھُوَ شَانُ کَلَامِ اللّٰہِ، و درین ایام کہ "حمائل اعجاز صنعت" دیدہ شد، دلیلِ تازہ بر اعجاز کلامِ الٰہی بہ نظر آمدہ۔ و شکے نیست کہ حمائل شریف بے مثال و بے عدیل است، و حکیم صاحب آنچہ از ثنا و صنعت حمائل شریف در اشتہار خود بیان کردہ است، ہمہ درست و مطابق واقعہ است، صنعتے را کہ حکیم صاحب ظاہر کردہ تا این زمان نہ کسے شنیدہ بود و نہ دیدہ بود۔ امرے کہ باعثِ مسرّت گشتہ این است کہ در این چنین زمانۂ اِدبار ہم پروردگار جل شانہٗ و عم احسانہ را بندگان اند کہ ایشان را با کلامِ پاکِ وے جَلّ شانہ بہ نوعے دلسوزی و محبت است کہ سالہا سال محنتہا می کشند تا اظہارِ یک صنعت نو نمایند۔ مسلمانان را شاید و باید کہ قدر و منزلت این تحفۂ نایاب کنند۔

اجازتِ طریقت

بہ مولوی عبد اللہ ولد مولوی عبد الحق قوم علی زی دُرّانی قندھاری مرحمت

Marfat.com

فرمودند:- بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَبَعْدُ فَيَقُوْلُ اَبُوالْخَيْرِ عَبْدُ اللهِ مُحْيِ الدِّيْنِ الْعُمَرِيُّ الْاَحْمَدِيُّ اِنَّ الْاَخَ الْاَعَزَّ الْكَامِلَ الْعَالِمَ الْعَارِفَ الْفَاضِلَ صَاحِبَ الْاَسْرَارِ الْعَلِيَّةِ وَالْاَنْوَارِ الْبَهِيَّةِ الشَّيْخَ عَبْدَ اللهِ الْقَنْدَهَارِيَّ سَلَّمَهُ اللهُ تَعَالٰى قَدِ اشْتَغَلَ عِنْدِيْ بِاشْغَالِ الطَّرِيْقَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَتَأَدَّبَ لَدَيَّ بِآدَابِ تِلْكَ السَّادَةِ السَّنِيَّةِ وَدَخَلَ بِوَاسِطَتِيْ فِيْ اَهْلِ السِّلْسِلَةِ الْبَهِيَّةِ بِالتَّوَجُّهَاتِ الْخَاصَّةِ فِيْ مُدَّةٍ يَسِيْرَةٍ اِلٰى نِهَايَةِ الطَّرِيْقَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ فَصَارَ اَهْلًا لِلْاِرْشَادِ فَاَجَزْتُهُ بِاِجَازَةٍ مُطْلَقَةٍ - يَدُهُ كَيَدِيْ فَهُوَ خَلِيْفَتِيْ بَارَكَ اللهُ فِيْمَا اَعْطَاهُ وَجَعَلَهُ لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَكُنْ لَهُ حَافِظًا وَنَاصِرًا وَمُعِيْنًا وَكَفِيْلًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِجَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُوْصِيْهِ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ، وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ غَيْرِ الْمَرْضِيَّةِ، وَمَحَبَّةِ مَشَائِخِنَا الْكِرَامِ وَالْاِقْتِدَاءِ بِهَدْيِهِمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَدَوَامِ الْاِشْتِغَالِ مَعَ اللهِ سُبْحَانَهُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى، وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يَا بَنِيَّ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، رَقَمَهُ بِيَدِهِ اَبُوالْخَيْرِ الْاَحْمَدِيُّ، حُرِّرَ بِاُمِّ الْقُرٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَادِسَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ ۱۳۰۲ مہر ابوالخیر احمدی

اجازت دلائل

الحمدُ للهِ والصلاةُ والسلامُ علیٰ رسولِ اللهِ محمدٍ، عبداللہ ابوالخیر فاروقی اجازت دلائل الخیرات از حضرت قبلہ گاہی ارشاد و ہدایت پناہی حضرت شاہ محمد عمر ذَكَرَهُ اللهُ بِالْخَيْرِ وَرَحِمَهُ وَرَضِيَ عَنْهُ، دارد۔ عَنْ والدہ القطب الربانی الشیخ احمد سعید عن الشیخ عبدالعزیز عن والدہ الشیخ ولی اللہ عن الشیخ ابی الطاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید عبدالرحمٰن الادریسی الشہیر بالمجوب عن ابیہ السید احمد عن جدہ السید محمد عن ابی جدہ السید احمد عن مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی، زَادَ اللهُ فِيْ دَرَجَاتِهِمْ وَاَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِمْ۔ جان محمد جریانی را اجازت خواندن دلائل الخیرات دادم وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ چہارشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ دہلی خانقاہ شریف مجددیہ۔

نصیحت نامہ

بہ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ وبائے طاعون ظاہر شد بعض مخلصینِ میرٹھ بہ خدمت حضرت ایشان عریضہ ارسال کردند و طالبِ دعا شدند۔ حضرت ایشان درج ذیل نصیحت نامہ نوشتہ بہ مولوی سید عبدالجلیل دادند تا بہ مخلصین بنویسند۔

پریشانی و جزع کردن بے سود است، اگر کسے را اَجَل رسیدہ است۔ ہیچ کس آن را برائے

یک ساعت نہ می تواند کہ مؤخر کند، واگر کسے را وقت نہ رسیدہ است ہر چہ کند نہ خواہد مرد، پروردگار فرمودہ است۔ لَایَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَایَسْتَقْدِمُوْنَ۔ این حکم برائے ہر زمان و ہر کس است، کثرت اموات بود یا قلت، ہیچ تفاوت نہ می کند، شمایان را باید کہ بہ استغفار و تلاوت و نماز و خیرات و اعمالِ صالحہ باحضورِ قلب و خشوع و خضوع خوب مشغول باشید، از مَنْہِیَّات توبہ کنید، اگر در ادائے زکات تقصیرے واقع شدہ بہ صدق دل نیت تکمیلش کنید و کسانے کہ استطاعت دارند، ادا کنند۔ شمایان را باید کہ یک دیگر را معاونت کنید و ہمدرد یک دیگر باشید۔ اگر کسے وفات یافتہ است و چیزے وصیّت کردہ است باید کہ وصیتش را بہ جا آرید، کسے نہ گوید کہ خود من مردنی ہستم من وصیّتِ دیگر را چہ کنم۔ از چنین خیالاتِ فاسدہ احتراز کنید۔ ہر یک بہ وظیفہ و طاعات مصروف ماند، و در حالِ صحّت وصیّت نامہ نوشتہ نگاہ دارد، لازم نیست کہ طاعون برائے ہر یک عقوبت باشد، در زمان امیر المومنین خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ طاعون بودہ است و جمعے از صحابۂ کرام درین مرض وفات یافتہ است رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ برائے نیکو کاران این موت موجبِ رحمت و شہادت است۔ بر فعلِ خدا راضی باشید۔ اِحْیَا و اِمَاتَت کارِ خدا است، کسے را یارا ے دم زدن نیست۔ بہ دل و جان راضی بہ حُکمِ وے تعالیٰ باشید۔ والسلام علیکم۔

نصائح حضرت ایشان چند افراد را درج ذیل نصائح در مکتوبات خود نوشتہ اند۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ اند کہ می گوید اللہ تعالیٰ "اے فرزند آدم از مہمات و مشاغلِ دنیا برائے عبادت من فارغ و خالی شو۔ من پُر کنم سینۂ ترا بہ غنا و بے نیازی از خلق و بند کنم راہِ فقر و احتیاج ترا بہ خلق، واگر فارغ نہ شوی برائے عبادت من پُر می کنم دستِ ترا بہ اشغال گوناگون و بر نہ بندم و دور نہ کنم احتیاج ترا"۔ مشکات در کتاب الرقاق از احمد و ابن ماجہ این حدیث را نقل کردہ، برائے نصیحت گرفتن و دستور العملِ خود ساختن این حدیث کافی است۔ و در باب استحباب المال والعمر للطاعۃ از ترمذی و ابن ماجہ نقل کردہ کہ شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ "زیرک و فرزانہ کسے است کہ مُحَاسَبہ کند و زبون گرداند نفس خود را و کار کند برائے ما بعدِ موت و احمق و نادان کسے است کہ پیرو گرداند نفسِ خود را ہوائے نفس را یعنی ہر چہ نفس از محرمات طلب کند ویرا بدہد و از عقبیٰ بے خبر ماند و با این نافرمانیہا توقع دارد از اللہ تعالیٰ اُمنیٰ را یعنی پروردگار از وے راضی گردد و می بخشد"۔ اے عزیز تمنیات را بگزار۔ اگر شب در روز خواہشِ مال و متاع کنی و عمل و سعی نہ کنی ہیچ نہ خواہی یافت۔ و ہر چہ کنی ثمرۂ آن یابی۔

Marfat.com

شب و روز در طلب دنیا مصروف مانی و توقع داری کہ مراتب اہلِ دین را دریابی۔ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ۔ فلاح عاقبت نہ بر اُمنیتہائے شمایان موقوف است و نہ بر اُمنیتہائے اہل کتاب، بلکہ موقوف بر عمل است، ہر آن کس کہ عمل بد کند جزائے آن دریابد۔ بہ جز پروردگار کسے را معین و مددگار خود نہ یابد، و آن کس کہ کارے نیک کند، مرد باشد یا زن، و وے ایمان ہم آوردہ باشد۔ این گونہ افراد داخلِ جنّت خواہند شد و بر ایشان قدرِ ذرّہ عدوان نہ خواہد شد۔" این بیان آیت شریفہ است کہ برائے شمایان کردہ شد۔ بزرگان ما گفتہ اند۔ ولے کہ گرفتار غیر است از وقوعِ چہ خیر است، شاہ ولی اللہ در تالیفے نوشتہ اند کہ بزرگے بہ دیگرے گفت این شعر را از ما یاد گیرید۔

کارے نہ ساختیم و دمیدن گرفت صبح　　حرفے چراغِ خانہ بہ افسانہ سوختیم

و نوشتہ اند مَنَ التفت بین یدی الشیخ یمیناً و شمالاً اولم یحضر ذهنه فقد نسب الی سوء الأدب، اربابُ النفوسِ امواتٌ، و اصحابُ القلوبِ احیاءٌ، اصحابُ النفوسِ قد انفصلوا، و اربابُ القلوبِ قد اتصلوا، لَعَمْرِی اِنّ الفقراء قطعوا المراحِلَ، وبلغوا المنازِلَ، و وجدوا ما طَلَبُوا، وسَکنُوا فی مقعدِ الانسِ باللهِ، لَعَمْرِی اِنَّ الفقراءَ اهلُ الله۔ التوکلُ ترکُ طلبِ الرزقِ، التوکلُ قطعُ الاسبابِ مع اطمینانِ القلبِ بغیرِ التردد، التوکلُ کمالُ الدینِ وهو محضُ الایمانِ وَاَمْرُ الدینِ وخصلةُ الاقویاءِ یا عبدَ اللهِ کُن اضعفَ العبادِ ولاتکن صاحبَ النخوةِ والعنادِ، وطَأْطَأْ راسَکَ تواضعاً للأنامِ عِشْ مسکیناً فقیراً ولاتَعِشْ محتشماً امیراً، واخدم المشائخَ والفقراءَ واترک الأغنیاءَ والأمراءَ من ماتت نفسُهُ فی الدنیا فهو لایموتُ مرةً اخری، طوبیٰ لمن قامَ فی الاسحارِ واشتغل بالصلاةِ والتلاوةِ والاستغفارِ، ان افضل الأذکار التهلیلُ۔ (زرّین اقوال را بر صفحہ ۳۰۷ ملاحظہ کُنید)

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

مکاتیب مُبارکہ

مکتوب اول بہ عربی:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ من عبد اللہ ابی الخیر الی اخیہ وحبیبہ الصالح الفاضل زاد اللہ تعالیٰ فی صلاحہ وفضلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، فانی احمد الیک اللہ الذی لا الٰہ اِلّاھو واصلی واسلم علی سیدنا وسیّد الاولین والآخرین محمدٍ عبدِہ ورسولِہ وبعد فقد وصلت الھدیۃ مع المکتوب بصحبۃ مُلّاشاہ وفرحت بذلک وأتوجہ لکم کل یوم ولکن احیاناً اری الحجب مَسْدُولۃً فیتعسّر وصول التوجہ الیکم وکثیراً اَری الحجب بحمد اللہ مرفوعۃ

Marfat.com

فنسری البرکات الیکم بسهولة ومِنْ بعدِ هذا المکتوب اشرعوا فی النفی والاثباتِ مقدار خمسمائة مرة بحبس النفس تدریجا مراعیاً للوتر، وفی المراقبة الأحدیّة وهی عبادة عن انتظار الفیض من الذات اللتی هی موصوفة بجمیع صفات الکمال ومنزهة عن جمیع النقائص والزوال وهو مفهوم اسم الجلالة، وحین المراقبةِ لایقصد الذکر ولا الرابطة بقصدها بل یکون مستغرقا فی الانتظار المذکور بمقدار ساعة کاملةٍ، وأتوجّه لکم بعون الله الوهاب فی ذلك، وبلغوا سلامی الی حضرة الرسالة، سلامَ عبدٍ ذلیلٍ عَاجزٍ الی سیّدٍ عزیزٍ کریم، ثم الی ضجیعیه المکرمین، ونسخةُ صحیح البخاری فی عشرةِ اجزاء ارسلوها الینا بید إلی مسلم او غیره بالحفاظة فقد شرعنا تدریسها ونحتاج الیها، یعرفُها ملّا صَفر وعبدُ الستار افندی، وبلغوا سلامی الیهما والی المحبین و اوصیهم بتقوی اللهِ فان اللهَ یحب المتّقین، وصلی الله علیٰ سیّدنا محمدٍ وآله وصحبه اجمعین والحمد للهِ ربّ العالمین۔

مکتوب ۲ دوم به فارسی به حضرت الاستاد مولانا سید حبیب الرحمٰن کاظمی۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ جناب مولوی صاحب مخدومنا الاعظم، بعد ادائے ما وجب علینا من التحیّات والتسلیمات عرض آن که "خیر جاری" به مدینه منوّره فرستاده شد ونزد احقر هیچ شرح بخاری به جز قسطلانی نیست، ونسخهٔ نفحات شریف که از جناب مستعار آورده بودم به صحابت حامل رقیمه مرسل است، والتسلیم۔

احقر ابوالخیر عبدالله بن عمر غفی عنهما

مکتوب ۳ سوم به فارسی۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ حق سبحانه این دُور از کار را وآن عزیز ملّا عبدالحکیم صلاح آثار را از جمیع مرادات بلکه از صفتِ ارادهم تهی سازد، هیچ هوسے وآرزوے بجز او سبحانه در دل نه ماند، بنده را به ارادهٔ چه کار۔ هر قدر توانند وظائف بندگی ادا نمایند، حاملِ رقعه عبدالرحیم کولابی خادم مرحومی ملّا شاه است، آرزوئے زیارتِ روضهٔ مطهره کرده، باعثِ تحریر این سطور شد، عرض غلامی ازین اسیرِ هوا وهوس به حضرتِ رسول الله صلی الله علیه وعلیٰ وآله وصحبه وسلم به هزاران ادب نمایند وتحیهٔ صلاة وسلام به صد تعظیم نمایند ؎

بس بود جاه واحترامِ مرا — یک علیک از تو صد سلامِ مرا

حضرت قبلهٔ عالم جناب مرشدم قُدس سرهٔ السامی می فرمایید۔

شده ئی تو مسخ وبیجان بنشین به قربِ انسان — که رود ز فیضِ یزدان به تنِ تو جانِ ایمان
بکن اقتباسِ عرفان که شوی تو قابلِ آن — تو غریقِ بحرِ عصیان چه روی به کوئے جانان

Marfat.com

سگ تر شدہ بہ باران بہ حرم چہ کار دارد

بزرگے دیگر می فرماید ؎

بہ زمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا برامد — کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی

لَاَنْ لَمْ یَهْدِنِی رَبِّی لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّیْنَ۔ یا رسول اللہ چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر، سلام علیک وعلی ضجیعیک ابی بکر وعمر، وعلی خادمیک سعید وعمر، رحمہم اللہ سبحانہ۔ ابو الخیر عبد اللہ

مکتوباتِ چہارم بہ فارسی۔ بہ مولوی عبد العزیز مرہندی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ حق سبحانہٗ این دور از کار وآن عزیز صلاح آثار را از جمیع مرادات بلکہ از وصف ارادت نیز تہی سازد کہ بندگی وصفِ ارادت را بر نتابد، مرادِ خود خواستن منعِ مرادِ حق سبحانہٗ کردن است، باید کہ ساحتِ سینہ از ہمہ مرادات وآرزوہا خالی بود وہیچ ہوسے وبالیتے جز حق سبحانہ نماند ع در تو یک یک آرزو ابلیسِ تست۔ اہل اللہ برائے دفعِ مرادات اہتمام تام در زوالِ صفتِ ارادت می نمایند وعلاجِ استیصالِ آن می فرمایند کہ تا صفتِ ارادہ در بندہ است، وجودِ مرادات متصور است، چوں صفتِ ارادت منفی شود حضورِ مرادات متصور نہ باشد۔ ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد۔ در ہنگامِ فنائے لطیفۂ ثانیہ پرتوے از اشعۂ جمال این سخن سایہ می اندازد وحقیقتِ فہم این معاملہ منوط بہ حصولِ مقام رضا است، او سبحانہ این پس ماندہ را ہم شربے از ان ارزانی دہد۔ ع باکریمان کارہا دشوار نیست۔ سلوکِ طریقِ اولیا کار ہر بے سرانجام نیست، فرمائش بر خدا کردن ہر کسے می تواند، قیومِ عالم، قطبِ اعظم، امامِ کبار، مجددِ ہزار قدس سرہٗ بہ فرزندان وخلفائے خود در ہنگام محبوس شدن بہ قلعۂ گوالیار چہ تاکید ہا کردہ اند ودر نفی مرادات چہ قدر مبالغہ ہا فرمودہ، سہ مجلد مکتوبات قدسی آیات مملو ومشحون است۔ اِنْ شِئْتَ فراجع الیہا۔ مکتوب آن عزیز رسید، حق سبحانہ وتعالیٰ بہ استقامت دارد، از تغیر محفوظ دارد، حقیقت معاملہ ہر چہ بُود وَا نمودم، وقتِ ظہور محن وبلا است، زمانۂ اخیر است ہر قدر توانند در نفیٔ مرادات کوشند باشد کہ بہ حقیقتِ فنا مشرف شوند، وبرائے این دور افتادہ نیز دعائے کردہ باشند، وبہ دوستانِ طریقہ سلام رسانند والسلام تحریر پنجم صفر ۱۳۰۳ھ از مکہ معظمہ، قریب باب عتیق۔ از اہل حلقہ سلام خوانند، پیر جی حسین شاہ وحافظ امیر اللہ ومحبوب بخش وحاجی حسینی وحاجی عبد اللہ ومحمدی شاہ وپیر محمد وامام بخش وعبد الرحمٰن وقلی وجملہ برادران بہ دعا مخصوص اند، والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ بہ میان توکل شاہ، ومیاں عبد الخالق وحسن محمد وسوندھے شاہ سلام رسانند وصحت وسلامتی ایشان را نویسند۔

Marfat.com

مکتوب پنجم به اُردو، به حافظ امیر اللہ، مسجد شریف مولوی امین الدین، محلہ غلزیان، مقام سرہند بسی، پنجاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ از ابوالخیر عبداللہ برادرانِ طریقت حافظ امیر اللہ و عمر بخش را سلام و دعا رسد۔ دو خط شمایان رسید، احوال معلوم شد، ذکر اسم ذات با حضور دل از ہر لطیفہ بکنید، بہ غفلت ذکر نہ کنید۔ تمام کردنِ مسبحہ مقصود نیست (اتمام عدد اگر بہ غفلت بود مقصود نیست) رابطہ ہر وقت کردہ باشید، قدرے مراقبۂ احدیت بہ غیرِ ذکر ہر روز باید کرد۔ و بہ نوعے کہ شمارا تعلیم دادہ شدہ است نفی و اثبات با حبس دم ہر سوز ضرور بکنید، حبس دم بہ این اندازہ نہ کنید کہ شمارا تکلیف و زحمت شود۔ در ذکر شریف خواہ از اسم ذات بود، خواہ از نفی و اثبات، بازگشت ضروری است یعنی بعد از وقفات بگوئید۔ الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو، معرفت و محبتِ خود بہ من عطا کن۔ ذکر شریف بہ وجہے بکنید کہ اثرش ظاہر شود گریہ آید، در ذوق و شوق و محبّتِ خدا اضافہ شود، از مردمان نفرت پیدا شود۔ از جانبِ من در حضورِ حضرتِ امام و حضرتِ ایشان (خواجہ محمد معصوم) و حضرت سلطان الاولیاء شیخ سیف الدین سلام عرض کنید و بگوئید کہ امیدوارِ توجہ و دعائے شما می باشم، جمیع محبان را سلام برسد، عمر بخش اگر می خواہد ختم مجدّدی بخواند، امّا ہر چہ خوانید بہ حضور دل خوانید والسلام محررہ دوم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۹۹ھ از رامپور۔

مکتوب ششم بہ اُردو نیز بہ حافظ امیر اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از غلامِ حلقہ بہ گوشِ عمر رضہ فقیر ابوالخیر عبداللہ احمدی، برادرِ طریقت سعادت مند حافظ امیر اللہ، بہ عافیت باشند۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، مطالعہ نمایند، خط شما رسید و احوال معلوم شد، احوال برادرانِ طریقتِ خود را چرا نہ نوشتید، احوالِ خود را ہم بہ وجہ خوب نہ نوشتہ اید کہ ذکر شریف چہ قدر و مراقبہ چہ قدر می کنید، در وسادس و خطرات کمی است یا بیشی، مطلّع سازید، بر روضۂ مبارکۂ حضرات رسیدہ از جانبِ این غلام احترامات و تسلیمات عرض کردہ بگوئید کہ این غلام را باز بار دہید کہ برائے چند روز بر آستانۂ عالیہ حاضر شود۔ بعد از عرض کردن مراقبہ کنید و آن چہ بر شما ظاہر شود تحریر کنید، قصد دارم کہ باز بہ عتبہ بوسی مشرف شوم، مولوی عبدالعزیز چہ حال دارند۔ بار دیگر آمدن ایشان بہ سرہند شریف شدہ یا نہ۔ پروردگار ما را در ہر دو عنایت کردہ بود و پنج ماہ پائید و رحلت کرد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ والسلام تحریر روز سہ شنبہ دوازدہم ذی القعدہ سنہ ۱۲۹۹ھ از رامپور متصل قلعۂ نواب صاحب۔

مخفی نہ ماند کہ مولوی عبدالعزیز سکونت در پٹیالہ داشت، وے مرید شاہ امین الدین نانوتوی است کہ خلیفہ حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ بودہ۔ مولوی عبدالعزیز از حضرت ایشان نیز استفادہا کردہ

Marfat.com

رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مکتوبِ ہفتم بہ فارسی بہ مولوی عبداللہ علی زی دُرّانی قندہاری۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مکتوب مرغوب برادرِ عزیز مولوی عبداللہ قندہاری کہ بہ کمال محبّت فرستادہ بود رسید۔ بَارَکَ اللّٰہُ فِی عُمْرِکُمْ وَعِلْمِکُمْ وَرُشْدِکُمْ وَاِرْشَادِکُمْ وَجَعَلَکُمْ اِمَامًا لِلْمُتَّقِیْنَ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَکَثَّرَ اَمْثَالَکُمْ۔ ہمّت بلند دارند و بہ ما متوجہ باشند ان شاء اللہ تعالیٰ ترقیات کثیرہ خواہند نمود، و بہ تکرارِ کلمۂ طیّبہ و تلاوتِ قرآن مجید و نماز بہ طولِ قنوت راغب، دل خواہان ترقی شما است و بہ شما متوجہ است، مطمئن باشند، در رجب بہ مدینۂ منوّرہ حاضر شدہ ام و بہ عنایات بے غایات مشرف، کسے ہم مشرب و ہم جنس نیست الّا قلیل، زیادہ طاقت تحریر نیست۔ نیک عالم بہ بمبئی رفت، مارا دشنام می دہد و بدمی گوید حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ می باید دید و دم نباید زد۔

وَلَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیَاۃُ مَرِیْرَۃٌ ۔۔۔ وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ

بعض برادران ترقی ہا کردہ اند، استقامت و تسلیک در ترقی است، الحمدُ للہِ، شیخ عمادالدین اجازت تعلیم یافتہ بہ ملک خود "بلغار" رفتند، مولانا مختار مخدوم سمرقندی اجازت یافتہ مقیم مکۂ معظمہ اند، شیخ محمد حسن جوان خوش استعداد است، ظاہرا بَعْدِ چندے مشرف بہ اجازت شود، احوال سرگرمی حلقہ و تعلیم باطن و ظاہر نوشتید، پارۂ از وقت دران ہم صرف کنید، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ تحریر ۱۵ محرم ۱۳۰۴ھ از مدینہ منورہ۔

مکتوبِ ہشتم بہ فارسی نیز بہ مولوی عبداللہ قندہاری۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اخی اعزی معارف آگاہی ازین فقیر سلام و دعوات طیبات مطالعہ فرمایند و یک دم غفلت را بہ خود راہ نہ دہند، گاہے از گلستانِ عالمِ امری گل چینی کنند و گاہے در بحرِ محبّت نفس را پاک کنند ؎

قدمے زوجودِ خویش فانی ۔۔۔ رفتہ ز حروف در معانی

گاہے عناصر را از انوارِ باطن مشابہ ملک کنند و گاہے مشت خاک را ہم رتبۂ فلک کنند، ہمت را بلند دارند و سر خود را پست، نماز بہ طول قنوت و تلاوت قرآن مجید لازم است، مکتوب مرغوب ایشان رسید، واقعی در عروج سالک را متوہم می شود کہ از مشائخ بلند تر رفتہ ام، تحقیق آن در مکتوبات شریفہ موجود است، فقیر ہر وقت متوجّہ کمال شما است، برائے شفائے امراض ہم دعا ہا نمودہ شد۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔ تحریر ششم صفر ۱۳۰۴ھ از مکۂ مشرفہ۔ قریب

Marfat.com

باب عتیق۔

مکتوب نهم به فارسی به اسماعیل بن عبدالرحمٰن۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ محبّت آثار، سعادت اطوار، اخلاص شعار اسماعیل بن عبدالرحمٰن ازین حقیر دعوات طیّبات مطالعه فرمایند، مکتوب شما رسید، در وقت مطالعه اش آثار محبّت بلکه خلوص مودّت مفهوم شد۔ لِلّٰهِ سُبْحَانه الحمدُ وَالمِنّةُ عَلیٰ ذٰلِكَ كثيرًا لأنّهُ اَعظمُ النعمِ واساسُ الايمانِ، حق سبحانه استقامت بران عنایت کند، بُشریٰ لَكُمْ۔ وکتاب مستطاب نیز رسید، سبحان الله عجب کتاب است، سالها است که حقیر مشتاق زیارت آن بود، به سبب شما به سعادت مطالعه اش سرفراز شد، نسبتِ غلامی که این حقیر را به قرآن شریف است، هر چند نه می گزارد که به کلامِ کسے ذوقین شوم۔

آن راکه در سرائے نگار یست فارغ است از باغ و بوستان و تماشائے لاله زار

اما در تصوّف قدیم در مدح این کتاب لَمْ يُصَنَّفْ مِثْلُهُ گفتن روا است۔ چهار ڈبه سکر نیز رسید، در استعمال حقیر به کار نیامد که نفاستش از ابُولُمْعَتَین بسیار کم است، شاید به کارِ دیگر صرف شود، باقی حاجی ایوب را بگویند که نومید نه شود و متحیّر هم نه گردد که چه کنم، ظاهر و باطن را یکسان کند و طالب زیادتی اخلاص و محبت به طریقِ استقامت باشد۔ مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُم اِنْ شَكَرْتُم وَ آمَنْتُم۔ و در گفتار و کردار تقویٰ را شعار خود سازد۔ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ ایوب ثانی خود را چرا سست می کند و قدم استوار به راهِ حق نه می گزارد و طیب و یعقوب را هم تذکیر کنید، اگر هیچ نه توانند رشتهٔ محبت را قوی کنند، اے عزیزان، فرصت غنیمت است۔ هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ باقی احوال مستوجب حمدِ کثیر است۔ زیاده از یک سال است که از خانقاه شریف قدم بیرون نه نهاده ام، دروازهٔ ملاقات مردم بالکل مسدود شده است، دو سه خادم ولایتی، یک نیم هندی به مشقتِ تمام حاضر می شود، طالبِ خدا نیست اِلّا ماشاء الله۔ از آمدنِ مردم بے مزگی می شود، به دعا یاد دارند۔ اے عزیز در عالم کسے نیست و چیزے نیست که مرا ذوق دهد، به جز خلوتِ من سلوکِ سالکان و جذبهٔ مجذوبان را در دونِ حرمِ دلِ من بار نیست، خود در فهم عنایتے که بر من است قاصرم، به دیگران چه رسد۔ وَاللهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ تحدیثاً بنعمة الله به شما نوشتم که دوست باشید و فهم کنید۔

من اگر رندم وگر شیخ چه کارم با کس حافظِ راز خودم عارفِ وقتِ خویشم

والسلام علیکم اجمعین۔ روز جمعه ششم جمادی الآخره سال یازدهم از مائهٔ چهاردهم۔

Marfat.com

مکتوب ۱۰ دہم بہ اُردو، بہ عبدالرحیم بن عبدالکریم متوطن ڈیبائی از توابع بلند شہر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہِ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ از ابوالخیر احمدی برادرِ طریقت میان عبدالرحیم منصرم محکمۂ پیمائش، سلمہ اللہ تعالیٰ را بعد سلام مسنون معلوم باد، ہر دو مکتوبِ شما رسیدند، الحمدللہ سبحانہ کیفیتے کہ در اخیر نوشتہ بودید کہ فیض معیّت بہ تمام بدن محیط می شود، بسیار خوب است، اگر شاہ بہرام از خادمان حضرت خواجۂ احرار قدس سرہ اند، از سلسلہ ما ہستند، حرجے نیست اگر نزد ایشان نشستہ بہ مراقبہ مشغول شوید۔ از سہ ماہ منشی رفتہ است لہٰذا در تحریرِ جواب تاخیر می شود، بعد مغرب متوجہ فیض باشید، ان شاء اللہ تعالیٰ در فیض ترقی خواہد شد۔ بہ دعائے خیر مرا ہم یاد دارید والسلام روز جمعہ ہژدہم ذی القعدہ از مائۂ چہاردہم۔

مکتوب ۱۱ یازدہم بہ اُردو نیز بہ عبدالرحیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الّذین اصطفیٰ۔ از عبداللہ ابوالخیر احمدی۔ محبّت آثار میان عبدالرحیم بہ عافیت و استقامت باشند، مکتوب مرغوب رسید، از مضامین مندرجۂ آن خوش وقت شدیم، وقتے کہ معیّت بہ کمال می رسد و از انجا ترقی می شود لطیفۂ نفس را تربیت می فرمایند۔ کشف شما درست است۔ مع ہٰذا۔ ہنوز مدّتے بہ معیت مشغول مانید کہ معیّت مقامِ ولایت صغریٰ ہست، درین موطن از ظلالِ اسما و صفاتِ الٰہیّہ حصولِ فیض می شود، ہر قدر کہ در معیت پختگی آید، ہمان قدر در سلوک مضبوطی خواہد بود۔ در معیت قلب را فنا حاصل می شود بلکہ اجازتِ مفیدہ نیز عنایت کردہ می شود، بعد از مغرب بہ ما متوجہ باشید، اثر توجہ خواہد رسید، والسلام تحریر روز سہ شنبہ سیزدہم ذی الحجّہ از مائۂ چہاردہم۔

مکتوب ۱۲ دوازدہم بہ فارسی نیز بہ عبدالرحیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہِ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ از فقیر ابوالخیر احمدی کان اللہ لہٗ، برادرِ عزیز منشی عبدالرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ سلام خوانند۔ مکاتیبِ شما ہمہ رسیدند۔ الحمدللہ۔ اثر توجہات بہ شما می رسد۔ این از نعمتہائے الٰہی است، اوقات خود را بہ طاعات و اذکار و تلاوت و مراقبات مشغول دارند و خالی نہ باشند و رابطہ بسیار کنند۔ وقائع شما اکثر نیک اند، از فنائے لطائف نوشتہ بودند، الحمدللہ تعالیٰ۔ توجہ بہ شما کردہ می شود، خصوصاً وقتے کہ مکتوب شما می رسد۔ زیادہ تر باعثِ فیض بہ شما می شود۔ از جواب نہ نوشتن دل تنگ نہ باشند، منشی درین وقت کسے نیست و فقیر را فرصت کم، مجملاً این قدر بدانند کہ دروازۂ فیض بمنہ تعالیٰ کشادہ شدہ است، این نعمتِ الٰہی است والسلام از مولوی عبدالغنی

Marfat.com

دیار محمد خان سلام خوانند، درین شہر از رمضان شریف وبائے ہیضہ سببِ ابتلا شدہ است، دعا کنند کہ اللہ تعالیٰ مسلمانان را توفیق توبہ وعبادت دہد والسلام۔ تحریر روز شنبہ نہم شوال سال نہم از مایۂ چہاردہم۔ از خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب[۱۳] سیزدہم بہ فارسی بہ سیّد عبداللہ زواوی کہ فرزند سید محمد صالح بن عبدالرحمٰن زواوی خلیفہ وجانشین حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ بودہ وتربیت اولادِ پیر ومرشد خود کردہ۔ سید عبداللہ زواوی از پدر بزرگوار خود اخذ نسبت کردہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ و سَلامٌ علیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطَفیٰ، وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہُ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہُ۔ از عبداللہ ابوالخیر احمدی سیادت وشرافت دستگاہ سید عبداللہ سلام خوانند۔ الدِّینُ النَّصِیحَۃُ مکتوب شما رسید، آوردنِ احمد (فرزند اکبر حضرت شاہ محمد مظہرؒ) از حرمین شریفین ورسانیدن بہ رامپور از برائے چیست، اگر برائے علومِ ظاہریہ است پس در حرمین ہم مُیَسّر است، واگر برائے اصلاح قلب وتزکیۂ نفس وسلوک طریقِ اولیا، پس برائے این کار آوردن فائدہ نہ دارد، بہ دل وجان آمدن طالب شرط است۔ اگر در احمد شوق طلب است بہتر، باک نیست، واگر این مفقود است، صبر کنید کہ حق سبحانہ او را شوقِ طلبِ این راہ عنایت کند۔ ولایت کارِ دنیا نیست کہ بہ عقل و تدبیر راست آید ؎

دل اندر زلفِ لیلےٰ بند و کار از عقل مجنون کن — کہ سالک را زیان دارد مقالاتِ خرد مندی

دیگر آن کہ مولوی ارشاد حسین صاحب مردِ نیک ولائق ہستند (متوفی بہ ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۱۱ھ) لیکن شب وروز ہمراہ احمد بودن نہ می توانند، البتہ با مردم دیگر مصاحبت خواہد شد، واہلِ رام پور لائقِ مصاحبت نیستند، و احمد را ترکِ حرمین بر دل گران باشد۔ وبا وجود گرانی دل، ہیچ کار نہ می تواند شد، نہ دینی ونہ دنیوی، خصوصاً شغلِ طریقہ، کہ گرانی دل سَمِّ مہلک است درین راہ، شیخ غلامِ نقشبند یا کسے کہ با فہم باشد یا سید عماد الدین صاحب، شاید این تحریر فقیر را قدر کنند کہ بہ خلوص نیّت ہر چہ بہ قدرِ عقل من بود نوشتم۔ احمد را دعا رسانند۔ این مکتوب کہ نوشتہ ام موافق مشربِ خود نوشتہ ام۔ زمانہ سازی بہ من لائق نیست، وہم با احمد محبّت دارم، ومقتضائے محبّت آن است کہ۔ یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ اگر موافق شما تحریر من باشد بہتر است ورنہ مرا معذور دارند والسلام تحریر بست وچہارم ربیع الآخر جمعہ۔ از خانقاہ شریف۔

مکتوب[۱۴] چہاردہم بہ اردو بہ جناب محترمہ نجم النساء خواہر جدّ مادری۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Marfat.com

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ - ازجانب عبداللہ ابوالخیر بہ خدمت جدّۂ محترمہ انجم النساء سلام با احترامات مسنونۂ کرام قبول باد- اولاً سوال از احوال مزاج شریف و باز از اشتغال بہ ذکرِ الٰہی و تلاوت منزل قرآن مجید و تصور شیخ و حضور دل و اسم ذات از ہر لطیفہ جدا جدا، لطائف عالم امر بہ اسمِ پاک گویا، استفسار می نمایم- جدّۂ محترمہ ہوش دارید و در کارِ خود و در اعتقادِ خود خوب محکم مانید- دولتے کہ پروردگار بہ شما ارزانی داشتہ است آن را قلیل تصوّر نہ کنید- قدر این دولت را بزرگانِ دین می دانند- اگر در حیات باز ملاقات شدان شاء اللہ مزید تعلیم خواہم کرد، ورنہ بر ہمین قدر قانع باشید- انتہی- عاجز ابوالحسن زید خیال دارد کہ این مبارک مکتوب از دہلی بہ مکۂ مکرمہ رسیدہ تحریر فرمودہ اند-

مکتوب ۱۵ پانزدہم بہ اُردو بہ حفیظ الرحیم (بہ توسط نیاز احمد محمد صدیق ۳۷ پانی گھر پلٹن گورہ- چھاؤنی دل کشا، لکھنؤ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- مکتوب حفیظ الرحیم رسید، از اثر محبتِ ما این است کہ از تمام مکروہات و لغویات دلِ خادم متنفر و بہ دینداری و پرہیزگاری راغب شود- اگر این کیفیت را حاصل کردہ اید پس فی الواقع شما خادمِ ما ہستید- و شما استفسار از خدمت کردہ اید- خدمتِ پیر و مرشد برائے خادم سعادتِ کبریٰ است- آما شرط آن است کہ مالِ پاک و نیتِ نیک داشتہ باشد- برائے خادمِ ما فرض است کہ بر فرائض قائم و از محرمات مجتنب ماند- اگر این دو امر در کسے نیست وے خادمِ من نیست- والدۂ خود را نیز این کلام برسانید و تاکید کنید کہ دل را از وساوس پاک کردہ صبح و شام بہ ذکر شریف مشغول ماند- والسلام علیکما-

مکتوب ۱۶ شانزدہم بہ اُردو بہ مولانا سید امیر نواب بہاری کہ بہ خدمت حضرت شاہ احمد سعید رسیدہ بود و باز از فرزند کلان ایشان حضرت شاہ عبدالرشید قدس اللہ اسرارہما بیعت شدہ بود- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- مہربان سید امیر نواب را بعد از سلام علیک معلوم باد کہ مکتوب شما رسید و احوال معلوم شد- مکتوبے کہ پیشتر آمدہ بود جوابش فرستادہ ایم- امید است کہ رسیدہ باشد (بعد ازین حدیث شداد بن اوس نوشتہ اند و باز تحریر نمودہ اند) از تبرکات بزرگان ما بعض اوراق بہ دست ما رسیدہ اند- ما آن را زیارت کردیم کہ ہمہ پند و نصائح است، ازان جملہ است کہ حضرتے از دوستان خود استفسار کرد کہ کدام کس در راحت و آرام از دیگران بیشتر است- کسے گفت- آن کس کہ ایماندار است و ہم آسودہ- فرمود ندائے عزیز- آن جسم را بیشتر راحت و آرام است کہ در قبر نہادہ است و از عذابِ خدا مامون گشتہ- برائے پند گرفتن این دو سخن (حدیثِ مبارک دارشاد حضرت)

Marfat.com

کافی است۔ برائے برخورداران نصیر الحق وانوار الحق زیارت کردن این مکتوب سُودمند است و اگر ایشان نقلش برداشتہ نزد خود محفوظ کنند بہتر است، ممکن است وقتے آن را مطالعہ کنند و راہ درست را اختیار کنند۔

درباب سفر حرمین شریفین باز استفسار کردہ اید۔ درین امر جائے شک و ریب قطعاً نیست کہ بہ آن مبارک دیار رفتن و آن جا قیام کردن و در آن جا مردن از عمدۂ سعادتہا است۔ مع ہذا امرے است کہ بیان کردنش ازبس ضروری است۔ قاعدۂ عمومیہ است کہ پیش از مردن انسان علیل می شود۔ آن وقت وے بے قرار می شود و خواہش می کند کہ معالجے را پیدا کند و دوا بخورد، دران دیارِ مقدسہ معالج و ادویہ را فقدان است لہٰذا در صورت ناسازیٔ مزاج خیالاتِ فاسدہ بہ دل راہ می یابند۔ مثلاً من چرا بہ چنین جائے آمدم کہ نہ طبیب دارد و نہ دوا۔ ما برائے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ ایم، کسے از بدحالی ما رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم را خبر کند۔ و امثال این خیالات، و اَفرادے را کہ زندگانی بہ راحت بہ سر کردہ اند و دوا و دارو را عادی شدہ اند۔ این گونہ خیالات بیشتر می آیند۔ و از چنین خیالاتِ فاسدہ در ارتباط مع اللہ بے حلاوتی و در قُوّتِ ایمان کمزوری پیدا می شود۔ بنا برین من شما را چہ نویسم۔ البتہ اگر کسے از اصحابِ عزیمت باشد کہ ہر گونہ شدائد و آلام را بہ طیبِ خاطر و سکونِ دل برداشت کند برایش بہ آن دیارِ مقدسہ رفتن و قیام کردن بسیار خوب است اَما این گونہ افراد کجا ہستند۔ انتہیٰ ملخصاً۔

عاجز گوید سیادت پناہ امیر نواب را شوقش بہ آن دیارِ مقدسہ رسانید اَما قصدِ ہجرتش ناتمام ماند و بعد از مدتِ قلیل بہ وطن مراجعت فرمود۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

مکتوب ۱۷ ہفدہم بہ اُردو بہ مولوی کاظم حسین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی کاظم حسین را بعد از سلام علیک معلوم باد کہ بعد مدت مکتوب شما رسید۔ خود من خیال داشتم کہ شما را مکتوبے ارسال کنم۔ از غفلت و حدیث نفس اگر رستگاری حاصل نہ شود تا ہم وظیفۂ شریفہ کردن نعمت عظمیٰ است۔ البتہ برائے ازالۂ غفلت و حدیثِ نفس سعیہا باید کرد۔ ہر چہ از مساعی بہ ظہور رسد آں ہمہ داخل در جہاد فی سبیل اللہ است، حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ "ہر کہ تلاوت قرآن مجید بہ مہارت و حذاقت کند وے با فرشتگان عالی قدر است و ہر کہ در تلاوتِ قرآن مجید می ماند و زبانش خوب روان نہ می شود و تلاوت بروے دُشوار می باشد او را دو اجر است۔ یکے اجر قرائت و دوم اجرِ مشقت۔ کجا مایان و کجا آن زمرۂ فرشتگان، اگر مایان از اصحاب دو اجر شویم

Marfat.com

زہے قسمت۔ وسبب غفلت وحدیثِ نفس این است کہ در طبیعت ما وشما تبتّل وانقطاع الی اللہ نیست۔ باذکرِ شریفِ پروردگار افکارِ دنیویہ لاحق می باشد۔ وائے افسوس۔ پروردگار می فرماید۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔ ویادکن نام پروردگار خود را وبہ سوئے او منقطع شو بہ انقطاعِ کامل۔ وامامِ ربانی فرمودہ کہ فائدۂ ذکر بعد از اخلاصِ نیّت وتخلیص امنیت حاصل می شود۔ وفرمودہ اند۔ گرسنگی باید تا ذکر شریف اثر خود نماید، سیر آمدن وسیر رفتن فائدہ نہ دارد، وآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔ اے فرزندِ آدم خالی شو برائے عبادتِ من، پُر کنم سینۂ ترا از بے پروائی ومحتاجی ترا بند کنم واگر تو بہ این طور نہ کنی پس پُر کنم سینۂ ترا بہ کلام فارغ وبے کار ومحتاجی ترا بند نہ کنم۔" این حدیث را امام احمد وترمذی ونسائی و ابن ماجہ روایت کردہ اند۔ مولوی کرامت حسین را از جانبِ ما سلام برسانید۔ اوصافِ حمیدۂ ایشان بہ من گفتہ شدہ بود، مثلاً کسے را بہ نگاہ بد نہ دیدن، وبر بندگانِ خدا مہربانی کردن وبر نماز وروزہ قائم بودن۔ ازین وجوہ ما ہم از پروردگار برائے ایشان طالب حُسنیٰ ہستیم۔ چون کہ صحبت ایشان بیشتر بابے دینان است (حاکمِ بُود) دعا می کنیم کہ پروردگار ایشان را بر دینداری قائم دارد۔ پروردگار بہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام می فرماید۔ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ۔ پس باید کہ باز نہ دارد ترا از باز داشتن آن کسے کہ ایمان نہ دارد بران وپیروی کرد خواہش خود را، آن گاہ ہلاک شوی۔" اگر مناسب خیال کنید این تحریر را بہ ایشان نشان دہید۔ حضرت بلال، حضرت زید، حضرت سالم مع الخیر ہستند، از جانب ایشان بہ شما سلام برسد۔ در خانہ خود از جانبِ ما سلام برسانید وتاکید دینداری بکنید والسلام تحریر روز یکشنبہ یازدہم جمادی الآخرہ۔

مکتوب ۱۸ ہژدہم بہ فارسی بہ نام سید امجد علی شاہ سردھنوی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب سعادت آثار سید امجد علی شاہ رسید۔ سعادتِ سلوک این حقیر را از حضرتِ قبلہ گاہی، ارشاد پناہی، نائبِ خیر البشر حضرت شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ رسیدہ است، واجازت وخلافت ہم از حضرت ایشان است ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے — یک شکر دے از ہزار نہ توانم کرد

جزاہ اللہ سبحانہ عنّی وعن المسلمین خیر الجزاء وشرف بیعت از حضرت جدِّ امجد شاہ احمد سعید قدّس اللہ سرّہٗ دارم وجد امجد بشارت خلافت خاصہ بہ این حقیر عطا فرمودہ، چنانچہ در انساب الطاہرین حضرت والد آن را نقل فرمودہ۔ وجامع ترمذی از عم والد مولانا شاہ عبد الغنی خواندہ ام واجازتِ عامّہ بجمیع ما یجوز روایتہ بہ این حقیر عنایت فرمودہ اند۔ چنان چہ اجازت نامہ خاص دستخطی ایشان نزد فقیر موجود است۔ غرض این کہ واسطہ میانِ من ومیانِ شاہ احمد سعید، حضرت شاہ محمد عمر اند (مفہوم شعر اردو) این

Marfat.com

خانہا از فیوضاتِ عمر روشن شدہ است، در سینۂ خیر از خود نور پیدا نہ شدہ۔ شمارا ذکر اسم ذات بہ کثرت مفید تر است، مقرر کردن تعداد مناسب نیست، ہر قدر توانید بہ حضورِ دل این شغل شریف کنید یعنی ذکر اسم ذات و یوسف بخاری ہم شغل اسم ذات کند۔ مطالعۂ تالیفات امام غزالی بسیار نفع دارد و قرآن شریف باترجمہ ہم ہر روز قدرے لازم است۔ والسلام علیکما۔ تحریر روز جمعہ ششم شوال ۱۳۱۹ھ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۱۹ نوزدہم بہ اُردو، نیز بہ نام امجد علی شاہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب سعادت آثار امجد علی شاہ رسید۔ استفسار از دوام کردہ۔ اوّلاً من در کتاب خواندہ ام کہ چون سالک بہ فنائے لطیفۂ اخفیٰ مشرف می شود ویرا محمدی المشرب می گویند۔ آیا این بیان درست است؟ جواب این سوال این است کہ سبق شما صحیح است۔ سالکے کہ از لطیفۂ اخفیٰ بہ نسبت دیگر لطائف بیشتر فیض یاب می شود، ویرا محمدی المشرب می گویند۔ و آن چہ شما خواہش کردہ اید کہ حق تعالیٰ شمارا حافظ لطائف عشرہ بکند، خواہشِ لغو است کسے لطائف را حافظ و قاری نہ می باشد۔ در کارخانہ باطن چون تجلّیِ فعلی جاے می گیرد۔ یعنی آن چہ ظہورِ افعال در تمام عالم می شود آن ہمہ را فعلِ فاعلِ حقیقی می انگارد، نہ تقلیداً بلکہ ذوقاً، آنگاہ سالک را آدمی المشرب می گویند۔ این بیان از لطیفۂ اولیٰ است کہ دل از یادِ خدا در ہیچ حال غافل نہ می ماند، نہ در خواب نہ در بیداری۔ خیال کنید کہ سبق اوّل چہ قدر دشوار است۔ سوال دوم نیز از قسم سوال اول است، وقتے کہ احوال مردم را قابل سبقِ اوّل نہ می یابیم، برائے طباعتِ کتاب چہ گوئیم، برائے کدام افراد آن را طبع کنیم۔ اے عزیز از مسائلِ طریقت چہ می گوئی۔ این مسائل را بالائے طاق بنہ و بہ من بگو کہ آیا از مسلمانان در یک ہزار افراد یک مسلمان بہ این کیفیت پیدا می شود کہ از روے مذاہب اربعہ وے مسلمان کامل بود۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ تحریر بدہم محرم ۱۳۲۵ھ۔ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۲۰ بستم بہ اُردو نیز بہ نام امجد علی شاہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امجد علی شاہ را بعد از سلام علیک معلوم باد، مکاتیب شمار رسیدند، بر آن کلام بے جا کہ از شما سرزدہ بود اظہارِ ندامت کردہ اید، پروردگار کلامِ بے جا را کہ از ما و شما سرزدہ است بہ فضل و کرم خویش معاف کند، ما خطاہاے شمارا معاف کردیم۔ آئندہ چنین کارے نہ باید کرد کہ دل بزرگِ خود را آزردہ کنی۔ ہدیۂ شما تنبیہاً واپس کردہ شد۔ احمد اللہ خان چرا اظہار این قدر پریشانی کردہ است۔ حالانکہ از وے امرے بیجا سرنزدہ است شاید وے خیال کردہ کہ ما او را بد گفتہ ایم۔ چون او کار بے جا نہ کردہ ما چرا او را بد بگوئیم۔ و آن چہ شما از

Marfat.com

پریشانی ملازمت خود واز ناکام شدنِ فرزندِ خود در امتحان واز نہ رفتن وے برائے تعلیم بہ انگلستان نوشتہ اید وخیال کردہ اید کہ این ہمہ از بد دعائے ما پیش آمدہ، پس این خیال شما درست نیست۔ ما برائے شمایان نہ بد دعا کردہ ایم ونہ گاہے خواہان خرابی وپریشانی شدہ ایم۔ این ہمہ خرابی نتیجۂ اعمال شما وظہورِ تحریرِ ازل نوشتۂ تقدیر شما است۔ در دل خود بد گمانی راجائے نہ دہید، نہ من بد خواہ شما ہستم ونہ بد خواہ احمداللہ خان۔ ما از پروردگار برائے خود وبرائے شمایان طالبِ حُسنیٰ می باشیم کہ پروردگار از رُسوائی در دنیا وآخرت محفوظ دارد، عثرات وزَلّات مایان را معاف کند واز عذاب مصون ومامون دارد وتوفیق دینداری ومسلمانی درست عنایت کند وبہ آن کارہا مُوَفَّق شویم کہ او سبحانہ وتعالیٰ از ما راضی شود واز ان کارہا اجتناب کنیم کہ او تعالیٰ آن را خوش نہ دارد۔

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی — پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی
اندران دم کز بدن جانم بری — از جہان با نورِ ایمانم بری

تحریر روز یکشنبہ ۲۸ جمادی الاولی ۱۳۲۹ھ از کوئٹہ۔ عبداللہ ابوالخیر فاروقی عفی عنہ

یک نقل ازین مکتوب بہ احمداللہ خان ویک بہ اشفاق الٰہی ارسال دارید۔

مکتوب ۲۱ بست ویکم بہ اُردو، نیز بہ امجد علی شاہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امجد علی شاہ را بعد از دعائے خیر معلوم باد۔ اقبال (پسر امجد علی شاہ) را آوارگی وشما را افسردگی۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ۔ عزیزانِ وے را۔ چہ از جہتِ پدر وچہ از جہتِ مادر۔ شاید ہمین حال باشد، پس وے چہ گونہ خُجستہ احوال گردد۔ ع از کوزہ برون ہمان تراود کہ دروست۔ حالانکہ از علالت نجات یافتید، در جزع وفزع فرزند دلبند مصروف گشتید کہ وے چرا سعادت مند نہ شد۔ تمام عمر در کفرانِ نعمت وجزع وفزع بہ سر شد کہ از عَلَاماتِ ادبار است، پس بگو کہ آیا سپاسداری وشکر نعمت کہ علامتِ فلاح واقبال است، بعد از مرگ خواہی کرد۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔ بر ما وبر شما نہایت ضروری است کہ سپاسداری وشکر نعمتہائے پروردگار بہ جا آریم۔ دیگر خیریت است۔ حضرت بلال برائے شکار رفتہ اند۔ دیروز بست وہشت کبکہائے عمدہ از شکارگاہ برائے ما ارسال کردہ اند۔

والسلام۔ جمعہ سوم محرم ۱۳۳۹ھ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۰ء۔

مکتوب ۲۲ بست ودوم بہ فارسی۔ بہ مخلصینِ کوئٹہ بلوچستان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خادمان سعادت آثار مرزا نیاز محمد وحسن خان وعبدالرشید وعبدالحلیم ومُلّا عبیداللہ وایاز ولعل احمد مؤذن ومنو ومُلّا داد ومارکیٹی ومحبت وہارون پسران بوستان واحمد جان قندھاری وآغا جان وغیرہم، ہمہ بہ وظائف

Marfat.com

طاعات و عبادات به جد و جہد سعی می کردہ باشند و عمر گران مایہ را مفت ضائع نہ کنند ؎

سرمایۂ دولت اے برادر بہ کف آر — وین عمر گرامی بہ خسارت مگزار
دائم ہمہ جا بہ ہمہ کس در ہمہ حال — میدار نہفتہ چشم دل جانبِ یار

واز غصہ و خشم خود را دور دارند و از غیبت و تحقیرِ مسلمانان و دروغ زنی بسیار پرہیز کنند۔ این اخلاقِ رذیلہ در شمایان بسیار است، ازین جہت تاثیرِ ذکر شریف و حضورِ دل در شمایان کم است، ہر قدر ما توجہ بہ حال شما کردیم و نصیحت کردیم، تاثیر در شمایان نہ شد، این ہمہ بہ سبب عادات شما است بہ اخلاقِ رذیلہ، پس باید کہ در دور کردنِ این اخلاقِ سیئہ سعیِ بلیغ کنند۔ وقت روانگی (از کوئٹہ) در مرزا نیاز سستی و پریشانی معلوم می شد، وجہِ آن بنویسید کہ چہ بود۔ اگر در ہفتہ یک بار بر زیارت شریف (مزار عثمانی و حیدری، نزد شیخ ماندا) حاضر شدہ وظیفۂ بست و پنج ہزار با حضور دل کنند امید است کہ حضور دل زیادہ شود والسلام علیکم پنجشنبہ ہفتم شعبان ۱۳۲۱ھ عبداللہ ابوالخیر فاروقی۔

مکتوب ۲۳ بست و سوم۔ بہ اردو۔ بہ نام ظہور الحسن ساکن نگینہ از توابع بجنور۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب شما رسید و احوال معلوم گردید، پیدا شدن شوق و محبت خوب است، مالابدِ منہ رسالہ منوب است بران عامل باشید۔ شغلِ اسم ذات ذکر قلبی بکنید، از طرف ما بہ شما اجازت است۔ ان شاء اللہ ازین شغل برکت خواہد شد و ترجمۂ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر بخوانید کہ از مضامین کلامِ الٰہی قدرے واقفیت پیدا شود و رسوم جہالت و بدعات از دل دور شوند، با بزرگان این زمانہ ملاقات نہ باید کرد۔ سہ شنبہ نہم رمضان شریف۔ از کار بد و از نام خوب ابوالخیر۔

مکتوب ۲۴ بست و چہارم بہ اردو۔ نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عزیز من، مکتوب شما رسید و دائما مکاتیب شما می رسند۔ بہ وقت رسیدن مکتوب خیال شما می آید و طبیعت را یک گونہ توجہ بہ جانب شما پیدا می شود و اگر تحریر شما موافقِ مزاج می باشد برائے شما در اکثر اوقات از دل دعا بر می آید۔ اے عزیز، در خانۂ خود بہ آرام نشستہ ئی، نہ در راہِ دین محنتے کردہ ئی و نہ در طریقِ سلوک ریاضتے و این نعمت دریافتہ ئی۔ آیا این برکت کم است، اے عزیز شکرِ حق بہ جا آر۔ ناسپاسی کردہ نعمت را زائل مکن۔ این خدمت بہ طاقت من نیست کہ من جواب ہر مکتوب بہ ہر کسے بنویسم۔ این گونہ کار شغلِ بے کاران است۔ انسان را باید کہ عقل و تمیز حاصل کند۔ تحریر بست و چہارم جمادی الاولیٰ۔ از خانقاہ شریف دہلی۔ عبداللہ ابوالخیر عفی عنہ۔

مکتوب ۲۵ بست و پنجم بہ اردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب شما رسید، شما

Marfat.com

خودفکرے بکنید کہ چہ کلام تحریر کردہ اید۔ کجا طرق کسب دنیا و کجا من بے چارہ وغریب۔ اگرچہ از مزاج من شما را واقفیت کم است۔ زیرا کہ در ایام درسِ خود کہ از حکیم عبدالمجید خان می گرفتید چند بار برائے ملاقات من آمدہ بودید۔ تاہم این قدر عقل داری کہ بسنجی کہ قاعدۂ من چہ است و طریقہ من چہ، واز من طلبِ کدام امر باید کرد، و پیش من نام چہ چیز باید گرفت۔ برائے تحصیلِ مطالبِ دنیویہ نزد من آمدن یا بہ من چیزے نوشتن سخت کم عقلی و حماقت است۔ پروردگا کتابِ پاک نازل فرمود و انبیاء علیہم السلام فرستاد نہ برائے این کہ مخلوق خدا را طرقِ کسبِ دنیا نشان دہند۔ بلکہ برائے این امر فرستادہ کہ مخلوق را تعلیم دین فرمایند، برائے کسبِ دنیا حاجتِ کتاب و پیغمبر نیست، بے کتاب و بے پیغمبر ہم کسب دنیا می شود۔ بزرگے اگر بہ اوجِ کمال می رسد مقامِ نیابت پیغمبر حاصل می کند۔ چون برائے پیغمبر تعلیم طرقِ کسبِ دنیا لازمی نیست، برائے نائبانش چہ گونہ لازم می شود۔ از بیانے کہ نوشتم معلوم شد کہ بہ دُعائے پیرِ کامل مقاصد دنیویہ را حاصل کردن امر بے جا است بلکہ وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّہٖ است و این ظلم است، اما اہلِ بدعت و غفلت درین امور مبتلا اند بلکہ حقیقتِ امر و اَصْلِ کلام این است کہ اگر بندۂ نماز و روزہ و وظیفۂ قرآن مجید و ذکرِ شریف بہ این مقصد می کند کہ ویرا فتوح دُنیویہ میسّر شود، وے از اجر و ذخرِ آخرت محروم است مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ، اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ ہر کہ زندگانی دنیا و آرائش آن را می خواہد بہ تمام رسانیم بہ ایشان جزائے عمل ایشان در دنیا و ایشان در دنیا نقصان دادہ نہ شوند۔ آن گروہ کسانے اند کہ نیست مر ایشان را در آخرت مگر آتش، و باطل شد آنچہ کردہ بودند در دنیا۔ و آنچہ می کردند باطل است۔" اَعَاذَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ در دُوُم رکوعِ سورۂ ہُود (علیہ السلام) این آیات موجود اند۔ اگر می خواہید کہ فی مابین خط و کتابت جاری ماند پس از اینگونہ کلام احتراز کنید، چہ مقصد از خط و کتابت دیگرے را رنجیدہ ساختن نہ می باشد۔

مکتوب ۲۶ بست و ششم بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عزیز من چند روز شدہ کہ مکتوبے بہ شما ارسال کردہ ام و سبب نوشتنِ مکتوب ہٰذا این امر شدہ کہ در شہر شما حافظ نور الحسن فرزند مولوی ظہور الحسن مرحوم قیام دارند۔ ایشان بہ من مکتوبے متضمن استفتا ارسال کردہ اند۔ و من درین امور سوال و جواب را خوش نہ دارم، لہٰذا ٹکٹ ایشان کہ برائے جواب ارسال کردہ بودند بہ شما می فرستم کہ بہ ایشان برسانید و عذر من بگوئید کہ من در ضروریات مقصر ماندہ ام (چہ جائے این گونہ سوالات و جوابات) و در شہر شما محمد حسن خان ہستند، ایشان مرید مولوی غلام نبی للّٰہی اند کہ از سلسلۂ ما می باشند،

دیراست کہ مکتوب ایشان نیامدہ۔ احوال ایشان تحریر کنید۔ والسلام تحریر یوم جمعہ چہارم جمادی الآخرہ ۱۳۱۶ھ، عبداللہ ابوالخیر عفی عنہ۔

مکتوب ۲۷ بست و ہفتم، بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) مکاتیب مرسلۂ ظہور الحسن می رسند۔ ابتداءً از خطوط ایشان احساسِ پریشانی بیشتر می شد والحمد للہ کہ درین ایام قدرے کمی است۔ پریشانی را تا حدِّ امکان کم باید کرد کہ نتیجۂ پریشانی خوب نیست۔ پابندی نماز و روزہ و احکام شرعیہ لازم است و برائے سلیم القلب شدن وساوس را از دل دور کردن امر ضروری است بمقولۂ بزرگانِ ما است والحق کہ مقولۂ خوب است "دلے کہ گرفتار غیر است از وچہ توقع خیر است"۔ والسلام پنجشنبہ سیزدہم ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۱۷ھ۔ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۲۸ بست و ہشتم، بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب سعادت آثار ظہور الحسن رسید۔ احوال معلوم گردید۔ از مدتے مکتوب شما نیامدہ بود لہٰذا از جانب ما ہم جوابے نہ رفت۔ بر دینداری ثابت قدم و بہ اعمال صالحہ مشغول باشید۔ دنیا جائے چند روز است۔ آرامگاہِ مسلم آخرت است۔ دنیا جائے زحمت و آخرت جائے راحت است، اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ مشہور مقولہ است و شما ہم آن را شنیدہ باشید۔ در طولِ اَمَل و آرزوہائے دراز وقتِ عزیز را ضائع نہ کنید۔ از افکارِ رَدِیَّہ باطنِ خود را پاک دارید و شوقِ ذکرِ شریف را زیادہ کنید، از خطرات و وساوس دل را پاک کنید۔ ہر روز در وقتے بہ تلاوتِ قرآن مجید با فہم معنی خود را مشغول دارید۔ طریقۂ نیکان ہمین است در غمِ دنیا ماندن و غم تہی دستی (از مال و متاع دنیویہ) خوردن کارِ خردمندان نیست۔ از غم خوردن، دنیا بہ دست نہ می رسد۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔ من بہ اندازۂ ہفت ماہ در کوئٹہ و گلستان قیام کردہ بہ منتصف رجب بہ دہلی رسیدہ ام۔ والسلام تحریر یکشنبہ دوازدہم شعبان ۱۳۱۹ھ۔ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۲۹ بست و نہم بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبداللہ ابوالخیر فاروقی ظہور الحسن را بعد از سلام مسنون معلوم باد کہ مکتوب شما در کوئٹہ رسیدہ بود۔ ما درین روزہا بہ دہلی رسیدہ ایم و جواب می نویسیم۔ پروردگار ما را و شما را توفیق عمل صالح عنایت کند،

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بہ درگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش — کس نتواند کہ بہ جا آورد

در نیک کارہا اوقات عزیزہ را صرف کردن مناسب است۔ ملازمت و تجارت و زراعت از نیک کارہا است و بہ خلوصِ دل یادِ الٰہی کردن نعمتِ عظمیٰ است کہ یقین را می افزاید البقیۃ الخیر

Marfat.com

والسلام تحریر چہار شنبہ بستم شعبان ۱۳۲۱ھ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۳۰ سی اُم بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے نیک مردِ عزیز۔ چنان شود و چنین شود و آن شود و این شود گفتن و آرزو کردن سودے نہ می رساند۔ نہ دنیا بہ دست می آید و نہ دین۔ البتہ بہ جد و سعی چیزے حاصل می شود و آن ہم اگر در تقدیر نوشتہ است ورنہ با وجود جد و سعی چیزے بہ دست نہ می رسد، بہ دست من دولت آید، من مالک باغ شوم، من حکمران گردم، اگر تمام روز دراین گونہ خیالِ خام بمانی، ہیچ نہ خواہی یافت، چرا خبط الحواس شدہ ئی۔ ہر چہ خواہی کنی ثمرۂ آن خواہی یافت۔ در طلبِ دنیا شب و روز سرگردان مانی و آرزوہا داری کہ مراتبہائے اہلِ دین و اصحاب معرفت را دریابی۔ ہَیہَاتَ ہَیہَاتَ۔ فلاحِ عاقبت نہ بر خواہشاتِ شمایان موقوف است و نہ بر خواہشاتِ اہلِ کتاب بلکہ موقوف بہ عمل است۔ ہر کہ کارِ بد کند جزاے آن دریابد و نہ کسے را بہ جز پروردگار معین و مددگارِ خود یابد۔ و ہر کہ کارِ نیک کند و ایمان ہم آوردہ باشد۔ خواہ مرد باشد یا زن۔ پس ایشان داخلِ بہشت خواہند شد و بر ایشان مقدار ذرّۂ عدوان نہ خواہد شد" این ترجمۂ آیت شریفہ است کہ برائے ہدایت شما نوشتہ ام۔ والسلام روز پنجشنبہ سیزدہم رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ خانقاہ شریف دہلی۔ عبداللہ ابوالخیر فاروقی عفی عنہ۔

مکتوب ۳۱ سی و یکم، بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ از عبداللہ ابوالخیر فاروقی سعادت آثار ظہور الحسن را بعد از سلام مسنون معلوم باد کہ بہ فضل پروردگار با متعلقین بہ عافیت ہستم و عافیت شما مطلوب۔ شاہ ولی اللہ در تالیفے از بزرگے نقل کردہ کہ بزرگ دیگر بہ ایشان گفت این شعر را از ما یاد گیرید۔

کارے نہ ساختیم و دمیدن گرفت صبح — حرفے چراغ خانہ بہ افسانہ سوختیم

مقصد این است کہ اگر چیزے نہ کردیم، رنج آن باید کرد (بیان مفہوم پنج اشعارِ اُردو کہ حضرت جدِ امجد گفتہ اند و حضرت ایشان درین جا نقل کردہ اند قدّس اللہُ اَسرارَھما) ما در این محفلِ دنیا آمدہ چہ کردیم غیر ازین کہ خود را رسوا کردیم۔ تمامِ عمر درین بازیچۂ اطفال بہ گونا گوں تماشا، مصروف ماندیم۔ ہمدمان ساغرہا نوشیدہ رفتند و تو در خوابِ غفلت شب را بہ سر بردی۔ ہم پیالہ و ہم نوالۂ تو کجا ہستند کہ مدتے با ایشان ہم مشرب بودی۔ قَدْ کَفٰی بِالْمَوْتِ یَا عُمَرُ وَاعِظًا فَاعْتَبِرْ وَاتَّعِظْ مَا دُمْتَ حَیًّا بَاکِیًا۔ وَھُوَ اللہُ سُبْحَانَہٗ یُوَفِّقُکَ لِمَا یُحِبُّہٗ وَیَرْضَاہُ۔ چہار شنبہ نہم ربیع الاول ۱۳۲۲ھ کوٹلہ بابو محلہ۔

مکتوب ۳۲ سی و دوم بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم۔ از عبداللہ ابوالخیر فاروقی میان ظہور الحسن بعد از سلام مطالعہ کند کہ بہ روز دوشنبہ و پنجشنبہ روزہ داشتن موجب اجرِ جزیل است۔ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ نص مبارک است۔ اگر بر این اعمالِ صالحہ ثابت قدم باشید،

Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب در اہلِ فلاح داخل خواہید شد، وجمیع نحوستہا از شما دفع خواہند شد۔ نیتِ قیام اللیل کردہ بہ شب در خواب روید۔ وقتے کہ بیدار شوید دو چار رکعت بخوانید واگر بیدار نہ شدید کلمۂ استرجاع بخوانید۔

مکتوب ۳۳ سی وسوم۔ بہ فارسی، نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبد اللہ ابو الخیر فاروقی میان ظہور الحسن سلام خوانند۔ مکتوب شما رسید۔ بر سلامتیِ ایمان شکر الٰہی بہ جا آرند کہ بزرگترین نعمتہا است۔ از مؤلفاتِ امام غزالی کیمیائے سعادت و منہاج العابدین مطالعہ کنند و بہ صدق و راستی ذکر شریف رب العالمین بر طریقۂ مقررہ خواجگانِ نقشبندیہ، علی الدوام کنند واگر نتوانند قدرے بہ وقت صبح و قدرے بہ وقت شام بکنند، امیدواریہا است، و بہترین نعمتہا سلامتیٔ ایمان است۔

گر رشک برد فرشتہ بر پاکیٔ ما — گر طعنہ زند دیو بہ ناپاکیٔ ما
ایمان بہ سلامت چو بہ گور بریم — اَحْسَنْتَ برین چستی و چالاکیٔ ما

مرگ مولوی رشید احمد زخمے است کہ مرہم نہ دارد عالم صالح و دیندار در این وقت حکمِ عنقا دارد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مُردن این چنین یک شخص از مُردنِ یک ہزار بر دینداران سخت است۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا وَالسَّلَامُ۔ سہ شنبہ بست و ہفتم جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ۔

مکتوب ۳۴ سی وچہارم۔ بہ اُردو نیز بہ ظہور الحسن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ظہور الحسن را بعد از سلام معلوم باد، بعد مدت مکتوب شما رسید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْعَافِیَۃِ۔ افسوس کہ عمر گران مایہ بہ بطالت و غفلت بہ سر رفت۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

جہان اے برادر نہ ماند بہ کس — دل اندر جہان آفرین بند و بس

تحریر سہ شنبہ ہفتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۵ھ از کوئٹہ بلوچستان۔ عبد اللہ ابو الخیر فاروقی عفی عنہ

مکتوب ۳۵ سی وپنجم بہ اُردو بہ احمد یار خان عرف مولوی مَدَن۔ ساکن محلہ بھیر، ٹونک۔ راجپوتانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ لِفافہ و بِطاقہ ہر دو رسیدند۔ احوال معلوم شد۔ اے عزیز، آن سبق اعتبار دارد کہ شاگرد پیش استادِ خود بخواند و آن وظیفہ معتبر است کہ مرید در حضور مرشد خود ادا کند۔ از دور سبق خواندن و از دور وظیفہ کردن اعتبار نہ دارد، خواب و خیال شما ہم معلوم شد، اللہ تعالیٰ ما را و شما را توفیقِ عمل صالح عنایت کند۔ تحریر یکشنبہ ۲۴ شوال ۱۳۲۷ھ دہلی۔ محلہ چتلی قبر۔ خانقاہ شریف مجددی۔

مکتوب ۳۶ سی وششم بہ اُردو نیز بہ احمد یار خان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد از سلام علیک

Marfat.com

معلوم باد۔ پروردگار جل وعلا خطاہائے ما وشما را معاف کند و بر راہ مستقیمِ دینِ متین گامزن کند، بخشندۂ گناہان صرف اللہ تعالیٰ ہست، لہٰذا پیش وے بہ خلوصِ دل و بہ عاجزی دعا کردن برائے ما وشما بلکہ برائے ہمہ ضروری است۔

اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِمَّا جَنَيْتُهُ ۔۔۔ وَعِمَّا عَصَيْتُ الْاَمْرَ قَوْلًا وَمَفْعَلًا
وَمِنْ شَرِّ شَيْطَانِيْ وَنَفْسِيْ وَمَكْرِهَا ۔۔۔ وَاَدْعُوْكَ رِقًّا خَاضِعًا مُتَذَلِّلًا

تحریر روز پنجشنبہ شانزدہم رجب الحرام ۱۳۲۹ھ۔

مکتوب ۳۷ سی و ہفتم بہ اُردو نیز بہ احمد یار خان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احمد یار را بعد از سلام معلوم باد۔ از مکتوبِ شما احوال خوبی نماز و ذوق وظیفہ معلوم شد۔ شکر است اللہ تعالیٰ را۔ عوضِ ذکر جہر تلاوتِ قرآن مجید (بہ جہر) با فہم معنی مفید تر است والسلام روز یکشنبہ ہفتم رجب الحرام ۱۳۳۰ھ

مکتوب ۳۸ سی و ہشتم بہ اُردو نیز بہ احمد یار خان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمہ خواب و خیال شما معلوم شدند۔ اے عزیز ہر قدر کہ تعمیر دیوار کردی۔ اجرتِ ہمان قدر خواہی یافت۔ از سخن رانی نہ درہم بہ دست می آیند و نہ بزرگی۔ مسلمان را شاید کہ نیک عمل بکند۔ تزکیۂ نفسِ خود کردن ضروری است۔ اگر نہ می توانی بہ تعلیم دین مشغول شو والسلام جمعہ بست و سوم ربیع الآخر ۱۳۳۰ھ۔

مکتوب ۳۹ سی و نہم بہ اُردو نیز بہ احمد یار خان۔ احمد یار را بعد از سلام علیک معلوم باد۔ شما نوشتہ اید کہ در وظیفۂ شریفہ ترقی و برکت شدہ۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ما کشف نہ داریم و تا وقتے کہ احوال را مشاہدہ نہ کنیم چیزے حکم نہ می توانیم کرد۔ دیگر خیریت است و عافیتِ ہر دو جہان، برائے خود و برائے اولادِ خود و برائے جمیع مسلمانان از اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ طلب می کنیم و می خواہیم والسلام وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ۔ تحریر روز چہار شنبہ ہژدہم ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۳۰ھ۔

مکتوب ۴۰ چہلم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از مکتوب شما احوال معلوم شد۔ برائے حاصل کردن علم دین نزد اُستاد حاضر بودن نہایت مستحسن بلکہ لازمی است ما نہ می دانیم کہ بے صحبت استاد ورد وظیفہ برکت حاصل شود۔ و اگر شما این خیال دارید کہ بہ ذریعۂ توجہات از دور ہم برکات حاصل می شوند۔ بہ گمان من این خیالِ باطل و آرزوئے غلط است۔ اگر در صورت صحبت ہم چیزے برکت حاصل شود بسیار خوش قسمتی و بزرگ کمال است۔ درین دور بیشتر افراد خواہش دارند کہ از دور اخذِ برکات کنند و ترقیہا نمایند۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

Marfat.com

وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِحَمْدِہٖ رِضَا نَفْسِہٖ حَمْدًا کَثِیْرًا مُکَمَّلًا
وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ پنجشنبہ چہارم ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ

مکتوب ۴۱ چہل ویکم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احمد یار را بعد از سلام علیک معلوم باد۔ الحمد للہ رب العالمین ما ہمہ بخیریت ہستیم۔ اَسامیِ تمام انبیاء و مرسلین خوب اند صلوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ و ہمچنان نامہائے صحابۂ کرام رضی اللہُ تعالیٰ عنہم اجمعین، بہ ہر نام کہ پسندی پسر خود را موسوم کن والسلام جمعہ دوم رمضان مبارک ۱۳۳۳ھ

مکتوب ۴۲ چہل ودوم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آن بزرگ کہ در خدمتِ عَمّ ما بودہ و بہ خدمتِ بسے بزرگان رسیدہ، بیعت از کیست و در کدام خاندان است۔ بہ ایشان بگوئید کہ برائے ما و اولادِ ما دعائے نیک بختی و دینداری بکنند۔ ایشان کسے را بیعت می کنند یا نہ و از بزرگے بہ ایشان اجازتِ ارشاد حاصل است یا نہ۔ در کراچی صدہا نفر بہ روز سہ شنبہ وقت شام ہلالِ رمضان دیدہ اند و در پونہ و بمبئی نیز بہ چہار شنبہ اول رمضان بود و آن روز ہمہ صائم بودند۔ لہٰذا قضائے یک روزہ ضروری است والسلام شنبہ ۲۵ رمضان ۱۳۳۳ھ

مکتوب ۴۳ چہل وسوم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب احمد یار رسید۔ کیفیت معلوم شد۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ما ہمہ بہ خیر و عافیت ہستیم۔ پروردگار گناہان مایان را معاف کند۔ و از رسوائی در دنیا و از عذاب در آخرت محفوظ دارد۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَجَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَاَلْحَقْنَا بِھِمْ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ، درود شریف بسیار برکت است، این را ترک نہ باید کرد۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ عنوان حالیہ ما این است۔ ریاست رامپور۔ قلعہ کہنہ۔ بجلی گھر۔ تحریر روز سہ شنبہ ہفدہم ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ۔ ۲۲ فروری ۱۹۱۶ء

مکتوب ۴۴ چہل وچہارم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اگر این درست است کہ وظیفۂ قلبی می کنید پس امیدوار حضور دل باشید و کسے کہ حضور دل را حاصل کرد در صالحین داخل شد۔ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ۔ والسلام تحریر روز پنجشنبہ بست و ششم ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۳۳ھ

مکتوب ۴۵ چہل وپنجم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از برائے ادائے قرض

Marfat.com

دعائے راپرسیدہ ئی۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم این دُعا کردہ کہ در حصنِ حصین موجود است۔ اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ بعد از ہر نماز دہ بار درود شریف در اول و آخر سہ بار بخوانید۔ اُمید است کہ در یک اربعین (چلہ) پروردگار صورتی آسانی پیدا خواہد کرد۔ دیگر آن کہ ماہمہ بہ عافیت ہستیم۔ الحمد للہِ رب العالمین۔ اُو تعالیٰ گناہانِ مایان رامعاف فرماید و بہ رضامندی خود مشرف سازد۔ چہار شنبہ بست و دوم شوال ۱۳۳۴ھ۔ کوئٹہ۔ بلوچستان۔ مسجد حضرت بلال۔

مکتوب ۴۶ چہل و ششم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیم۔ مکتوب احمد یار رسید۔ اگرچہ مریدانِ من ہزارہا افراد اند۔ لیکن ما دختر کسے را بہ نکاح مریدے نہ می دہیم، وقت بسیار نازک است۔ ما در معاملہ کسے مداخلت نہ می کنیم۔ ذکر این امور با ما ضروری نیست دیگر بحمد اللہ مایان بہ عافیت ہستیم۔ ضمان کسے مباش، بہ وصایاے مردم درمیا، در قبالہا نام خود منویس، بہ محکمہ قضا حاضر مشو۔ خواجہ جہان عبد الخالق غجدوانی رحمہ اللہ رضی عنہ بہ فرزند خود این نصیحت فرمودہ اند۔ وصیت نامہ حضرت ایشان را حضرت پیر و مرشد برحق (الوالد الماجد) این ناکارہ را در طفلی آموختہ بودند و این ناکارہ آن را حفظ کردہ بود۔ جَزَاہُ اللہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ عَنْہُ وَاَکْرَمَ نُزُلَہٗ وَعَفَا عَنْہُ ذُنُوْبَہٗ وَ غَفَرَ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ وَلِاَوْلَادِہٖ۔ آمین۔ یوم الجمعہ چہار دہم ذوالحجۃ الحرام سال ہزار و سہ صد دسی و چہار از ہجرت حضور مقدس۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مکتوب ۴۷ چہل و ہفتم بہ اُردو۔ نیز بہ احمد یار۔ از اُمورِ بے جا بزرگان منع می فرمایند۔ زیرا کہ از وجہ اُمور بے جا چون کسے گرفتار آفات می شود (معاذ اللہ) خلاصیٔ وے متعذر می شود۔ چند بار بہ شمار نوشتہ ایم۔ کہ در ضروریاتِ خود و احوالِ ضعیفی می باشیم۔ ما خیال لغو افراد نہ می کنیم و نہ از خیال کردن ما مقصود بہ دست می رسد۔ مارا کجا این قدر فرصت است کہ سبق "گاؤ آمد و خر رفت" را یاد کنیم۔ اگر کسے موافق باشد یا سخنے موافق باشد فبہا، ورنہ "ہمہ داخل دفتر باید کرد"، کلام درست بہ شما نوشتہ شد۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ پروردگار گناہان ما و شما را معاف کند۔ برائے دفع پریشانی استغفار بسیار مفید است ائمہ دین برین متفق اند والسلام جمعہ ۲۲ ماہ مبارک ۱۳۳۵ھ

حَسْبُنَا اللہُ فِی الْحَیَاۃِ وَ فِیْ سَکَرَاتِ الْمَمَاتِ وَاللَّحَدِ
وَحِسَابِیْ وَوَزْنِ اَعْمَالِیْ وَاِذَا مَا سُئِلْتُ عَنْ لَدَدِ
وَھُوَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ یَکْلَؤُنِیْ فِیْ نَھَارِیْ وَلَیْلَتِیْ وَغَدِ

Marfat.com

مکتوب ۴۸ چہل و ہشتم بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از مکتوب احمد یار۔ ماجرائے الم انگیز معلوم شد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پروردگار مہربانی فرماید و گناہان ما و شما را معاف کند۔ دراین چنین احوال ختم خواجگان خواندن بسیار نافع است والسلام جمعہ ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

مکتوب ۴۹ چہل و نہم۔ بہ اُردو نیز بہ احمد یار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احمد یار را بعد از سلام مسنون معلوم باد۔ بزرگانِ دین برائے دفع بلیات و مصائب ختم خواجگان می خوانند۔ غالباً مولوی محمد حسین خان نیز می خواند۔ شما شاید نہ می خوانید۔ بعد از ہر نمازِ فرض دہ بار خواندن سیّد الاستغفار برائے دفع پریشانی بسیار نافع است۔ وَالبَاقی الحمد للہ ربّ العالمین ہمہ خیریت است والسلام دوشنبہ یکم شعبان ۱۳۳۶ھ۔

مکتوب ۵۰ پنجاہم۔ بہ اُردو بہ نام مولوی برکت اللہ مختار فاروقی۔ ہانسی ضلع حصار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برادرِ طریقت برکت اللہ۔ حفظنا اللہ وایاہ من الفتن۔ بعد از سلام و دعا معلوم باد کہ از ماہے بیمار بودم۔ پروردگار را حمد است کہ حالا در مرض تخفیف است از مدتے مکتوب شما نیامدہ و احوال معلوم نہ شدہ، بے خیالی مناسب نیست، طریقہ و قاعدۂ خود را تبدیل نہ دہید کہ آلَش وخیم است۔ شغل ذکر و رابطہ را بہ قوت جاری دارید۔ نماز را پنج وقت باجماعت ادا کنید۔ اگر سستی پیدا شدہ است توبہ بکنید و از احوالِ خود اطلاع دہید۔ منشی رمضان علی و شیخ غلام احمد را سلام و دعا برسانید والسلام تحریر یوم شنبہ ۲۳ ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۱۰ھ ہجری مقدسہ۔

مکتوب ۵۱ پنجاہ و یکم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہ شرطِ استقامت فی الواقع خوش نصیبی شما است۔ خوش گفت۔

مُورِ مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد　　دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

بہ بست و یکم صفر، وقت رسیدن این مکتوبِ شما یک گونہ مناسبت شما را با وظیفۂ شریفہ در خیالم ظاہر شد۔ اگرچہ اثرِ بدمزگی ہنوز قدرے باقی است۔ باید کہ در امرِ این بدمزگی فکر بکنی کہ از چہ وجہ است۔ آیا از بقیۂ اثرِ صحبتِ ناقصِ برادر شما است یا از وجہ دیگر۔ بہ ہر حال از دل توبہ و ندامت کنید تا کہ این بدمزگی زائل شود۔

ترسم کہ یار با ما ناآشنا بماند　　تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

رمضان علی را نصیحت کنید کہ بر راہ آید والسلام یکشنبہ ۲۲ صفر ۱۳۱۴ھ

مکتوب ۵۲ پنجاہ و دوم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دو مکاتیب شما

رسیدند و بروقت رسیدند، الحمدللہ کہ درحالِ شما خوبی بہ نظر آمد۔ درسالہا این کیفیت بہ شما نصیب شدہ، جائے مسرت و مقامِ شکر است۔ باید کہ قدر این نعمت بکنی کہ از تمام نعمتہائے دنیا این نعمت بہتر است۔ غلام احمد و رمضان علی را تا این زمان این دولت نصیب نہ شدہ پروردگار ایشان را نیز توفیق دہد۔

صد بلا در گردنم بود این اسیری تا نہ بود　　کرد آزاد از جہان یک حلقۂ گیسوئے دوست

دراین نسبت چون ترقی واقع می شود سالک بہ مرتبۂ فنافی الشیخ می رسد ع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد۔

سہ شنبہ ۲۷ ربیع آخر ۱۳۱۴ھ۔ خانقاہ دہلی۔

مکتوب ۵۳ پنجاہ و سوم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ روزے کہ شما رخصت شدید در دلِ ما از جہتِ شما بے حلاوتی ظاہر شد۔ شما را طلب کردیم لیکن رفتہ بودید۔ شما سہ روپیہ ہدیہ آوردہ بودید چون کہ حالتِ شما مشکوک شدہ، لہٰذا بہ ذریعۂ "منی آرڈر" ہدیۂ شما واپس کردہ می شود۔ اگر شما صاف می بودید در دل ما از شما بے حلاوتی پیدا نہ شدے۔ ما ہدیۂ ہر شخص را نہ می توانیم گرفت و نہ ہر شخص از ما بہرہ مند می تواند شد۔ برائے شما بہتر است کہ از زیغِ باطنی تائب شوید۔ والسلام ۲۷ رجب الحرام شبِ معراج ۱۳۱۴ھ

مکتوب ۵۴ پنجاہ و چہارم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ در دین و آئین، تہاون و بے باکی از علامت شقاوت است۔ ہر قدر کہ در سن و سال افزونی شود باید کہ در عقلِ سلیم پختگی و کمال پیدا شود۔ بعد از بیعت کردن در مخالفت و بے باکی غرق ماندن و متنبہ نہ شدن و از نیک و بد بے خبر ماندن و راہِ غفلت پوئیدن کہ شمایان اختیار کردہ اید قطعاً خلافِ طریقۂ اہلِ دین است۔ کارِ ما آگاہ کردن است۔ بہ ذریعۂ این تحریر شما را نصیحت کردہ شد۔ قبول و ناقبول کردن کار شما است۔ احوالِ خود را بسنجید، وضع قبیح را ترک کنید و طریقۂ مسلمانی برگزینید۔ والسلام تحریر روز دوشنبہ ۲۲ رجب الحرام ۱۳۱۷ھ از خانقاہ شریف دہلی۔

رقیمۂ عبداللہ ابوالخیر عفی عنہ

مکتوب ۵۵ پنجاہ و پنجم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ درین روزہا از چند وقت مکتوب برکت اللہ نیامدہ۔ ما در ہفتہ عشرہ ان شاء اللہ بہ کوئٹہ سفر می کنیم۔ پروردگار توفیق توبہ و ایمانِ درست و اعمالِ صالحہ و راہِ مستقیم عنایت کند والسلام دوشنبہ ۲۱ محرم ۱۳۲۱ھ خانقاہ شریف دہلی۔ عبداللہ ابوالخیر فاروقی

مکتوب ۵۶ پنجاہ و ششم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برکت اللہ را بعد از سلام معلوم باد۔ مکتوب شما رسید۔ از دُور سخن سازی فائدہ نہ دارد۔ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَکَانٍ بَعِیْد۔ و نادیدہ می افگنند از جائے دُور۔ اگر نزد ما بیائید احوال وظیفۂ شما معلوم خواہد شد کہ در دساوس بہ چہ مقدار کمی واقع شدہ۔ بنائے طریقۂ ما بر صحبت است۔ مرید را باید در سال چہل روز نزد ما

Marfat.com

باشد کہ احوالِ ترقی وے معلوم شود۔ اگر این قدر ہم نہ تواند از سخن، سازی چہ می رسد۔ تحریر روز جمعہ بست وہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ از کوئٹہ۔ بابو محلہ جدید۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ در دنیا ہر چہ از شر و فساد ظاہر است از وجہ نافرمانی پروردگار است۔ علی الخصوص برائے مسلمان نافرمانی کردن سبب آفت عظیم است والسلام تحریر روز جمعہ یازدہم شعبان ۱۳۲۵ھ۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی برکت اللہ را بعد از سلام علیک معلوم باد، اوّلاً بطاقہ و باز ملفوف رسید از احوال آگاہی شد۔ شما چند اشعار در حمد الٰہی گفتہ اید در بعض اشعار "ایطار" است۔ اگر فرصت دست داد اصلاح کردہ فرستادہ خواہد شد، شما در خواب زیارت حضرت کلان کردید (حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ) سعادت مندی شما است۔ شکر بہ جا آرید و شکر این سعادت آن است کہ بر طریقۂ ایشان و بر دینداری و پرہیز گاری محکم شوید ہر آن امر کہ مخالف طریقۂ ایشان باشد ازان اجتناب کنید و در معاملات اتباعِ شریعت کنید والسلام تحریر روز چار شنبہ چہارم شعبان ۱۳۲۸ھ

مکتوب شصتم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برکت اللہ مختار را بعد از سلام و دعا معلوم باد مکتوب شما رسید۔ در خواب پیغمبر را (صلی اللہ علیہ وسلم) یا پیر را زیارت کردن از احوال رائی آگاہ می کند۔ اگر در عقیدۂ رائی چیزے ضعف است، وے پیغمبر یا پیر را بہ کیفیت ضعف و صورت پیری خواہد دید۔ و اگر در عقیدۂ وے تر و تازگی و قوت است پس بہ کیفیت قوت و بہ صورت جوانی خواہد دید۔ شما در خواب دیدہ اید کہ جسم ما کوتاہ شدہ است۔ آن کوتاہی در جسم ما نیست بلکہ در آن نسبت واقع شدہ است کہ از ما بہ شما می رسد۔ شما در عالمِ مثال آن کوتاہی را دیدہ اید۔ باید کہ تفکر و تفحص کنید کہ چرا درین نسبت و فیوضات و برکات کمی واقع شدہ است، و در ازالۂ ضعف سعی نمایید والسلام تحریر روز شنبہ چاردہم شوال ۱۳۲۸ھ

مکتوب شصت و یکم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی برکت اللہ

Marfat.com

را بعد از سلام معلوم باد مکتوب شما رسید۔ ما بہ فضل پروردگار بہ عافیت ہستیم۔ (در باز حدیث ابو ہریرہ کہ در "نصائح" گزشتہ تحریر فرمودہ اند و نوشتہ اند) برائے نصیحت گرفتن و معمول ساختن این یک حدیث کافی است۔ مسموع شدن آواز مخصوص بہ کبرائے کاملان است (یعنی آوازِ ذکر قلبی) برائے ما و شما این قدر کافی است کہ نہ آواز مسموع شود نہ چیزے دیگر امّا دائم خیال بہ سوئے قلب باشد۔ و مقدم ترک کردن آن کارہا است کہ شب و روز دران مصروف می باشیم۔ از زبان مایان کلامے نہ برآید کہ بران مواخذہ باشد و رسوم و عادات بے جا را باید گزاشت والسلام تحریر دوشنبہ نوزدہم ربیع الاول ۱۳۲۹ھ از دہلی۔ خانقاہ شریف۔

مکتوب ۶۲ شصت و دوم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم۔ مولوی برکت اللہ را بعد از سلام و دعا معلوم باد۔ مکتوب شما رسید۔ و قبل ازین مکتوبِ جوابی نہ رسیدہ۔ ما این جا از مخلصین استفسار می کردیم کہ برکت اللہ کجا ہست و احوالش چیست۔ و شما درین خط نوشتہ اید۔ بادشاہ کامران بود از گدایان عار داشت۔ من بندۂ عاجز پروردگارم از بندگان وے چگونہ عار دارم۔ من طلبگارِ اخلاصم دمی خواہم کہ بندہ کاملاً بندۂ پروردگار باشد۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ شما را در وظیفۂ شریفہ ذوق و شوق روے می دہد، جائے بسیار مسرت است، و شوق نماز تہجد و خواندن تہجد از بیدار بختی و خوش نصیبی است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ بر شکر گزاری خود شکرہا بہ جا آرید ؎

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسان است قربانت شوم

در عشرۂ اخیرۂ رمضان بہ وجہ علالت یکے از برخورداران بہ میرٹھ رسیدیم۔ چون از علاج و معالجہ فائدہ نہ شد بہ بلند شہر رسیدیم۔ و این جا فائدہ شدہ۔ بعد از چند روز کہ صحت کامل شود بہ دہلی می رویم۔ این جا رانشان این است۔ بلند شہر۔ کوٹھی پھونس والی۔ حضرت صاحب۔ شوال ۱۳۳۰ھ۔

مکتوب ۶۳ شصت و سوم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برکت اللہ را بعد از سلامِ مسنون معلوم باد۔ خط شما رسید۔ از علالت دختر خود نوشتہ اید۔ عَافَانَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَعَفَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْکُمْ وَرَحِمَنَا وَاِیَّاکُمْ وَرَحِمَ اللّٰہُ مَشَائِخَنَا وَ آبَاءَنَا وَمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْنَا آمِیْن۔ ذکر شریف با حضورِ دل و تلاوتِ قرآن مجید با فہم معنی و خواندن استغفار عمدۂ عبادات اند والسلام سہ شنبہ بست و ششم صفر ۱۳۳۱ھ۔ خانقاہ شریف مجددی۔ دہلی

مکتوب ۶۴ شصت و چہارم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبد اللہ ابو الخیر فاروقی میان برکت اللہ را بعد از سلام مسنون معلوم باد خبرِ انتقال مرحومہ فاطمہ معلوم شد۔ اِنَّا لِلّٰہِ

Marfat.com

وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَھَا وَارْحَمْنِیْ وَاِیَّاھَا وَاعْفُ عَنِّیْ وَعَنْھَا وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ وَ سَیِّئَاتِھَا وَاَدْخِلْنِیْ وَاِیَّاھَا الْجَنَّۃَ وَاَجِرْنِیْ وَاِیَّاھَا مِنَ النَّارِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَاغَفَّارُ۔ بعداز نماز فرض این دُعا را سہ بار بخوانید۔ امید است کہ اللہ تعالیٰ بہ فضل وکرم خود دعا را قبول خواہد کرد و بہ مغفرت سرفراز خواہد فرمود، صبر کنید و امیدوار ثواب باشید والسلام

امروز گر از رفتہ عزیزان خبرے نیست　　فرداست ریں بزم زما ہم اثرے نیست

چہارشنبہ پنجم ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

مکتوب ۶۵ شصت و پنجم۔ بہ اُردو نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی برکت اللہ را بعداز سلام و دعا معلوم باد مکتوبِ شما رسید۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مایان بہ خیریت ہستیم۔ شما نوشتہ اید کہ وظیفہ شریفہ می کنید۔ البتہ این قدر بدانید کہ اصل وظیفہ آن است کہ آمدہ پیش ما بکنید، وظیفہ کہ از ما بہ دوری باشد فائدۂ زیادے نہ دارد۔

خواجہ پندارد کہ مردِ واصل است　　حاصل خواجہ بہ جز پندار نیست
وَصافیِ خود بہ رغم حاسد تاکے　　ترویج چنین متاعِ کاسد تاکے
تو معدومی و خیال ہستی از تو　　فاسد باشد خیال فاسد تاکے

تحریر پنجم جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ۔

مکتوب ۶۶ شصت و ششم۔ نیز بہ برکت اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترکیب ختم شریف (از حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم) درود شریف (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ) یک صد بار۔ سورۂ فاتحہ ہفت بار۔ سورۂ اَلَمْ نَشْرَح ہفتاد و نُہ بار۔ سورۂ اخلاص یک ہزار بار، سورۂ فاتحہ ہفت بار، درود شریف یک صد بار۔ اسمائے حسنیٰ، یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (اے روا کنندۂ حاجات) یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ (اے کارندۂ دشواریہا) یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ (اے دور کنندہ بلاہا) یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ (اے بلند کنندہ مراتب) یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ (اے شفا دہندۂ بیماریہا) یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ (اے قبول کنندہ دعاہا) یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (اے مہربان ترِ مہربان ہا) ہفتم شعبان ۱۳۳۶ھ

مکتوب ۶۷ شصت و ہفتم بہ اُردو بہ نام حاجی عبداللہ عمر میمن۔ تاجر موزہ و بنیان بمبئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ و بترسان ایشان را از روز پشیمانی (حسرت) چون فیصل می شود کار، و حال آن کہ ایشان در غفلت اند و ایمان (و ایقان) نہ دارند۔ مکتوب عبداللہ عمر رسید۔ نصیحتے کہ بہ شما کردہ بودیم بر آن محکم قائم مانید، کار دینداری بیاموزید و چیزے

کہ بعد از مرگ بہ کار آید آن را بہ بسیار شوق حاصل کنید تا کہ در آخرت حسرت نہ برید و ازان روز بتر سید کہ اہلِ غفلت را دران روز بسیار شرمندگی و ندامت خواہد بود۔ برائے آن روز درین جا عمل نیک بکنید۔ مکتوب حاجی احمد نیز رسیدہ۔ پابندی یاد خدا و تابعداری شریعت بہ وجہ خوب ضروری است۔ در معاملاتِ دنیویہ موافقت شرع اختیار کنید۔ اہالی بمبئی در مصیبت مبتلا اند۔ ایشان را باید کہ این نصیحت را قبول کنند۔ فرمان بردار خدا شوند و توبہ کنند و از دل راغب بہ نصیحت ما شوند تا از غضبِ خدا نجات یابند۔ بہ ایوب این پیام برسانید و نیز بہ جمیع دوستان و بہ طیب و ایوب ثانی و صدیق وغیرہم۔

ہر چہ بر تو آید از شادی و غم — آن ز بے باکی و گستاخی است ہم
بُد ز گستاخی کسوفِ آفتاب — شد عزا زیلے ز جرأت ردِّ باب
بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

گویند اسماعیل کھتری بے ادبی کردہ اگر کردہ جان خود را خراب کردہ ما را چہ نقصان رسیدہ۔ ہر دو ایوب را از این مکتوب آگاہ کنید و بگوئید کہ کلامِ درست از پروردگار شما است۔ پس کسے خواہد قبول کند یا ناقبول۔

و در مکتوبے کہ بہ پنجشنبہ دہم محرم ۱۳۱۸ھ تحریر نمودہ اند نوشتہ اند۔ "در محبت و شوقِ باطن و یادِ الٰہی اضافہ کنید و از شرک و بدعت عقیدہ را پاک کنید۔ "مَالَا بُدَّ مِنْہُ" مفید رسالہ است۔ آن را بخوانید و اگر فارسی نہ می دانید ترجمۂ آن را بخوانید دوستان را سلام رسد۔ خانقاہ شریف دہلی۔

مکتوب ۶۸ شصت و ہشتم۔ بہ اُردو نیز بہ عبداللہ عمر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دو خطوط عبداللہ عمر رسیدند پروردگار ما را و شما را توفیق نیلی عطا کند و خطاہا را معاف کند۔ شما نوشتہ اید کہ وظیفہ یاد الٰہی می کنید و قرآن مجید می خوانید و فیض حاصل می کنید۔ الحمدللہ۔ ازین خبر دل خوش شد۔ از آن بندہ کہ مسلمان باشد و از نافرمانی اجتناب کند و حکم بردارِ خدا باشد و نماز بخواند و از دل مولائے خود را یاد کند و طلبگار رضائے وے باشد، کدام شخص بہتر خواہد بود۔ پروردگار مرا و شما یان را در این افراد شامل کند۔ مکتوب حاجی ایوب نیز رسید، پریشانیہائے ما را و ایشان را پروردگار کم کند و عافیت عطا فرماید۔

تو بہ علمِ ازل مرا دیدی — دیدی آن گہ بہ عیب بخریدی
تو بہ علم آن و من بہ عیب ہمان — ردکن آن چہ خود پسندیدی

کسے صاحب حال را این اشعار۔ الحق کہ پریشانی و مصیبتے کہ بہ مایان می رسد از اعمال ما است، پروردگار ہر نعمتے کہ بہ کسے می دہد، از وے تا آن وقت نہ می ستاند کہ بندہ در صلاحیت و نیتِ خود فتورے پیدا نہ کند۔

Marfat.com

صدیق راوحاجی احمدراونیز شمارا وایوب راونویسندۂ خط راسلام برسد۔ این عنوان (برائے خط) کافی است شہر کوئٹہ۔ بُرس روڈ۔ حضرت صاحب دہلوی رابرسد۔ خانۂ محمد علی بوہری است کہ شیعی است ودر کراچی می باشد۔ دہ روپیہ کرایۂ ماہانہ است۔ این جاموسم معتدل است گرمی نیست۔ تحریر سہ شنبہ دہم ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

مکتوب ۶۹ شصت ونہم ۔ بہ اُردو نیز بہ عبداللہ عمر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مکتوب سعادت آثار عبداللہ بن عمر رسید، از ضروریات فرصت کم است ازین وجہ توجہ بہ جانبِ جوابِ مکتوبات نیست۔ درین روز وظیفۂ شریفۂ سورۂ قمر است وامیدواری برکات این سورۂ مقدسہ است۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم این سورۂ مقدسہ را در رکعت دوم نماز عیدین تلاوت می فرمودند۔ عجبے نیست کہ این سورۂ مقدسہ را در ارشاد و ہدایت دخلِ تمام باشد بنا برین امروز اند کے توفیق تحریر جوابات شدہ است۔ آیا در بمبئی شمایان مائل بہ جہت صلاحیت شدہ اید۔ و در دعوی محبتِ ما کہ شمایان دارید، صادق آمدہ اید، یا بر اوضاعِ سابقۂ خود کہ غفلت آمیز اند قائم ہستید۔ اگر در محبت ما صادق ہستید پس ضروری است کہ صلاحیت پیدا شود و باید کہ غفلت و نافرمانی کم شود۔ ہمہ دوستان راسلام و دعا برسد۔ درین روزہا این جا خنکی زیادہ شدہ۔ در ہفتہ عشرہ قصد دہلی داریم۔ چرا کہ این قدر خنکی را معتاد نیستیم۔ این جا نیز سی نفر داخل سلسلہ شدہ اند و وظیفۂ شریفہ را یاد گرفتہ اند۔ تحریر روز چہار شنبہ یکم جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ کوئٹہ۔ بُرس روڈ۔

مکتوب ۷۰ ہفتادم ۔ بہ اُردو نیز بہ عبداللہ عمر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سعادت آثار عبداللہ عمر را پروردگار نیک کند واز گناہ و بدی محفوظ دارد۔ مکتوب شما و ہدیۂ موزہ کہ بہ دست حاجی احمد ارسال کردہ اید رسید۔ و نیز رختے کہ برائے شہید عمر و گلزار و نجم الدین فرستادہ بودید وصول شد۔ دیروز روزِ اوّل از رمضان مبارک بود ہر سہ افراد را رخت دادہ شد۔ از مکتوب شما شوق و محبت شما خوب معلوم شد۔ برائے شما توجہ باطنی ہم ہست۔ نماز را قضا نہ کنید و قدرے صباحًا و قدرے مساءً ذکر شریف کردہ باشید، و ہفت سُوَرِ اخیر قرآن مجید و سورۂ فاتحہ را بہ وجہ صحیح یاد کنید و یک بار صباحًا و یک بار مساءً بخوانید و ہر چہ حکم شرع شریف باشد آن را قبول کنید اگرچہ در قبول کردن آن حکم نقصان از جان یا مال بود۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) را غلامے بود کہ نام ایشان بلال بود (رضی اللہ عنہ) ایشان بسے عالی قدر بودند۔ جدِّ ما حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) می فرماید۔ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا۔ یعنی ابوبکر آقائے ما ہستند و ایشان آقائے ما را کہ بلال ہستند آزاد کردہ اند۔ بہ نیتِ تحصیلِ برکات ما نام فرزندِ خود را بلال نہادہ ایم۔ بر زبان مبارک رسول مقبول بہ اندازہ کہ نام بلال آمدہ شاید نام دیگر کسے نیامدہ

Marfat.com

باشد۔ ایوب گاہے در دو روز گاہے در سہ روز یک بار می آید۔ ہم در وظیفہ سُست است و ہم در شوق و محبّت، حاجی احمد بے چارہ تا این زمان وظیفہ قلبی را نہ می داند بہ زبان چیزے می خواند۔ شما بہ زبان خود وے را طریقہ وظیفہ شریفہ نوشتہ ارسال دارید۔ زبان ما نہ می فہمد۔ امروز دوم روزہ ما است و سر ما شدید است۔ ما نماز صبح در مسجد شریف ادا کردیم۔ سکندر خان و دلاور خان، دو نفر، ہمراہ ما نماز خواندند۔ بہ ہمان وضو ما در محراب مسجد نشستہ ایم۔ و چند نفر، مولوی سید شرف الدین خراسانی، سراج الدین خان، مرزا خان، سکندر خان، زمُورائے خان، گلزار خان، دلاور خان، عبدالمنان خان، اختر خان، در حضور ما وظیفہ می کنند۔ امید است کہ وظیفہ ایشان خوب خواہد شد۔ حالا ساعت یازدہ و نیم است۔ امید است کہ بہ وضوئے صباح نماز پیشین نجوانم۔ بیان این احوال برائے ازدیادِ شوق کردہ شد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى اٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ تحریر روز سہ شنبہ دوم ماہ مبارک رمضان ۱۳۱۸ھ

و در مکتوبے کہ بہ سوم محرم ۱۳۱۹ھ نوشتہ شدہ تحریر نمودہ اند۔ کہ مولوی عبدالرشید و مولوی عبدالحلیم کہ از مخلصان اند خانہ محمد علی بوہرہ را کہ نزد "مارکیٹ" واقع است بہ چہل و پنج روپیہ ماہوار بہ ایجار گرفتہ اند و مخلصان این جا وظیفہ می کنند۔ نجم الدین، شہید عمر، غلام اکبر، شیر، حافظ حمید اللہ، معلّمہ، خادمہ ہمراہ ما آمدہ اند۔ پروردگار شما را نیک و دیندار گرداند۔

مکتوب ۱۷۰ ہفتاد و یکم بہ اُردو نیز بہ عبداللہ عمر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سعادت آثار عبداللہ عمر را بعد از سلام معلوم باد، در دہلی مکتوب شما رسیدہ بود۔ حاجی ایوب کہ مخلصین ما بود رحلت کردہ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، غَفَرَ اللّٰهُ لَنَا وَلَهُ۔ از این خبر متألّم شدم۔ از جانب ما اطفال ایشان را دعا ہا رسانید و دستِ شفقت بر سرِ ایشان نہید و زوجہ اش را سلام رسانیدہ تلقین صبر کنید و بگوئید کہ قبل از پیدائشِ کسے زندگی و موت، تندرستی و بیماری، کشادگی و تنگی مقدر می شود و باز بیشی و کمی واقع نہ می شود۔ برائے مسلمان ضروری است کہ در مصائب صبر کند، بیعت شدن و بہ وظیفہ قلبی اشتغال داشتن در اوقاتِ شدیدہ و در مصائب آرام می رساند۔ مسلمان را باید کہ بہ کثرت یادِ الٰہی کند، ہر کہ بہ دنیا آمدہ روزے کوچ خواہد کرد۔ سعادت مند کسے است کہ توبہ کردہ و بہ ذکر الٰہی مشغول ماندہ بمیرد۔ دوستان را باید کہ بہ اخلاصِ دل ہفتاد ہزار بار کلمہ طیّبہ خواندہ ثوابش را بہ رُوح حاجی طیّب رسانند و در بارگاہِ خداوندی برائے بخشائش وے عرض کنند۔ این تحریر را بہ اہلیّہ ایوب نشان دہید و مطالب را بروے واضح کنید۔ محرّرِ مکتوبِ شما نیز

Marfat.com

وفات کردہ۔ مکتوب را خوب پاکیزہ می نوشت پروردگار رویرا بیامرزد۔ مولوی عبدالحلیم حج کردہ ازراہِ کراچی مع الراحۃ والخیر بہ کوئٹہ رسیدند و بہ عافیت ہستند والسلام تحریر روز پنجشنبہ بست و ششم ربیع الاوّل ۱۳۲۰ھ۔

دو در مکتوبے کہ بہ روز شنبہ یازدہم جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ تحریر فرمودہ اند نوشتہ اند، سعادت آثار عبداللہ عمر را بعد از سلام و دعائے سلامتی ایمان و دینداری معلوم باد کہ صبح و شام وظیفۂ شریفۂ ذکر قلبی و پنجوقت نماز بہ ادب و حضورِ دل ادا کنید۔ شوق و محبّت را زائد و غفلت را دور کنید۔ جمیع مریدان و مخلصین را تاکید این امر نمائید و در معاملۂ دنیوی امرِ ناجائز و خلافِ شرع نہ کنید۔

مکتوبِ ہفتاد و دوم۔ بہ اُردو نیز بہ عبداللہ عمر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سعادت آثار عبداللہ عمر را بعد از سلام و دعا معلوم باد۔ مکتوبِ شما رسید۔ نوشتہ اید کہ بسیار شوقِ قدم بوسی دارم۔ لہٰذا اجازت است بیائید اَمّا اوّلاً بہ صدقِ دل استغفار و توبہ بکنید۔ مکتوب ایوب الیاس کہ بہ عربی نوشتہ نیز رسید۔ وے نکاح کردہ است، بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِمَا وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخَيْرٍ۔ قَالَ تَعَالٰى۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۔ برائے مردم زینت دادہ شدہ از محبتِ اشیائے مرغوب و از زنان و فرزندان و خزانہ ہائے جمع شدہ و از زرِ سُرخ و زرِ سفید و اسپانِ داغ نہادہ شدہ و چارپایان و کشتہا و این چیز ہا سامانِ زندگانی دنیا است و آن چہ نزد اللہ تعالیٰ است نیکو جائے بازگشت است۔ ایوب را بگوئید کہ از مآب یعنی از بازگشتِ آخرت غافل نہ ماند بہ محبتِ دنیا مبتلا نہ شود۔ مرگ قریب است۔ قلب را بہ زوجہ نہ بندد بلکہ بہ پروردگار بندد، (باز اشعار حضرت والد خود قدس اللہ اسرارہما نوشتہ اند کہ در مکتوب سی و یکم گذشتہ) تحریر دوشنبہ ہژدہم ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کوئٹہ، بلوچستان، قریب مسجد جامع قندہاریان۔

دو در مکتوبے کہ بہ روز چہارشنبہ بست و سوم جمادی الآخرہ ۱۳۲۱ھ از خانہ کہ نزد مسجد جامع قندہاریان واقع بود نوشتہ شدہ، تحریر فرمودہ اند "در تحریر جواب بنا بریں تاخیر واقع شد کہ دخترِ خورد عثمانی بیگم یک ہفتہ علالت کشیدہ انتقال نمود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا ذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً آمین۔ ما این وقت نزد مزار شریفش نشستہ ایم و این خط می نویسیم۔

و در مکتوبے کہ بہ روز شنبہ پانزدہم رمضان مبارک ۱۳۲۱ھ از خانقاہ شریف دہلی نوشتہ شدہ

تحریر فرمودہ اند:" مرزا نیاز محمد خان برائے حج روانہ شدہ اند۔ در جائے حاجی شیر محمد و ملا عبداللہ کہ در بھنڈی بازار واقع است، با ایشان ملاقات کنید و طریقۂ احترام مرعی دارید کہ از عمدۂ مریدان ما ہستند، سلام ما بہ ایشان برسانید۔" درین ہر سہ مکاتیبِ مبارکہ حضرتِ ایشان از بمبئی کتبِ نفیسہ طلب فرمودہ اند (مثل تفسیر خازن بامدارک، جمل بر جلالین، اعراب القرآن، صحیح بخاری، تفسیر امام رازی، تفسیر ابن جریر، شرح احیاء العلوم، تاج العروس شرح قاموس، تفسیر فتح البیان، تفسیر روح المعانی) و بہ روز پنجشنبہ چہاردہم جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ از بابو محلہ کوئٹہ مکتوب خیریت تحریر نمودہ اند و بہ سہ شنبہ یکم ذوالقعدہ ۱۳۲۲ھ برائے طبقات ابنِ سعد کہ در اُرُوبا طبع شدہ بود، نوشتہ اند و آن کتابِ مبارک را خواستہ اند۔

مکتوب ۷۳ ہفتاد و سوم۔ بہ اُردو بہ نام مولوی عبدالرحمٰن فرزند مولوی امام الدین ساکن نکودر۔ ضلع جالندھر، پنجاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبدالرحمٰن را بعد از سلام مسنون معلوم باد۔ مکتوب شما رسید۔ شکر خدا بہ جا آرید کہ انتظام درس شما شدہ و در مدرسہ جائے یافتید۔ استطاعتِ خرچ سفر شما را نیست و از خانۂ خود برائے تحصیل علم برآمدہ اید، لہٰذا بہ ذوق و شوق کسبِ علم و بہ وجہِ خوب مطالعہ کنید۔ ہمہ مساعی خود را در تحصیل علم صرف نمائید۔ حاجت نیست کہ این جا بیائید۔ شما می خواہید کہ وظیفہ شریفہ ہم بکنید و سبق ہم بخوانید۔ لیکن این را صورت نیست طَلَبُ الْکُلِّ فَوْتُ الْکُلّ۔ شما را باید کہ اوّلاً علم دین بخوانید۔ ہر چہ خوانید بہ فکر و دل بستگی بخوانید و بر نیکی ثابت قدم مانید از سیر و تماشا اجتناب کنید والسلام ہشتم ذی القعدہ ۱۳۲۷ھ

مکتوب ۷۴ ہفتاد و چہارم۔ بہ اُردو نیز بہ عبدالرحمٰن نوشتہ شدہ۔ دران ایام ایشان در مدرسۂ دیوبند بہ تحصیلِ علم مشغول بودند۔ ایشان بہ روز پنجشنبہ ہفتم محرم ۱۳۵۷ھ برائے ملاقات برادران بہ دہلی آمدند و ہمراہ خود مکاتیب شریفہ نیز آوردند۔ عاجز بر بیاض خود مکاتیب را نقل کرد۔ مولوی عبدالرحمٰن آن وقت گفتند کہ من از حضرت ایشان استفسار در نسبت مولوی اشرف علی و در مسئلۂ جمع کردن تبرعات برائے مدرسہ کردم و حضرت ایشان آن وقت بہ من درج ذیل جواب تحریر فرمودند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبدالرحمٰن را بعد از سلام معلوم باد مکتوب شما رسید۔ شما نوشتہ اید کہ خیالاتِ فاسدہ در دل می آیند۔ دریافت طلب این امر است کہ خیالات از کدام وجہ می آیند۔ آیا از جہتِ ضرورتِ نکاح و احتیاج در اہم یا از جہت خرابی در عقائد۔ علاج امراض باطن امرِ سہل نیست کہ بہ خط و کتابت ازالۂ آن شود، بلکہ ضروری است کہ یک مدت صحبتِ شیخ حاصل شود تا ازالۂ آن امراض میسّر آید۔ علاج این است کہ نوشتیم۔ و سرِ دست شما را کہ مشغول بہ تحصیلِ علمِ دین ہستید، باید کہ بہ تلاوت

Marfat.com

قرآن مجید دلِ خود را مائل کنید و معانی مبارکہ را فہم کنید و اگر در دلِ شما محبت بہ جانبِ ما ہست پس دل خود را بہ جانبِ ما متوجہ کنید و تصوّر کنید کہ شما در حضور ما آمدہ اید، تا خیالاتِ شیطانیہ از شما دور شوند۔ برائے ازالۂ جہل بہ خدمتِ اُستاد رسیدن لازمی است و برائے ازالۂ امراض باطن بہ خدمتِ شیخ رسیدن ضروری است۔ نزدِ ما اکتفا بر تحریرِ مرشد کردن یا بہ وِرد ے مشغول شدن برائے دفعِ این امور کفایت نہ می کند و نہ بہ این طریق کمالے حاصل می شود۔ پیرانِ این زمانہ را، مثلِ مولوی اشرف علی از تھانہ بھون، ما اعتقاد نہ داریم سببش این است کہ ایشان در خدمت پیر و مرشد خود مدّتِ مدید قیام نہ کردہ اند و مدارِ حاصل کردن کمالاتِ دین بر صحبت و خدمت است۔ ہر قدر صحبت بیشتر باشد کمالات ہم بیشتر باشند، و اگر مدتہا صحبت و خدمت نہ کردہ کے بہ این مقام می رسد،

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

و تا وقتے کہ با پیر خود بہ این مقام نہ رسد با شریعت و با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ این کیفیت می تواند شد، یعنی فَنَافِی الرَّسُوْل چہ گونہ خواہد شد۔ و شما نوشتہ اید کہ اگر شخصے برائے خدمتِ اسلام طلبگارِ تبرعات شود یعنی "چندہ" وصول کند۔ آیا شمارا این چنین شخص در گدا گران خواہد شد۔ این سوال تعلق بہ شما نہ دارد۔ از کارہائے دیگران شمارا چہ تعلق است و چرا از کارِ دیگران استفسار می کنید ما را کجا فرصت است کہ این گونہ سوالات را جواب دہیم۔ مع ہذا مختصراً می نویسیم کہ مدار این گونہ اعمال بر نیت است۔ اگر نیت درست است ان شاء اللہ وے مصیب است وَاِلّا فَلَا۔ مولوی حافظ احمد از وجہ ما مراعاتِ شما می کنند و ضروریات شمارا بہ ہم می رسانند۔ خداوند کریم ایشان را جزائے خیر دہد و نیک فرماید، و شمارا لازم است کہ رضامندی والد خود حاصل کنید و طبق امر ایشان باشید والسلام تحریر روز سہ شنبہ سوم شعبان ۱۳۲۸ھ از کوئٹہ۔

مکتوب ۷۵ ہفتاد و پنجم۔ بہ اردو نیز بہ عبدالرحمٰن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سعادت نشان عبدالرحمٰن را بعد از سلام معلوم باد۔ اگر از شرائط جمعہ شرطے یقیناً مفقود باشد، جمعہ مسقطِ فرضِ ظہر نیست و خواندن فرضِ ظہر ضروری است۔ از کتب معتبرہ مذہب، ہدایہ، شرح وقایہ، قدوری، کنز، این مسئلہ ظاہر است، کسانے کہ مذہبِ حنفی را و شرائطِ مرقومۂ کتب را معتبر می دانند مسلک ایشان ہمین است و کسانے کہ در حقیقت مذہبِ حنفی، و شرائطِ مرقومۂ کتب را حق و معتبر نہ می پندارند، مسلکِ ایشان میلان بہ عدم تقلید دارد و ایشان بر راہِ صواب نیستند۔ شما اوّلاً علم ضروری را حاصل کنید بعد ازان برائے تکمیل علمِ قرأت بہ مصر رفتن بہتر خواہد بود۔ علمِ قرأت بر وجہ تام دران دیار است، در این جا نیست و علمِ قرأت بلا واسطہ

Marfat.com

متعلق بہ قرآنِ مجید است۔ وَنَّفَنِیَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاِیَّاکَ لِمَا یُحِبُّہٗ وَیَرْضَاہُ والسلام، عبداللہ ابوالخیر فاروقی عَفَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْ وَالِدَیْہِ وَاَحْسَنَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَیْہِمَا وَاِلَیْہِ شنبہ یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ

ودر مکتوبے کہ بہ چہار شنبہ ہشتم شعبان ۱۳۳۵ھ تحریر نمودہ اند می نویسند "اگر شما بعد از رمضان برائے تحقیقِ وقوفِ قرآن مجید یا برائے خواندنِ شاطبیہ قصد آمدن دارید باید کہ خوب بسنجید و باز ما را از قصد خود آگاہ کنید۔ خوراک و کرایۂ آمد و رفت را پروردگار صورتے پیدا خواہد کرد۔ شخصے کہ نزد ما می آید باید کہ از مزاجِ ما واقف باشد کسانے کہ بہ صحبتِ فاسقان عمرِ خود بہ سر بُردہ اند نزد ما خوش نہ می باشند و نہ می توانند کہ نزد ما قیام کنند بلکہ بر ما اعتراضات می کنند۔ بنا بریں دور بودن و موافق ماندن بہتر است۔ ازیں کہ نزد ما قیام کنند و مخالف و معترض باشند۔ خوب فکر دہ جواب باصواب بنویسید والسلام۔

عاجز گوید۔ پدر مولوی عبدالرحمٰن مولوی امام الدین از مُخلصِ یاران و مخلصانِ حضرت ایشان بود و مولوی عبدالرحمٰن مرد پاک دل و سادہ طبیعت بود، از حضرتِ ایشان استفسارات می کرد۔ و بہ جوابات سرفراز می شد۔ از دل و جان معتقد حضرت ایشان بود و حضرت ایشان را نیز بر حال وے چشم عنایت بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

مکتوب ۷۶ ہفتاد و ششم۔ بہ اُردو۔ بہ غلام محی الدین از جہات لاہور۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ غلام محی الدین را بعد از سلام معلوم باد، مکتوب شما رسید۔ طریقۂ صلاۃ التسبیح دریافت کردہ اید۔ لہٰذا نوشتہ می آید، در چہار رکعات سہ صد بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر خواندہ می شود۔ در ہر رکعت این کلمات مبارکہ را ہفتاد و پنج بار بخواند۔ بہ این نہج کہ در قیام قبل از سورۂ فاتحہ پانزدہ بار و بعد از سورت دہ بار و در رکوع بعد از تسبیحات دہ بار و در قومہ بعد از رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دہ بار و در سجدۂ اولیٰ بعد از تسبیحات دہ بار و در جلسہ کہ مابین دو سجدہ می باشد بعد از اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ دہ بار، و در سجدۂ ثانیہ بعد از تسبیحات دہ بار در قعدہ بعد از التَّحِیَّات خواندہ نہ می شود۔ از حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کسے پرسید کہ در این نماز از سُوَرِ مبارکہ کدام سورتہا خواندہ شود۔ فرمودند در رکعتِ اَوَّلین سورۂ تکاثر و در دُوَّمین سورۂ عصر و در سُوَّمین سورۂ کافرون و در چہارمین سورۂ اخلاص۔ کما فی ردّ المحتار لابن عابدین الشامی۔ فی جزء الاول ص۵۱۸۔

مکتوب ۷۷ ہفتاد و ہفتم۔ بہ اُردو بہ محمد حیات۔ مقام نور پور ٹوانہ ضلع شاہ پور پنجاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عَفَا اللّٰہُ عَنَّا وَعَنْکَ، غَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکَ، رَحِمَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکَ۔ از تحریر شما استعداد و لیاقتِ شما ظاہر شد۔ کم کردن وَسَاوِس از علم ظاہر اَحَق و مُسْتَحَق محنت است۔ بہ مطلقِ سوال

Marfat.com

کردن نہ علم ظاہر حاصل می شود و نہ وساوسِ کم می شوند۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَکَ وَذِکْرَکَ وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَالسَّلَامُ۔ ہفتم صفر ۱۳۳۷ھ۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ بہ اُردو بہ حافظ محمد وزیر ساکن حصار۔ راجپوتانہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد مدت مکتوبِ حافظ محمد وزیر رسید۔ مقصد از مکتوب خوش کردنِ مکتوب الیہ می باشد۔ اگر القاب و آداب مناسب می باشند دل خوش می شود۔ و از الفاظِ تمسخر آمیز دل رنجیدہ می شود۔ مثل مولانا۔ مولوی۔ حاجی۔ صوفی۔ صاحب۔ ازاین چنین الفاظ دل را نفرت می شود۔ لہٰذا از استعمال این گونہ الفاظ احتراز باید کرد۔ و بہ جائے مسجدِ حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد بلال نوشتن تحقیرِ حضرت بلال است رضی اللہ عنہ۔ اگرچہ تحریر عوام وقعتے نہ دارد۔ امثالِ شما را چہ نوشتن و چہ نانوشتن و چہ مدح سرائی و چہ ہرزہ گوئی۔ مع ہذا مناسب معلوم شد کہ بہ طریقِ مُہذّبان و اہلِ بینش شما را ہدایت کردہ شود۔ آئندہ این گونہ الفاظ نہ نویسید بلکہ امثالِ شما را کم نوشتن مکتوب بہتر است والسلام دوم ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ۔

عاجز گوید حافظ محمد وزیر حصاری از مخلصین قدماء و اصحابِ نسبت و پاکیزہ صفت بود مع ہذہ الأوصاف العالیہ شخصے سادہ بود، حضرت ایشان قدس سرہ مُربّیِ کامل بودند ہدایت بہ اطوارِ شائستہ می کردند تا ظاہر و باطن مُحلّیٰ باشد۔ از حافظ محمد وزیر رحمہ اللہ و رضی عنہ۔ چیزے بے خیالی ظاہر شد۔ در نتیجہ اش حضرت ایشان این سہ شعر گفتند۔

نہ جنابم نہ شہ نہ مولانا — بندۂ آستانۂ عُمرم
گر کنی نسبتم بہ آن در فیض — ہر چہ گفتی ازان بلندترم
ور کنی زین اضافہ فی الجملہ — زشت کردار خیرِ مُحتقرم

مکتوب ہفتاد و نہم۔ تعزیت بہ نام بابو محمد ہاشم سَرسَوِی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَ اَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ الْھَنِیْئَۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ، نُمَتَّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَیَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی، فَکَانَ ابْنُکَ مِنْ مَوَاھِبِ اللّٰہِ الْھَنِیْئَۃِ، وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ مَتَّعَکَ بِہٖ فِیْ غِبْطَۃٍ وَسُرُوْرٍ وَقَبَضَہٗ مِنْکَ بِاَجْرٍ کَبِیْرٍ اَلصَّلَاۃُ وَالرَّحْمَۃُ وَالْھُدٰی اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا یُحْبِطْ جَزَعُکَ اَجْرَکَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَلَا یَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا ھُوَ نَازِلٌ فَکَاَنْ قَدْ۔ وَالسَّلَامُ۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ کَمَا فِی الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ۔ عاجز گوید این مکتوب مبارک

Marfat.com

درعقدِ سوم از مایہ چہار دہم نوشتہ شدہ۔ این تعزیت نامہ ہست کہ رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بہ حضرت معاذ بن جبل نوشتہ وقتے کہ فرزند ایشان وفات یافتہ بود۔ مولوی عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ و رضی عنہ درحاشیۂ حصن حصین نوشتہ اند کہ فقیہ ابواللیث سمرقندی نیز در تنبیہ الغافلین این حدیث را روایت کردہ۔ حضرت ایشان این مبارک وصیت را بہ پاک دل با بوہاشم آن وقت تحریر نمودند کہ فرزندوے وفات یافتہ بود۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما۔

مکتوب ہشتادم۔ بہ اُردو بہ نام سید زاہد حسین امرہوی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــ مارا کشف نیست کہ غائبانہ احوالِ کسے را دریابیم۔ لازم است کہ یک مدّت کسے نزد ما باشد تا استعداد وصلاح ویرا معلوم کنیم وآن وقت بگوئیم کہ ایا وظیفہ کردن برائے او بہ چہ اندازہ مفید است۔ بنائے طریقہ شریفہ بر اکلِ حلال وصدقِ مقال و پرہیزگاری است، کہ در این ایام مفقود شدہ، شوقِ دنیا بیش وشوقِ آخرت کم شدہ است والسلام روز یک شنبہ ہفدہم رجب الحرام ۱۳۲۳ھ از بابو محلہ۔ کوئٹہ بلوچستان۔

عاجز گوید سید زاہد حسین ہفت ہشت سال بہ خدمت حضرت ایشان می رسید۔ پروردگار وے را بہ احوال شائستہ نواخت۔ احیاناً بہ وجد درمی آمد و بہ آہ وبکا مصروف می شد۔ ودرین زمان سعی نمود کہ مکاتیب شریفۂ حضرت ایشان را جمع کند۔ ہر چہ جمع کردہ بود آن را بہ ذوق وشوق با دیدۂ گریان می خواند۔ از روے اتفاق بہ دورانِ قیام میرٹھ کہ در ۱۳۳۰ھ بودہ حضرت ایشان را ملاقات باشخصے شد کہ نوگرفتارِ بعض افکارِ وہابیہ شدہ بود، بعد ازان روز محفلِ مبارکِ میلاد شریف را حضرت ایشان بانہایت تجمل وکروفر منعقد می کردند۔ سید زاہد حسین واستادِ وے مولوی محمد اسحاق را شکوک وشبہات رُو دادند۔ لہٰذا رشتۂ ہر دو از حضرت ایشان گسستہ شد، وکیفیاتے کہ ہر دو را حاصل شدہ بود بہ منزلۂ خواب وخیال گشت۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔

مکتوب ہشتاد ویکم۔ بہ اُردو بہ نام قاضی وزیر حسین ولد قاضی عظیم الدین ساکن سُوجت روڈ۔ راجپوتانہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر حسین را بعد از سلام معلوم باد مکتوب شما رسید، یک بار نزد ما آمدہ اید، خواہشات ومطالبِ شما دیگر اند وقواعد وضوابطِ ما دیگر، بنا برین شما را داخل سلسلہ نہ کردیم۔ وہم چنین احوالِ برادر شما است کہ ایشان را اوراد ووظائف دیگر اند وما را قواعد دیگر۔ بہ ہر شخص تعلیم دادنِ سلسلہ ما را پسند نیست کسے کہ بر قواعد ما درست می آید، ویرا تعلیم می کنیم۔ پروردگار ما را وشما را بر دینداری قائم کند۔ والسلام روز یکشنبہ پنجم شوال ۱۳۳۱ھ بابو محلہ جدید۔ کوئٹہ۔ بلوچستان۔ عبداللہ ابوالخیر فاروقی عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

مکتوب ۸۲ ہشتاد و دوم - بہ اُردو نیز بہ قاضی وزیر حسین - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ - ترجمۂ مولانا شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ درست و صواب است - شاید شمارا علم نیست کہ در کلام و گفتگو تقدیم و تاخیر مفعول بہ جائز است - و شمارا باید کہ از عملِ دینی کہ متعلق بہ خودِ شما باشد استفسار کنید از اعمالِ دیگران شما راچہ کار و از طریقۂ جنگانیدن مرغہا کہ اندرین ایام رائج است با ما کلام نہ کنید - بندۂ نیک باشید و گناہان را بگزارید والسلام یکشنبہ ہفتم شوال ۱۳۳۲ھ - عاجز گوید کہ در محاورۂ اُردو "کلام مرغ جنگانیدن" آن وقت گفتہ می شود کہ کسے کلامِ شقاق و افتراق را رواج دہد و بے وجہ اختلاف پیدا کند -

مکتوب ۸۳ ہشتاد و سوم - بہ اُردو نیز بہ وزیر حسین - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - وزیر حسین را بعد از سلام واضح باد ما از احوالِ شما بہ خوبی واقف نیستیم و بدون واقفیت مرید کردن مناسب نیست - و خیالے کہ شما دارید ما ازان خیال خبر نداریم - پسندیدہ است کہ باعثِ برکت باشد یا فاسد است کہ آن را دور باید کرد - شما نوشتہ اید کہ آن خیال از حضور پوشیدہ نیست - مَعَاذَ اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ - مسلمان را از این گونہ خیالِ باطل توبہ باید کرد - دانائے جمیعِ رازہا یک ذاتِ پروردگار جَلَّ شَانُہٗ است و کسے اورا شریک نیست، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ - البتہ در حفلِ مبارکۂ میلاد کہ بہ یازدہم این ماہ است آمدہ شریک شوید - اجازت است والسلام چہارشنبہ ہشتم ماہ مبارک میلاد شریف ۱۳۳۳ھ -

مکتوب ۸۴ ہشتاد و چہارم - بہ اُردو نیز بہ وزیر حسین - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - قاضی وزیر حسین را بعد از وَعلیکم السلام واضح باد شمایان ملاقات نہ کردہ برفتید - این چنین کردن بے قاعدہ و غیر مناسب است - اگر دربان اطلاع نہ کردہ شمایان را انتظاری بایست و تحمل مناسب بود - بہ درستی وظیفہ سعی کنید و از بے ادبی اجتناب کنید - شما در مکتوب خود از امورِ دنیویہ نوشتہ اید - روزے کہ شما بیعت می شدید اقرار و قولِ محکم کردہ بودید کہ بہ امور دنیوی چیزے بہ ما نہ خواہید گفت - و گفتہ بودید کہ من خالصًا للّٰہ بیعت می شوم - آن قول و اقرار خود را یاد کنید و از خیالات فاسدہ توبہ کنید و بہ درستی وظیفۂ قلبی مشغول شوید - پروردگار بر ما و شما مہربانی فرماید و مایان را از کلام فارغ محفوظ دارد والسلام شنبہ یازدہم شعبان ۱۳۳۵ھ

و در مکتوبے کہ بہ سہ شنبہ یکم ذوالقعدہ ۱۳۳۵ھ تحریر فرمودہ اند می نویسند: "امید است کہ در وظیفۂ قلبی خوبی پیدا شدہ باشد یعنی بہ دوران وظیفۂ شریفہ خطور وساوس کم شدہ باشند و زوجۂ شما اگر شوقِ وظیفۂ شریفہ دارد ویرا از طرف ما وظیفۂ شریفہ تعلیم کنید - صباحًا و مساءً یک یک ساعت وظیفہ بکنند و بہ

Marfat.com

والد خود ہم تاکید کنید کہ بہ وظیفہ شریفہ مشغول باشند۔ و در مکتوبے کہ بہ چہار شنبہ ۲۳ ماہ مبارک رمضان ۱۳۳۶ھ تحریر فرمودہ اند می نویسند۔ الحمد للہ تا این زمان ما ہمہ مع الخیر زندہ ہستیم و از اللہ تعالیٰ طلبگار مہربانی و بخشائش۔ نعمتہائے او سبحانہ و تعالیٰ را کہ بے حد اند اقرار داریم و خطاہائے خود را کہ بے حساب اند معترفیم۔ و ما از شما خوش ہستیم و برائے شما دعا می کنیم، شما مُسَبَّعاتِ عشر می خوانید بسیار خوب می کنید۔ برائے ما و اولادِ ما دعا می کنید۔ خوب می کنید۔ پروردگار شما را جزائے خیر دہد والسلام۔ و در مکتوبے کہ بہ دوشنبہ سیزدہم ذوالقعدہ ۱۳۳۷ھ تحریر فرمودہ اند می نویسند۔ کالوخان را وظیفۂ قلبی از جانبِ ما تعلیم کنید یک ساعت صباحاً و یک ساعت مساءً ہر روز شغل اسم ذات کند یعنی از دل اللہ اللہ گوید و خیالات ماسوی اللہ را از دل دور کند والسلام۔ و در مکتوبے کہ بہ دوشنبہ ۲۳ شعبان ۱۳۳۹ھ تحریر فرمودہ اند در آخر نوشتہ اند۔

آن کہ شرش زیادہ از خیر است — خاک پائے عمر ابوالخیر است

حَسْبُہُ اللّٰہُ رَبُّہُ وَ کَفٰی — وَ مَحَا عَنْہُ ذَنْبَہُ وَ عَفَا

و در مکتوبے کہ بہ دوشنبہ ششم ماہِ مبارک ربیع الاول ۱۳۴۰ھ تحریر فرمودہ اند می نویسند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اجازت است بیائید بہ روز شنبہ یازدہم ربیع الاول مسرت محفلِ میلاد شریف است۔ در این محفل مبارک شریک شدن بہتر است۔ زائد از سہ ہزار روپیہ کلداران شاء اللہ در این مسرت و خوشی صرف می کنیم طَلَبًا لِرِضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالسَّلَام۔

مکتوب ۸۵ ہشتاد و پنجم۔ بہ اُردو بہ حافظ اشفاق الٰہی ولد کرم الٰہی ساکن صدر بازار میرٹھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکتوب رسید نوشتہ اید کہ وظیفۂ شریفہ می کنید و قرآن مجید و ما لا بد منہ می خوانید۔ الحمد للہ۔ این تمام امور نشانِ سعادت مندی است، ہر آن بندہ کہ فرمان بردار مالکِ خود جَلَّ جَلَالُہٗ طلبگارِ رضامندی اُو تعالیٰ و از قہر و غضبِ او ترسندہ باشد بے شک آن بندہ، نیک بندۂ پروردگار است۔ و در وقت ذکر شریف وساوس را دور کردن و درین امر سعی کردن بسیار خوب است، پروردگار ما را و شما را توفیق نیک عنایت فرماید والسلام تحریر روز دوشنبہ ہژدہم رجب الحرام ۱۳۲۳ھ۔ و در مکتوبے کہ بہ سوم جمادی الآخرہ تحریر فرمودہ اند نوشتہ اند "شما نوشتہ اید کہ بعد از نماز ہا برائے ما دعا می کنید جزاکَ اللّٰہُ خیرًا۔ اگر شما برائے ما دعا خواہید کرد از دلِ ما برائے شما دعا خواہد شد۔ و در مکتوبے کہ تاریخ نہ دارد تحریر نمودہ اند۔ اے عزیز مولوی شمس الدین و مولوی اسحاق کہ در قرب و حضور ما نشستہ اند تا این زمان صلاح ایشان نہ کردہ ایم۔ شما را کہ بہ این دوری و بُعد نشستہ اید بہ توجہ درست کردن از کجا۔ کلامِ شما یان مشابہ است بہ کلام یہود۔ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ اِلَّا اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ۔ و بعضے از ایشان ناخواندہ

Marfat.com

اند، کتاب رانہ می دانند مگر آرزوہا (آرزوہائے دروغ) وایشان نیستند مگر کہ گمان می کنند۔" سالہا است کہ بہ شما می گوئیم کہ در آئین و مذہبِ ما آسیار اگر دانیدن است (زحمت کشیدن است) بہ اندازۂ کہ محنت خواہید کرد، اجرِ ہمان مقدار خواہید یافت لیکن شما یان بر ہمان خیالِ فاسد قائم ہستید۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ و در مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔" جناب عبدالکریم (پدر حاجی رشید احمد سوداگر اسلحہ) بسیار مہربانی فرمودہ کہ رقعۂ تبرعات بہ ما فرستادہ۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ این کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔ حالا از ایشان استفسار کنید کہ این رقعہ را تعویذ سازیم یا مُسَجَّل کردہ بہ خدمت شریف ایشان ارسال داریم۔ فقط

مکتوب ۸۶ ہشتاد و ششم بہ اُردو نیز بہ اشفاق الٰہی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظا اشفاق الٰہی را بعد از سلام معلوم باد۔ از دو حال انسان خالی نیست۔ یا شوق دین دارد یا شوقِ دنیا۔ بہ خیال ما در شما شوق دین کم است و شوقِ دنیا زیادہ و علی الخصوص از روئے کہ از پدر و برادر خود در تجارت علیحدگی اختیار کردہ اید و بہ زعمِ خود مرد نیک گشتہ اید۔ در احوالِ باطن شما تغیر پیدا شدہ است۔ شما خود فکر کنید می نویسید کہ در ذکر الٰہی دل را سکون نہ ماندہ!۔ وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ۔ وچون تنہا اللہ یاد کردہ شود منقبض می گردد دلہائے آنان کہ بہ آخرت ایمان نہ دارند۔" این ترجمہ را فکر کنید کہ گریختن دل و انقباض وے از یاد الٰہی از صفت کافران است۔ مَعَاذَ اللّٰہِ۔ اندیشہ کنید کہ این گونہ قلب چہ قلب است۔ نزد ما این را علاج نیست۔ پروردگار ہر کرا می خواہد شوق می دہد و ہر کرا می خواہد بے شوق می سازد۔ ما بہ شما از سالہا می گوئیم کہ احوال شما خراب شدہ است بر احوالِ خود فکر کنید لیکن شما بے خیالی می کنید حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ بدون شوق و بر دل جبر کردہ ذکر شریف نہ باید کرد بلکہ بہ شوق و دل را راغب کردہ ذکر شریف باید کرد والسلام چہار شنبہ ہشتم محرم الحرام ۱۳۳۱ھ و در مکتوبے کہ بہ روز دو شنبہ ۲۳ محرم ۱۳۳۲ھ ارسال فرمودہ اند نوشتہ اند۔ امتہ القیوم خوب نام است اللہ تعالیٰ مبارک فرماید۔ و در مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔ کسے کہ شوق استماع ذکر پاک دارد بہ روز دو شنبہ برسد، بہ شب سہ شنبہ ان شاء اللہ مولود شریف می خوانیم۔ کسانے کہ منکر مولد شریف اند خبث دارند و ایشان را اجازت آمدن و شریک شدن نیست و ہم کسانے را کہ در فسق و فجور مبتلا ہستند و در نماز پنجوقتہ کوتاہی می کنند ہم اجازت نیست۔ و در مکتوبے کہ بہ چہار شنبہ یازدہم ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ نوشتہ شدہ تحریر فرمودہ اند۔ الحمدُ للہ ربّ العالمین ما بہ خیریت ہستیم۔ امتہ الحی برائے خواہر امتہ القیوم بہتر نام است۔ اللہ تعالیٰ ہر دو را از صالحات فرماید و در عمر ایشان برکت دہد۔ مولوی وحید اللہ خان و مولوی سردار احمد (وکیل مجددی) و مولوی نظام الدین مدرس مدرسۂ عالیہ بعد از مغرب بہ تحقیق شاطبیہ شریف می خوانند اگر قاری دلی محمد شوق قرارت

Marfat.com

دارند بیایند۔ فکرِ نان وجائے سکونت نہ کنند از میرٹھ بہتر انتظام خواہد بود۔ ہم خادم وہم مسجد موجود است۔ اگر شما را وحفیظ الدین ویاسین را شوق خواندن یا وظیفہ باشد بیائید۔ والسلام از ریاست رامپور۔ قلعۂ کہنہ۔ بجلی گھر ودر مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔ از خبر خراب شدن استخوانِ سَرْوَر (افغانی) متألم شدم وشما سَرْوَر را بہ امروہہ برائے علاج رسانیدید بہتر کردید مولوی اختر شاہ خان را پروردگار جزائے خیر دہد۔ ایشان بسیار خوب مشورہ دادہ اند۔ ودر مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔ شما قاعدۂ خود را کہ با ما داشتید تبدیل کردہ اید ودر پریشانی مبتلا گشتہ اید۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ را بفہمید کہ پروردگار تغیر وتبدّل نہ می کند تا وقتے کہ آن قوم رسم وآئین خود را تغیّر وتبدّل نہ کند۔ حالا ہم شما بہ ہوش آئید تا از مزید پریشانی محفوظ مانید۔ فکر کنید کہ اوّل چند روز بہ ہر سال نزد ما می ماندید وحالا چہ حال دارید وچہ مدّت می مانید۔ شما ہم احوال خود را تبدیل کردید، یاسین ہم، علیم الدین ہم، عبدالکریم ہم، زید ہم، عَمْرو ہم، بَکْر ہم، ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

بگفتا فلانے کہ بَدْ می کند نہ بامن کہ بانفسِ خود می کند

مکتوب ۸۷ ہشتاد وہفتم۔ بہ اُردو نیز بہ اشفاق الٰہی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سعادت آثار۔ مقصد از مُرید شدن حضورِ قلب حاصل کردن است۔ وطریقہ حصول این دولت آن است کہ صبح و شام بہ نیازمندی وعاجزی ہر روز ذکر شریف بکنید۔ واز پروردگار خالف مانید۔ ووساوس را از دل دور کنید۔ برائے دفع وساوس محبّتِ شیخ در دل باشد۔ اے بندۂ نیک اگر بہ این نہج چہل روز ذکر شریف کردہ شود۔ ان شاء اللہ در دل اثر پیدا می شود، غفلت ویادِ ماسوی کم می شود۔ ودر حضورِ دل بیشی می شود وبندۂ نیک را در عبادت حلاوت رُومی نماید۔ بَدْ افراد را از ین امور وحشت پیدا می شود وایشان طلبگار آن چیزہا می شوند کہ دران فائدۂ دنیویہ باشد۔ چون حضورِ دل قدرے حاصل شود وبا بزرگان محبت پیدا شود شجرۂ شریفہ طلب کنید۔ دراصل پیری ومریدی ہمین است کہ ما نوشتیم۔ این مکتوب را بہ حفاظت نگاہ دارید واحیانًا مطالعہ کنید۔ شاید کہ توفیق ذکرِ شریف یابید۔ یکشنبہ چہاردہم صفر از بابو محلہ کوٹلہ۔

مکتوب ۸۸ ہشتاد وہشتم۔ بہ اُردو بہ انعام الٰہی ساکن صدر بازار میرٹھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبداللہ ابوالخیر فاروقی میان انعام الٰہی را بعد از سلام ودعاے سلامتی ایمان واضح باد شما در مکتوبِ خود حال وظیفہ نہ نوشتہ اید، معلوم نہ شد کہ بہ دوران ذکر شریف بعد از چہ مقدار وسوسہ پیدا می شود۔ خوبی وظیفہ این است کہ بعد از ذکر شریف تا چہار گھڑی (مدّتِ سہ ساعت) وسوسہ پیدا نہ شود ودم بہ دم در یادِ الٰہی

Marfat.com

دردِ محبت وشوق اضافہ شود ودل ہمہ چیز ہا را گزاشتہ بہ تعظیمِ تمام خیالِ نامِ پاک کند۔ پروردگار ما را وشما را توفیق دہد۔ اے عزیز شائقین وظیفہ شریفہ در دنیا بسیار کم اند۔ گویا لذّتِ یادِ الٰہی از دنیا برخاستہ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ شما را حرصِ افزونی مال غافل کرد تا آن کہ قبرہا دیدید۔ نے نے (یعنی حقا) خواہید دانست وحقا کہ باز خواہید دانست، سہ شنبہ بست ویکم جمادی الاُولی۔ بابو محلہ۔ کوئٹہ۔

مکتوب ۸۹ ہشتاد و نہم۔ بہ اُردو بہ مولوی شمس الدین۔ ساکن صدر بازار۔ میرٹھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبداللہ ابوالخیر فاروقی سعادت آثار شمس الدین بعد از سلام و دعائے سلامتی ایمان و ترقی صلاح مطالعہ نمایند، از مکتوب شما معلوم شد کہ وظیفہ شریفہ می کنید و در وظیفہ حلاوت می یابید۔ در نماز قدرے حضور دل یافتہ اید و در محبت اضافہ شدہ است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ وَ جَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ ازین نعمتہا ہر نعمت عمدہ وعظیمہ است۔ بزرگانِ دین قدر این امور دانند شوق پرہیزگاری داشتہ باشید۔ از تالیفاتِ امام غزالی کتابے را مطالعہ کنید مثل ترجمۂ احیاء العلوم یا ترجمہ کیمیائے سعادت کہ برائے پاکی وصفائی قلب بسیار مفید است وقدرے تلاوت قرآن مجید با فہم معنی ہر روز ضروری است۔ تا در امورے کہ شما نوشتہ اید پختہ شوید پرہیزگاری ودینداری ہر قدر زائد می شود در وظیفہ شریفہ ہمان قدر اضافہ می شود والسلام چہار شنبہ چہاردہم ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ۔ ودر مکتوبے کہ بہ دوشنبہ ہژدہم رجب ۱۳۲۳ھ تحریر فرمودہ اند نوشتہ اند۔ ما غیر از بے دینان از کسے ناراض نیستیم وغیر از پرہیزگاران از کسے خوش ہم نیستیم۔ پروردگار ما را ہم از بے دینی محفوظ دارد و پرہیزگار کند وشمایان ہمہ را نیز والسلام

مکتوب ۹۰ نودم۔ بہ اُردو بہ حافظ محمد ایوب۔ پدر مولوی محمد عمر۔ ساکن محلہ مدارپور۔ گھوسی۔ ضلع اعظم گڑھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مالک حقیقی اللہ جل شانہٗ است ہر چہ خواہد می کند۔ پاک است آن پاک پروردگار کہ آسمان وزمین او راست ہر چہ ہست زیر فرمان او است داد سبحانہ بر ہر شے حکمران است۔ بندہ را باید کہ در ہر حال از مالکِ خود راضی وشاد باشد۔ یازدہم ذی القعدۃ الحرام ۱۳۲۴ھ۔ عاجز گوید کہ استادی مولانا محمد عمر سخت علیل شدہ بود وایشان از حضرت سیدی الوالد بیعت شدہ بودند لہٰذا پدرش عریضہ ارسال کرد تا حضرت ایشان برائے ازالۂ مرض توجہات فرمایند۔ وقد شفاہ اللہ بمنہ وکرمہ۔

مکتوب ۹۱ نود ویکم۔ بہ اُردو بہ مولوی محمد عمر فرزند محمد ایوب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شنیدہ ایم کہ دوست ذی وقار وخادمِ با اعتبار ومریدِ امانت دارِ ما شیخ فضل عمر (دہلوی) رحلت نمودہ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

Marfat.com

اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دنیا جائے قیام نیست۔ اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَۃِ، ما غافلان دنیا را خانۂ خود و آخرت را ویران ساختہ ایم بنابرین از نام مرگ مُنزعج و پریشان خاطر می شویم۔ اگر ما یان آخرت را آباد و دنیا را ویران سازیم از مرگ خوش خواہیم شد۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ آخِرَتَنَا خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَکَ وَذِکْرَکَ وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

روز دوشنبہ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ در یادِ خدا غفلت نہ کنید۔ وظیفۂ شریفۂ خود را درست کنید۔ پروردگار را ہمہ وقت حاضر و ناظر دانید و از او سبحانہ طلبگار خیر و خوبی باشید در طلب علم سعی جاری دارید در اوقات فراغ بہ وظیفۂ شریفہ متوجہ باشید والسلام۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ ———

علم دین ہم حاصل کنید و در وظیفۂ شریفہ ہم ساعی باشید۔ در وقت آمدن و رفتن و برخاستن و نشستن ہمہ وقت دل را متوجہ بہ پروردگار دارید تا کہ دل را ملکۂ حضورِ دائم حاصل شود۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ سر دست شما بہ طلبِ علم مشغول ہستید لہٰذا اگر وظیفۂ شریفہ قدرے کم می شود حرجے نیست۔ تحصیل علم دین ہم کار نیک است و مقدم است۔ تاہم در روز و شب یک ساعت یا یک و نیم ساعت بہ ذکر شریف مشغول مانید۔ وساوس را دور کردہ بہ صدق دل و اخلاص و محبت وظیفۂ شریفہ کنید۔ نیکی را اختیار کنید و در امورِ شریعت شوق و محبت داشتہ باشید والسلام و در مکتوبے نوشتہ اند۔ قدرے قرآن مجید بالحاظِ معنی تلاوت کردہ باشید و کثرتِ استغفار و کثرت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ برائے دور کردن وساوس و دور کردن گناہان مفید است و در مکتوبے نوشتہ اند:۔

یک قدم راہ راست بیدل از تو تا دامانِ خاک — بر سرِ مژگان چو اشک استادہ ہشیار باش

و مکتوبے بہ این معنی نوشتہ اند۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

امروز گر از رفتہ عزیزان خبرے نیست — فرداست درین بزم ز ما ہم اثرے نیست

مکتوب سعادت آثار مولوی محمد عمر رسید۔ الحمد للّٰہ رب العالمین ما ہمہ بہ خیریت ہستیم مولوی عبدالحق الہ آبادی مقیم حرم در ماہِ شوال، حکیم قیام الدین خاں (دہلوی) دیروز، حاجی محمد عمر سوداگر بہ شب راہیٔ ملکِ بقا شدند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ این ہمہ اشخاص از منتخبات زمان و مغتنمات دوران و در مسلمانان اہل الحل والعقد، و صلحائے اہل سُنّت و خدامِ طریقۂ شریفۂ مجددیہ بودند، وفات یافتن این اشخاص برائے مسلمانان مصیبتِ عظمیٰ است۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا۔ دوشنبہ دوازدہم صفر ۱۳۳۴ھ۔ و در آخر مکتوبے نوشتہ اند۔ والسلام علیک، یوم عاشورا، سال سی و پنجم بعد از ہزار و سہ صد از ہجرت سید الخلق و رسول الحق، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْکَاتِبِ اَبِیْ بِلَالٍ۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ "دوستِ ما و مزاج دانِ ما و خیر خواہِ ما مولوی عبدالحلیم صاحب بہ

Marfat.com

ہفدہم رمضان راہی ملکِ بقا شدند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مارا این گونہ رفیقِ صالح و دانا تا امروز کسے دیگر پیدا نہ شدہ۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ والسلام جمعہ نہم شوال ۱۳۳۶ھ

مکتوب ۹۲ نود و دوم ۔ بہ فارسی نیز بہ مولوی محمد عمر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تَبَارَكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ الَّذِیْ عَلَا عَلٰی خَلْقِهٖ يُحْيِیْ وَيُفْنِیْ لَهُ الْعَلَا
عَلٰی جَدِّهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَحْدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَامِلَا

لفظِ عَلٰی در آخر مصرع اوّل فعل است و در اوّلِ مصرع ثانی حرف و در آخر مصرعِ ثانی اسم۔ حقیر تا دمِ تحریر بہ عافیت است لیکن از حقیقت عافیت کہ فرمان برداری مالک است عاری است و محروم است، وقت ضعف و پیری است کسلمندی غلبہ کردہ است، حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ والسلام دوشنبہ ششم محرم الحرام ۱۳۳۱ھ خانقاہ شریف مجددی۔

مکتوب ۹۳ نود و سوم ۔ بہ فارسی بہ مولوی عبد العزیز۔ گونا کرکاٹی۔ ضلع کھلنا۔ بنگال۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی عبد العزیز بعد سلام و دعا مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ رب العالمین۔ حقیر با متعلقین و اولاد بہ عافیت است۔ کارڈہائے شما رسیدند و خیریت شما معلوم شد۔ اللہ تعالیٰ عاقبت ما و شما بہ خیر کند و گناہان ما و شما را عفو کند و از غضبِ خود ما و شما را نگاہ دارد۔ بِاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى وَنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔ بہ جمیع خادمان سلام و دعا و تاکید یاد الٰہی رسانید۔ سبحان اللہ با وجود این قدر پریشانی کہ تمام جہان را گرفتہ اللہ تعالیٰ بہ فضل و کرم این حقیر را بہ امن و امان نگاہ داشتہ۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالشُّكْرُ۔ والسلام دوشنبہ ہشتم شوال ۱۳۳۷ھ از کوئٹہ

مکتوب ۹۴ نود و چہارم ۔ بہ فارسی نیز بہ مولوی عبد العزیز۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ مولوی عبد العزیز از ین حقیر بعد سلام و دعائے سلامتی ایمان و دینداری مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ رب العالمین تا دم تحریر من جمیع الوجوہ ما ہمہ بہ خیریت زندہ ایم۔ حق سبحانہٗ در وظیفہ باطنی ما و شما برکتہائے فراوان را نگاہ دارد۔ بفضلہ وکرمہ آمین۔

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی
اندران دم کز بدن جانم بری از جہان با نورِ ایمانم بری

والسلام جمعہ شانزدہم ذوالحجۃ الحرام ۱۳۳۷ھ۔ از کوئٹہ۔

مکتوب ۹۵ نود و پنجم ۔ بہ فارسی نیز بہ مولوی عبد العزیز۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ مکتوب مولوی عبد العزیز

Marfat.com

رسید الحمد للہ رب العالمین تادم تحریر این حقیر با اولاد وعیال بہ خیریت زندہ است، خادمان دریادِ الٰہی باشند وبہ دعا معاونِ ما۔ غفر اللہ لنا ولکم ورحمنا اللہ وایاکم وعفا اللہ الکریم عنا وعنکم آمین۔ باقی خیریت است والسلام شنبہ یازدہم شوال ۱۳۳۹ھ

مکتوب ۹۶ نود و ششم۔ بہ اُردو نیز بہ مولوی عبدالعزیز۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی عبدالعزیز را بعد از سلام معلوم باد۔ مکتوب شما رسید۔ از احوال ترقی وظیفہ شریفہ نوشتہ اید از این خبر مسرت حاصل شد و آن پہ شما نوشتہ اید کہ از بعض افراد و بعض قبور در وظیفہ شریفہ تنگی پیدا می شود، درست و خوب است۔ شوق نیکی و دینداری و پرہیزگاری دارید و تمام خادمان را تاکید وظیفہ شریفہ و نیکی و دینداری بکنید۔ و آن چہ شما از خیال حضور مُقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ اید بہ فکر ما نہ رسید۔ چرا کہ تا آن جا رسائی ہنوز دُور است۔ البتہ با حضور مُقدس صلی اللہ علیہ وسلم نیازمندی و محبت داشتن بر ہر مسلمان فرض است۔ شما طالبانِ سلسلۂ شریفہ را تعلیم وظیفہ شریفہ کردہ باشید و خود شما ہم وظیفہ شریفہ کردہ باشید، و تلاوت قرآن مجید با فہم معنی کردہ باشید۔ از جانبِ ما بہ جمیع مریدان تاکید دینداری وظیفہ شریفہ بکنید والسلام چار شنبہ بست و یکم محرم۔ و نیز تحریر فرمودہ اند۔ مولوی عبدالعزیز را بعد از سلام علیک معلوم باد مکتوب شما رسید، نوشتہ اید کہ در وظیفہ بہتری است و قرآن مجید را تلاوت می کنید و برکت حاصل می کنید۔ از این احوال دلِ ما خوش شد شما سہ پارہ از کلام الٰہی ہر روز می خوانید، بسیار خوب می کنید با فہم معنی بخوانید و در وقت تلاوت گریہ و زاری کردن سعادت عظمیٰ است۔ و شما نوشتہ اید کہ در احوالِ مریدان ترقی شدہ است۔ و احوالِ آن افراد کہ بہ سال دوم حاضر شدہ بودند از احوال آن افراد کہ بہ سال اول حاضر شدہ بودند بہتر است و در حضور ایشان ترقی است۔ الحمد للہ۔ مریدان را تعلیم وظیفہ کنید۔ البتہ بر جسیم زن دست خود را مرو نہ نہد۔ شما زن خود را یا دختر خود را تعلیم وظیفہ بکنید۔ تا کہ وے بہ زنہا تعلیم وظیفہ کند، درین امر نیک احتیاط کردہ باشید۔ و کسانے کہ از دلِ خود اللہ اللہ گفتن نہ می توانند بہ ایشان بگوئید کہ ایشان بہ دل خود خیال کنند و دل خود را متوجہ بہ حق تعالیٰ بدارند۔ دو مولوی چرا مخالفتِ شما می کنند۔ آیا از این وجہ می کنند کہ بہ دورانِ وظیفہ شریفہ یا بہ دورانِ نماز از شما یان آواز گریہ و صدائے اللہ بلند می شود۔ یا مخالفتِ ایشان از وجہ دیگر است۔ نامِ پاکِ پروردگار از دل گرفتن و در بارگاہِ اُو تعالیٰ و تقدس عاجزی و زاری کردن و اشکِ ندامت ریختن نہایت عمدہ کار است۔ آن را از علمائے صالح کسے بد نہ می تواند گفت۔ فضل پروردگار است ما بہ عافیت ہستیم۔ شما برائے ما دُعا می کنید خوب می کنید۔ مریدان را از جانبِ ما سلام و دعائے خیر برسانید آن چہ از نیکی خواہید کرد، ثمرۂ آن ہم بہ این جہان و ہم بہ آن جہان می یابید۔ و ما غائبانہ برائے شما دعائے نیک

Marfat.com

می کنیم شما ہم برائے ما بکنید والسلام پنجشنبہ بست و ششم شعبان۔

و در مکتوبے نوشتہ اند۔ از مکاتیب شما خوش شدیم و برائے شما دعا کردیم۔ طلبگار علمِ دین را تدریسِ علم و خواہشمند وظیفہ را تعلیمِ ذکر شریف کنید از طرف ما اجازت است بہ شرط دینداری و استقامت والسلام سہ شنبہ دوم صفر از خانقاہ شریف مجددی۔ و در مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔ الحمد للہِ رب العالمین بہ عافیت ہستیم۔ در شمایان شوق و محبت ہست الحمد للہِ بنعمتہِ تتم الصالحات۔ برائے شمایان دعا کردہ شد۔ و بہ شمایان توجہ دادہ شد پروردگار در شوق و محبت اضافہ کند۔ تمام احباب را سلام و دعائے سلامتی ایمان برسانید۔ اولادِ ما بہ عافیت است والسلام پنجشنبہ شانزدہم رجب الحرام ۱۳۲۹ھ

مکتوب ۹۷ نود و ہفتم۔ بہ اُردو بہ سید عبد الاغفر۔ پچھم گاؤں ضلع ٹپرہ۔ بنگال نوشتہ اند:" بہ ذریعہ خط و کتابت نہ جاہل عالم می شود و نہ غافل صاحبِ حضور و برکت۔ لہٰذا معذور ہستیم۔ البتہ مولوی عبد الحق الہ آبادی از دوستانِ ما بودند و سالہا بوجہِ خوب حفاظت کتابہائے ما کردہ اند جزاہ اللہ خیرا و غفر لی و لہ۔

مکتوب ۹۸ نود و ہشتم۔ بہ اُردو بہ مزمل حسین۔ مگورا ضلع رنگپور۔ بنگال۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از عبد اللہ ابی الخیر فاروقی مزمل حسین را بعد از سلام معلوم باد امروز کہ روزِ دوشنبہ نوزدہم شعبان ۱۳۴۰ھ۔ ہفتدہم اپریل ۱۹۲۲ء۔ است جوابی بطاقۂ شما این جا (بہ کوئٹہ بلوچستان) رسید۔ احوال خیریت معلوم شد۔ الحمد للہ رب العالمین۔ تا این زمان با متعلقین بہ عافیت ہستم۔ در دہلی طبیعتم قدرے پریشان بود۔ بہ این وجہ شاید جواب خطوط شما نہ نوشتہ باشم۔ پروردگار بہ مہربانی خود گناہانِ مایان را بیامرزد و از غضب خود محفوظ دارد و در رضامندیٔ خود در انصیبِ مایان گرداند آمین باقی خیریت است والسلام دوشنبہ نوزدہم شعبان ۱۳۴۰ھ۔ مسجد حضرت بلال۔ کوئٹہ بلوچستان۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ اشفاق محمد را معلوم باد۔ لِلّٰہِ الحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الأَرْضِ وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ، حقیر مع العیال والاطفال بہ خیریت است۔ دختر را علالت ہست۔ اللہُ الشَّافِی اللہُ الکَافِی اللہُ المُعَافِی۔ پروردگار گناہان مایان را بیامرزد و بہ عافیت ظاہری و باطنی سرفراز کند۔ آمین

مکتوب ۹۹ نود و نہم۔ بہ اُردو بہ ڈاکٹر اشفاق محمد ہاتھی دروازہ۔ امرتسر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر اشفاق محمد را بعد از سلام مسنون معلوم باد۔ مکتوب شما رسید۔ اے برادر بہ اندازۂ محنت فائدہ می شود۔ شما را باید کہ ہمت کنید و سعی نمائید اوقاتِ عزیز خود را ضائع نہ کنید۔ و ساوس را از دلِ خود دور کنید و حضورِ دل را حاصل کنید۔ چوں طفلے سہ، چار سال محنت می کند حافظِ قرآن می شود، و طالبِ علم ہفت، ہشت سال سعی می کند عالم می شود، بہ تمنیات و خواہشات ہیچ کار بہ انجام نہ می رسد۔ شما نوشتہ اید۔ مرا خبر نیست کہ نیک

۹ این تحریر حصۂ آخرِ مکتوب نود و نہم است۔

Marfat.com

ہستم یابد۔ البتہ این قدر می دانم کہ برآستانۂ خیر حاضر شدہ ام و دابستۂ آن آستانہ ام۔ اے عزیز! این کلام شما خلاف طریقہ و آئین ما است خیال کنید کہ اگر نزدِ حافظ قرآن مجید پسرِ خود را برید کہ پسر شما ہم قرآن مجید را حفظ کند آیا بہ بردنِ یک روز آن پسر حافظ می شود۔ از تمنیات ہیچ کار بہ سر نہ می رسد۔ پروردگار در قرآن مجید گفتہ۔ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ یعنی مدارِ کار نہ بر آرزوہائے شما است و نہ بر آرزوہائے اہل کتاب۔" و شما مخالفِ حکمِ الٰہی کلام می نویسید و فکر نہ می کنید کہ دینداری چیست و پیر کیست۔ پیغمبر طاقت نہ دارد کہ خلافِ حکمِ خدا کارے بکند۔ شما را علمِ قواعدِ دین نیست و کلام نادرست بہ مامی نویسید و نہ می دانید کہ ازین عمل بہ جاے فائدہ، نقصان می شود۔ شما در پئے نقصان خود چرا سرگرم گشتہ اید۔ افسوس است۔ شما طبِّ جدید (ڈاکٹری) آموختید و در علاج و معالجہ عمر خود را بہ سر بردید۔ گاہے شما توفیق یافتہ اید کہ یک ساعت یا دو ساعت در حضورِ پیر خود بنشینید۔ شما در دلِ خود این خیال را محکم کردہ اید کہ پیر من مرا بزرگ خواہند ساخت۔ معاذ اللہ من ھٰذہ الخرافات۔ اے عزیز۔ حقیقتِ امر این است کہ اگر سالہا خدمتِ پیرے بکنی و از کمالات چیزے حاصل کنی، خود را خوش نصیب بدان۔ در این زمانہ این گونہ پیر ہم بہ نظر نہ می آید۔ آئندہ از این گونہ کلام احتراز باید کرد ع مرا ز خیر تو امید نیست بد مرسان۔ والسلام یکشنبہ بست و دوم ربیع الاول۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ صبح و شام وظیفۂ شریفۂ قلبی بہ پابندی کنید و در یک ماہ یک بار شجرۂ شریفہ بخوانید والسلام و در مکتوبے نوشتہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر اشفاق محمد و مولوی نور احمد (طابع مکتوباتِ شریف) را بعد از سلام معلوم باد کہ بہ روز دوشنبہ یازدہم ماہ ربیع الاول حاضر شوید تا کہ بہ اطمینان در محفلِ ذکرِ شریف شریک شوید و آمدنِ شما یان بلکہ آمدنِ نظام الدین ہم مناسب است۔ چہار شنبہ ہشتم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ۔

مکتوب ۱۰۱ صدم بہ ڈاکٹر شوق محمد (برادر کلان ڈاکٹر اشفاق محمد) ساکن ویرووال۔ تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر شوق محمد و ڈاکٹر اشفاق محمد را بعد از سلام مسنون معلوم باد۔ وظیفۂ شریفہ را بہ آن مقدار کہ ہدایت کردہ شد، بلا اشدِّ ضرورت ناغہ نہ کنید۔ بہ جان و دل پابند فرائض باشید و از حرامِ خدا قطعاً خود را دور دارید۔ قدرے کلامِ پاک الٰہی با ترجمہ ہر روز بخوانید۔ در شوق دینداری اضافہ کنید۔ خود را عاجز بندۂ خدا سازید۔ بر عقائدِ مسلمانان قائم مانید۔ درین روزہا کہ اظہارِ عقائدِ باطلہ و مسائلِ جدیدہ پیدا شدہ۔ خود را ازاں محفوظ دارید۔ اگر استعدادِ فارسی باشد رسالہ مالابد منہ را بخوانید و آن را در مطالعۂ خود دارید۔" و در مکتوبے بہ شوق محمد نوشتہ اند۔ پروردگار گناہانِ مایان را معاف کند و بر مایان مہربانی کند و از مایان راضی شود و بہ جنت رساند و از دوزخ محفوظ دارد۔ و از عذابِ قبر نگاہ

Marfat.com

دارد، وتمام امورِ ضروریۂ مایان را درست فرماید۔ آمین۔ سورۂ اخلاص سہ بار۔ سورۂ فلق سہ بار، سورۂ ناس سہ بار بعد از نمازِ صبح خواندہ دُعائے راکہ نوشتہ ایم سہ بار بخوانید و باز بہ وظیفۂ شریفہ مشغول شوید و بہ ہمین صورت بعد از نماز شام سورتہا و دعا خواندہ بہ ذکر شریف مشغول شوید۔ اگر چہل روز این عمل خواہند کرد۔ انشاء اللہ ناپاکی دل دور شود والسلام روز دوشنبہ ہشتم جمادی الاُولی ۱۳۲۹ھ بابو محلہ۔ کوئٹہ۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ "اگر جناب برادر سیف اللہ (مجدّدی۔ موضع اوگی۔ تحصیل نکودر۔ ضلع جالندھر) این جا تشریف بیارند و با ما ملاقات کنند جائے مسرّت است۔ و در محفل مولود شریف باید کہ روایاتِ صحیحہ از کتبِ احادیث شریفہ اخذ نمودہ ترجمہ کردہ بیان کردہ شوند والسلام۔ بستم جمادی الاُولیٰ ۱۳۳۵ھ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ در وظیفۂ شریفہ محنت کنید و دینداری حاصل کنید، بدونِ محنت چیزے حاصل نہ می شود۔

مکتوب ۱۰۱ صد و یکم۔ بہ اُردو بہ مولوی محمد احمد متعلم مدرسۂ مصباح العلوم الہ آباد۔ "طبیب برائے مریض نسخہ تجویز کرد۔ مریض اگر آن نسخہ را استعمال بکند۔ حالش از دو حال خالی نہ باشد کہ از استعمال نسخہ در مرض زیادتی واقع می شود یا کمی۔ این قدر احوال بہ طبیب باید گفت، دیگر ہمہ فضول است والسلام۔

مکتوب ۱۰۲ صد و دوم۔ بہ فارسی بہ حاجی عبدالحکیم ولد خدائے رحم قوم دفتانی۔ از افغانستان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عبداللہ ابی الخیر فاروقی عبدالحکیم دَفتانی سلام خواند۔ مکتوب محبّت اسلوب رسید۔ از کثرت ذکر نوشتہ۔ الحمد للہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا جان است　　پاکیِ دل ز ذکر رحمان است

والسلام دوشنبہ ششم رمضان ۱۳۲۲ھ خانقاہ شریف دہلی۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ "عبدالحکیم دفتانی سلام خواند بمکتوب شما رسید۔ بر دینداری قائم باشید۔ وظیفۂ شریفہ بہ شوق و محبّت کنید۔ تلاوتِ قرآن مجید ہم ضروری است۔ معاملۂ تجارت و داد و ستد را از امورِ غیر مشروعہ پاک و صاف دارید۔ در ماہ محرم الحرام حاجی ملا گل رحلت فرمودہ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ما ہمہ بہ عافیت ہستیم والسلام شنبہ پانزدہم صفر۔

مکتوب ۱۰۳ صد و سوم۔ بہ اُردو بہ مولوی حافظ احمد مہتمم مدرسۂ دیوبند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میان حافظ احمد بعد از سلام مسنون مطالعہ نمایند مکتوب شما رسید۔ سعادت مندی و صلاح شما است کہ این خط بہ ما ارسال کردہ اید۔ چون کہ شما از احوال و مزاجِ ما واقفیت نہ دارید، بنا برین دعوت نامہ ارسال کردہ اید۔ اگر واقف می بودید ارسال نہ می کردید۔ از وجہ ضعف شرکت در مجتمعات نہ می کنیم و نہ این راہ و رسم را عادت داریم۔ لہٰذا ما را معذور دارید۔ تعلیم و تعلّمِ دین از ایمان ما است۔ مسلک و طریقۂ حضرت شاہ عبدالغنی را پسند می کنیم۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ۔ والسلام بست و دوم ربیع الاول۔ عاجز

Marfat.com

گوید حضرت ایشان از سورۂ محمد عَلَی صَاحِبِهَا الصَّلاۃُ والسَّلَامُ، آیت شریفہ ہشتم را تحریر نمودہ اند پروردگار بہ مومنان خطاب کردہ است کہ اگر شمایان اللہ را نصرت دہید یعنی دینِ اُورا و پیغمبر اورا مدد کنید۔ اللہ تعالیٰ نصرت دہد شمایان را و ثابت کند قدمہائے شمایان را۔

مکتوب ۱۰۴ صد و چہارم۔ بہ اُردو بہ سردار عدالت خان ولد شرف علی خان ساکن مقام نتھوالا۔ ضلع جہلم پنجاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عدالت خان را بعد از سلام مسنون معلوم باد۔ بہ دورانِ وظیفۂ شریفہ خطورِ وساوس علامتِ نقصان است۔ خوبی آن است کہ در خانۂ دل بہ جُز محبتِ الٰہی چیزے نہ باشد۔ بعد از نمازِ صبح سورۂ اخلاص سہ بار، سورۂ فلق سہ بار، سورۂ ناس سہ بار، و ہمچنان بعد از نماز مغرب این سور مبارکہ را سہ سہ بار خواندہ ثوابش را بہ ما برسانید این وظیفۂ خاص است کہ بہ اشفاق الٰہی تعلیم کردہ ایم۔ امروز بہ مسجد جامع رفتیم و امامت نماز جمعہ کردیم۔ اشفاق الٰہی آمدہ خدمت کرد۔ یاسین ہدیہ ارسال کرد و خود نیامد خود آمدن و خدمت کردن بہ در جہا بہتر است از خدمتِ مالی۔ بہ یاسین این سخن بگوئید۔ مولوی اسحاق نیز آمدہ خدمت کرد۔ مخلصین را تاکید وظیفہ کنید والسلام۔ جمعہ دوازدہم جمادی الاُولیٰ ۱۳۲۹ھ و نوشتہ اند۔ عدالت خان را بعد از سلام مسنون معلوم باد از لطف مولیٰ جل شانہ بہ عافیت ہستیم۔ نویسندۂ مکاتیب نیست از ین جہت بہ اشفاق و اسحاق و یاسین تا این وقت جوابات ارسال نشدہ۔ اگر بہ ظاہر جواب نوشتہ نہ شدہ است اَنَا بہ باطن دعا ہا از دل برائے ایشان برآمدہ است۔ و این ہم بسیار است۔ یک سال اشفاق را تعلیم سورۂ اخلاص و سورۂ فلق و سورۂ ناس کردہ بودیم۔ شمایان از اشفاق آن وظیفہ را آموختید یا نہ؟ اگر نہ آموختہ اید حالا بیاموزید۔ اللہ تعالیٰ گناہان ما و شما را معاف کند و توفیقِ اعمالِ صالحہ عنایت کند۔ و دلہائے مایان را در یادِ خود مصروف کند و از یادِ ما سوا آزاد گرداند۔ پنجشنبہ سوم جمادی الآخرہ ۱۳۲۹ھ و نوشتہ اند۔ احوال رفقاء نہ نوشتید کہ چہ گونہ اند، مہتاب شاہ، بولے خان، فضلِ الٰہی، شیر احمد، و احوال ہر دو ڈاکٹرانِ حیوانات معلوم نیست۔ و در مکتوبے نوشتہ اند۔ نام پسر عدالت خان، ہدایت خان مناسب است والسلام چہارشنبہ ۱۹ صفر ۱۳۴۱ھ۔

مکتوب ۱۰۵ صد و پنجم۔ بہ فارسی بہ سردار محمد علی خان پسر سردار شیر علی خان محمدزی۔ عقب عیدگاہ۔ سکھر۔ سندھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اللہ اے خدائے مہربان من از تو خیر و خوبی می خواہم۔ ہر چہ دران خیرِ من باشد آن را مقدر کن و آسان کن و بہ من آن را برسان و ہر چہ دران شرِ من باشد آن را مقدر مکن و آن را بر من دُشوار کن و از من دور کن۔ اے پروردگار من دعائے مرا قبول کن۔ من نادانم و تو دانائی۔ من عاجزم و تو توانا ہستی۔ من بندۂ تو ام و تو خدا ہستی۔ این دعا را بعد از ہر نماز بہ حضور دل سہ بار بخوانید

Marfat.com

والسلام۔ خیرے کن اے فلاں غنیمت شمار عمر زاں بیشتر کہ بانگ برآید فلاں نہ ماند

و نیز نوشتہ اند:" مکتوب شما رسید۔ خبر وفاتِ اہلیہ شما معلوم شد۔ ہمہ مایان غمگین شدیم۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

امروز گراز رفتہ عزیزان خبرے نیست فرداست درین بزم زما ہم اثرے نیست

اللہ تعالیٰ شما را صبرِ جمیل و ثوابِ کثیر عنایت کند اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَاعْفُ عَنْھَا وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِھَا۔ آمین۔ یکشنبہ ۲۳ صفر ۱۳۳۳ھ

مکتوب ۱۰۶ صد و ششم۔ بہ اُردو بہ منشی احمد حسین سبزی فروش۔ چھتہ لال میان۔ ترا ہا بہرام خان دہلی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احمد حسین را بعد از سلام معلوم باد مکتوب شما رسید، وظیفہ شریفہ را بالضرور بلا ناغہ بہ حضور دل کنید و تلاوتِ قرآن مجید بالحاظ معنی۔ والسلام تحریر روز جمعہ دوم رجب الحرام ۱۳۲۶ھ۔ و در مکتوبے نوشتہ اند:" از زیارت حضرت بی بی مریم (در خواب) دل ما خوش شد۔ شما را باید کہ قرآن مجید خواندہ بہ روح پاکش ثواب رسانید و وساوس را دور کردہ صباحًا و مساءً وظیفہ شریفہ بکنید، پرہیز گاری و دینداری اختیار کنید و بر شریعت محکم قائم شوید۔ بخش اللہ سخنان دور و درازی پرسد۔ دیرا باید کہ بہ وظیفہ و نماز مشغول ماند۔ و منیر الدین را نیز اشتغال بہ وظیفہ شریفہ باید کرد۔ این مناسب نیست کہ گاہے می کند و گاہے می گزارد۔ مداومت باید کرد اگرچہ قلیل باشد والسلام و نوشتہ اند:" الحمد للہ سبحانہ بہ عافیت ہستیم۔ پروردگار انعامہائے کہ بر مایان کردہ آن را نہایتے نیست و گناہان مایان را ہم حدّے نیست۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ بار خدایا، گناہان مایان را بیامرز و مسلمانان را عزت عطا کن۔ دشمنانِ اسلام، مسلمانان را خوار و ذلیل کردہ اند۔ بار الٰہا، مخالفین را برباد کن و مایان را در ہر دو جہان بہ راحت دار۔ بعد از ختم شریف این دعا بہ عاجزی و زاری کنید و ختم شریف را بہ بسیار ادب و حضور دل بخوانید والسلام و نوشتہ اند:" ہر کار بہ کردن می شود۔ بہ خواہشاتِ قلبیہ ہیچ کار بہ انجام نہ می رسد۔ شما و بخش اللہ می خواہید کہ بہ مجرد آرزوہا از اولیا گردید۔ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ۔ مقدارِ وافر از دراہم بود و بَنَّاہم باشد و خشت و مصالحہ ہم موجود بود آن وقت امیدِ خانہ درست است۔

مکتوب ۱۰۷ صد و ہفتم۔ بہ اُردو بہ مولوی بدر الاسلام۔ ساکن زقاق انبیا، کوچہ چیلان۔ دہلی۔ "بہ کسانے کہ ختم شریف می خوانند بگوئید کہ بہ صحتِ الفاظ و فہم معنی و حضورِ قلب بخوانند۔ ما ملاحظہ کردہ ایم کہ از شمایان بعض افراد بہ عجلت تمام الفاظ می خوانند، نہ بہ صحت الفاظ خیال دارند و نہ بہ فہم معنی و نہ بہ حضور قلب و این مناسب نیست والسلام روز مبارک جمعہ دوازدہم جمادی الآخرہ ۱۳۳۲ھ۔ و نوشتہ اند۔ مکاتیب مولوی بدر الاسلام و مولوی بخش اللہ و عبد الباری و عبد النور و عبد الستار رسیدند۔ از خبر وفات

Marfat.com

اہلیہ مرزا فرخ شاہ متألم شدم۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بیماری چہ بود و چہ مدت بیمار شد و پسرش بہ چہ حال است۔ والسلام یکشنبہ ہشتم رجب الحرام ۱۳۳۳ھ

مکتوب ۱۰۸ صد و ہشتم بہ اُردو نیز بہ بدر الاسلام۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ۔ خبیثے نوشتہ کہ تصوّر خنزیرے در نماز بہتر است از تصوّر سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم لعنتِ خدا باد بر این گونہ مردودان و خبیثان۔ و شما قول بزرگ خود نوشتہ اید کہ در شرح و بیانِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ این گونہ کلام نوشتہ است۔ اگر یا این چنین مردودان شما را اعتقادے است پس از ما تعلقِ خود منقطع کنید۔ اگر شما مرید ما ہستید چرا این گونہ تحریرات را مطالعہ می کنید۔ از تحریرات گمراہان خود را دور دارید والسلام دوشنبہ پنجم رجب الحرام ۱۳۳۴ھ و نوشتہ اند"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جَزَی اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدًا نَبِیَّ الْھُدٰی عَنَّا بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

امام طبرانی و ابو نعیم در حلیۃ الاولیا و خطیب و ابن النّجّار از حضرت عبد اللہ بن عباس و ایشان از حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ اند کہ ہر کہ این دعا را بخواند اجرہا یابد۔ تفصیل اجر در کتاب نوشتہ است۔ ما بیانش نہ کردہ ایم۔ البتہ لآلیِ مَنْثُوْرَہ را عِقدِ منظوم ساختہ ایم والسلام سہ شنبہ بست و ششم شوال ۱۳۳۸ھ و در مکتوب دیگر نوشتہ اند۔ مکتوب محمد یوسف و محمد رفیع رسیدہ۔ پروردگار ہر دو را و شمایان را و مایان را مع عافیت و با دینداری و صلاحیت در غلامانِ نیکوکارِ خود داخل فرماید و از خشم و غضبِ خود دُور دارد و بہ رضامندی خود مشرف فرماید والسلام۔

عاجز گوید۔ مولوی بدر الاسلام رحمہ اللہ بیان می کرد کہ در اَیّامِ طلبِ علم چند سال در لاہور۔ نزد وہابیان قیام داشتم و من عملًا و اعتقادًا وہابی گشتہ بودم۔ چون بہ دہلی مراجعت کردم نظرِ من بر طلعتِ نورانی حضرت ایشان افتاد و گرویدہ حضرت ایشان گشتم۔ چون کہ اثرِ وہابیت و غیر مقلدی در نہادم متمکن شدہ بود، احیانًا خیالے فاسد بہ دلم راہ می یافت و حضرت ایشان بر آن تنبیہ می فرمودند و احیانًا چیزے زبانی یا تحریری استفسار می کردم۔ چنان چہ نوبتے پیش حضرت ایشان بیانِ تصور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم در تشہد آمد و قول بے اَدبے عَلَیْہِ مَا یَسْتَحِقُّہٗ مذکور شد۔ و نوبتے من در عریضۂ خود بیانِ یک رسالہ کردم کہ در تفسیر اِیَّاكَ نَعْبُدُ بیانِ تصوّر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بود۔ و حضرت ایشان در جواب عریضۂ من در ۱۳۳۴ھ این مکتوب مبارک ارسال کردند و پروردگار سینۂ مرا از جمیع مفاسد پاک کرد"۔ عاجز گوید۔ پروردگار از جماعتِ اشقیا بندگانِ خود را محفوظ دارد۔ اگر این افرادِ فصلِ سوم را از بابِ چہارم جلدِ

Marfat.com

اول کتاب احیاء العلوم للامام حجۃ الاسلام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی یا تحریر حضرت مخدوم عبدالاحد قدس اللہ سرہ الامجد یا مکتوب سی ام از دفتر دوم را مطالعہ می کردند ہرگز این گونہ کفریات بر نوکِ قلم نیاوردے۔ حجۃ الاسلام نوشتہ۔ وَاَحْضِر فی قلبکَ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلّم وشخصَہُ الکریمَ وَقُل السلامُ علیکَ اَیُّھا النبیُّ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہ، لیصدقَ اَمَلُکَ فی اَنہ یَبلُغُہُ وَیَرُدُّ علیک مَا ھو اَوفیٰ منہ۔ الخ۔ وحضرت امامِ ربّانی مجدّد اَلفِ ثانی نوشتہ اند "خواجہ محمد اشرف در زرش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بہ حدّے استیلا یافتہ است کہ در صَلات آن را مسجودِ خود می داند و می بیند، و اگر فرضاً نفی می کند منتفی نہ می گردد۔ محبّت اطوار این دولت متمنائے طُلّاب است از ہزاران یکے را مگر بدہند۔ صاحبِ این معاملہ مُستَعِدِّ تامّ المناسبت است تحتمل کہ بہ اندک صحبتِ شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید۔ رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ۔ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند" الخ۔ وحضرت مخدوم الانام را کتاب کنوز الحقائق و رسالہ اسرار التشہد است۔ حضرت خواجہ ہاشم کشمی در کتاب زبدۃ المقامات اند کے ازان نقل کردہ اند۔ کہ معراج مومنین نماز است و آخر نماز قعدہ است۔ فینبغی لھم اَنْ یصلّوا علیہ وفیہ اشارۃٌ الی اَن منتھیٰ ... معراجھم اِلَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و منتھیٰ معراجہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اللہ سبحانہ وَتَعَالیٰ وتَعَظَّمَ اَلا تری انہ علیہ الصلاۃ والسلام اَثْنیٰ علی اللہ سبحانہ فی الابتداء بقولہ التحیاتُ للہ۔ الخ والمومنون امروا بالصلاۃ علیہ، علیہ التحیات والتسلیمات فی منتھاھم" حضرت عطار چہ خوش گفتہ

تو اورا اگر بدانستی تمام است ترا کارِ دو عالم بر نظام است

پروردگار از شر علم محفوظ دارد و بہ رضامندی خود مشرف فرماید۔

مکتوب ۱۰۹ صد و نہم۔ بہ اُردو بہ مولوی بخش اللہ۔ ساکن چھتہ لعل میان۔ ترا ہا بہرام خان۔ دہلی۔

مخفی نہ ماند کہ بہ نام مولوی بخش اللہ ہفتاد و دو مکاتیبِ مبارکہ اند۔ چون کہ مولوی بخش اللہ مخلص و خدمتگارِ خصوصی بودہ ازین جہت این مکاتیب شریفہ متعلقہ بہ امورِ خانہ و حوائجِ ضروریہ اند۔ لہذا عاجز انتخاب بعض جمل کردہ چیزے می نویسد۔ حضرت ایشان تحریر فرمودہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عُبَیْدُاللہ نام خوب است۔ معنیش بندۂ کوچک خدا است۔ فقط ہشتم جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ

و نوشتہ اند شمایان را مناسب است کہ ختم شریف با حضور دل و صحت الفاظ و فہم معنی بعد مغرب بخوانید۔ این عمل بسیار مبارک است و بعد از ختم شریف برائے مایان دعائے سلامتی ایمان و دعائے عافیت در ہر دو جہان و دعائے امن و امان برائے جمیع مسلمانان و دعائے مغفرت گناہان کردہ باشید۔ فضل پروردگار است ما این جا بہ راحت و آسائش می باشیم۔

Marfat.com

بہشت آن جا کہ آزارے نہ باشد　　کسے را با کسے کارے نہ باشد

چہارشنبہ بستم جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ = چون حافظ محمد یعقوب صاحب (مجددی پانی پتی) می فرمایند کہ من مستحقِ زکات ہستم قول ایشان شرعاً معتبر است۔ بہ ایشان زکات دادہ شود شوال ۱۳۳۴ھ خبر وفات مولوی کاظم علی معلوم شد غفر اللہ لنا ولہ ذوالقعدہ ۱۳۳۴ھ = از علالتِ بخش اللہ رنجیدہ شدم پروردگار بخش اللہ را صحت دہد اَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَهُ۔ ذوالقعدہ ۱۳۳۴ھ عبدالمنان بسیار غنیمت بود، عالم، فاضل، صالح و دیندار بود۔ در بعض خصال حمیدہ از عبدالحلیم بہتر بود وے چہ مرد کہ خاتمہ برکت شہر شما شد۔ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ از دہ ہزار مسلمانانِ دہلی ذاتِ او بہتر بود۔ تحریر جمعہ دوم شوال ۱۳۳۶ھ (وفاتِ مُلّا عبدالحلیم بہ پنجشنبہ ہفدہم رمضان ۱۳۳۶ھ بودہ کما تقدم)

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ قَصْرِیَ حُفْرَةٌ　　غَبْرَاءُ يَحْمِلُنِیْ اِلَيْهَا شَرْجَعُ

فَبَكَتْ بَنَاتِیْ شَجْوَهُنَّ وَزَوْجَتِیْ　　وَالْاَقْرَبُوْنَ اِلَیَّ ثُمَّ تَصَدَّعُوْا

وَتُرِكْتُ فِیْ غَبْرَاءَ يُكْرَهُ وِرْدُهَا　　تَسْقِیْ عَلَیَّ الرِّيْحُ حِيْنَ اُوَدَّعُ

وکلمۂ قصری بہ فتح قاف بہ معنی آخر اَمری است۔ قائل این اشعار حضرت عَبْدَہ اند حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اشعارِ ایشان را پسندی می کردند۔ و این شعر نیز از ایشان است۔

حَيْثُمَا كَانَ قَيْسٌ هُلْكُهُ هُلْكُ وَاحِدٍ　　وَلٰكِنَّهُ بُنْيَانُ قَوْمٍ تَهَدَّمَا

و این شعرے است کہ تا این زمان کسے مثلش نہ گفتہ و این گونہ شعر را بے نظیر گویند بہ مولوی عبدالعلی صاحب این شعر نشان دہید و سلام ما بہ ایشان بگوئید والسلام چہارشنبہ پانزدہم محرم الحرام ۱۳۳۹ھ و در مکتوبے نا اہلی بعض افراد را ذکر کردہ تحریر فرمودہ اند۔ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ یعنی چون کار بہ نا اہل سپردہ شود پس انتظار قیامت کن۔

مکتوب ۱۱ صد و دہم۔ بہ فارسی بہ حاجی عبداللہ خان کشمیری مُہر کن مخلصِ قدیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خط حاجی عبداللہ رجسٹری کردہ شدہ رسید۔ الحمد للہ رب العالمین ما تادم تحریر با فرزندان ثلاثہ بلال بن عبداللہ بن عمرو زید بن عبداللہ بن عمرو سالم بن عبداللہ بن عمرو والدۂ ایشان و ہمشیرگان ایشان و جمیع متعلقین بہ خیر و عافیت زندہ ایم۔ شب یکشنبہ پنجم شعبان از دہلی بہ جانب کوئٹہ بہ راہ لاہور روانہ شدیم و بہ روز سہ شنبہ ہفتم شعبان بعد از ظہر بہ کوئٹہ بلوچستان بہ خانۂ خود بہ آرام رسیدیم۔ الحمدُ للہِ رب العالمین۔ امید است کہ انگشتری نگینۂ عمدہ و خوب ساختہ باشید۔ ہر قدر توانی بہ تعظیم و ادب یادِ الٰہی در باطنِ خود کن۔

Marfat.com

يَا غِيَاثِيْ وَخَيْرَ مُلْتَحَدِيْ — لَيْسَ لِيْ مَنْ يُغِيْثُ مِنْ اَحَدِ
عَافِنِيْ رَبِّ وَاعْفُ عَنْ نَنَدِيْ — رَبِّ وَاغْسِلْ خَطَايَ بِالْبَرَدِ
وَعَنِ الدِّيْنِ لَا تُزِلْ قَدَمِيْ — وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَخُذْ بِيَدِ
وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا بِلَا سَخَطٍ — وَعَنِ الْوَالِدَيْنِ وَالْوَلَدِ
وَارْحَمْ اَبْنَائِيَ الثَّلَاثَ بِلَا — لَا وَزَيْدًا وَسَالِمًا وَلَدِ
اَخَوَاتٌ وَوَالِدَانِ لَهُمْ — فَاحْفَظِ الْكُلَّ رَبِّ مِنْ نَكَدِ
وَالْاُلَى اَحْسَنُوْا اِلَيَّ عَلَى — سُوْئِيَ اَحْسِنْ اِلَيْهِمُو وَجُدِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ فِي الْحَيَاتِ وَفِيْ — سَكَرَاتِ الْمَمَاتِ وَاللَّحَدِ
وَحِسَابِيْ وَوَزْنِ اَعْمَالِيْ — وَقِيَامِيْ لِرَبِّيَ الْاَحَدِ
وَاِذَا مَا صَحِيْفَتِيْ نُشِرَتْ — وَاِذَا مَا سُئِلْتُ عَنْ لَدَدِ
وَهُوَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ يَكْلَؤُنِيْ — فِيْ نَهَارِيْ وَلَيْلَتِيْ وَغَدِ

مکتوب ۱۱۱ صد و یازدہم - بہ اُردو بہ حافظ غلام رضا دہلوی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ غلام رضا را بعد از سلام واضح باد ما بہ روز شنبہ دوازدہم شوال از کوئٹہ روانہ شدہ بہ یکشنبہ سیزدہم ماہ بہ وقت صبح صادق بہ سکھر رسیدیم۔ این شہر از ملک سندھ برلب دریا واقع است۔ برکنارِ رُود یک بنگلۂ خوب بہ چہل روپیہ ایجارِ ماہانہ گرفتیم۔ این جا از مرض وہم از خنک محفوظ ہستیم۔ چون کہ طبیب خان را کار در پیش است ازین جہت ما احمد خان (مٹاخیل) را از کوئٹہ بہ دہلی فرستادیم۔ شما ایشان را طریقہ محافظت اسباب و دروازہ تعلیم کنید۔ عنوان ما این است۔ حضرت صاحبِ دہلوی۔ سکھر۔ سندھ۔ چہار شنبہ شانزدہم شوال ۱۳۲۶ھ

مکتوب ۱۱۲ صد و دوازدہم۔ بہ اُردو بہ حاجی مُلّا احمد خان مُٹاخیل ساکن کٹواز۔ افغانستان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احمد خان مٹاخیل را بعد از سلام مسنون معلوم باد مکاتیب شما می رسند و دل خوش می شود۔ از وفات ملا گل مُتألّم شدم، در مخلصین ما دیگر کسے چنین صاحبِ علم و عمل و ثابت قدم بہ نظر نہ می آید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہ طورے کہ عبد اللہ (علی زی) از طرف ما بہ طالبانِ سلسلہ وظیفۂ شریفہ تعلیم می داد و تجدیدِ وظیفہ می کرد شما را باید کہ بہ ہمان طور تعلیم و تجدید وظیفہ از طرف ما بکنید۔ سیّد نعمت علی و سیّد معشوق علی و سَرور را وظیفہ تعلیم کنید و بر وظیفہ کردنِ ایشان نظر دارید والسلام تحریر ماہ شوال ۱۳۲۶ھ از سکھر۔ سندھ۔

مکتوب ۱۱۳ صد و سیزدہم - بہ اُردو بہ فاخر احمد خان انصاری۔ ساکن محلّہ قاضیان۔ پانی پت۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - سہ مکاتیب رسیدند و خبر وفات اہلیہ شما معلوم شد - در خانہ ہمہ غمگین شدند - بیانِ صلاح و محبتِ ایشان و دعائے خیر برائے ایشان می کنند - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھَا وَارْحَمْنَا وَاِیَّاھَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَنْھَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ - بعد از نماز پنجگانہ این دعا بہ حضور دل شما و اولاد و شان بخوانید والسلام جمعہ بست و یکم رجب الحرام ۱۳۳۶ھ - عاجز گوید وفات زوجۂ فاخر احمد خان بہ روز جمعہ نواخت سہ از ظہر، چہار دہم رجب ۱۳۳۶ھ - ۲۶ - اپریل ۱۹۱۸ء واقع شدہ - رحمہا اللہ -

مکتوب ۱۱۴ صد و چہار دہم - بہ اُردو - بہ شیخ محمد الیاس پسر حافظ محمد اسحاق رانی کھیت والا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - تا این زمان طریقۂ ادب شما با ما خوب است و شما بر نہجِ محمد اسحاق ثابت - این سعادت مندی شما است - علی الخصوص خدمت و آرائش محفل میلاد شریف کہ سعادت کبریٰ است - اظہارِ مسرت بہ ولادتِ چنین پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت سعادت است بلکہ عین ایمانداری - این خدمت و سعادت را بعد از ما ہم نہ گزارید - والسلام دوشنبہ ۲۱ ماہ مبارک رمضان ۱۳۳۹ھ - پروردگار جل شانہٗ و عمّ احسانہ شیخ محمد الیاس را فرزند عنایت کرد - عریضہ بہ کوئٹہ ارسال کردند و نامش پرسیدند - حضرت ایشان بہ دستِ مبارکِ خود درج ذیل مکتوب از جانب حضرت برادر کلان تحریر فرمودند -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ، مِنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَوَالِدِہٖ غَفَرَ اللّٰہُ لَھُمْ وَعَفَا عَنْھُمْ وَعَافَاھُمْ اِلٰی مُوْسَی بْنِ الیاس بْنِ اسحاق وَوَالِدِہٖ سَلَامٌ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَاُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَقَدْ سَمَّیْتُ وَلَدَكَ مُوْسٰی وَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ اِلْیَاسَ وَاِسْحَاقَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُوْسٰی وَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ كُلِّھِمْ - بَارَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْكَ وَفِیْ اَوْلَادِكَ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ - حُرِّرَ یَوْمَ السَّبْتِ التَّاسِعَ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ الْحَرَامِ آخِرَ سَنَۃِ تِسْعٍ وَّثَلَاثِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ وَّاَلْفٍ - حضرت ایشان برائے شیخ محمد الیاس دعائے برکت برائے اولاد کردند، وفات شیخ محمد الیاس بہ روز شنبہ ہفدہم محرم الحرام ۱۳۸۹ھ شدہ - عند الوفات ہشت پسر و ہشت دختر گزاشتند - نام پسران بہ این ترتیب است - محمد موسیٰ، محمد ابراہیم - عبد الرحمٰن - اقبال - صالح - داؤد - ظفر - محسن - حفظہم اللہ - و حضرت ایشان برائے محمد موسیٰ دعا فرمودند - حق تعالیٰ ویرا آسائش و راحت دنیا بہ وجہے عنایت کرد کہ کسے را خیال و گمان ہم نہ می شد - افسوس کہ چار روز بہ مرضِ دل علیل شدہ بہ روز چار شنبہ نواخت یازدہ از روز ہفتم ذی الحجۃ الحرام

سنہ ۱۳۹۳ھ ازیں دنیا سفر کردہ رَحِمَہُ اللہُ وَرَحِمَ اَبَاہُ اِلْیَاسَ وَاَبَا اَبِیْہِ اِسْحَاقَ وَغَفَرَ لَھُمْ وَعَفَا عَنْھُمْ۔ محمد موسیٰ سہ پسر۔ اعجاز و ہارون وراشد۔ وچار دختر گزاشتہ۔

مکتوب ۱۱۵ صد و پانزدہم بہ اُردو۔ این مکتوب مبارک، مکتوب واحد نیست بلکہ انتخابِ مکاتیبِ کثیرہ است کہ حضرت ایشان اِملاء می فرمودند و مولوی بخش اللہ تحریر می کرد۔ مولوی بخش اللہ بعض جمل را نقل کردہ نزد خود محفوظ می کرد۔ آن جملِ محفوظہ را بہ صورت این مکتوب عاجز می نویسد۔ رحم اللہ جامعھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وعلیك السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مالکِ حقیقی اللہ جَلّ جلالہ است ہر چہ خواہد می کند۔" مفہوم شعرِ حضرت ایشان"۔ پاک است اللہ تعالیٰ کہ مالک زمین و آسمان است، ما ہمہ زیرِ فرمانِ اُو سبحانہ ہستیم و او تعالیٰ حکمران واحد حقیقی است، بندہ را شاید کہ بہ ہر حال از مالکِ خود راضی بود۔ اھ۔ وعلیکم السلام۔ اَوّلاً آن کہ من ضعیف شدہ ام، وثانیاً آن کہ در طبائع ہندیان ومزاجِ ما اختلاف است واز وجہ اختلاف مناسبت مفقود شدہ، چون مناسبت نہ باشد راہِ فیض مسدود می باشد۔ اغراض و مقاصدِ ایشان را با اغراض ومقاصدِ ما مناسبت نیست بلکہ مباینت ظاہر است۔ ایشان مارا و ما ایشان را ہمہ وقت بہ زبانِ حال می گوئیم۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی کایں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

نہ دو چار را بلکہ ہزاران را تجربہ کردہ ایم۔ حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ بنابریں مناسب نیست کہ اوقاتِ عزیز خود را و دیگرے را ضائع کنیم۔ اھ۔ (این شخص چند جا بیعت شدہ بود و احوالِ پریشانی خود را در عریضہ نوشتہ بود) وبہ یکے نوشتند۔ بعد از سلام علیک معلوم باد مکتوب رسید، الحمدُ للہِ ربِّ العَالَمِیْنَ مع متعلقین بہ عافیت ہستیم۔ حالا ضعیف شدہ ایم۔ تا وقتے کہ کسے دو سہ ماہ در خدمت نہ ماند۔ آگاہی بر احوال وے کما حقہ حاصل نہ می شود۔ ما شمارا نہ شناختیم ونہ از حالِ شما آگاہ ہستیم۔ اھ۔ مکتوب شما رسید۔ وظیفہ شریفہ می کنید۔ دل ما از این خبر خوش شد۔ اگر شما نزدِ ما می بودید دَرْ وساوسِ شما فکر می کردیم و چیزے می گفتیم اکنون کہ شما بہ این دوری می باشید علاج وساوس دشوار است۔ ماقولِ نادُرُست بہ کسے نہ می گوئیم۔ بہ این دوری اثر توجہ کاملاً ظاہر نہ می شود۔ طالب علم چون در خدمتِ اُستاد می ماند علم می آموزد واگر از استاد دور می باشد از علم محروم می ماند۔ اھ۔ مکتوب شما رسید۔ اے عزیز۔ کسانے کہ در حضور ہستند توجہ خاص بر حالِ ایشان ہم احیاناً می باشد چہ جائے کہ بر دور افتادگان۔ اھ۔ برائے ادائگی قرض نسخۂ مُجَرَّب نہ داریم۔ درین باب بہ دنیا دارے رجوع کنید کہ ایا فروختن مکانات مناسب است، یا تجارت کردن یا بہ دیگر کار مشغول شدن و بر رسول مقبول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یک بار درود فرستادن در مدّۃ العمر واجب است و در محفلے کہ ذکر حضور پُر نُور بار بار شود یک نوبت درود خواندن واجب است و ہر قدر اضافہ کند بہتر است۔ از درود شریف منع کردن کار "وہابی" است۔ از وے خود را دور دارید۔ نماز تہجد نفل است۔ و این عمل بسیار مبارک و ذی شان است۔ ہر شخص را توفیق این نماز نیست، بعضے از خوش نصیبان ازین سعادت بہرہ مند می شوند۔ اھ۔ برائے موت وقتے مقرر است و کسے نہ می داند کہ کے بمیرد در ضعیفی، پروردگار را یاد کردن و بہ وظیفۂ شریفہ مشغول بودن و نسبت شریفہ حاصل کردن علامات خوب اند۔ بندہ را شاید کہ بر دین و ایمان قائم ماند و از پروردگار خود امید مغفرت داشتہ باشد کہ وے تمام گناہان را خواہد بخشید۔ وظیفۂ شریفہ را بہ شوق باید کرد و در ازالۂ وساوس سعی باید کرد۔ اھ۔ پروردگار شما را کامیاب کند و ما را و شما را علمِ نافع و عملِ مقبول عنایت کند۔ اھ۔ دخترِ شما رحلت کرد۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَھَا۔ پروردگار خطاہائے ما و شما را معاف کند و زوجۂ شما را صحت دہد۔ شما خوب می کنید کہ بہ وظیفۂ شریفہ مشغول می باشید و وظیفہ بہ طورے بکنید کہ اثر آن بر دل شما شود۔ ما شجرۂ شریفہ بہ آن شخص می دہیم کہ در وظیفۂ وے تاثیرے ظاہر شود۔ اھ۔ مکتوب شما رسید۔ واقفیت باشما نہ داریم۔ لہٰذا ضرورت نیست کہ شما بیائید و احوالِ خود با ما گوئید بلکہ مناسب این است کہ نزد سید عبدالوہاب بروید و احوالِ خود را بہ ایشان گوئید۔ ایشان بہ عقبِ مسجد کالے خان قیام دارند۔ البتہ برائے دفع شیاطین خواندن و شنیدن سورۂ بقر مجرب است۔ اھ۔ شما علمِ دین می خوانید۔ بسیار خوب می کنید۔ برائے حافظہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یک صد بار صبح و یک صد بار شام۔ اوّل و آخر یازدہ یازدہ بار درود شریف بخوانید۔ پروردگار در علمِ شما برکت دہد۔ اگر سعی کردید ان شاء اللہ کامیاب می شوید و بلا سعی ہیچ۔ اھ۔ حضرت قبلہ و کعبہ جناب پیر و مرشد ما رحمۃ اللہ علیہ می فرمودند۔ در مرض باید خواند۔ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ مرا شفا دہ۔ برائے خواندن تعیینِ وقت نیست۔ اھ۔ شخصے از پریشانی و بدحالی خود نوشتہ بود۔ بہ وے تحریر فرمودند۔ بر فرضِ خدا قائم و از حرامِ خدا قطعًا دور باش و بہ کثرت استغفار بخوان۔ ان شاء اللہ روئے بہبودی خواہی دید۔ اھ۔ شخصے نوشت کہ بہ ہیچ نوع مرض زائل نہ می شود۔ نوشتند۔ چہل و یک بار سورۂ فاتحہ خواندن و بر مریض دمیدن برائے شفایابی نزد بزرگان مشہور است و ایشان تعلیم این وظیفہ می کردند۔ اھ۔ بہ صالح محمد خاں۔ بہ میو اسپتال۔ جیپور راجپوتانہ بہ دستِ مبارک خود نوشتہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (و آن عربی اشعار نوشتہ اند کہ در مکتوب صد و نہم گزشتہ و باز نوشتہ اند) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ما شمارا نہ شناختیم، اما بعض ادعیۂ خاصّہ منظومۂ متبرکہ را نوشتیم کہ شاید

Marfat.com

مسلمانے آن را بہ اخلاصِ قلب بخواند و کامیاب شود۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ والسلام یکشنبہ چہارم ربیع الآخر سنہ ۱۳۴۰ھ۔ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء۔ و بہ یکے تحریر فرمودہ اند۔

از گنہ برگشتن و ہم کردنِ کارِ ثواب نیست ممکن جز بہ حکمِ مالکِ روزِ حساب

دیر کاغذے تحریر فرمودہ اند۔

ہر کہ خیزد بامداد از خواب و نبود در سرش جز خیالِ خور و از و آئینِ بیداری مجوے
وان کہ شوید دست چون پائے از سرِ بستر کشد تا بہ خوان و سفرہ آرد دست، دست از وے بشوے

ہائے افسوس ہائے افسوس حسبنا اللہ ونعم الوکیل

مکتوب ۱۱۶ صد و شانزدہم۔ بہ فارسی بہ عموم مسلمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہ جمیع مریدان و دوستان و مسلمانان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ازین حقیر عبداللہ ابوالخیر فاروقی برائے فتح خان و گلے واختر و ملا محمد نعیم آخوندزادہ و ملا محمد گل و ملا عطا محمد و میانور و ملا سمندر و ہمہ خادمان نوشتہ می شود کہ برائے مجروحان و یتیمانِ ترک درین جا چندہ (جمع تبرعات) می شود۔ از ہمہ برادران اسلام می خواہیم کہ در چندہ شریک شوند۔ شمار الازم است کہ ہمراہِ احمد علیزی در باب چندہ سعی بلیغ بکنید، عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ۔ جَزَی اللّٰہُ الْمُحْسِنِیْنَ خَیْرًا۔

کارے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر زان پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نہ ماند

والسلام۔ مُہر: ابوالخیر عبداللہ بن عمر الفاروقی النقشبندی عَفَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

و بہ خوانین قبیلۂ شہوانی بہ کاریز غلام پرویز مستونگ۔ بلوچستان تحریر فرمودند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سردار میر احمد خاں شہوانی و حبیب اللہ خان سلمہما اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح باد مکتوب شما رسید، حالات معلوم شد۔ مولوی عبدالحلیم کہ کاغذ بہ شما فرستادہ بود بہ امرِ ما فرستادہ بود، حالا بہ خاطر شما بہ دست خط خود این کاغذ نوشتیم ہر چہ مبلغ (الدراہم) بفرستید قبول خواہد شد۔ حق تعالیٰ ما و شما را بہ سعادت دو جہان مشرف کند والسلام عبداللہ ابوالخیر فاروقی بہ قلم خود۔

مکتوب ۱۱۷ صد و ہفدہم۔ بہ اُردو از ریاست رامپور بہ نام حضرت برادرِ کلان ارسال فرمودہ اند جناب ایشان و این عاجز در دہلی سبق می خواندیم۔ نوشتہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برخوردار محمود الخصال حضرت بلال، حفظہ اللہ الکبیر المتعال، عن اتباعِ النفس والشیطان والھویٰ والضلال، وعن سوء المنقلب فی الاھل والمال وجعلہ رضیّ الافعال والأقوال، ذا صلاحٍ وفلاحٍ وفضلٍ و

Marfat.com

کمالِ، مکاتیبِ شما می رسند۔ باید کہ بہ خط خوش مکتوب بنویسید تاکہ خوبی شما را دیدہ دل خوش شود۔ در خواندن این قدر محنت نہ کنید کہ بر دماغ بار بود و طبیعت مضمحل گردد، علمِ قلیل با سلامتی فکر بہتر است از علم کثیر با خرابی فکر، حضرت زید بسیار بد خط بطاقہ می نویسد۔ ویرا نوشتن بیاموزانید۔ شما ہر دو پابندی نماز و وضو کنید۔ نیم ساعت مشق تجوید ہم بکنید و شما ہر دو سیپارۂ شریف بہ تجوید خوانید، و یک ساعت گشت را عادت گیرید۔ ہوا خوری، ہر روز باید کرد۔ با خان صاحب (منشی ننّے خان) ملاقات کردہ باشید و با برادر زادۂ ایشان عبدالمجید خان گفتگو کنید تا از آدابِ تکلم و از طریقۂ جواب دادن و خندیدن واقف شوید۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند　　جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

والسلام علیکما۔ سہ شنبہ بست و چہارم ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ۔ ۲۹۔ فروری ۱۹۱۶ء۔ و تحریر فرمودہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از خطوط حضرت بلال معلوم شد کہ در دہلی گرمی زیادہ است۔ لہٰذا مناسب است کہ شمایان ہمہ این جا بیائید۔ مبادا کسے را از گرمی تکلیفے رسد۔ این جا گرمی از دہلی کمتر بود۔ خانہ وسیع و کشادہ است کہ دران سکونت داریم۔ ثانیاً آن کہ در تنہائی قدرے پریشانی می باشد۔ ثالثاً در دہلی خاص آسائش و آرام ہم نیست۔ والحمد للہ ربّ العالمین دیگر ہمہ خیریت است۔ در گرمی ما را رغبت بہ طعام کم می شود بنا برین گفتہ ایم کہ از امشب فرستادنِ طعام را بند کنید باقی ہمہ را سلام و دعا۔ والسلام شنبہ چہارم جمادی الآخرہ ۱۳۳۴ھ۔ ۸۔ اپریل ۱۹۱۶ء۔ و نوشتہ اند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہِ ربّ العالمین سبحانہ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیّدنا محمدٍ و اھلِ بیتہ و ازواجِہ و ذُرِّیاتِہ اجمعین۔ مکاتیب حضرت بلال۔ حضرت زید و بخش اللہ رسیدند۔ مارا ہیچ تکلیف نیست۔ البتہ در روز قدرے بے آرامی از وجہ گرمی می شود۔ بعد الظہر بہ نواخت پنج برائے تفریح می رویم و نماز عصر و مغرب آن جا می خوانیم و باز می آئیم، قرآن مجید و وظیفہ را ترک نہ کنید و از کارے کہ موجب گناہ باشد دور باشید دیگر خیریت است والسلام۔

بَنُوْہُ بِلَالٌ ثُمَّ زَیْدٌ وَسَالِمٌ　　فَیَا رَبِّ بَارِکْ فِیْھِمُو مُتَفَضِّلاً
وَفِیْ وَالِدَیْھِمْ ثُمَّ فِیْ اَخَوَاتِھِمْ　　وَعَافِ جَمِیْعًا وَاعْفُ عَنْھُمْ وَاَفْضِلَا
وَلِلدِّیْنِ وَفِّقْھُمْ وَلِلْعِلْمِ وَالتُّقٰی　　وَاَوْرِثْھُمُ الْقُرْآنَ وَالصُّحُفَ الْعُلَا

سہ شنبہ ہفتم جمادی الآخرہ ۱۳۳۴ھ۔ ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء۔

مکتوب ۱۱۸ صد و ہژدہم۔ بہ فارسی۔ بہ حضرت برادرِ کلان و این عاجز بہ کوئٹہ ارسال فرمودند۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - برخورداران ارجمند حضرت بلال وحضرت زید عافاھما اللہ تعالیٰ وَرَقَّاھُمَا اِلیٰ مَدَارِجِ الْکَمَالِ - بعد دعوات طیبات الحمد للہ سبحانہ احوال بہ خیریت است وسلامتی شما مطلوب - امروز کہ روزِ جمعہ سیزدہم ماہ است عریضۂ شما نہ رسید - بہ روز چہار شنبہ عریضہ چرا نہ فرستادید - اگر از شما غفلت نشدہ بود ولی محمد یا خیر اللہ رامی بایست کہ عریضہ ارسال می کرد - یک کارڈ ہر روز فرستادن لازم است خصوصاً بعد از شنیدن احوالِ مرضِ شما - حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ - وَالسَّلَام - جمعہ سیزدہم جمادی الآخرہ ۱۳۳۵ھ - ۶ - اپریل ۱۹۱۷ء -

انتخاب وتلخیص بعض مکاتیبِ مبارکہ کہ نزد عاجز نقل آنہا یا اصل مبارک محفوظ است بہ اتمام رسید - فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَالشُّکْرُ لَہٗ جَلَّ شَانُہٗ وَعَمَّ اِحْسَانُہٗ وحالا عاجز آن مکاتیبِ مبارکہ را اوّلاً می نویسد کہ بہ حیات قبلہ گاہ خود بہ عزیزان ودوستان تحریر فرمودہ اند وآخراً آن مکتوب مبارک را نقل می کند کہ بہ سیادت وشرافت پناہ ومعارف وحقائق آگاہ مولانا سید عبد السلام قدس سرہ نوشتہ اند - واللہ الموفق والمعین -

مکاتیبِ قیّمہ

مکتوبِ اوّل - واین مکتوبے است کہ حضرت شاہ محمد معصوم از مدینہ منوّرہ بہ خدمت حضرت جدِّ امجد بہ مکہ مکرمہ بہ چہار شنبہ بست وچہارم رمضان مبارک ۱۲۸۸ھ ارسال کردہ اند ودرین مکتوب قدرے حضرت شاہ عبد الغنی محدّث دار الہجرہ ہم تحریر فرمودہ اند، شاہ محمد معصوم نوشتہ اند "الحمد للہ کہ درین جا ہمہ خورد وکلاں بہ خیریت ہستند وبرادر عزیز حافظ ابو الخیر صاحب دو ختم قرآن مجید بہ خوبی خواندند ونوید صحت وسلامتی ذات والا صفات از درگاہِ الٰہی خواہان - الخ - در آخر این مکتوب مبارک حضرت سیدی الوالد یک سطر نوشتہ اند "از فدوی حقیر پُر تقصیر ابو الخیر عبد اللہ آداب ونیاز وشوق عتبہ بوسی معروض است وباقی احوال منحصر بر قدم بوسی یا خط دیگر است" اھ

مکتوبِ دوم - بہ حضرت شاہ محمد معصوم بہ ریاست رامپور نوشتہ اند "بہ خدمت شریف حضرت اخوی صاحب سلامت - از طرف ابو الخیر عبد اللہ بن عمر نقشبندی مجددی بعد سلام ونیاز واشتیاق مواصلت کثیر المباہجت کہ حدے ونہایتے نہ دارد معروض می دارد کہ الحمد للہ والمنہ احقر مع حضرتین حضرت والد ماجد وحضرت عم مکرم - بہ خیریت است وصحت وتندرستی آن جناب مع ہمشیرہ مطلوب ومرغوب - عنایت نامہ فیض شمامہ بہ دست مجبی ابو البرکات صاحب رسید - خوش وقت گردانید حضرت حق سلامت دارد - بحرمۃ النبی وآلہ الامجد - مکاتیب جناب بہ ہر یک رسانیدم، خاطر جمع دارند، حضرت عم مکرم مع مولوی

Marfat.com

ابوالبرکات بخیر و عافیت رسیدند و ہستند، بہ مرزا شاہ رُخ بیگ و ہمشیرہ ہا و میان یوسف و ہمشیرہ عائشہ بیگم تسلیم رسانند از طرف حضرت والد بہ جمیع صاحبزادگان سلام و نیاز و دعا بہ حسب مرتبہ قبول باد والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب سوم - بہ جناب مرزا عبداللہ بیگ - بہ مدینہ منورہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - از فقیر ابوالخیر عبداللہ احمدی برادر طریقہ شفیق و مہربان مرزا عبداللہ بیگ صاحب۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند، للہ سبحانہ الحمد فقیر تاحین تحریر مع سیدی الوالد بہ خیریت است و صحت و تندرستی آن شفیق از درگاہ الٰہی مسئول۔ پیش ازین بہ صحابت علی سقا مبلغ دہ ریال فرانسہ مرسلہ ایشان رسید و رسیدش نیز فرستادہ شد حالا بقیہ مبلغ کہ بست ریال است ہمراہ حامل رقیمہ امان تابع شیخ عبداللطیف جاوی فنتیانہ ارسال فرمایند کہ مرد معتمد است و کاغذ وصول از وے گرفتہ در جواب مکتوب ہذا تحریر فرمایند والسلام علیکم۔

مکتوب چہارم - نیز بہ جناب عبداللہ بیگ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - از ابوالخیر عبداللہ بن عمر احمدی برادرِ طریقت محبی مشفقی مرزا عبداللہ بیگ صاحب وفقہ اللہ لمرضاتہ سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ للہ سبحانہ الحمد فقیر مع سیدی مرشدی بالخیر است و صحت و عافیت ایشان مسئول۔ دو قطعہ خط محبت نمط ازان مکرم رسیدند و خطوط برادر صاحب نیز رسیدہ و ہمہ احوالِ مندرجہ معلوم شد، خطوطِ برادر صاحب بہ رامپور و خط عبدالرحیم خان بہ دہلی خواہم فرستاد خاطر جمع دارند۔ بہ خدمتِ یارِ جفا جو و ستمگارِ بدخویان محمد یوسف بعد سلام آن کہ امانت مرسلہ شان رسید لیکن ہیچ خط نہ رسید۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ؎

ما زیاران چشم یاری داشتیم　　خود غلط بود آن چہ ما پنداشتیم

والسلام سن ختام تحریر ہفدہم شعبان روز چہار شنبہ۔ بہ خدمت جناب ہمشیرہ صاحبہ سلام مسنون برسد۔ بہ جہتِ عجلت خط نہ توانستم نوشت۔ ان شاء اللہ امانت مطلوبہ و خط بعد ازین خواہم فرستاد والسلام علیٰ سائر المحبین۔ اھ۔ عاجز گوید، میان محمد یوسف فرزند حافظ غلام مجددِ شہید و برادر کلان حافظ محمد یعقوب اند کہ از اولاد حضرت صبغۃ اللہ بودند و ذکر حافظ محمد یعقوب در فصل سوم گزشتہ است۔ و مراد از ہمشیرہ صاحبہ جناب امۃ الجمیل دختر حضرت شاہ محمد مظہر اند۔ محمد یوسف برادر رضاعی ایشان بودند قدس اللہ اسرارہما۔

مکتوب پنجم - بہ جناب معارف و حقائق آگاہ مولانا سید عبدالسلام ہسوی خلیفۂ اجل حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ از ابوالخیر عبداللہ بن عمر کان اللہ لہ بہ خدمت حقائق پناہی معارف دستگاہی مولانا سید عبدالسلام جعلہ اللہ للمتقین اماماً وکثّر امثالہ وبارک فی علومہ ومعارفہ وعمرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

Marfat.com

وَبَعْدُ فَلِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْمِنَّةُ وَالْحَمْدُ وَالشُّكْرُ عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَعَلٰى مَا اَبْلٰى۔ ہر چند این مصیبتِ عظمٰی، فوت چنین ولی و مرشد و شفیق و عاشق و معلّم مرہمے و داروئے نہ دارد۔ می دانم کہ تالبِ گور این داغ مونسِ من است۔ اَمّا بعدِ وفات شریف عنایتہا و نوازشہا بیش از ایام حیات مشہود اند، و دل را بہ تصوّر صورتِ مبارک خورسندی دارم۔ اِنَّا لِلّٰهِ سبحانہ مِلْكًا وَعُبُودِيَّةً وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُون۔ بعد چندے ان شاء اللہ دران عالم قدمبوسی حاصل خواہد شد رحمہ اللہ سبحانہ واکرم نزلہ فی مقعد صدقٍ عند ملیكٍ مُقْتَدِرٍ وَرَضِيَ عنہ وارضاہ و افاض علینا من فیوضاتہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ رسید شرفہا بخشید۔ جزاکم اللہ خیرا۔ در حین حیاتِ حضرت قبلہ گاہی ارشاد پناہی قدس سرہ نیز مکتوب گرامی رسید لیکن بہ سبب اشتغال بہ تداوی حضرتِ ایشان اتفاق تحریر جواب نیفتاد۔ بعد وصول مکتوب سامی، حضرت ایشان رحمہ اللہ فرمودند کہ "مولوی صاحب بہ ما گفتہ بودند کہ اگر در ہندوستان آئی بہ خانۂ ما ہم بیائی، لیکن میان معصوم مارا نہ گزاشتند و بہ خطِ مستقیم بہ رامپور آوردند"۔ انتہی کلامہ الشریف۔ عقدِ نکاح فقیر با دختر جناب مولانا محمد معصوم در منتصفِ ماہ گزشتہ جمادی الاولیٰ شد و وداع در اواخرِ این ماہ قصد دارند۔ دُعا کنند کہ حق سبحانہ مبارک کند و موجب جمعیّت و اطمینان کند نہ پریشانی۔ باقی احوال مستوجب حمدِ الٰہی است ختمہائے صبح و شام خواندہ می شود، و از قصد بہ حرمین ہنوز ہیچ معلوم نیست۔ ہر چہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اگر گاہ گاہ بہ مکاتیب خوش می فرمودہ باشند بعید از محبّت نیست وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ۔ حُرِّرَ فِي يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ مِنَ الْهِجْرَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ۔ از رامپور متصل قلعہ۔

وَهٰذَا اٰخِرُ الْمَكْتُوبَاتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ اَجْمَعِينَ۔

Marfat.com

فصل ششم

در

بیانِ ذوقِ شعر و سخن حضرتِ ایشان

پروردگار جلّ شانہٗ وعمّ احسانہ برائے حضرت ایشان قدّس سرّہ جمیع اسبابِ کمال مُہیّا ساختہ بود۔ کما تقدم بیانہ۔ حضرت ایشان از نُعُومَتِ اظفار حضرت والدِ بزرگوارِ خود را دیدند کہ بہ شعر و سخن مائل اند و واردات خود را بہ صورتِ لآلیِ منظومہ در سلکِ اوزانِ شعریہ می سفتند، بلکہ جدِّ بزرگوار و برادر جدِّ بزرگوار نیز احیاناً چیزے نظم می کنند، لہٰذا کسائرِ الکمالات این کمال ہم وارثۃً بہ حضرت ایشان رسید۔ حضرت ایشان بہ بست و ششم جمادی الآخرہ ۱۲۸۳ھ کہ سنّ مبارک بہ یازدہ سال و دو ماہ رسیدہ بود برائے زیارت اَعتابِ مقدّسۂ مُنوّرۂ نبویہ علیٰ صاحبِہا اَلفُ اَلفِ صلاۃٍ وتحیّۃٍ و نیز برائے دیدنِ حضراتِ اَعمام و اَعمامِ اَعمام بہ طابۂ طیبہ سفر کردند۔ دران سنّ و سال حضرت ایشان چار شعر عربی گفتہ اند، و نہ صرف اشعار گفتہ اند بلکہ بہ حساب "اَبَاجَاد" تاریخ بے مثل نظم کردہ اند۔ نزد عاجز نسخۂ قلمی از کتابِ "شرح المُنتقیٰ علیٰ مَنسَکِ مَتنِ المُلتقیٰ" للسید محمد یاسین المیرغنی کہ در ۱۲۴۴ھ نوشتہ شدہ، موجود است در اوّلِ این مُجلّد حضرت ایشان درج ذیل عبارت و اشعار نوشتہ اند۔

۲۶ جمادی الاُخریٰ قافلۂ شیخ العلماء و مفتی مکّہ شیخ جمال روانہ می شود۔

اَیُّ شَخصٍ قَد حَوَیٰ کُلَّ الفَخَار — مِثلَ مَخدُومٍ لَہٗ طَابَ النِّجَار
زَارَ طٰہٰ وَکَذَا جَدًّا لَہٗ — عُمَرَ الفَارُوقِ مَن طَابَ الجَوَار
وَاِمَامَ الصُّحبِ مَن یُنمیٰ لَہٗ — طُرقُنَا الصِّدِّیقَ مَوفُورَ الوِقَار
قلتُ لَمَّا طَابَ سَعیًا اَرِّخُوا — لَنَبِیَّ الخَیرِ عَبدُ اللّٰہِ زَار

از مصراع اخیر "لنبی الخیر عبد اللہ زار" عددِ ہزار و دو صد و ہشتاد و سہ می برآید، کہ آن عددِ سالِ سفرِ حضرتِ ایشان است۔ ترجمہ این شطرِ تاریخی این است "البتہ عبد اللہ زیارتِ نبیِّ خیر کردہ"۔ نکتہ کہ در لفظ "نبی الخیر" مضمر است از ذوی الحجیٰ پوشیدہ نیست، حضرت ایشان بہ این عُمر و سال اظہار چہ خیالاتِ مبارکہ وارجمند کردہ اند۔ امام الاعدلین حضرت عمر رضی اللہ عنہ را ذکر کردہ گفتہ اند

Marfat.com

کہ جناب ایشان جدِ بزرگوار اند و باز سید الصدیقین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ را ذکر کردہ فرمودہ اند کہ سلسلۂ عالیہ (نقشبندیہ) را بہ ذات مبارکۂ آن جناب نسبت است۔ وَنِعْمَ الْاِنْتِسَابُ۔ این گونہ اشتیاقِ زیارتِ مبارکہ و بیانِ حقائق و معارف و استخراج این گونہ مادۂ تاریخی درین سن و سال یکے از نوادرِ روزگار است۔ والحقیقۃ کما قالہا سَعْدِیُ الشیرازی رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ۔

این سعادت بہ زورِ بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

امرے کہ شوقِ حضرت ایشان را تیز تر کرد آن وجود استاد اکمل و مربی افضل حضرت مولانا سید حبیب الرحمٰن رَدَّوْلَوِیُ مہاجر۔ رَحِمَہُ اللہُ وَرَضِیَ عنہ بود۔ وقتے کہ آتشِ شوق و محبتِ حضرت مولانا تیز می شد از اَصْدَافِ قلبِ مبارک دُرَرِ مخزونہ برآمدہ بہ صورتِ اشعار آبدار بر صفحاتِ قرطاس جلوہ می نمود۔ گفتہ اند۔

اِنِّیْ لَحَبِیْبٌ وَاَرَی الشَّوْقَ شَدِیْدًا　　مَنْ یَدْنُ مِنَ الْحُبِّ یَرَی الصَّبْرَ بَعِیْدًا
لَاسَلْوَۃَ بَلْ اَطْلُبُ فِی الْوَصْلِ مَزِیْدًا　　اَب خواب سے تسکین نہیں ہوتی ہے شہیدا

بیداری میں مولا مجھے دکھلائے مدینہ

وچیزے از کلام ایشان سابقاً گزشتہ است۔ از توجہ اُستادِ کامل استعدادِ حضرت ایشان جلا یافت و بہ عربی و فارسی و اُردو اشعار آبدار می گفتند۔ و این شوق تا آن زمان حضرت ایشان را بود کہ کاملاً متوجہ بہ علم باطن نہ شدہ بودند (ای تا اَوَاخِرِ عقد دوم از عُمرِ مبارک) در سالِ ہزار و دو صد و ہشتاد و نُہ از دہلی جناب اشرف علی شرف خالِ حضرت ایشان بہ مکہ مکرمہ رسید و آن جناب شوقِ شاعری داشت بمصراعے طرح کرد کہ بہ این وزن و قافیہ و ردیف غزلے بگوئید و خود خال مکرم نیز بر آن مصراع غزلے گفت۔ حضرت ایشان فرمائش حضرت خال را بہ انجام رسانیدند و غزلے گفتند۔ دران ایام حضرت مولانا حبیب الرحمٰن بہ دیارِ حبیب صلوٰت اللہ و سلامہ علیہ رفتہ بودند۔ حضرت ایشان غزل خود را باعریضہ نزد حضرت مولانا بہ طابۂ طیبہ برائے اصلاح فرستادند۔ عریضۂ حضرت ایشان بہ فارسی است و غزل بہ اُردو۔ عاجز آن عریضہ را نقل می کند تا اظہار حقیقت شود۔ نوشتہ اند "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از ابوالخیر عبداللہ احمدی بہ خدمت شریف جناب مولوی صاحب عمدۃ العلماء العظام و قدوۃ الفضلاء الکرام سیدی و مولائی حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مَتَّعَ اللہُ المسلمین بطول بقائکم۔ آداب و تسلیم را ذریعۂ نامہ نگاری می نمایم و عرض ضروری بہ سمع شریف می رسانم۔ مدتے است کہ از احوالِ گرامی اطلاعے ندارم و بدین سبب از بس پریشان و بے قرارم۔ غالب گوید ؎

Marfat.com

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا اندھیر ہے — تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے

(اے ایفائے وعدۂ آمدِ خود کنید، این ستم است کہ مرا بر نگہداشت و حفاظت دروازۂ خودم مقرر کردہ اید) مکرر آن کہ عرصۂ چند روز می گزرد کہ جناب مامون (بہ اُردو خال را گویند) اشرف علی صاحب از دہلی تشریف آوردہ اند، و بہ سبب موزونی طبع و اقامت دہلی و اُلفتِ شعرائے آنجا گاہے بہ فکر شعر ہم می پردازند و بسیار خوب می گویند، پری شب مصرعِ طرح فرمودند و بندہ را ہم از سرِ نو تحریکِ شعر گوئی کردند، بہ موجب گفتن ایشان غزلے گفتہ ام و بہ خدمتِ سامی بہ جہتِ اصلاح می فرستم۔ مرجو کہ بہ نظرِ اصلاح دیدہ و اصلاح دادہ ہمراہ این عریضہ بہ فقیر ارسال فرمایند و این امر از عنایاتِ آن قبلۂ حاجات بعید نیست و غزل مامون صاحب کہ فی البدیہ نوشتہ اند نیز می فرستم زیادہ حدِ ادب۔ از حضرت والد روحی فداہٗ بہ خدمتِ سامی سلام مسنون رسیدہ باد۔ تحریر بستم شوال ۱۲۸۹ھ۔

جواب حضرت مولانا

الجناب المکرم العزیز الشیخ عبد اللہ ابو الخیر سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، وقد وصل منکم کتاب مشعر لصحتکم و سلامتکم فالحمد للہ علی ذٰلک، والاشعار التی انشأتموھا، تاملتھا وأمعنت النظر فیھا فلم اجد منھا مایلزم تغییرہ ولا وجدت عندی لفظا احسن من الفاظکم حتیٰ اضعہ مکان الفاظکم، غیر ان لفظۃ "دَم بَہ دَم" مکان "دِن بَہ دِن" فی قولکم "دن بہ دن جوشِ جنون اور ترقی پر ہے" علی مایظھر لی احسن و انسب، لان الباء لفظۃ فارسیۃ وھی حرف، والحرف مع الاسم بمنزلۃ کلمۃ واحدۃ فی وقوعھما بعد الترکیب احد طرفی الکلام وعدمہ قبل انضمام الاسم الی الحرف، بخلاف الاسم فانہ مستقل فترکبھا مع اللفظ الفارسی دون الھندی احسن، ولفظۃ "دن" ھندیۃ وکلمۃ "دم" فارسیۃ۔ والسطر التالی "رنگ لایا ہے عجب قید سلاسل قاتل" یحتاج فیہ لفظ "لایا ہے" الی تذکیر لفظۃ "قید"، فما الشاھد فی ذٰلک ھذا وسلّموا لنا علی الوالد الماجد وعلی کل من یسأل عنّا واقرأوا للمکرم العزیز الشیخ اَشْرَف عَلِی جزیل السلام وقد تأملت کلامہ وانشادہ فوجدتہ کلاماً حسنًا و شعرًا مستحسنًا یدل علی مصاحبتہ لشعراء الھند ومجالستہ للفصحاء والأدباء کما یرشد ذٰلک الی حسن اخلاقہ وتواضعہ، وکلّ منکم مغتنم فی مثل ھذا الزمن والسلام ختام۔

ضمیمۂ جواب — الجناب المکرم العزیز المحترم سیدی الشیخ عبد اللہ ابو الخیر سلمہ اللہ تعالیٰ وبعد مزید السلام والتحیۃ والاکرام فقد وصل الینا کتابکم وشرفنا الذی خطابکم وقد تأملت الأشعار التی انشدتموھا من نتائج افکارکم فلم اجد فیھا شیئًا یحتاج الی التغییر

Marfat.com

سوی موضعین او ثلاثة فنبهتکم علیه فی الورقة التی ستلقونها فی طی هٰذا الکتاب وقد طلب منی بعض الناس من الحاضرین عند وصول کتابکم نسخة من اشعارکم فاعتذرت الیه وقلت اصبر حتی یرسل لك صاحب الاشعار فان شئتم فارسلوا الینا بنسخة منها والسلام علیکم وعلی من لدیکم لاسیما محمد یوسف ان کان قد قدم علیکم من المدینة المنورة وسلموا لنا علی جناب الوالد الماجد وکل من یسأل عنا۔ والسلام۔ یوم السبت ۷ فی ذی القعدہ سنہ ۱۲۸۹ھ یعنی جناب مکرم عزیز شیخ عبداللہ ابوالخیر سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ سلام ورحمت خدا بر شما باد۔ مکتوب شما کہ مُشعِر بہ صحت و سلامتی شما بود رسید۔ پس حمد است مر خدارا برین امر۔ و در آن اشعار کہ شما گفتہ اید فکر و نظر دقیق کردم و چیزے نہ یافتم کہ تغیر آن لازم باشد و نہ از الفاظِ مستعملہ شما لفظے خوب تر یافتم کہ رد و بدل کنم، البتہ شما گفتہ اید "دن بہ دن۔ الخ" دِنْ لفظ ہندی است۔ و "بہ" حرف فارسی است و حرف چون با اسم منضم می شود بہ منزلہ یک کلمہ می شود۔ بنابرین نزد من "دَم بہ دَم" گفتن انسب است از دن بہ دن، زیرا کہ کلمۂ دم فارسیہ است و در سطرے کہ متصل بہ این سطر واقع است گفتہ اید "رنگ لایا ہے عجب قید سلاسل قاتل"۔ لفظ قید بہ زبان اُردو مؤنث است۔ شما فعل را کہ "لایا" است مذکر آوردہ اید و باید کہ فعل مؤنث بود۔ لہٰذا "لائی ہے" باید گفت، چہ برائے تذکیر ضرورت است کہ شاہد بود و شما شاہد نہ دارید، و سلام من بہ والد ماجد و بہ ہر آن کس کہ استفسار از من کند برسانید۔ و بہ مکرم عزیز شیخ اشرف علی سلام فراوان از من برسانید۔ من در اشعار ایشان خوب نظر کردم۔ کلامش خوب و شعرش پسندیدہ است و ظاہر می شود کہ ایشان با شعراء و فصحاء و اُدبائے ہند صحبتہا داشتہ اند و نیز دلالت بر حسنِ اخلاق و تواضع ایشان می کند۔ ہر یک از شما درین زمانہ مغتنم است۔ و ختام بر سلام است۔

(ضمیمۂ جواب) جناب مکرم عزیز محترم سیدی شیخ عبداللہ ابوالخیر سلمہ اللہ تعالیٰ بعد از مزید سلام و تحیہ و اکرام مطالعہ نمایند مکتوب شما بہ ما رسید و خطابِ لذیذِ شما ما را اشرف داد۔ اشعارے کہ از نتائج افکار شما است بہ مطالعہ ما در آمد، بہ جز دو یا سہ جائے کہ بیانش در ورقۂ دیگر شدہ چیزے قابل تغییر نیست۔ وقتیکہ مکتوبِ شما رسید از حاضرینِ مجلس بعض افراد نقلِ اشعار از من طلب کردند۔ من عذر کردم و گفتم کہ صبر کنید تا وقتے کہ صاحبِ اشعار برائے شما نقل ارسال کند۔ لہٰذا اگر رضائے شما باشد یک نقل این جا ارسال کنید۔ و بر شما و بر آن کسان کہ نزد شما باشند علی الخصوص بر شیخ محمد یوسف، اگر از مدینۂ منورہ نزد شما رسیدہ باشد، و بر جناب والد ماجد و بر ہر آن کس کہ از من استفسار کند، سلام باد والسلام چہارم ذی القعدہ سنہ ۱۲۸۹ھ۔ اھ۔ از مکتوب حضرت ایشان و از جواب حضرت مولانا اظہار چند امور شدہ کہ بہ آن

Marfat.com

وقت حضرت ایشان ہفدہ سالہ بودند وشوق شعر گوئی کم شدہ بود۔ لِاِرضاء الخال المکرم غزلے گفتند۔ ۲؎ حضرت ایشان در شعر گوئی از حضرت مولانا اصلاح می گرفتند ۳؎ در استاد و تلمیذ الفت و محبّتِ تمام بود ومع ہٰذا ہر یک مُراعات احوال دیگر را بہ وجہ تام می کرد ۴؎ حضرت ایشان کلامِ خود را بہ ہر کس نہ می دادند و غزلے کہ برائے اصلاح بہ حضرت مولانا ارسال کردہ اند۔ بعد الاصلاح طلب کردہ اند۔ از مطالعہ اوراق قدیمہ عاجز بہ این نتیجہ رسیدہ است کہ شعر گوئی در اول عقد دوم پیدا شد و تا آخرِ عقد بہ کمال و اتمام رسید۔ و حضرت ایشان بہ امورِ یقینیہ باقیہ و احوالِ مبارکۂ باطنیہ مصروف شدہ اند۔ بارے در کوئٹہ بلوچستان بہ عاجز گفتند "روزے از سیر و تفریح چون بہ خانہ باز گشتیم حضرت والد ماجد را نشستہ یافتیم چون از تحیۂ سلام و تقبیل ایادی فارغ شدیم حضرت ایشان فرمودند، برخوردار وقت کار ہمین روزہا است باید کہ علمِ آبا و اجداد خود را حاصل کنی، بعد ازان روز ہمہ تن مشغول بہ امرِ باطن شدیم۔ حضرت والد ماجد اگر بہ جائے می رفتند، مخلصین از ایشان استفسار می کردند کہ صاحبزادہ کجا ہستند حضرت ایشان می فرمودند کہ مصروف بہ کسبِ علم باطن ہستند" و معمولِ حضرت ایشان بود کہ وارداتِ شعریہ، خود را بر اوراقِ سادہ در مجلدات کتب می نوشتند۔ و این تحریرات تا سال ہزار و سہ صد و بست و چہار محفوظ بود۔ در ہمین سال منشی عزیز الدین ساکن صدر بازار میرٹھ کتاب ہائے حضرت ایشان را از مکۂ مکرمہ آورد۔ و حضرت ایشان بہ شیخ غلام احمد ہانسوی و منشی حسین علی دہلوی و مولوی شمس الدین و حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی فرمودند کہ کتاب ہا را ترتیب دہند و بہ حفاظت در کتب خانہ بنہند۔ منشی حسین علی رحمہ اللہ بہ عاجز بیان کرد کہ از دواوین و فن ادب و شعر و حکایت ہیچ مجلدے از کلام حضرت ایشان خالی نہ بود۔ حضرت ایشان صباحًا نواختِ نُہ بیرون تشریف می آوردند و من یک یک کتاب را در حضور ایشان پیش می کردم، ملاحظہ کردہ می فرمودند کہ این مجلد را در فلان فن بنہید۔ و بہ دوران این ملاحظہ ہر جا کہ اشعار خود را می یافتند آن اوراق را از مجلد جدا کردہ پارہ پارہ می کردند اگر آن کلام ضائع نہ شدے، مجلد ضخیم از کلام حضرت ایشان ترتیب یافتے۔ اھ۔ تائیدِ کلام منشی حسین علی رحمہ اللہ از عبارت کتاب "سیر الکاملین" می شود۔ نوشتہ اند۔ "در جمیع علوم استعدادِ خوب حاصل کردہ اند، بسیار ذہین و طبّاع، شعر عربی و فارسی و ہندی خوب نظم می کنند" و فرزندِ حضرت عمِ اکبر کہ حضرت شاہ محمد معصوم اند در ذکر السعیدین نوشتہ اند (بہ اُردو) "قرآن مجید حفظ کردہ علومِ مروّجہ را از مولوی رحمۃ اللہ مہاجر و مولوی سید حبیب الرحمٰن مہاجر و سید احمد دہانِ مکی وغیرہ خواندہ اند۔ در علومِ ظاہری استعداد خوب دارند، فطین و ذہین اند و شعرِ خوب می گویند" الخ۔ اتفاق است کہ یک بیاض از حضرت ایشان بہ جائے بماند و آن بہ دست عاجز برسید، این بیاض

Marfat.com

مشتمل است بر پنجاہ و ہشت غزلِ کامل و یک غزلِ ناقص و دو خمسہ از کلام اُردو و یک غزل فارسی حضرت ایشان در سال ہزار و دو صد و نود و ہشت سہ قطعہائے تاریخ وفاتِ حضرت والدِ ماجدِ خود بہ فارسی گفتہ اند۔ دو قطعہ را دران ایام حافظ محمد یعقوب مجددی پانی پتی نوشتہ بود و از ایشان بہ عاجز رسید و یک قطعہ بر کاغذے بہ صورتِ مسودہ است و معلوم می شود کہ ناتمام است۔ ابتدائے آن قطعہ از۔ نورِ لمعاتِ احمدیان۔ است۔ از اشعار عربی یک شعر ہم یافتہ نہ شد۔ و آن چہ از اشعار عربی یا بعض ابیات فارسی یا سہ شجرات بہ اردو نظم کردہ اند، آن ہمہ از دورِ آخر است کہ بہ طریق مناجات و دعا گفتہ اند۔ در کلامِ دورِ اول و دورِ آخر فرق بیّن موجود است۔ ناظرین از غزل فارسی و قطعات تاریخ حضرت والد ماجد و از باقی اشعار دریافت خواہند کرد۔ عاجز لِشَرَافَةِ الْعَرَبِيِّ اوّلاً کلامِ عربی را و باز کلامِ فارسی را می نویسد۔

کلامِ عَرَبی

تَبَارَكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ الَّذِیْ عَلَا ... عَلَىٰ خَلْقِهٖ يُحْيِیْ وَيُفْنِیْ لَهُ الْعَلَا

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ فِی الْخَلَاءِ وَفِی الْمَلَا ... سِوَى اللّٰهِ رَبِّیْ خَالِقِ السِّفْلِ وَالْعَلَا

وَمَا مِنْ اِلٰهِ الْخَلْقِ اِلَّا الَّذِیْ عَلَا ... عَلَىٰ خَلْقِهٖ يَقْضِیْ بِمَا شَاءَ مُفْضِلَا

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ قَطُّ اِلَّا الَّذِیْ عَلَا ... عَلَى الْخَلْقِ قَهَّارًا مُمِيْتًا لَهُ الْعُلَا

رِقَابُ جَمِيْعِ الْخَلْقِ ذَاتٌ لِمَنْ عَلَا ... عَلَىٰ خَالِقِهٖ يَقْضِیْ بِمَا شَاءَ ذُو الْعُلَا

لَقَدْ جَعَلَ الصِّغَارَ لِمَنْ عَصَىٰ ... وَعِزًّا كَرِيْمًا لِلْمُطِيْعِ مُوَصَّلَا

وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ بِحَمْدِهٖ ... رِضَا نَفْسِهٖ حَمْدًا كَثِيْرًا مُكَمَّلَا

عَلَا جَدُّهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَحْدَهٗ ... سَمَا مَجْدُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلَا

وَسُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ ... وَعِيْسٰى وَمُوْسٰى وَالْخَلِيْلِ اَبِی الْمَلَا

سَنِیُّ صَلَاةِ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ ... عَلَىٰ كُلِّهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَنْ تَلَا

كَمَا يَرْتَضِيْهِ رَبُّنَا وَيُحِبُّهٗ ... بِمِلْءِ السَّمَاوَاتِ الْمُقَدَّسَةِ الْعُلَا

اَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِمَّا جَنَيْتُهٗ ... وَاَدْعُوْكَ رِقًّا خَاضِعًا مُتَذَلِّلَا

وَمِنْ شَرِّ شَيْطَانِیْ وَنَفْسِیْ وَغَفْلَتِیْ ... وَاَدْعُوْكَ رَبِّیْ خَاضِعًا مُتَذَلِّلَا

حَنَانَيْكَ قُلْ لِیْ عِنْدَ نَزْعِیْ وَمَقْبَرِیْ ... لَكَ الْاَمْنُ عَبْدِیْ مِنْ عَذَابِیْ تَفَضُّلَا

اَبُو الْخَيْرِ عَبْدُ اللّٰهِ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِ ..... دِكَ الْمُذْنِبُ الرَّاجِیْ مَعَ الْخُلَلِ الْحُلَا

اَبُو الْخَيْرِ عَبْدُ اللّٰهِ وَالِدُهٗ عُمَرَ ... هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ نَيِّرَیْ اُفُقِ الْعُلَا

Marfat.com

بَنُوهُ بِلَالٌ ثُمَّ زَيْدٌ وَسَالِمٌ ... فَيَا رَبِّ بَارِكْ فِيهِمُوا مُتَفَضِّلَا
وَفِيْ وَالِدَيْهِمْ ثُمَّ فِيْ اَخَوَاتِهِمْ ... وَعَافِ جَمِيْعًا وَاعْفُ عَنْهُمْ وَفَضِّلَا
وَلِلدِّيْنِ وَفِّقْهُمْ وَلِلْعِلْمِ وَالتُّقَىٰ ... وَاَوْرِثْهُمُ الْقُرْآنَ وَالْكُتُبَ الْعُلَا
وَعِنْدَكَ رَبِّ اجْعَلْ لَهُمْ مَقْعَدَ الرِّضَا ... وَحُسْنَ مَآبٍ ثُمَّ زُلْفَىٰ وَجَمِّلَا
وَثَبِّتْ قُلُوْبَ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعِهِمْ ... عَلَى الدِّيْنِ وَاصْرِفْ عَنْهُمُ السُّوْءَ وَالْبَلَا

وَقَالَ

يَاغِيَاثِيْ وَخَيْرَ مُلْتَحَدٍ ... لَيْسَ لِيْ مَنْ يُغِيْثُ مِنْ اَحَدٍ
عَافِنِيْ رَبِّ وَاعْفُ عَنْ فَنَدٍ ... وَخَطَايَايَ نَقِّ بِالْبَرَدٍ
طَهِّرِ الْعَبْدَ مِنْ خَطَايَاهُ ... وَمَعَاصِيْهِ رَبِّ بِالْبَرَدٍ
بِرِضَا اللهِ عُذْتُ مِنْ سَخَطِهٖ ... فَاَعِذْنِيْ بِلُطْفِكَ الْأَبَدٍ
وَبِعَفْوِ الْعَفْوِ عُذْتُ تُقًى ... مِنْ عُقُوْبَاتِهِ اِلَى الْاَبَدٍ
وَبِذُلٍّ اَعُوْذُ مِنْ سَخَطِهٖ ... بِرِضَاهُ الْمُعِيْذِ لِلْفَنَدٍ
وَمِنِ اسْخَاطِهِ اَعُوْذُ بِهِ ... وَعُقُوْبَاتِهِ اِلَى الْأَبَدٍ
بِمُعَافَاتِهِ اَعُوْذُ تُقًى ... مِنْ عُقُوْبَاتِ مَاجَنَتْهُ يَدٍ
لَيْسَ لِيْ مَنْ يُغِيْثُ مِنْ اَحَدٍ ... اَلْغِيَاثَ الْغِيَاثَ يَا اَحَدٍ
هَلْ مُغِيْثٌ سِوَاكَ مِنْ اَحَدٍ ... اَنْتَ غَوْثِيْ وَخَيْرُ مُلْتَحِدٍ
آمِنَ اىْ رَبِّ رَوْعَتِيْ وَاسْتُرْ ... عَوْرَتِيْ يَا مُؤَمِّنَ الْعَبُدٍ
سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلَىٰ غَضَبِيْ ... قَوْلُكَ الْحَقُّ ثَابِتُ السَّنَدٍ
حَسْبِيَ اللهُ فِي الْحَيَاتِ وَفِيْ ... سَكَرَاتِ الْمَمَاتِ وَاللَّحَدٍ
وَحِسَابِيْ وَوَزْنِ اَعْمَالِيْ ... وَقِيَامِيْ لِرَبِّيَ الْأَحَدٍ
وَاِذَا مَا صَحِيْفَتِيْ نُشِرَتْ ... وَاِذَا مَا سُئِلْتُ عَنْ لَدَدٍ
وَهُوَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ يَكْلَؤُنِيْ ... فِيْ نَهَارِيْ وَلَيْلَتِيْ وَغَدٍ
وَعَنِ الدِّيْنِ لَا تُزِلْ قَدَمِيْ ... وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَخُذْ بِيَدٍ
وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا بِلَا سَخَطٍ ... وَعَنِ الْوَالِدَيْنِ وَالْوَلَدٍ
وَارْحَمَ ابْنَائِيَ الثَّلَاثَ بِلَا ... لًا وَزَيْدًا وَسَالِمًا وَلَدٍ

Marfat.com

اَخَوَاتُ وَوَالِدَانِ لَهُمْ — فَاحْفَظِ الْكُلَّ رَبِّ مِنْ نَكَدٍ
وَالْاُلَى اَحْسَنُوْا اِلَيَّ عَلَى — سُوْئِيَ اَحْسِنْ اِلَيْهِمُوْا وَجُدِ
وَالْاُلَى اَحْسَنُوْا اِلَى مَنْ اَسَا — بَارِكْ اَىْ رَبِّ فِيْهِمُوْا وَزِدِ
وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا — وَاهْدِنَا فِيْ مَنِ اهْتَدَىٰ وَهُدِ

المتفرقات

وَاِلٰهِيْ بِسَتْرِهِ سَتَرَه — وَبِخَيْرٍ وَرَحْمَةٍ ذَكَرَه
هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ مَغْفِرَه — وَقِنَا مِنْ عَذَابِكَ الصَّعَدِ

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُفَرِّجَ اللّٰهُ كُرْبَتَهُ وَيُعْطِيَهِ سُؤْلَهُ فَلْيَنْظُرْ مُعْسِرًا وَلْيُنْذِرَهُ۔

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ الْخَلْقِ عَنَّا مُحَمَّدًا — اِمَامَ هُدَاتِ الْخَلْقِ مَا هُوَ اَهْلُهُ
وَصَلَّىٰ عَلَيْهِ بِالسَّلَامِ مُبَارَكًا — كَذَا الْاٰلُ وَالْاَصْحَابُ طُرًّا وَاَهْلُهُ

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدًا — نَبِيَّ الْهُدَىٰ عَنَّا بِمَا هُوَ اَهْلُهُ
وَكُلُّ النَّبِيُّوْنَ الْكِرَامُ وَرَهْطُهُمْ — وَخَاتِمُهُمْ صَلَّىٰ عَلَيْهِمْ وَاَهْلُهُ
وَصَلَّىٰ عَلَيْهِ وَالنَّبِيُّوْنَ كُلُّهُمْ — وَاَتْبَاعُهُمْ صَلَّىٰ عَلَيْهِمْ وَاَهْلُهُ
وَاٰمِنْ رَوْعَاتِ الْاُلَى اٰمَنُوْا بِهِمْ — وَزِيْدَ عَلَيْهِمْ فَضْلَ رَبِّيْ وَاَهْلُهُ ۞

يَا رَبِّ عَافِيَةً لِاُمِّ بِلَالٍ — بِمُحَمَّدٍ وَبِصَحْبِهِ وَبِاٰلِ
وَبِالِاسْمِ الْاَعْظَمِ بَلْ بِكُلِّ اسْمٍ اَتَىٰ — لِلّٰهِ فِيْ تَنْزِيْلِهِ الْمُتَعَالِ

طٰهٰ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْوَرَىٰ — صَلَّىٰ عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا سَارٍ سَرَىٰ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الْاَرْحَمَا — مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ضَارِعًا مُسْتَسْلِمَا

حَسْبُهُ اللّٰهُ رَبُّهُ وَكَفَىٰ — وَمَحَا عَنْهُ ذَنْبَهُ وَعَفَىٰ

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلدِّيْنِ — وَعَفَىٰ عَنْهُ ذَنْبَهُ آمِيْنَ

کلامِ فارسی

حرفے کہ ازان دہن برآید — دُرّیست کہ از عدن برآید
بدست چوآن سمن برآید — فریاد ز انجمن برآید
در جلوہ گہِ خرام نازت — نسرین و مدو سمن برآید
در دل نگہِ تو مست خواب است — وز دیدہ نفس زتن برآید

Marfat.com

خط حلقہ بگوش روئے یاراست — ایں سبزہ کے از چمن برآید
گل کرد تعشقِ خط آخر — از خاکم بوئے عنبر آید
مُردیم و نہ مُرد آتشِ عشق — دودِ دلم از کفن برآید
در سینہ ہمین خلد ہمانا — خارے کہ زپائے من برآید
در ظلِ عمر اگر رود خیر — از پنجۂ اہرمن برآید

متفرقات

در تولہ باغِ کوئٹہ بعد از نماز شام در حالے گفتند

امامِ اہلِ دینی یا محمد — سراجِ المرسلینی یا محمد
طوافت می کند اہلِ سمادات — تو بر روئے زمینی یا محمد
بہ درگاہت نیازِ اہلِ عالم — تو بے شک نازنینی یا محمد

نہ جنابم نہ شہ نہ مولانا — بندۂ آستانۂ عمرم
گر کنی نسبتم بہ آن درِ فیض — ہر چہ گفتی ازاں بلند ترم
در کنی زین اضافہ فی الجملہ — زشت کردار خیرِ محتقرم

در شجرہ شریفہ منظومۂ مولانا خالد کردی اضافہ کردہ اند

بہ ذوق و شوقِ آن دلدادۂ حق — کہ شد احمد سعید اسمش محقق
بہ آن عیسیٰ دم و احمد جمالے — بہ چرخ معرفت بدر الکمالے
امام و مُرشدِ عالم محمد — عمر کز وے طریقت شد مجدد
زعرفان عین واز مقصود میم است — در آخر اوّلِ اسم رحیم است
ابو الخیرِ گنہ گارِ محقر — کند عرض اے کریم بندہ پرور
تو عبد اللہ ابو الخیر حزین را — مع الاولاد ملحق کن بہ آبا

مخلصین را باید کہ گویند

بہ حق مرشدم یارب ابو الخیر عارفِ کامل — غلامِ درگہِ او یم منِ مسکین بہ جان و دل

بہ غوثِ زمان ہادیِ راہِ دین — محمد عمر مرشدِ سالکین

آن کہ شرش زیادہ از خیر است — خاک پائے عمر ابو الخیر است

نام ابو الخیر و کار شر و بدی — سالکِ راہ کبر و بے خردی

Marfat.com

لَیْسَ لِی مَنْ یُغِیْثُ مِنْ اَحَدٍ اَلْغِیَاثَ الْغِیَاثَ یَا صَمَدِی

محتویات مجموعۂ وظیفہ را نظم کردہ اند

کہف و یاسین و فتح و واقعہ ہم مُلک و مزّمّل است و پارۂ عم
باز کبریت احمر و اوراد بردۂ و وِردِ عصر و چہل ارشاد

بر مصرعۂ "این خانہ تمام آفتاب است" سہ مصاریع گفتہ اند

۱؎ دیوار و در و بام آفتاب است ۲؎ از نور خدا است کعبہ معمور
۳؎ عکسِ رُخِ تست در دلِ من

تاریخ وفات حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرّہ

چون جنابِ شاہِ آفاق از جہان کرد رحلت سوئے جنّات نعیم
گفت سالِ رحلتش خیرِ حزین خلد را ماوای او کن اے کریم

۱۲۵۱ھ

ایضاً

نورِ ملّت نورِ اسلام آفتابِ اوجِ علم نور افزائے جنان گردید با صد احترام
گفت رضوان از پئے ضبطِ سنین رحلتش جنّت الماویٰ شدہ ماوائے آن عالی مقام

۱۲۵۱ھ

تاریخ وفات حضرت شاہ محمد عمر قدس سرّہ

جناب شاہِ محمد عمر شہِ عرفان کہ مرشدِ حرم و ہادی طریقت بود
دوم ز ماہِ محرّم صباح یکشنبہ وداعِ خلق و لقائے حق اختیار نمود
برائے سالِ وصالش بہ خیر گفت "عُمَر" مکین مقعدِ صدقست" ہاتفِ مسعود

۱۲۲۹ھ

ایضاً

محمد عُمَر آسمان پایگاہ منوّر ز خاک درش مہر و ماہ
مُؤدّب بہ آدابِ ختمِ رُسُل مُہذّب بہ اَوصافِ مردانِ راہ
شہِ اَلفؒ را بود لختِ جگر ہم اخرارؒ را بود نورِ نگاہ
ز فوتش نہ گردید چرا عالمے کہ غوثِ جہان بود بے اشتباہ
ز ماہِ شہادت محرّم لقب دوم بود یکشنبہ وصبح گاہ
بگن ماتم اے نسبتِ احمدی کز ین خاکدان مُونست رفت آہ

Marfat.com

بیا معرفت گریہ کُن برسرش — کہ فرقِ تو زین مرگ شد بے کلاہ
کجائی کجا روح پاکِ سعیدؒ — کہ فرزندِ تو رفت نزدِ الٰہ
مگر کشتہ شد شمع دین کز غمش — زماہی است ماتم کنان تا بہ ماہ
گلے بُود در گلشنِ نقشبندؒ — کہ پژمُرد از صرصرِ دہر آہ
خدارا کُن اے نُورِ چشمِ سعید — بہ حالِ منِ خستہ دل یک نگاہ
کہ مستِ نگاہِ خدا بینِ تو — نہ سنجد نگینِ سلیمان بہ کاہ

هَلُمُّوا اَحِبَّایَ نَنْظُرْ اِلَیٰ — صَرِیْحٍ کَرِیْمٍ وَمَاقَدْ حَوَاہ
مِن اَنْوَارِ اَحْمَدَ خَیْرِ الْوَرَیٰ — وَصِدِّیقِہٖ وَکَذَا مُرْتَضَاہ
وَاَسْرَارِ مَنْ جَدَّدَ الْاَلْفَ اِذْ — بِہِمْ وَبِاَصْحَابِہِمْ مُنْتَمَاہ
بِنَفْسِیْ فِدَاکَ مِنْ مَدْفَنٍ — وَمَنْ حَلَّ فِی الْقَبْرِ رُوْحِی فِدَاہ

بگو خیرؔ تاریخ این صدمہ ہائے — بمردند شاہِ حقیقت پناہ

ایضاً

نُورِ لَمَعاتِ احمدیان — شمعِ مشکاتِ نقشبندان
بودی چو سمتیِ شاہِ فاروقؓ — از ظِلِّ تو می گریخت شیطان
اے نُورِ مجسّمِ الٰہی — مرآتِ جمالِ ذاتِ یزدان
نُورِ نبوی صفائے صدیقؓ — عدلِ عمرؓ و حیائے عثمانؓ
پروانہ نمط بہ شمعِ محفل — مردانہ سپردی جان بہ جانان
آئینۂ فکر شد مکدّر — جمعیّت ذکر شد پریشان
صد داغ بہ ہر دلے است مُضمر — صد زخم بہ ہر سرے نمایان
تاریخ وصال گفت ہاتف — افسوس فتاد برج عرفان

۱۲۹۸ ھ

تاریخ طبع کتاب "خمسۂ کوکب"

خمسہ چون پنجۂ رنگینِ یار — از پئے تائید مذہب طبع شد
خیرِ سالش باز بانِ لال گفت — خمسۂ مطبوعِ کوکب طبع شد

۳۰ + — ۱۲۹۳ = ۱۲۶۳

Marfat.com

تاریخ ولادت برخوردار محمد یوسف فرزند قدرت اللہ

جناب حق پسرے داد قدرت اللہ را — کہ از بیاض جبینش عیان سعادتِ اوست
چون جلوہ داد زکتم عدم پس از یعقوب — غلامِ یوسفِ مکّی ۔ سنِ ولادتِ اوست

۱۲۹۷ھ

تاریخ تعمیر مسجد شریفِ خانقاہ ارشاد پناہ

تعالی اللہ عجب مسجد بناشد — کہ شد اسلام را زو رونقِ تام
رقم زد خیر تاریخِ بنایش — عبادت خانۂ پاکیزہ اسلام

۱۳۱۰ھ

تاریخ تولد برخوردار حضرت زید بن عبداللہ بن عمر سلمہ اللہ

حضرت زید ابن عبداللہ فرزندِ عُمر — بوالحسن عبدالغنی ۔ سالِ میلادش بگو

۱۳۲۴ھ

ایضاً

سال میلاد زید شیخِ جہان — شد ۔ محمد بشارت الرحمٰن

۱۳۲۴ھ

تمام شد کلام عربی و فارسی کہ بہ دست عاجز رسیدہ ۔ والحمد للہ اوّلاً و آخراً والصلاۃ والسلام علی سیّد محمّدٍ و آلہ و صحبہٖ دائمًا و سرمدًا۔

Marfat.com

فَصلِ هَفتُم

در

بیانِ سَلاسِلِ سَبعَۂ مبارکہ

جدامجد بزرگوار حضرت ابوالسعادات شاہ محمد عُمر قدس اللہ سرّہ سلاسلِ سبعۂ مبارکہ رانظم فرمودہ اند۔ سلاسلِ ثلاثہ۔ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ۔ راہم بہ تفصیل نظم فرمودہ اند وہم بہ اختصار، عاجز شجرات مختصرہ رابعد از نثر ذکر می کند۔ حضرت جدامجد تا بابائے دوم سلاسل مبارکہ راذکر کردہ اند، عاجز در شعر آخر از ہر شجرۂ مبارکہ تغیر کردہ۔ اسم مبارکِ حضرت ایشان واسم مبارک سیدی الوالد قدس اللہ اسرارہما ذکر کردہ است۔

۱۔ شجرۂ نقشبندیہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ رحمتِ عالمیان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ الٰہی بہ حُرمت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت سَلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۴۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت قاسم رحمہ اللہ ورضی عنہ

۵۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت جعفرِ صادق رحمہ اللہ ورضی عنہ

۶۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ بایزید بُسطامی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خَرَقانی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۸۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمَدی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۹۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہَمدَانی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۱۰۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غَجدُوانی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۱۱۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ عارف رِیوگری رحمہ اللہ ورضی عنہ

۱۲۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ محمود اَنجیر فَغنَوِی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۱۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رَامیتَنی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۱۴۔ الٰہی بہ حرمت حضرت خواجہ بابا سَمّاسی رحمہ اللہ ورضی عنہ

Marfat.com

۱۵- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ سیّد امیر کُلَال رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۶- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ سیّد بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۷- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ علاء الدین عَطّار رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۸- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ یعقوب چَرخی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۹- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ عبید اللہ اَحرار رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۰- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ محمد زاہد رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۱- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ درویش محمد رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۲- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ خواجگی اَمکَنگی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۳- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۴- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۵- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۶- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ شیخ سیف الدین فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۷- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ سیّد نور محمّد بدایونی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۸- الٰہی بہ حُرمت حضرت خواجہ مرزا جانِ جانان مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۹- الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ عبد اللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۰- الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ ابو سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۱- الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۲- الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ محمد عمر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۳- الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ ابو الخیر عبد اللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ نقشبندیہ

الٰہی بہ حقِّ شہِ خاص و عام — علیہ الصّلاۃ و علیہ السّلام
ابو بکر صدّیق ظلِّ خدا — بہ سَلمان دگر صاحبِ مصطفیٰ
الٰہی بہ آن قاسمِ فیضِ رب — دگر جعفرِ صادقِ ذی نَسَب
شہِ عارفان خواجۂ بایزید — دگر بو الحسن رہبرِ ہر مُرید
بہ آن خواجۂ بو علی رہنما — دگر خواجہ یوسف شہِ اتقیا

Marfat.com

به آن عبدِ خالق مُعلّیٰ نظر — دگر خواجۂ عارفِ راہبر
به آن خواجہ محمود قدسی شعار — دگر شد عزیزان علی نامدار
به آن خواجہ بابا شہِ باکمال — دگر بحرِ عرفان امیرِ کُلاں
به مُشکل کُشا دارویٔ دردمند — امام الطّریقہ شہِ نقشبند
الٰہی به یعقوبِ چرخی مقام — دگر شاہِ احرار ناصر امام
به آن خواجۂ زاہدِ باصفا — دگر خواجہ درویش بحرِ عطا
به آن حضرتِ خواجگی بانیاز — دگر باقی باللہِ دانائے راز
به حقِّ مُجدّدِ مُقدّس جناب — کہ گشت از وجودش جہاں فیضیاب
به آن شاہ معصوم عالی مقام — دگر سیفِ دین قبلۂ خاص و عام
به نُورِ محمد شریف النّسب — دگر جانِ جانان مظہر لقب
به قطبِ جہان شہ غلامِ علی — دگر حضرتِ بوسعیدِ ولی
به آن دُرِّ شہوارِ دریائے نُور — به آن لعلِ یکتائے کانِ سرور
حبیبِ خدا شاہِ احمد سعید — کہ چشمش سوَی اللہ کس را نہ دید
به آن آفتابِ حرم شہ عُمر — ابوالخیر قطبِ جہان سر بہ سر
الٰہی بکن رحم و عرفان بدہ — مرا نسبتِ این عزیزان بدہ
بکن عفو یارب گناہانِ من — کہ از حد گزشت است عصیانِ من
درین دارِ ناپائدار این تباہ — نہ کردست کارے بغیر از گناہ
زبارِ گناہان سُبک دوش کُن — به جامِ محبّت تو مدہوش کُن
چنان اے خدا از خودی وارہان — کہ ہرگز نہ ماند ز بودم نشان

۲۔ شجرۂ قادریّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ رحمتِ عالمیان حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم
۲۔ الٰہی بہ حُرمت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہُ وجہہٗ
۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

Marfat.com

۵ - الٰہی بہ حُرمت حضرت زین العابدین علی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۶ - الٰہی بہ حُرمت حضرت محمّد باقر رحمہ اللہ و رضی عنہ

۷ - الٰہی بہ حُرمت حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ و رضی عنہ

۸ - الٰہی بہ حُرمت حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ و رضی عنہ

۹ - الٰہی بہ حُرمت حضرت علی رِضَا رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۰ - الٰہی بہ حُرمت حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۱ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سِرّی سقطی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۲ - الٰہی بہ حُرمت حضرت جُنَیدِ بغدادی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۳ - الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۴ - الٰہی بہ حُرمت حضرت عبدالواحد یمنی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۵ - الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوالفتح یوسف طرطوسی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۶ - الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوالحسن ہنکاری رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۷ - الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوسعید مخزومی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۸ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۱۹ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد عبدالرزاق رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۰ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد شرف الدین قَتّال رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۱ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد عبدالوہاب رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۲ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد بہاء الدین رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۳ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد عقیل رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۴ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد شمس الدین صحرائی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۵ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد گدا رحمٰن اوّل رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۶ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد شمس الدین عارف رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۷ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد گدا رحمٰن ثانی رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۸ - الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد شاہ فُضَیل رحمہ اللہ و رضی عنہ

۲۹ - الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ کمال کَیتھَلی رحمہ اللہ و رضی عنہ

Marfat.com

۳۰۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ سکندر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۱۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۲۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت عبدالأحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۴۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت محمد عابد سُنّامی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۵۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت مرزا جان جانان مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۶۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۸۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۹۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ محمد عمر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۴۰۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ قادریّہ

بہ حقِّ احمدِ مرسل علی شبّیر و آن شبّر
بہ زین العابدین حضرت امامِ باقر و جعفر

امامِ موسیِ کاظم علی موسیٰ رضا ہادی
بہ معروف و بہ سِرّی و جنید آن قطبِ بغدادی

شہِ بوبکر شبلی پس جنابِ عبدِ واحد شاہ
بہ خواجہ بوالفرح طرطوسی و آن بوالحسن آگاہ

بہ حقِّ بوسعید و غوثِ سُبحانی مُحیّ الدین
بہ شاہِ عبدِ رزاق و بہ شَرف الدینِ مولیٰ بین

بہ سیّد عبدِ وہّاب و بہاء الدین عقیل ارشد
بہ شمس الدین گدا رحمٰن پور بوالحسن ازہد

بہ شمس الدین عارف پس گدا رحمٰن با توقیر
فُضَیلِ رہبر و شاہِ کمال و شہ سکندر پیر

مجدّدِ اَلفِ ثانی شیخ احمد مرشدِ عالَم
سعیدِ عَصر و ہم عبدالأحد پس شیخ عابد ہم

بہ حضرت جانِ جانان و بہ عبداللہ شہِ رہبر
بہ شاہِ بوسعید و مرشدم احمد سعید انور

بہ آن حضرت عُمر پس شہ ابوالخیرِ رفیع الشّان
بہ حقِّ این عزیزان کن دلِ تاریکِ ما روشن

۳۔ شجرۂ چشتیّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمت رحمتِ عالمیان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ الٰہی بہ حُرمت امیر المومنین حضرت علیؓ مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ

Marfat.com

۳-الٰہی بہ حُرمت حضرت حسنِ بصری رحمہ اللہ ورضی عنہ
۴-الٰہی بہ حُرمت حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ ورضی عنہ
۵-الٰہی بہ حُرمت حضرت فُضَیل بن عیاض رحمہ اللہ ورضی عنہ
۶-الٰہی بہ حُرمت حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رحمہ اللہ ورضی عنہ
۷-الٰہی بہ حُرمت حضرت حُذَیفہ مَرْعَشِی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۸-الٰہی بہ حُرمت حضرت ہُبَیرَہ بصری رحمہ اللہ ورضی عنہ
۹-الٰہی بہ حُرمت حضرت اسحاقِ عُلُوّ دینوری رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۰-الٰہی بہ حُرمت حضرت ابواسحاق شامی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۱-الٰہی بہ حُرمت حضرت ابواحمد ابدال چشتی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۲-الٰہی بہ حُرمت حضرت ابومحمد چشتی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۳-الٰہی بہ حُرمت حضرت ابویوسف چشتی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۴-الٰہی بہ حُرمت حضرت مَودُود چشتی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۵-الٰہی بہ حُرمت حضرت حاجی شریف زندانی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۶-الٰہی بہ حُرمت حضرت عثمان ہارونی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۷-الٰہی بہ حُرمت حضرت معین الدین حسن سنجری رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۸-الٰہی بہ حُرمت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۹-الٰہی بہ حُرمت حضرت فریدالدین گنج شکر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

ازیں جادو شعبہ شدہ

صابریّہ

۲۰-الٰہی بہ حُرمت حضرت مخدوم علی صابر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۱-الٰہی بہ حُرمت حضرت شمس الدین تُرک رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۲-الٰہی بہ حُرمت حضرت جلال الدین پانی پتی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۳-الٰہی بہ حُرمت حضرت عبدالحق رَدولَوِی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۴-الٰہی بہ حُرمت حضرت احمد عارف رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۵-الٰہی بہ حُرمت حضرت محمد عارف رحمہ اللہ ورضی عنہ

نظامیّہ

۲۰-الٰہی بہ حُرمت حضرت سلطان نظام الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۱-الٰہی بہ حُرمت حضرت نصیرالدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۲-الٰہی بہ حُرمت حضرت سید جلال الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۳-الٰہی بہ حُرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۴-الٰہی بہ حُرمت حضرت سید ابوالحسن بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۵-الٰہی بہ حُرمت حضرت درویش اودھی رحمہ اللہ ورضی عنہ

Marfat.com

درین جا ہر دو شعبہ مجتمع شدند

۲۶- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۷- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رُکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۸- الٰہی بہ حُرمتِ مخدوم عبدالاَحد فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۹- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۰- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۱- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالاَحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۲- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد عابد سُنّامی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۳- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مرزا جانان جانان مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۴- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۵- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۶- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۷- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ محمد عمر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۸- الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومہ چشتیہ

یا الٰہی از طفیلِ شافعِ روزِ جزا — پس علی شیرِ خدا و آن حسن پیرِ ہُدا

عبدِ واحد پورِ زید و شہ فُضَیل ابنِ عیاض — شیخ ابراہیم آدہم پس حُذَیفہ رہنما

پس ہُبَیرہ خواجہ ممشاد و ابواسحاق پیر — بُو محمد چشتی و بُو احمد و یوسف ضیا

خواجہ مَودُود و دگر حاجی شریفِ زندنی — خواجہ عثمان و معین الدین حسن غوثِ قرا

صابریہ ——— دو شعبہ ——— نظامیہ

۵ خواجہ قطب الدین کاکی، خواجہ گنج شکر — ۵ خواجہ قطب الدین کاکی، خواجہ گنج شکر

حضرت صابر علی و شمس دینِ باخدا — شہ نظام اولیاؒ آن نصیرِ اصفیا

۶ شہ جلال الدین کبیر و شیخ عبدالحق ولی — ۶ پس محمد حضرتِ گیسو دراز و صدرِ دین

شیخ احمد عارف و عارف محمد بے ریا — بندگی ابن حکیم و شاہِ قاسم باخدا

Marfat.com

این جایک شدہ

۷۔ عبدِ قدّوسِ ولیّ و شاہ رکن الدین دگر — شاہِ مخدوم و مجدّد قبلۂ ہر دو سرا
۸۔ خازن الرحمہ سعید و شاہِ گل عبدالاحد — شیخ عابد قبلۂ و مظہر حبیبِ کبریا
۹۔ شاہ عبداللہ و حضرت بوسعیدِ احمدی — قطبِ عالم مرشدم احمد سعیدِ حق نما
۱۰۔ حضرتِ شاہِ عمر شاہِ ابوالخیرِ ولی — آن چہ دادی این بزرگان را بہ عاجز کن عطا

۴۔ شجرۂ سُہروَردِیّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ رحمتِ عالمیان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم
۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ امیرالمومنین حضرت عَلِیّ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت حَسَن بصری رحمہ اللہ و رضی عنہ
۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت سِرّی سقطی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت ممشاد دینوری رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت احمد اسود دینوری رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمّد رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت یار محمد رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبداللہ عَمّویہ رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت ابوحفص عُمر وجیہ الدین رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر ضیاء الدین سہروردی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت بہاء الدین زکریا مُلتانی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت صدرالدین رحمہ اللہ و رضی عنہ

Marfat.com

۱۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت سیّد جلال الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت سیّد اجمل بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت بڈھن بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت درویش اودھی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مخدوم عبدالاَحد رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالاَحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد عابد سُنّامی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مرزا جانِ جانان مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ محمد عُمر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ سُہروَردیہ

به حقِّ خاتمِ مُرسَل محمّد شافعِ محشر — جنابِ مرتضیٰ حضرت حَسَن بصری شہِ رہبر
حبیبِ مرشد و داؤد طائی خواجۂ معروف — به سرّی و جُنیدِ قبلہ وَ ممشادِ شہ موصوف
به خواجہ احمدِ اَسود دگر شیخِ محمّد شاہ — شہِ یارِ محمد بعد آن شد شاہ عبداللہ
وجیہ الدین عبدالقاہر حضرت ضیاء الدین — دگر شیخِ جہان حضرت شہاب الدین با تمکین
بہاء الدین ملتانی به صدر الدین و رکن الدین — به مخدومِ جہان گشت و به سیّد اجملِ حق بین
به مبڈھن شاہ و درویشِ محمد ابنِ قاسم شاہ — شہِ قدّوس و رکن الدین و ہم عبدالاَحد آگاہ

Marfat.com

مجدّد قطبِ ربّانی سعیدِ خازنِ رحمت — شہِ عبدالاحد ہم شیخ عابد ہادیِ اُمّت
شہید جانِ جاناں و بہ عبداللہ شہِ دوران — بہ شاہِ بوسعید احمد سعید آن مظہرِ یزدان
عُمَر غوثِ جہان و شہ ابوالخیر است پیرِ ما — بہ فضلِ خود درے از سرِّ وحدت بر دلم بکشا

۵۔ شجرۂ کُبرَوِیّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمت رحمتِ عالمیان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم
۲۔ الٰہی بہ حُرمت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ
۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت زین العابدین علی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۵۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت محمد باقر رحمہ اللہ و رضی عنہ
۶۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ و رضی عنہ
۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ و رضی عنہ
۸۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت علی رضا رحمہ اللہ و رضی عنہ
۹۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۰۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت سرّی سقطی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۱۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۲۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوعلی رودباری رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابو علی کاتب رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۴۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۵۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۶۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوبکر نسّاج رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت احمد غزالی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۸۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر ضیاء الدین رحمہ اللہ و رضی عنہ
۱۹۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت عمّار یاسر رحمہ اللہ و رضی عنہ
۲۰۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت ابوالجناب نجم الدین کُبریٰ رحمہ اللہ و رضی عنہ

Marfat.com

۲۱۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت باباکمال رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۲۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت احمد رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۳۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت عَطَا یا خالِدِی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۴۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت شمس الدین فَرغَانی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۵۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت حمید الدین سمرقندی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۶۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت جلال الدین بخاری رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت سیّد جلال الدین جہان گشت رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۸۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۲۹۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت بڈّھن بہرائچی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۰۔ الٰہی بہ حرمتِ حضرت درویش اَوَدھی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مخدوم عبدالأحد رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالأحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۷۔ الٰہی بہ حُرمت حضرت محمد عابد سُنَامی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مرزا جانِ جانان مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ

۳۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۴۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۴۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۴۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ محمد عُمَر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

۴۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ کُبرَوِیّہ

بہ حقِّ صاحبِ لولاک دہم شاہِ نجف حیدر — امامِ دیں حُسین و شاہِ زین العابدین رہبر

Marfat.com

محمد باقرِ ہادی، امامِ جعفرِ صادق — امامِ موسیٰ کاظم علی موسیٰ رضا فائق
شہِ معروف کرخی باز سرّی مرشدِ عالم — جُنیدِ قطب و حضرت بوعلی آن رودباری ہم
بہ شیخ بوعلی کاتب ابوعثمان شہِ مغرب — ابوالقاسم علیِ گرگانی کوکبِ ثاقب
شہِ بوبکر نسّاج و شہِ احمد غزالی نیز — ضیاء الدین عبدالقاہرِ ذی شان با تمیز
شہِ عمّار و نجم الدینِ کبریٰ ہادیِ این راہ — شہِ بابا کمال و شیخ احمد پس عطا یا شاہ
بہ شمس الدین فرغانی حمید الدین گر مرحوم — جلال الدین بخاریِ جہان گشت آن شہِ مخدوم
بہ سیّد اجملِ رہبر بہ سیّد بڈھن آن حق بین — شہِ درویش و حضرت عبدِ قدوس و بہ رکن الدین
شہِ عبدالاحد دیگر مجدّد ہادیِ اُمّت — سعیدِ خازن الرّحمہ شہِ عبدالاحد وحدت
محمد عابدِ ہادی و حضرت منظرِ عالم — بہ عبداللہ شہ و احمد سعید آن قبلۂ اعظم
محمد با عمر پس شہ ابوالخیرِ مبارک جان — خداوندا بہ این عاجز عطا کن نسبتِ ایشان

مخفی نہ ماند کہ درین شجرہ منظومہ و در شجرۂ منظومۂ مداریہ و قلندریہ بعد از حضرت شاہ عبداللہ غلام علی نامِ حضرت شاہ ابوسعید ذکر نہ شدہ بلکہ نام حضرت شاہ احمد سعید ذکر کردہ شدہ و ھذا الاختصار۔ چون کہ حضرت شاہ احمد سعید کسبِ سلوک از حضرت شاہ عبداللہ غلام علی کردہ اند و خلافت نیز از آن حضرت یافتہ اند و ذکرِ حضرت شاہ ابوسعید قدس اللہ اسرارہم از وجہ برکت است ازین جہت جائز است کہ ذکر حضرت ایشان نہ کردہ شود۔

۶۔ شجرۂ مَدَارِیّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رحمتِ عالمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم
۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ
۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبداللہ عَلَم بردار رحمہ اللہ و رضی عنہ
۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت یمین الدین شامی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عین الدین شامی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت طیفور شامی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت بدرالدین شاہ مدار رحمہ اللہ و رضی عنہ
۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت سید اجمل بہرائچی رحمہ اللہ و رضی عنہ
۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت بڈھن بہرائچی رحمہ اللہ و رضی عنہ

Marfat.com

۱۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت درویش اودھی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مخدوم عبدالأحد رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالأحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد عابد سُنّامی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مرزا جان جانانِ مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ محمد عُمر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوالخیر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ مداریّہ

بہ حقِ اشرف المخلوق حضرت احمد آگاہ — شہِ صدیق بوبکر و علمؔ بردار عبداللہ
یمین الدین و عین الدین و طیفور این ہمہ شامی — بدیعِ وقت بدرالدین مدار و مرشدِ این راہ
بہ اجمل شاہ و مبدّھن شاہ و درویش و شہِ قدوس — بہ رکن الدین ہم عبدالأحد دیگر مجدّد شاہ
سعیدِ عصر ہم عبدالأحد وحدت شہِ عابد — بہ حضرت جانِ جانان و بہ عبداللہ شہِ ذی جاہ
بہ شہ احمد سعید و شہ عُمر شاہِ ابوالخیر م — دلم را کن ز سرِ خویشتن آگاہ یا اللہ

۷۔ شجرۂ قلندریّہ

۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرتِ رحمت عالمیان محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالعزیز رحمہ اللہ ورضی عنہ
۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت خضر رومی رحمہ اللہ ورضی عنہ

Marfat.com

۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت نجم الدین قلندر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت قطب الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد شاہ رحمہ اللہ ورضی عنہ
۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالسلام رحمہ اللہ ورضی عنہ
۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت رکن الدین رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ مخدوم عبدالاَحد رحمہ اللہ رضی عنہ
۱۱۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۲۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۳۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت عبدالاحد وحدت فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۴۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت محمد عابد سُنّامی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۵۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت مرزا جانِ جانانِ مظہر رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۶۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ عبداللہ غلام علی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۷۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوسعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۸۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۱۹۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ محمد عُمَر فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ
۲۰۔ الٰہی بہ حُرمتِ حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ فاروقی رحمہ اللہ ورضی عنہ

شجرۂ منظومۂ قلندریّہ

بہ حقِّ احمدِ مختار و ہم عبدالعزیز آگاہ — بہ سیّد خضرِ رومی نیز نجم الدین قلندر شاہ
بہ قطب الدین بینا دل محمد شاہِ مولیٰ بین — شہِ عبدالسلام و عبدِ قدوس و بہ رکن الدین
شہِ عبدالاَحد دیگر مجدّد پس سعید انور — شہِ عبدالاَحد ہم شیخ عابد ہم شہِ مظہر
بہ عبداللہ و شہ احمد سعید و شہ عُمَر ذی شان — بہ حقِ شہ ابوالخیرم عطا کن ساغرِ عرفان

پروردگار از نسبتِ این بزرگواران سرشار فرماید و محبت و معرفت خویش عنایت کند۔

زاکرام و انعام و احسانِ خویش — عطا کن بہ عاجز تو عرفانِ خویش
دلش را ز عشقِ خود آباد کن — ز دنیا و مافیہا آزاد کن

تَمَّتِ السَّلَاسِلُ السَّبْعَةُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَعَلٰى رَسُوْلِهِ الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ۔

Marfat.com

فصلِ ہشتم

در

بیان علالت و وصال به حضرت ذوالجلال

حدیثِ وصلِ آن مخدومِ عالم مگر شاید به خونِ دل نویسم

امام ابوالعباس احمد بن محمد شہاب الدین قسطلانی در کتاب المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ در اواخرِ فصل اول از مقصدِ عاشر نوشتہ وفی سنن ابن ماجۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ۔ اَیُّھَا النَّاسُ اِنْ احدٌ من الناس اَوْ مَنَ المومنین اُصیب بمصیبۃٍ فلیتعز بمصیبتہ بی عن المصیبۃ التی تصیبہ بغیری فان احدًا من امتی لن یصاب بمصیبۃ بعدی اشد علیہ من مصیبتی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مرضِ وفات خود فرمود۔ اگر از شمایان کسے را مصیبتے رسد پس وے بہ مصیبت من (ای مصیبتِ فراقِ من) از آن مصیبت کہ بہ وے رسیدہ عزا حاصل کند چہ برائے اُمّتِ من از فراق و جُدائیِ من ہیچ مصیبت بیشتر نیست۔" حضرت حسن بصری چون روایتِ حدیثِ اُستُنِ حَنَّانہ می کرد می گریست و می گفت۔ ھذہ خشبۃ تَحِنّ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتم اَحَقّ ان تشتاقوا الیہ۔ این چوب است و برائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آہ و گریہ می کند۔ و شمایان اَحَقّ ہستید کہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشتاق باشید۔ و این ہم نوشتہ کہ ابوالجوزاء اَوس بن عبداللہ الربعی المتوفی ۸۳ھ می گفتند کہ از اہل مدینہ اگر یکے را مصیبتے می رسید رفقایش آمدہ مصافحہ کردہ می گفت اے بندۂ خدا تقوی گزین، فَاِنَّ فِی رسولِ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلّم اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ و نوشتہ و یعجبنی قولُ القائل۔

اِصْبِرْ لِکُلِّ مُصِیْبَۃٍ رَتَجَلَّدِ وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْمَرْءَ غَیْرُ مُخَلَّدِ
وَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ الْکِرَامُ فَاِنَّھَا نَوْبٌ تَنُوْبُ الْیَوْمَ تَکْشِفُ فِی غَدِ
وَاِذَا اَتَتْکَ مُصِیْبَۃٌ تُشْجِیْ بِھَا فَاذْکُرْ مُصَابَکَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدِ

چوں مصیبتے رسد، صبر کن و در خود قوتِ برداشت پیدا کن و بدان کہ کسے ہم پائندہ نیست، و باید کہ بہ رنگ برگزیدگان صبر کنی و بدانی کہ مصیبت بہ نوبتِ خود ہر یکے را رسیدنی است، و مصیبتے کہ امروز رسیدہ است بہ فردایش نہ خواہد ماند، پس ہر گاہ کہ مصیبتِ مؤلم بہ تو رسد مُصَابِ فراقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را یاد کن۔"

Marfat.com

حضرت سیدی الوالد عند ارتحال والدہ الماجد قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُما مکتوبے کہ بہ سیادت پناہ ومعارف آگاہ مولانا سید عبدالسلام ہَسْوِی قدس سرہ نوشتہ اند، چند سطر اَوّلینِ آن برائے عاجز باعثِ تقویتِ جَنان است لہٰذا نقل می کند، "للہ سبحانہ المنۃ والحمد والشکر علیٰ ما انعم وعلی ما اَبْلیٰ، ہر چند این مصیبتِ عظمیٰ فوت چنین ولی ومرشد وشفیق وعاشق ومعلّم مرہمے ودارو ئے نہ دارد، می دانم کہ تالبِ گور این داغ مونس من است، اما بعد وفات شریف عنایتہا ونوازشہا بیش از ایامِ حیات مشہود اند ودل را بہ تصورِ صورتِ مبارک خورسندی دارم، اِنَّا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِلْکًا وَعُبُودِیَّۃً وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بعد چندے ان شاء اللہ دران عالم قدمبوسی حاصل خواہد شد" والیکم الآن بحدیثِ الْعَلَالَۃِ ثُمَّ الْاِرْتِحَالِ۔

علالت

در فصلِ اول تحتِ عنوان "اجازتِ یک قبر" گزشتہ کہ بہ روز جمعہ بست ودوم جمادی الآخرہ نہم ماہ فروری کہ بستم از ماہ دَلو بود۔ قُبَیْلَ العصر برائے تفریح برآمدند واَوّلاً بہ قیام گاہِ امین الاسلام بنگالی رفتند ونمازِ شام آن جا خواندہ بہ عیادتِ داؤد احمد خان پسر نواب مزمل اللہ خان علی گڑھی تشریف بردند وازان جا تا ساعتِ ہشت بہ خانقاہِ شریف رسیدند واین تفریح از آخرین تفریحات واین روز از ایامِ علالت اوّلِ روز بود۔ چون حضرت ایشان بہ خانقاہِ شریف رسیدند، برائے نمازِ خفتن بہ مسجد شریف تشریف بُردند۔ حضرت برادرِ کلان امامت کردند۔ وحضرت ایشان از سُنن فارغ شدہ بہ حرم سرا تشریف بُردند وجُبّۂ ہندی پنبہ دار را کشیدہ برائے حوائجِ ضروریہ بہ ... "بیت الرَّاحہ" تشریف بردند۔ چون کہ در بیت الراحہ سِلک برق نہ رسیدہ بود لہٰذا حضرت ایشان با چراغ (لالٹین) تشریف بردند کَمَا کَانَتْ عَادَتُہُ الْمُبَارَکَۃ۔ از روئے اتفاق عاجز در صحنِ خانہ استادہ بود کہ حضرت ایشان از بیت الرَّاحہ برآمدند۔ ونزد عاجز رسیدہ فرمودند "زید، ما حرارت داریم تو دستِ خود بر بدنِ ما نہادہ ببین" عاجز بر پشت مبارک حضرت ایشان بالائے پیرہن دست نہاد تا اندازۂ حرارت بکند، فرمودند "بالائے پیرہن دست نہادی۔ باید کہ زیرِ پیرہن بر جسم دست بنہی" چنان چہ عاجز بر جسدِ اطہر ایشان دست نہاد وعرض کرد۔ البتہ قدرے حرارت محسوس می شود۔ در دستِ چپ حضرت ایشان چراغ بود۔ دستِ راستِ خود را بر شانۂ چپِ این عاجز نہادہ فرمودند "بیا کہ بیرون رویم" دران وقت بر تنِ مبارک حضرت پیرہن بود۔ خلاف مُعْتَاد از دروازۂ حرم سرا بیرون تشریف آوردند واز پائین مجرّ مبارک بہ جہت غرب رسیدہ بہ جہتِ شمال مجرِّ شریف توقف نمودند۔ وبہ عاجز ارشاد کردند "زید این قطعۂ زمین برائے شش قبور است۔ ما خاک این زمین را کندہ ایم۔ این جا قبرے نیست دبرائے خود واولادِ خود این قطعۂ زمین را تجویز کردہ ایم۔ قبرِ مادر این جا ساختہ شود" حضرتِ ایشان

Marfat.com

نزدِ کُنجِ شمال غربیِ محجرِ شریف استادہ بودند و با عاجز کلام می فرمودند۔ در والانِ مسجد شریف بہ اندازۂ پنجاہ نفر از افغانستان و از ہندوستان حاضر بودند، ہدایتِ حضرت ایشان بود کہ ایشان را دیدہ کسے حرکت نہ کند لہذا ہمہ ساکت و خاموش بہ ادب نشستہ بودند۔ كَأَنَّ عَلَىٰ رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ۔ مابین این جماعت شیخ غلام احمد ہانسوی رحمہ اللہ نیز بودہ۔ کہ مخلص قدیم و عاشق صادق و خدمتگار خصوصی حضرت ایشان و مزاج شناس بود۔ ایشان بہ حضورِ قلب و نہایتِ ادب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خواندہ از والان مسجد شریف بہ جانب ایشان بہ آہستگی حرکت کردند، چون دو سہ بار بسم اللہ شریف را بہ حضورِ قلب خواندند۔ حضرت ایشان فرمودند "ہان غلام احمد بیا۔ عاشقِ صادق ارشاد گرامی شنیدہ، دست بستہ از عَقب بہ جہتِ یسارِ رسیدند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ ما بہ زید می گفتیم۔ و اعادۂ کلامِ ما سبق کردند۔ شیخ غلام احمد عرض کرد۔ ارشادِ مبارک سراسر درست وصواب است۔ واگر حضور اقدس آن جائے را پسند فرمایند کہ اندرون مجحر شریف است مناسب تر باشد۔ حضرت ایشان چون این کلام شنیدند آثارِ بشاشت بر رُوئے مبارک ظاہر شد و بہ استعجاب دریافت کردند آیا در مجحر شریف جائے قبرے ہست۔ بیائید کہ در مجحر شریف رفتہ آن جائے را ببینیم۔ حضرت ایشان و این عاجز و شیخ غلام احمد در مجحر شریف داخل شدند۔ چون آن جائے را دیدند کہ الحال قبر حضرت ایشان در آن جائے ہست بہ شیخ غلام احمد فرمودند۔ تو درین جا دراز شو تا کیفیت واضح تر گردد۔ شیخ غلام احمد دراز شد و حضرت ایشان خوش شدہ بہ شیخ غلام احمد جزاک اللہ گفتہ بہ عاجز فرمودند "زید این جائے برائے قبرِ ما بہتر است۔ این جا قبرِ ما بسازید"۔ و باز با عاجز ازراہے کہ برآمدہ بودند بہ حرم سرا رفتند و لباسِ گرم پوشیدہ برائے حلقہ و توجہ بیرون تشریف آوردند و تا ساعتِ دوازدہ شب مخلصین را بہ ذکر پاک رب العالمین مصروف داشتند، عاجز گوید۔ حضرت ایشان بعد از وفات قبلہ گاہ خود سہ چار سال در خانقاہ شریف قیام کردند و از سنہ ۱۳۰۶ھ تا آخرِ ایام در خانقاہ شریف بودند۔ و از سرِ نو تمام خانقاہ شریف را تعمیر کردند۔ مع ہذا کلہ ازین امر بے خبر بودند کہ در مجحر شریف جائے یک قبر است۔ در آخر وقت شیخ غلام احمد حضرت ایشان را آگاہ کردند و حضرت ایشان خوش شدند و آن جائے را برائے قبر مبارک خود تجویز کردند۔ در تمامِ امورِ دُنیویہ احوالِ مبارکہ بر ہمین منوال بودند کہ با ہمہ دبے ہمہ۔

این اوّل روز بود از علالتِ حضرت ایشان۔ از معمولاتِ مبارکہ در ہیچ معمول فرق ظاہر نہ شد۔ اگر بعد از نماز خفتن حضرت ایشان اظہارِ تپ نہ کردے کسے را خبر ہم نہ شدے۔ روزِ دوم کہ یوم شنبہ بود از قیام گاہ خود بیرون نیامدند۔ نہ برائے نماز بہ مسجد شریف و نہ برائے تفریح۔ صباحًا ہمراہ چائے یک دو بسکٹ تناول کردند۔ و بہ عصر ہم چائے نوشیدند۔ نہ غدًا خوردند و نہ عَشَاء۔ ما ہر سہ برادر بہ

مدرسۂ عبدالرب رفتیم وسبق خواندیم۔ چون باز گشتیم حسبِ معمول استفسار از سبق کردند و دعاہا دادند۔ بہ شب حلقہ و توجہ در قیام گاہ تا نواختِ دُوازشب کردند۔ اثرِ تپ و حرارت بر جسم مبارک ظاہر بود۔ دوا استعمال کردند۔ روز سوم کہ یوم یکشنبہ بود بہ مثل روز دوم گزشت، اگرچہ ——— دوا استعمال کردند آما ہیچ اثر ظاہر نہ شد۔ نہ غذا خوردند و نہ عشار البتہ چاے بہ صباح و مسار نوش کردند۔ حلقہ و توجہ تا نواخت دوازشب کردند۔ چون کہ حضرت والدہ صاحبہ در مستشفی بودند و ہمشیرۂ کلان در خدمت ایشان بود و ہمشیرۂ میانہ بہ پانی پت رفتہ بود و در خانہ بہ جُز ہمشیرۂ خورد و عیالِ حضرت برادرِ کلان کسے نہ بود ازین جہت حضرت برادرِ کلان و حاجی مُلّا احمد مٹاخیل و مُلّا جان محمد حسین خیل بہ تیمارداری مصروف بودند و تا آخرِ وقت این ہر سہ نفوس مبارکہ بہ وجہ احسن و اکمل و اَرْبح خدمتِ حضرت ایشان کردند۔ روز چہارم کہ یوم دوشنبہ بود این عاجز و برادر خورد بہ مدرسہ رفتیم۔ و حضرت برادرِ کلان بہ خدمتِ حضرت ایشان مصروف ماندند۔ بہ جز چاے ہیچ غذا تناول نہ فرمودند۔ مع ہذا تا نواخت دوازشب بہ حلقہ و توجہ مصروف بودند۔ استعمال دوا کردند، آما ہیچ اثر ظاہر نہ شد روز پنجم کہ روز سہ شنبہ بود بہ نیم روز حافظ غلام محمد "باغ والا" مع "کَلَسْہَا" حاضر شد کہ از مسِ سُرخ ساختہ شدہ بود۔ کَلَس کلمۂ ہندی است و استعمالش بر آن منارۂ کوچک می باشد کہ بر سر گنبدہا و منارہا از جست یا از معدن دیگر ساختہ می نہند۔ در آواخر فصلِ اوّل تحت عنوان "بنائے مسجد و ارادۂ حج" عاجز بیان کردہ است کہ حضرت ایشان حافظ غلام محمد را بہ رامپور برائے تعمیر مسجد حضرت محمد مُرشد فرستادہ بودند۔ با وجود نقاہت و کمزوری حضرت ایشان حافظ غلام محمد را با کَلَسْہَا نزدِ خود طلب کردند و بسیار خوش شدند و دو ہزار و پنجصد روپیہ بہ ایشان دادند و فرمودند۔ کار بہ وجہ احسن بکنید۔ و فکر دراہم نہ کنید۔ و قتے کہ حضرت ایشان کَلَسْہَا را معاینہ می کردند این عاجز حاضر بود۔ روز چہارم و پنجم نیز بہ مدرسہ رفتیم۔ و چون ازان جا برگشتیم برائے عرض نیاز حاضر شدیم حضرت ایشان حسبِ معمول خلاصۂ دروس پرسیدند۔ و این روز امین الاسلام و منزل اللہ خان برائے مزاج پُرسی حاضر شدند۔ بہ وقتِ عصر مولوی بخش اللہ حاضر شدند۔ حضرت ایشان بہ بخش اللہ گفتند۔ اے عزیز، آثار دیگر است۔ بعض افراد را از استماع این ارشاد تعجب روے داد، چہ بہ حسب ظاہر جاے پریشانی نہ بود۔ آما بسیار زود معلوم شد کہ تعجب ایشان غلط بود و آنچہ ارشاد کردہ بودند درست بود۔ و این روز، اعنی شب چہارشنبہ کہ شب بست و ہفتم ماہ بود تا نواخت دوازدہ بہ حلقہ و توجہ مصروف ماند۔ و این حلقۂ مبارکہ آخرین حلقات بود۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ در این روز ہم بہ جز چاے و دارو استعمال چیزے نہ کردند۔ از علاج طبیب روز چہارم بود۔ و تپ برائے اندک وقت ہم زائل نہ شدہ بود۔ طبیب خیال کرد کہ ازالۂ قبض باید کرد تا کہ تپ زائل شود۔

Marfat.com

چناں چہ مُسہل داد۔ بہ نواخت چہار از صباح حضرت ایشان قضائے حاجت کردند۔ چون کہ از چہار روز غذائے نہ خوردہ بودند، ضعف و نقاہت غلبہ کرد و حضرت ایشان بر سریرِ دراز شدند و باز تا آخر وقت نہ نشستند۔ روز ششم کہ روز چہار شنبہ بود استعمال چائے ہم نہ کردند۔ البتہ از صباح این روز تا نواخت دہ از شب پنجشنبہ پنجاہ یا شصت بار آب قطرہ قطرہ نوشیدند۔ امروز ڈاکٹر مختار احمد انصاری و حکیم محمد احمد خان فرزند حکیم عبدالمجید خان نیز برائے معاینہ آمدند۔ اگرچہ این ہر دو اطبائے کامل از زبانِ خود چیزے نہ گفتند۔ لیکن از بشرہ و احوال ایشان ظاہر شد کہ آنچہ دیروز عندالاُصیل حضرت ایشان بہ مولوی نجش اللہ فرمودہ بودند "اے عزیز آثار دیگر است" اظہارِ حقیقت بود۔ امروز در حدّتِ تپ بیشی بود۔ بیشتر اوقات چشمہائے مبارک را بند داشتہ بودند و چون مبارک چشمان را وا می کردند بہ نہایت شفقت و مرحمت حاضرین را می دیدند، روز چہار شنبہ در ہمین احوال گزشت و در شبِ پنجشنبہ غالباً نواخت نہ و نیم بود کہ چشم مبارک کشادند۔ برادر عزیز و این عاجز را دیدند۔ مایان ہر دو حاضر بودیم و مبارک ساقہا را بہ آہستگی می مالیدیم۔ برادر عزیز آن وقت دستارِ سفید بستہ بودند۔ حضرت ایشان بہ حاضرین فرمودند کہ حاجی مُلّا احمد مُشّاخیل و مُلّا جان محمد حسن خیل و محمد زمان خروٹی سَر و ضَوِی بودند۔ ببینید کہ سالم ماچہ خوب دستار بستہ و باز برادرِ خورد را دُعاہا دادند۔ بعد از یک ساعت چشم وا کردند۔ ماہر دو تا آن وقت موجود بودیم۔ و حضرت برادرِ کلان برائے کارے رفتہ بودند۔ حضرت ایشان استفسار از برادر کلان کردند۔ عاجز عرض کرد کہ ایشان حالا بہ کارے رفتہ اند۔ حضرت ایشان ہر دو را دعا دادہ فرمودند۔ وقت خواب است شما ہر دو بروید۔ برادر عزیز بعد قلیل رفتند و این عاجز حسب سابق بہ مالش ساق مشغول ماند۔ غالباً نواخت یازدہ بود کہ باز چشم مبارک باز کردند و نام عاجز گرفتہ فرمودند۔ ہنوز نشستہ ای، عاجز بہ اثبات جواب عرض کرد، بعد ازیں کیفیتِ حضرتِ والدۂ مبارکہ استفسار فرمودند۔ عاجز بعد از نماز دیگر بہ مستشفی رفتہ بود و احوال معلوم کردہ بود۔ لہٰذا از خیریت ایشان عرض کرد۔ حضرت ایشان اظہارِ رضامندی کردہ بہ عاجز دعاہا دادند و بہ شفقت و محبتِ تمام ارشاد کردند "وقت بسیار گزشتہ، برائے خواب برو" این دعا و کلام کہ عاجز از حضرت ایشان آن وقت شنیدہ آخر کلام بود۔ و امروز کہ پنجاہ و سہ سال بریں واقعہ گزشتہ لذّت آن مبارک و شیریں کلام در پردہائے صِماخ و در سَویدائے قلب محفوظ است وَحِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ عاجز را مسحور کردہ در طرب می آرد۔ افسوس صد افسوس۔ آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔ بہ پنجشنبہ کہ روزِ ہفتم علالت بود۔ در خانقاہ شریف آثارِ حزن و ملال و رنج و الم از در و دیوار بلکہ از ہر ذرّۂ خاک ظاہر بود۔ خانقاہ مبارک از مخلصین صادقینِ پاک نہاد و صاف کیشان مُکتَظ بود۔ ہر یک سرافگندہ و ساکت و واجم و حزین

Marfat.com

وکیب بود۔ کسے بہ آہ وزاری مشغول بود و کسے بہ درگاہ بے نیاز دعا ہا می کرد و کسے از سر صدق و اخلاص آرزو ہا می کرد کہ جان خود را فدائے آن جانِ جانہا بکند۔ ولیکن

مَا کُلُّ مَا یَتَمَنَّی الْمَرْءُ یُدْرِکُہٗ تَجْرِی الرِّیَاحُ بِمَا لَا تَشْتَہِی السُّفُنُ

وصال بہ صباح معلوم شد کہ بہ اواخرِ وقتِ تہجد حضرتِ ایشان چشمانِ مبارک کشادند و بہ عُجلتِ تمام استادند و چار پنج قدم بہ پیش رفتند و باز مراجعت فرمودہ بر سریر دراز شدند بہ کسے ہیچ نہ فرمودند۔ کس نہ دانستِ کہ آن قبلۂ مُرادان بہ استقبالِ کہ برخاستہ بودند۔ و بعد ازین واقعہ نادمِ آخر نہ چشم وا کردند و نہ چیزے ارشاد کردند۔ بعد از نماز عصر دیدہ شد کہ لکّہائے ابر بر افق ظاہر گردید۔ آفتاب رُخِ خود را بہ پردۂ شب بپوشانید۔ و برائے نجوم ردائے سحاب افراشتہ شد۔ روز پنجشنبہ گزشت و شب جمعہ آغاز کرد۔ مبارک شب رسید و انتظارِ مبارک اوقات شد۔ چہ حضرت ایشان قدس سرہ نوشتہ اند۔ کما تقدم۔ "بہترینِ اوقات سحر است یعنی رُبعِ اخیر، بعد ازان صبح است یعنی وقتِ نماز فجر، بعد ازان بین العصرِ والمغرب بعد ازان بین المغربِ والعشاء و بعد ازان جملہ اوقات علی السویہ برابر اند۔" قیام حضرت ایشان در والانِ شمال رُوئیہ بود۔ در والانِ جنوب رُوئیہ کہ مقابل آن والان بود جماعتے از مخلصین بہ ذکر شریف مشغول بود۔ حاجی مُلّا احمد خان از بے قراریِ خود نزد آن مبارک جماعت رسید و سورۂ وَالنّٰزِعَات را تلاوت کرد۔ خودش می گریست و برادرانِ طریقتش ہم می گریستند۔ در مسجدِ شریف مخلصین مصروف ختم خواجگان و تلاوتِ قرآن مجید بودند۔ چون منتصف اللیل شد آسمان ہم آہ و بکا را آغاز کرد۔ نوا خت یک بود کہ حافظ عبد الحکیم۔ و حاجی مُلّا احمد خان و مُلّا جان محمد حسین خیل و حضرت برادر کلان سریر را درست کردند و باز حافظ عبد الحکیم۔ و حاجی مُلّا احمد خان و مولوی بخش اللہ و مولوی بدر الاسلام تلاوتِ سورۂ یاسین شروع کردند۔ آن وقت صدائے رَعد و بَرق بہ نوعے شدید بود کہ کم دیدہ شدہ و آب از آسمان بہ نوعے می بارید گویا کہ اَفواہِ قِرَب را کسے کشادہ است۔ چون بہترین اوقات رسید کہ وقت تہجد است بہ ساعتِ دو و دقیقۂ پنج از شبِ جمعہ بست و نہم ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۴۱ھ صدائے۔ یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً۔ بہ گوشِ حق نیوش رسید۔ و رُوح پاکِ حضرت ایشان لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ گفتہ۔ سزاوارِ کرامتِ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ گشت۔ حدیث مبارک قدسی است۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔ دعاے حضرت ایشان دائماً از مولائے کریم و رحیم خود ہمین بود۔

اَعُوْذُ بِکَ اللّٰھُمَّ مِمَّا جَنَیْتُہٗ وَاَدْعُوْکَ رِقًّا خَاضِعًا مُتَذَلِّلَا

Marfat.com

حَنَانَیْكَ قُلْ لِیْ عِنْدَ نَزْعِیْ وَمَقْبَرِیْ　　لَكَ الْاَمْنُ عَبْدِیْ مِنْ عَذَابِیْ تَفَضُّلَا

واظہار این خواہش اکثر در مکاتیب مبارکہ خود کردہ اند۔ از روے حدیث مبارک عاجز یقین دارد کہ حضرت ایشان درین زمرۂ مبارکہ داخل اند کہ حق تعالیٰ بیانش کردہ۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذٰلِكَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ ای۔ آگاہ باش، بر دوستان خدا ہیچ ترس نیست و نہ ایشان اندوہ گین شوند۔ برائے ایشان بشارت است در زندگانی دنیا و در آخرت۔ فرمان پروردگار را ہیچ تبدیل نیست و این بشارت ہما نا رستگاری عظیم است"۔ عاجز احوالِ مبارکۂ حضرتِ ایشان را از روزِ ولادت تا روزِ وفات بہ تفصیل نوشتہ است۔ بہ نیک وجہ اگر در احوالِ مبارکہ نظر کردہ شود پُر ظاہر است کہ حضرت ایشان را از۔ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ واز۔ وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ نصیب کامل بود۔ چہ جاے حرام کہ از شبہات کاملاً بر کنار بودند۔ مدۃ العمر از ہدیۂ آن افراد اجتناب کُلّی کردند کہ در مالِ ایشان حرمت یا کراہت را دخلے می بود۔ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مولائے خود می بودند۔ و مخلصین را نیز گرویدۂ این کار می ساختند، از مکاتیب حضرت ایشان معلوم می شود کہ بہ چہ طور تربیت سالکان می کردند۔ از بعض افراد نقل جمیع مکاتیب مبارکہ یا بعینہا مکاتیب مبارکہ بہ عاجز رسیدہ و بیشترِ آن مکاتیبِ مبارکہ را بالترتیب نقل کردہ۔ تا معلوم شود کہ حضرت ایشان برائے مخلصان چہ سعیہا می کردند و از شرِ نفس و ہوا بہ چہ طور می رہانیدند۔ ہزاران غافلان را از تیہ غفلت بہ وادی آگاہی رسانیدند و صدہا افراد را بہ لُطف مولائے کریم داخل دائرۂ ولایت کردند۔ و آخر بہ سکونِ تام و خندہ پیشانی ازین جہان رحلت فرمودند۔ حضرت ایشان را وصال مُیَسَّر آمد و ما عاجزان را حزن و ملالِ مفارقت۔

وَمَا کَانَ خَیْرُ ھُلْکُہٗ ھُلْكُ وَاحِدٍ　　وَلٰکِنَّہٗ بُنْیَانُ قَوْمٍ تَھَدَّمَا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَقَدَرِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا۔ عجب تر بشنوید کہ چون روح مبارک حضرت ایشان پرواز کرد۔ بعد قلیل شورِ رعد و برق تمام شد۔ و باران بند شد و غیوم را اثرے نہ ماند۔ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ عزت مر خدائے راست و پیغمبر او را و مومنان را۔

تغسیل و تکفین

پروردگار مخلصین پاک نہاد را اجرہا دہد کہ جسدِ مبارکِ خیرِ جہان را تا آخرِ خیر الاوقات غسل دادہ و کفن پوشانیدہ در دالانِ "تسبیح خانہ" ای عبادت گاہِ حضرت شاہ غلام علی و حضرت شاہ ابو سعید و حضرت شاہ احمد سعید قدس اللہ اسرارہم۔ بر سریر نہادند۔ و مخلصین پاک نہاد و اہالی شہر مصروف تلاوت شریف شدند۔ کفن از جامۂ بودہ کہ یک و نیم سال قبل

Marfat.com

حاجی اسلم مارکیٹی از مکہ مکرمہ بہ آبِ زمزم شستہ آوردہ بود۔ آن وقت حضرت ایشان خوش شدہ فرمودہ بودند کہ این جامہ را برائے کفن ما محفوظ کنید۔ وحضرت وَالِدَہ ماجِدَہ یک قطعہ از غلاف بیت اللہ الحرام دادند و فرمودند وقتے کہ این قطعہ را یکے از مخلصین برائے حضرت ایشان آورد۔ حضرت ایشان فرمودند این مبارک قطعہ را برسینۂ ما بنہید۔ چنان چہ حاجی ملا احمد خان آن مبارک قطعہ را کہ کلمۂ طیبہ کاملاً در آن بہ صورت بافتگی تحریر بود۔ برسینۂ اقدس بگسترانید۔ وآن قطعہ بہ طورے درست برسینۂ اقدس آمد کہ گویا کسے اندازہ کردہ آوردہ باشد۔

بہ وقتِ اغتسال حاجی مُلّا احمد خان، مُلّا جان محمد حسین خیل مُلّا یاسین جُمرُدیانی، حافظ عبد الحکیم، مولوی بخش اللہ، مولوی بدر الاسلام، وحضرت برادرِ کلان حاضر بودند۔ عاجز دید کہ بعد الاغتسال آبے کہ در حلقۂ چشم مجتمع بود آن را عاشق صادق حاجی مُلّا احمد چشید و باز بر پیشانی مبارک بوسۂ عقیدت ثبت کرد۔ زہے قسمت کہ بہ این سعادت سرفراز گشت۔ در نصفِ آخر از تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس برصفحہ ۱۷۱ نوشتہ است۔ وَفِی شَوَاهِدِ النبوّۃِ سُئِلَ عَلِیّ رضی اللہ عَن سببِ زیادۃِ فهمِهٖ وحفظِهٖ قَالَ لَمَّا غَسلتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمعَ ماءٌ فی جفونِهٖ فرفعتُه بِلسَانِی وازدَرَدْتُه فَارَیٰ قوۃَ حفظِی مِنْهُ۔ عاجز یقین دارد کہ مُلّا احمد خان نیز فوائد ہا برداشتہ باشد۔ رحمہ اللہ۔

قبر مبارک

در ہند اجازتِ حکومت نیست کہ بہ حدودِ شہر غیر از قبرستان قبر ساختہ شود۔ حضرت ایشان را کسے بہ این قانون خبر کردہ بود۔ لہٰذا از اواخرِ ماہِ رمضان ۱۳۴۰ھ از کوئٹہ چند مکاتیب بہ مخلصین دہلی نوشتند کہ اجازت یک قبر در خانقاہ شریف از حکومت حاصل کنید۔ عاجز یاد دارد کہ بہ حافظ عبد الحکیم و مولوی بخش اللہ دو سہ خط این عاجز نوشتہ بود۔ لفظ از حضرت ایشان می بود و عاجز آن را می نوشت۔ باوجود مکرر دو سہ کرر نوشتنِ حضرت ایشان مخلصین دہلی تغافل کردند۔ وَکَانَ ذٰلِكَ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔ بہ روزِ جمعہ بست و دوم جمادی الآخرہ کہ روزِ اوّل از علالتِ بود حضرت ایشان بہ امین الاسلام عضوِ مجلسِ شورائے ہند و نواب منزل اللہ خان رئیس مشہور از علی گڑھ۔ را در خصوصِ این امر گفتند کما تقدم البیان فی الفصلِ الاوّل۔ حاجی مُلّا احمد خان چون از تغسیل و تکفین فراغت یافت، امین الاسلام و منزل اللہ خان را از واقعۂ الیمہ آگاہ کرد و گفت کہ اجازت از حکومت حاصل کنند۔

ارشادِ مبارک بہ حاجی مُلّا احمد

در سال ہزار و سہ صد و سی و نہ چون حضرت ایشان از کوئٹہ بہ دہلی رسیدند حاجی مُلّا احمد خان مٹاخیل از افغانستان حسبِ عادت برائے خدمت حاضر شد۔ چون بہ وقت عصر حضرتِ ایشان برائے تفریح بیرون دروازۂ کشمیری

Marfat.com

بہ جہت شمالی کوہ رفتند مُلّا احمد خان را ہمراہ بردند۔ آن جا مُلّا احمد خان واقعۂ طیّارۂ انگلیسی بیان کرد کہ در کنڑ واز پائین شدہ بود۔ و دران طیّارہ یک افسر و یک رفیقش بود۔ اَہالیِ آن جا ارادہ کردند کہ ہر دو را بکشند۔ اَمّا مُلّا صاحب آن ہر دو را بہ خانۂ خود بُرد و باز ہر دو افراد را بہ حفاظت تمام بہ کابل بردہ بہ امیر امان اللہ خان سپرد۔ آن افسر انگلیسی یک تحریر نوشت و بہ مُلّا صاحب داد۔ عاجز آن تحریر را دیدہ بود۔ مفہومش این بود۔ حامل این تحریر مُلّا احمد خان سبب حیات من و رفیق من شدہ است۔ لہٰذا من از ہر افسر بریطانیہ التماس می کنم کہ وے معاونت مُلّا صاحب کند و کارِ ایشان را اجرا نماید۔" عاجز آن وقت حاضر بود کہ حضرت ایشان بہ مُلّا صاحب گفتند۔" این مکتوب را بہ حفاظت نگاہ دار، بہ کار خواہد آمد۔" حضرت ایشان یک سال و سہ ماہ قبل گفتہ بودند۔ و برائے اجازت قبرِ مبارک آن تحریر بہ کار آمد و دیگر ہیچ کار ازان گرفتہ شد۔ چون آغاز دَورِ سَقَوِی در افغانستان شد مُلّا صاحب آن تحریر را ضائع کردند۔

بہ کار آمدنِ تحریر

امین الاسلام و منزل اللہ خان بہ استماع این خبر بہ خانقاہ شریف آمدند و باز نزدِ اَفسرِ کلانِ دہلی "سَر مالکم ہیلی" بہ دروازۂ کشمیری رفتند، آن وقت حاجی مُلّا احمد خان نیز ہمراہ ایشان رفتند و بہ یاد عاجز می آید کہ حافظ عبد الحکیم دہلوی نیز ہمراہ ایشان بود۔ این افسر بسیار سخت مزاج بود۔ اَوّلاً امین الاسلام نزدِ افسر رفت و واقعہ بیان کرد۔ وے گفت "شما فردا برائے شخصے دیگر خواہید آمد"، امین الاسلام از انجا برگشتہ بہ نواب صاحب این سخن گفت، چون کہ نواب صاحب با افسرانِ کلان بسیار شناسا بود و حکومت "بَرِیطَانِیَہ" بہ ایشان خطاب "سَر" ہم دادہ بود، نزدش رفتند۔ وے کلام سابق بہ ایشان نیز گفت۔ حاجی مُلّا احمد خان نیز با نواب صاحب بودند۔ ایشان ہمان مکتوبِ افسرِ انگلیسی را از جیب کشیدہ بہ سر مالکم ہیلی نشان دادند۔ وے چون آن تحریر را خواند تعظیماً استادہ شد۔ و احترام مُلّا صاحب بہ جا آوردہ ہمان دم اجازت داد۔ نواخت یازدہ از روز بود کہ این جماعت بہ خانقاہ شریف با اجازت نامہ رسید۔ حضرت ایشان پانزدہ ماہ بیشتر فرمودہ بودند۔" بہ حفاظت نگاہ دار، بہ کار خواہد آمد"، اظہار آن ارشاد گرامی بہ این وقت و بہ این شکل شد، وَکَیْفَ لَا وَقَدْ قَالَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ، اِبْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ۔ حضرت ایشان قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ را خواہش پیدا شد کہ در جوارِ حضراتِ کرام قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہُمْ بیاسایند و یک ہفتہ قبل برائے قبر خود جاے را تجویز کردند۔ مخلصین را خیال بود کہ امین الاسلام و منزل اللہ خان بہ سہولت این کار را خواہند کرد اما کارسازِ حقیقی را اظہارِ کرامتِ حضرتِ ایشان منظور بود۔ چنانکہ چہ آن کاغذ بہ کار آمد۔ و "مِنْ حَیْثُ

Marfat.com

لَایَحْتَسِبْ" صادق آمد۔ لِلّٰہِ فِی عِبَادِہٖ شُئُوْنٌ۔

تحفیر و درستی قبر

پروردگار جَلَّ شانہٗ وَعَمَّ اِحْسَانُہٗ شیخ غلام احمد ہانسوی، چودھری مولا داد خان خورجوی، حافظ غلام محمد باغ والا، منشی حسین علی دہلوی، حافظ سلطان زَرْدُوْز را اجرہائے بے حساب دہد کہ اینہا چون احوالِ حضرت ایشان را بعد العشاء الآخرہ متغیر یافتند علی الفور کاریگران و بنایان را مُہَیَّا کردہ بہ اِعْدَادِ قبرِ مبارک مشغول شدند، اوّلاً فرش سنگِ مرمر مجرّ شریف را بہ دَجّہِ خوب برداشتند و باز در حفر قبر مبارک مشغول شدند، بہ دقّتِ تمام این پاک نہاد ان تا وقتِ عصر بلکہ اِلٰی مَابَعْدَ صلاۃ العصر ازین کار فارغ شدند۔

نمازِ جنازہ

وِصَالِ حضرت ایشان بہ نواختِ دو و پنج دقیقہ شد و جسدِ مبارک را تا صلاۃ الفجر در تسبیح خانہ شریف بر سریر نہادند۔ خبرِ ارتحالِ حضرت ایشان در تمام شہر تا وقت فجر عام شد۔ و خلق خدا دیوانہ وار از ہر جہت رو بہ خانقاہ شریف نہاد۔ اگرچہ ہر یک از مخلصین پاک نہاد مہموم و مغموم بود اما پروردگار جَلَّتْ قُدْرَتُہٗ وَعَظُمَتْ حِکْمَتُہٗ بہ نوعے آن وارفتگان را فہم و شعور داد کہ بہ نظمِ جمیل از دروازۂ خانقاہ شریف تا سریر مبارک راہے را برائے آمد و رفت ترتیب دادند کہ کافۃ الناس حضرت ایشان را زیارت کردہ بِرَوَد، و رأیِ جماعتِ منتظمین برین امر قرار گرفت کہ جنازۂ حضرتِ ایشان را بہ "میدانِ پریڈ"، ببرند کہ مابین مسجدِ جامع و قلعہ واقع است، دران ایام تمام میدان یک قطعہ بود، (حالا نیم میدان موسوم بہ آزاد پارک) تا کہ کسے از نماز جنازہ محروم نہ ماند، و ایشان چہار تیرہا را با پایہ ہائے سریر بستند تا کہ خلقِ خدا بیش از بیش بہ سعادت حَمْلِ شریف مشرف شود۔ بعد از نواختِ یازدہ از خانقاہ شریف این مَوْکِبِ اجلال با صد رنج و ملال بہ میدان روانہ شد و تا نواخت یک بہ میدان رسید۔ حکومتِ دہلی در تمامِ دفاتر اعلان کرد کہ از مسلمانان ہر کہ خواہد برود و در نمازِ جنازہ شریک شود و این اعلان در دفاتر نائبِ مَلِک (وائسرائے) نیز شد، لہٰذا خلق خدا جوق در جوق بہ سوئے میدان، پیادہ پا و سوار رَوَان و دَوَان بود۔ از میرٹھ، بلند شہر، خورجہ، مراد آباد، غازی آباد، فرید آباد، مہرولی، نظام الدین، سونی پت، پانی پت ہزاران افراد دیوانہ وار رسیدند۔ از دحام خلائق بہ حدّے شد کہ میدان بہ آن بزرگی تنگ آمد۔ عاجز ملاحظہ کرد کہ ہزاران غیر مسلم بہ کنارۂ غربی میدان استادہ بود۔ بعد از نماز جمعہ بہ ساعت دو حضرت ابو الفیض بلال اَدَامَ اللّٰہُ اِرْشَادَہٗ امامتِ نمازِ جنازہ کردند۔ ہجومے کہ بعد از نمازِ جنازہ بر سریر مبارک شد بیانش متعذر است۔ پروردگار مخلصینِ صادقین را کہ بہ اندازۂ چہار صد نفر از افغانان و ہندیان بودند۔ سریرِ مبارک را احاطہ کردہ بہ منزلۂ حصارِ منیع و حِصْنِ حصین

Marfat.com

شدند و یک جماعت بر ماہر سہ برادر محاط شد۔ وَبِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ جنازۂ مبارکہ را از میدان برائے خانقاہ شریف برداشتند۔ بر جنازۂ مُبارکہ دوشالۂ نہایت نفیس کہ زرد رنگ داشت انداختہ بودند، اگر مخلصین بہ آہ و بکار و نعرۂ اللہ مصروف بودند، دیگران ہم در اشک ریزی و نعرۂ اللہ اکبر کمتر از ایشان نہ بودند۔ چون سر بر مبارک از جامع مسجد در حدودِ بازار داخل شد دیدہ شد کہ تمام بالاخانہ ہا و سقوف از زائرین و زائرات پُر بود، کسے از چشمان خود عقدِ گوہرِ غلطان نثار می کرد و کسے از فرطِ محبت از ہار و ریاحین رامی پاشید۔ در و دیوار ہا از نعرہ ہائے اللہ و از آہ و بُکا بہ رنگ "بیت الحزن" غمگین و سوگوار بود۔ یَا لِلّٰہِ مِنْ خَطْبٍ جَلَلٍ وَّمِنْ رَزِیَّۃٍ عُظْمٰی۔ بعض مدہوشانِ بادۂ محبت راحِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ از اَعْمَاقِ قلب صدا بلند می شد: "این جنازۂ وَلِیِّ پروردگار است" ع تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائے است۔

بہ دقتِ تمام جنازہ مبارک را تا نواختِ پنج بہ خانقاہ شریف رسانیدند۔ چون کہ قبر مبارک ہنوز تیار نہ شدہ بود سریر مبارک را در مسجد شریف نہادند۔ خلق خدا را اصرار شد کہ خدارا یک نظر از دیدارِ مبارک مرحمت کنید۔ منتظمین آن را بندوبست کردند۔ آن وقت عاجز عندراسہ المبارک بود۔ دید کہ چشمان مبارک بستہ اند بہ نوعے کہ در مراقبہ و ذکر شریف بستہ می کردند و اَسَارِیرالوَجْہِ المُبَارَکِ کشادہ اند گویا تبسم می فرمایند۔ برادرِ کلانِ حضرتِ جَدِّ بزرگوار چون در مکہ مکرمہ بہ شانزدہم ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ رحلت فرمودند حضرت جدامجد آن وقت این رباعی خواندند۔

یادداری کہ وقتِ زادنِ تو — ہمہ خندان بُدند و تو گریان
آن چنان زی کہ وقت مردنِ تو — ہمہ گریان بوند و تو خندان

حضرت ایشان را ہزاران افراد انمِ مصداقِ این رباعی یافتند و دیدند کہ گویا "نَمْ کَنَوْمِ الْعَرُوْس" خفتہ اند۔

تدفین وقت عصر داخل شد و قبر مبارک تکمیل یافت و این ہفت نفر حضرت ایشان را در آرامگاہِ آخرین فرود آوردند۔ ۱۔ یار محمد خروٹی سروضوی از اقدمِ مخلصین حضرت ایشان و مرید کامل الارادہ و عاشق صادق ۲۔ حاجی مُلّا احمد خان مُتّاخیل از قدمار مخلصین و خادم وافر تمیز و شیدائے حضرت ایشان ۳۔ مُلّا یاسین صادق الارادۃ والمحبۃ ۴۔ و ۵۔ حافظ اشفاق الٰہی و حافظ حفیظ الدین از میرٹھ ہر دو در ولا و در محبت از اصحاب کمال ۶۔ امین الاسلام کلکتوی مرد پاک دل و صاف ضمیر و عاشق و شیدائے نواب مزمل اللہ خان راسخ المحبۃ والاعتقاد۔ این ہفت افراد بہ نہایتِ تعظیم و تکریم حضرت ایشان را در قبر مکرم نہادند۔ ماہر سہ برادر و حافظ عبدالحکیم و حافظ غلام محمد باغ والا و شیخ غلام احمد ہانسوی و دو نفر از مخلصین افغانستان آن جا استادہ بودیم۔ لِحُصُوْلِ الْبَرَکَۃِ وَالشُّمُوْلِ فِی الْخِدْمَۃِ

Marfat.com

نوبتے مایان ہم عندالوضع دست تا بہ حضرتِ ایشان۔ روحی فداہ۔ رساندیم۔ وبازبا صَدْدَرْدوالَم برقبرِ مبارک خاک انداختیم۔ شیخ غلام احمد ہانسوی کہ از مخلصینِ قدما واصحابِ نسبت و عاشقِ صادق و مدّاحِ حضرت ایشان بود فی البدیہ این چار شعر خواند۔

شہ ابوالخیر بہ صد خیر بہ سَیرِ جنّت — رفتی و دیدہ پُراز خون بہ فراقت کردیم
روحِ پاکِ تو طلب کرد خدا در قربت — خاک بادا بہ سرِ ما کہ بہ خاکت کردیم
ذاتِ پاکِ تو فنا گشت بہ ذاتِ واحد — ما عجب تیرہ درونان کہ بہ خاکت کردیم
اے دعاے تو سپر بود ز آفت ما را — زین جہت قصدِ نہایت بہ بدایت کردیم

چوں شعر دوم را بہ سوز و درد و اشکباری خواندند عاشقان صاف کیشان را نعرہ ہائے ھو وھاے دیا اللہ بلند شد۔ یَا لَھْفَ نَفْسِیْ لَھْفَھَا مَا لِلزَّمَانِ وَمَالِیَہ۔

فَقَدْنَاہُ وَالْآمَالُ تَرْجُوْ حَیَاتَہُ — وَفِی اللَّیْلَۃِ الظَّلْمَاءِ یُفْتَقَدُ الْبَدْرُ

بعد از نمازِ شام زائرین در مجرّہ شریف شمعہا روشن کردند و گلہا بر مزار شریف انداختند شیخ غلام احمد در احوالِ جذب و بے خودی نزدِ مجرّہ مبارک می گشت، و دران حال می گفت،

بر مزارِ پیرِ روشن ہم چراغے ہم گلے — ہم پرِ پروانہ سوزد ہم صدائے بُلبلے

و در ہمان احوال مستی و سرشاری گفت۔

بیا در گلشن عرفان گلے تازہ دمید این جا — مُحیُّ الدّین عبداللہ ابوالخیر آرمید این جا

فاتحہ از روز وصالِ حضرت ایشان مخلصین پاک نہاد از اطراف و جوانب رو بہ کعبۃ الآمال آستان خیرِ جہان آوردند و شب و روز سلسلۂ فاتحہ و ایصال ثواب جاری بود و برائے ایشان انتظاماتِ فُطُور و غَدا و عَشا کردہ شد مع ہذا منتظمین پاک ضمیر ارادہ کردند کہ بہ بست و نہم رجب الحرام فاتحۂ کُبریٰ کنند و بہ آن وقت مشائخ طرق و علما و اعلام و عمائدینِ شہر و کُبرا و اطراف را مدعو کنند تا در حفلۂ کُبریٰ رسمِ دستار بندی و جانشینی انجام پزیرد۔ حافظ عبدالحکیم این خیال را پیش حکیم حافظ محمد اجمل خان شریفی (حاذق الملک و مسیح الملک) بیان کرد۔ ایشان گفتند۔ زمانہ از حد پُرفتن است و اعدا را قلّت نیست۔ اگر درین عرصۂ یک ماہ دشمنے دعوی استحقاق خانقاہ شریف کرد، مشکلات پیدا خواہد شد، لہٰذا بہ روز سیوم کہ روز یکشنبہ است جلسۂ دستار بندی و جانشینی بکنید و باز در آخر ماہ رجب جلسۂ کبریٰ منعقد کنید و تمام مشائخ و اکابر را آن وقت دعوت دہید و دران اجتماع تصدیق اعلانِ این جلسہ کردہ شود۔ چنانچہ منتظمین بر مشورۂ حکیم صاحب عمل کردند۔ عاجز گوید حکیم صاحب را پروردگار اجر ہا دہد۔ اظہارِ اندیشۂ کہ ایشان کردہ بودند بے اساس نہ بود

Marfat.com

بلکہ یک سال نہ گزشت کہ بالفعل آن صورت پیدا شد۔ وجماعتے از بدخواہان واصحاب اغراض فاسدہ ... کرامت النساء را آلۂ کارِ خود ساختہ در محکمہ دعوی کردند و بلاوجہ تا دو سال برائے مایان اسباب پریشانی پیدا کردند، پروردگار چودھری مولاداد خان خورجوی و شیخ غلام احمد ہانسوی و حافظ عبدالحکیم دہلوی و حافظ محمد سلطان زردوز دہلوی را اجر ہا دہد کہ ایشان سعیہا کردند۔ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ۔

جلسۂ صُغریٰ

منتظمینِ مخلصین اعلانِ جلسۂ صغریٰ از روزِ یک شنبہ دوم رجب الحرام ۱۳۴۱ھ کردند، از عمائدین درج ذیل افراد شریک شدند۔ جنرل قونصل سردار غلام حیدر خان بہ نیابتِ امیر امان اللہ خان، نواب ٹونک، پیرزادہ محمد حسین جج، پیرزادہ ڈپٹی مظفر احمد، نواب سراج الدین خاں سائل، سیّد وحید الدین احمد بیخود، نواب فیض احمد خان، نواب ابوالحسن خان، حکیم حافظ محمد اجمل خان، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، عبدالعزیز دہلوی، میر انوار احمد، پیرجی حسین مرزا داز مشائخ و علماء سیّد احمد امامِ مسجدِ جامع (شمس العلماء) حکیم فرید احمد عباسی امروہوی، پیرجی عبدالصمد چشتی (کالے صاحب والے) آخوندجی مختار احمد قادری، پیرجی کرار حسین (صابر بخش والے)، پیرجی امیر الملک مرزا بلاقی احقر، پیرجی عبدالرحمٰن مودودی، پیرجی عبدالوہاب، سیّد طاہر حسن امام عیدگاہ۔ پیرجی سعید الزبیر مجددی ساکن مغلپورہ دہلی، مولوی سردار احمد مجددی رامپوری، جناب سیف الدین ابوالطاہر طاہر مجددی رامپوری، پیرجی مظفر علی سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ، مولانا مفتی مظہر اللہ امام جامع فتحپوری، مولانا حافظ محمد یعقوب مجددی پانی پتی، مولوی عبدالعزیز خلیفۂ مولانا کرامت اللہ خان، مولانا عبدالغفار متولی مسجد حوض قاضی، جناب مولوی مصباح الدین ساکن مفتی والان، مولوی لطف القدیر ساکن سبزی منڈی، مولوی محمد ابراہیم فانی، صاحبزادگانِ درگاہِ قطب الاقطاب و سلطان جی و روشن چراغ دہلی، و شاہ کلیم اللہ وغیر ازیں از رامپور جناب مولوی اعجاز حسین و مولوی معوان حسین و مولوی ریحان حسین از صاحبزادگان مجددیہ و از میرٹھ شیخ وحید الدین و شیخ بشیر الدین و از پانی پت نواب زادہ فاخر احمد خان و جمیع مخلصین از پانی پت و میرٹھ و بلند شہر و خورجہ و غازی آباد و سرسہ و ہانسی وغیرہ آمدند خانقاہ شریف از خلائق پُر بود۔ حضرت محمد صادق مجددی کابلی فرزند اصغر حضرت غلام قیوم قدس سرہ (حضرت صاحب کابل) بہ روز چہار شنبہ کہ روز ششم از علالتِ حضرت ایشان بود برائے زیارت حضرت ایشان آمدہ بودند۔ چون کہ حضرت ایشان صاحبِ فراش بودند با ما سہ برادر ملاقات کردہ بہ روز دوم بہ سرہند شریف رفتند۔ یک شب گزشتہ بود کہ "تلغراف" رسید و از حادثۂ ارتحال آگاہ شدند۔ ایشان ہمان دم قصد دہلی کردند و در فاتحۂ روزِ سوم شریک شدند و دستارہا کہ سجادگان آوردہ بودند بر سر حضرت برادر کلان جناب ایشان

Marfat.com

بستند۔ عاجز از افراد متعدّدہ شنید کہ برائے این کار ضرورت بود کہ از حضرات مجدّدیہ کسے باشد پروردگار ایشان را فرستاد وَالحمدُ للہِ عَلیٰ ذٰلِکَ۔ و درین جلسہ حضرۃ الشیخ الولی مولانا عبد العلی محدّث دہلوی با وجود معذوری از مدرسہ عبد الرب تشریف آوردند۔ وقتے کہ جناب ایشان را بر کُرسی نشاندہ چار افراد نزدِ حضرتِ برادرِ کلان آوردند۔ سیلِ اشک از چشمان ایشان جاری بود۔ آن وقت حضرت برادرِ کلان بہ انداز پُر دَرد و پُر سوز این دو دو شعرِ متنبّی خواندند:۔

فَلَیْتَ طَالِعَۃَ الشَّمْسَیْنِ غَائِبَۃٌ وَلَیْتَ غَائِبَۃَ الشَّمْسَیْنِ لَمْ تَغِبِ

وَلَیْتَ عَیْنَ الَّتِیْ آبَ النَّھَارُ بِھَا فِدَاءُ عَیْنِ الَّتِیْ زَالَتْ وَلَمْ تَؤُبِ

یعنی از دو آفتابہا اے کاش طلوع کنندہ آفتاب غائب بودے و غائب شدہ آفتاب غائب نہ می بودے، وائے کاش آن قرص کہ ویرا روز ظاہر کردہ بر آن قرص فدا شدے کہ وے رفتہ و باز نہ گشتہ حضرت برادر کلان چند روز پیشتر این اشعار را از حضرت مولانا خواندہ بودند و از مدرسہ باز گشتہ پیش حضرت ایشان خواندہ بودند و امروز در حَفلۂ تابین نہایت بر محل خواندند، اہل علم از استماعِ این ہر دو شعر و دیگران از بیان و تشریح کہ حضرت برادرِ کلان کردند بسیار متأثّر شدند۔ بہ خیال عاجز چشمے نہ بود کہ اشک نہ می ریخت۔ از کثرت بُکا احوالِ حضرتِ مولانا دگرگون شد چنانچہ شیخ غلام احمد و دیگر کارپردازان بہ صد اکرام و احترام مرخص کردند۔ عاجز از آن اجتماع و از آن برکات کہ آن وقت کَالْمَطَرِ الْھَاطِلْ می ریخت چہ گوید و چہ نویسد۔

مبارک مقام و مبارک جلوس مبارک بیان و مبارک نفوس

شیخ غلام احمد ہانسوی بہ مشورۂ حکیم حافظ محمد اجمل خان دستاویزے نوشت و نام ماہر سہ برادران را تحریر کردہ نوشت کہ ایشان وارثان و جانشینان حضرت خیر جہان اند البتہ مسند و سجادہ نشین فرزند اکبرِ اکرم حضرت ابو الفیض بلال ہستند۔ و برین دستاویز تمام اکابر امضا کردند۔

جلسۂ کبریٰ

خبر ارتحال حضرتِ خیرِ جہاں کالبرق در ہندوستان و بلوچستان و افغانستان بہ سرعت تمام منتشر شد، و مخلصان پاک طینت بہ فاتحہ و ایصال ثواب مشغول شدند۔ مخلصین افغانستان را پروردگار اَجرہا دہد کہ ایشان از دیگران پیشتر و بیشتر بودند۔ یکے ہم از ایشان نہ ماند کہ ایصالِ ثواب از صدقات و اِطعامِ طعام نہ کردہ باشد۔ اگر کسے نانے خیرات کردہ دیگرے پنجاہ گوسفند ذبح کردہ۔ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ وآن چہ از ختمات و دعاہا بودہ فَلَا یَعْلَمُ مَدَاھَا اِلَّا اللہُ جَلَّ شَانُہٗ۔ و کسانے کہ توفیقِ سفر یافتند قصدِ کَعْبَۃُ الْآمال کردند۔ منتظمین پاک نہاد علماء و مشائخ را از تاریخ انعقاد جلسۂ کبریٰ آگاہ کردند کہ روز جمعہ تمام کردہ بہ شب شنبہ و بہ روز شنبہ بست و نہم رجب الحرام

Marfat.com

سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق شانزدہ و ہفدہ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء یعنی بست و ہفتم و بست و ہشتم از ماہ دلو سنہ ۱۳۰۱ شمسی ہجری فاتحہ حضرت خیر جہان است۔ دریں احتفال غیر از آن افراد کہ در جلسۂ صغریٰ شرکت کردہ بودند درجِ ذیل افراد شریک شدند۔ پیر جماعت علی شاہ علی پوری، پیر عبدالخالق ہوشیار پوری، پیر سید محمد شاہ قصوری، پیر شاہ سلیمان کنگن پوری، پیر ابوالخیر غازی پوری، مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی، پیر سیّد محمد جیلانی بغدادی رفاعی قادری خالدی نقشبندی حیدر آبادی ثم المدنی، مولوی عبدالعزیز کھلنوی مع جماعت مریدان، مولانا نور احمد لسپروری امرتسری، مولانا سید عبدالجلیل جَزَولی، مولوی محمد عمر گھوسوی، مفتی عبیداللہ مفتی کوئٹہ و فرزند ایشان مفتی احمد گل، مُلّا امان اللہ (استاد ما بر دران) ملا منظر شاہوانی، مُلّا عبدالعزیز کاکڑی، ملّا صاحب خان قمبرانی، ملّا عبدالرؤف پشینی، ملّا ایاز کاکڑی کُچلاغی، سیّد عبدالرحمٰن از قریۂ گل محمد، حاجی محمد اسلم مارکیٹی وغیرہم۔ تمام افراد کہ در فاتحہ شریک بودند برائے حضرت ایشان دعا ہا کردند۔ پیر عبدالخالق ہوشیار پوری مزید یک دو شب قیام کردند، ایشان در حدود ہزار و دو صد و نود بہ حرمین شریفین رفتہ بودند و آنجا در مکہ مکرمہ با حضرت جدّ امجد و در مدینہ منوّرہ با حضرت شاہ عبدالغنی محدّث دارالہجرہ و حضرت شاہ محمد مظہر قدس اللہ اسرارہم ملاقات کردہ بودند۔ می گفتند کہ حضرات کرام را نسبت بہ حضرت ایشان (حضرت سیّدی الوالد قدس سرہ) بسیار پر اُمید یافتم می گفتند، کہ ایشان را شانے خواہد بود، پیر ابوالخیر غازی پوری نیز یک دو شب قیام کردند و مثنوی شریف خواندند و حاضرین را خوش کردند، پیر سیّد محمد بغدادی فرزند سیّد عبدالرحیم و ایشان فرزند سیّد عبدالکریم فرزند سید محمد شیخ الاسلام موصل۔ ہمراہ برادرِ کلان خود از بغداد بہ حیدر آباد آمدند۔ نظام دکن میر عثمان علی خان بہ تعظیم پیش آمد و برائے معاش مشاہرہ مقرر کرد۔ سیّد محمد بغدادی از آباء و اجداد خود مربوط بہ سلسلۂ قادریہ بود و از شیخ احمد عراقی در طریقۂ خالدیۂ مجدّدیہ بیعت بود، شیخ احمد از والد خود شیخ محمد عثمان سراج الدین و ایشان از مولانا خالد کردی شہرزوری بیعت بود۔ سیّد نذیر الدین نبیرۂ سیّد محمد بغدادی بہ عاجز بیان می کرد کہ جدِّ امجد من اکثر در حیدر آباد بیان فاتحہ می کردند و می گفتند کہ "از فیوضات و برکات آن جا چہ گویم۔ حضرت صاحبزادہ (حضرت ابوالفیض بلال) در نماز دو رکوع از سورۂ مریم خواندند، کیفیتے کہ بہ آن وقت روے داد از بیانش قاصرم"۔ جناب سیّد محمد در سنہ ۱۳۵۴ھ بہ مدینۂ منورہ تشریف بردند و در سنہ ۱۳۶۴ھ دران دیارِ مقدس رحلت نمودند، رحمہ اللہ و رضی عنہ۔ بعد از فاتحہ حضرت فضل محمد فرزند نخستین حضرت غلام قیوم مجدّدی کابلی و جانشین ایشان با جماعتے از مخلصین و فرزند خود جناب ثنائے معصوم مشہور بہ میاجان تشریف آوردند و دعا ہا کردند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

حاجی مُلّا احمد خان، یار محمد خرسٹی سروضوی، محمد زمان خروٹی، حاجی نادر خروٹی، ملّا جان محمد حسین خیل ملّا یاسین جمرانی، ہاشم جمرانی، ملّا عمر سلطانخیل، ملّا ولی محمد نسوخیل، داز دہلی حافظ عبدالحکیم، حاجی شہاب الدین تاجر

Marfat.com

کلاہ، محمد رفیع تاجر ظروف بلوری وچینی، نورالٰہی صندوق والا، انیس الرحمٰن، عبدالحق آپٹن، عبدالرحمٰن ٹین والا، حافظ سلطان زردوز، مستری محمد شفیع، مستری عبدالرحیم، حافظ سکندر مدرس در مدرسۂ فتحپوری، منشی حسین علی، حکیم محمد شفیع ماہرِ امراضِ چشم ساکن بہ متصل باڑی پہاڑ گنج، شیخ محمد الیاس رانی کھیت والا، حافظ غلام محمد باغ والا، مولوی نجش اللہ، مولوی بدرالاسلام، منشی احمد حسین، حاجی حافظ منیرالدین منیر، شیخ عبدالباری جوہری نومسلم، واز غیر دہلی شیخ غلام احمد ہانسوی، چودھری مولاداد خان خورجوی، حافظ حفیظ الدین میرٹھی، حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی تقریباً تا دو ماہ شب و روز بہ خدمت مصروف بودند، وحکیم حافظ محمد اجمل خان شریفی وسیادت پناہ سیّد احمد امام مسجد جامع دہلی (شمس العلماء) وحکیم فرید احمد امروہوی بہ مشورہ شریک بودند۔ افسوس صد افسوس نہ آن میر محفل ماند نہ آن کارپردازان۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

یاد باد آن کہ سرِ کوئے تو ام منزل بود — دیدہ را روشنی از خاکِ درت حاصل بود
آہ ازیں جور و تظلّم کہ درین واگہ است — وائے زاں عیش و تنعّم کہ دراں منزل بود
در دلم بود کہ بے دوست نہ باشم ہرگز — چہ تواں گفت کہ سعیِ من و دل باطل بود

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

باقی از صفحہ ۳۷۰:۔ مرتحل والعارية موداة الى اهلها، والذى لا اله الا هو ما على ظهر الارض شئ احوج الى طول سجن من لسان۔ ان للقلوب شهوةً واقبالاً وان للقلوب فترة وادبارا فاغتنموها عند شهوتها واقبالها ودعوها عند فترتها وادبارها۔ قال ابوعبيدة، الا رُبَّ مبيض لثيابه مدنس لدينه، الا رُبَّ مكرم لنفسه وهو لها مهين، ادرأوا السيئات القديمات بالحسنات الحديثات، فلوان احدكم عمل من السيئات مابينه وبين السماء ثم عمل حسنة لعلت فوق سيئاته حتى تقهرهن۔ مثل قلب المومن مثل العصفور يتقلب كل يوم كذا وكذا مرة، قال عبدالله بن مسعود من استطاع منكم ان يجعل كنزه فى السماء لا تاكله السوس ولا تناله السراق فليفعل فان قلب الرجل مع كنزه، ليسعك بيتك واكفف لسانك وابك على ذكر خطيئتك، انتم اكثر صياما واكثر صلاة واكثر اجتهادا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم كانوا خيرا منكم، قالوا لم يا ابا عبدالرحمٰن، قال هم كانوا ازهد فى الدنيا وارغب فى الاخرة۔ ثلاث احلف عليهن والرابعة لو حلفت عليها البرات، لا يجعل الله عزوجل من له سهم فى الاسلام كمن لا سهم له۔ ولا يتولى الله عبداً فى الدنيا فولاه غيره يوم القيامة۔ ولا يحب رجل قوماً الا جاء معهم۔ والرابعة التى لو حلفت عليها البرات، لا يستر الله على عبد فى الدنيا الا ستر عليه فى الاخرة۔

Marfat.com

فصل نہم

در

بیان بعض قصائد و تواریخ وصال حضرت ایشان

برادرِ طریقت مولوی علی احمد فرزندِ نخستینِ حکیم فرید احمد امروہوی بہ روزِ اوّلِ عرسِ شریفِ حضرت ایشان کہ بہ بست و نہم جمادی الآخرہ ۱۳۴۲ھ بود درج ذیل قصیدہ خواندند۔

قصیدہ

صبا آورد پیغامِ بہار از سمتِ سبحانی
کہ ابرِ رحمت آید بر اُفق از فضلِ یزدانی

عنادلِ نغمہ سنجانند و مَحوِ تہنیت خوانی
معطّر شد چمن از نکہت گلہائے نورانی

ہجومِ رحمتِ پروردگارِ ہر دو عالم بین
کہ اکنون گشتہ است این محفلِ مارشکِ رضوانی

ملائک پے بہ پے آرند مینا ہا پُر از عرفان
کہ دَورِ بادۂ باشد بہ ساغر ہائے رُوحانی

اَلَا اے تشنگانِ بادۂ اُلفت دوان آئید
بہ سُوئے خانقاہِ آن مسیح و خضرِ ربّانی

شہِ مردان و ابنِ شاہِ مَردان مظہرِ جانان
چو طُورِ موسَوی بہرِ تجلّیہائے عرفانی

دوان آئید سوئے آستانِ آن شہِ والا
کہ شد اربابِ عرفان را چو بحرِ آبِ حیوانی

امامِ مقتدایانِ جہان، آن حضرتِ والا
کہ عبداللہ شد نامش پے تقویمِ ایمانی

اگر خواہید توفیقِ سعادت ہان دوان آئید
دوان آئید سُوئے مرقدِ آن غوثِ یزدانی

بحارِ فضلِ ایزد بوسعیدِ قبلۂ عالم
حبیبِ حضرتِ حق چشمۂ و ینبوعِ فیضانی

دوان آئید سُوئے خانقاہِ بقعۂ انوار
کہ ہست او مہبطِ انوارِ ستّرِ شیخ نورانی

امامِ مرشدِ برحق شہِ دنیا و دینِ ما
وسیلہ ساختیم او را پئے درگاہِ رحمانی

شہِ بوالخیرِ ما قیّوم دوران قطبِ راہ ما
مَلک نازد چو یابد بر سرش فخرِ مگس رانی

ابینِ سوزِ صدیقی، مثیلِ شانِ فاروقی
شہابِ ثاقبِ علمِ علیؓ و نورِ عثمانی

چراغِ دیدۂ آن آقائے ما آن سیّدِ سرہند
شہِ والا نشان سُلطانِ محبُوبانِ سُبحانی

Marfat.com

چہ ساز آسا شود سوزِ نہانِ ما بہ بدمستی
چو باشد ساقیِ ما قبلۂ اربابِ عرفانی

اَلَا اے بادہ نوشانِ محبّت باز صف گیرید
پیاپے دَور باید کرد با صہبائے رُوحانی

بیا از حجلۂ خود ساقیا وانگہ بکن برپا
فضائے مستی و مدہوشی و صد فتنہ سامانی

شہا بہرِ مُداوَا عاجزانِ جمع انداز یک سر
بیا کین دردمندانِ محبّت را تو درمانی

نظر وا کُن ببین کین عاشقانِ مست و شیدا را
صدائے ہائے وہو برخیز داز سودائے پنہانی

تو رفتی از میانِ ما چہ دلہا را تہی کردی
چہ مشکل ساختی منزل ببین اے قطبِ بنوانی

توئی آرامِ جانِ ما توئی درمانِ دردِ ما
توئی خضرِ طریقِ ما توئی بس آبِ حیوانی

فرامُش کردہ ام از دل بہ جز رُوئے ملیحِ تو
بیاؤ حکمرانی کُن کہ بر قلبم تو سلطانی

بکن این سینۂ تاریکم از نورِ رُخت روشن
بیا رشکِ اِرَم کُن این مقامِ سخت ظلمانی

شہا پروانہ سان رقصد دلم گردِ سویدایت
چو بیند شمع رویت در سیاہیہائے عصیانی

مدد اے قبلۂ عالم تمنائے دلی دارم
کہ بر حالم نگاہِ لُطف فرما غوثِ ربّانی

چہ نورانی چراغِ مصطفیٰ[1] ہستی خوشا نسبت
مرا ہم داد مولایم نوا سنجیِ حسّانی

امامی مُرشدی قلبم فدائے روئے تو بادا
نظر سوئے مُریدان کن بہ حقِّ نورِ عرفانی

بہ حقِّ قلبِ نورانی بہ حقِّ سرِّ یزدانی
بہ حقِّ رُوحِ رُوحانی، بہ حقِّ نورِ پیشانی

بہ حقِّ دستِ خود کورا اگر فتم دستگیری کُن
بہ حقِّ حُبِّ قلبم رحم کن آقائے رُوحانی

بہ آں نسبت کہ من دارم بہ درگاہت ترحّم کُن
کُدامین در بجویداین غلامت را تو خود رانی

پئے تسکین قلبم دہ جواب اے مرشدِ کامل
مکن پامالِ خاموشی نوائے سوزِ پنہانی

خیال تو برافروزد ہوا و آرزوئے من
دلم گوید کہ در مرقد تو دانی حالِ حرمانی

اَلَا اے آن کہ پنداری شدہ شیخم ازیں دنیا
شنو این مطلعِ دیگر اگر خاطر نہ رنجانی

نہ میرد شیخِ نورانی کہ شد در راہِ حق فانی
بَقا نازد بہ دربانی پئے عُشّاقِ یزدانی

ہمین آید ندا از قبرِ آن سلطانِ محبُوبان
کہ من پنہان ز دنیا گشتہ ام لیکن نیم فانی

پئے دیدارِ من داری اگر ذوقے ہمین باید
کہ بینی آن بلالِ من کہ دارد خوئے سلمانی

دلا از دستگیرانِ التماسِ دستگیری کن
رُخ اشعار گردان سوئے آن منبوعِ فیضانی

---

[1] چراغ مصطفیٰ اشارہ بہ چراغِ نبوی است کہ تاریخِ ولادتِ حضرت ایشان است۔

شہِ بوالفیض آن فرخ نژاد و سرِّ شیخِ ما — امام و رہنمائے ما پئے اسرارِ پنہانی
شہِ بوالخیر ار رفتہ شہ بوالفیض خیر اوست — ہمان نورِ مُبین بینم عیان بر فرق و پیشانی
خداوندا عطا شانِ بلالی کن شہِ ما را — خداوندا شہِ بوالفیض را کُن جوئے فیضانی
الٰہی ما گنہگاریم فیضش آبشارے کن — کہ شوید از قلوب ما ہمہ آرجاسِ عصیانی
الٰہی طور گردان سینہا را از تجلّیہا — الٰہی از قلوبِ ما بِکَن وسواسِ شیطانی
الٰہی حضرتِ ما را بہ قربِ خود مفخّر کن — الٰہی شاہ را کن مرجعِ عُشّاقِ یزدانی
الٰہی بہرِ درگاہِ تو بگرفتم من این دررا — قبولم کن الٰہی بہرِ نورِ کوہِ فارانی

علیٰ ہر دم دعائے ما ہمین باید کہ رَبِّ اخْلُفْ
اِمَامِیْ فِی ابْنِہِ الْاَوَّلِ وَفِی الثَّالِثِ وَفِی الثَّانِی

Marfat.com

قَصِیدَہ

متضمن سال وصال امامُ العارفین، سراج السالکین، جُنیدِ زمان، شبلیٔ دوران
حضرت مولانا شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین الفاروقی قدس اللہ سرہ الاقدس

از

(مولانا) اختر شاہ خان اختر امروہوی مُدرّس مدرسۂ امداد الاسلام۔ صدر۔ میرٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چون نہ برگردون رسد آہنگ ہایا ہائے ما — کز سہامِ درد و غم شد ریش سر تا پائے ما
این چہ بارانِ حوادث بارد از گردون کزو — زعفران روید بہ جائے لالۂ حمرائے ما
در فراقِ ساقیٔ وحدت بہ بزمِ معرفت — خون چکد ہر دم ز چشمِ ساغر و مینائے ما
سینۂ ہر گل اگر چاک است از خارِ الم — شُد سفید از حُزن چشمِ نرگسِ شہلائے ما
روئے غبرا تیرہ و تار است اگر از فرطِ غم — نیلگوں پوشد بہ ماتم قُبّۂ خضرائے ما
ہر زماں نالد بہ باغ از نَعرۂ زاغ و زغن — عندلیب خوش نوا رُو طوطیٔ شیوائے ما
بلبلِ ما جز نوائے غم نہ دارد در چمن — نیست جز آثارِ حسرت بر گلِ رعنائے ما
یارب این سوز دلِ ماہست یا سوزِ جحیم — شورِ محشر ہست یا این شورِ وا یا وائے ما
یاس طبعِ ما چسان خندد کہ در عالم نہ دید — جز سمومِ یاس و حرمان گلشنِ اہوائے ما
آفتابِ حشر باشد بر سرِ مردم چرا — شد درین محشر نہان مہرِ جہان آرائے ما
رفت ایامِ وصال و شامِ ہجران شد پدید — تا چہ راند بر سرِ ما این شبِ یلدائے ما
سوزِ عالم چون نہ گردد آفتابِ روزِ حشر — صُور محشر چون نہ گردد آہ جان فرسائے ما
چون نشیند بلبلِ عرفان نہ در بیتُ الحزن — رخت بَست از گلشنِ عالم چمن پیرائے ما
اختر برجِ کمال و گوہرِ دُرجِ جمال — نیّرِ اوجِ جلال و مرشد و مولائے ما
شبلیِ دور و جُنیدِ وقت و سلمانِ زمن — دُرّۃُ التّاجِ ولایت ملجا و ماوائے ما
قطب ارشادِ زمان و غوثِ آفاقِ اوان — فخرِ زُہّادِ جہان و شیخِ بے ہمتائے ما
حافظِ دینِ مُبین و حامیِ شرعِ متین — ہادیِ راہِ یقین و سیّدِ یکتائے ما

Marfat.com

حضرتِ شاہِ ابوالخیر آن کہ از فیضانِ او — شہر دہلی بود جا بلسا و جا بلقائے ما[۵۱]
کاملے کز تابِ برقِ التفاتش سوختے — خرمنِ آزو ہوائے نفسِ ناپروائے ما
از دمِ خود بیخودیّ ما فزودے دمبدم — بود انفاسِ نفیسش گویئا صہبائے ما
گوہرِ او بود دریائے معانی در جہان — خانقاہش بود در عالم اگر ملجائے ما
بود کشتیہائے[۵۲] گوہر کے ز شاہانِ زمان — دل پذیرِ آشنائے بحرِ استغنائے ما
داشتے دارا شکوہانِ زمان را بر درش — ہمتِ شاہِ سکندر شوکت والائے ما
صحبتش گر بود نافع ہمچو نافع در جہان — لحنِ او چون آبِ حیوان بود روح افزائے ما
نقشِ بندے حق پسندے کز توجّہ می ز دُود — نقشِ ہر باطل ز الواحِ سویدا ہائے ما
در سلوک ار بود شمس العارفین چون بایزید — در قرارت بود قالون سیّد القرّائے ما
چون یدِ بیضا نمودے از رُخِ پُر نورِ خود — دستِ موسیٰ ساختے روا ز رُخِ بیضائے ما
دست بر ابرو گرفتے مہرِ تابانِ فلک — آفتاب ۱۲ جلوہ فرمودے چو مہرِ ملّتِ غرّائے ما
خواجۂ گردون زدے دستارِ خود را بر زمین — رُو بہ رُوے مُرشدِ روشن دلِ دانائے ما
بس کہ بود از طلعتِ اُو شانِ فاروقی عیان — خاطرش بستے چہ در بیضا و در صفرائے ما
والدِ او بود اگر فاروقِ اعظم را سمی — بود پورش را سمی شیخِ ملک سیمائے ما
داشت فرزندانِ عالی نیک نام و نامدار — وُلدِ عبداللہ[رض] فرزندِ عمر[رض] آقائے ما
اوّلین حضرت بلالِ وادیِ دینِ مُبین — جانشینِ صادقِ مولائے بے ہمتائے ما
ثانیِ شان حضرتِ زیدِ سمیّ زید کش — نام باشد در کتابِ مُنزلِ مولائے ما
اصغرِ شان حضرتِ سالم کہ سالم آمدہ — ذاتِ والایش ز عیبِ اُلفتِ دنیائے ما
خوش مَوالیدِ ثلاثہ کز مَعالی ہر یکے — ہست فخرِ اُمہات و نازشِ آبائے ما
حبّذا خواجہ کہ در میدانِ وَصفِ شانِ او — لنگ باشد توسنِ فکرِ فلک پیمائے ما
بے نظیر و بے عدیل و بے بدل شیخے کہ بود — حلقہ اش حبلِ متین و عُروۂ وُثقائے ما
حیف بر پیرِ فلک کافگندہ در چاہِ لحد — یوسفِ مصرِ جمال و شاہِ فقر آرائے ما

---

۵۱ جا بلسا و جا بلقا نامہائے دو شہر اند و بعض گویند کہ این دو شہر از عالمِ مثال اند یعنی جائے امن و امان۔

۵۲ اشارہ بہ قبول نہ کردن ہدایائے نظام دکن دامیر کابل است۔

Marfat.com

نے غلط حاشا دگر آنیست این کارش کہ اُو
خود چو یعقوب است گریان بر شہِ والائے ما

ساقیِ شد در جوارِ ساقیِ کوثر کہ بود
ہر دَمِ نوشینِ او درمانِ استسقائے ما

بود چون بست و نہم شہرِ جُمادی الآخرہ
از قضائے رب وصالِ مرشدِ والائے ما

گشت واقع در شبِ آدینہ از حکمِ خدا
ساعتِ کُبریٰ مثالِ ساعتِ صُغرائے ما

چوں بہ سالِ رحلتِ این قطبِ ارشادِ من
کرد اِیما بحرِ اشفاق[2] و کرم فرمائے ما

اختراً کردیم از القائے ربانی رقم
حیف شد قطبِ عزیزِ ملّتِ زہرائے ما

ا ۴ ھ ۳ ا

---

[1] اشارہ بہ آن رعد و برق و مطر است کہ وقت وفات ظہور کرد۔

[2] اشارہ بہ حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی است رحمہا اللہ۔

Marfat.com

قطعاتِ تاریخِ وفات

مولوی صدرالدین کیفی غازی پوری گفتہ رحمہ اللہ

آفتابِ سمائے رُشد و ہُدا — شاہ ابوالخیر عارفِ باللہ
عالمِ باعمل فقیہِ زمان — حاجی و قاری و خدا آگاہ
زاہدِ پاک باز و پاک نہاد — صوفیِ باصفاؤ والا جاہ
بست و نہُ از جُمادَی الاُخریٰ بود — شبِ آدینہ وَ قریبِ پگاہ
کہ بہ حق داد جان و واصل شد — جَعَلَ اللّٰہُ جَنَّۃً مَثْوَاہ
جائے باشد کہ دیدہ ریزد خون — لَبْ شود آشنا بہ نالہٗ و آہ

کیفیِ بندہ گفت از پئے سال
نَوَّرَاللّٰہُ قَبْرَہٗ وَ ثَرَاہ ۱۳۴۱ھ

مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی (صدر یار جنگ) گفتہ رحمہ اللہ

جنابِ ابوالخیر خیرِ مُجَسَّم — شریعت مآب و طریقت پناہی
چو لبیک گفتہ لبش از جعی را — بپوشید عالم ردائے سیاہی
ملک گفت از بہرِ سالِ وصالش
چراغِ[1] نبیؐ و حبیبِ الٰہی ۱۳۴۱ھ

مولانا اختر شاہ خان اختر امروہوی گفتہ رحمہ اللہ

شاہ ابوالخیر کہ بودہ فرُخ — سالِ میلاد، چراغِ نبوی ۱۳۴۱ھ
گفت تاریخِ وصالش اختر — آہ جان داد چراغِ نبوی

مولوی محمد ابراہیم فانی گفتہ رحمہ اللہ

بست چون رختِ سفر سلطانِ دین — شاہِ عبداللہ عُمَر خیرِ زمان ۱۳۴۱ھ
آمد از بالا ندا در گوشِ دل — چشمۂ رشد و ہدایت بود آن

[1] این مادۂ تاریخ را حکیم فرید احمد عباسی امروہوی برآوردہ اند و ایشان الفِ دومِ الٰہی را محسوب کردہ اند و جناب شروانی این مادہ را در سلکِ نظم پروہشتہ۔ جَزَاھُمَا اللّٰہُ خَیرًا وَ رَحِمَھُمَا۔

Marfat.com

وگفتہ

زنیروے دل شہ ابوالخیر کرد — جہان را مُسخّر بلاگر زوسیف
بگفتم چورحلت زدنیا نمود — بشد۔ واصل حق زمان شیخ حیف

بندۂ عاجز ابوالحسن زید گفتہ عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الحفیظ الباقی — ۱۳۴۱ھ
نالہاے زید زالمِ ابوالخیر عبداللہ محی الدین — ۱۳۴۱ھ
رَضِیَ اللہ جَلّ وَعَلَا عَنْہُ — ۱۳۴۱ھ
وَلَھُمْ مَسَاکِنُ طیبۃ فی جَنّٰتِ عَدْنٍ — ۱۳۴۱ھ
اِنْ شَاءَ اللہُ الْخَالِقُ الْمُعْطِی — ۱۳۴۱ھ

قطعہ

قبلۂ ماشہ محی الدین عبداللہ نام — کنیتش بوالخیر وسرتا پا وجودش خیر وجُود
درطریقت فردِ کامل، درشریعت مُقتدا — قطبِ اقطابِ زمان وقدوۂ اہلِ شہود
دیدہا پرخون شدند وسینہ ہا بریان شدند — ذاتِ پاکش داعیِ حق را اجابت چون نمود
گفت سالش مظہرِ تاریخ وروز وماہ زید — یوم جمعہ از جمادی ثانیہ بست و نہ بود
۱۳۴۱ھ

وگفتہ

شاہِ ابوالخیر دَلی سُوئے جنان تشریف بُرد — آباد شد خُلدِ برین ویران شد این خاکدان
سالِ وصالش راچنین زیدِ حزین تحریر کرد — شد از جہان با عزّ وشان مہرِ زمان سوئے جنان
۱۳۴۱ھ

وگفتہ

چون قبلۂ دین شہ ابوالخیر آن امامِ اصفیا — رحلت سوئے جنّات کرد از کلفتِ دنیائے ما
تاریخِ وصلِ شاہ را زیدِ حزین فی الفور گفت — بحرِ صفا کانِ سخا نجمِ ہُدا ملجائے ما
۱۳۴۱ھ

تَمَّتِ التَّوَارِیخُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ وَتَعَالٰی وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

Marfat.com

خاتمہ

در

بیان اولادِ معنوی وصلبی حضرتِ ایشان

اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ

بازخوان از نَجْد و از یارانِ نَجْد تا در و دیوار را آری بہ وَجْد

اہلِ علم وارباب بینش گفتہ اند "اگر احوالِ کسے بہ وجہ درست معلوم کردن باشد پس در احوالِ ہمنشینان وے باید نگریست"، غالبًا از ہمین جا است کہ چون ذکرِ اکابر می کنند، بیان شاگردان و مُریدان نیز می کنند، تا معلوم گردد کہ این شجرِ معرفت از چہ نوع بودہ و ثمرش چہ مزایا داشت۔ لہٰذا عاجز بیان آن پاک باطنان می کند کہ سالہا سال حضرت ایشان بہ تربیت آنہا مصروف بودند، واز اخلاقِ رذیلہ پاک کردہ بہ اوصافِ مَلَکِیَّہ مُحَلّٰی کردند۔ اوّلًا ذکرِ آن افراد می کند کہ بہ اجازتِ ارشاد و خلافتِ سرافراز شدہ اند و باز بہ اختصار بیان دیگر مخلصین خواہد شد۔ واللہ الموفق والمعین۔

اولادِ معنوی

"تا زمانے کہ قیام حضرت ایشان در مکّہ مکرّمہ بود مردمِ ترکیہ و بلغار و قفقاز و بخارا وغیرہ از حضرت ایشان مستفید می شدند و چندین افراد بہ دولت اکمال و تکمیل دامنِ مُراد پُر کردہ و بہ اجازتِ ارشاد فائز شدہ بہ اوطان خود مراجعت کردند۔ از ایشان نامہائے سہ افراد از اوراقِ قدیمہ معلوم شدہ، و نامہائے کہ از افراد افغانستان و بلوچستان و ہندوستان معلوم شدہ۔ نہ از روئے حَصر و تحدید است بلکہ از روئے علم این عاجز است۔ چہ حضرت ایشان نامہائے ایشان را نہ می نوشتند و نہ بیان می کردند، دو سہ سال قبل از وفات حضرت ایشان سہ نفر از قوم مَزْدَث آمدند و عرض کردند کہ مایان از مریدانِ مُلّا محمد آفاق ہستیم۔ حضرتِ ایشان فرمودند "ہان آفاق مریدِ ما است" و باز از احوالش استفسار کردند و خوش شدند آن روز مایان را علم شد کہ محمد آفاق نیز از مجازین و خلفای باشد و بہ این طور احوال بعض اخرین ہم معلوم شدہ۔ عاجز اوّلًا بیان آن افراد می کند کہ غیر از ممالک افغانستان و بلوچستان و ہندوستان بودہ اند۔

Marfat.com

۱۔ شیخ عماد الدین از بلغاریہ بود۔ بہ خدمت حضرت ایشاں حاضر شد و کسبِ سلوک کرد و بہ اجازت و خلافت مشرّف شدہ بہ وطن خود مراجعت کرد۔

۲۔ مولانا مختار سمرقندی از حضرت ایشان بیعت شدند و استعدادِ خوب حاصل کردند و خلافت یافتہ رخصت شدند۔

۳۔ شیخ محمد حسن جوانِ صاحب استعداد بود۔ بیعت شد و سلوک مجدّدیہ طے کرد و بہ اجازت و خلافت مشرف گشت۔

۴۔ قاری عبد الغنی انطاکی شامی از ملک خود بہ اشارۂ غیبی بہ خدمتِ حضرت ایشان حاضر شد۔ و مدتِ چہار سال در دہلی و کوئٹہ بہ استفادہ مصروف ماند۔ حضرتِ ایشان را بر احوالش نظرِ التفات بود و ایشان ہم در کار خود کوشان بودند، در نماز چوں اقتدا بہ حضرت ایشان می کردند از خود بے خبر می شدند و از چشمان ایشان اشک روان می بود۔ قاری نیاز احمد و حضرت برادر کلان را حضرت ایشان بہ قاری صاحب سپرد کردند۔ و بہ مساعی ایشان در صحتِ اَدا و مَخارجِ حروف ہر یک از ایشان بہ ذروۂ کمال فائز شد۔ سلیمان فرزند عبد الرحمٰن ٹین وَالا دران آیام رفیقِ حضرتِ برادر کلان بود، و از قاری صاحب استفادہ کردہ است، چند سال پیشتر روزے آمدہ بود۔ اگرچہ وے بہ امور دنیویہ و کسبِ حلال مصروف است مع ذلک مخارج حروفش از بیشتر قُرّا بہ درجہا بہتر است۔ آن وقت عاجز را مقولہ مشہورہ "اَلتَّعْلِیْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ" یاد آمد و بہ دل گفت اگر سلیمان بہ تدریس کلام پاک مصروف شدے، از قُرّاءِ مشہور زمانہ بودے، قاری صاحب یک سال قبل از ولادت عاجز آمدہ بودند و مولوی سید عبد الجلیل بہ عاجز گفتند کہ در ۱۳۲۷ھ از کوئٹہ بلوچستان رخصت شدند۔ بہ وقت رخصت حضرت ایشان قاری صاحب را اجازت ارشاد دادند مخلصینِ افغانستان را باقاری صاحب محبت و ارتباط پیدا شدہ بود و ایشان قاری صاحب را با خود بہ قندھار بردند و تا آخر آیام قیام ایشان در قندھار بود۔ دو سال یا سہ سال بعد از ارتحال حضرت سیدی الوالد قدس سرہ قاری صاحب برائے حج برآمدند۔ چند روز بہ دہلی ہم قیام کردند۔ دران آیام عاجز ایشان را زیارت کردہ۔ سبحان اللہ چہ پاکیزہ صورت و مبارک احوال بودند از حج فارغ شدہ بہ قندھار مراجعت کردند و بعد از چند سال رحلت نمودند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

۵۔ مولوی عبد اللہ ولد مولوی عبد الحق علی زی دُرّانی از زمین داور و ساکن قندھار جوان ذی علم و صاحبِ استعداد بود۔ والدش خلیفۂ مُلّا جان محمد ساکن میر بازار بود کہ از خلفائے حضرت شاہ غلام علی دہلوی بودہ قدس اللہ اسرارہم۔ والد ایشان تالیفاتِ قیمہ دارند۔ منہا نور الساری شرح صحیح بخاری و رُوح القرآن

Marfat.com

تفسیر چہاردہ پارۂ کلام اللہ مبارک کہ بہ عربی است۔ مولوی عبداللہ بہ ۱۳۰۲ھ پاپیادہ برائے حج رفت و آنجا چون طلعتِ نورانیِ حضرت ایشان دید از جان فریفتہ شد و خود را در حلقۂ ارادت منسلک کرد۔ استعداد درست داشت و مرشد ہم اکمل دریافت لہٰذا کارِ سالہا بہ ماہ ہا و کار ماہ ہا بہ روز ہا انجام یافت۔ و بہ خلافت سرافراز گشت و بہ وطن خود مراجعت کرد۔ حضرت ایشان بہ عربی خلافت نامہ تحریر کردہ بہ ایشان دادہ اند و فیما بعد بہ فارسی دو مکاتیب نوشتہ اند۔ عاجز علم نہ دارد کہ حضرت ایشان بہ کسے خلافت نامہ نوشتہ دادہ باشند بہ جز مولوی عبداللہ۔ از تحریراتِ حضرت ایشان احوال استعداد مولوی عبداللہ ظاہر است۔ فرزند ایشان مولوی حافظ عبدالکریم حقّانی بہ عاجز گفتہ اند کہ والد بزرگوارم کسے را بیعت نہ کردہ اند۔ اوقات شریفۂ خود را بہ ذکر و فکر و بہ درس و تدریس صرف کردہ اند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

۶۔ مُلّا حاجی نور احمد فرزند میر احمد قوم مہمند ساکن مَقُر معروف بہ حاجی صاحبِ کلان، مردِ مُعَمَّر و مبارک بودند۔ چہل و پنج بار حج کردہ بہ سن یک صد و پانزدہ سال رحلت کردند۔ صاحبِ ارشاد بودند۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

۷۔ مُلّا گل محمد ولد مُلّا مہر داد قوم اَدِنْخیل، ساکن کٹواز، از مخلصین قدماء و اصحابِ نسبت بودند۔ از احوال مبارکۂ ایشان حضرت ایشان بسیار خوش بودند۔ سالے برائے ایشان و برائے مُلّا حاجی گل لحافِ پنبہ دار ساختند و این خدمت بہ منشی احمد حسین سُپرد کردہ بودند۔ منشی احمد حسین لحاف تیار کردہ آوردند و بر فرش سنگی نہادند۔ حضرت ایشان فرمودند۔ احمد حسین ادب ملحوظ دارد، نہ می دانی کہ این لحاف برائے مُلّا گل ساختہ ایم۔ این واقعہ را خود احمد حسین بہ عاجز بیان کرد۔ روزے مُلّا گل در صحنِ مسجد شریف مصروف ذکر بود۔ حضرت ایشان از حرم سرا برآمدند۔ چون نظر مبارک بر مُلّا گل افتاد۔ خوش شدہ فرمودند۔ مُلّا گل چہ حال داری۔ عرض کرد۔ چون بہ خانقاہ شریف می درآیم محو تجلّیات شدہ از دنیا و ما فیہا بے خبر می شوم۔ فرمودند۔ اے عزیز۔ اگر این کیفیت در خانقاہ شریف روے می دہد عجب نیست۔ البتّہ اگر در بازارِ زنانِ فاحشہ بہ این کیفیت باشی محل استعجاب است۔" سبحان اللہ چہ کامل مرید و چہ اکمل مرشد۔ قدس اللہ اسرارہما۔ در ۱۳۲۷ھ بہ قصدِ دہلی از خانہ برآمدند چون بہ ڈیرہ اسماعیل خان رسیدند بیمار شدہ رحلت کردند۔ دران ایّام قیام حضرت ایشان در سکّھر بود حضرت ایشان حاجی مُلّا احمد خان مٹاخیل را برائے خدمت خانقاہ شریف از سکّھر فرستادہ بودند۔ بہ ایشان نوشتہ اند۔" از وفات مُلّا گل متألّم شدم، در مخلصین ما دیگر کسے چنین صاحبِ علم و عمل و ثابت قدم بہ نظر نہ می آید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔" و چون از سکّھر بہ دہلی رسیدند، کسے بیان مُلّا گل کرد۔ فرمودند۔" مُلّا گل قطبِ افغانستان بود۔" و فرمودند۔" بدقسمتی اہلِ کابل بود کہ گل از میانِ ایشان رفتہ۔" رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

Marfat.com

۸۔ مُلّا حاجی گُل ولد مُلّا شیخ الدین قوم خداداد خیل۔ ساکن وَازِ خواہ از مُخلّص مخلصین و سرکردۂ مُریدین صاحبِ نسبت و ولایت بود۔ بہ دہلی رسید و بیمار شد و وفات یافت و در جوارِ حضراتِ محدثین دہلویہ در قبرستان مہندیان بیارامید۔

۹۔ مُلّا جمعہ خان ولد مُلّا اَلمَر آخوند زادہ قوم خداداد خیل ساکن واز خواہ صاحبِ علم و فضل و کمال و نسبت و ارشاد بودند۔ حالا فرزند ایشان مُلّا عبدالقدّوس جانشین ایشان است جَعَلَہُ اللّٰہُ اِمَامًا لِلْمُتَّقِیْنَ وَرَحِمَ اللّٰہُ وَالِدَہٗ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۱۰۔ مُلّا عبداللہ ولد مُلّا زرداد قوم علی زی از مخلصین با اختصاص و صاحبِ نسبت و معرفت بود۔ سالہا خدمت حضرت ایشان کرد۔ از نام و نمود دور، مشغول بہ ذکرِ پاک پروردگار جلّ شانہ می بود۔ حَتّٰی اَتَاہُ الیقین۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۱۔ یار محمد ولد مرزا قوم خروئی از سروزہ از متقدمین بود۔ پنج یا شش سال مسلسل خدمت کرد۔ بہ عاجز بیان کردہ کہ چند بار حضرت ایشان بہ من کتابے یا چیز دیگر برائے فروختن دادہ اند و من آن شے را فروختہ قیمتش را پیش کردہ ام۔ عجب خوش قسمت بود کہ در اواخرِ ایّام دو سال باز بہ خدمتِ حضرت ایشان رسید و در تجہیز و تکفین و تدفین شریک بود۔ روزے نزد حضرت ایشان مکتوبے از کلکتہ آمد۔ فریسندہ نوشتہ بود۔ من از خلیفۂ حضرتِ شما یار محمد خان افغانی بیعت شدہ ام فرمودند "یار محمد صاحبِ نسبت است" آن روز بہ عاجز معلوم شد کہ حضرت ایشان یار محمد را اجازت ارشاد دادہ اند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۲۔ غلام اکبر معروف بہ اکرو ولد محمد ایاز قوم اُتخیل، ملیزی، ساکن کٹواز از قدمار مخلصین بود۔ برائے تجارت بہ ہندوستان می آمد۔ چون از حضرت ایشان بیعت شد، بروے سلطانِ ذکر غالب آمد۔ کارِ دنیا را گزاشت و کارِ عقبیٰ را محکم گرفت۔ ذکرِ شریف چنان بروے استیلا یافت کہ کم کسے بہ این احوال سرفراز می شود و حضرت ایشان را نیز بر احوالش نظرِ لطف و عنایت بود۔ روزے بہ حلقہ مصروف بودند غلام اکبر دور نشستہ مصروف کار بود حضرت ایشان بہ آواز بلند نامش گرفتند۔ از فرطِ مسرت کیفیتِ جذب بروے طاری شد و افتان و خیزان در حضوری رسید، فرمودند۔ ببینید در این افراد غفلت طاری شدہ۔ شما متوجہ بہ احوالِ اینہا شدہ ازالۂ غفلت کنید۔ غلام اکبر فوراً بہ تعمیل ارشاد مشغول گشت و مدتے نہ گزشت کہ در اہلِ حلقہ گرمی پیدا شد و ہر یک مصروف کار گشت۔ در کشفِ احوالِ ایشان را ملکۂ تامہ بود۔ حضرت ایشان بہ مزاراتِ اولیائے کرام می فرستادند و آن جا ہر چہ بر ایشان ظاہر می شد آمدہ عرض می کردند۔ روزے از غلام اکبر استفسار فرمودند آیا کسے را بیعت کردہ ئی۔ عرض کرد۔ از تحمل و برداشتِ

بارِ خود حیرانم بار دیگران را چہ گونہ برادرم۔ فرمودند۔ پروردگار شما را استعداد دادہ است لہٰذا تغافل نہ باید کرد۔ غلام اکبر بعد ازین ارشادِ گرامی یکے را داخل سلسلہ کرد و آن را ہم بہ خدمتِ مبارکہ رسانید، حضرت ایشان بر شجرۂ مبارکۂ غلام اکبر از مدارج ایشان نوشتہ بودند کہ بہ کدام مدارج رسیدہ اند۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۳۔ طِلاَ ولد جان گُل قوم مشوڑی ساکن وَازِخواہ از مخلصین قدیم و اصحاب جذب و نسبت بود، کسے بہ حضرت ایشان گفت کہ طِلاَ بہ زنہائے نامحرم دست خودمی رساند۔ چون طِلا بہ خدمتِ اقدس رسید، حضرت ایشان نہ ہدیۂ ویرا قبول کردند و نہ شرفِ ملاقات بخشیدند۔ وے روئے خود را بہ سوئے خانۂ حضرت ایشان کردہ بہ ذکر شریف مصروف می گشت و نعرۂ اللہ حیناً بعد حینٍ می زد کما کانت عادتہ۔ چون از احوال وے و نیز از بیان بعض دیگر افراد حضرت ایشان را معلوم شد کہ الزام غلط است، طلا را خواستہ نواختند و ہدیۂ ویرا قبول فرمودند۔ در علاقۂ وَازِخواہ چاہ بسیار عمیق می باشد۔ روزے طلا نزد چاہے مصروف ذکر شریف بود، حالتِ جذب و وجد بروے طاری گشت و در چاہ افتاد چون ویرا از چاہ کشیدند ہیچ تکلیفے بہ وے نہ رسیدہ بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۴۔ مُلّا ذاکر ولد حسن خان قوم علی خیل ساکن گُوَاشتہ صادق المحبۃ والاخلاص۔ صاحبِ ذکر و فکر و نسبت بود۔ لذّتِ ذکر شریف را دریافتہ بود۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۵۔ حاجی عبدالحکیم ولد خدائے رحم قوم دفتانی ساکن شلگر۔ از اصحابِ قدیم بود بہ کسبِ حلال و ذکر ذوالجلال مصروف بود و بعد از ارتحال حضرت ایشان بالکلیہ مشغول بہ امورِ باقیہ شدند۔ بیشتر اوقات رسائل حجۃ الاسلام امام غزالی را مطالعہ می کردند۔ وقتیکہ ولادتِ باسعادت حضرت برادر کلان شد۔ حاجی عبدالحکیم موجود بود۔ حضرت ایشان از حرم سرا برآمدند و حاجی عبدالحکیم را فرمودند کہ پروردگار ما را فرزند عنایت کردہ۔ او عرض کرد۔ عبدالرحمٰن مبارک نام است۔ فرمودند۔ ما نامِ حضرت بلال رضی اللہ عنہ را پسند کردہ ایم چہ این مبارک نام بر زبان مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسیار آمدہ۔" رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۶۔ عبدالقادر ولد غلام رسول خان قوم احمد زئی ساکن گردیز۔ از زمرۂ رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللهِ۔ بود۔ برائے تجارت ہر سال بہ بنگال می رفت۔ و بہ وقت رفتن و آمدن بہ خدمت شریف چند روز می ماند۔ لباسِ خوب می پوشید و قلبِ خوب در سینہ داشت، از احوالِ جذب و واردات چشمانِ مخمور غمازی می کردند۔ نوبتے در دہلی بہ وقت ذہاب الی الوطن این شعر شنید۔

در بہاران کے شود سرسبز سنگ　　خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ

دراین سال از مخلصین میرٹھ حافظ اشفاق الٰہی و رفقائے ایشان عبدالقادر را برائے یک دو شب

Marfat.com

دعوتِ میرٹھ دادہ بودند حافظ اشفاق الٰہی رحمہ اللہ بہ عاجز می گفتند۔ چون عبدالقادر بہ میرٹھ رسیدند در تمام مُریدان روحِ تازہ دمید۔ ایشان این شعر خواندند و آہ سرد برآوردند کہ تمام حاضرین متاثر شدند۔

نازخندان باغ را خندان کند　　صحبتِ نیکانت از نیکان کند

رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۷۔ حاجی مُلّا احمد خان ولد عبدالکریم قوم مٹاخیل ساکن کٹواز مخلصین صادق المحبّۃ و کامل الارادۃ بود۔ از روزے کہ بیعت شد تا روز وفاتِ حضرت پیر و مرشد برحق در ہر سال شش ماہ خدمت کرد۔ بست سال بہ کمالِ استقامت خدمتہا کرد۔ از دل و جان عاشق و شیدائے پیر و مرشد خود بود، در اواخر ۱۳۵۸ھ چون از وطن آمد۔ غالباً سہ ماہ قیام کرد روزے بہ عاجز می گفت کہ امسال حاضریٔ من بہ اشارۂ حضرت ایشان شدہ است، بہ من ارشاد کردند چرا برائے زیارتم بہ دہلی نہ می آئی۔ بہ مجرّدِ استماعِ این ارشادِ مبارک قصد دہلی کردم۔ زادِ راہ پیشم نہ بود۔ بعض سامان خود را فروختم و حاضر شدم۔ بہ دلم می آید کہ این آمد من آخرین آمد است و عمرِ من شاید بہ آخر رسیدہ است۔ آن چہ حاجی صاحب گفت دُرست بود۔ بہ روز چہار شنبہ دوازدہم محرم ۱۳۵۹ھ (۲۱ فروری ۱۹۴۰ء) از دہلی بہ وطن روان شد۔ چون بہ خانہ رسید۔ بیمار شد۔ چند روز علیل ماندہ در اواسطِ صفر ۱۳۵۹ھ رحلت نمود۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۱۸۔ مُلّا اسلم کبیر ولد مُلّا میر عالم قوم اندڑی ساکن شلگر از اصحابِ علمِ کامل و صاحبِ نسبت و معرفت و عاشقِ پیر و مرشد خود بود۔ در بیانِ ترجمہ و نکاتِ کلامِ الٰہی بہ زبانِ افغانی بے مثل بود۔ در مسجدِ شریف درس می داد کہ خبرِ ارتحالِ پیر و مرشد بہ مَسامعش رسید۔ کیفیتے بر ایشان طاری شد و چند ساعت بیخبر از ہمہ بر جائے خود ساکت و واجم بماند۔ چوبِ اسطوانۂ مسجد شریف پُشتِ ایشان را زخمی کرد و ایشان را ہیچ خبر نہ بود رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۱۹۔ مُلّا سیّد محمد سعید از اُولان رباط، نہایت پاک دل و صاف منش و نیک خصلت و پاکیزہ مشرب بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۰۔ مُلّا پیر احمد ولد مُلّا جان محمد قوم تَرکی ساکنِ نَادہ از افرادِ خصوصی بود چون حضرت ایشان بہ موسم بہار بہ کوئٹہ می رسیدند مُلّا پیر احمد با جمعے از علماء و مخلصین بہ کوئٹہ می آمدند۔ از آمدِ مُلّا صاحب حضرت ایشان خوش می شدند۔ ہیبتِ حضرت ایشان بر مُلّا صاحب بسیار غالب بود۔ اگر چیزے عرض می کردند بسیار بہ ادب و آوازِ پست می کردند۔ روزے حضرت ایشان مُلّا صاحب را و دیگر علماء را کہ موجود بودند برائے تحقیق یک مسئلہ امر کردند و ایشان را نزد کتابہا نشاندند۔ بہ اندازہ دہ نفر بہ صورت حلقہ مشغول کتب بینی

Marfat.com

شدند۔ چوں وقتے گزشت حضرت ایشان تشریف آوردند و دریافت نمودند کہ چہ یافتید و چہ فہمیدید۔ مُلّا صاحب عرض کرد۔ تا این زمان مایان در کتاب این مسئلہ نہ یافتہ ایم۔ حضرت ایشان نزد مُلّا صاحب بر اقدام نشستند و از دست مُلّا صاحب کتاب گرفتہ بسم اللہ خواندہ کتاب را کشادند۔ آن مسئلہ بر ہمان صفحہ موجود بود۔ و کتاب را بہ مُلّا صاحب دادہ تشریف بردند۔ تمام علماء متحیر ماندند۔ مُلّا صاحب بہ ایشان گفت این گونہ کرامت از حضرت ایشان بسیار بہ ظہور رسیدہ۔ و دل من می گوید کہ بہ امرِ پروردگار مَلائِک معاونتِ حضرتِ ایشان می کنند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۱۔ مُلّا سیّد باز قوم نیازی ساکنِ ظلمت گردیز عاشقِ صادق و زندہ دل و صاحبِ نسبت بودند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۲۔ مُلّا لعل محمد ولد ابراہیم خلیل قوم جانی خیل کٹواز۔ عجب مرد پاک روش و صاف منش بود۔ مدتے خدمت کرد و از گوہرِ مراد دامن خود را پُر کرد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۳۔ مُلّا سیّد رحمت ولد حضرت یوسف قوم نیازی ساکن گیلانِ مَقر مُخلصِ پاک نہاد و صاحبِ نسبت و معرفت بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۴۔ مُلّا عبدالحق صاحبزادہ۔ ولد مُلّا محمد حسن جان قوم ابوبکر خیل ساکنِ گیلانِ مَقر از اصحابِ خصوصی و صاحبِ نسبت و برکت بود بہ بستم جمادی الآخرہ ۱۳۵۰ھ رحلت یافت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۵۔ مُلّا احسان اللہ صاحبزادہ ولد مُلّا محمد صدّیق قوم ابوبکر خیل ساکنِ گیلانِ مَقر صاف منش، پاک روش، صاحبِ علم، و صاحبِ نسبت، و صاحبِ ارشاد بود۔ بہ شنبہ بست و چہارم جمادی الآخرہ ۱۳۵۴ھ رحلت نمود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۶۔ مُلّا غلام احرار صاحبزادہ ولد قلندر شاہ قوم اندڑی، ساکنِ جامراد، صاحبِ علم و فہم و قلم و لسان و فضل و کمال بود۔ اوّلاً از پدرِ بزرگوارِ خود در سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مَنوّریہ بیعت شدند و باز در ۱۳۲۰ھ بہ خدمتِ خیرِ زمان بہ کوئٹہ رسیدہ فریفتۂ جمالِ باکمالِ حضرتِ ایشان شدند۔ ایشان را تالیفاتِ قیمہ اند۔ ۱۔ رفعۃ الغواشی شرح تتمۃ الحواشی ۲۔ حواشی بر خیالی ۳۔ حواشی بر بیضاوی ۴۔ ازالۃ الاوہام ۵۔ شریعۃ الاظہر شرح فقہ اکبر۔ ازین کتب قیمہ یکے ہم بہ طبع نہ رسیدہ۔ فیضِ قلندری و انوار فتح محمدی بہ طبع رسیدہ۔ در شعر و سخن ذوق درست داشتند، بہ فارسی و بہ پشتو اشعار و دیوان دارند۔ در ۱۳۳۴ھ مثنوی رنگین نوشتہ اند کہ در مطبع بلالی، واقع ساڈھورا، پنجاب طبع شدہ۔ در این مثنوی گفتہ اند۔

قابلے گر بایدت در این زمان — شہ ابوالخیر است فخرِ خواجگان

Marfat.com

قطبِ عالم پاک دامن پاک باز — در نماز اندر نماز اندر نماز
قاصدے گر این زمان خواہی ضرور — در دلِ خواجہ ابوالخیر است نور
قد سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ بَحْرِ الکرم — اِذْ عَطَاہُ اللّٰہُ مِنْ نُوْرِ الحرم
اے زپا افتادہ دامانش بگیر — شہ ابوالخیر است پیرِ دستگیر
کشتئے گر بایدت بہرِ عبور — رَوْ بہ پیشِ خواجہ با سور و سرور
عُروۃ الوُثقیٰ است یا حبل المتین — این طریقِ پاک شیخ المسلمین
نور خواہی نورِ رخشان می دہد — سُور خواہی سُورِ رحمان می دہد
جان و دل گوید کہ جانان یاد کن — ہمچو بُلبُل نالہ و فریاد کن
بر جمال شمع جان سوزان شوم — در ہوائے دلبران رقصان شوم

مثنوی رنگین را قبل از طباعت بہ دہلی آوردہ برائے ملاحظہ بہ خدمتِ حضرتِ ایشان پیش کردہ بودند و باز دیباچہ بہ عربی نوشتند۔ در دیباچہ می نویسند" وقد مَرَّ مِنْ نظرِ شیخِ المسلمین مُرشِدی و مَولائی حضرتِ خواجہ عبداللہ ابی الخیر الفاروقی المجدِّدی الدھلوی فَوجَدَ قبولاً فَصَارَ ذٰلکَ عندَ اَربَابِ العِلمِ وَالھُدیٰ اَحسَنَ مَقِیلاً وَعِندَ اصحابِ الحِلمِ وَالتُّقیٰ تُسَمّیٰ سَلسَبِیلاً الخ۔ و در مقدمہ بیانِ مُلّا حافظ بسم اللہ ولد زرداد قوم اندڑ ساکن شلگر بہ این الفاظ کردہ اند" قَدْ کَثُرَ فِی زَمَانِنَا المُعتَرُّونَ الکَاذِبُونَ المُتَعَصِّبُونَ وَلِلقُرآنِ ھُمْ حَامِلُونَ وَبِمَعْنَاہُ لَا یَعْلَمُونَ فَمَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَاراً کَالحَاجِی الجَاھِلِ العَقُورِ المُنْبَعِ لِلشُّرُورِ وَالمُشَمِّرِ ذَیلِ الفِسْقِ وَالفُجُورِ المُرَادُ مِنہُ الشِّمْذَارُ الشِّنِّیرُ الشِّمَّخْزُ ابنُ الزَّرْدَادِ الشِلگَرِی الاَنْدَرِ جَزَاہُ اللّٰہُ جَزَاءَ الکِلَابِ العَاوِیَاتِ فِی الدُّنیَا وَالمَحْشَرِ وَاللّٰہُ مُجْزِی الخَیرِ وَالشَّرِّ اِنْ خَیراً فَخَیرٌ وَاِنْ شَرّاً فَشَرٌّ الخ۔ غالباً فصلِ بہار از سالِ ہزار و سہ صد و سی و ہفت بود کہ حضرتِ ایشان در کوئٹہ بعد از نماز پیشین بیرون خانہ مصروفِ حلقہ بودند۔ جماعت کثیرہ از علمائے کرام حضرتِ ایشان را مثل ہالہ احاطہ کردہ بود۔ ما ہر سہ برادر در باغیچہ کہ متصل بہ آن جا بود با جماعتے از مخلصین مصروف کلام بودیم۔ درین اثنا مُلّا بسم اللہ ولد زرداد قوم اَنْدَڑ خلیفۂ پیر سیّد حسن بغدادی حاضر شدہ عرض کرد کہ مُلّا غلام احرار صاحبزادہ در دیباچۂ مثنوی رنگین نوشتہ است کہ این مثنوی را پیر و مرشدِ من ملاحظہ فرمودہ و پسند کردہ اند۔ و بہ نسبتِ من این عبارت نوشتہ اند۔ و آن عبارت ہمان است کہ نقل شدہ۔ حضرتِ ایشان فرمودند غلام احرار را بیارید۔ چنانچہ شخصے صاحبزادہ را بیاورد۔ عاجز نیز رفت تا احوال را ببیند۔ حضرتِ ایشان فرمودند۔ غلام احرار چہ واقعہ است ایشان گفتند۔ این شخص در پئے قتل من است۔ در افغانستان کسے را وہابی گفتن مترادف قادیانی گفتن است این شخص

بہ حکومت عرضداشتے پیش کردہ است کہ غلام احرار وہابی است۔ من در دیباجۂ مثنوی رنگین نوشتہ ام کہ من در فقہ مقلدِ حضرت امام ابوحنیفہ ہستم و مسلکِ من مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت است و در سلسلہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیریہ داخل ہستم، و باز از شرِ حاسد پناہ جستہ ام و نسبت بہ مُلّا بسم اللہ آن عبارت نوشتہ ام کہ وے نقل کردہ آوردہ است ورنہ می تواند کہ بخواند و باز صاحبزادہ آن عربی عبارت را خواند و عرض کرد اینجا جماعتے از علمار نشستہ است۔ از ایشان حقیقتِ حال حضور اقدس دریافت فرمایند۔ چنان چہ حضرت ایشان از علمار دریافت فرمودند و ایشان عرض کردند کہ مُلّا بسم اللہ بہ حکومت مکتوبے نوشتہ بود و حکومت غلام احرار را طلب کردہ استفسار کردہ بود۔ و این ہم درست است کہ جزائے وہابی بسیار سخت است۔ حضرت ایشان بہ مُلّا بسم اللہ فرمودند "شما غلام احرار را عناداً وہابی می گوئید و حکومت را می نویسید تا کہ حکومت ویرا قتل کند و دے شمارا عقور و شمذار و شنیر و شمخزنہ نویسید"۔ مُلّا بسم اللہ بعد از شنیدن این ارشادِ گرامی برَفت و بعد ازان روز صاحبزادہ غلام احرار از شرِّ وَے محفوظ شدند۔ در افغانستان اشتہار یافت کہ حضرت صاحب دہلوی مُلّا بسم اللہ را بر خطا قرار دادہ اند۔ عاجز آن روز جرأت و زبان دانی صاحبزادہ را دید۔ بہ جرأت و فصاحتِ تمام قضیّہ را بیان کرد و در آخر عرض کرد۔ حضورِ اقدس۔ گلوئے من حاضر است اگر حرفے غلط گفتہ باشم جزائے من ذبح است"۔ حَقّ زَبانِ صاحبزادہ را کشاد و بُطلانِ زبانِ مُلّا بسم اللہ را بستہ کرد۔ ایشان را در افغانستان و در پنجاب مخلصین بودند۔ در ایّامِ زمستان بہ لدھیانہ می آمدند و برائے چند روز بہ دہلی ہم می آمدند۔ نوبتِ آخر در ماہِ محرم ۱۳۵۷ھ بہ دہلی رسیدند چون قصدِ مراجعت کردند بر مزارِ پُرانوارِ پیر و مرشد خود حاضر شدند و بعد از عرض سلام و قرأت فاتحہ و دعا اشک ریزان این شعر خواندند۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد　　روئے گُل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

چون بہ وطنِ خود رسیدند بعد از چند روز در مرض وبائی مبتلا شدند و بہ شبِ چہار شنبہ نہم جمادی الآخرہ ۱۳۵۷ھ (۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء) بہ عمر شصت و پنج سال رحلت کردند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ ایشان را دو فرزند اند۔ صاحبزادہ مُلّا غلام احمد ولادت ایشان بہ ۱۳۲۰ھ بودہ کہ سالِ بیعت والدِ ایشان است، از حضرتِ ایشان غلام احمد نیز بیعت شدہ اند۔ اما کسب سلوک از والدِ بزرگوار خود کردہ اند، علم درست و فہم خوب دارند۔ خلیفہ والدِ بزرگوار خود اند۔ افسوس کہ از وجہ دردِ سر و زکام و نزلہ اشتغال بہ کتب بسیار کم شدہ۔ در پنجاب مخلصین دارند۔ رَزَقَہُ اللّٰہُ الصِّحَّۃَ وَوَفَّقَہُ لِمَرْضَاتِہٖ۔ دوم فرزند صاحبزادہ فدائے احمد است کہ در ۱۳۳۶ھ تولد شدہ از والدِ بزرگوار خود کسبِ سلوک کردہ و خلافت یافتہ۔ و مشغول بہ کار است وَفَّقَہُ اللّٰہُ لِمَرْضَاتِہٖ۔

۲۷۔ حسین اللہ صاحبزادہ برادرِ خوردِ غلامِ احرار صاحبزادہ۔ ایشان از برادرِ خود شانزدہ سال خورد

Marfat.com

بودند، بہ اوّل ماہ محرم ۱۳۰۸ھ ولادت ایشان بودہ چوں جوان شدند از حضرت سیدی الوالد بیعت شدند، کسب سلوک کردند و اجازت و خلافت یافتند۔ در جذب و شوق و نعرۂ و آہ و بُکا سرشار می بودند۔ اکثر اوقات اشعارِ برادر خود را کہ در فارسی و افغانی می بود بہ آوازِ بلند می خواندند و از ہر سو نعرہائے اللہ و ہائے ہو بر می خاست۔ و در احوال جوش و مستی رو بہ سوئے قیام گاہ حضرت ایشان کردہ بہ صد سوز می خواندند۔

خواجہ نظام است و لنظامی منم　　مفتخر از بس بہ غلامی منم

وفاتِ ایشان بہ یازدہم ماہِ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ شدہ۔ یک سال یا دو سال قبل در لاہور با عاجز ملاقات کردند۔ گفتند در ایامِ جوانی بر فرش سنگی خانقاہ شریف در وجدی غلطیدم و ضربہا بہ پا ہائے من می رسید و من بے خبر می ماندم حالاکہ پیر شدم از دردِ آن ضربات راہ رفتن مشکل شدہ۔ عجب پاک دل و صادق المحبّۃ و عاشق پیر و مرشد خود بود رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۸۔ خدائے مہر گل صاحبزادہ ولد باز محمد قوم کنڈی ساکن قرہ باغ عجب مرد پاک دل و صاف منش و نیک طینت بود۔ در سال ہزار و سہ صد و چہل نسخۂ قلمی از مصحفِ شریف برائے حضرت ایشان بہ کوئٹہ آوردند۔ حضرت ایشان بسیار خوش شدند۔ این ہدیۂ مبارکہ را عاجز بہ خدمتِ حضرت ایشان رسانیدہ بود۔ چون از ملاحظہ فارغ شدند۔ آن نسخۂ مبارکہ را بہ عاجز دادند و فرمودند۔ بسیار خوب مصحفِ مبارک است۔ این را تو بگیر۔ ایشان را سہ فرزند است۔ احمد حسن، عبدالرحمٰن، عبدالکریم۔ وَلصلاحھم یصدق علیھم، الولدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ۔ بی بی حلیمہ دختر احمد حسن صاحبزادہ را حضرت برادرِ کلاں برائے فرزند اصغرِ خود عزیز گرامی عبیداللہ سلمہ اللہ تعالیٰ گرفتہ اند۔ سَلَّمَ اللّٰہُ الْاِخْوَۃَ الثَّلَاثَۃَ وَاَوْلَادَھُمْ وَرَحِمَ اللّٰہُ اٰبَاھُمْ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۲۹۔ مُلّا سیّد احمد جان ولد سیّد اختر ساکن خیر کوٹ۔ کٹواز۔ مردِ پاک دل و صاف منش، صاحبِ خشوع و خضوع بود۔ بہ عاجز گفت۔ من نوبتِ اوّل بہ حج رفتم و تمتّع کردم و نوبتِ دوم قِران و امسال قصدِ افراد دارم۔ چنانچہ ایشان آن سال رفتند و افراد کردند۔ دو سہ سال ما برادران در تفریح گاہ پیش حضرت ایشان شعر بازی می کردیم۔ از جماعت مخلصین نیمے بہ یک جانب و نیمے بہ دیگر جانب می بود۔ رئیس یک حزب حضرت برادر کلان و رئیس دیگر حزب این عاجز می بود۔ حضرت ایشان احیاناً معاونتِ حزب کمزور می کردند۔ روزے یک حزب در شعر دال عاجز ماندہ بود۔ و سیّد احمد جان دران حزب بود۔ حضرت ایشان این شعر گفتند۔

دال می خواہم ز احمد جان من　　لیک باشد شعر چون دُرِّ عَدَن

چون حضرت ایشان بہ احمد جان خطاب کردہ این شعر خواندند گویا کہ در احمد جان روحِ تازہ دمید، عجب کیفیتے بر وے طاری گشت و تا زمانے آن اثر ظاہر و باہر ماند۔

Marfat.com

لطیفہ۔ دران ایام از افغانستان قاضی ایاز بہ خدمت شریف آمدہ بود، داؤد ہم در شعر بازی رفیق یک فریق بود۔ اتفاقاً از حزب عاجز سین طلب کردہ شد۔ عاجز این شعرِ "بوستان" خواند۔

سمندِ سخن تا بہ جائے برانند کہ قاضی چو خر در خلابے بماند

حضرت ایشان قدس سرہ چون این شعر را شنیدند بہ انبساطِ تمام فرمودند "اے ایاز بشنو، زید چہ می گوید"۔ و باز متبسم شدند۔ حاجی مُلّا احمد خان نعرہ زد و قاضی ایاز بہ وجد در آمد۔ سبحان اللہ چہ کیفیات بودند و چہ احوال۔ اگر عاجز گوید "ہر زمان از غیب جانے دیگر است"، را ظہور بود خلاف واقع نہ خواہد بود۔ سید احمد جان در ۱۳۶۰ھ رحلت نمود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۰۔ مُلّا خیر اللہ آخوند زادہ فرزند مُلّا عبد اللہ قوم جلالزی اندڑ، ساکن پاچگی از شلگر۔ اوّلاً از نجم الدین آخوند زادہ بیعت بود۔ بعد از وصال ایشان بہ درِ اقدسِ خیر جہان رسید و فریفتۂ جمالِ باکمالِ حضرت ایشان شد۔ سالہا در خدمتِ با برکت ماند و صفائے وقت را دریافت۔ نوبتے حضرت ایشان چوں از دہلی بہ کوئٹہ رسیدند مُلّا خیر اللہ با جماعتِ کثیرہ از افغانستان آمدہ بود۔ عاجز دید کہ مُلّا خیر اللہ قصیدۂ افغانی بہ ذوق و شوق می خواند کہ در مدح پیر و مرشد خود گفتہ بود۔ مفہوم یک شعر این بودہ۔ کہ اے مقتدائے انام خوش بیائید کہ کوہِ کوئٹہ از بہرِ سلامی استادہ است۔ و باز مُلّا خیر اللہ نعرہ اللہ زد و اشک ریختہ بہ مستمعین گفت "سوگند بہ خدا، اگر حضرتِ ایشان در یک اِزار و پیرہن خورد و عَرَق چین تنہا بہ صحرا برآیند ہر کہ ایشان را بیند فریفتۂ ایشان شود"۔ بہ خیالِ عاجز مُلّا خیر اللہ صواب گفتہ۔ بہ روز سہ شنبہ پنجم ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ وفات یافت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ پسرش مُلّا احمد اللہ است۔ وَفَّقَنِی اللّٰہُ وَإِیَّاہُ لِمَا یُحِبُّہُ وَیَرْضَاہُ۔

۳۱۔ شرف الدین ولد مُلّا خداداد قوم مہمند ساکن کٹواز۔ از مخلصین قدما و عشاقِ حضرتِ ایشان بود۔ ہر سال برائے کسب حلال بہ بنگال می رفت۔ عند المراجعہ چند وقت خدمت می کرد۔ نوبتے از بنگال بار فقائے خود باز گشت۔ حاجی مُلّا احمد مٹاخیل نامہائے وارد ین و ہدیۂ ایشان را بر کاغذے نوشت و عاجز را داد تا بہ خدمتِ اقدس برساند۔ حضرت ایشان چون تحریر را ملاحظہ کردند۔ فرمودند زید برود و بہ شرف الدین بگو کہ در ہدیہ چرا نقص کردہ۔ عاجز بہ شرف الدین گفت۔ وے تبسم کرد و از کیسِ خود دو یاسہ روپیہ کشید و بہ عاجز داد۔ عاجز آن روپیہ بہ خدمت مبارک رسانید۔ حضرت ایشان آن وقت بہ عاجز فرمودند "زید ببین۔ حالا درست آمد"۔ چون عاجز برآمد۔ دید کہ حاجی مُلّا احمد از شرف الدین حقیقتِ حال دریافت می کرد۔ شرف الدین گفت۔ وقتے کہ من برائے تجارت بہ بنگال می رفتم در دلِ خود نذر گرفتم کہ ہر قدر فائدہ شود، یک روپیہ فی صد روپیہ بہ حضرت ایشان دہم۔ و این وقت در بے خیالی دو یاسہ روپیہ کم پیش کردم۔

Marfat.com

چون حضرت ایشان استفسار کردند۔ آن نذر بہ یادم آمد و ما بقی را از دراہم دادم۔" و این ہم گفت۔ کہ غیر از خدا کسے را علم نذر کردنِ من نہ بود۔" چون عاجز کلام شرف الدین شنید بہ او کلامِ حضرتِ ایشان نقل کرد کہ فرمودند۔ زید بہین حالا درست آمد۔ در سال ۱۳۴۶ھ بہ رفاقتِ حضرتِ برادر کلان بہ حج رفت و چند سال بعد از دنیا کوچ کرد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۲۔ حاجی کلاخاں ولد محمد امین قوم خروٹی، کوچی دفیما بعد در شاہ جوے آباد شد، از مخلصین پاک طینت بود۔ در ۱۳۴۶ھ بہ رفاقت حضرت برادرِ کلان حج کرد و بعد از چند سال رحلت نمود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۳۔ مُلّا امیر ولد حاجی بازک قوم میچن خیل، ساکن جامراد عجب مرد پاک دل و شیدائے پیر و مرشدِ خود بود۔ اگر گفتہ شود کہ او از دل و جان فدائے حضرت ایشان بود صحیح باشد۔ اکثر اوقات بہ مطالعۂ مثنوی معنوی مشغول می بود۔ ایشان را دو زوجہ بود۔ زوجۂ اولیٰ بی بی لال نام داشت، سی و پنج سال گزشتہ بود و اولاد نہ شدہ بود، و زوجۂ اُخری بولبو جان نام داشت و شانزدہ سال گزشتہ بود، از وے ہم اولاد نہ شدہ بود۔ در سال ہزار و سہ صد دسی و چہار بہ زمانۂ قیامِ حضرتِ ایشان در ریاست رامپور۔ ہر دو زوجات خود را ہمراہ خود بہ رامپور آوردو بہ وقتِ روانہ شدن از خانہ بہ بارگاہِ کبریا عرض کرد، الٰہی و مولائی از برکتِ پیر و مرشدم مرا اولاد عطا کن، در رامپور چند ماہ خدمت کرد و باز ہمراہِ حضرتِ ایشان بہ کوئٹہ رفت۔ در کوئٹہ بعد از چند ماہ بی بی لال را پروردگار دختر عنایت کرد۔ حضرت والدۂ ماجدہ آن دختر را جامہا پوشانیدند و نامش صفیہ نہادند۔ چون مُلّا امیر بہ افغانستان رسیدند بعد از چند ماہ بولبو جان را پروردگار پسر عنایت کرد و نامش طاہر بود۔ مُلّا امیر سادہ دل و سادہ طبیعت بود۔ در صحبتش اثر سوز و محبت غالب بود بسیار افراد از ایشان استفادہ کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۴۔ مُلّا حسن قوم بابی از قندھار بود۔ و بہ کوئٹہ آمد و بیعت شد۔ عجب مردِ مبارک بود۔ حاجی اسلم نورزی دوکاندار ایشان را در خانۂ خود جاے داد۔ ہفت یا ہشت سال مُلّا حسن در جائے ایشان قیام کرد۔ و در ایامے کہ قیام حضرت ایشان در کوئٹہ می بود، ہر شب بہ حلقۂ مبارکہ می آمد۔ حضرت ایشان مُلّا صاحب را در دالان بہ قربِ خود جاے می دادند بعض اوقات صرف مُلّا صاحب بہ حضور حضرتِ ایشان می بود۔ از آمد مُلّا صاحب حضرت ایشان خوش می شدند۔ در سال ہزار و سہ صد و سی و ہشت حسب معمول حضرت ایشان از کوئٹہ بہ دہلی تشریف آوردند مُلّا صاحب بہ قندھار رفت۔ چون حضرت ایشان بہ سال سی و نہ بہ کوئٹہ رسیدند و مُلّا صاحب را نہ یافتند بہ حاجی اسلم چند بار فرمودند مُلّا حسن را بخواہ۔ اگر در خانۂ شما ایشان را راحت نیست ما ایشان را حجرۂ خوب می دہیم۔ و در سال چہلم کہ سالِ آخر حضرت ایشان در

Marfat.com

کوئٹہ بود نیز چند بار این سخن فرمودند۔ برائے ادراکِ جلالتِ قدرِ مُلّا صاحب برتر ازین چہ دلیل خواہد بود۔ مُلّا قاسم ہزارہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ بہ عاجز بیان کرد کہ در قندھار یک روز من و مُلّا باز محمد قندھاری و مُلّا جلال الدین ہمراہ مُلّا صاحب بیرونِ شہر برآمدیم۔ در دست مُلّا صاحب تسبیح بود و بہ ذکر شریف مشغول بودند۔ ماہر سہ باہم کلام می کردیم۔ بعد از ساعتے مُلّا صاحب بہ مایان گفتند، افسوس صد افسوس، مثل اشترِ بے مہار شمایان روان ہستید۔ بہ این جبلِ شامخ کہ پیش روے شمایان است و بہ این قبۂ خضرا کہ بر سرِ شمایان است نظر نہ می کنید کہ بہ چہ طور اظہارِ عظمت و کبریائی پروردگاری می کند، و ببینید کہ ہر ذرّۂ خاک بہ ذکرِ پاک پروردگار گویا است۔ وائے بر شمایان کہ اوقاتِ عزیز خود را بہ غفلت می گزرانید۔ این گفتند و زار و قطار بگریستند۔ عاجز گوید مُلّا صاحب دائما از کلام لغو و لایعنی احتراز می کردند۔ در کنجے قبلہ رو نشستہ بہ ذکرِ پاک مولیٰ جَلّ شانہ مشغول می شدند اگر تکلم می کردند بہ آواز پست و نرم می کردند۔ خندۂ ایشان بیش از تبسم نہ می بود و در اوصافِ حسنہ فرد بودند، رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۵۔ مُلّا محمد آفاق قوم مروت از جہات سرحد بہ خدمتِ خیرِ جہان رسید و ہر چہ کہ بہ قسمتش بود حاصل کردہ بہ وطن مراجعت کرد۔ اگر مریدانش در اواخر سالہا بہ خدمت حضرت ایشان نہ رسیدے، عاجز را از ایشان علم نہ بودے۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

ازین سی و پنج نفر کہ بیان ایشان گزشت، سی و یک نفر از افغالستان بودند۔ حالا عاجز بیان اصحابِ اجازت بلوچستان می کند۔

۳۶۔ قاضی لعل محمد نورزی از قلات نصیر، بہ کوئٹہ آمد و از حضرت ایشان بیعت شد و در قریۂ خلیل کہ بہ فاصلۂ سہ میل از شہر است آباد شد۔ عجب مرد مبارک و صاحب استعداد بود۔ از بلوچان و براہویان اگر کسے برائے بیعت می آمد۔ ویرا حضرت ایشان نزد قاضی لعل محمد می فرستادند کہ بیعت کنند و چند روز نزد خود ویرا مشغول بہ ذکر دارند۔ قاضی صاحب بسیار ضعیف و سن رسیدہ بودند چند سال بعد وفات یافتند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۷۔ مُلّا عبد الحلیم آخوند زادہ فرزند مُلّا عبد اللہ قوم کاکڑ ساکن قریۂ چوہی کہ از شہر کوئٹہ بہ فاصلۂ پنج میل بہ جہتِ غرب واقع است۔ چند ماہ قبل از ولادتِ حضرت برادر کلان چون نوبتِ اوّل حضرت ایشان بہ کوئٹہ رسیدند، سی نفر داخل سلسلۂ عالیہ شدند (کما کتبہ سیدی الوالد الی عبد اللہ عمر میمن) سرگروہِ آنہا مُلّا صاحب بودند۔ اگر مُلّا صاحب عاشق و شیدائے حضرت ایشان بود حضرت ایشان نیز قدر دانِ مُلّا صاحب بودند۔ چون بہ سال بستم از قرن چہاردہم مُلّا صاحب حج کردہ بہ کوئٹہ رسیدند، حضرت ایشان بہ عبد اللہ عمر نوشتند

Marfat.com

مولوی عبدالحلیم حج کردہ ازراہِ کراچی مع الراحۃ والخیر بہ کوئٹہ رسیدند۔ مُلّا صاحب بیان می کردند، چون بہ مدینہ منورہ رسیدم و برائے عرض صلاۃ وسلام حاضر شدم۔ عرض کردم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من غلامِ عاشق و شیدائے شما ابوالخیرم۔ چون این عرض کردم حضرتِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم چنان عنایات و مہربانیہا فرمودند کہ از بیانِ آن زبانم قاصر است۔ درسال سی و پنج چون حضرت ایشان، حضرت برادرِ کلان را بہ وقتِ رفتنِ ایشان بہ کوئٹہ خلافت عنایت کردند و ایشان بہ کوئٹہ رسیدند و مُلّا عبدالحلیم را علمِ واقعہ شد فوراً نزد برادرِ کلان آمدند۔ از فرطِ مسرت اشکہا می ریختند و تبرکاً بر دستِ ایشان ہم بیعت شدند۔ واز این واقعہ یک سال بعد در ماہ شعبان ۱۳۳۶ھ بر پشت مُلّا صاحب غدودے ظاہر شد۔ و بہ سُرعتِ زیادہ خطرناک گشت۔ چون مُلّا صاحب از حرکت معذور شدند متصل بہ دیوار مسجد شریف پیش روے دروازۂ حرم سرا بر لحافے دراز شدند۔ نظر ایشان بہ سوئے دروازہ می بود۔ اوائل ماہ مبارک رمضان بود کہ حضرت ایشان وقتِ ضحیٰ بہ عاجز فرمودند "برو و سلامِ ما بہ مُلّا عبدالحلیم برسان و از جانب ما بگو کہ اینجا شما ناآرام ہستید لہٰذا شما بہ خانۂ خود بروید"۔ عاجز امتثال امر کرد، بر مُلّا صاحب رقت طاری گشت۔ سیلِ اشک از چشمان روان شد۔ دستِ عاجز را گرفتہ بوسہ دادند و بر چشمانِ خود نہادند و گفتند کہ بہ خدمتِ مبارکِ حضرت صاحب عرض کنید، کہ دقتم آخر شدہ و تمنائے من است کہ پیش دروازۂ حضرت شما جان خود بہ جان آفرین سپارم، عاجز بیان مُلّا صاحب عرض کرد۔ حضرت ایشان چند دقیقہ توقف کردند و باز ارشاد کردند۔ بہ ایشان بگو کہ رضائے من در رفتن شما است۔ چون عاجز بہ ایشان این پیام رسانید زار و قطار بگریستند و گفتند۔ رضائے حضرت ایشان رضائے من است، من خلافِ حضرتِ ایشان کے می توانم کرد۔ و باز پسر خود عبدالجلیل را گفتند۔ بہ جامع مسجد برو و بہ عم خود بگو کہ عربہ بیارند تا بہ خانہ بروم۔ و بہ خانہ رفتند چند روز بہ حیات ماندہ بہ روز پنجشنبہ ہفدہم رمضان مبارک ۱۳۳۶ھ (۲۷ رجون ۱۹۱۸ء کہ ششم سرطان بود) رحلت نمودند و در حظیرۂ عثمانی و حیدری متصل بہ دیوار شرقی مدفون شدند۔ خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را۔ حضرت ایشان بہ جمعہ نہم شوال ازان سال بہ استادی مولانا محمد عمر نوشتہ اند۔ "دوستِ ما و مزاج دانِ ما و خیر خواہِ ما مولوی عبدالحلیم صاحب بہ ہفدہم رمضان راہی ملک بقا شدند۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، ما را این گونہ رفیقِ صالح و دانا تا امروز کسے دیگر پیدا نہ شدہ۔ جزاہ اللہ خیرا۔ روزے فرمودند۔ عبدالحلیم قطب کوئٹہ بودند۔ یک بار ارشاد کردند۔ عبدالحلیم قوتِ بازوے من بود۔ عاجز در نظم "نغمۂ ہجران" اشارہ بہ این معنی کردہ می گوید۔

آن زچوہی دو برادر باکمال — در دلار و در محبت بے مثال
مخلصانِ باوفا ہر یک سعید — پاک دل عبدالحلیم و آن رشید

Marfat.com

کاکڑان را مثل تاج و سَر بُدند　　بہرِ مرشد مثل بال و پَر بُدند

مُلّا صاحب در محفلِ عقد نکاحِ ہمشیرہ کلان بہ دہلی آمدند۔ حضرت ایشان مُلّا صاحب را بر مزارات حضرات اولیائے کرام فرستادند، چون باز گشتند گفتند کہ ما بہ غفلت بودیم و از مرتبہ و مقامِ حضرت صاحب بے خبر بودیم۔ امروز کیفیت بر من واضح شد، بر ہر مزارے کہ رفتم۔ صاحب مزار بہ من گفت تو مریدِ ابوالخیرِ من ہستی لہٰذا تو از من ہستی۔ مُلّا صاحب این بیان پیش حضرت ایشان کردند و باز بہ وجد در آمدند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنہُ۔

حریفان باد ہا خوردند و رفتند　　تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند

۳۸۔ مُلّا عبدالرشید آخوند زادہ۔ برادرِ کلانِ مُلّا عبدالحلیم آخوند زادہ از برادرِ خود بست سال کلان بودند، مثلِ مشہور است۔ ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است۔ در کارخانۂ باطن پایۂ مُلّا عبدالحلیم ارفع و اعلیٰ بود و در علم ظاہر نیز مقام بلند داشتند و در خطاطی بسیار خوب بودند و مُلّا عبدالرشید با کمالِ باطن عامل یک تعویذ بودند۔ چون از حضرت ایشان بیعت شدند عرض کردند۔ من این تعویذ بہ خلق خدا می دہم و ایشان را فائدہ می شود اگر حضور انور اجازت عنایت کنند۔ عملِ تعویذ جاری دارم وَالّا لا۔ حضرتِ ایشان اجازت عنایت کردند و مُلّا صاحب تا آخرِ وقت تعویذ می دادند۔ تقریباً ہر روز از چوہی بہ کوئٹہ می آمدند و آن وقت نزد ایشان از دراہم ہیچ نہ می بود۔ حتی کہ ایجارِ عربہ ہم نہ می بود۔ چون بہ شہر می رسیدند خلق بر ایشان ہجوم می آورد۔ ایشان ہدیۂ تعویذ مقرر نہ کردہ بودند۔ ہر چہ کسے پیش می کرد می گرفتند۔ در آن ایام ہر روز کمتر از بست روپیہ بہ دستِ ایشان نہ می رسید۔ با وجود این قدر یافت دائما مقروض می بودند۔ در داد و دہش و مہمان نوازی مشہور بودند۔ اگر مہمان بہ خانۂ ایشان می رسید۔ یک گوسفند بالضرور ذبح می کردند و قاعدۂ ایشان بود چون آن خدمتِ حضرت ایشان می رسیدند لامحالہ دست بوسی می کردند و بعد از دستبوسی دو روپیہ ہدیہ پیش می کردند۔ احیانا چنین ہم شدہ کہ در یک روز دو بار سعادتِ دستبوسی بہ ایشان نصیب شدہ و ایشان دو بار ہدیہ پیش کردہ اند۔ نوبتے حضرت ایشان چون از نماز جمعہ فارغ شدند و در جامع نشستند۔ مُلّا عبدالرشید استادہ شد کہ بیرون رود۔ حضرت ایشان فرمودند۔ عبدالرشید کجا میروی۔ عرض کرد۔ جیب من تہی دست۔ بعد از نصف ساعت مسرور و شادان آمد و دستبوس شد و دو روپیہ ہدیہ پیش کرد باز دستبوسی ماہر سہ برادر کرد و ہر یک را یک روپیہ ہدیہ داد۔ مردم بلوچستان می گفت کہ تعویذِ مُلّا عبدالرشید بہ حدّے اثر دارد کہ ایشان تعویذ می نویسند و اثر بر مریض ہمان دم می شود خواہ آن مریض بہ مراحل دور باشد۔ چند سال بعد از پیر و مرشدِ خود بہ عمر ہشتاد و پنج یا قدرے زاید رحلت کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنہُ۔

۳۹۔ سید عبدالحق از ساداتِ کرام صحیح النسب پشین و از خلّصِ یارانِ حضرت ایشان بودند۔

Marfat.com

درحیاتِ مبارکۂ پیرومرشد خود رحلت کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۴۰۔ خدائے رحم کاکڑ از پشین عجب مردِ پاک دل صادق المحبہ بود۔ حضرتِ ایشان اُو را رحمت اللہ می گفتند۔ اجازت نامۂ آمدِ کوئٹہ را ایشان بہ رامپور آوردہ بودند۔ از دل وجان فدائے پیرومرشد بود۔ درخوردسالی خدمتِ حضرت برادرِ کلان کردہ بود۔ درحیاتِ پیرومرشد سفرِ آخرت اختیار کرد و دعاہائے حضرتِ ایشان برایش شمعِ راہ شدند۔ هَنِیْئًا لَهٗ ثُمَّ هَنِیْئًا لَهٗ۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۴۱۔ سیّد اکرم شاہ از پشین۔ صاحبِ وَجد و درد و آہ و سوز و بیخودی و استغراق بود۔ چون بہ نماز می استاد محوِ انوار و تجلیات شدہ از خود بے خبر می گشت، بہ ہر دو دستِ خود سینہ و جسدِ خود را بہ شدّت می زد و بعد از ختمِ نماز بہ ہوش آمدے و آثارِ ضعف و ماندگی بر بُشرۂ ایشان ظاہر شدے و چون باز بہ نماز تراویح مشغول شدے ہمان جوش و خروش سابق روے می داد۔

ہر چند پیرِ خستہ تن و ناتوان شدم ہر گہ کہ یادِ روے تو کردم جوان شدم

روزے حضرت ایشان بہ عاجز گفتند۔ سیّد اکرم شاہ صلاحیّت دارد کہ در نماز بہ پہلوئے من استادہ شود۔ چون کہ در ایشان قوتِ برداشت نیست و بہ حرکت می آیند ازین جہت ایشان را متصل بہ خود استادہ نہ می کنیم۔ چند سال بعد از پیرومرشدِ خود سفرِ آخرت اختیار کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

ابن شش نفر از بلوچستان بودند و از ایشان مُلّا عبدالحلیم آخوندزادہ سرکردۂ مخلصین افغانستان و بلوچستان و ہندوستان بودند۔ حالا عاجز بیانِ اصحابِ اجازتِ اہلِ ہند می کند۔

۴۲۔ مولوی محمد اصحاب الدین فرزند محمد زین العابدین صدّقی ساکن ٹیک ناف بازار شہر چاٹگام۔ بنگال۔ خلیفۂ اوّلِ حضرت ایشان است علی الاطلاق کہ بعد از ارتحال حضرت جد بزرگوار شاہ محمد عمر قدس اللہ سرہٗ خلافت یافتہ۔ سہ مکاتیبِ محمد اصحاب الدین پیشِ نظر عاجز اند، مکتوب اوّل از کلکتہ و مکتوب دوم از چاٹگام بہ بستم رمضان ۱۲۹۹ھ ارسال کردہ اند۔ و نوشتہ اند کہ بیشتر از بست و پنج نفر بیعت شدہ اند۔ دو افراد احوال ارجمند دارند، یکے سی و پنج ہزار بار ذکر اسم ذات و دو ہزار و یک صد بار نفی اثبات و یک ہزار و یک صد بار تہلیلِ لسانی می کند و دیگرے بست و نہ ہزار بار ذکر اسم ذات و یک ہزار و یک صد بار ذکر نفی اثبات و پنجصد بار تہلیلِ لسانی می کند۔ و احوال خود را از مراقبہ و ذکر و حلقہ و تدریس بہ تفصیل نوشتہ اند و دران ایّام ایشان در مراقبۂ حقیقتِ کعبۂ ربّانی مصروف بودند و مکتوب سوم در جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ نوشتہ اند و از عبداللہ ارکانی و دیوان علی ارکانی و عبدالحمید سندیفی تسلیمات نوشتہ اند و حوالۂ مکتوب حضرت ایشان ہم تحریر است۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَضِیَ عَنْہُ۔

Marfat.com

۴۳۔ حاجی فیض اللہ "ٹھیکہ دار" از سَرسَہ۔ صاحبِ نسبت و احوال ارجمند بودہ۔ از مخلصین اقدمین بودہ۔ چون حضرت ایشان از دہلی بہ کوئٹہ و از کوئٹہ بہ دہلی می آمدند ایشان با جمعے از رفقا بر محطّہ "بھٹنڈہ" با چائے و شیر و بسکٹ حاضر بودے و صدائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از حاضریِ ایشان آگاہ می کرد۔ چون آواز حضرت ایشان می شنید در تنش جانِ نو می دمید، در تعمیرات خانقاہ شریف۔ چہ از مسجد شریف و چہ از مجرِ مبارک و چہ از تسبیح خانہ و چہ از منزلِ خیر نگرانی کار بہ ایشان مفوّض بود و منشی حسین علی معاون و مددگار ایشان عجب مبارک مرد بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۴۴۔ مولوی برکت اللہ مختار، ساکن ہانسی ضلع حصار، از مخلصین قدماء و از اصحابِ احوالِ مبارکہ بودند، با عاجز ارتباط و محبّت زیاد داشتند۔ در ایّامِ آخر تمام آن مکاتیب مبارکہ کہ حضرت ایشان وقتاً فوقتاً بہ ایشان نوشتہ بودند بہ عاجز دادند۔ عاجز ترتیب دار از آن مکاتیب بیشتر را نقل کردہ است تا ناظرین ملاحظہ کنند کہ حضرت ایشان بہ چہ طور تربیتِ مریدان می فرمودند۔

سالہا باید کہ تا یک کودکے از فضلِ رَب عالمے دانا شود یا شاعرے شیرین سخن

پروردگار بر مولوی برکت اللہ کرمہا کردہ بود صدہا افراد از ایشان فیضیاب شدند۔ نوبتِ آخر چون بہ خانقاہ شریف آمدند تا دیر بر مزارِ شریف مراقب شدند۔ و با عاجز بہ محبّتِ زیاد ملاقات کردند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۴۵۔ مولوی سیّد عبد الجلیل فرزند سیّد ہدایت علی۔ اوّلاً در ڈاسنہ نزد غازی آباد قیام داشتند و باز بہ جَرُول ضلعِ بہرائچ مقیم شدند۔ بعد از بیعت چند وقت حاضر خدمت بودند چون حضرت ایشان بہ کوئٹہ رفتند، ایشان در صحبت صوفی ناتمام نشستند۔ بیان این واقعہ در فصل دوم تحتِ عنوان "اجتناب از صحبتِ صوفی ناتمام" بر صفحہ ۲۵۳ گزشتہ۔ چار سال بہ خدمت حضرت ایشان مسلسل ماندند۔ حضرت برادرِ کلان را درس می داد، مدد و مکاتیب حضرت ایشان می نوشتند اگر کسے از عمرِ ایشان استفسار می کردی گفتند ماحصلِ زندگانی آن چہار سال بود کہ در خدمت حضرت ایشان گزاشتہ ام و باز می گریستند۔ بہ شبِ جمعہ چہاردہم محرم الحرام ۱۳۹۱ھ (۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء) بعد مغرب رحلت نمودند و بہ روز جمعہ متصل بہ قیام گاہ ایشان جسدِ ایشان را سپرد خاک کردند، یک سال قبل از وفات ملاقات ایشان با عاجز در جائے مولانا محمد عمر شد۔ سبحان اللہ چہ مبارک اجتماع بود۔ عُمرِ ایشان یک صد و پنج سالہ بود۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

۴۶۔ میر واحد۔ نزد خانقاہ شریف دہلی قیام داشت۔ جوانِ صالح و صاحبِ استعداد بود۔ افسوس کہ در عنفوانِ شباب رحلت کرد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

Marfat.com

۴۷۔ حضرت استادی مولانا مولوی حافظ محمد عمر فرزند حافظ محمد ایوب ساکن محلّہ مدا پور۔ گھوسی ضلع اعظم گڑھ بروز جمعہ یکم رمضان سنہ ۱۳۰۰ھ (۱۶ نومبر سنہ ۱۸۸۳ء) ولادت ایشان شد۔ در خوردسالی قرآنِ مجید حفظ کردند و از اجلّۂ علمار ہند علم منقول و معقول خواندند۔ در فہم و حافظہ از اذکیاے روزگار بودند۔ ہنوز بہ طلب علم مشغول بودند کہ داعیۂ خدا طلبی پیدا شد و در سنہ ۱۳۲۲ھ بہ آستانۂ خیر جہاں رسید مدد و داخل سلسلۂ عالیہ شدند حضرت ایشان ہدایت فرمودند کہ علم ظاہر را بہ کمال رسانند۔ چنانچہ ایشان بہ وجہ تام علومِ مروّجہ را حاصل کردند، نامہاے چند اساتذۂ ایشان بہ عاجز معلوم است می نویسد۔ ۱ مولانا فاروق چڑیا کوٹی ۲ مولانا ظہور الحسن جونپوری ثم رامپوری ۳ مولانا سید ہادی حسن جونپوری ۴ مولانا ماجد علی مانک پوری ۵ مولانا عبد اللطیف بجنوری ثم علی گڑھی۔ و فن تجوید از قاری عبد الرحمٰن در الہ آباد خواندند۔ در سنہ ۱۳۳۵ھ برائے تعلیم ماہر سہ برادر مقرر شدند و برائے ایشان مواقع فراہم آمدند کہ از حضرت ایشان ظاہراً و باطناً استفادہ کنند۔ چنانچہ در ماہ رمضان مبارک با قاری نیاز احمد در درس شاطبیہ شریک شدند و نسبتِ تلمذِ ظاہر نیز از حضرتِ ایشان پیدا کردند در سنہ ۱۳۴۶ھ حضرتِ برادرِ کلان ایشان را با خود برائے حج بردند۔ دران مبارک سفر رفاقت ایشان از بس نیک بود جناب ایشان از آن افراد تحصیل علم کردہ بودند کہ بہ حزبے معین تعلق نہ داشتند۔ مثلاً دیوبندیّت و بریلویت وغیرہ۔ لہٰذا مسلکِ ایشان مسلکِ علمار راسخین و جمہورِ اُمّت بود۔ کلام درست از ہر کہ می شنیدند خوش می شدند۔ و کلام نادرست از ہر کہ می شنیدند بہ حوقلہ و استغفار رجوع می کردند۔ عاجز بہ بستم محرم سنہ ۱۳۹۰ھ برائے ہشت روز نزد ایشان رفت۔ ایشان مولانا سید عبد الجلیل را از جرول طلب کردند عجب مبارک اجتماع بود۔ جناب ایشان در محلّہ خود "مدرسۂ خیریہ فیضِ عام" تاسیس کردہ اند۔ مبارک وجود ایشان دران جہات مشعلے روشن بود۔ خلقے ازان مستفید شد۔ خلفاے ایشان سہ نفر اند۔ مولوی حافظ محمد منظور احمد فرزند ایشان۔ مولوی حافظ محمد اکرام الحق ابن العم ایشان۔ مولوی عبد الحمید عرف مولوی مکّی بنارسی۔ حَفِظَهُمُ اللهُ وَوَفَّقَهُمْ لِمَرْضَاتِهِ۔

۴۸۔ مولوی حافظ قاری ولی محمد فرزند شیخ نانو از موضع ابراہیم پور ماجرہ۔ علاقہ میرٹھ۔ ایشان بہ مکّہ مکرّمہ رفتند و از شیخ القرار قاری عبد اللہ شاطبیہ خواندند و در قرآتِ ائمۂ سبعہ مہارتے پیدا کردند و در میرٹھ مشغول تدریس شدند۔ قرارتِ قاری صاحب را حضرت ایشان بسیار خوش داشتند چون بہ محفل میلاد شریف از میرٹھ می آمدند و قرار تلاوت قرآن مجید می کردند حضرت ایشان می فرمودند۔ قاریِ ما کجا ہستند۔ روزے حضرت ایشان فرمودند کہ قاری عبد اللہ شاگرد ما ہست۔ از ما سبق خواندہ۔ وفاتِ قاری صاحب بہ شبِ جمعہ شانزدہ صفر سنہ ۱۳۵۲ھ شدہ۔ دران ایام عاجز بہ مصر رفتہ بود۔ چون خبرِ وفاتِ ایشان رسید۔ بہ زبانِ اُردو قطعۂ نظم کردہ و سالِ وفات از۔ حافظ و قاری ولی۔ دریافتہ و بہ عربی نیز قطعۂ گفتہ شعرِ آخرش درج ذیل است۔

Marfat.com

قَالَتِ الْاَرْوَاحُ لَمَّا قَابَلَتْهُ اُدْخُلُوْا جَنَّاتِ عَدْنٍ بِسَلَامٍ

از شطرِ آخر سالِ وفات ظاہر است۔ ایشان را بصارت چشمِ سر نہ بودہ، حق تعالیٰ بصیرتِ ایشان را روشن تر کردہ بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۴۹۔ فتح محمد از اولادِ قاضی محمود شاہ دَرْبانی۔ ساکن موضع دیرپور۔ علاقۂ کھیڑہ۔ گجرات۔ از حضرت ایشان بیعت شدند و حسبِ استعداد خود فوائد برداشتہ بہ وطن خود مراجعت نمودند۔ سہ سال می شود کہ از علاقۂ ایشان چند نفر آمدہ بودند و از احوالِ طیبۂ ایشان بیان کردند و گفتند ضعیف شدہ اند۔ بیشتر در خانۂ خود می باشند۔ اَلْحَقَہُ اللّٰہُ بِعِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ۔

۵۰۔ حافظ سکندر ولد ناصر خان۔ اصلش از علاقۂ سرحد بود اَمّا نشو و نما در پنجاب و دہلی یافتہ۔ در مدرسۂ عالیہ فتحپوری دہلی درسِ قرآن مجید می دادند عجب مردِ پاک طینت و ولی صفت بودند، ہمہ وقت ہوش در دم و نظر بر قدم می بود، از غفلت دور و بہ دولتِ حضور و آگاہی متصف بودند۔ چون ہندوستان منقسم شد و دہلی گہوارۂ زد و خورد گشت ناچار مع اہلِ خانہ و ہر دو پسر بہ پنجاب رفتند و بعد از چار یا پنج سال یک مکتوب ارسال کردہ بودند و بعد ازان احوالِ ایشان معلوم نہ شد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۱۔ مولوی سعید احمد فرزند مولوی خلیل احمد فرزند مولوی سراج احمد ساکن سرائے ہلالی۔ سَنْبَھَل۔ بیعت شدند و آن چہ بہ نصیبِ ایشان بود یافتند و بہ خانہ رفتند و در مدرسۂ سراج العلوم بہ خدمتِ دین مشغول شدند۔ فرزندِ پسرِ کلانش مولوی حافظ اسعد بن مولوی حبیب احمد و فرزندِ خوردش حافظ محمد شاکر چند ماہ قبل آمدہ بودند۔ می گفتند، مولوی سعید احمد در ۱۹۵۲ء رحلت کردہ اند۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۲۔ سردار عدالت خان ولد شرف علی خان ساکن نَتْھُوَالَا علاقہ جہلم پنجاب وابستہ بہ فوج انجلیزی در دستۂ اسپ سوارانِ پنجابیان بود۔ بہ دہلی آمد و از حضرتِ ایشان بیعت شد۔ در ۱۳۲۹ھ قیام حضرت ایشان در میرٹھ شد۔ این دستۂ اسپ سواران آنجا بود لہٰذا عدالت خان بیشتر اوقات در خدمت می رسید۔ در حربِ عمومیِ اوّل انجلیزہا این دستہ را بہ فرانسہ فرستاد، لمحاربۃ الألمان۔ چونکہ عدالت خان افسرِ آن دستہ بود، برائے ایشان انتظامِ مستقل خیمہ بود۔ عدالت خان بیان کردند: "موسم خنک بود۔ من برائے نماز عشاء در کنجے وضو می کردم۔ پائے چپ خود را خواستم کہ بشویم ناگاہ یک زن جوان پری پیکر با صد عشوہ و ناز بہ خیمہ در آمد و بہ سوئے من دیدہ تبسم نمود۔ درین دوران من پائے خود را شستہ استادم و تصورِ حضرت ایشان کردم بہ مجردے کہ صورتِ مبارک در خانۂ دلم در آمد بر من کیفیتے طاری شد کہ مرا از خود رَبُود۔ نہ می دانم کہ آن کیفیت چہ مدت گرفت۔ اَمّا وقتے کہ بہ ہوش آمدم آن فِتْنۂ جَوَالَہ از خیمہ رفتہ بود شکر پروردگار بجا آوردم و ہمان دم

Marfat.com

راہِ خیمہ را از درون بستم"۔ عدالت خان چون از فرانسہ باز گشتند بہ دہلی آمدند واقعہ بیان کردند۔ حضرت ایشان بسیار خوش شدند و بہ عدالت خان دعاہا دادند۔

عاجز گوید این ہمہ برکت تصوّر بود کہ آن را رابطہ گویند۔ بعض مدعیانِ علم از رابطہ نفرت می کنند۔ دو سہ ماہ می شود کہ یکے از علماء نجد گفت کہ رابطہ حرام است دران محفل غیر از قائل پنج شش دیگر علماء ہم بودند۔ عاجز گفت۔ چہ جائے حرمت است۔ اثبات رابطہ از حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بہ طرق صحیحہ ثابت است۔ چندین حضرات از صحابہ چون حدیثے را روایت می کردند و می گفتند۔ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ این دید ایشان، دیدِ آن مبارک صورت بود کہ در سویدا ر قلب ایشان محفوظ بود۔ حضرات مشائخ ہمین را تصوّر و رابطہ می گویند۔ مولائے روم قدس اللہ سرہ در اوائل دفتر دوم چہ خوب فرمودہ۔

آئنہ دل چون شود صافی و پاک — نقشہا بینی برون از آب و خاک
ہم ببینی نقش و ہم نقاش را — فرشِ دولت را و ہم فرّاش را
چون خلیل آمد خیالِ یارِ من — صورتش بُت، معنیِ او بُت شکن
شکر یزدان را کہ چون اُو شد پدید — در خیالش جان خیالِ خود بدید
خاک درگاہت دلم را می فریفت — خاک بروے کو ز خاکت می شکیفت

بر عدالت خان پروردگار لطفہا کردہ بود۔ بسیار غافلان در صحبتش بہ وادی حضور رسیدند۔ بہ روز جمعہ یازدہم رجب ۱۳۷۵ھ (۲۴ فروری ۱۹۵۶ء) رحلت نمودند۔ چند روز گزشتہ بود یک ہندو را دو پسرانش بہ خانقاہ شریف آوردند۔ خانۂ این ہندو بہ قربِ خانۂ عدالت خان بود۔ چون ہندوستان تقسیم شد وے بہ دہلی آمد۔ واز دو سال بینائی چشم وے از وجہ نزول ما رضائع شدہ بود۔ این ہندو از جیب خود یک مکتوب برآورد کہ دران از وفاتِ عدالت خان نوشتہ بود، این ہندو زار و قطار می گریست و می گفت این چنین مردِ دلی من گاہے نہ دیدہ ام چون کہ این جائے مرشدِ ایشان است ازین جہت اینجا آمدہ ام تا سکونِ قلب حاصل کنم فی الواقع عدالت خان یکے از اولیاے پروردگار بود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۳۔ محمد ہاشم فرزند فضل الرحمٰن صدیقی ساکن دوتانہ، نزد کوسی کلان علاقہ متھرا۔ جدّ کلانش در عہد مملکتِ خلجیان درین جا آباد شدہ بود۔ ولادت محمد ہاشم در ۱۳۲۰ھ۔ ۱۹۰۲ء۔ بودہ۔ در ۱۳۳۶ھ بیعت شد و بہ مداومت در حلقہ مبارک حاضر می شد، احیاناً اشعار نعتیہ بہ سوز و درد می خواند و حضرت ایشان خوش می شدند و می فرمودند ہاشمِ ما را ببینید چہ گونہ خوب می خواند۔ محمد ہاشم یک غزل اردو را بسیار بہ سوز می خواند۔ مطلعِ آن غزل این است۔

Marfat.com

تڑپتا ہے دل جان کو بے کَلی ہے　　یہ دولت تمہاری بہ دولت ملی ہے

یعنی دلم می تپد و جانم بے قرار است و این دولتِ درد و سوز از جنابِ شما بہ من رسیدہ است چون کہ این شعر حسبِ حال او بودہ اثرے می داشت و از اصحابِ حلقہ نعرہ ہائے ھا و ھو بر می خاست۔ نعمتِ آہ و سوز کہ از حضرت ایشان یافتہ بود تا آخرِ دم حفاظتِ نگاہ داشتِ وے کرد۔ از خانۂ خود بہ دہلی در سال دو بار ضرور می آمد، در محفل مبارک میلاد شریف و در حفلۂ عرس مبارک، نوبتِ آخر بہ بست و ہشتم جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ آمد و روز دوم مراجعت کرد و بہ یکشنبہ سیزدہم شعبان ۱۳۸۶ھ۔ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۶ء۔ از دنیا رخت سفر بست و دَرْدِہِ خود مدفون گشت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مخلصانش بفضل اللہ و کرمہ از نسبت مبارکہ عاطل نیند و مُحلّٰی بہ آداب سلسلہ اند۔ وَفَقَھُمُ اللّٰہُ لِمَرْضَاتِہٖ وَرَحِمَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا ھَاشِمًا وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۵۴۔ مولوی عبدالعزیز فرزند عبداللطیف، ساکن جونا کِرْکَاٹی۔ علاقۂ کُھلنا۔ بنگال۔ در مدرسۂ عبدالرب دہلی، علم دین می خواندند۔ بہ روز جمعہ آنجا حضرتِ خیرِ جہان را دیدند۔ و دل خود باختند۔ و در سال ہزار و سہ صد و بست و سہ بیعت شدند۔ چون کہ با حضرت ایشان ارتباطِ تام داشتند بہ زودی پیش رفت کردند و بہ اجازت و خلافت مشرف شدند۔ معمولِ ایشان بود کہ ہر سال برائے چہل روز حاضر می شدند۔ بہ عاجز بیان کردند کہ در اوائلِ احوال یک سال بار دیگر حاضر شدم۔ حضرت ایشان مرا فرمودند مراعات قاعدہ کنید۔ بہترِ اعمال اَدْوَمِ اعمال است۔ بار دگر چنین نہ کنید۔ چون بہ اجازت و خلافت مشرف شدند۔ ہمراہِ خود از مخلصین جماعتے را می آوردند۔ و آنہا خدمت خانقاہ شریف می کردند۔ حضرت ایشان از احوال آنہا خوش می شدند۔ مولوی صاحب در احتفالِ میلاد شریف شریک می شدند و دران مبارک محفل بر ایشان احوال طاری می شدند و ایشان مغلوب الاحوال شدہ آن را بیان می کردند۔ دران وقت چشمانِ ایشان مخمور می بود وقتے کہ ایشان احوال خود بیان می کردند حضرت ایشان خاموش می شدند۔ چون حضرت ایشان بہ مزارِ حضرت نصیرالدین محمود روشن چراغ دہلی قدس سرہ تشریف بردند۔ مولوی صاحب ہم در خدمت بودند۔ آنجا بر مولوی صاحب حالتے طاری گشت و عنایات حضرت نصیرالدین را بر ملا بہ آواز بلند بیان کردند۔ حضرت ایشان بہ مخلصین فرمودند "ببینید مولوی عبدالعزیز ما چہ می گوید" آن وقت عاجز ملاحظہ کرد کہ حضرت ایشان کلام مولوی صاحب را بہ نیک وجہ استماع می فرمودند۔ روزے عاجز صباحًا بہ نواخت یادہ بہ خدمت حضرت ایشان رسید۔ و بہ ہمان وقت مولوی صاحب با جماعت مخلصین از بنگال رسیدند و نعرہ ہائے ھُو و ھَادَ اللّٰہ کہ در احوال وجد از ایشان صدور می یافت بہ مسامع مبارکہ رسید۔ حضرت ایشان خوش شدہ بہ عاجز فرمودند۔ ببین کہ مولوی عبدالعزیز ما آمدہ است۔ حضرت ایشان اگر از چیزے یا کسے خوش می شدند نسبتِ آن را بہ خود می کردند۔ بہ سال وصال

Marfat.com

حضرتِ ایشان بہ سہ شنبہ نہم ماہ مبارک ربیع الاول از کوئٹہ بہ دہلی آمدند و بہ رودِ چہار شنبہ دہم ماہِ مبارک مولوی صاحب باجمعے کثیر از مریدان از بنگال بہ خانقاہ شریف رسیدند۔ از مخلصینِ ایشان بیشتر افراد برائے یک ہفتہ آمدہ بودند و پانزدہ یا بست نفر برائے چہل روز۔ از آمدِ مولوی صاحب حضرت ایشان مسرور گشتند، کیفیاتے کہ در محفل مُجَدَّد و مُبَارک بہ ظہور رسید بیانش در فصلِ دوم بہ تفصیل گزشتہ۔ چون از آمد مولوی صاحب چہل روز گزشت ایشان بہ بستم ماہ ربیع الآخر اجازتِ مراجعت خواستند۔ حضرت ایشان بہ شیخ عبدالباری جوہری نومسلم و مولوی بخش اللہ و مولوی بدر الاسلام فرمودند کہ بہ مولوی صاحب بگوئید کہ از مخلصین خود چار پنج خصوصی افراد را با خود دارید و دیگر ہمہ را رخصت کنید و شما مزید چہل روز قیام کنید۔ مولوی صاحب عمل برارشادِ مبارک کردند۔ چون چہل روز بہ اتمام رسید و ہلالِ جمادی الآخرہ کہ ماہ ارتحال حضرت ایشان است برافق ظہور کرد مولوی صاحب اجازتِ رفتن طلب کرد۔ حضرت ایشان بہ نام بردہ ہائے سابق گفتند۔ دل مامی خواہد کہ مولوی صاحب چند وقت قیام کنند۔ چون کہ از خانۂ مولوی صاحب مکتوبے رسیدہ بود و آنجا کارے پیدا شدہ بود۔ مولوی صاحب بیان آن عُذر کردند و حضرتِ ایشان مولوی صاحب را اجازت سفر دادند۔ عاجز دید کہ بہ صباحِ روزِ رفتنِ مولوی صاحب حضرتِ ایشان از حَرَم سَرا برآمدہ، در دروازہ بر تختِ مبارک نشستند و مولوی صاحب را طلب کردند مولوی صاحب نزدِ تخت بر زمین نشستند۔ حضرتِ ایشان مبارک دستہائے خود را بر شانہ ہائے مولوی صاحب نہادہ چشم بند کردہ نشستند۔ روے مولوی صاحب قدرے میلان بہ جہتِ شرق داشت۔ عاجز بر چہرۂ مولوی صاحب آثارِ کیفیات می دید۔ بہ اندازۂ پانزدہ دقیقہ حضرتِ ایشان توجہِ خاص فرمودند و باز مولوی صاحب را رخصت کردند۔ آن وقت مولوی صاحب بہ اختیار خود نماند و از اعماقِ قلبش نعرہ ہائے مستانہ برآمدند و مخلصانِ ایشان کہ بہ پشتِ ایشان بودند ہمنوائے ایشان شدند۔ مولوی صاحب بہ چہارم یا پنجم جمادی الآخرہ رخصت شدند و بہ آخر این ماہ حضرتِ ایشان رحلت کردند و مولوی صاحب اشک ریزان بادلِ بریان از از بنگال آمدند و می گفتند۔ حضرت ایشان قدس سرہ خواستند کہ من نہ روم و من از وجہِ کارے رفتم۔ این — یک داغ است بر دلم کہ تا آخرِ وقت خواہد ماند۔ مولوی صاحب در عرسِ مبارک حضرت ایشان مسلسل بست و پنج سال آمدند نوبت آخر در جمادی الآخرہ ۱۳۶۶ھ آمدِ ایشان شد و بہ آخرِ ماہ رمضان ۱۳۶۶ھ دہلی گہوارۂ قتل و سفکِ دما رگشت و سالہا این کیفیت بماند۔ در سال ۱۳۷۵ھ عاجز بہ ایشان نوشت کہ پروردگار فضل فرمودہ و احوال قدرے خوب شدہ لہٰذا برائے چند وقت بیائید۔ پروردگار ایشان را اجر ہا دہد کہ بہ مطالعۂ مکتوب عاجز مع رفقاء بہ دہلی آمدند۔ چند روز قیام کردند و بہ عاجز گفتند تا وقتے کہ زندہ ام ان شاء اللہ می آیم۔ لیکن مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ۔ بہ خانہ رفتند۔ چندے بہ عافیت ماندند و باز علیل شدند و

Marfat.com

بہ شنبہ یازدہم ماہ مبارک "میلاد شریف" ربیع الاول ۱۳۷۶ھ (شانزدہم اکتوبر ۱۹۵۶ء) رحلت نمودند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ وَقَدَّسَ سِرَّہُ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہُ۔ مولوی صاحب را با عاجز و عاجز را با ایشان ارتباطے و مودتے بود۔ مافی الضمیر را بہ عاجز می گفتند۔ افسوس صد افسوس ازان مشعلہا کہ حضرتِ ایشان جا بہ جا افروختہ بودند یکے ہم نہ ماندہ۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ عاجز برائے دیدِ دخترِ سوم عطیہ فاروقیہ بہ چہار شنبہ بست و ہشتم ماہِ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ (۳ جون ۱۹۷۰ء) بہ چاٹگام رسیدہ بود۔ آنجا مولوی عبدالرحیم مولوی محمد معصوم و محمد سعید فرزندان مولوی صاحب و شفیق احمد فرزند مولوی عبدالرحیم رسیدند و بیان کردند کہ بہ چہاردہم ربیع الآخر (۱۸ جون) عقد نکاح محمد زبیر است کہ فرزند آخر و ششم مولوی صاحب است و باز بہ بستمِ ماہ دعوت ولیمہ است و درین حفلاتِ مسرت اشتراک شما موجب مسرتِ مایان است۔ عاجز را محبت مولوی صاحب یاد آمد و بہ خوشی دعوت ایشان را منظور کرد، انعقادِ نکاح در ڈھاکہ با اختری بیگم دخترِ سید بابر حسین شد۔ خطبہ نکاح عاجز خواند و باز مولوی محمد اسلام چاٹگامی مولدِ عربی خواند۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ و دعوتِ ولیمہ در "جُوناکِرکاٹی" (قریہ مولوی صاحب) بود۔ مولوی عبدالرحیم فرزندِ کلان مولوی صاحب بر مزار مبارک پدرِ خود عجب گنبدِ عالی شان ساختہ اند۔ عاجز دہ روز آنجا قیام کرد۔ مولوی عبدالرحیم و برادران و فرزندانِ ایشان عاجز را راحتہا رسانیدند و مولوی علیم الدین و مولوی محمد اسلام و سید محمود حسن کہ از خلفائے مولوی صاحب اند مسرتہا رسانیدند۔ و مزار مولوی صاحب سببِ دلبستگی عاجز بود۔ مولوی صاحب را شش پسر و دو دختر است۔ ۱ عبدالرحیم ۲ محمد یحییٰ ۳ محمد معصوم ۴ محمد سعید ۵ محمد صادق ۶ محمد زبیر۔ و خیر النسا و اشرف النسار۔ مولوی عبدالرحیم را سہ فرزند کلان است حجۃ اللہ، صبغۃ اللہ، شفیق احمد و شش دختران اند و محمد یحییٰ را یک فرزند منّت اللہ و دو دختر و فرزندان دیگر را اولاد خورد است۔ و خیر النسار زوجہ رفیع الدین را چہار پسر و چہار دختر است مولوی عبدالرب، عبدالرحمٰن، سعداللہ، احمداللہ۔ و اشرف النسار زوجہ میر محمد شفیع را دو پسر و دو دختر است عتیق اللہ و عبدالودود سَلَّمَ اللّٰہُ الْجَمِیْعَ ذُکُوْرًا وَ اُنَاثًا وَوَفَّقَھُمْ لِمَرْضَاتِہٖ۔ مولوی صاحب در قریہ خود مدرسہ خیریہ عزیزیہ بنا کردہ اند۔ بعد از وفاتِ ایشان عمارتِ پختہ برائے مدرسہ ساختہ شدہ و نواسہ مولوی صاحب کہ مولوی عبدالرب نام دارد و صدر مدرس است۔ پروردگار این مدرسہ را قائم و دائم دارد۔

عاجز گوید بہ نوعے کہ مولوی صاحب حضرت ایشان را خوش کردند و بہ آخر وقت توجہ خاص و دعاہائے نیک از حضرت خیرِ جہان حاصل کردند آن را اثرے بود اظہر من الشمس۔ پروردگار ایشان را مقبولیت داد۔ در بنگال و بہار و برما و یوپی خلق کثیر از ایشان مستفید شد۔ غیر از فرزند کلان شش افراد خلفائے ایشان بودند۔ ۱۔ مولوی عبدالشکور ولد شیخ احمد ولد فدا حسین ساکن تنگ ندوا موضع میورکل، علاقہ اکیاب، ملک برما۔

Marfat.com

در ۱۳۷۱ھ بہ حیات مولوی صاحب رحلت نمود رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ ۲۔ مولوی نعیم الدین الہ آبادی۔ بعد وفات مولوی صاحب رحلت نمود رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ ۳۔ مولوی علیم الدین ساکن اُڑہاڑ ضلع مرشد آباد بہار۔ ۴۔ مولوی محمد اسلام ساکن دھرم پور ڈاک خانہ دکھن پاڑہ۔ چاٹگام۔ ۵۔ سید محمد حسن الہ آبادی ساکن اعجاز کالونی۔ لَسبیلہ ہاؤس۔ کراچی۔ ۶۔ مولوی مخلص الرحمٰن اکیابی۔ خانہ اش نزد خانۂ مولوی عبدالشکور رحمہ اللہ است۔

مولوی عبدالشکور در ۱۳۲۱ھ از حضرت سیدی الوالد قدس سرہ بیعت شدہ بود۔ در فصل دوم تحتِ عنوانِ بیعت وارشاد، احوالِ بیعت شدن ایشان نوشتہ شدہ است، وسبب تعلق وارتباطِ مولوی عبدالشکور بامولوی عبدالعزیز این شد۔ کَمَا کَتَبَہُ عَبْدُ الشَّکُوْرِ فِی کِتَابِہٖ "من دو ماہ یا دو ونیم ماہ بہ مداومت ہر شب بہ خدمتِ حضرتِ ایشان می رسیدم وفیضہا می برداشتم، درین اثنا مکتوب والدم رسید کہ برادرِ خورد خود را کہ حبیب اللہ نام داشت ہمراہ خود گرفتہ بہ خانہ بیا۔ وبرائے خرچِ سفر یک صد روپیہ کلدار فرستادند۔ من بہ خدمت حضرت ایشان این واقعہ را عرض کردم۔ قدرے توقف کردہ فرمودند" مولوی عبدالشکور، اگر شش ماہ نزدِ ما قیام می کردی بہتر بودے" باز فرمودند" در وظیفۂ شریفہ تغافل نہ کنی واحوالِ خود نوشتہ ارسال داری"۔ افسوس صد افسوس من بر ہدایاتِ حضرتِ ایشان عمل نہ کردم، وچہاردہ سال بہ امور دنیویہ مشغول ماندم، در ۱۳۳۵ھ سہ خواب دیدم وپریشان شدہ بہ دہلی رسیدم۔ دربانِ خانقاہ شریف عبدالستار (مشوڑی ازواز خواہ) بود۔ او اطلاع من کرد۔ وحضرت ایشان بہ واسطۂ عبدالستار احوال من دریافت کردند۔ واجازتِ دخول بہ خانقاہ شریف نہ دادند۔ روزہا گزشت ومن صَبَاحًا وَمَسَاءً حاضر می شدم وبیرون دروازہ نشستہ بہ آہ وبکا مصروف می شدم۔ روزے عبدالستار بہ من گفت۔ حضرت صاحب بہ شما زرِ سُرخ می دادند لیکن شما آن را در خاک کردید، بنا برین حضرت صاحب از شما خوش نیستند۔ وباز روزے بہ من گفتند کہ عن قریب مولوی عبدالعزیز صاحب از بنگال برائے اشتراک در محفل مبارک میلاد شریف می آیند۔ ایشان خلیفۂ حضرت صاحب اند وہر سال ہمراہ ایشان پانزدہ، بست نفر می آیند۔ دیدم کہ بعد چند روز مولوی صاحب آمدند ومریدانِ ایشان بہ ہر وقت کہ می خواستند بہ خانقاہ شریف داخل می شدند۔ وعبدالستار بہ من گفت کہ برائے مولوی صاحب ومریدان ایشان اجازت است وقتے کہ خواہند بہ خانقاہ شریف درآیند، چون من این کیفیت را ملاحظہ کردم بہ دل خود گفتم کہ برایم ہمین بہتر است کہ خود را وابستہ بہ مولوی صاحب کنم چنان چہ وابستہ شدم وبہ مبارک شبِ دوازدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ بہ وسیلۂ مولوی عبدالعزیز صاحب یاس ونا اُمیدی من بہ سعادت وامید تبدیل شد ومن با مولوی صاحب بہ خانقاہ شریف داخل شدم وبرائے نماز شام در صف بہ پہلوئے مولوی صاحب نشستم۔ چون وقت نماز شد حضرت ایشان از پشتِ صف احوالِ مقتدیان را

Marfat.com

ملاحظہ کردہ می گزشتند۔ چون نزدِ من تشریف آوردند، استفسار کردند۔ گیستی۔ بر من ہیبت طاری گشت و تمام جسمِ من شَل شد و نہ توانستم کہ چیزے بگویم۔ بعدِ لحظہ حضرتِ ایشان فرمودند۔ آیا این بنگالی است من جواب بہ بلے دادم۔ حضرت ایشان بر سرم دست مبارک نہادند و فرمودند، "خوب" و اِمامت کردند حضرت ایشان در نماز سورۂ فتح تلاوت کردند۔ مقتدیان در بحرِ حقیقتِ صلاۃ غوّاصیہا کردند۔ کسے در سرشاری می جنبید و کسے در آہ و بُکا مصروف بود۔ من محسوس کردم کہ آن سنگِ گران از ثقلِ عظیم کہ بر سینۂ من نہادہ بود یکبارگی دور شد و از کثرت فیوضات و برکات چنان محسوس می شد کہ سینۂ من شاید بترقد۔ قرأتِ حضرت ایشان بسیار روان و صاف بود گویا کسے تفسیر آیات می کند۔ سورۂ فتح کاملاً تلاوت کردند۔ و چون از نماز فارغ شدہ تشریف می بردند بہ مُلّا احمد خان (مٹاخیل) فرمودند۔ در نماز چہاردہ نفر تنخنخ کردہ اند۔ از ایشان چہاردہ روپیہ جرمانہ بگیر"۔

ھٰذا ما کتبہ عبدالشکور اکیابی۔ آن چہ عبدالستّار مشوڑی رحمہ اللہ بہ او گفتہ درست گفتہ کہ حضرت ایشان شمارا نعمت بے کران می دادند لیکن شما قدر نہ کردید و آن را از دست دادید"۔ اگرچہ از وجہ انتسابِ مولوی عبدالشکور بہ مولوی صاحب دروازۂ خانقاہ شریف برائے ایشان مفتوح شد۔ لیکن از انعامات و الطافِ حضرت ایشان بے بہرہ ماندند۔ نعمتہا کہ در ۱۳۲۱ھ یافتہ بودند۔ اثرے از آن باز نہ دیدند۔ نہ آن مخاطبۂ مبارکہ و نہ آن خواندن احادیثِ مبارکہ یا اشعارِ طیبہ و باز تشریح فرمودن آن۔ بہ ہر حال آن چہ بہ قسمت و نصیب ایشان بود از مولوی صاحب بہ ایشان رسید۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

اصحاب اجازت این پنجاہ چہار پاک دل افراد ہستند کہ بیان ایشان گزشت و کسانے کہ در فدائیت و کمالات امتیازات داشتند بیش از بیش اند۔ نام چند سرمستاں کہ بہ عاجز یاد ماندہ می نویسد۔ بیان فتح اللہ اندڑ، اکبر توخی و عبداللہ کاکڑ گزشتہ۔ نسبت بہ عبداللہ حضرت ایشان بہ عاجز فرمودہ بودند کہ من حیث الکمالات صلاحیت اجازت و خلافت دارد۔ اما از دولتِ علم بے بہرہ بود صلاحیتِ رہبری نہ داشت لہٰذا مفتخر بہ خلافت نہ شد۔ از پشین سید بدل شاہ و یعقوب ترین از اصحاب نسبت و وجد و درد و آہ و سوز بودند۔ سوزِ باطن و جوش لطیفۂ قلب بہ نوعے غالب بود کہ ہر کہ بہ صحبت ایشان می رسید فوراً متاثر می شد۔ مُلّا محمد امان قندہاری بہ عاجز بیان می کرد کہ بہ ایام طلبِ علم بہ پشین رفتم۔ چند روز در قریۂ سید بدل شاہ و یعقوب ترین بودم دیدم کہ بعد العشار الآخرہ بہ یک گوشۂ مسجد شریف سید بدل شاہ و بہ دیگر گوشہ یعقوب مصروفِ ذکر شریف می شدند۔ از سینۂ ایشان یک گونہ صدا بر می خاست و من محسوس می کردم کہ ہر ذرۂ مسجد شریف در وجد رقصان است۔ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَرَضِيَ عَنْهُمَا۔ و در کوئٹہ رحیم داد بلوچ از مستنگ آمد و پنج شش سال در حجرۂ مسجد شریف سکونت کرد۔ عجب پاک دل بود۔ علی الصباح یک پارۂ کلام اللہ مبارک را بہ صوتِ بلند تلاوت می کرد و باز آن

Marfat.com

شجرۂ منظومہ رامی خواند کہ حافظ غلام رسول ویرآن نظم کردہ وصلوٰت مبارکہ وادعیۂ طیّبہ می خواند۔ دوساعت درین وظائف صرف می کرد۔ ازاثر ذکر شریف ایشان تمام مسجد شریف متأثر می شد۔ اگر بہ دَوران ذکر شریف کسے صدائے بلندمی کرد ازنہاد ایشان بہ آواز بلند صدائے اللہ برمی خاست وعجب لذّتے می داد۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ بہاول قمبرانی وملّا منظر شاہوانی، وملّا امان اللہ غلجی، وملّا خان محمد وملّا ایاز کاکڑ وسردار محمد علی خان محمدزی وسید شیر علی ازیشین ومحمد امین نورحصاری ازاصحابِ قلوب واہلِ نسبت بودند۔ روزے ملّا ایاز درناحیہ مصروف بہ ذکر شریف بود وقدرے بہ فاصلہ حضرت ایشان بہ حلقہ مشغول بودند۔ آن وقت حضرت ایشان بہ اہلِ حلقہ فرمودند "ببینید آن گُرگِ کہنہ راکہ ازانجا استفادۂ فیوض وبرکات می نماید" ملّا ایاز بہ عاجز گفتند کہ بعدازین محبّت آمیز ارشاد حضرتِ ایشان ہوئے کردند۔ وبرمن چنان نسبتِ شریف مستولی شد کہ یارائے ضبط نہ ماند۔ اگرچہ دوزانو نشستہ بودم امّا بے اختیار جستہا می زدم۔ ومرزا نیاز محمد خان قندہاری اگرچہ بظاہر تجارت می کرد امّا بہ باطن کارخانۂ باطن را ہر لحظہ آباد می داشت۔ ازکثرتِ ذکر شریف ومراقبہ نوعے انخنا درلہجۂ ایشان پیدا شدہ بود۔ دائما نظر ایشان برساحتِ سینہ می بود۔ ایشان چون قصد سفرِ حج کردند حضرت ایشان بہ عبداللہ عمر کہ دربمبئی بود بہ پانزدہم رمضان ۱۳۲۱ھ نوشتند کہ بہ زیارت ایشان برجائے حاجی شیر محمد وملّا عبداللہ دلّال۔ بہ بھنڈی بازار برسد وخدمتِ ایشان بہ جاآرد کہ ازبرگزیدگان است۔ وگل خان قوم ناصر کوچی ازوارفتگان ومجذوبان بود۔ بہ دہلی می آمد۔ وعاجز می دید کہ رُوئے خود را بہ سوئے قیام گاہ حضرت ایشان کردہ استادہ می شد۔ دیدہ را ازعالم دوختہ مشغول بہ کارخانۂ باطن می شد۔ یک ساعت براین کیفیت می گزشت وموے برتن وے حرکت نہ می کرد۔ اگر بہ نماز استادہ می شد اُو در قیام اوّل می ماند ونماز ختم می شد ومسجد از نمازیان خالی می شد۔ سالہا بہ این کیفیت بود۔ ازبلاد افغانستان صدہا افراد بہ مراتب ولایات رسیدہ بودند۔ درافغانستان ہیچ ناحیہ نماندہ بود کہ ازبرکات وانوار این بزرگواران معمور نہ شدہ باشد۔ افسوس کہ نامہائے ایشان یاد نہ ماند۔ آن چہ درحافظہ ثبت است نوشتہ می شود۔ خان فقیر احمر خیل، ملّا عبدالرحمٰن خضر خیل۔ اختر، مروت، نظام الدین ازقوم مررت، ملّا محمد شریف طیّب کٹوازی۔ شہاب الدین، شرف الدین مہمند، عبداللہ خان دفتانی اخلاص یلزی، احمدالدین صاحبزادہ، امین ترکی، شہید عمر، شرف الدین اندڑ، عبدالرحمٰن بارکزی، حضرت نور نیازی، ملّا غلام جان خروٹی، ملّا عصام، حسن مٹاخیل، عبدالستار مشوڑی، سرور مشوڑی، ملّا عمر سلطان خیل، ملّا ولی محمد نسوخیل، تور، گل خان شیخیل، حاجی رضا العلیزی، احمد نواز قوم سربریدہ، سید فضل حق آقا، سیّد عبداللہ جان، حاجی نیاز اندڑ، گلدین خروئی، نظر اندڑی، عبدالکریم معذور، وبسیارے غیر ایشان وازافرادِ ہندوستان فاخر احمد خان انصاری، شاکر احمد خان

Marfat.com

انصاری، بابو محمد ہاشم ریواڑی، وزیر خان، چودھری مولاداد خان، عبداللہ بیگ ازبھرتپور، احمد یار خان، شیخ غلام احمد ہانسوی، حافظ اشفاق الٰہی ازمیرٹھ، حافظ حفیظ الدین، شیخ علیم الدین، شیخ عبدالکریم، شیخ انعام الٰہی، مولوی شمس الدین، حافظ محمد عمر، حافظ محمد عثمان، عبدالغفور ہمہ ازمیرٹھ، ڈاکٹر اشفاق محمد، ڈاکٹر شوق محمد، مولوی نور احمد امرتسری، سید احمد حسین، قاضی وزیر حسین ازدہلی حافظ عبدالحکیم، شیخ نور الٰہی، حاجی محمد اسحاق، عبدالحق آپٹن، شیخ محمد رفیع، انیس الرحمٰن، حافظ غلام محمد، حاجی شہاب الدین، مولوی بخش اللہ مولوی بدرالاسلام، منشی حسین علی، منشی ننّے خان، محمد شفیع مستری، عبدالرحیم مستری، حافظ منیر الدین منیر، شیخ عبدالباری جوہری، حافظ محمد اسحاق رانی کھیت وَالَا و پسرش شیخ محمد الیاس وغیرہم۔ ہریکے ازاینہا حضرت ایشان راخدمتہا کردہ درجۂ احسان رایافتہ درزمرۂ نیک بختان وصالحین شامل شدہ است۔ روزے حضرت ایشان قدس اللہ سرہ الاقدس دردہلی بہ دورانِ حلقہ فرمودند "یک ناخن منشی امیر خان ازشمایان ہمہ بہتر است۔ اگر ریزۂ ناخن ایشان درکفن شمایان باشد ازعذاب قبر محفوظ مانید" منشی امیر خان ازمریدان حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ بودند۔ عاجز زیارت ایشان کردہ۔ کسانے راکہ عاجز ذکر کردہ وآن سرشاران بادہ محبّت راکہ دیدہ ہمہ رامصداق آن قولِ حضرت ایشان می یابد کہ نسبت بہ امیر خان گفتہ بودند۔ افسوس صد افسوس کہ ازان پاک نفسان کسے نہ ماندہ۔ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

بہ آن گروہ کہ ازساغرِ وفا مستند　　سلامِ ما برسانید ہر کجا ہستند

حضرت والدۂ ماجدہ قدّس اللہ سرّہا الاقدس

اسم ایشان بی بی ہاجرہ است پدرِ بزرگوارِ ایشان شیخ امجد حسین کہ ازسُلالہ مطیبۂ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بودہ اند۔ جنابِ ایشان راوطن شاہجہانپور بودہ ازانجا ہجرت کردہ بہ مکّہ مکرمہ با برادر خود تشریف بردند، غالباً ایشان تجارت شال می کردند ازین جہت شہرت ایشان دران دیار مبارکہ بہ "شَالْ وَالَا" شد۔ ارتباطِ ایشان وبرادرِ ایشان بہ حضرت جدامجد شد۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ بیان می کردند چون برادر جناب امجد حسین حاضر می شدند بردروازہ استادہ بہ آواز بلند می خواندند۔

بردر آمد بندۂ بگریختہ　　آبروے خود زعصیان ریختہ

چون حضرت ایشان درشعبان سنہ ۱۳۰۲ھ بہ مکّہ مکرمہ ازہندوستان رسیدند۔ ازجناب امجد حسین صدیقی طلبگار دخترِ ایشان شدند ودراواخرِ ذی القعدہ یااوائلِ ذی الحجہ بہ ہمین سال نکاح کردند۔ این نکاح برائے حضرت ایشان سراسر سببِ راحت وآسائش وخانہ آبادی گشت۔ بہ نوعے کہ حضرت ایشان از

Marfat.com

امور دنیویہ یکسر ناواقف بودند حضرت والدہ صاحبہ محترمہ بہ امور خانہ داری مہارتِ تامہ داشتند۔ ومع ذٰلک حق تعالیٰ حضرت ایشان را عقلِ کامل عطا کردہ بود۔ با این کمالاتِ ظاہری در شوقِ عبادت وذکرِ شریف یکتائے روزگار بودند۔ دلائل الخیرات والحصن الحصین، والحزب الاعظم واَوْرادِ فتحیہ را از حضرت ایشان خواندہ بودند واسبوعہ این کتبِ مبارکہ ویک پارۂ قرآن مجید وشجرہ شریفہ منظومہ حضرت ایشان بہ اُردو، ودعائے گنج العرش، وسورۂ یاسین ہر روز می خواندند۔ حضرت ایشان را وِرد ومسبحہ بود یکے یک صدی دیگرے پنجصدی۔ کلماتِ مبارکہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یک یک ہزار بار ہر روز می خواندند۔ وغیر از ماہِ صیام روزہ ہائے نفلی بہ کثرت می داشتند۔ وسلوک مجددیہ از اوّل تا آخر بہ وجہِ اَتَمّ واعلیٰ حاصل کردہ بودند۔ در کوئٹہ روزے حضرت ایشان فرمودند: "والدۂ شمایان را مقامِ بلند است۔ احوالِ باطن ایشان بسیار خوب است۔" تربیت وتعلیم وارشادِ نساء کاملاً متعلق بہ ایشان بود۔ چنان چہ حلقہ می کردند وتوجہ می دادند۔ اگر واقعہ بیان می کردند۔ حضرت ایشان تصویب وتحسین می کردند۔ روزے مکاشفہ خود را عرض کردند کہ حضرت کلان را دیدم (حضرت شاہ احمد سعید را حضرت سیّدی الوالد حضرت کلان می فرمودند) وبیان صورتِ مبارکہ کردند، حضرت ایشان تصویب فرمودند خوش شدند۔ در اواخرِ سال چہلم از مایۂ چہاردہم چون طبیعتِ ایشان ناساز شد ودر کوئٹہ در مستشفی داخل شدند، طبیبہ برائے دید وملاقاتِ ایشان روز یکشنبہ مقرر کرد۔ آن روز حضرت ایشان ومادر سہ برادر برائے زیارت ایشان می رفتیم۔ چون کہ حالت ایشان بسیار در خطر بود ازیں جہت طبیبہ بہ تاکید ہدایت کردہ بود کہ نزدِ ایشان خلافِ طبع ایشان حرفے گفتہ نہ شود۔ جناب ہمشیرگان بہ ہدایتِ حضرت والدہ صاحبہ برائے حضرت ایشان ومایان انتظام چائے شیر می کردند۔ دران مرضِ سخت کہ جناب ایشان را طاقتِ تکلم ہم کم بود، از حضرتِ ایشان استفسار کردند کہ نماز چہ گونہ ادا نمایم۔ طاقت نشست وحرکت نہ دارم۔ حضرت ایشان فرمودند۔ بہ اشارہ نماز ادا کنید۔ علالتِ ایشان تا روز وصال حضرت ایشان طوالت کشید حضرت ایشان از اوائل ماہ شوّال از وجہ علالت ایشان دائم الحزن والتألم بودند۔ عاجز سابقاً بیان کردہ کہ روزے در دہلی حضرت ایشان بہ عاجز فرمودند۔ زید۔ اگر رفاقت ما خوش داری صبر کن وبا مادر عربہ بہ خانہ مراجعت کنی۔ حضرت ایشان بعد از نواختِ ہشت از مستشفیٰ روانہ می شدند وغروب آفتاب دران ایام بہ نواخت پنج ونیم بودہ۔ حضرت ایشان بیرون مسکنِ مریضہ در خیمہ قیام می کردند۔ عاجز از بیکاری وتنہائی گران خاطر شدہ در صحنِ مسکن آہستہ آہستہ قدم می زدو بہ دلِ خود می گفت۔ چرا توقف کردی وخود را پریشان ساختی، عاجز درین خیال مصروف بود کہ حضرت ایشان بہ استعجال برہنہ پا از خیمہ بہ مسکن تشریف آوردہ ہر دو

Marfat.com

دست مبارک را بر شانہائے عاجز نہادہ بہ ملاطفت تمام فرمودند: "زید، پریشان مشو، والدۂ شما خدمتِ ما بسیار کردہ و ما می خواہیم کہ قدرے معاوضہ ادا کنیم۔ بہ ساعتِ ہشت از شب در مرضِ ایشان شدت می شود۔ دران وقت عیادت کردن بہتر است۔ حالا وقت بہ ہشت قریب رسیدہ۔ ما عیادت کردہ بہ خانہ می رویم۔" و یک روز قبل از وفاتِ خود از عاجز احوالِ حضرت والدہ ماجدہ استفسار کردند۔ وَكَانَ ذَاكَ مِنْ اَوَاخِرِ كَلَامِهٖ۔

ولادتِ حضرت والدہ ماجدہ غالباً در ۱۳۸۴ھ بودہ۔ ایشان را دو برادر بودند۔ جناب محمد اسماعیل کہ از ایشان کلان تر بودند و ایشان را اولاد پیدا نہ شد۔ و محمد اسحاق کہ از ایشان خورد بودند۔ دو دختر داشتند۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَرَفَعَ مَكَانَهُمْ وَرَزَقَهُمْ مَعِيَّةَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

عاجز و برادر عزیز حضرت ابوالسعد سالم سلمہ اللہ و حفظہ برائے تحصیلِ علم قصدِ مصر کردیم۔ اَوَّلًا از جناب ایشان اجازت طلب کردیم۔ پروردگار درجاتِ ایشان را بلند تر فرماید اجازت دادند و ما ہر دو بہ روز شنبہ بست و دوم ذی القعدہ ۱۳۴۹ھ (۱۱ اپریل ۱۹۳۱ء) بہ مصر روانہ شدیم۔ چون ایام مراجعت مایان قریب شد در کوئٹہ بلوچستان بہ شبِ جمعہ بہ وقتِ تہجد (افضل اوقات) بست و ہفتم ماہ صفر ۱۳۵۴ھ (۳۱ مئی ۱۹۳۵ء) زلزال عظیم واقع شد۔ ہزاران افراد درین حادثہ شہید شدند، حضرت والدۂ ماجدہ نیز درین حادثہ جامِ شہادت نوشیدند۔ عاجز تاریخ وفات ایشان چنین گفتہ۔

کوئٹہ سر دابۂ وحشت شدہ — وائے بر فتکے کہ از رَجفت شدہ
مردمان در ناز و نعمت محوِ خواب — یک بہ یک نازل چسان آفت شدہ
تیرہ و تاریک شب دین زلزلہ — آہ ظلمت بر سرِ ظلمت شدہ
گلستان ویران و عمران شد خراب — حالِ مردم باعثِ عبرت شدہ
نے کسے غمخوار و نے پرسانِ حال — زندگانی بر بشر زحمت شدہ
نے کسے را مال نافع نے وَلَد — ہمچو محشر آن زمان حالت شدہ
دشمنان را دشمنی از یاد رفت — دوستی مفقود از خلقت شدہ
ہر نفس از بیم و ترسِ رَست خیز — رُو بہ صحرا مونسِ وحدت شدہ
وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى از عذاب — مُنطبق بر حالِ این اُمّت شدہ
چشم گر بینا بود از بہرِ خلق — بے ثباتیِ جہان مُثبَت شدہ

Marfat.com

فَاعْتَبِرْ یَا غَافِلًا عَمَّا تَرَیٰ — اے بَسَا حسرت کہ از غفلت شدہ
اندریں گرداب زحمت مادرم — داغ فُرقت ماندہ ورخصت شدہ
تودہائے خاک بر جسمِ نزار — انتقالِ شان بہ این صورت شدہ
عَبْدِ رحمان، عائشہ، زینب چہان — در سَفَر با جَدّہ ہم صحبت شدہ
بُد نصیب شان شہادت از ازل — بہرِ شان زین زلزلہ رحمت شدہ
مَن بہ مُلکِ مصر و آمد این خبر — وائے صد گُربَت کہ در غُربت شدہ
رفت ایامِ خوشی و خُرّمی — حیف در بختم کنون حسرت شدہ
جنّتِ حق زیر پائے مادران — خدمتِ شان موجبِ عزّت شدہ
زیدؔ گر پرسد کسے سالِ وصال — گو "مقامِ عالیش جنّت شدہ" ۱۳۵۲ھ

چون از بالائے ایشان چوب و خشت و خاک را برداشتند، دیدند کہ بر سجادہ سر بہ سجود اند و مُسبحہ در دستِ راست ایشان بود، غالباً جناب ایشان تہجد خواندہ بہ ذکر شریف مصروف بودند کہ وفاتِ ایشان شد۔ نَوَّرَ اللّٰہُ تُربَتَہا۔

اَولادِ صُلبی

حق تعالیٰ حضرت ایشان را چہاردہ اولاد عنایت کرد، از بطن زوجۂ اولی سہ دختر و از بطن زوجۂ اخری سہ پسر و ہشت دختر و دُو اولاد از یک دختر کہ در حیات حضرت ایشان پیدا شد۔

معمول حضرت ایشان بود کہ بعد ولادت الطفل در گوش راست اذان و در چپ تکبیر می گفتند، و بہ روز ہفتم عقیقہ می کردند برائے فرزند دو بُز و برائے دختر یک بُز ذبح می کردند، و آن روز موے سرِ مولود نیز می تراشیدند و موئے سر را بہ نقرہ وزن کردہ تصدق می کردند و بہ وقت ذبح این دعاے ماثورہ می خواندند اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابنی (و باز نام مولود می گرفتند) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِابْنِی (نام مولود) مِنَ النَّارِ۔ در عقیقۂ دختر بہ جائے ابنی، بنتی می گفتند و ضمائر تانیث می آوردند۔ و چون حق تعالیٰ حضرتِ ایشان را دو نواسہ عنایت کرد بہ طریقہ مندرجۂ بالا عقیقہ کردند و فرمودند کہ بعد از تراشیدنِ موئے سر زعفران را در آب سائیدہ بر سرِ مولود بمالند۔

اولاد زوجۂ اولیٰ۔ (۱) بی بی عابدہ، بہ جمادی الاولی ۱۲۹۹ھ متولد شد و بعد از پنج ماہ در شوال فوت کرد و در احاطۂ حضرت شاہ جمال اللہ قدس سرہ بہ جہتِ جنوب از مزارِ پُر انوار جدِّ بزرگوارِ خود در رام پور مدفون گشت۔ (۲) بی بی صابرہ بہ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ متولد شد۔ چند ماہ زندہ ماندہ در خانقاہ شریف

Marfat.com

دہلی وفات یافت ونزد دروازۂ تسبیح خانہ مدفون گشت۔(۳) بی بی کاملہ در ۱۳۰۱ھ متولد شد و ہفدہ روز زندہ ماندہ رحلت کرد و در رامپور، در احاطۂ شاہ جمال اللہ قدس سرہ بہ پہلوئے خواہر کلانِ خود مدفون گشت جَعَلَهُنَّ اللهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا لِّلْاَبَوَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ۔

اولاد زوجۂ اخری کہ حضرت والدۂ ماجدۂ ماہر شش برادر و خواہر ند، درج ذیل است:۔

(۱) بی بی احمدی (۲) بی بی محمدی (۳) بی بی فاطمہ (۴) بی بی صدیقی (۵) بی بی فاروقی (۶) ابوالفیض بلال (۷) بی بی عثمانی (۸) بی بی حیدری (۹) بی بی امۃ اللہ (۱۰) ابوالحسن زید (۱۱) ابوالسعد سالم۔

بی بی احمدی در ۱۳۰۳ھ در مکۂ مکرمہ متولد شد و در اواخر ۱۳۰۶ھ در خانقاہ شریف دہلی وفات یافت و بہ پہلوئے خواہر خود بی بی صابرہ در خانقاہ شریف مدفون گشت۔ و بی بی محمدی در ماہ محرم ۱۳۰۷ھ متولد شد و بعد از سہ چار ماہ رحلت کرد و بہ احاطۂ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ بہ جہتِ جنوب از مزارِ پُرانوار مدفون گشت۔ و بی بی فاطمہ در اواخر ۱۳۰۹ھ متولد شد و در اوائل ۱۳۱۰ھ رحلت کرد و بہ پہلوئے خواہر خود در قبرستان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ مدفون گشت۔ و بی بی عثمانی در ۱۳۲۰ھ در خانقاہ شریف دہلی متولد شد و در اوائل جمادی الآخرہ ۱۳۲۱ھ در کوئٹہ وفات یافت و از شہر کوئٹہ بہ فاصلۂ پنج میل بہ جہتِ غرب بر راہِ چمن در زینات قریہ چوہی مدفون گشت۔ و بی بی حیدری بہ ماہ شعبان ۱۳۲۱ھ در خانقاہ شریف دہلی متولی شد و بعد از چند ماہ در کوئٹہ وفات یافت و بہ پہلوئے خواہر خود عثمانی مدفون گشت۔ جَعَلَهُنَّ اللهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا لِّلْاَبَوَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ۔

چون حضرت ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ از دنیا رحلت فرمودند از اولاد سہ دختر و سہ پسر گزاشتند عاجز اَوَّلًا بیان دختران و باز بیان پسران می کند۔ و در پسران بعد از حضرت برادرِ کلان بیان برادرِ عزیزِ خورد خواہد آمد و در آخر بیانِ این عاجز ناکارہ خواہد بود۔

محترمہ بی بی صدیقی

ولادت ایشان در خانقاہ شریف دہلی در ۱۳۱۲ھ شد و از روز ولادت تا روزِ ارتحال از مرض خالی نہ ماند۔ حضرت ایشان قدس سرہ را شش بنات وفات یافتہ بودند و حضرت والدۂ ماجدہ را سہ بنات، لہٰذا ہر دو حضرات را با ایشان غایت محبت و ارتباط بود و این محبت و ارتباط تا آخر ایام بود۔ از مداومت امراض در مزاج ایشان بسیار نزاکت پیدا شدہ بود۔ کہ طاقت ادنیٰ مخالفت نہ داشت۔ و مع ہذا اشتغال ایشان بہ ذکر شریف و طاعات بیشتر بود و حرارت ذکر شریف نیز اثر کردہ بود۔ نکاح ایشان با سید رؤف احمد شاہ فرزندِ اکبرِ سید احمد شاہ قصوری شدہ بود۔ سید رؤف احمد شاہ را تکلیف دماغی دو بار رسیدہ بود بارِ اول دو سہ نفر بر سرش چوبہا زدہ بودند۔

Marfat.com

خون بسیار برآمد و مدتے صاحبِ فراش ماند و بار دیگر از شتر بیفتاد و سرش بہ سنگے صدمہ خورد۔ ازین صدمات احوالِ دماغش خراب شد۔ لہٰذا توافق در زوجین پیدا نہ شد۔ دو بار ہمشیرۂ محترمہ بہ قصور رفت و پروردگار دو دختر عنایت کرد۔ محمدی کہ ولادتش در کوئٹہ بہ بست و سوم رمضان ۱۳۳۴ھ (۲۴ جولائی ۱۹۱۶ء) بودہ حضرت ایشان نامش محمدی نہادند۔ وامۃ الرحمٰن بہ ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ (دسمبر ۱۹۲۰ء) بہ خانقاہ شریف دہلی متولد شد و حضرت ایشان این نام نہادند۔ عاجز برائے تحصیلِ علم بہ مصر رفتہ بود کہ جناب ہمشیرہ محترمہ بہ روز جمعہ سیم ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ۔ ۶ مئی ۱۹۳۲ء۔ بہ عمر سی و ہشت سال رحلت فرمود و در خانقاہ شریف بیرون مجر مبارک بہ جہت شمال مدفون شدند۔ رَحِمَہَا اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہَا۔ دختران ایشان را حضرت والدۂ ماجدہ تربیت کرد۔ حضرت برادر کلان عقدِ نکاحِ محمدی بہ روز سہ شنبہ بست و نہم رمضان ۱۳۵۲ھ ہجری۔ ۱۶ جنوری ۱۹۳۴ء۔ در کابل با حافظ قاری عبداللہ کردند۔ پروردگار محمدی را دو پسر عباداللہ و نجیب اللہ و سہ دختر رضیہ، صالحہ، ثریا عنایت کردہ۔ ہفت سال می شود حافظ قاری عبداللہ رحلت نمودہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ و نکاح امۃ الرحمٰن با عبدالوحید پسر ڈاکٹر اشفاق محمد امرتسری بہ دوشنبہ بست و ہشتم شوال ۱۳۵۳ھ۔ ۲ فروری ۱۹۳۵ء۔ شد۔ پروردگار شش پسر و شش دختر عنایت کرد۔ (۱) عبدالرحیم ولادتش بہ جمعہ پنجم ذی القعدہ ۱۳۵۵ھ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء۔ بود۔ و در ریعانِ شباب دو پسر و یک دختر یادگارِ خود گزاشتہ در ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ۔ مارچ ۱۹۶۷ء۔ رحلت نمود۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔ (۲) بلقیس زمان کہ بہ شنبہ ۲۳ شوال ۱۳۵۷ھ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء۔ متولد شدہ، وَھِیَ صَاحِبَۃُ الْاَوْلَادِ۔ (۳) خیر النساء کہ بہ سہ شنبہ بست و سوم صفر ۱۳۵۹ھ۔ ۲ اپریل ۱۹۴۰ء۔ متولد شد و بعد چندے رحلت کرد۔ جَعَلَہَا اللّٰہُ اَجْرًا وَّذُخْرًا لِّلْوَالِدَیْنِ۔ (۴) نفیس زماں متولدۂ سہ شنبہ یکم جمادی الآخرہ ۱۳۶۱ھ۔ ۱۶ جون ۱۹۴۲ء۔ بہ فضل پروردگار اولاد دارد (۵) عبدالواحد متولد پنجشنبہ نوزدہم رجب ۱۳۶۲ھ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۴۳ء۔ وَلَہُ الْاَوْلَادُ (۶) عبدالاحد متولد شنبہ پنجم رمضان ۱۳۶۴ھ۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء وَلَہُ الْاَوْلَادُ (۷) عبدالصمد متولد سہ شنبہ سیزدہم صفر ۱۳۶۶ھ۔ ۷ جنوری ۱۹۴۷ء۔ اولاد دارد (۸) ناہید بانو متولدۂ سہ شنبہ بستم ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ۔ ۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء۔ متزوجہ است (۹) طارق متولد سہ شنبہ بست و نہم شوال ۱۳۷۱ھ ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء۔ (۱۰) خالد متولد چہار شنبہ نوزدہم صفر ۱۳۷۳ھ۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء۔ (۱۱) یاسمین بانو متولدۂ یکشنبہ بست و پنجم رمضان ۱۳۷۵ھ۔ ۶ مئی ۱۹۵۶ء۔ شاہین بانو متولدۂ یکشنبہ بست و سوم جمادی الآخرہ ۱۳۷۸ھ۔ ۴ جنوری ۱۹۵۹ء۔ سَلَّمَ اللّٰہُ الْجَمِیْعَ وَحَفِظَہُمْ۔

محترمہ بی بی فاروقی | ولادتِ ایشان در خانقاہِ شریف دہلی در ۱۳۱۵ھ شد۔ و در ۱۳۳۹ھ

Marfat.com

نکاح ایشان بانواب زادہ لئیق احمد خان فرزند نواب زادہ فاخر احمد خان انصاری پانی پتی شد۔ لئیق احمد خان نسبًا از اولادِ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ است و مادرِ ایشان بنت البنت قاضی محفوظ اللہ من احفاد قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ بودہ۔ لہٰذا خانۂ مسکونۂ حضرت قاضی ثناء اللہ وراثۃً بہ لئیق احمد خان رسیدہ بود۔ و در ہمان خانہ قیامِ ہمشیرہ صاحبہ تا تقسیم ہند بود۔ در سنہ ۱۳۶۶ھ بسنہ ۱۹۴۷ء۔ پنجاب و دہلی وغیرہ گہوارۂ قتل و قتال گشت، نواب زادہ را حکومت نظر بند کرد۔ چون شہر پانی پت از مسلمانان خالی شد و ہمشیرہ صاحبہ تمام مال و دولت و ظروف و ثیاب را گزاشتہ در جامہ ہائے کہ بر تن داشتند با اولاد خود بہ لاہور ہجرت کردند۔ حکومت نواب زادہ را آزاد کرد۔ خانۂ ایشان را ہندوان نہب کردہ بودند۔ زائد از دو و نیم سیرِ انجلیزی زرِ سُرخ بود۔ و یک تفنگِ قیمتی کہ بہ دو ہزار کلدار گرفتہ بودند۔ ایشان پس از بربادیِ خانہ و شہرِ خود با صد درد و الم بہ لاہور رسیدند۔ پروردگار لُطفِ خاص فرمود کہ در شارعِ اَیبَٹ یک محل خوب یافتند کہ آن را رقم نُہ است۔ از فکر رہایش آزاد شدند و در فکرِ خورد و نوش و لباس چند سال زحمتہا کشیدند و بالآخر۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ را ظہور شد و آسائش و راحتِ تام بہ نصیب آمد۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الشُّکْرُ۔ جناب ہمشیرہ محترمہ در لاہور بہ دوشنبہ شانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹ھ۔ ۲ر جون سنہ ۱۹۶۹ء۔ وفات یافتند و در گورستانِ بی بی مدفون شدند، عاجز از عبارتِ "بہ روز دوشنبہ شانزدہم مہِ ربیع الاول" سال وفات دریافتہ است۔ رَحِمَہَا اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہَا وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہَا۔ پروردگار ایشان را شش اولاد، سہ پسر و سہ دختر عنایت کرد۔ ۱ اختری بانو ۲ انوری بانو ۳ فاروق احمد خان ۴ صادقہ بانو ۵ انوار احمد خان ۶ نسیم احمد خاں۔ ولادت اختری بانو بہ بست و نہم رجب سنہ ۱۳۴۱ھ، و ولادت انوری بانو بہ سنہ ۱۳۴۲ھ و وفات بہ سنہ ۱۳۵۰ھ بودہ، و ولادت فاروق احمد خان در سنہ ۱۳۴۴ھ بودہ، اصغر احمد نام تاریخی است۔ نکاحش با بی بی رابعہ دختر حضرت برادر کلان شدہ۔ حق تعالیٰ بہ یکشنبہ بست و چہارم رمضان سنہ ۱۳۸۸ھ۔ ۱۵ر دسمبر سنہ ۱۹۶۸ء۔ تو ام دو دختر عنایت کرد نام یکے نُزہت، و نام دیگرے نکہت است، سَلَّمَہُمَا اللّٰہُ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِمَا۔ و ولادت صادقہ بانو در سنہ ۱۳۴۸ھ بودہ، و ولادت انوار احمد در سنہ ۱۳۵۰ھ بودہ، از۔ محمد مظہر جانِ جہان۔ سال ولادت ظاہر است در سنہ ۱۳۹۰ھ با طیبہ خاتون نکاح کرد، پروردگار سہ دختر عنایت کردہ، نا عمہ در سنہ ۱۳۹۱ھ و زنیرہ در سنہ ۱۳۹۲ھ و ندیمہ در اوائلِ سنہ ۱۳۹۴ھ۔ سَلَّمَہُنَّ اللّٰہُ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِنَّ۔ و ولادتِ نسیم احمد خان در سنہ ۱۳۵۳ھ بودہ، بہ جمعہ بست و چہارم صفر سنہ ۱۳۹۳ھ۔ ۶ر جولائی سنہ ۱۹۷۳ء۔ باغ۔ الہ دختر حمید اللہ خان پسر ڈاکٹر عنایت اللہ خان دہلوی کہ از مخلصین حضرت سیدی الوالد

Marfat.com

قدس سرہ بودہ۔ نکاح کرد پروردگار درین سال روان (۱۳۹۴ھ) دخترِ عنایت کرد کہ نامش جمالہ ہست۔ سَلَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ اَبَوَیْهَا۔

محترمہ بی بی امۃ اللہ

ولادتِ ایشان بہ بستم محرم ۱۳۲۳ھ۔ ۲۷ر مارچ ۱۹۰۵ء۔ بودہ۔ نکاح ایشان بہ دوشنبہ یانزدہم شوال ۱۳۴۵ھ۔ ۱۸ر اپریل ۱۹۲۷ء باپیرجی سید محبوب علی شاہ فرزند سید محبت علی شاہ، ساکن موضع قادری باغ، از توابعِ بلند شہر شد، سید محبوب علی شاہ ـــــ از سُلالہ طیبہ سیدنا عبدالقادر جیلانی است قدس اللہ سرہ الاقدس۔ و مشرباً چشتی صابری است، و ارتباط بہ سلسلۂ قادریہ ہم دارد۔ با حضرات مشائخِ کرام و اولیائے عظام عقیدت و محبت تام دارد۔ از وہابیت و نزغاتِ وہابیت قطعاً برکنار است۔ پروردگار ایشان را دہ اولاد عنایت کردہ ۱ جمیل فاطمہ ۲ عزیز فاطمہ ۳ آل علی ۴ سلیم فاطمہ ۵ عظیم القدر ۶ عقیل فاطمہ ۷ سید حسن ۸ سید حسین معروف بہ مظہر علی ۹ سید جنید علی ۱۰ حسین فاطمہ و معروف بہ شکیل فاطمہ۔ ازین جملہ آل علی کہ در ۱۳۵۱ھ متولد شدہ بود و عقیل فاطمہ کہ در ۱۳۵۷ھ متولد شد و سید حسن کہ در ۱۳۵۹ھ متولد شد در خوردسالی بہ دارالنعیم شتافتند۔ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا لِّلْوَالِدَیْنِ۔ و ولادتِ جمیل فاطمہ در ۱۳۴۷ھ شدہ۔ نام تاریخی "غریب فاطمہ" است۔ نکاحش با سید اقبال کہ در ساڈھورا قیام داشت کہ در شرقی پنجاب واقع است۔ و بعد از تقسیمِ ہند ہجرت بہ جھنگ کرد۔ سید اقبال کہ ہم جدِ پیرجی سید محبوب علی شاہ است شد۔ پروردگار ایشان را سہ اولاد عنایت کردہ۔ ۱ حور جنان خاتون معروف بہ روحی کہ در ۱۳۷۵ھ متولد شدہ و نامش تاریخی است، ۲ سید فیروز بخت کہ در ۱۳۷۸ھ متولد شدہ و نامش تاریخی است، ۳ نرگس خاتون کہ در ۱۳۸۷ھ متولد شدہ و نامش تاریخی است۔ ولادت عزیز فاطمہ در ۱۳۴۸ھ بودہ از غرایب فاطمہ سال ولادت ظاہر است۔ و نکاحش با سید آصف علی ولد اشرف علی شد کہ در ڈیبائی علاقہ بلند شہر قیام داشت و بعد از تقسیمِ ہند بہ کراچی ہجرت کرد۔ پروردگار چہار اولاد عنایت کردہ۔ ۱ طیبہ خاتون کہ درین وقت بست و دو سالہ است ۲ ضیاء الاسلام کہ درین وقت شانزدہ سالہ است، ۳ توصیف علی کہ درین وقت دوازدہ سالہ است ۴ محی الاسلام کہ درین وقت ہشت سالہ است۔ ولادت سید عظیم القدر بہ پنجشنبہ پنجم شعبان ۱۳۵۵ھ۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ بودہ و عظیم القدر تاریخی نام است۔ نکاحش با بی بی بُشریٰ دخترِ پیر ضامن نظامی سجادہ نشین درگاہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ، شدہ و پروردگار سہ اولاد عنایت کردہ۔ ۱ سیدہ خاتون کہ درین وقت سیزدہ سالہ است ۲ سعیدہ خاتون کہ یازدہ سالہ است ۳ عالی جناب مظفر کہ ہفت سالہ است در ۱۳۸۷ھ ولادتش شدہ و نامش تاریخی است۔ ولادت سید حسین معروف بہ مظہر علی بہ شنبہ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۴۲ء۔ بودہ۔ نامِ تاریخیش مظہر جود سید حسین

Marfat.com

است۔ ولادت سیّد جنید علی بہ جمعہ بست و ہفتم شوّال ۱۳۶۴ھ۔ ۵ر اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ بودہ۔ نام تاریخیش غلام صابر است۔ ولادت حسین فاطمہ کہ وے را شکیل فاطمہ نیز گویند بہ سہ شنبہ سیم ربیع الآخر ۱۳۶۸ھ۔ یکم مارچ ۱۹۴۹ء۔ بودہ۔ برادر خورد حضرت ابوالسعد سالم دران وقت در قادری باغ بودند، از۔ گل قادری باغ۔ سال ولادتش دریافتہ اند چہ تاریخ جمیل است۔ بہ شنبہ نوزدہم ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ۔ ۱۳ اپریل ۱۹۷۴ء۔ نکاح حسینہ وھی شکیلہ با خواجہ معین نظامی فرزند پیر ضامن نظامی شد و بہ چہار شنبہ ہفتم صفر ۱۳۹۵ ہجری ۱۹ر فروری ۱۹۷۵ء۔ پروردگار پسر عنایت کرد نامش مجیب نظامی است۔ سَلَّمَہ اللہ وَاَبَوَیْہِ۔

برادرِ محترم حضرت ابوالفیض بلال ادام اللہ ارشادہ

ولادت و تسمیہ | حضرت ایشان قدس سرہ را از زوجۂ اولیٰ سہ دختر و از زوجۂ اُخریٰ کہ حضرت والدۂ ماجدۂ این عاجز اند، پنج دختر شدہ بود، در دورِ کہولت داخل شدند و عمر شریف بہ چہل و شش سال رسید کہ دعائے حضرت ایشان ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ مقرون بہ اجابت گردید و بہ شبِ جمعہ بست و نہم رجب ۱۳۱۸ھ۔ ۲۳ر نومبر ۱۹۰۰ء کہ دوم قوس ۱۲۷۹ شمسی ہجری بود۔ ولادتِ باسعادتِ حضرتِ برادرِ کلان شد، بہ صباح آن شب حضرت ایشان از تسبیح خانہ برآمدند و عبدالحکیم دفتانی را نزدِ مجر شریف دیدہ فرمودند۔ پروردگار مارا فرزند عنایت کردہ۔ عبدالحکیم عرض کرد۔ اسم گرامی عبدالرحمٰن تجویز فرمائید۔ غالباً عبدالحکیم نظر بر آیت مبارکہ۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ کردہ تجویز این مبارک نام کردہ باشد چہ اسم گرامی حضرت ایشان عبداللہ بود۔ فرمودند۔ ما این لختِ جگر را بہ نام خادم و مؤذنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "حضرت بلال" موسوم کردہ ایم۔ و حضرت ایشان بہ مخلصِ پاک طینت حاجی عبداللہ عمر میمن بہ بمبئی نوشتہ اند۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ را یک غلام موسوم بہ بلال بود کہ مرتبۂ بس عالی داشت۔ جدما حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ اند۔ ابوبکر سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا۔ یعنی ابوبکر سردار ما است و اُو آزاد کردہ سردار مارا، کہ آن حضرت بلال است۔ بہ نیت تحصیل برکات نامِ فرزندِ خود بلال نہادیم۔ بر زبان مبارکِ رسول مقبول بہ اندازہ کہ نام بلال آمدہ، شاید نام کسے دیگر نیامدہ باشد" و حضرت ایشان بر ورقے این دو شعرِ عربی نوشتہ اند۔

بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِیْ مِنْہُ ذِمَّۃٌ — بِاَنِّیْ اُدْعٰی فِی الْوَرٰی بِاسْمِہِ السَّامِیْ

بِلَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سَیِّدَ الصَّعْبِ — سَمِیُّکَ اَرْجُوْ اَنْ تَفِیْضَ عَلٰی قَلْبِیْ

و بر۔ تَفِیْضَ عَلٰی قَلْبِیْ علامتِ نسخہ نہادہ۔ تُنَوِّرَ لِیْ قَلْبِیْ۔ نوشتہ اند، (شعر اول) بر بلال رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرایک ذمہ است کہ من در خلائق بہ نامِ بلند مرتبتِ او یاد کردہ می شوم۔ (شعر دوم) ؎
بلالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وائے سردارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین، ہمنام شما می باشم وامید وارم کہ
بر دلِ من فیضان فرمائی، یا۔ کہ برایم ولم را منور گردانی "

خبرِ ولادتِ ایشان مثل برق در افغانستان وکوئٹہ بہ سرعت رسید۔ ومخلصین صادقین پروردگار جل شانہ وعم احسانہ را شکر ہا بہ جا آوردند وجا بہ جا دنبہ ہا ذبح کردہ دوستان را نان وقورمہ دادند وبرائے حضرت برادرِ کلان دعا کردند۔ امام مسلم در صحیح خود از حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کردہ اند۔ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَةٌ الخ۔ چہ جائے این لشکرِ دعا ہائے پاک دل افراد کہ در اقطارِ ارض کردند۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ۔

خورد سال بودند کہ اصلاحِ الف با بر لوح از جناب امیر خان کہ از حضرت شاہ احمد سعید بیعت بودند گرفتند۔ وبرائے تعلیم ایشان مولوی محمد اسحاق میرٹھی وباز مولانا سید عبد الجلیل جَرُولی مقرر شدند۔ ودران ایام پروردگار از انطاکیہ (ممالکِ شام) قاری عبد الغنی را فرستاد ومخارج حروف را از ایشان درست کردند۔ روزے حضرت ایشان در خانقاہ شریف دہلی بہ حلقہ وتوجہ مصروف بودند۔ منشی احمد حسین دہلوی آن وقت حاضر بود۔ بہ عاجز بیان کرد کہ حضرت برادر صاحب را گزر شد۔ حضرت ایشان چون ایشان را دیدند بہ اہل حلقہ فرمودند "شما یان بہ قوت ومحنت دلہائے خود را بہ ذکرِ شریف مشغول می سازید و دلِ بلالِ ما از خود مشغول بہ ذکر شریف است " عاجز در کتابے دیدہ است، کہ بزرگے مصروف حلقہ و ذکر شریف بود واز اولادِ آن بزرگ یک بچہ بہ نزدیکی ایشان محوِ خواب بود۔ آن بزرگ بہ اہل حلقہ فرمود، گمان نہ برید کہ این طفلِ خوابیدہ از فیوضاتِ ربانیہ محروم ماندہ شبنم را اثر عام است، ہر کہ در فضا باشد متأثر می شود، خوابیدہ بود یا بیدار فرق نہ دارد، ہمین حال مجالس ذکر وصحبت اولیاء است "
حضرت ایشان بہ دوران تمشیہ وتفریح از جناب ایشان استماع کلام الٰہی می کردند وچند سال این معمول دوام یافت۔ عاجز ملاحظہ کردہ کہ حضرت ایشان را عنایتے خاص بر احوالِ جنابِ ایشان بود۔ در مکتوبے نوشتہ اند۔ کما تقدم فی المکاتیب المبارکة " برخوردار محمود الخصال حضرت بلال حفظہ اللہ الکبیر المتعال عَنِ اتباعِ النَّفْسِ والشَّیْطَانِ والضَّلَالِ وعَنْ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَجَعَلَهُ رَضِیًّا لِلْاَفْعَالِ والْاَقْوَالِ ذَا صَلَاحٍ وفَلَاحٍ وفَضْلٍ وَكَمَالٍ۔ ودر مکتوبے تحریر فرمودہ اند۔ مَدَحَ شَاعِرٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَهُ بِلَالًا فَقَالَ۔ وَبِلَالٌ عبدِ اللّٰهِ خَیْرُ بِلَالٍ۔ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ كَذَبْتَ، بَلْ بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَیْرُ بِلَالٍ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَحِمَهُمْ قَدْ عَرَفُوا الْحَقَّ وَاَذْعَنُوا لَهُ۔ یعنی شاعرے مدح عبد اللہ

Marfat.com

بن عمرو بلال کرد کہ فرزند ایشان است وگفت کہ بلال عبداللہ خیر بلال است۔ ازین قول عبداللہ بن عمر بہ غضب شد وگفت۔ دروغ گفتی بلکہ بلال رسول اللہ خیر بلال است۔ پروردگار راضی شود از آنہا ورحم فرماید بر آنہا۔ این بزرگواران حق را دانستند وآن را منقاد گشتند" درسال سی وہشت از مایۂ چہاردہم حضرت ایشان برادرِ کلان را با جماعتے از مخلصین ذوی الحجی بہ رامپور فرستادند تا جناب ایشان با حضرات وصاحبزادگان مجددیہ ملاقات کنند وکسانے را کہ تنگدست باشند بہ دراہم معاونت کنند۔ قیام نزد حضرت عمۂ محترمہ (امۃ الجمیل دختر حضرت شاہ محمد مظہر قدس اللہ اسرارہما) کنند۔ چون جناب ایشان با جماعت مخلصین بہ رامپور رسیدند درج ذیل مکتوب گرامی بہ ایشان ارسال داشتند۔ حضرت بلال بن عبداللہ العمری مطالعہ نمایند۔ بہ اندازۂ کہ خاطر ومراعاتِ اقارب بکنید وآدابِ احترام مرعی دارید ہمان قدر مسرتِ ما وسعادتمندی شما است۔ تمامِ اقارب را ہفت یا ہشت بار دعوتِ طعام دہید۔ اگر ضرورت دراہم باشد بنویسید، ما بہ ذریعۂ برقیہ ارسال می داریم۔ اِنْفِقْ بِلَالًا وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔ ونماز شام ونماز خفتن را امامت کنید۔

بہ می عمارت دل کن کہ این جہانِ خراب — دران سراست کہ از خاک ما بسازد خشت

ازطرف ما بہ افرادے کہ از ما کلان سال اند احترام وبہ افرادے کہ خورد سال اند دعا برسانید، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یکشنبہ چہارم ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ" حضرت برادرِ کلان تمام اقارب را کہ بیشتر از یک صد افراد بودند ہشت وقت دعوتِ طعام دادند وبہ ناداران ذکورًا کانوا اَوْ اُنَاثًا۔ یک ہزار وشش صد وہشتاد وشش روپیہ کلدار تقسیم کردند۔ شیخ غلام احمد ہانسوی رحمہ اللہ در ریاضے تمام حساب را نوشتہ است۔ اتفاقًا آن بیاض بہ دست عاجز رسیدہ است۔ افرادے کہ نامہائے ایشان در بیاض اندراج یافتہ وکسے کہ بیاض را ترتیب دادہ ونوشتہ، از جہان رخت سفر بستہ اند۔

آخر این دستم شود مشتِ غُبار — یادگارم خط بہ ماند در کتاب

بے گنہ بودم ز خاکم آفرید — با گناہان حیف می گردم تراب

چشم دارم زانکہ خواند این کتاب — از خدا خواہد نجاتم از عذاب

حضرت ایشان درین مکتوب گرامی ارشادِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَتَحِیَّۃٍ را نقل کردہ اند۔ وَذٰلِکَ اَنْفِقْ بِلَالًا، الخ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ۔ اَصْلُہٗ اَنْفِقْ یَا بِلَالِی بِالْاِضَافَۃِ اِلٰی یَاءِ الْمُتَکَلِّمِ۔ حُذِفَ حَرْفُ النِّدَاءِ وَاُبْدِلَ الْیَاءُ اَلِفًا، کَمَا فِی مِثْلِ یَا غُلَامَا۔ از الفاظ این مکتوب گرامی دریائے مہر ومحبت جوش می زند حضرت ایشان در تعلیم وتربیت ایشان سعیہا می کردند۔ می خواستند کہ بہ سرعتِ تمام ظاہرًا وباطنًا "رَضِیَ الْاَفْعَالِ

Marfat.com

وَالْاَقْوَالِ ذَا صَلَاحٍ وَفَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَكَمَالٍ" گردند۔ چون کہ دماغ جناب ایشان کمزور بود بہ دَردِ شقیقہ و سیلانِ خون از بینی مبتلا شدند۔ تقریباً دو سال این مرض لاحق بود۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان شریفی و ڈاکٹر مختار احمد انصاری بہ حضرت ایشان گفتند کہ صاحبزادہ را کاملاً مشغول بہ سیر و تفریح دارید۔ تا دو سال ہیچ مطالعۂ کتاب نہ کنند ورنہ۔ لَاقَدَّرَاللّٰہُ۔ خطرۂ جنون است۔ لہٰذا دو سال سلسلۂ درس بند شد۔ سید امجد علی شاہ فرزند سید محمد علی شاہ فرزند جانفشان خان سردھنوی برائے ایشان تجویز شکار کردند بلکہ برائے ہفت روز بہ نکُودَر کہ از توابع سہارنپور است ایشان را بردند۔ حضرتِ ایشان مُلّا احمد خان مٹاخیل، ملّا ولی محمد نسوخیل، ملّا صاحب خان قمبرانی را با ایشان فرستادند۔ این عاجز نیز بہ رفاقت ایشان رفتہ بود۔ از سیر و شکار صحت ایشان بسیار خوب شد، بہ دوران آن دو سال در کوئٹہ علیل شدند و عارضہ تپ لاحق شد۔ ڈاکٹرِ انگلیزی کہ ہالِن نام داشت بہ حضرت ایشان گفت کہ برائے پانزدہ بست روز تبدیلی ہوا ضروری است۔ باید کہ بہ وَادِیِ ہَنَّہ ایشان را بفرستید۔ چنانچہ حضرت ایشان مُلّا خیر اللہ، سید احمد جان، مُلّا عمر، ہاشم جمریانی، محمد میر اندڑی را با ایشان بہ ہنہ فرستادند۔ اگرچہ ہر روز یک نفر از احوالِ ایشان حضرت ایشان را خبر می داد اَما تسکین نہ می شد۔ در اسبوع ثانی حضرت ایشان برائے دیدِ ایشان تشریف بردند و ہمان جا اقامت کردند۔ غالباً سہ ماہ قیامِ حضرت ایشان دران جا بود۔ آن کنج تنہائی از قدوم حضرت ایشان جائے ھُو وھَا و اِلّا اللہ گشت۔

جناب ایشان علم ظاہر چند وقت از مولوی خیر محمد اندڑی و باز مدتے از مُلّا امان اللہ خان غلجی و مولانا احمد علی محدّث میرٹھی و در مدرسۂ مولوی عبد الرب از مولانا محبوب الٰہی و مولانا حکیم جی مظہر اللہ، و مولانا محمد شفیع و مولانا عبد العلی محدّث و مولانا محمد عمر گھوسوی خواندہ اند، و شاطبیہ شریف را بہ معیّت قاری نیاز احمد از حضرت ایشان بہ تحقیق و تدقیقِ تام درس گرفتہ اند۔ و در خوردسالی از مولوی محمد اسحٰق و مولانا سید عبد الجلیل و قاری عبد الغنی شامی و جناب امیر خان استفادہ کردہ اند و بیشتر کتابہا را از جناب مولوی محمد عمر خواندہ اند در اوائلِ ماہ جمادی الاُولیٰ ۱۳۳۵ھ خلعت خلافت در بر کردند و از ماہ رمضان ۱۳۳۵ھ ہجری امامت فی الصَّلَاۃ کہ اشارت بہ خلافت مطلقہ دارد، متعلق بہ جناب ایشان شد۔ عاجز می دید کہ از امامت جناب ایشان حضرت ایشان را انبساطے حاصل می شد۔ دران اَیّام در دہلی حضرت ایشان عرس حضرت سیّد نور محمد بدایونی قدس سرہ کردند۔ در انجا وقت نماز رسید۔ جمعے از علما و فضلاء موجود بود۔ مولانا کرامت اللہ خان و مولانا مفتی محمد مظہر اللہ پیش امام مسجد فتحپوری نیز موجود بودند، آن وقت حضرت ایشان بہ حاضرین خطاب کردہ فرمودند۔ حالا ما حضرت بلال را کارِ امامت سپرد کردہ ایم۔ و باز جناب ایشان

Marfat.com

امامت کردند۔ طالبانِ سلسلۂ مبارکہ را جناب ایشان داخلِ سلسلہ می کردند، بہ بست وچہارم رمضان ۱۳۴۶ھ از دہلی با زوجۂ مرحومہ و بابست وچہار افراد از مخلصین افغانستان و بایک طباخ و زوجۂ وے برائے حج روانہ شدند، جناب مولانا محمد عمر را با خود گرفتند، این عاجز نیز با عیال بہ رفاقت ایشان بود۔ دوشنبہ ۲۹ رمئی۔ ہشتم جوزا۔ یوم الوقوف بود۔ فَیَا لَلّٰہِ مِنْ شِدَّۃِ حَرِّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔ از لفحاتِ حرّ و بادِ سموم بے شمار افراد بہ ہلاکت رسید۔ مُلّا عبدالرؤف پشینی و یک خروٹی از سروزہ بہ آنے ہلاک شدند۔ حکومت سخندقہائے بزرگ کندہ بود۔ اموات را بہ پہلوئے یک دیگر دو صف یا سہ صف می نہادند و بالائے اموات قدرے خاک می انداختند و باز صفہائے اموات می چیدند و بہ این نوع تدفین اموات می شد۔ قلّتِ آب مزید سببِ کثرت اموات شد۔ مرزا محمد اسلم ساکن کوئٹہ آن جا علیل شد و بہ سوم محرم ۱۳۴۷ھ بہ کوئٹہ رسید و چند روز زندہ ماند و رحلت کرد۔ جان خان مشوڑی از واز خواہ فی المراجعت در جہاز رحلت نمود۔ واز رفقا دو نفراز منیٰ علیل شدند و بہ خانہ رسیدہ فوت کردند۔ جناب ایشان فی مابعد دو بار برائے عمرہ و زیارت تشریف بردہ اند۔

زواج | اواخر ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ عقد نکاح جناب ایشان با بی بی آمنہ دختر حضرت نورِ نیازی در کوئٹہ شد حضرت ایشان از وجہِ علالتِ حضرتِ والدہ در نجوری خواہرِ کلان کبیدہ خاطر و ملول بودند ناگاہ حضرت والدہ خواہش ظاہر کردند کہ نکاح جناب ایشان کردہ شود۔ طبیبہ بہ حضرت ایشان گفت اگر می خواہید کہ مریضہ صحت یاب شود خواہش ایشان را رد نہ کنید۔ جناب والدہ صاحبہ دو سال قبل از حضرت نور دخترش را طلب کردہ بودند۔ و درین روزہا حضرت نور با عیال خود در کوئٹہ مقیم بود۔ حضرت ایشان خواہشِ حضرت والدہ صاحبہ را مراعات کردہ نکاح ایشان با دختر حضرت نور کردند برائے دو شب حضرت والدہ صاحبہ از مستشفی بہ خانہ تشریف آوردہ بودند و طبیبہ برائے خدمت یک مُمَرِّضہ را ہمراہ کردہ بود۔ برائے اشتراک در حفلۂ زواج از دہلی مولوی بخش اللہ و حافظ عبدالحکیم و شیخ عبدالباری جوہری و از میرٹھ حافظ اشفاق الٰہی و از اچھرۂ لاہور میاں قمرالدین و برکت علی آمدہ بودند۔ مخلصینِ کوئٹہ ہمہ بودند و میر اعظم خان کہ فی مابعد خان قلات شد مع فرزندان محمد اکرم و احمد یار دران محفل شریک بودند۔ اگرچہ شرکا قلیل بودند اما تاخیر و برکت بے اندازہ بود۔ حضرت والدہ صاحبہ موافق رسمِ ہندوستان فرمودند کہ جناب برادر صاحب را در سیّارہ سوار کردہ بہ قیام گاہ حضرت نور ببرند۔ چون سیّارہ آمد و حضرت ایشان را گفتہ شد کہ جناب ایشان را در سیّارہ می برند۔ فرمودند خوب است۔ ما ہم با ایشان می رویم۔ مخلصانِ پاک نہاد چون حضرت ایشان را مسرور و شادان در سیّارہ دیدند از وفورِ جذبات در وجد آمدند و برائے مخلوق تماشائے عجیب گشتند۔

خدائیست آن کہ ذاتِ بے مثالش نہ گردد ہرگز از حالے بہ حالے

Marfat.com

زلزال کوئٹہ

بہ شب جمعہ عند السحر ۲۷ ماہ صفر ۱۳۵۴ھ - ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء شہر کوئٹہ از حادثۂ زلزالِ عظیم تباہ شد۔ بیشتر افراد از ساکنین آن دیار ہلاک شدند حضرت والدہ صاحبہ و جناب ایشان و عیال و اولاد ایشان زیرِ انقاض نہان گشتند، چون کہ ایامِ تابستان بود و جماعت مخلصین در باغیچہ و صحنِ مسجد بودند لہٰذا سعیہا کردند و جناب ایشان و عیال ایشان و برخوردار عبید الرحمٰن و عبد اللہ را زندہ برآوردند، اما حضرت والدۂ ماجدہ و برخوردار ابو المجد عبد الرحمٰن و بی بی عائشہ و بی بی زینب جان بر نہ شدند۔ پروردگار جلّت حکمتہ آن وقت حضرتِ برادرِ کلان را عجب صبر و قوتِ برداشت عنایت کرد کہ از بیانش این عاجز قاصر است۔ اگرچہ عاجز دران وقت بہ مصر بود لیکن از افرادِ کثیرہ واقعہ را بالتفصیل شنیدہ۔ از مخلصینِ پاک نہاد دو نفر شہید شدند یکے احمد نواز از قوم سربریدہ و دیگرے سلیمان خروٹی۔ جنابِ ایشان در قبرانی کہ بہ جہتِ جنوب بہ فاصلہ سہ میل در سَرِیاب واقع است تا وقتِ عصر ہمہ را سپرد خاک کردند۔ چون عاجز از مصر آمد و احوال دید ما فی الضمیر خود را در نظمے بیان کرد۔ نام آن نظم "نغمۂ ہجران" است و این نام تاریخی است کہ دال بر ۱۳۵۴ھ می باشد۔ چون کہ کوئٹہ مصیف حضرت خیرِ زمان بود ازین جہت ذکرِ خیرِ حضرت ایشان نیز آمدہ و آن حصّہ را عاجز در آخر فصل سوم ذکر کردہ و این جا متعلق بہ زلزلہ نقل کردہ می شود:۔

اے صبا بشنو ز محزونے کلام — یک زمان بگزار این نازو خرام
تا بہ کے در لہو باشی بے خبر — چشم وا کن تا کہ بینی صد عبر
رُو بہ سوئے کوئٹہ کن کان مقام — جائے عبرت گشتہ بہرِ خاص و عام
بود شہرے با ہوائے بے مثیل — ہم زُلالش در لطافت بے عدیل
بود شہرے با خلائق مذ دخر — ہم بہ تہذیب و جمالش مفتخر
ہمچو لؤلؤ قصرہا در عمدگی — مثلِ تارِ عقد را ہا مستوی
درمیان ہندو افغان آن مکان — ہمچو عقدے وسطِ جید و صدر دان
داشت از ہار و ثمارِ بے شمار — ہم خزانش در طراوت چون بہار
عیش و عشرت گرچہ بودہ بیشتر — داشت ہم جمعے ز اربابِ ہنر
می نویسم نام چندے زان صحاب — تا کہ ماند تذکرہ اندر کتاب
آن ز چوہی دو برادر با کمال — در ولاء و در محبت بے مثال
مخلصانِ باوفا ہر یک سعید — پاک دل عبد الحلیم و آن رشید

Marfat.com

کاکڑان را مثل تاج و سر بُدند — بہرِ مرشد مثلِ بال و پر بُدند
قاضیِ نَعلِ محمّد نور زی — سیّدِ عالی نسب شیرِ علی
سیّدِ اکرم ز ساداتِ پشین — بود بے شک غرقِ دریائے یقین
صاف دل عبداللہ آن کانِ صفا — کاکڑی پایندہ آن مردِ خدا
آن ایازِ کاکڑی یارِ قدیم — وان نیازِ قندہاریِ صمیم
آن خدائے رحم وے رحمِ الٰہ — خادمِ صدق انتمائے اشتباہ
آن عبیداللہ مفتی و نَبیہ — وان امانَ اللہ نحریر و فَقیہ
آن بہا دل صاف از زنگارِ غل — وان رَحیمِ داد مردِ پاک دل
ہر یکے را عشق و سوز و ساز بود — ہر یکے را با خدایش راز بود
رحمتِ حق بود ہر یک بالیقین — رحمۃ اللہِ علیہم اجمعین
رَو ببیں آن ملک را بادِ صبا — تا بدانی نیست چیزے را بقا
بس بقائے ہست ذاتِ پاک را — کُو شرافت داد مُشتِ خاک را
ہر چہ خواہد می کند آن ذوالجلال — نیست مُلکش را خرابی و زوال
عَدل و حکمت در فعالش مضمر است — مُنکرِ او کور باطن ہم کر است
گر نوازد ہست او رحمت مآب — ور براند ہست تو قیعش ثواب
عزّت و ذلّت بہ دستِ قدرتش — فَقر و ثَروت زیرِ اَمرِ عزّتش
مانع و معطی خدائے برتر است — کبریا و عظمت او را در خور است
گاہ ظاہر می کند شانِ جمال — گاہ ظاہر می کند شانِ جلال
تا کہ عالم جملہ ماند بے گُمان — در میانِ خوف و رحمت ہر زمان
شکر مولیٰ ہست واجب بر انام — در ظہور و در خفا بر خاص و عام
خَسف و زِلزالے کہ افتد در بلاد — باعثِ عبرت بود بہرِ عباد
ہمچنان شد قدرتِ داور عیان — در بلادے کُو بُدے رشکِ جنان
کوہٹہ بُد گرچہ یکتا در کمال — ہست لیکن ہر کمالے را زوال
در شبِ تاریک وقتِ نیم شب — شد جلالش را ظہورے بس عجب
کے بدارد تاب انسانِ مہین — چوں بلرزد کوہ و شق گردد زمین

Marfat.com

طفلہا در مہدِ راحت بے خبر — ہمچناں کاندر صدف مامون گہر
مرد و زن بودند جملہ محوِ خواب — ناگہان نازل بروشان شد عذاب
بہر مومن گشت رحمت بالیقین — بہر کافر صد عذاب و صد مہین
شد صدائے ارزمین یک دم بلند — خانہا را یک بہ یک از پا فگند
قصرہا گشتند در آنے خراب — جملہ اسبابِ تعیّش شد عذاب
پُر فضا گردید از خاک و غبار — شد فلک از آہ مردم بے قرار
چشمِ گردون را نہ بُد چون تابِ دید — زان ردائے خاک را بر رو کشید
یَا لَہَوْلِ الْاَمْرِ مِنْ ذَاکَ الْعَذَاب — اِنَّہٗ اَمْرٌ عَظِیْمٌ لَا ارْتِیَاب
زیرِ خشت و خاک انسانِ ضعیف — زیرِ پائے فیل چون مُورِ نحیف
در دمے گردید ویران آن بَلَد — بہرِ مَیّت نے کفن بُد نے لَحَد
سالِ بربادی چہ پُرسی از دلم — "رستخیزے بود آنجا" شد رقم
بست و ہفتم بود از ماہِ صفر — در شبِ آدینہ نزدیکِ سحر
نفسی نفسی بود وردِ ہر بشر — ہر کسے از بیمِ محشر در خطر
اندریں محشرستان افراد چند — از عزیزان نیز رحلت کردہ اند
بُد شہادت در نصیبِ والدہ — زان "مقامِ عالیش جنّت شدہ"
عبدِ رحمان عائشہ زینب چَنان — جدّہ را گشتند مونس در جنان
ہر سہ اولادِ شقیقِ اکبر اند — ہر سہ در جنّت بہ فضلِ دَاوَر اند
مخلصان را ہم شدہ جانہا گداز — چون سلیمان رفت با احمد نواز
از جوانانِ خروئی بُد یکے — پیر مردے سر بُریدہ دیگرے
دَادَرم ہم زیرِ خاکِ بے کران — زیرِ چوب و خشت و آہن بُد نہان
لیک خالق را نگاہے بُد عجب — زان بہ صحّت رَست از درد و کرب
ناصر و حافظ خدائے پاک بود — جسمِ سالم جا بجا صد چاک بود
ہست احسانِ خدائے ذوالکرم — ماند سالم آن شقیقِ محترم
چون ز قبر آمد برون با صد شتاب — نعشہا را پس برآورد آن جناب
در ریاضِ قدس سَرِ یابِ جَمِیل — دفن شان را کرد تا وقتِ اَصِیل

Marfat.com

درحظیرہ گر تو بینی شش قبور
بر سرش بینی ردائے گرز نور

بس ہمان آرام گاہِ آخرین
ہست بہرِ کشتگانِ پاک دین

گرچہ امواتند در زیرِ زمین
لیک اَحیا اند در خُلدِ برین

ایستادہ ساعتے آن جا سلام
خوان بہ اخلاصِ دل وصدقِ تمام

یاد کن مرگِ خودت غافل مشو
وز اُمُورِ واقعی جاہل مشو

فاتحہ برخوان دُعا کُن باحنین
از خدائے پاکِ رب العالمین

کاے خدائے پاک وے مولائے ما
بے نیازی ہست کامل مر ترا

تو سمیعی تو بصیری تو کریم
تو رؤفی تو حلیمی تو رحیم

قادر و خلّاق ہستی بالیقین
مالکِ ہر دو جہانی اے متین

رحم فرما بر شہیدان اے خدا
جائے شان کن باغ رضوان اے خدا

رحم فرما اے خدائے ذوالمنن
بر فقیر زید مسکین بوالحسن

درصلاحش مثل آبا کُن خدا
تا کہ او خدمت کند اسلام را

از خدا خواہیم کان رشکِ جنان
باز گردد پُر ز جوش مردمان

باز گردد آن نشاط و آن زمن
ابرِ رحمت باز بارد بر حَزَن

باز آید ناز و غمزہ از بُتان
باز خیزد آہ و سوز عاشقان

باز گردد دَورِ صہبا در اَیاغ
بوئے گلہا باز آید در دماغ

باز خواند نغمہا را عندلیب
با صدائے دل کش و لحنِ غریب

باز جُنبد در چمن سَروِ رَوان
چشمِ نرگس وا شود بر خاوران

باز آب رفتہ بر گردد بہ جُو
میوہ گیرد باز نخلِ آرزُو

باز بلبند کوئٹہ روزِ سعید
از اُفق طالع شوَد ماہِ اُمید

نزدِ اربابِ ہنر قولے است عام
بین یُسرین است عُسرے لا کلام

کوئٹہ محروم چون ماند ازین
اے رفیقانِ عزیز و ہم نشین

توطّن کوئٹہ

در فصل چہارم بہ ملفوظ نود و ہفتم مذکور شدہ کہ حضرت ایشان قدس سرہ بہ اہل ہند فرمودند، "شمایان ازالۂ این حکومتِ (افرنگیان) می خواہید و طلبگارِ استقلال ہستید، اَما اَمن و راحت کہ درین اَیام بہ شمایان حاصل است آن را از دست خواہید داد، و باز این

Marfat.com

ایام را یاد خواہید کرد۔" و در ملفوظ چہارم گزشتہ، کہ فرمودند۔" اے عزیزان منیر الدین از فسق و فجور نالان است و من ظلماتِ کفر را می بینم کہ از افق سر برآوردہ است۔" عاجز بست و پنج سال بعد از وفات حضرت ایشان رَأیَ العَین دید کہ آن چہ حضرت ایشان فرمودہ بودند حرف بہ حرف درست آمد۔ بہ روزِ جمعہ بست و ہفتم رمضان ۱۳۶۶ھ۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کہ ۲۴ ماہ اَسد ۱۳۲۶ شمسی ہجری بود۔ ہندیان آزاد شدند۔ و برائے مسلمانان دَورِ آلام و فتن شروع شد۔ دران ایامِ نَہب و قَتل و اِرتِداد اشعار عبدالرحمٰن مالقی سہیلی کہ در اواخرِ فصلِ دوم ذکر شدہ، بہ یاد عاجز آمد۔ مفہوم آن مبارک اشعار را عاجز بہ نظم گفتہ و دعا کردہ و این مجموعہ را بہ نام "نوائے رنج و غم" موسوم ساختہ کہ نام تاریخی است۔

اے کہ دانی حالِ دل را از نہان — بشنوی صَوتِ خفی از جانِ جان
اے کہ بہرِ درد درمان ذات تو — وے کہ باشی در مصائب مستعان
اے کہ داری گنجہا در قولِ کُن — منّتے کن بر فقیرِ زَید ہان
نیست مارا چارۂ از فقرِ تو — خاک این فقر است تاجِ قدسیان
مستمدّم بر دَرَت دَستک زنم — گرچہ در دستم بود مُلکِ جہان
بندہ پرور گر تو رانی از درت — کو دَرے باشد بگردم گردِ آن
کوست نامِ پاکِ وے بر لب نَبود — راحتِ دلہا بود لطفِ زبان
دستگیرِ بے کسان لطفت بود — در گہت باشد ملاذِ عاجزان
در عِتابت جنّتم دوزخ بود — در رِضایت بہرِ مَن دوزخ جنان
ناامید از رحمتت کافر بود — خود تو فرمودی کہ لطفم بے کران
لطفِ تو بیش است از فکر و خیال — فضل و جودت بے حساب و بے گمان
بندگانت را خطاہا ارچہ بیش — لیک تا کے در فِشارِ کافران
تا بہ کے بر بادیِ مُسلِم بود — تا بہ کے از خون وے دریا روان
سینہا از دَرد تا کے چاک چاک — چشمہا از سوز تا کے خون فشان
بہرِ طفلاں شیرِ مادر خون شدہ — عِصمتِ زنہا بہ دستِ جایران
تا بہ کے از دشمنان اسلام را — صد مہائے جان گداز و دل ستان
جائے مسجد تا بہ کے بُت خانہا — جائے منبر تا بہ کے رقصِ بتان
تا بہ کے اوراقِ مصحف منتشر — ہمچو برگِ گُل بہ ایامِ خزان

Marfat.com

جنگِ اسلام است باکفر و فساد — با محمدؐ در جَدَل طاغوتیان
بہرِ قتل و نَہب یکسر آمدند — با تفنگ و خنجر و تیغ و سنان
یا الٰہی گشتہ افزوں از حساب — ظلم و عدوان و جفائے دشمنان
بندگانت عاجزند و بے کس اند — انتقامِ شان بگیر از ظالمان
بے کسان در انتظارِ نصرت اند — بے کسان را از بلا ہا وارہان
بار مولیٰ حافظ و ناصر توئی — بہر مظلومان توئی حرز و امان
شَتِّتِ اللّٰھُمَّ شَمْلَ الْمُشْرِکِیْن — وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ نَصْرًا لَایُھَان
تا بہ کے این ذلّت و خواری بود — بارے بنگر سوئے حال زارِ شان
مدّتے بگزشت در دَرد و کَرَب — مرہمے نہ بر دلِ افسردگان
عفو فرما جُملہ تقصیرات را — یک نگاہِ لُطف فرما یک زمان
بہرِ لطفت بندگانت را مُدام — دست بر رُو چشم سوئے آسمان
یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْ حَالَنَا — کُنْ لَنَا عَوْنًا فَاَنْتَ الْمُسْتَعَان
دُور فرما ظلم و عدوان و سِتَم — دُور فرما رنج و اندوہ و زیان
دُور فرما جملہ آلام و مِحَن — دُور فرما ہر بلائے ناگہان
رحم فرما بر فقیرِ بے نوا — رحم فرما اے خدائے مہربان
یَا مَلِیْکَ الْکَوْنِ جَلَّتْ قُدْرَتُکْ — اِرْفَعِ الْاَوْزَارَ عَنَّا بِالْحَنَان
ھَبْ لَنَا بِاللُّطْفِ مِنْکَ الْمَغْفِرَہ — وَاسْتَجِبْ مِنَّا فَقَدْ آنَ الْاَوَان

دران ایام روزے عاجز برائے زیارتِ استادی مولانا محمد شفیع دیوبندی رحمہ اللہ بہ مدرسۂ مولوی عبدالرب رفت۔ جناب مولوی صاحب نام یکے از اکابر زعمار مسلمین بر زبان آورد و فرمود کہ من بہ اُو گفتم۔ شمایان می گفتید کہ انگلیز ہا از اَعدَاءِ اَعدَارِ مسلمین اند، اگر انگلیز ہا بروند مسلمانان را راحت نصیب شود۔ و من می بینم کہ از روزے کہ انگلیز ہا رفتہ انداز مسلمانان بے شمار افراد کشتہ شدہ اند و بہ چہ اندازہ از خوف جان مرتد شدہ اند۔ آن زعیم گفت۔ ہر چہ بہ ظہور رسیدہ قطعًا خلافِ توقع ماشدہ، خیال می کنم کہ شاید منظورِ حق این است کہ در ہندوستان مسلمانے نہ ماند۔" یَقُوْلُ الْعَاجِزُ، قَالَ اللّٰہُ، لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ آمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوا، وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ آمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصَارٰی۔ الآیۃ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا۔

Marfat.com

مَنِ اسْتَنَامَ اِلَی الْاَشْرَارِ نَامَ وَفِی قَمِیْصِهٖ مِنْهُمْ صِلٌّ وَثُعْبَانٌ

الصِلُّ حَیَّةٌ خَبِیْثَةٌ جِدًّا۔ چون احوالِ دہلی از حد خراب شد و خادم خصوصی حضرتِ برادرِ کلان کہ نامش عبدالکریم بود (علی خیل، از مَقُر) بہ روز شنبہ یازدہم ذی القعدہ ۱۳۶۶ھ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء بہ شہادت رسید جناب ایشان قصدِ کوئٹہ بلوچستان کردند۔ حکومتِ ہند برائے آوردن ہندوانِ بلوچستان طیّارہا بہ کوئٹہ می فرستاد۔ جناب ایشان مع اہل و عیال بہ روز پنجشنبہ یکم ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء علی الصباح قبل طلوع الشمس بہ کوئٹہ روانہ شدند۔ وازان روز آن دیار از وجود جناب ایشان آباد شد۔ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ۔

در تابستان بہ کوئٹہ و در زمستان بہ رِنْدلی علاقۂ ڈھاڈر قیام دارند۔ و در کوئٹہ بیشتر قیام جناب ایشان در چوہی می باشد۔ آن جا قدرے زمین دارند، مخلصان یک حجرہ ساختہ اند، دران حجرہ بہ مطالعہ مشغول می باشند۔ بیشتر مطالعۂ جناب ایشان از کتب احادیثِ مبارکہ می باشد، سہ سال می شود کہ فہرست کتاب طبقات ابن سعد نوشتہ اند و از دو سال در ترتیب فہرست بخاری مصروف اند۔ جناب ایشان مطالعۂ کتاب بالاستیعاب می کنند۔ و فوائد و لطائف را در بیاض نقل می کنند۔ این بیاضہا گنجینہ ہائے علوم و اسرار و معارف اند۔ شوقِ مطالعۂ تفاسیر و کتبِ احادیث از حضرتِ خیرِ جہان وراثۃً بہ جناب ایشان رسیدہ است۔ از عشق نبوی بہ وجہِ اتم سرشار اند۔ بہ دوازدہم ماہِ مبارک ربیع الاوّل بہ خلفا و مخلصین خود ہدایت می فرمایند کہ محافلِ میلاد شریف منعقد کنند۔ جناب ایشان را در غُبرگ علاقہ لُوَرالائی زمین است۔ صاحبزادگان خود را آن جا می فرستند تا بہ وَجہِ اَحْسَن انعقاد محفل مبارک کنند۔ مخلصین بہ ذوق و شوق تمام نعتہا می خوانند، بہ صدہا نفر نان و قورمہ و چائے دادہ می شود۔ عاجز بہ افغانستان سہ بار رفتہ است۔ از مساعی جناب ایشان صدہا قلوب را دلدادۂ عشق نبوی علی صاحبہ الصلاۃُ والتحیۃُ یافتہ۔ علّامہ اقبال گفتہ و چہ خوب گفتہ رَحِمَهُ اللهُ وَرَضِیَ عَنْهُ۔

بہ مصطفیٰ برسان خویش را کہ دین ہمہ اوست اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اولاد | پروردگار جناب ایشان را چہار پسر و شش دختر عنایت کردہ۔

۱۔ برخوردار ابوالمجد عبدالرحمٰن۔ در اواخر ۱۳۴۲ھ در کوئٹہ تولد ایشان شدہ۔ از مولوی اختر شاہ خان در میرٹھ می خواند۔ ذی استعداد و فہیم بود۔ دوازدہ سالہ بود کہ در حادثۂ زلزلہ رحلت نمود۔ چون عاجز از مصر مراجعت کرد، با مولوی اختر شاہ ملاقات کرد۔ ایشان بیان برخورداری می کردند و از ذہانت و استعداد ایشان چیزہا می گفتند۔ جَعَلَهُ اللهُ ذُخْرًا وَاَجْرًا لِلْاَبَوَیْنِ۔

Marfat.com

۲۔بی بی خدیجہ، در ۱۳۴۴ھ متولد شدہ و در ۱۳۴۵ھ در کوئٹہ وفات یافتہ نزد عمّاتِ خود عثمانی وحیدری مدفون شدہ۔ جَعَلَهَا اللّٰهُ ذُخرًا وَاَجرًا لِلْاَبَوَیْنِ۔

۳۔بی بی عائشہ در ۱۳۴۶ھ متولّد شدہ، جدّہ محترمہ اورا بسیار دوست می داشت ہشت سالہ بود کہ در حادثۂ زلزلہ بہ رفاقت جدہ بہ رَوحٌ وَرَیحَانٌ وَجنّتُ نَعیمٍ شتافت جَعَلَهَا اللّٰهُ ذُخرًا وَاَجرًا لِلْاَبَوَیْنِ۔

۴۔برخوردار عُبَیدالرحمٰن سَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَحفظَهُ وَجَعَلَهُ لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ ولادت ایشان بہ چہارشنبہ ہژدہم محرم ۱۳۴۸ھ۔ ۲۶ر جون ۱۹۲۹ء۔ شدہ، نام تاریخی عبدالمختار است۔ در حادثۂ زلزلہ بابرادرِ کلان خود ابوالمجد عبدالرحمٰن بریک سریر خوابیدہ بود۔ سَرِ ایشان از سَرِ برادرِ خود بہ اندازۂ چہار یا پنج انگشت پائین بود۔ بازُوے دروازہ برامُّ الدِّمَاغِ عبدالرحمٰن رسید و ہلاکش کرد و پروردگار عبدالرحمٰن را محفوظ کرد۔ مویہائے سرِ ایشان با بازُوے دروازہ چسپیدہ بود۔ بہ روز پنجشنبہ پانزدہم جمادی الاُولیٰ ۱۳۷۶ھ۔ ۱۶ر مئی ۱۹۵۷ء۔ نکاحِ ایشان با سیدہ ذاکرہ دختر صاحبزادہ سید عبدالحلیم فرزند صاحبزادہ سیّد میر حسن شد، پروردگار ایشان را ہفت اولاد عنایت کردہ۔ ۱۔ بی بی آنسہ کہ بہ شنبہ نہم شعبان ۱۳۷۷ھ۔ یکم مارچ ۱۹۵۸ء۔ متولّد شدہ۔ ۲۔ بی بی باہرہ کہ بہ پنجشنبہ ششم ربیع الاول ۱۳۷۹ھ۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۹ء۔ متولّد شدہ۔ ۳۔ بی بی عالیہ، بہ شنبہ نوزدہم ربیع الآخر ۱۳۸۱ھ۔ ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۱ء۔ متولّد شدہ۔ ۴۔ بی بی نائمہ بہ شنبہ بست و ہشتم صفر ۱۳۸۳ھ۔ ۲۰ر جولائی ۱۹۶۳ء۔ متولّد شدہ۔ ۵۔ بی بی خاتمہ در ماہ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ۔ جولائی ۱۹۶۵ء۔ متولّد شدہ۔ ۶۔ بی بی سائرہ در ماہ صفر ۱۳۸۷ھ۔ مئی ۱۹۶۷ء۔ متولّد شدہ۔ ۷۔ برخوردار زبیر بہ روز سہ شنبہ سوم ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ۔ ۲۰ر مئی ۱۹۶۹ء۔ متولّد شدہ، سَلَّمَ اللّٰهُ الْجَمِیْعَ وَحفظَهُم بِمَنِّهِ وَکَرَمِهِ۔

۵۔بی بی زینب در ۱۳۴۹ھ۔ ۱۹۳۰ء۔ متولّد شدہ و در زلزلہ ہمسفر جدّہ شدہ جَعَلَهَا اللّٰهُ ذُخرًا وَاَجرًا لِلْاَبَوَیْنِ۔

۶۔برخوردار عبداللہ سَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَحفظَهُ ولادت ایشان بہ روز دوشنبہ چہارم محرم ۱۳۵۴ھ۔ ۸ر اپریل ۱۹۳۵ء شدہ۔ در حادثۂ زلزلہ پنجاہ و سہ روزہ بود۔ چون ایشان را از خاک کشیدند دہانش از خاک پُر بود۔ یک مخلصہ دہانش را صاف کرد و بہ شدّت در دہانش دمید، پروردگار لطف فرمود و نفسش جاری شد۔

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهُ آیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهُ وَاحِدٌ

بہ روز جمعہ سیزدہم ماہ ربیع الآخر ۱۳۷۹ھ۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۹ء۔ نکاحِ ایشان با بی بی صفیہ

Marfat.com

دختر این عاجز شدہ، بہ شب سہ شنبہ وقت صلاۃ عشا ربست و ہفتم رمضان سنہ ۱۳۸۰ھ۔ ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۶۱ء تولد بی بی نجمہ شد۔ و بہ شنبہ بست و چہارم رجب سنہ ۱۳۸۲ھ۔ ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء۔ تولد بی بی کوکب شد۔ سَلَّمَهُمَا اللّٰهُ وَحَفِظَهُمَا۔ مع ہذا چون کہ در طبائعِ زوجین اتفاق نہ بود جُدائی واقع شد۔ و بی بی صفیہ باہر دو نور دیدہا نزد عاجز مقیم است۔ سَلَّمَهُنَّ اللّٰهُ۔

۷۔ برخوردار عُبَیْدُاللّٰہ سلمہ اللہ تعالیٰ وحفظہ۔ ولادت ایشان بہ شب جمعہ بست و نہم رمضان سنہ ۱۳۵۶ھ۔ ۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء۔ شدہ و نکاحِ ایشان بہ شنبہ یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۶ھ۔ ۳۰ر جولائی سنہ ۶۶ء۔ با بی بی حلیمہ دختر احمد حسن صاحبزادہ فرزند خدائے مہر گل صاحبزادۂ کنڈی قرہ باغی شدہ۔ پروردگار چہار اولاد عنایت کردہ ۱۔ محمد عمر بہ سہ شنبہ دہم ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۷ھ۔ ۱۸ر جولائی سنہ ۱۹۶۷ء۔ متولد شدہ از نور المغنی سال ولادت ظاہر است، ۲۔ بی بی حفصہ بہ دو شنبہ یکم ذی القعدہ سنہ ۱۳۸۸ھ۔ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۶۹ء متولد شدہ۔ ۳۔ سعد۔ بہ شبِ یکشنبہ یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۹ھ۔ ۷ر فروری سنہ ۱۹۷۰ء۔ متولد شدہ۔ ۴۔ بی بی رحیمہ بہ شنبہ یازدہم شوال سنہ ۱۳۹۲ھ۔ ۱۸ر نومبر سنہ ۱۹۷۲ء متولد شدہ۔ سَلَّمَ اللّٰهُ الْجَمِيْعَ۔

۸۔ بی بی رابعہ بہ شنبہ پانزدہم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۹ھ۔ ۲۲ر جون سنہ ۱۹۴۰ء۔ متولد شدہ۔ چوں کہ دختر چہارم بود بہ بی بی رابعہ موسوم گشتہ۔ بہ جمعہ سیزدہم ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۴ھ۔ ۱۶ر اپریل سنہ ۱۹۶۵ء۔ نکاحش با فاروق احمد خان انصاری فرزند ہمشیرۂ محترمہ وسطیٰ منعقد شد و حق تعالیٰ توأم دو دختر نزہت و نکہت عنایت کردہ۔ کما تقدم التفصیل۔ سَلَّمَهُنَّ اللّٰهُ۔

۹۔ بی بی ہاجرہ بہ یکشنبہ شانزدہم شوال سنہ ۱۳۶۲ھ۔ ۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء متولد شدہ۔

۱۰۔ بی بی فاطمہ بہ پنجشنبہ بست و یکم ذی القعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ۔ ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء متولد شدہ۔

این میوہ ہائے نورسِ بوستانِ خیرِ جہان اند۔ پروردگار ایشان را در زیر سایہ حضرت برادر کلان تر و تازہ دارد و از جمیع آفات نگہدارد۔

وفات اہلیہ بہ دو شنبہ دوازدہم صفر سنہ ۱۳۸۰ھ۔ ۶ر اگست سنہ ۱۹۶۰ء۔ بی بی آمنہ زوجۂ محترمہ حضرت برادرِ کلان رحلت نمودند۔ بہ وقت ارتحال بی بی صفیہ دختر این عاجز نزد ایشان بودہ۔ بیان می کند کہ چشمان ایشان بند بود ناگاہ دست راست خود را قدرے بلند کردہ دو بار اشارۂ انتظار کردند و باہر اشارہ بہ اُردو لفظ "اچھا" کہ بہ معنی خوب است گفتہ "عبدالرحمٰن میں آرہی ہوں" گفتند یعنی عبدالرحمٰن من می آیم۔ و بعد ازیں جان بہ جان آفرین سپردند۔ عبدالرحمٰن فرزند اکبر ایشان بود کہ بست و شش سال قبل در حادثۂ زلزلہ رحلت کردہ بود، و درین وقت روحِ طیب و طاہرش برائے استقبال روح والدۂ خود آمدہ بود۔

Marfat.com

صَبَّ اللّٰہُ عَلَیْہِمَا شَآبِیْبَ الْغُفْرَانِ وَاَسْکَنَھُمَا فِی فَرَادِیْسِ الْجِنَانِ۔ چون عاجز ایں خبرِ مُتَاَلِّم شنید، برزبانش "یَاحَیُّ غُفْرَانَکَ" آمد۔ چون در اعداد حروفش فکر کرد موافق سالِ وفات یافت۔ لہٰذا ایں کلمۂ دُعائیہ تاریخیّہ را در سلکِ نظم سفت و گفت۔

عیالِ آن بلالِ پاک مشرب — مبارک آمنہ در خلد آسود
زسالِ رحلتش چون زید پرسید — مَلَک "یَاحَیُّ غُفْرَانَکَ" بفرمود

خلفا بِحَمْدِ اللّٰہِ وَاِحْسَانِہٖ جناب ایشان را جمعے است از خلفاء اشہر ایشان مُلّا شیر محمد آخوند از ساروان قلعہ علاقہ قندھار بودند۔ پروردگار ایشان را مقبولیت عطا کرد۔ خلقے از ایشان مستفید گشت چند سال می شود کہ رحلت فرمودند۔ عاجز بر مزار ایشان رفتہ۔ بابرکت مقام است رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ رَضِیَ عَنْہُ۔ جناب ایشان مُلّا عبدالحکیم را جانشین ایشان مقرر کردہ اند جَعَلَہُ اللّٰہُ ھَادِیًا۔ و احمد حسن صاحبزادہ فرزند خدائے مہر گل صاحبزادہ قوم کنڈی ساکن قرہ باغ را در جہاتِ خود مقبولیت است وَفَّقَہُ اللّٰہُ لِنَشْرِ الطَّرِیْقَۃِ وَجَعَلَہُ مِنْ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ، پدر ایشان از خلفائے حضرت سیدی الوالد قدس سرہ بودند و پروردگار ایشان را نزد جناب ایشان رسانید و، فتح باب بہ نصیب ایشان شد وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ جناب ایشان را خلفائے دیگر نیز ہستند۔ چون کہ نامہائے ایشان بہ وجہ درست عاجز را معلوم نیست ازیں وجہ از تحریر قاصر است۔ البتہ ایں قدر می داند کہ بر جناب ایشان فضل پروردگار شدہ۔ بہ نوعے کہ جناب ایشان از نام و نمود دُور و بہ امورِ یقینیہ مصروف اند منتسبین ایشان نیز از حاملین ایں کیفیات اند۔ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا مِنْ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ وَوَفَّقَھُمْ لِمَا فِیْہِ صَلَاحُ دِیْنِھِمْ وَدُنْیَاھُمْ۔

از چند سال جناب ایشان کار مشیخت را حوالۂ برخوردار سعادت اطوار عبدالرحمٰن کردہ اند جَعَلَہُ اللّٰہُ اِمَامًا لِّلْمُتَّقِیْنَ۔

برادرِ عزیز فاضل حضرت ابوالسعد سالم سَلَّمَہُ اللّٰہُ وَحَفِظَہُ

ولادت ایشان بروز جمعہ دوم صفر ۱۳۲۶ھ۔ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء ۱۵ حوت ۱۲۸۷ ش ھ۔ در خانقاہ شریف دہلی بودہ، حافظ عبدالحکیم دہلوی می گفت کہ من نزد محجر مبارک استادہ بودم کہ حضرت ایشان از حرم سرا برآمدند و نزد من آمدہ بہ مسرت فرمودند۔ حق تعالیٰ بہ من فرزند عنایت کردہ و من نام اُو سالم و مُسْلِم نہادہ ام۔ حضرت ایشان بارہا بہ مخلصین فرمودہ کہ جد امجد ما حضرت عمر بود و فرزند ایشان عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا۔ و از اولاد ایشان یکے را نام بلال بود و یکے را زید و یکے را سالم۔ و نام قبلہ گاہم عمر است

دنامم عبداللہ ونامہائے فرزندانم بلال وزید وسالم۔ وحضرتِ ایشان اکثر این شعرِ خود رامی خواندند و در مکاتیب می نوشتند۔

وَاَرْحَمَ اَبْنَائِیَ الثَّلَاثَ بِلَا لًا وَزَیْدًا وَسَالِمًا وَلَدِ

برادر عزیز خِلقۃً کمزور ونحیف البنیہ بودند۔ روزے برادر عزیز چون از مدرسۂ عبدالرب باز گشتند، عرض کردند کہ مرا استاد گفتہ کہ فردا کتاب نحو میر با خود بیار۔ این عاجز ہم استادہ بود۔ حضرت ایشان بسیار خوش شدہ فرمودند۔ "واہ واہ۔ اگر مثل زید کہ از من نحو میر را خواندہ، تو ہم بخوانی، ما بہ خوشی یک گوسفند ذبح کنیم۔" دعائے حضرت ایشان بود۔

بَنُوْهُ بِلَالٌ ثُمَّ زَیْدٌ وَسَالِمٌ فَیَارَبِّ بَارِكْ فِیْهِمُو مُتَفَضِّلَا
وَلِلدِّیْنِ وَفِّقْهُمْ وَلِلْعِلْمِ وَالتُّقَیٰ وَاَوْرِثْهُمُ الْقُرْآنَ وَالصُّحُفَ الْعُلَا

ایں دعا را ظاہراً اثر بود۔ در ہندوستان از ملّا امان اللہ و مولوی محمد عمر و در مدرسۂ مولوی عبدالرب از بعض اساتذہ کتبِ ابتدائی خواندند و باز در ۱۳۴۹ھ۔ ۱۹۳۱ء۔ با عاجز بہ مصر رفتند، و آن جا چار سال و چند ماہ بہ نوعے سعیہا کردند کہ لامزید علیہا۔ دران ایام در جامع ازہر برائے اَغْرَاب سہ شہادات بودند۔ نام شہادت ابتدائی "شَہَادَہ" و نام شہادت ثانوی "اَہْلِیَّہ" و نام شہادت عالی "عَالِمِیَّہ" بود۔ ایشان نوبت بہ نوبت ہر سہ شہادات حاصل کردند۔ واز سید احمد الشریف السنوسی و شیخ عبدالحی الکتانی و شیخ بدرالدین الدمشقی اجازت حدیث شریف حاصل کردند۔ در ۱۳۵۰ھ۔ ۱۹۳۲ء۔ از مصر برائے حج و زیارت رفتند و بار دیگر از کوئٹہ ہم رفتہ اند۔ قیام عاجز در دہلی است و قیام ایشان بہ کوئٹہ۔ عاجز خبر نہ دارد کہ ایشان را تالیفے ہست یا نہ۔ البتہ ایں قدر می داند کہ ذوقِ علم و شوقِ مطالعہ بسیار دارند۔ کتب نفیسہ و قیمہ جمع کردہ اند، و در اوقات فراغ مصروف بہ آن می باشند۔ جناب شیخ سعدی گفتہ و خوب گفتہ۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔

نظر کردم بہ چشمِ عقل و تدبیر — نہ دیدم بہ ز خاموشی خصالے
نہ گویم لب ببند و دیدہ بر دوز — ولیکن ہر مقامے را مقالے
زمانے درسِ علم و بحثِ تنزیل — کہ باشد نفسِ انسان را کمالے
زمانے شعر و شطرنج و لطائف — کہ خاطر را بود دفعِ ملالے
خدائے است، آن کہ ذات بے مثالش — نہ گردد ہرگز از حالے بہ حالے

زِوَاج واَوْلَاد

از خواتین اَرْغَسان عبدالرحمٰن فرزند نورالدین خان قوم بارک زی از مخلصین

Marfat.com

صادق الاعتقاد والمحبہ بود، سالہا خدمت حضرت ایشان کردہ۔ پدرش نیز بہ خدمت اقدس رسیدہ بود۔ احوال عبدالرحمٰن مقتضائے این شعر بود۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون　　این خیال است و محال است و جنون

از دنیا اعراض کرد و ہمہ تن بہ کار عقبیٰ مصروف گشت۔ طُوبیٰ لہ ثُمَّ طُوبیٰ لہٗ۔ بہ سنہ ۱۳۴۳ھ در کوئٹہ بہ خدمت حضرت والدہ صاحبہ عرض کردہ بود کہ خواہشمندم کہ دختر خود را بہ حضرت صاحبزادۂ خُورد بدہم۔ حضرت والدہ شریفہ طلب ایشان را قبول فرمودہ بود۔ بعد از شانزدہ سال آن خواہش بہ وقوع پیوست۔ و بہ روز پنجشنبہ بست و ہفتم شوال سنہ ۱۳۵۹ھ۔ ۲۲ر نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کہ یکم قوس سنہ ۱۳۱۹ ش ھ بود۔ در قندھار نکاح برادر خورد بابی بی حوّا رشد۔ حضرت برادر کلان ادام اللہ ایامہ بہ وجہ احسن و اعلیٰ تمام انتظامات کردند و باز بہ روز پنجشنبہ پنجم ذی القعدہ در دہلی بہ دعوتِ ولیمہ صدہا افراد را مدعو کردند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ جناب ایشان را اجرہائے بے شمار عنایت فرماید۔

پروردگار برادرِ خورد را نُہ اولاد، شش پسر و سہ دختر عنایت کردہ۔

۱۔ برخوردار ابوبکر۔ بہ پنجشنبہ بستم ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ۔ ۸ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء۔ متولد شدہ۔ شیخ احمد فاروقی تاریخی نام است پروردگا فضل فرمود و امسال در سنہ ۱۳۹۴ھ بہ سعادت حج و زیارت مشرف گشت جَعَلَہُ اللّٰہُ سَعِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔

۲۔ بی بی سُعاد۔ بہ چہار شنبہ ششم صفر سنہ ۱۳۶۳ھ۔ ۲ر فروری سنہ ۱۹۴۴ء۔ متولد شدہ۔

۳۔ برخوردار ابوحفص عمر۔ بہ پنجشنبہ بست و یکم محرم سنہ ۱۳۶۵ھ۔ ۲۵ر دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء۔ متولد شدہ۔ از "حَفِظَ الْاِلٰہُ عُمَرَ" سالِ ولادت ظاہر است۔

۴۔ برخوردار عاصم۔ بہ سہ شنبہ ششم ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ۔ ۲۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء۔ متولد شدہ۔

۵۔ برخوردار جعفر۔ بہ پنجشنبہ دوم رجب سنہ ۱۳۶۹ھ۔ ۱۹ر اپریل سنہ ۱۹۵۰ء۔ متولد شدہ۔

۶۔ برخوردار عبداللہ الملقب بہ عامر۔ بہ چہار شنبہ ہشتم محرم سنہ ۱۳۷۱ھ۔ ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء۔ متولد شدہ۔

۷۔ برخوردار عبدالعزیز۔ و نام تاریخی۔ شیخ دوران عبدالعزیز و معروف بہ شیخ۔ بہ یکشنبہ چہار دہم ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۲ھ۔ ۲۶ر جولائی سنہ ۱۹۵۳ء۔ متولد شد۔

۸۔ بی بی فوزیہ۔ بہ جمعہ بست و ہفتم جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۷۵ھ۔ ۹ر فروری سنہ ۱۹۵۶ء۔ متولد شدہ۔

۹۔ بی بی فائزہ۔ بہ یکشنبہ بست و یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۳۷۷ھ۔ ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۸ء متولد شدہ۔

پروردگار این گلزار خیرِ جہان را از حوادث و آفات نگہدارد۔ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ۔

Marfat.com

خلفا | حضرت ایشان قدس اللہ سرّہ ونوّر ضریحہ ازرب العالمین دعا کردہ اند۔

تو عبداللہ ابوالخیر حزین را　　مع الاولاد ملحق کن بہ آبا

اثر دعا بفضل اللہ ظاہر است وخلقے از برادر عزیز مستفید و مستفیض است وایشان را خلفا ہم اند وَفَّقَہُمُ اللّٰہُ لِمَرْضَاتِہٖ

ذوقِ مطالعہ | بہ اوقات فراغ بہ مطالعہ کتب مشغول می باشند۔ مکتبۂ نفیسہ دارند و ہر سال دراں اضافہ می کنند۔ حَفِظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَہٗ۔

مؤلف کتاب ابوالحسن زید فاروقی مجدّدی عفی اللہ عنہ

ولادتِ این عاجز روز سہ شنبہ بست و پنجم رمضان ۱۳۲۴ھ۔ ۱۳ر نومبر ۱۹۰۶ء و ۲۲ قوس ۱۲۸۵ش ہ در خانقاہ شریف دہلی بودہ۔ حضرت ایشان دو نام تاریخی در دو شعر نظم فرمود۔

حضرت زید بن عبداللہ فرزندِ عمر　　"بوالحسن عبدالغنی" تاریخِ میلادش بگو

سالِ میلادِ زید شیخِ جہان　　شد "محمد بشارت الرحمٰن" ۱۳۲۴ھ

از ولادت ہمشیرۂ صُغریٰ بی بی امۃ اللہ حضرت والدہ صاحبہ را شیر نہ بودہ، لہٰذا برائے ہمشیرہ صاحبہ واین عاجز و برادرِ عزیز انتظامِ مُرضِعات کردہ شد۔ برائے ہمشیرہ صاحبہ در اطراف میرٹھ مرضعہ یافتہ شد، لیکن برائے عاجز تا اَواخرِ ماہِ حَمل (مدت شش یا ہفت ماہ) انتظامِ مُرضِعہ نہ شد۔ و درین مدت زائد از بست زنہا بہ عاجز شیر دادہ اند۔ حضرتِ والدہ صاحبہ و ہمشیرۂ کُبریٰ و وُسطیٰ و مخلصاتِ قدیمہ بیان می کردند کہ مولوی شمس الدین میرٹھی و فضل عمر دہلوی از جہت بدر پُور یک مُرضِعہ را آوردند۔ لیکن این عاجز نہ بہ آغوش وے رفت و نہ شیرِ وے گرفت۔ چون حضرت ایشان را از واقعہ خبر دادند بہ شمس الدین و فضل عمر فرمودند بروید و معلومات کنید کہ این زن چہ حال دارد۔ چنانچہ ہر دو رفتند و معلوم شد کہ آن زن عفیفہ نہ بود۔ حضرت ایشان قدس سرہ خوش شدند و فرمودند۔ "ہاں این وجہ است"۔ پروردگار از برکت حضرت ایشان این عاجز را از مُشتبہہ محفوظ داشت۔

بے تو جانان قرار نہ توانم کرد　　احسانِ تُرا شمار نہ توانم کرد

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے　　یک شکرِ تو از ہزار نہ توانم کرد

چون حضرت ایشان از دہلی بہ کوئٹہ رسیدند۔ پروردگار زربی بی زوجۂ بہادل قمبرانی را فرزند عنایت کرد۔ حضرت ایشان نام آن فرزند محمد امین نہادند و زربی بی برائے رَضاعت عاجز مقرر شد۔ و تا آخر بماند۔ زربی بی چار سال کامل خدمت عاجز کردہ۔ عجب زنِ پاک باطن بود۔ پنج اولاد داشت۔

Marfat.com

مُلّا صاحب خان، سعیدہ بی بی، غلام محمد، محمد امین، عبدالقدوس، بہاول از مخلصین پاک طینت بلکہ از عشّاقِ حضرت ایشان بود۔ وزر بی بی در محبّت و اخلاص نظیرے نہ داشت، این ہر دو پاک باطنان و پاک نفسان و صاحب خان و سعیدہ سالہا سال شب و روز بہ خدمت عاجز مصروف بودند، عاجز پنج شش سالہ بود کہ بہاول رحلت نمود و زر بی بی بہ جمعہ نوزدہم جمادی الاُولیٰ ۱۳۴۵ھ۔ ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء سفرِ آخرت اختیار کرد۔ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَرَحِمَ اَوْلَادَهُمَا وَرَضِیَ عنهم۔

خدمت و حفاظت ماہر سہ برادران بہ علماء و صلحائے افغانستان متعلق بود۔ ہدایت حضرت ایشان بود کہ مایان نہ از کسے چیزے گیریم و نہ بہ خانۂ کسے رویم، از خوش طبعی و از سیر و تفریح کردن ممانعت نہ بود۔ اکثر اوقاتِ مایان بیرون حرم سرا با مخلصین پاک نہاد صرف می شد۔ بلکہ در کوئٹہ بعض اوقات بہ شب ہم در باغیچہ می خوابیدیم۔ صحبتِ علماء و صلحاء مائل بہ اقوال و افعالِ نیکان کرد و از محاورات علمیّہ روشناس ساخت و این فضل عظیم بود مر پروردگار را کہ بر احوالِ مایان کردہ بود۔

غالباً عاجز ہفت سالہ بود و در صحن مسجد شریف خانقاہِ دہلی با برادرِ خورد بہ بازی مشغول بود کہ حضرت ایشان برائے نمازِ دیگر تشریف آوردند۔ چون نزد عاجز رسیدند، فرمودند "ہنوز نماز شروع نہ کردئ"۔ ازان روز مُلّا ولی محمد نسوخیل بہ تعلیم وضو و نماز و ادعیۂ نماز مصروف گشت۔ و عاجز عادتِ نماز خواندن گرفت۔ قرآن مجید را از قاری نور محمدی خواند، ایشان از علاقۂ "میان والی پنجاب" بودند۔ بہ مساعی ایشان شانزدہ پارا را حفظ کردہ پارۂ ہفدہم را شروع کردہ بود کہ ایشان رفتند و عاجز بہ علمِ ظاہر مشغول گشت و آن یاد ہم نا یاد گشت۔ افسوس صد افسوس۔

یَالَهْفَ نَفْسِیْ لَهْفَهَا مَالِلزَّمَانِ وَمَالِیَهْ

روزے حضرت ایشان در کوئٹہ بہ عاجز گفتند "از حضرت امامِ ربّانی تا پدرِ شما ہر یک حافظ و قاری و عالم و صاحبِ نسبت گزشتہ است"۔ اما افسوس کہ از افضلِ این اوصافِ عالیہ کہ حفظِ قرآن است مایان متصف نہ شدیم۔

عاجز علمِ ظاہر چند روز از مولوی خیر محمد اندڑی و از مولوی محمد عمر گھوسوی و مُلّا امان اللہ غلجی و در مدرسۂ مولوی عبدالرب کہ در دہلی واقع است از مولوی عبدالوہاب و مولوی محبوب الٰہی و مولوی حکیم جی مظہر اللہ و مولانا محمد شفیع و محدّث شہیر مولانا عبدالعلی خواندہ۔ نحو میر و برخے از کافیۂ ابنِ حاجب و برخے از رقعات عالمگیری از حضرت ایشان خواندہ۔ تدریس حضرت ایشان بہ غایتِ تحقیق و تدقیق بود۔ اگر در ہر فن صرف یک کتاب کسے از حضرتِ ایشان می خواندے حاجت خواندنِ کتاب دیگر ہرگز نہ بودے۔ و درسِ رقعاتِ عالمگیری را شانے دیگر بود۔ حضرت ایشان نام سلطان اورنگ زیب عالمگیر را بہ غایت

Marfat.com

ادب واحترام می گرفتند۔ وروزے چون عاجز رقعات رامی خواند، فرمودند "حضرت سلطانِ عالمگیر ازجدِّ شما حضرت شیخ سیف الدین بیعت شدہ بودند وصاحبِ نسبت بودند" درمکتوبے حضرت سلطان نوشتہ اند۔

نہ رفت ازدلم قول آن کاسہ گر — کہ می گفت باکاسۂ پُرخطر
نہ دانم کہ سنگِ سپہرِ قضا — ترا بشکند بیشتر یا مرا

عاجز چون این قطعہ خواند، حضرت ایشان سرِ مبارک فرو بردہ دوسہ بار قطعہ راخواندہ خاموش شدند وچند دقیقہ بران حال گزشت وباز برائے حضرت سلطان دعا فرمودند۔ بعدازوصال حضرت ایشان عاجز خودرا بہ مدرسۂ مولوی عبدالرب وابستہ کرد ودرشعبان ۱۳۴۶ھ ازدورۂ صحاح ستہ فارغ گشت۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ ازمولانا عبدالعلی وترمذی، نسائی، ابوداؤد ازمولانا محمد شفیع خواند۔ اگر طالبِ علم ازروئے قواعدِ عربیہ عبارت رانادرست می خواند، مولانا عبدالعلی بروے قہری کردند واحیاناً نسبتش بہ ابلہی وحُمق می کردند ازین جہت ازطالبانِ علوم کمتر پیش ایشان قرارت می کرد۔ جناب ایشان قبل ازشمولِ عاجز درس بخاری شروع کردہ بودند، شش ورق خواندہ شدہ بود، چون عاجز اوّلِ روز حاضر شد جناب ایشان برائے قرارت امر کردند۔ چون عاجز قرارت کرد خوش شدند، وازان روز تا آخر یومِ درس این عاجز پیش ایشان قرارت می کرد غیر از چند اوراقِ اوّل تمام بخاری وتمام مسلم وتمام ابن ماجہ راعاجز حرفاً حرفاً خواندہ ودرسہ کتب باقیہ نزد مولانا محمد شفیع نیز بیشتر از ثلث عاجز قرارت کردہ۔ حالانکہ دردورۂ حدیث بیشتر از شصت نفر بودند۔ درتمام مدت دورۂ حدیث یک روز دردورۂ صباح بہ اندازہ دہ دقیقہ عاجز بہ تاخیر رسید، دید کہ مولانا عبدالعلی طالبے را زجر می کنند، نشست گاہ عاجز متصل بہ سریرِ مولانا بودے۔ عاجز برکُرسی ہندی می نشست وکتاب برسریر می بود وبقیہ افراد دردالانِ مسجد شریف بہ شکلِ دائرۂ مستطیلہ می نشستند۔ چون کہ جناب مولانا از پانزدہ سال بل اکثر مُصاب بہ مرض فالج بودند واز حرکت معذور بودند، بہ وقتِ تدریس سریرِ ایشان متصل بہ دالانِ مسجد شریف نہادہ می شد۔ وایشان تکیہ بربالش کردہ درس می دادند۔ چون عاجز بہ جائے خود رسید، جناب مولانا فرمودند۔ صاحبزادہ چرا این قدر تاخیر کردی۔ عاجز عُذر بیان کرد، فرمودند، سبق بخوانید۔ عرض کرد۔ ازکدام جا، آن وقت بہ بسیار دَرد وائسف فرمودند۔ یکے ہم ازاین ابلہان نہ توانست خواند، ازجاے بخوانید کہ دیروز گزاشتہ اید، دنی مابعد بہ عاجز معلوم شد کہ دوافراد سعی کردہ بودند کہ کتاب بخوانند لیکن موفق نہ شدند۔ جناب مولانا بے وجہ تقریر نہ می کردند۔ چون کہ مولانا محمد شفیع بیانِ مذاہب راوردرسِ ترمذی می کردند لہٰذا جنابِ مولانا ازاین بیان فارغ بودند وبربیان بعض لطائف ونکات اکتفامی کردند، عاجز

بیان سہ لطائف می کند کہ از جناب[1] ایشان شنیدہ۔

۱۔ چون حدیث "لاتشد الرحال"، خواندہ شد فرمودند۔ یک دیہاتی عبداللہ نام از مخلصین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بود۔ وے باجماعتِ غیر مقلدین برائے حج رفت، چون از حج فارغ شدہ قصدِ سفر بہ مدینۂ منورہ کردند، جماعتِ وہابیہ بہ عبداللہ گفت۔ سفرِ مدینہ منورہ در پیش است شما قصدِ مسجد شریف می کنید یا زیارتِ مبارکہ۔ عبداللہ گفت، شمایان از اہلِ علم ہستید لہٰذا بفرمائید کہ چہ قصد دارید۔ گفتند ما قصدِ مسجد می کنیم وچون بہ مدینہ برسیم ضمناً زیارت ہم می کنیم، عبداللہ گفت۔ من قصدِ آن مبارک ذات می کنم کہ از طفیلش این مسجد شرف یافتہ۔ این واقعہ را بیان کردہ حضرت مولانا دوسہ دقیقہ مصروف گریہ ماندند۔

۲۔ چون حدیث۔ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثُوا عَهْدٍ بِالْإِسْلَامِ۔ خواندہ شد، فرمودند۔ نجدیان گنبدہائے آثارِ مقدسہ و مزارات مبارکہ را مسمار کردہ اند واز روے این حدیث شریف فعلِ ایشان ناجائز است، بیت اللہ را کہ کعبۂ اہلِ اسلام است از وجہ دل آزاریِ نومسلمان سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بر اساسِ ابراہیمی تعمیر نہ کردند و بر ہیئت ناقصہ گزاشتند، نجدیان دلہائے تمام عالمِ اسلام را بہ ارتکاب این فعلِ شنیع مجروح کردہ اند۔

عاجز گوید۔ امام بخاری در صحیح خود از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کردہ "قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا، قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا، قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا، فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ، هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ" صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ در نجد طلوعِ قرنِ شیطان شدہ و آثارِ آن قرنِ شیطانی ظہور یافتہ۔ آن مبارک و مقدس مقام کہ ولادت گاہِ محبوبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ بِاَنْفُسِنَا هُوَ وَبِآبَائِنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بودہ و در سنہ ۱۶۰ ہجری خیزران والدۂ خلیفۃ المسلمین ہارون الرشید عباسی آن مبارک عمارت را خریدہ و وقف کردہ مسجد شریف ساختہ بود و باز سلاطینِ آلِ عثمان جَزَاهُمُ اللهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَاَنَارَ قُبُوْرَهُمْ عمارت مسجد شریف را شایان آن مقدس مقام ساختہ بودند، در سنہ ۱۳۴۳ھ اُذنابِ قرنِ شیطان آن مبارک مسجد را شکستہ مزبلہ ساخت۔ خَسَّرَهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَدَمَّرَ بُيُوْتَهُمْ۔

لِمِثْلِ هٰذَا يَذُوْبُ الْقَلْبُ مِنْ كَمَدٍ ۔۔۔ اِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ اِسْلَامٌ وَاِيْمَانُ

چندین سال آن مقامِ مقدس کہ رشکِ خلدِ برین است مطرح قاذورات بماند تا آن کہ جناب

[1] مولانا عبدالحی استاذ مؤلف۔

Marfat.com

عَبّاسِ قَطّانِ مَکّی از رئیس جماعتِ نجدیہ وہابیہ مَلِک عبدالعزیز اجازت گرفت وآن جارا کتب خانہ وجاے مطالعہ ساخت۔ چون جناب عبّاسِ ازین کار فارغ گشت صدلے یَاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اِرْجِعِی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَرْضِیَّۃً شنید وسزاوارِ، فَادْخُلِی فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِی جَنَّتِیْ گشت۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُ۔

۳۔ فرمودند کہ در حیاتِ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی من این خواب دیدم کہ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بر شترے سوار اند وزمام ناقہ بر اکتاف مولانا محمد قاسم است ومن در پسِ ناقہ روان ہستم۔ من سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم را بر آن کیفیت وصفت دیدم کہ حضرات محدثین بیان کردہ اند۔ البتہ ریشِ مبارک را دیدم کہ حلق شدہ بود۔ من این خواب را در خدمتِ حضرت مولانا عرض کردم۔ فرمودند۔ شما زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کردہ اید، وظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ صورت حَلْقِ لحیہ دلالت می کند کہ این سنت مبارکہ ترک خواہد شد۔" عاجز گوید وفات مولانا قاسم نانوتوی بہ روز پنجشنبہ چہارم جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ بودہ۔ صد سال پیشتر این خواب دیدہ شدہ بود۔ دران ایام شاید خال خال افراد ریش می تراشیدند۔ وحالا خال خال بہ قدر مسنون ریش دارند۔ تعبیر خواب مثلِ غازۂ فجر صاف وروشن است۔

سفر مصر | بہ شنبہ بست ودوم ذی القعدہ ۱۳۴۹ھ۔ ۱۱ر اپریل ۱۹۳۱ء۔ از دہلی بہ بمبئی وبہ سہ شنبہ سوم ذی الحجہ۔ ۲۱ر اپریل از بمبئی بہ مصر این عاجز وبرادرِ عزیز روانہ شدیم وبہ جمعہ دوازدہم ذی الحجہ۔ یکم مئی۔ بہ بور سعیدِ مصر رسیدیم۔ وبہ قاہرہ رسیدہ در شارع ازہر، در عمارتِ احمد قبّانی مسکنے بہ ایجار گرفتیم و در جامع اَزْہَرِ مبارک بہ طلب علم مشغول شدیم۔ قیامِ مایان تا یکشنبہ بست وششم رمضان ۱۳۵۴ھ۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء۔ در مصر بود۔ وآن چہ بہ نصیب بود دران مَعْہدِ علم وفضل وکمال، حاصل کردیم، بہ سالے کہ برادرِ عزیز بہ حج رفتہ بودند این عاجز نیز بعد از چند روز برائے حج رفت وآن جا از سید شریف احمد سنوسی قدس اللہ سرہ اجازت حدیث شریف حاصل کرد۔ واز شیخ بدرالدین دمشقی بہ ذریعہ مکتوب اجازت حدیث حاصل کرد، در مکہ مکرمہ از مولانا عبدالستار صدیقی ودر مصر از شیخ حبیب اللہ شنقیطی وشیخ محمد بخیت المطیعی الحنفی واز محدثِ غرب السید محمد عبدالحی الکتّانی الفاسی نیز اجازۂ حدیث شریف حاصل نمود، عاجز تمام اسانید را در کتاب "الْاَسَانِیْدُ الْعَالِیَۃِ مَعَ صُوَرَۃِ الشَّہَادَۃِ" بہ تفصیل نوشتہ است۔

مراجعت | از مصر بہ روز یکشنبہ ۲۶ر رمضان ۱۳۵۴ھ۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء بہ سکّۃ الحدید، بہ قدس روانہ شدیم وبہ صباح دوشنبہ بہ بیت مقدس رسیدیم۔ اماکن مقدسہ ومشاہد مبارکہ را زیارت کردیم بہ سیّدنا خلیل الرحمٰن علیہ السلام وبحیرۂ لُوط ویَافَا وتلِ اَبِیب شہر یہودان نیز رفتیم۔ وبہ روز پنجشنبہ ۳۰ر رمضان۔

Marfat.com

۲۶ر دسمبر- درسیارۂ کلان بہ دمشق روانہ شدیم وعندالغروب بہ دمشق رسیدیم، بہ صباح یوم جمعہ کہ اوّلِ شوّال ورورزِ عید فطر بود، بہ جامع اموی رفتہ نماز عید خواندیم، بہ روز شنبہ دوم شوال -۲۸ر دسمبر- برائے یک شب در سیارہ بہ بیروت رفتیم- وبہ روز سہ شنبہ ۵ر شوال -۳۱ر دسمبر- درسیّارۂ کلان بہ بغداد روانہ شدیم، درراہ آبِ سیل حائل شد ویک روز وشب آن جا توقف کردہ شد بہ روز جمعہ، ہشتم شوال وسوم جنوری ۱۹۳۶ء عیسوی بعدالزوال بہ بغداد رسیدیم وبہ یکشنبہ دہم شوال وپنجم جنوری درسیارہ بہ کربلا ونجف رفتیم- دربغداد بہ کرخ وکاظمین واَعظمیہ ہم رفتیم- مزارات واماکن مبارکہ رازیارت کردیم- اَعظمیہ فی الواقع اعظمیہ است کہ حضرت ابوحنیفہ نعمان رَحِمَہُ اللّٰہُ وَقَدَّسَ سِرَّہٗ وَرَضِیَ عَنْہُ وَعَطَّرَ ضَرِیْحَہٗ آن جا آرمیدہ اند، امام موفق بن احمد المکی المتوفی ۵۶۸ھ درکتاب خود کہ موسوم بہ مناقب الامام ابوحنیفہ است برصفحہ ۱۹۹- ازجزء ثانی قولِ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ روایت کردہ اند کہ "اِنِّیْ لَاَتَبَرَّکُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ یَعْنِیْ زَائِرًا فَاِذَا عَرَضَتْ لِیْ حَاجَۃٌ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَجِئْتُ اِلٰی قَبْرِہٖ وَسَاَلْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی الْحَاجَۃَ عِنْدَہٗ فَمَا تَبْعُدُ عَنِّیْ حَتّٰی تُقْضٰی" نفعنا اللّٰہُ بِعُلُوْمِہٖ وَاَسْرَارِہٖ وَعِرْفَانِہٖ- ازبغداد عندالعصر (۱۵ر شوال و ۱۱ر جنوری) درقطارِ آہن روانہ شدیم، بہ صباحِ شنبہ بہ بصرہ رسیدیم وآن جا درسیارہ بہ زیارت حضرت ابن سیرین وحضرت حسن بصری وحضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم رفتیم وتانصف النہار بہ مینار رسیدیم ودرباخرہ جاے خود گرفتیم وبعد از ساعتِ یک باخرہ حرکت کرد- عاجز از حضرت ایشان قدس اللہ سرہ درجِ ذیل شعر شنیدہ بود- آن وقت بہ یاد آمد وخواند-

درین دریائے بے پایان درین طوفان شور افزا سرافگندیم بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْھَا وَمُرْسَاھَا

بہ صباح روز پنجم کہ روز پنجشنبہ بست ویکم شوال وشانزدہم جنوری بود، باخرہ بہ کراچی رسید- وآن جا باحضرتِ برادر کلان وفرزند دلبند ایشان عبیدالرحمٰن آقا وجناب نواب زادہ لئیق احمد خان انصاری پانی پتی وحافظ اشفاق الٰہی میرٹھی، وحضرت عبداللہ جان معروف بہ شاہ آقا فرزندِ اکبر فخرِ خاندانِ مجددیہ حضرت محمد حسن آقا ساکن ٹنڈہ سائیداد متصل ٹنڈہ محمد خان- علاقہ حیدرآباد سندھ- وحاجی فقیر محمد مع فرزند عبداللہ جان ساکن کوئٹہ وباجماعتے از مخلصین ملاقات شد- بہ روز دوم مایان بہ ٹنڈۂ سائیداد برائے زیارت حضرت محمد حسن آقا رفتیم ویک شب آنجا قیام کردہ بادعاہائے حضرت ایشان از انجا بہ حیدرآباد رسیدیم واز حیدرآباد بہ دہلی روانہ شدیم وبہ صباح روز دوشنبہ ۲۵ر شوال ۱۳۵۴ھ - ۲۰ر جنوری ۱۹۳۶ء- بہ مُسْتَقَرِّ راس دہلی رسیدیم- حضرت برادرِ کلان بہ وجہ احسن انتظام استقبال کردہ بودند- خلق خدا بہ مَحَطَّۂ قطار رسیدہ بود، وبرائے جمیع افراد انتظامِ فطورِ مفتخر درخانقاہ شریف کردہ بودند- از اعظم گڑھ جناب مولانا

Marfat.com

مولوی محمد عمر واز مدرسۂ عبدالرب اساتذۂ کرام وجمعے از علمار افغانستان وبلوچستان وجنرل قونصل افغانستان صلاح الدین خان سلجوقی ومخلصین قدمار از اطرافِ ہند آمدہ بودند۔ پروردگار حضرت برادرِ کلان اجرہا دہد این اجتماع واین انتظام بہ یُمن مساعی جناب ایشان بود، اَدَامَ اللّٰہُ اِرْشَادَہٗ وَمَتَّعَنَا بِفَضَائِلِہٖ وَمَعَارِفِہٖ۔

تالیفات پروردگار جَلّ شانہ وعم احسانہ بہ فضل وکرمِ خویش عاجز راشوقِ مطالعہ عنایت کردہ است۔ در مصر روزے شخصے برائے ملاقات آمد، وے از شناسایانِ صاحبِ عمارۃ احمد قبّانی بود۔ چون ویرا علم شد کہ عاجز مشغولِ مطالعہ ودرس است۔ یک رقعہ بنام عاجز نوشت، بعد از سلام و اشتیاقِ ملاقات این دو شعر نوشتہ بود۔

سَهْرِیْ لِتَنْقِیْحِ الْعُلُوْمِ اَلَذُّ لِیْ ۔۔۔ مِنْ وَصْلِ غَانِیَةٍ وَطِیْبِ عَنَاقٍ

وَاَلَذُّ مِنْ نَقْرِ الْفَتَاتِ لِدَفِّهَا ۔۔۔ نَقْرِیْ لِاُلْقِیَ الرَّمْلَ عَنْ اَوْرَاقٍ

شوق عاجز را دیدہ آن شخص این دو شعر نوشتہ بود۔ پروردگار این شوق را تا آخر اوقات باقی دارد۔ بہ دورانِ مطالعہ احیانًا عاجز بعض فوائد را جمع می کند یا در موضوعے چیزے بہ خیالش می آید، آن را قلم بند می کند وآن صورت تالیفے پیدا می کند۔ تا این زمان عاجز درج ذیل کتاب ہا تالیف نمودہ است۔

۱۔ الأسانید العالیہ مع صورۃ الشہادہ۔ بہ عربی۔ اجازات واسانید را جمع کردہ است و طبع نہ شدہ است۔

۲۔ الخیر المزید فی اعراب الآیۃ وکلمۃ التوحید، بہ عربی در ۱۳۶۰ھ تالیف شدہ وتا حال طبع نہ شدہ۔

۳۔ القول السنی فی الذبّ عن الشیخ عبدالغنی۔ بہ فارسی است کہ در ۱۳۶۰ھ تالیف شدہ حضرت شاہ عبدالغنی محدث دارالہجرہ را رسالۂ ایست شفار السائل فی اجوبۃ المسائل خدانا ترسے بران رسالہ اعتراضات کردہ۔ عاجز ردِّ وے کردہ، این ہم طبع نہ شدہ۔

۴۔ الحجۃ فی مسألۃ اللحیۃ والقبضہ بہ فارسی است کہ در ۱۳۶۶ھ تالیف شدہ۔ جماعتے از علمار مطالعۂ آن کردہ اند۔ بیشتر تحسین وبعض ایرادات گرفتہ اند۔ وَلَا عَجَبَ فِیْ ذٰلِكَ فَلِلّٰهِ فِیْ عِبَادِهٖ شُئُوْن، مولوی ضیار اللہ خان عاصی رامپوری رحمہ اللہ این کتاب را بہ اُردو ترجمہ کردہ اند۔

۵۔ بزمِ خیر از زید در جواب بزمِ جمشید۔ بہ اُردو است کہ در ۱۳۷۳ھ تالیف وطبع شدہ۔ وصل بلگرامی رسالۂ بزمِ جمشید نوشتہ وبر سیدی وسندی وحجتی ومرشدی قدس اللہ سرہ العزیز ایرادات واعتراضات کردہ، عاجز رد اقوال وے درین رسالہ کردہ۔

۶۔ مجموعۂ خیر البیان کہ مشتمل بر سہ رسائل است (۱) خیر البیان فی مولد سید الانس والجان۔

Marfat.com

(۲) خیر المورد فی اثبات المولد (۳) نظم شمائل، واین نام تاریخی است۔ در ۱۳۷۳ھ ایں مجموعہ مبارک طبع شد۔

۷۔ مَنَاہِجُ السَّیرِ وَمَدَارِجُ الْخَیرِ۔ بہ فارسی است در بیانِ سلوک مجددیہ در ۱۳۷۶ھ بہ طبع رسیدہ۔

۸۔ تقویمِ خیری در ۱۳۷۶ھ بہ اُردو تالیف شدہ واین نام تاریخی است۔ طبع نہ شدہ۔

۹۔ رسالۂ خیر المقال فی رویۃ الہلال در ۱۳۷۸ھ بہ اُردو نوشتہ شدہ وبہ طبع رسیدہ۔

۱۰۔ مَاذَا قَالَ الأَئِمَّۃُ فِی ابنِ تَیمِیَۃَ۔ بہ اردو است ونام اُردو "ابن تیمیہ اوراُن کے ہم عصر علماء" است، در حیدرآباد دکن زیرِ طباعت است۔

۱۱۔ مسئلہ ضبطِ ولادت۔ تاریخی نام است کہ در ۱۳۸۹ھ بہ معرضِ وجود آمدہ، بہ اُردو است ومکرر طبع شدہ۔ کسانے کہ از علم بہرۂ تام نہ دارند خواستند کہ این رسالہ را رد کنند وکتابے بنویسند ولیکن "مَا کُلُّ مَا یَتَمَنَّی الْمَرْءُ یُدْرِکُہٗ" برحالِ ایشان صادق آمد، مجبوراً خاموش ماندند۔ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا۔

۱۲۔ مَنْہَجُ الْأَلِبَّا فِی السَّلَامِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالرِّضَا عَنِ الْأَوْلِیَا۔ بہ اُردو نوشتہ شدہ وطبع شدہ وباز بہ فارسی نوشتہ شدہ وبہ طبع رسیدہ۔

۱۳۔ رسالہ وحدت الوجود۔ در ۱۳۹۰ھ بہ اُردو نوشتہ شدہ وبہ طبع رسیدہ وباز بہ فارسی نوشتہ شدہ وبہ طبع رسیدہ۔

۱۴۔ اَلنَّبِقَاتُ مِنَ الطَّبَقَاتِ۔ عاجز مطالعۂ طبقات ابن سَعْد در ۱۳۹۱ھ کرد وسبحان اللہ چہ کتابِ مبارک است۔ عاجز حضرت ایشان قدس سرہ را دیدہ بود کہ بہ شوق تمام این کتاب مبارک را از اُدُور بہ ذریعہ حاجی عبداللہ عمر میمن کہ در بمبئی بود طلب فرمودند ومطالعۂ آن می کردند۔ آن نسخہ نزدِ برادرِ عزیز است۔ چون این مبارک کتاب ثانیاً در بیروت طبع شد عاجز آن را حاصل کرد وبہ دورانِ مطالعہ بعض فوائد را جمع کردہ بہ نَبِقَات موسوم کرد۔ این کتاب بہ عربی است وبہ طبع نہ رسیدہ۔

۱۵۔ مقامات خیر کتاب کبیر است کہ در ۱۳۹۲ھ بہ اُردو نوشتہ وطبع شدہ ونامش تاریخی است۔

۱۶۔ مقاماتِ اخیار بہ فارسی واین ہم نام تاریخی است واین مبسوط کتاب است کہ بفضل اللہ واحسانہ بہ اتمام رسیدہ ودر مستقل قریب ان شاء اللہ بہ حلیۂ طبع آراستہ شدہ ہدیۂ ناظرین خواہد شد مقصد از این دو کتاب بیانِ احوالِ حضرت پیر ومرشدِ برحق است قدس اللہ سرہ الاقدس، پروردگار درجاتِ حضرت ایشان را بلند کند، ہرچہ بہ این عاجز ظاہراً وباطناً رسیدہ از یُمنِ توجہاتِ آن خیرِ جہان است۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست تو دادی ہمہ چیز ومن چیز تست

Marfat.com

روزے حضرت ایشان تبسم فرمودہ حدیث شریف۔ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ۔ خواندند۔ آن تبسم نمودن وخواندن حدیث مبارکہ بہ منزلہ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاَسْمَعُ مِنْہ۔ درسویدارِ قلب وحافظۂ خیال ثبت است۔ وہرگاہ آن وقت وآن کیفیت بہ یاد می آید، لذتِ تازہ رُوے می دہد و "ہر زمان از غیب جانِ دیگر است" صادق می آید۔

وعاجز را تالیفے است در اُردو کہ از وجہ اشتغال بہ مقاماتِ خیر و مقاماتِ اخیار بہ اتمام نہ رسیدہ، واین تالیف در ردِ کتابِ ایم۔ مجیب صدرِ جامعہ ملّیہ دہلی، است کہ نامش "دی انڈین مسلمز" است۔ دراین کتاب نسبت بہ حضرت امام ربانی مجددِ الفِ ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس اکاذیبِ زیاد نوشتہ، عاجز بہ جناب عابد رضا بیدار گفت کہ ترجمۂ آن عبارات بکنند۔ پروردگار ایشان را اجرہا دہد کہ بہ اُردو ترجمۂ ہذیاناتِ مذکور الصدر کردہ بہ عاجز دادند۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ بعد از طباعتِ این کتاب "مقاماتِ اخیار" تکمیلِ آن تالیف خواہد کرد، وفقہ اللہ تعالیٰ للاکمال۔

وعاجز را دو بیاض اند یکے در عربی وفارسی ونامِ آن نُخْبَۃُ الْاَدِیْبِ وَسُفْرَۃُ اللَّبِیْب است و دیگرے در اُردو کہ نامش "تحریرات ابوالحسن" است واین نام تاریخی است کہ از سال آغاز ۱۳۷۷ھ خبر می دہد۔ بعض تحقیقاتِ خود را عاجز درین ہر دو بیاض نقل می کند ؎

غرض نقشے است کز ما یاد ماند — کہ ہستی را نہ می بینم بقائے

شعر و سخن روزے حضرت ایشان در دہلی برائے تفریح در عربہ می رفتند، بہ جناب شیخ محمد یوسف مولوی سردار احمد وکیل فرمودند۔ شما یان زید را طریقۂ شعر گوئی چرا نہ می آموزید" این ہر دو افراد از عزیزانِ رامپور بودند وقیامِ ایشان در خانقاہ شریف بودہ۔ بہ صباحِ روز دوم ایشان عاجز را نشاندہ چند شعر بہ اُردو گفتند و برائے عاجز "ثروت" تخلص پسند کردند۔ چون بہ عصر ہمراہِ حضرت ایشان بہ تفریح روان شدند عرض کردند ما برائے زید ثروت تخلص پسند کردہ ایم۔ فرمودند ثروت را چہ حاجت است۔ نامش جائے تخلص می گیرد" این ارشادِ حضرت ایشان در ۱۳۴۰ھ بودہ۔ از روزے کہ حضرتِ ایشان نسبت بہ عاجز این سخن فرمودند، مترقب ظہورِ این ملکہ شدہ، بہ اوائلِ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ از خود چند شعر بہ اُردو بر زبان آمد، وازان روز ہر گاہ "آمد" می شود عاجز چیزے بہ اُردو یا بہ فارسی یا بہ عربی می گوید، کار بہ "آورد" نہ دارد۔ "آمد" را حدّے نیست۔ نوبتے آمد شد و سہ صد و چہل شعر بہ اُردو نظم شدہ، چون نظمِ اَلمیہ موسوم بہ "نغمۂ ہجران" در ۱۳۵۴ھ بہ ظہور آمد، حضرت محمد حسین آقا سر ہندی، ساکنِ مقام بوٹلہ ڈاک خانہ سامارا۔ علاقہ شہر پارکر۔ سندھ۔ قطعۂ تہنیت بہ عاجز نوشتند و دران قطعہ بعض اشعار حافظ شیراز نیز مندرج کردہ بودند، عاجز بہ ایشان در جِ ذیل قطعہ نوشت۔

تَدْ اَتَتْ مَاْلُكَۃٌ مَنْظُوْمَۃٌ — مِنْ بَلِیْغٍ ذِیْ صِفَاتٍ بَاہِرَہ
قِطْعَۃٌ مُزْدَانَۃٌ نَتَّانَۃٌ — جَاذِبَۃٌ كَالْعُیُوْنِ السَّاحِرَہ

Marfat.com

كُلُّ شِعْرٍ وَرْدَةٌ فِیْ حُسْنِهٖ — كُلُّ لَفْظٍ مِثْلُ دُرٍّ فَاخِرَه
بَهْجَةُ الْاُسْلُوْبِ مِنْ مِیْزَاتِهَا — دِقَّةُ التَّعْبِیْرِ فِیْهَا ظَاهِرَه
اِنَّهَا مِنْ حُسْنِ سَبْكٍ اَصْبَحَتْ — فِیْ سَنَاهَا كَالْبُدُوْرِ السَّافِرَه
كَمْ مِنَ الْاَمْثَالِ فِیْ طَیَّاتِهَا — لَاْلَاْتٌ مِثْلَ النُّجُوْمِ الزَّاهِرَه
وَاحْتَوَتْ مِنْ حَافِظٍ اَشْعَارَهٗ — نَشْوَةُ الشِّیْرَازِ جَاءَتْ آخِرَه
یَالَهَا مِنْ نَبْعَةٍ فَیَّاضَةٍ — ضَارَعَتْ حُسْنَ الْعُیُوْنِ السَّاهِرَه
كَیْفَ لَا تَسْمُوْ اِلَی الْمَجْدِ وَقَدْ — هَذَّبَهَا اللُّوْذَعِیُّ النَّادِرَه
مَنْ حُسَیْنٌ ذُوْ ذُكَاءٍ نَالَ مِنْ — كُلِّ عِلْمٍ بِسِهَامٍ وَافِرَه
قَالَهَا فِیْ مَدْحِ اَشْعَارِ الَّتِیْ — قُلْتُهَا فِیْ ذِكْرِ یَوْمِ الدَّائِرَه
رَفَعَ الْمَدْحُ قَصِیْدِیْ شَانَهٗ — فَلَهٗ مِنِّیْ مِدَحٌ عَاطِرَه
وَلْیُرَفِّلْهُ الْاِلٰهُ دَائِمًا — فِی الْهَنَاءِ وَالنِّعَمِ الْغَامِرَه

وعاجز چون رسالہ الخیر المزید تالیف کرد۔ گفت

هٰذَا هُوَ الْخَیْرُ الْمَزِیْدُ حَقِیْقَةً — یَاْتِیْكَ بِالْخَیْرَاتِ مَا لَمْ تَعْلَمَا
قَدْ اَعْرَبَ الْاَمْرَ الَّذِیْ مِنْ قَبْلِهٖ — اَضْحٰی قُرُوْنًا فِیْ خِفَاءٍ مُعْجَمَا
وَامْتَازَ بِالتَّحْقِیْقِ عَنْ اَتْرَابِهٖ — وَبِنَهْجِهِ الْمُخْتَارِ فَاقَ الْاَقْدَمَا
وَازْدَانَ بِالْمَعْنَی الْجَمِیْلِ وَنَالَ مِنْ — كُلِّ الْفَضَائِلِ مَا اَعَزَّ وَاَكْرَمَا
فَاسْمَعْ اُخَیَّ مَقَالَتِیْ وَاعْمَلْ بِهَا — لَا تَحْكُمَنَّ قَبْلَ الْخِتَامِ فَتَنْدَمَا
فَالْحُكْمُ فَرْعٌ عَنْ تَصَوُّرِهٖ فَاِنْ — تَسْلُكْ سَبِیْلًا غَیْرَهٗ لَا تَسْلَمَا
وَاِذَا حَكَمْتَ فَلَا تَكُنْ مُتَعَنِّتًا — وَانْصِفْ هَدَاكَ اللّٰهُ مَا لَمْ تَفْهَمَا
وَلْتَعْلَمَنَّ اَنَّ الْمَرْءَ قَدْ یُخْطِیْ كَمَا — یَاْتِی الصَّوَابَ فَلَا تَكُنْ مُتَذَمِّمَا
وَاللّٰهُ یَهْدِیْنَا الصَّوَابَ فَاِنَّهٗ — اَهْلٌ لِذَاكَ وَفَضْلُهٗ قَدْ عَمَّمَا
صَلَّی الْاِلٰهُ عَلَی الْحَبِیْبِ الْمُصْطَفٰی — وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ الْكِرَامِ وَسَلَّمَا

قدرے از شعر فارسی در طیِّ این کتاب نوشتہ شدہ، اینجا عاجز از نظم "تذکرۂ لحد" چیزے می نویسد۔

رُو کجا داری تو اے ابرِ بہار — اشک ریزی بر کدامین لالہ زار
لالہ زارِ طبعِ من را سیر کن — کز سحابِ لُطف گشتہ آبیار
مُرغِ فکرم محوِ سیرِ باغ شد — نغمۂ خوش می سراید چون ہزار
از مسرتہا زہے شادی کند — از دلِ محزون بر درنج و غبار
بہرِ عاقل درسِ عبرت نغمہ اش — اہلِ وجد از حُسنِ معنی بے قرار

Marfat.com

مستفید از فیض دے ہر یک شدہ
تو نصیبِ خود ببر ابرِ بہار

وان کہ مدہوش است در ناز و نعم
بر سرش این پند گوید بار بار

ساکنِ قصرِ مُشَیَّد گوش دار
تا بہ کے این خوابِ غفلت ہوشیار

در جہان مثلِ مسافر آمدی
زندگانی را نہ شاید اعتبار

مرکبِ عمرت رواں است تیز تیز
نفسِ بدخواہت ترا کردہ شکار

ہیچ دانی از مآلِ این سفر
چیست پیشت کیست اندر انتظار

منتظر در رہ نشستہ وائے موت
حُفرۂ تاریک پیشت زینہار

در چنین احوالِ سخت و مُدلَہم
چون رَوانی مثلِ اشتر بے مہار

از تغافل ہیچ خیرے کس ندید
صاحبش باشد ذلیل و شرمسار

از خرد بشنو کلامِ دل پسند
نشنوی اے جان کلامش بار بار

این ولادتہا ز بہرِ موت ہست
این بناہا گشتہ از بہرِ دمار

توشۂ بردار بہرِ آخرت
مغتنم دان این حیاتِ مستعار

تا توانی ذکرِ مولیٰ کردہ باش
زید باید نورِ حق شمعِ مزار

ختم سازم این بیان را بر دعا
دست بردارم بہ عجز و انکسار

در جنابِ بارگاہِ قدسِ حق
آن کہ لطفش بے حساب و بے شمار

ہر یکے از خوان وے یا بد نصیب
مومن و کافر، مطیع و زشت کار

اے خدائے مہربان رحمان توئی
تو رحیمی، تو کریمی کردگار

بر درت آمد گدائے مستمند
مجرم و مخطی، ذلیل و شرمسار

جُرمہا کردہ و لے داند ہمین
اُمّتے[1] عاصی و رب آمرزگار

غیر درگاہت نہ دارد مَأمَنے
از عطایت نیست ویرا اصطبار

ہیچ منگر سوے اعمالِ بدش
رحمتت را بنگر اے پروردگار

چشم دارد بر عمیمِ فضلِ تو
لُطف کن مولیٰ بہ حالِ خستہ زار

عفو گن یارب گناہانش ہمہ
ہر چہ باشد از صِغار و از کِبار

در حیاتش خیر باشد ہمقرین
در مماتش دور باشد از صَغار

در لَحد محفوظ ماند از عذاب
روزِ محشر ہم نہ بیند خزی و عار

زیرِ دامانِ جنابِ مصطفیٰ
منزلے یابد بہ آن دار القرار

مُبتہج گردد دلش از وصلِ یار
بنگرد چشمش جمالِ دل رُبا

---

[1] اشارت است الی ما رواہ اہل السیر۔ اُمّتہ مُذنبۃ وربّ غفور۔

Marfat.com

والدین واقربا، اہل و عیال — شادمان ہریک بود درآن دیار
پیر و مرشد شہ ابوالخیرِ ولی — در ریاضِ قدس باشد ذی وقار
خادمان را دستگیریہا کند — روزِ محشر آن شہِ والاتبار
مخلصانش در بہشت آیند کل — فوج در فوج و قطار اندر قطار
از مسلمانان الٰہی ہر یکے — داخلِ جنّت شود بے انتظار
یا الٰہی این دعائے عاجز است — نالۂ موزون شدہ بے اختیار
فَاسْتَجِبْ مَوْلَایَ مَاقَدْ قَالَهُ
رحم کن برحالِ زیدِ دل فگار

سلسلۂ مبارکہ رشتۂ در گردنم افگندہ دوست — می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

بہ اوائل جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ وقتے کہ حضرت برادر کلان را خلافت عطا کردند عاجز را داخلِ سلسلۂ مبارکہ کردند، روزے در کوئٹہ بہ عاجز گفتند۔ ماترا در سلسلہ شریفہ داخل کردہ ایم، بہ کارِ باطن خود را مشغول دارے — ذکر کن ذکر تا ترا جان است — پاکیٔ دل ز ذکرِ رحمان است

تا دو سال معمول حضرت ایشان بود کہ در ہر ہفتہ یک روز بہ اُوکھلہ برائے تفریح تشریف می بردند۔ بہ زیرِ سایۂ درختے برائے حضرت ایشان فرش کردہ می شد، آن جا بہ ذکر شریف مشغول می شدند و مایانِ سیر و تفریح می کردیم۔ مردمان این جا شکارِ ماہی می کردند، ما ہر سہ برادران نیز خیطِ متین و شَص مہیا کردیم، و در آب انداختیم۔ در خیطِ عاجز ماہی در آمد، آن جا یک پیر مرد نشستہ بود، وے ماہی را از آب کشید و بہ خدمتِ حضرت ایشان بردہ گفت۔ این ماہی از قسمِ اعلیٰ است و نام این قسم "رَہُو" است۔ بہ وقت مراجعت بہ ہاشم جمریانی کہ در ان ایام خدمت حضرت ایشان می کرد فرمودند: "ببین ہاشم کہ این ماہیٔ عمدہ را زید شکار کردہ است، من از پروردگار امید دارم کہ وے نصیبۂ خوب خواہد یافت۔ از روزے کہ عاجز این نوید شنیدہ، پُر امید است۔

گر میل کند سوئے ہلالی عجبے نیست — شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

مُلّا عبدالعزیز ولد مُلّا عبدالحکیم آخوندزادہ قوم ملازی کاکڑ، ساکن قریۂ گل محمد، کوئٹہ، از مخلصین حضرت ایشان بود۔ وکتابہا کہ از تجار بمبئی طلب کردہ می شد بہ توسط ایشان می شد۔ نوبتے چون از بمبئی کتابہا طلب کردہ شد ماہر سہ برادر بہ مُلّا عبدالعزیز برائے مجموعۂ دلائل الخیرات گفتیم کہ از بمبئی طلب کند۔ چون "پارسل" رسید، مُلّا عبدالعزیز نزد حضرت ایشان آن پارسل را کشاد و سہ نسخہ مجموعۂ دلائل الخیرات را بہ یک سو نہاد۔ اتفاقاً نظرِ حضرتِ ایشان بران نسخ افتاد، فرمودند: "آیا فرزندانِ ما این نسخ را طلب کردہ اند؟" عبدالعزیز بہ اثبات جواب داد۔ حضرتِ ایشان بسیار خوش شدند و فرمودند۔ برو و بہ فرزندانِ ما بگو کہ "ما بہ شمایان اجازت

Marfat.com

گلی می دہیم۔" امام الطریقہ حضرت سید محمد بہاء الدین نقشبند فرمودہ اند۔ رَحمتِ حق بہانہ می جوید، رَحمتِ حق بہانہ می جوید۔ مایان بہ شوق قصیدۂ منفرجہ کہ دران ایام از حضرت ایشان می خواندیم مجموعہ دلائل الخیرات را طلب کردیم و پروردگار این احسانِ عظیم فرمود۔ فَلِلّٰہِ الحمدُ وَلَہُ الشُّکرُ، در ماہ شوال ۱۳۴۰ھ حاجی مُلّا احمد خان مٹاخیل یک افغانی را نزد عاجز بہ کوئٹہ بلوچستان آورد و گفت کہ این شخص را در سلسلۂ شریفہ داخل کنید و گفت کہ این اَمرِ حضرتِ ایشان است۔ چنانچہ عاجز آن افغانی را بیعت کرد۔ پروردگار جل شانہ حضرت ایشان را در درجاتِ کاملہ عنایت فرماید۔ بہ ہر طور سعیہا می فرمودند کہ اصلاح فرمایند، گاہ بہ لُطف، گاہ بہ قہر، گاہ بہ ضرب، گاہ بہ طَرد، سالے تنبیہاتِ حضرت ایشان بر احوالِ عاجز بیش بود تا آن کہ در دل عاجز خطرہ لاحق شد، کہ حضرت ایشان را با عاجز عناد است۔ چون عاجز از وجہ کارے بہ خدمت مبارکہ حاضر شد، بہ محبتِ تمام فرمودند۔" زید تو چرا عناد می کنی۔" چون کہ بہ دل عاجز این خیال بہ نسبت حضرت ایشان گزشتہ بود ازین جہت بے ساختہ بر زبانش آمد، "جی حضرت، شما با من عناد می کنید۔" جی کلمۂ تعظیم است کہ بہ اُردو استعمال می شود، و مایان برادران و خواہران، حضرت ایشان را بہ جی حضرت خطاب می کردیم۔ حضرت ایشان کلام عاجز شنیدہ متحیر گشتند و فرمودند۔" زید، من بہ قسم می گویم کہ مارا با تو عناد نیست۔ ہر چہ می کنیم برائے اصلاح تو می کنیم۔" وَالْاَمْرُ کَمَا قَالَہٗ قُدِّسَ سِرُّہٗ، عاجز ہر چہ عرض کرد از نادانی خود کرد۔ و منظور خدا بود کہ آن خیال فاسد بالکلیہ زائل شود و در راہِ فیض بندشے را اثر نہ ماند۔ پنجاہ و شش سال گزشتہ ہر گاہ خیال آن واقعہ می آید بہ حیرت می ماند، وَکَانَ ذٰلِکَ قَدَرًا مَقْدُوْرًا۔

وَکَمْ لِلّٰہِ مِنْ لُطْفٍ خَفِیٍّ یَدُقُّ خِفَاہُ عَنْ فَہْمِ الزَّکِیِّ

مسلک عاجز | مسلکِ حضراتِ کرام قدس اللہ اسرارہم مسلکِ این عاجز است، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہ شاگردانِ خود می فرمودند۔ کَمَا فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ مِنْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ مِنَ الْمِشْکٰوۃِ مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَۃُ، اُولٰئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اَفْضَلَ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبَرَّہَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقَہَا عِلْمًا وَاَقَلَّہَا تَکَلُّفًا، اِخْتَارَہُمُ اللّٰہُ لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ وَلِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ فَاعْرِفُوْا لَہُمْ فَضْلَہُمْ وَاتَّبِعُوْہُمْ عَلٰی اَثَرِہِمْ وَتَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِہِمْ وَسِیَرِہِمْ فَاِنَّہُمْ کَانُوْا عَلَی الْہُدَی الْمُسْتَقِیْمِ۔ یعنی کسے کہ می خواہد کہ بر راہ راست رود پس باید کہ اقتدا بہ کسانے کند کہ از دنیا گزشتہ اند، بہ درستی کہ زندگان از فتنہ و ابتلا مامون نیستند، آن افراد یارانِ محمد اند صلی اللہ علیہ وسلم کہ افضل این امت اند و قلوبِ ایشان نیک ترین قلبہا و علمِ ایشان اعمق از روے علم و اقل از روے تکلف و تصنع، پروردگار ایشان را برگزید برائے صحبتِ پیغمبر خود صلی اللہ علیہ وسلم و برائے اقامتِ دین وے پس بشناسید

برائے ایشان فضل ایشان را و پیروی کنید ایشان را بر آثار ایشان، و چنگ در زنید بہ آں چہ تواند از اخلاق ایشان و روشِ ایشان، بہ درستی کہ بودند ایشان بر راہِ راست در غایتِ راستی"۔ و در فصلِ دوم از کتاب الفتن مشکات از عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت است۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِي، قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ إِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔ یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ عبداللہ بن عمرو بن العاص فرمود، چہ حال باشد ترا بہ آن وقت کہ باقی بمانی در بیخیر مردم کہ مختلط و فاسد گشتہ عہد ہائے ایشان و امانت ہائے ایشان، و میانِ خود اختلاف کردند و در افتادند در یک دیگر۔ عبداللہ گفت، پس مرا بہ چہ چیز امر می فرمائی، فرمود۔ لازم گیر بر خود عمل بہ آنچہ کہ می شناسی و بہ گزار آن را کہ نہ می شناسی و لازم گیر خاصۂ نفس خود را و دور دار خود را از عوام الناس۔ و در روایتے این چنین آمدہ کہ لازم گیر بر خود خانۂ خود را و محکم بگیر بر خود زبانِ خود را و بگیر آن چہ شناسی و بگزار آن چہ نہ شناسی، و لازم گیر خاصۂ نفسِ خود را و بگزار امرِ عوام را"۔

از روزے کہ تقسیم ہند شدہ در احوال دہلی تغیرِ تام آمدہ۔ در ہر مسجد شریف، صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا۔ آلاتِ مکبر الصوت نصب شدہ، اذان در این آلات می دہند، چون کہ اوقاتِ اذان و جماعت در ہر مسجد شریف علیحدہ است لہٰذا اذانِ یک مسجد سببِ افسادِ نمازِ دیگر مساجد می شود، در بعض مساجد قبل از نماز فجر و در بعض دیگر بعد از نماز فجر وعظ و ارشاد کردہ می شود، در بعض مساجد قرأتِ نماز در این آلات می کنند، مؤذن و واعظ و امام مظاہرۂ خوش الحانی می کنند، حالانکہ جائے لاحول خواندن می باشد عاجز چون وعظ این گروہ می شنود، شعر حافظ شیراز رحمہ اللہ بہ یادش می آید۔

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر می کنند — چون بہ خلوت می روند آن کار دیگر می کنند

حق تعالیٰ می فرماید۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ،.... واعظان را اُجرت و مُزد مقرر است۔ این واعظانِ در رمضان دو وعظ می کنند، دو ساعت در روز و دو ساعت در شب، از دستِ ایشان خلقِ خدا بہ عذاب می باشد، چون کہ مقصد این واعظان حصولِ دراہم است، لہٰذا ایشان را نہ از نماز دیگران غرضے و نہ بر احوالِ مریضان نظرے، در کتاب الفتنِ مشکات از صحیحین روایت است عن اسامۃ بن زید قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، قَالُوا لَا، قَالَ فَإِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ۔ حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما می

گوید کہ بالا برآمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر حِصنے از حِصنہائے مدینۂ منورہ۔ پس بگفت۔ آیا می بینید شما چیزے را کہ من می بینم، گفتند، نہ می بینیم، فرمودند، بہ درستی کہ من فتنہ ہا را می بینم کہ می افتد در فرجہائے خانہ ہائے شما مانند افتادنِ باران۔" از وجہ این آلات روز و شب وقوع فتن است بر خانہ ہا، عاجز می بیند کہ بعض افراد برائے فاتحہ و مراقبہ می آیند و از وجہ نشریاتِ فاسقانہ و شورِ واعظان پریشان خاطر می شوند۔ خانقاہ شریف کہ کنجِ عافیت و جائے ذکر و فکر بود از وجہ این گونہ شور و شر سکون و طمانینت را گم کردہ۔ اِلَی اللّٰہِ الْمَفْزَعُ وَاِلَیْہِ الْمُشْتَکٰی۔

کتبِ مملوکہ | حضرت ایشان قدس سرہ در حیاتِ مبارکہ خود چند بار بہ حضرت والدہ ماجدہ خواہرانِ محترمات فرمودہ بودند کہ سرمایۂ کتب از پسرانِ من است۔" چون حضرت ایشان رحلت فرمودند متروکاتِ ایشان تقسیم کردہ شد، حضرت والدہ ماجدہ و خواہران بہ تقسیم کنندگانِ املاک گفتند کہ کتابہا در حصۂ ہر سہ برادران است۔ چنان چہ تقسیم کتاب ہا بر ماسہ برادر شد، حضرت ایشان قدس سرہ از بیشتر کتابہا سہ نسخہ داشتند۔ مع ذلک از بعض کتب عاجز محروم ماند۔ تا وقتے کہ تقسیمِ ہند نہ شدہ بود، کتاب ہائے حضرات برادران در خانقاہ شریف دہلی بود و کسے را وقتے پیدا نہ شد۔ بعد از تقسیمِ ہند عاجز را وقت در پیش آمد لہٰذا بہ اقتناء بعض کتب سعی کرد۔ مثلاً شرح معانی الآثار، بدائع الصنائع از امام کاسانی، تبیین الحقائق از امام زیلعی، فتح القدیر از امام ابن ہمام، البحر الرائق والاشباہ والنظائر لابن نجیم، احکام القرآن از جصاص، التفسیرات الاحمدیہ از ملا جیون، تفسیر الجامع لاحکام القرآن از قرطبی، تفسیر کشف الاسرار و عدۃ الابرار از شیخ الاسلام ہرات، تفسیر الجواہر از طنطاوی جوہری، تفسیر روح البیان از اسماعیل حقی، حاشیۂ گازرونی بر تفسیر بیضاوی، ضیاء التاویل از علامہ فوردی، تفسیر دُرّ الاسرار از سید محمود بن سید حمزہ النقیب الدمشقی کہ بر نہج سواطع الالہام فیضی بہ حروف مہملہ نوشتہ شدہ، تفسیر سواطع الالہام از فیضی، تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، طبقات ابن سعد، مرقات المفاتیح از ملا علی قاری، نفح الطیب در تاریخ از مقری، النجوم الزاہرہ از تابکی، اخبار مکہ از ازرقی، المنتظم از ابن جوزی، الدرر الکامنہ از ابن حجر عسقلانی، تاریخ الامم والملوک از طبری، البدایہ والنہایہ از ابن کثیر، منہاج السنہ از ابن تیمیہ، مجموعہ رسائل ابن تیمیہ، القاموس المحیط از فیروز آبادی، لسان العرب از ابن منظور، اقرب الموارد مع ذیل از خوری لبنانی، المنجد از آب لویس یسوعی، وغیر ازیں ہم بعض کتب نفیسہ، وقتے کہ عاجز بہ مصر رفتہ بود کتب علم ادب و دواوین و انشاء با خود از آن جا آوردہ بود۔ اگر بعد از تقسیم ہند صحبت عزیزان و یاران نہ ماندہ فضل پروردگار است کہ از مجالس علماء اعلام و اولیائے عظام محروم نہ ماند۔

لَکَ الْحَمْدُ یَا مَنْ فَضْلُہٗ مُتَوَاتِرٌ ۔۔۔ وَیَا مَنْ لَہٗ جُوْدٌ عَمِیْمٌ وَّغَامِرٌ
لَکَ الْحَمْدُ مِنِّیْ فَاقْبَلِ الْحَمْدَ اِنَّنِیْ ۔۔۔ لِجُوْدِکَ وَالْاِحْسَانِ وَالْفَضْلِ ذَاکِرٌ

در مکتبۂ عاجز پنجصد و نود کتابہائے خطی (قلمی) موجود اند۔ ازین جملہ بعضے از نوادرات اند و در تفاسیر و

Marfat.com

حدیث و فقہ و تصوف و تاریخ مایحتاج الیہ موجود است از کتاب بشاراتِ مظہریہ یک نسخہ رقلمی در کتب خانہ لندن محفوظ است این کتاب از تالیفات حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی است کہ از زبدۂ خلفائے حضرت مرزا جانِ جانان مظہر شہید اند قدس اللہ اسرارہما۔ و بر ہامش این نسخہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ جا بہ جا چیزے نوشتہ اند۔ عاجز عکس این کتاب مبارک از لندن طلب کردہ است پروردگار این کتاب ہا را محفوظ دارد۔

سعادتِ حج و زیارت

نوبتِ اول عاجز با اُمِّ ابی الفضل محمد ہمراہ حضرت برادرِ کلان بہ حج و زیارت رفتہ، بہ روز شنبہ بست و چہارم رمضان ۱۳۴۶ھ۔ ہفدہ مارچ ۱۹۲۸ء۔ از دہلی بہ بمبئی و بہ یکشنبہ دوم شوال از بمبئی در باخرۂ "خسرو" بہ جدّہ روانہ شدیم و بہ شنبہ پانزدہم شوال ہفتم اپریل۔ بہ جدّہ و ہمان روز از جدّہ در سیّارہ بہ مکہ مکرمہ رسیدیم و آن جا در خانہ جناب شیخ ندیم احمد مجددی رحمہ اللہ قیام کردیم، و بہ شنبہ ہشتم ذی القعدہ (۲۸ اپریل) از مکہ مکرمہ بہ مدینہ منورہ روانہ شدیم و بہ چہار شنبہ دوازدہم ذی القعدہ بہ آن دیارِ مقدس رسیدیم، دوم از ماہ مئی بود، موسم بہ غایت گرم بود۔ ہر دم "شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" را یاد می داد۔ بہ پنجشنبہ بست و یکم ذی القعدہ از آن موردِ وحی و دیارِ سعید مراجعت شد، بہ یکشنبہ ہشتم ذی الحجہ بہ منی و بہ دوشنبہ نہم ذی الحجہ بہ عرفات رفتیم و بہ پنجشنبہ دوازدہم ذی الحجہ (اوّل جون) بہ مکہ مکرمہ مراجعت شد و بہ سہ شنبہ ہفدہم ذی الحجہ بہ جدّہ و بہ یکشنبہ بست و دوم ذی الحجہ در باخرہ بہ کراچی روانہ شدیم و بہ سہ شنبہ سیم ذی الحجہ بہ کراچی رسیدیم و بہ پنجشنبہ دوم محرم ۱۹۴۷ء از کراچی بہ کوئٹہ روانہ شدیم و بہ جمعہ سوم محرم ۱۳۴۷ھ۔ ۲۲ جون ۱۹۲۸ء۔ بہ کوئٹہ رسیدیم۔

نوبتِ دوم بہ روز سہ شنبہ بست و نہم ذی القعدہ ۱۳۵۰ھ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء۔ از قاہرہ بہ سویس و از سویس بہ جدّہ روانگی شد بہ روز جمعہ دوم ذی الحجہ بہ جدّہ و ہمان روز تا عشار بہ مکہ مکرمہ رسید و بہ صلاح عند المطاف با برادرِ عزیز و ملا عمر سلطانخیل خادم و مخلص قدیم ملاقات شد، عاجز نیت قِران کردہ بود۔ در مکہ مکرمہ با برادرِ طریقت صاحب نسبت و مودت مولوی سیف الرحمٰن ملاقات شد۔ سبحان اللہ چہ مبارک احوال داشتند دراین نوبت وقوفِ عرفہ بہ روز جمعہ بود۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ در مکہ مکرمہ از مجاہد شہیر و ولی کبیر سیّد احمد سنوسی و از پاک طینت و پاک مشرب مولانا ابو الفیض ابو الاسعاد عبد الستار صدیقی دہلوی مہاجر مکہ اجازت حدیث شریف حاصل کرد۔ تا پنجشنبہ پنجم ماہ صفر ۱۳۵۱ھ (دہم جون ۱۹۳۲ء) قیام در مکہ مکرمہ بہ خانۂ جناب شیخ احمد مجددی و فرزندان ایشان جناب محمد صادق و محمد حسن و محمد مدنی رحمہم اللہ و رضی عنہم بودہ، ملا عمر سلطانخیل نیز آن جا مقیم بودند عاجز اکثر بہ جاے حضرت ابو الشرف عبد القادر مجددی می رفت۔ چہ مبارک ایام و مبارک صحبتہا بودہ۔

لِكُلِّ شَيْءٍ إِذَا مَا تَمَّ نُقْصَانُ ۔۔۔ فَلَا يَغُرَّنَّ بِطِيبِ الْعَيْشِ إِنْسَانُ

Marfat.com

حضرت خال محترم محمد اسمٰعیل وعیال ایشان رحلت فرمودہ بودند۔ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُمَا، عاجز بر دکانے می رفت کہ جناب ایشان آں جا می نشستند و دعا ہا برائے ایشان می کرد۔ آخر بہ روز پنجشنبہ پنجم صفر این عاجز با برادرِ عزیز از مکہ مکرمہ بہ جدہ و بہ شنبہ ہفتمِ صفر از جدہ بہ سویس روانہ شدیم و بہ سہ شنبہ دہم صفر بہ سویس رسیدیم۔ وازاں جا در سیارہ بہ قاہرہ رفتیم۔

نوبتِ سوم بہ روز دوشنبہ بست و چہارم ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ (۶ مارچ ۱۹۶۷ء) از دہلی در قطار بہ بمبئی و بہ یکشنبہ یکم ذی الحجہ از بمبئی بہ طیارہ بہ جدہ روانگی شد، نماز صبح بہ اوّل وقت در مطار بمبئی و نماز پیشین در حرم محترم خواندہ شد، رفیق سفر شیخ عبدالباقی نومسلم برادر زادۂ برادرِ طریقت شیخ عبدالباری جوہری رحمہ اللہ بود۔ قیام در خانہ نور چشم بی بی سنیہ بود۔ بعد از سی و شش سال زیارت مسجد حرام نصیب شد۔ عجب صورتِ توسیع و تعمیر نو پیدا کردہ کہ بے ساختہ از برائے اولی الأمور از دل دعا می برآید۔ و افضل ترینِ کار ہا این شدہ کہ متصل بہ حرم محترم کسے را عمارت نیست۔ و تمام مَسْعَیٰ مسطح و مسقف است و بالائے آن بسیار اعلیٰ و فراخ بنائے است برائے نماز کہ آن ہم مسقف است۔ توسیع در مطاف ہم شدہ۔

چون کہ عاجز محتاج ہادی و دلیل نہ بود ارادہ کرد کہ پا پیادہ بہ عرفات رود۔ عبدالباقی رفاقت کرد، یک جامہ برائے افتراش و یک برائے پوشش ہر یک گرفت و بہ روز یکشنبہ ہشتم ذی الحجہ (۱۹ مارچ) کہ یوم الترویہ بود بہ منی روانہ شدیم۔ آن جا سہ نفر دیگر رفیق شدند۔ شب در میدانے آرام کردیم و بہ صباح قصدِ عرفات کردیم۔ نزدِ جبلِ رحمت در عریشے قدرے استراحت کردیم و باز بالائے جبل رحمت رفتہ دعا ہا کردیم۔ و بعد غروب الشمس ازاں جا روانہ شدیم۔ شب در مزدلفہ آرام کردہ و سنگریزہ ہا گرفتہ بہ صباحِ دہم بہ منی رسیدہ و رَمیِ جمرہ و باز اضحیہ کردہ در سیارہ بہ مکہ مکرمہ رفتہ طواف و سعی و حلق کردہ و بعد الاستحمام لباس پوشیدہ بہ منی باز گشتیم و بہ روز پنجشنبہ دوازدہم ذی الحجہ نماز ظہر خواندہ و رَمیِ جمار کردہ بہ مکہ مکرمہ آمدیم و بہ روز چہار شنبہ بست و پنجم ذی الحجہ (پنجم اپریل) نماز پیشین در حرم مبارک خواندہ برائے زیارت روضۂ منورہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَّتَحِیَّۃٍ در سیارہ بہ مدینۂ منورہ روانہ شدیم و نماز دیگر در وقت آخر در حرمِ مبارکِ نبوی خواندیم، آن جا در حَارَۃُ الْاَغْوَات رباط حضرت شاہ محمد مظہر است۔ توسیع حرم شریف و تزئین بلدۂ مبارکہ را کہ تعلق بہ دیدار دارد عاجز چہ بیان کند۔ از باب النسار بہ جہتِ جنت بقیع شارع جدید کہ بسیار فراخ است ساختہ شدہ۔ در آخر این شارع رباط واقع شدہ است۔ عاجز بہ رباط رفت و ارادہ داشت کہ در طبق ثالث در حجرۂ قیام کند۔ لیکن حضرت الأخ محمد مظہر بن الشیخ احمد بہاء الدین بن حضرت الشیخ محمد مظہر قدس سرہ عاجز را مع رفیق دے بہ خانۂ خود بردند کہ در دائرۂ رباط واقع است و مسکن حضرت محمد مظہر قُدِّسَ سِرُّہٗ بود۔ پانزدہ شب آن جا قیام کردیم۔ جناب محمد مظہر حفظہ اللہ تعالےٰ بہ نہایت محبت مہمانداری کردند۔ جناب ایشان دکانِ

Marfat.com

عطّارہ دارند۔ بہ کسبِ حلال و ذکرِ ذوالجلال مصروف اند۔ فَطُوبٰی لَہٗ ثُمَّ طُوبٰی لَہٗ۔ عاجز بعد الاشراق بہ کتب خانۂ رباط می رفت و آن جا الی الزوال بہ مطالعۂ کتب مشغول می بود۔ بہ روز پنجشنبہ دہم محرم ۱۳۸۷ھ بستم اپریل نماز دیگر در حرم مبارک خواندہ بہ جدّہ روانہ شدیم و بین العشائین بہ جدّہ رسیدیم و شب در قیام گاہ حجاج استراحت کردیم۔ بہ صباح کہ روز جمعہ بود عبد الباقی در طیّارہ بہ بمبئی روانہ شد۔ چون کہ از وجہ کثرتِ حجّاج توفیق طواف عاجز نہ یافتہ بود لہٰذا مناسب دانست کہ طیّارۂ مرجّعہ را بگزارد و طواف بیت اللہ را از دست نہ دہد، اگرچہ فیما بعد برائے مراجعت تذکرۂ جدیدہ گرفتہ شود۔ طُوبٰی لِمَنْ آثَرَ مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی لہٰذا عاجز بہ مکہ مکرمہ مراجعت کرد و نماز جمعہ در حرمِ شریف خواند و این نوبت عاجز در عمارت جناب شیخ محمد مدنی مجدّدی قیام کرد۔

محمد مدنی عجب پاک روش و صاف منش بود، ارتباط عاجز با ایشان بسیار قدیم بود۔ مرد آزاد و بے فکر بودند۔ ہر چہ پیش می آمد بہ صبر و شکر آن را برداشت می کردند۔ چون ایشان را خبر رسید کہ عاجز در احوال حضرت خیرِ جہان قدس سرہ کتاب مقاماتِ خیر می نویسد، ایشان برائے آن کتاب نام تاریخی "سوانحِ ہادیِ کاملِ شاہِ ابو الخیر" تجویز فرمودند۔ چون کتاب بہ طباعت رسید، عاجز یک نسخہ بہ ایشان فرستاد۔ بسیار خوش شدند و ایشان برائے مقاماتِ اخیار نام "سوانحِ حیاتِ ابو الخیر" تجویز کردہ اند۔ این نام ہم تاریخی است۔ برائے ہر دو کتاب نہایت اعلیٰ نامہا تجویز کردہ اند۔ افسوس صد افسوس کہ ایشان را مرض قلب لاحق گشت و یکبارگی بہ روز دوشنبہ بست و نہم شعبان ۱۳۹۴ھ (۱۶ ستمبر ۱۹۷۴ء) در طائف رحلت نمودند و ہمان روز در مُعلاۃ عند الآب والأخوین مدفون گشتند رَحِمَہُمُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْہُمْ ——— عاجز در عمارت جناب محمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ بست و شش روز قیام کرد۔ وصباحًا۔ از ندائے نماز تہجد تا طلوع آفتاب۔ ومَسَاءً۔ از اذان نماز دیگر تا نماز خفتن۔ بہ طواف بیت اللہ المکرم مشغول می بود۔ و آخر وقت رسید کہ عاجز از ان اماکنِ مقدسہ بہ وطن مراجعت کند۔ عاجز بہ دوران قیامِ مکہ مکرمہ چند بار بہ زیارت آن مقامِ مُقدّس ہم مشرف شد کہ از صدہا سال بہ نام مولد النبی اشتہار دارد۔ عَمَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ عاجز بہ روز چہار شنبہ ہفتمِ صفر و ہفدہم مئی بعد از نماز پیشین با نور چشم بی بی سنیہ و پسرِ نو مولودش حامد سلمہما اللہ از مکہ مکرمہ بہ جدّہ و عند الغروب از جدّہ بہ طیّارہ بہ بمبئی روانہ شد۔ عند الفجر بہ بمبئی رسید و سہ روز آن جا قیام کردہ بہ روز یکشنبہ یازدہم صفر و بست و یکم مئی بہ دہلی رسید۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فِی الْأُوْلٰی وَفِی الْأُخْرٰی۔

اِمامَت عیدگاہ دہلی

امامتِ عیدگاہِ دہلی از زمانِ شاہانِ مغلیہ وابستہ بہ خاندانِ حضراتِ ساداتِ کرام بود۔ فردِ آخرش سیّد طاہر حسن فرزند سیّد محمد بود کہ از حضرتِ خیرِ جہاں قدس سرہ بیعت شدہ بود۔ بہ وقت تقسیمِ ہند چوں در دہلی خونِ مُسلم ہَدَر شد وے بہ پاکستان ہجرت نمود، و اعظِ شیریں بیان مولانا احمد سعید دہلوی را پروردگار اجرہا دہد کہ دران ایامِ زد و خورد بہ خدمت و حفاظت عیدگاہ کمرِ ہمت

Marfat.com

بست وازان روز امامت متعلق بہ ایشان شد۔ وفاتِ ایشان عند العشار الآخرہ بہ شب شنبہ چہارم جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۷۹ھ چہارم دسمبر سنہ ۱۹۵۹ء شد رحمہ اللہ، و بہ جائے ایشان فرزند کلانش مولوی محمد سعید امامِ عیدگاہ شد۔ شش سال امامت کرد بہ روز چہار شنبہ بستم شعبان سنہ ۱۳۸۵ھ۔ پانزدہم دسمبر سنہ ۱۹۶۵ء رحلت نمود رحمہ اللہ۔ بعد از وفات ایشان علماء و عمائدین و اعضائے مجلس اوقاف دہلی عاجز را برائے امامتِ عیدگاہ تجویز کردند۔ بنا بر احوال زمانہ اگرچہ عاجز را تردد بود اما از وجہِ اصرارِ بعض افرادِ گرامی قدر خالصاً لِلّٰہ این خدمت را قبول کرد۔ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سنہ ۱۳۸۵ھ من الهجرة، العَاشِرَ مِنْ يَنَايِر سنہ ۱۹۶۶ء مِنَ الْمِيلَادِ۔ واز روزے کہ عاجز امام عیدگاہ شدہ میلانِ عباد بہ آن جہت شدہ۔ عاجز در خطبہ و صلاۃ اختصار را ملحوظ می دارد۔ در ہندوستان عادت است کہ بعد الخطبہ دعا می کنند۔ درین امر عاجز را اشکالے پیش آمد کہ اگر دعا می کند سنتِ مبارکہ را از دست می دہد و اگر دعا نہ می کند قلوب العباد را عطشان می ماند۔ پروردگار فضل فرمود و این خیال آمد کہ خطبۂ ثانیہ کہ مشتمل بر دعا است، بر خے از دعا خواندہ۔ بآواز بلند لفظِ دُعا نیز گفتہ دست تضرع دراز کردہ شود۔ پروردگار جل شانہ و عم احسانہ بہ لُطف و کرمِ خود این صورت جمع را شامل در طریقہ مسنونہ فرماید۔ باکریمان کارہا دشوار نیست۔

خطبۂ اولیٰ از عیدِ فطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (تِسْعَ مَرَّاتٍ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَا اَشْرَقَتْ فِيْ صَبَاحِ هٰذَا الْيَوْمِ شَمْسُ الْمَسَرَّةِ، وَتَمَّ شَهْرُ الصَّوْمِ وَاسْتَعَدَّ وَفْدُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَلَبِسَ الْمُؤْمِنُوْنَ جَدِيْدَ الثِّيَابِ اِظْهَارًا لِجَمِيْلِ النِّعْمَةِ، سُبْحَانَ مَنْ اَوْجَبَ الْفِطْرَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَحَرَّمَ الصِّيَامَ، اَحْمَدُهٗ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى جَمِيْلِ الْاِنْعَامِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَاَسْتَغْفِرُهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ، حَمَلَةِ شَرِيْعَتِهٖ وَخَزَنَةِ اَسْرَارِهٖ اَمَّا بَعْدُ، فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ آدَابِ الْاِسْلَامِ الْمَشْهُوْرَةِ اِخْرَاجَ زَكَاةِ الْفِطْرِ حَسَبَ السُّنَّةِ الْمَاثُوْرَةِ وَاَوْجَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلَى الْمُكَلَّفِ عَنْ نَفْسِهٖ وَاَوْلَادِهِ الصِّغَارِ وَخَادِمِهٖ وَوَلَدِهِ الْكَبِيْرِ اِذَا كَانَ مَجْنُوْنًا بِشَرْطِ اَنْ يَّمْلِكَ النِّصَابَ زِيَادَةً عَمَّا اَهَمَّ وَاَسْقَطَ عَنْهُ زَوْجَتَهٗ وَوَالِدَيْهِ اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ التَّبَرُّعِ وَتَجِبُ عِنْدَ بَاقِي الْاَئِمَّةِ عَلَى الْمُكَلَّفِ عَنْ نَفْسِهٖ وَعَنْ مَنْ يَلْزَمُهُ الْاِنْفَاقُ عَلَيْهِ بِشَرْطِ اَنْ يَّمْلِكَ زِيَادَةً عَنْ لَوَازِمِ مَنْ يَؤُمُّهُ وَقَدْرُهَا نِصْفُ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَصَاعٌ مِنَ الشَّعِيْرِ وَمِنْ غَالِبِ قُوْتِ اَهْلِ الْبَلَدِ وَتَكْفِي الْقِيْمَةُ عِنْدَ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ، فَعَجِّلُوْا بِاِخْرَاجِهَا فَهِيَ مُطَهِّرَةٌ لِصِيَامِكُمْ وَاسْتَبْشِرُوْا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ مِنْهُ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

خطبہ اولیٰ از عیدِ الاضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (تِسْعَ مَرَّاتٍ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَسَطَ لَنَا بِسَاطَ الْاُنْسِ وَالْمَحَبَّةِ وَقَبِلَ عَمَلَ حُجَّاجِ بَيْتِهٖ فَعَامَلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْاَحِبَّةِ، اَحْمَدُهٗ وَاَشْكُرُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَبَعْدُ۔ قَدْ اَوْحَى اللّٰهُ فِي الْمَنَامِ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ، فَهَمَّ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ بِذَبْحِهٖ، فَنَزَلَ الْفِدَاءُ

وَاسْتَبْشَرَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَصَارَتِ الْاَضَاحِيُّ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مَرْغُوْبَةً وَفَضِيْلَةً مَطْلُوْبَةً، فَاتَّبِعُوْا فِيْهَا السُّنَّةَ وَاسْتَوْجِبُوْا فِيْهَا الْمِنَّةَ فَمَنْ كَانَتْ لَهُ اُضْحِيَّةٌ فَلْيَبْدَ أَبِهَا وَلْيَسْتَقْبِلْ بِهَا الْقِبْلَةَ وَلْيُكَبِّرِ اللّٰهَ وَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ، وَاَوَّلُ وَقْتِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدِ لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ وَلِاَهْلِ الْقُرٰى مِنْ فَجْرِ هٰذَا النَّهَارِ، وَيُنْتَهِيْ وَقْتُهَا بِغُرُوْبِ شَمْسِ الْيَوْمِ الثَّالِثِ، وَلَا يَبِيْعُ لَحْمًا مِنْ اُضْحِيَتِهِ وَلَا يُعْطِي الْجَزَّارَ شَيْئًا فِيْ اُجْرَتِهِ، عِبَادَ اللّٰهِ عَظِّمُوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَتَقَرَّبُوْا بِضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ وَكَبِّرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ وَمَنْ جَاءَ مِنْ طَرِيْقٍ فَلْيَرْجِعْ مِنْ اُخْرٰى لِتَكْثُرَ لَكُمُ الْحَسَنَاتُ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

خطبۂ اُخری از عبدین

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (سبع مرات) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَصَفِيِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَبَدًا مُّجَدَّدًا۔ وَبَعْدُ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ اَنَا لَكُمْ بِهٖ شَرَفًا وَّتَكْرِيْمًا بِقَوْلِهٖ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَّاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ سَرْمَدًا عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ خُلَفَائِهِ الْاَرْبَعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّعَنِ الْبَقِيَّةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَعَنِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَعَنْ سِبْطَيْهِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَنْ اُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَنْ عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا يَا مَوْلَانَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ يَزِدْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَكْبَرُ "اَلدُّعَاءُ" اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُوَحِّدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمِ الْكُفَّارَ وَانْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اَللّٰهُمَّ اٰمِنَّا فِيْ اَوْطَانِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَخَافُكَ وَلَا يَرْحَمُنَا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زواج | نکاح عاجز با امۃ القیوم دختر حافظ اشفاق الٰہی میرٹھی بہ یکشنبہ چہاردہم شوال ۱۳۴۵ھ ہفدہم اپریل ۱۹۲۷ء شد۔ زوجۂ حافظ اشفاق الٰہی بی بی زہرہ بنت العم ایشان بود۔ روزے حضرت والدہ صاحبہ بہ وے فرمودند اگر شما را پروردگار دختر عنایت فرماید من برائے زید آن را می گیرم، وے عرض کرد شما دعا فرمائید کہ حق تعالیٰ دختر عنایت فرماید، من بہ بسیار خوشی آن را می دہم، پروردگار بہ محرم ۱۳۳۲ھ ایشان را دختر عنایت کرد۔

Marfat.com

حافظ اشفاق الٰہی بہ خدمت حضرت ایشان مکتوب نوشت و نام دریافت کرد۔ حضرت ایشان امۃ القیوم نام نہادند۔ بہ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ حافظ اشفاق الٰہی و زوجۂ ایشان با دخترِ خود آمدند، حضرت والدۂ ماجدہ دختر را نزدِ حضرت ایشان بُردند و اظہارِ خیال خود کردند، حضرت ایشان اتفاق فرمودند و ادعیۂ ماثورہ خواندہ دم کردند۔ حضرت والدۂ ماجدہ دستبند ہائے زرِ سرخ در دستہائے دختر نہادند و شیرینی تقسیم کردند۔

اولاد پروردگار عاجز را سہ پسر و شش دختر عنایت کردہ۔ ۱۔ ابوالفضل محمد۔ ۲۔ صفیہ۔ ۳۔ ابوتراب حامد۔ ۴۔ ابوالخیر احمد۔ ۵۔ سنیہ۔ ۶۔ عطیہ۔ ۷۔ نقیہ۔ ۸۔ زکیہ۔ ۹۔ خیریہ۔ احوال ایشان مختصراً بیان کردہ می شود۔ بیان ابوالفضل محمد بہ آخر خواہد آمد۔

۲۔ بی بی صفیہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ بہ شب جمعہ بست و چہارم ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ۔ ۲۴ر فروری ۱۹۳۸ء در خانقاہ شریف دہلی متولد شدہ۔ نام تاریخی امۃ الخبیر بیگم است، عقد نکاحش بہ روزِ جمعہ سیزدہم ربیع الآخر ۱۳۷۹ھ با عزیزم عبداللہ آقا فرزندِ اوسطِ حضرت برادر کلان شد، بہ ۲۷ر رمضان ۱۳۸۰ھ۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۶۱ء۔ ولادت بی بی نجمہ شد و بہ ۲۵ر رجب ۱۳۸۲ھ۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۲ء ولادت بی بی کوکب شد۔ چون کہ در طبائعِ زوجین توافق نہ بود بہ جمعہ پنجم محرم ۱۳۸۵ھ۔ ہفتم مئی ۱۹۶۵ء۔ جدائی واقع شد۔ و ازان روز بی بی صفیہ با ہر دو بنات نزد عاجز قیام دارد۔ سَلَّمَهُنَّ اللّٰهُ وَحَفِظَهُنَّ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ۔

۳۔ ابوتراب حامد بہ ۲۳ر رمضان ۱۳۵۸ھ۔ ۶ر نومبر ۱۹۳۹ء۔ در خانقاہ شریف دہلی تولد نمود و ہمان روز اجروذخر آخرت گردید۔ و در گورستان مسلمین نزد کوٹلۂ فیروز شاہ پیوندِ خاک گردید۔ جَعَلَهُ اللّٰهُ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ اَجْرًا وَّذُخْرًا لِاَبَوَيْهِ۔

۴۔ ابوالخیر احمد بہ دوشنبہ دوازدہم محرم ۱۳۶۰ھ۔ ۱۰ر فروری ۱۹۴۱ء۔ در خانقاہ شریف دہلی تولد نمود و بہ سہ شنبہ بست و ششم صفر ۱۳۶۳ھ۔ ۲۲ر فروری ۱۹۴۴ء۔ داغِ مفارقت بر دل نہادہ بہ دارالجنان رخصت شد۔ جَعَلَهُ اللّٰهُ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ اَجْرًا وَّذُخْرًا لِاَبَوَيْهِ۔

۵۔ بی بی سنیہ سَلَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی۔ بہ دہم ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۲ء۔ در خانقاہ شریف دہلی تولد نمود و بہ شب سہ شنبہ دوم شوال ۱۳۸۵ھ۔ ۲۴ر جنوری ۱۹۶۶ء۔ عقدِ نکاحش با محمد عابد فرزند نور محمد اللہ دالا شد۔ والدۂ محمد عابد امۃ الحی بنت حافظ اشفاق الٰہی است و نامش نیز نہادۂ حضرت ایشان است۔ دوکان حافظ نور محمد در صدر بازار دہلی بود بعد از تقسیمِ ہند بہ کراچی رفت و بعد از مدتے بہ مکۂ مکرمہ ہجرت کرد۔ فضل پروردگار است آنجا بہ عافیت و راحت می باشند۔ پروردگار بی بی سنیہ را چہار اولاد عنایت کردہ۔

۱۔ حامد کہ بہ دوشنبہ چہاردہم رمضان ۱۳۸۶ھ۔ ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۶ء متولد شدہ۔ سَلَّمَهُ اللّٰهُ وَحَفِظَهُ۔

۲۔ سلمیٰ بہ پنجشنبہ دوازدہم محرم ۱۳۸۸ھ۔ یازدہ اپریل ۱۹۶۸ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہَا۔
۳۔ اسمار بہ چہارشنبہ بست و ہفتم جمادی الآخرہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۹ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہَا۔
۴۔ عادل بہ یکشنبہ بست و چہارم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ۔ ۱۸ر جولائی ۱۹۷۱ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہُ اللّٰہُ وَحَفِظَہُ
۶۔ بی بی عطیہ سَلَّمَہَا اللّٰہُ تعالیٰ بہ سہ شنبہ پنجم محرم ۱۳۶۵ھ۔ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۵ء۔ در خانقاہ شریف دہلی متولد شدہ، بہ شنبہ دوم ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ۔ ۶ر مارچ ۱۹۶۵ء۔ عقد نکاحش با مرزا محبوب بیگ فرزند مرزا فاضل بیگ شد۔ اولاً قیام محبوب بیگ در چاٹگام بنگال بود، بعد از فتنۂ بنگالیہا قیام الیشان در کراچی است — پروردگار بی بی عطیہ را پنج اولاد عنایت کردہ۔
۱۔ غوثیہ بیگم بہ پنجشنبہ ہفتم رمضان ۱۳۸۵ھ۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہَا۔
۲۔ منصورہ بہ چہارشنبہ چہاردہم رجب ۱۳۸۷ھ۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۸ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہُ اللّٰہُ وَحَفِظَہُ
۳۔ فوزیہ بیگم بہ سہ شنبہ بست و سوم شعبان ۱۳۸۹ھ۔ ۴ر نومبر ۱۹۶۹ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہَا
۴۔ سعدیہ بہ سہ شنبہ سیزدہم ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ۔ ۸ر جون ۱۹۷۱ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہَا
۵۔ ارشد بہ چہارشنبہ سیزدہم شعبان ۱۳۹۳ھ۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء متولد شدہ۔ سَلَّمَہَا اللّٰہُ وَحَفِظَہُ
۷۔ بی بی نقیہ سلمہا اللہ تعالیٰ بہ چہارشنبہ ہشتم محرم ۱۳۶۸ھ۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۸ء۔ در خانقاہ شریف دہلی متولد شدہ۔
۸۔ بی بی زکیہ سلمہا اللہ تعالیٰ بہ جمعہ چہاردہم محرم ۱۳۷۰ھ۔ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۰ء در خانقاہ شریف دہلی متولد شدہ۔
۹۔ بی بی خیریہ سلمہا اللہ تعالیٰ بہ چہارشنبہ بست و نہم شعبان ۱۳۷۵ھ۔ ۱۱ر اپریل ۱۹۵۶ء۔ در خانقاہ شریف دہلی متولد شدہ

۱۔ نورِ چشم، لختِ جگرم ابوالفضل محمد سلمہ اللہ و حفظہ۔
ولادت برخوردار بہ جمعہ سیزدہم شعبان ۱۳۵۵ھ۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ در خانقاہ شریف دہلی شد عاجز درج ذیل تاریخی قطعہ گفتہ۔

محمد ابوالفضل جلوہ نمود — منوّر زوے چشم و جانم قوی
جگر گوشۂ زید و نورِ بصر — ابوالخیر جدّش شہِ دہلوی
بہ باغِ عمر[1] میوۂ نورس است — بہ گلزار احمد[2] گلِ معنوی

---

[1] جدِّ عاجز، قدس سرہ۔ [2] حضرت مجدد قدس سرہ۔

Marfat.com

الٰہی نگہ دار ویرا مدام — زآفات دینی و ہم دنیوی
چو تاریخ میلاد جستم زدل — ملک گفت "خورشید مصطفوی"

عاجز نام ایشان از وجہ مناسبتِ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم محمد نہادہ است و کنیت ابوالفضل، جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ مِنْ اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْکَمَالِ۔

درحصول طبِ جدید سعی کردند و کامیاب شدند، از چار سال در حجاز مقدس موظف اند۔ چون بہ سنہ ۱۳۹۱ھ نوبتِ اوّل بہ آن ارضِ مبارکہ رسیدند، عُمرہ کردند و معًا برائے حصولِ سعادتِ دارین قصدِ زیارت روضۂ مقدسہ کردند، عَلٰی صَاحِبِہَا اَفْضَلُ الصَّلٰوتِ وَاَزْکَی التَّحِیَّاتِ۔ چون عاجز را اطلاع این امر شد از بس مسرور گشت، وَفَّقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَرْضَاتِہٖ وَجَعَلَہُ مِنْ خَیْرِ عِبَادِہٖ، در سنہ ۱۳۹۲ھ با زوجۂ خود بی بی مَسَرّت حج کردند و امسال در سنہ ۱۳۹۴ھ حج دوم بہ نصیب ایشان شدہ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ عَلٰی ذٰلِکَ۔ در سلسلۂ شریفہ داخل شدہ اند پروردگار ایشان را توفیق دہد کہ از لطائفِ مبارکہ مستفید شوند و علم و ہنر آباو اجداد را حاصل نمایند۔

زواج و اولاد

نکاح ایشان با بی بی خدیجہ دختر حافظ محمد اسحاق بن محمد صدیق ساکن صدر بازار میرٹھ بہ شنبہ بست و دوم شعبان سنہ ۱۳۸۷ھ۔ ۲۵ر نومبر سنہ ۱۹۶۷ء انعقاد یافتہ۔ ولادت خدیجہ سلمہا اللہ بہ جمعہ بست و یکم محرم سنہ ۱۳۷۰ھ۔ ۳ر نومبر سنہ ۱۹۵۰ء۔ در میرٹھ شد، والدش بہ عاجز مکتوب ارسال کرد و استفسار نام کرد۔ عاجز خدیجہ تجویز کرد۔ چون نکاحِ برخوردار سلمہ اللہ باوے شد عاجز ویرا بہ مَسَرّت نامید تا در احترامِ نام حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تقصیرے نیاید وَجَعَلَھَا اللّٰہُ سَبَبًا لِلْبَھْجَۃِ وَالْمَسَرَّۃِ، حق تعالٰی ایشان را چہار اولاد عنایت کردہ، سَعد، ہُدٰی، اَنَس، ہُمَا۔

۱۔ سعد بہ جمعہ چہارم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۹ھ۔ ۲۰ر جون سنہ ۱۹۶۹ء متولد شد و بہ شب یکشنبہ ششم ماہ قمری و بست و دوم ماہ شمسی عیسوی بہ جنت شتافت، بہ شب جنازہ اش نہادہ بود کہ بر زبان عاجز این چند شعر آمد۔

جانِ من جانانِ من سعدِ سعید — روحِ من ریحانِ من ازمن رمید
روزِ اوّل کرد شادم از قدوم — روزِ دوّم طائرِ روحش پرید
حیف آن پاکیزہ جان نازک بدن — چون ردائے خاک بر رویش کشید
اِنْتَبِہْ یَا زَیْدُ عَمَّا اَنْتَ فِیْہِ — یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ مَا یُرِیْدُ
ہر کہ جامِ وصل می نوشد دمے — جامِ فرقت سالہا خواہد چشید
رُو بہ درگاہ خدا آرائے حزین — اِنَّہٗ بَرٌّ رَءُوْفٌ بِالْعَبِیْدِ

Marfat.com

ہر کرا خواہد نوازد بے حساب — رحمتش را نے نہایت نے عَدِید
ہان دعائے خیر کن بہرِ پسر — تا نہ بیند مثلِ این حُزنِ شدید
آن ابوالفضلِ محمد صاف کیش — بخشدش صبر و دہد اَجرِ مزید
ہم عطا فرمایدش نعم البدل — رُوزہایش جملہ باشد رُوزِ عید
سالِ این تاسّات شد از خود رقم — "وائے زخمِ سَعدِ شیرینِ جدید"

۲۔ ہُدیٰ سلمہا اللہ تعالیٰ بہ دوشنبہ ہفدہم ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ - ۲۲ جون ۱۹۷۰ء متولد شد پروردگار جل شانہ در عمرش برکت دہد و خوش نصیب و صالحہ فرماید۔

۳۔ انس سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ولادت برخوردار بہ شنبہ ششم رجب ۱۳۹۱ھ - ۲۸ اگست ۱۹۷۱ء شدہ، کہ ششم سنبلہ ۱۳۵۰ شمسی ہجری بود۔ عاجز این نورِ چشم را بہ نامِ خدمتگارِ خاصِ سردارِ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موسوم کردہ۔ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم برائے خدمتگار خود دعا کردند۔ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ، عاجز از مولائے لطیف و کریم خود پر اُمید است کہ وے این غلام را کہ ہمنام خادم سردار کل جہان است صلی اللہ علیہ وسلم بہ برکت این ہمنامی شاملِ سعادت دینی و دنیوی فرماید۔ با کریمان کارہا دشوار نیست۔ از خوانِ کریمان بہ اوشش خوران نصیبہ می باشد۔ وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ۔

۴۔ ہما سلمہا اللہ تعالیٰ، بہ روز شنبہ بست و شش محرم ۱۳۹۵ھ کہ ہشتم فروری ۱۹۷۵ء و نوزدہم دلو ۱۳۵۳ شمسی ہجری بودہ در اُم القریٰ متولد شد۔ پروردگار در عمرش برکت دہد و خوش نصیب و صالحہ فرماید۔

ہنوز این کتاب طبع نہ شدہ بود کہ ع ہمائے اوجِ سعادت بہ دامِ ما افتاد۔ لہٰذا نام این نور الابصار زیبِ تحریر یافت۔

عاجز سلسلۂ نسب را از روے آن تحقیق کہ در مقدمہ گزشتہ از نورِ چشم انس تا امام الاَعدلین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ دارائے چہل و پنج نام است در ہفت شعر نظم کردہ۔ اتماماً للفائدہ می نویسد۔

انس بوالفضل و پس زید و ابوالخیر و عمر — سعید و بوسعید و پس صفی القدر والاشان
عزیز القدر و عیسیٰ، سیف دین معصوم و شہ احمد — پس عبدالاحد حق بین و زین العابدین حق دان
دگر عبدالحی و شیخ محمد پس حبیب اللہ — رفیع الدین نصیر الدین سلیمان یوسفِ دوران
سپس اسحاق و عبداللہ شعیب احمد دگر یوسف — شہاب الدین و نور الدین نصیر الدین و محمود آن
سلیمان و دگر مسعود و عبداللہ کہین واعظ — چو عبداللہ ہین واعظ ابوالفتح آن مہ رخشان
دگر اسحاق و ابراہیم و ناصر باز عبداللہ — عمر پس حفص و عاصم پور عبداللہ صحابی دان
ختامِ این نسب نامہ امام الاعدلین آمد — عمر فاروق بین الحقِّ والباطل شہِ خوبان

عاجز دعا می کند کہ این گلزارِ خیر جہان از جمیع فتن و حوادث محفوظ ماند و سعادتِ دین و دنیا بہ نصیب ہر یک شود۔ ذَکَرًا کَانَ اَوْ اُنْثٰی، صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا۔

Marfat.com

در فصل سوم واقعۂ یک پادری وزن وے گزشتہ کہ حضرت ایشان بہ آنہا گفتند "بندگان خدا را نام خدا نشان می دہم" اگرچہ عاجز سیہ کار و تبہ حال است، اَمّا وِراثۃً این شغل بہ وے رسیدہ۔ اگرچہ قاصر است اَمّا سائر است کسے گفتہ وخوش گفتہ۔ فتشبّھوا اِن لَمْ تَکُونُوا مِثْلَھُم اِنَّ التَّشَبُّہَ بِالْکِرَامِ فَلَاحٌ

عاجز نیز طالبانِ حق را نام پاک وے نشان می دہد۔ واز افغانستان و ہندوستان بعض افراد را اجازتِ تعلیم نیز دادہ، ازان جملہ بعض پاک ضمائر رحلت کردہ اند و بعض دیگر مصروف کار اند۔ پروردگار عاجز را و آن ہمہ را اخلاصِ نیت وَالتَّوفِیقُ لِمَا یُحِبُّہٗ وَیَرضَاہُ عنایت فرماید۔

اے مدّعی کہ می گزری بر کنارِ آب — ما را کہ غرقہ ایم نہ دانی چہ حالت است
زین در کجا رویم کہ ما را بہ خاکِ او — او را بہ خون ما کہ بریزد عجالت است
گر سر قدم نہ می کنمش پیشِ اہلِ دل — سر بر نہ می کنم کہ مقامِ خجالت است
جز یادِ دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است — جز سر عشق ہر چہ بگوئی بطالت است
ما را دگر معاملہ با ہیچ کس نہ ماند — بیعے کہ بے حضور تو کردم اِقالت است
سعدی بشوے لوحِ دل از نقشِ غیرِ دوست — علمے کہ رہ بہ حق نہ نماید جہالت است

عاجز گوید وقتِ اختتام این سِفرِ کریم بہ سر رسیدہ، شکر است مر پروردگار را کہ وے توفیق تحریر این کتاب داد، این عاجزِ مستمند شجرۂ حضرات نقشبندیّہ را نظم کردہ است و مناسب معلوم می شود کہ بہ ذکر مبارکِ آن بزرگوران این کتاب را ختم کند۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِی الصَّلَاحَ۔

شجرۂ شریفہ نقشبندیہ

الٰہی بہ نامت چہ نامیست آن — کلیدِ درِ رحمتِ بیکران
الٰہی بہ سردارِ کُل کائنات — جنابِ محمّد علیہِ الصّلات
الٰہی بہ آن کانِ صدق و صفا — ابوبکر صدّیق رض، رمزِ وفا
الٰہی بہ سلمانِ خیر و صفی — کہ شُد داخلِ آلِ پاکِ نبی
الٰہی بہ قاسم امامِ طریق — مَنارِ ہُدیٰ نورِ چشمِ عتیق
الٰہی بہ آن جعفرِ ذی نَسَب — کہ وے راست صادق مبارک لقب
الٰہی بہ آن مَحوِ انوارِ دید — شہِ عارفان خواجۂ بایزید
الٰہی بہ شُربِ شہِ بوالحسن — کہ سرشار بُد از شرابِ کہن
الٰہی بہ دانائے رمزِ خفی — بہ مُلکِ بقا نیّرے بُو علی
الٰہی بہ آن یوسفِ پُر ضیا — کہ ہمدان ازو گشت مُلکِ صفا
الٰہی بہ آن خواجۂ خواجگان — شہ عبدِ خالق اِمامِ جہان
الٰہی بہ آن عارفِ بے مِثال — کزو رِیو گِر شد مَحَطّ الرِّحال
الٰہی بہ محمودِ عالی مقام — کہ اَنجیرِ فَغنَہ ازو یافت نام

Marfat.com

الٰہی بہ خواجہ عزیزان علی — زکویش بخیزد ہزاران ولی
الٰہی بہ بابائے روشن ضمیر — محمد بہ سَمّاس بدرِ مُنیر
الٰہی بہ آن شہسوارِ کمال — بہ سُوخار سید امیر کُلال
الٰہی بہ دارودئے ہر دردمند — امامُ الطریقہ شہِ نقشبند
الٰہی بہ عطّار دین را عَلا — مُعطّر ازو گشت بزمِ صفا
الٰہی بہ یعقوبِ دانائے راز — کزو چرخ شد بر فلک سرفراز
الٰہی بہ اَحرارِ عرفان پناہ — زہے ناصرِ دین عبیدِ الٰہ
الٰہی بہ آن کاملِ بے نظیر — محمد بہ درویش گشتہ شہیر
الٰہی بہ زاہد محمد دلی — کہ مُبدِ واقفِ رمزہائے خفی
الٰہی بہ آن مُرشدِ خاص و عام — بہ خواجہ کہ اَنگنگ دارد مقام
الٰہی بہ آن فانیِ بحرِ نُور — کہ باقی است مشہور نزدیک و دُور
الٰہی بہ آن شیخ احمد ہُمام — مُجدِّد ز اَلفِ دُوُم شد اَمام
الٰہی بہ معصُومِ والا تبار — عجب زیب بخشید آخر بہ کار
الٰہی بہ آن سیفِ دنیا و دین — طراوت ازو یافت شرعِ متین
الٰہی بہ آن سیّدِ پاک ذات — چہ نورِ محمد ستودہ صفات
الٰہی بہ آن طائرِ لامکان — حبیبِ الٰہ مظہرِ جانِ جان
الٰہی بہ آن عبدِ اللہ ولی — مُلقّب بہ شاہِ غلامِ علی
الٰہی بہ اخلاصِ آن بوسعید — کہ مُشد غرقِ انوار در روزِ عید
الٰہی بہ نیروے عالی ہمم — شد احمد سعید آن امامِ حرم
الٰہی بہ اَسرارِ صاحب نظر — کہ وے نام دارد محمد عُمر
الٰہی بہ غوّاصِ بحرِ یقین — ابوالخیر عبدالٰہ مُحیِ دین
الٰہی بہ این پاک مردانِ خویش — کہ بودند از عشقِ تو سینہ ریش
دلِ بوالحسن زید را رہ نُما — زلُطفت درِ فیض بروَے کشا
الٰہی کرم کُن برین مُستجیر — گناہش ببخشاؤ عذرش پذیر
مبین سُوئے اعمالِ ناگفتہ حال — ببین رحمت را تولائے ذوالجلال
ولائے کہ دارد بہ خاصانِ تو — بیامرز یک یک ز عصیانِ اُو
دلِ تیرہ اش را تو پُر نُور کُن — ز جامِ مئے عشق مخمُور کُن
بہ یُمنِ ظلالِ و بہ نورِ صفات — رَسد تا مجالِ تجلّیِ ذات
چنان مست گردد در اَوجِ حضُور — کہ از بے شعوری نہ ماند شعُور

بہ روزِ جمعہ بست و ششم ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ۔ دہم جنوری ۱۹۷۵ء کہ دوم جدی ۱۳۵۳ھ بودہ۔ عاجز از تالیف این کتاب فارغ گشت، فالحمدُ للہِ اوّلاً و آخراً و الصّلاۃُ و السّلامُ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و علیٰ آلہٖ و اَصحابہٖ اَجمعین۔

Marfat.com

Marfat.com